إنما شفاء العي السؤال

آپ کے مسائل اور اُن کا حل

اضافہ و تخریج شدہ ایڈیشن

جلد چہارم

مسافر کی نماز، جمعہ کی نماز، نمازِ تراویح، سجدہ سہو، اوراد و وظائف
میت کے احکام، نمازِ جنازہ
قبروں کی زیارت، ایصالِ ثواب
آنکھوں کا عطیہ اور اعضاء کی پیوندکاری، قرآنِ کریم کی عظمت اور اس کی تلاوت
روزہ رکھنے کے مسائل
اعتکاف کے مسائل

حضرت مولانا
محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ

ترتیب و تخریج
حضرت مولانا سعید احمد جلالپوری شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ

مکتبہ لدھیانوی

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

إنما شفاء العي السؤال (الحدیث)

لاعلمی کی شفا سوال کرنے میں ہے

۴

آپ کے مسائل اور اُن کا حل

اضافہ و تخریج شُدہ ایڈیشن

حضرت مولانا

محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ترتیب و تخریج

حضرت مولانا سعید احمد جلالپوری شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مکتبہ لدھیانوی

18- سلام کتب مارکیٹ بنوری ٹاؤن کراچی، دفتر ختم نبوت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

0321-2115502, 0321-2115595, 02134130020

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

یہ کتاب یا اس کا کوئی حصہ کسی بھی شکل میں ادارہ کی پیشگی و تحریری اجازت کے بغیر شائع نہیں کیا جا سکتا۔

کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر 11719

نام کتاب	:	آپ کے مسائل اور اُن کا حل
مصنف	:	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ
ترتیب و تخریج	:	حضرت مولانا سعید احمد جلالپوری شہید رحمۃ اللہ علیہ
قانونی مشیر	:	منظور احمد میور اجپوت (ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)
طبع اوّل	:	۱۹۸۹ء
اضافہ و تخریج شدہ ایڈیشن	:	مئی ۲۰۱۱ء
کمپوزنگ	:	محمد عامر صدیقی
پرنٹنگ	:	شمس پرنٹنگ پریس

مکتبہ لدھیانوی

18- سلام کتب مارکیٹ بنوری ٹاؤن کراچی

دفتر ختم نبوت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

0321-2115502, 0321-2115595, 02134130020

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

فہرست

سجدۂ سہو

سجدۂ سہو کن چیزوں سے لازم آتا ہے اور کس طرح کرنا چاہئے؟ ۵۱
نماز میں ہونے والی غلطی کی تلافی کا طریقہ ۵۱
سجدۂ سہو کے مختلف طریقوں میں افضل طریقہ ۵۲
نماز میں یاد آیا کہ ایک سجدہ بھول گیا تھا تو سجدہ کر کے سجدۂ سہو کرے ۵۲
بھولے سے نماز کا فرض چھوٹ جائے تو سجدۂ سہو سے پوری نہ ہوگی ۵۲
اگر کوئی شخص تیسری رکعت میں بھی بھول کر بیٹھ گیا تو کیا سجدۂ سہو لازم ہے؟ ۵۲
پہلی یا دُوسری رکعت میں سجدہ بھول گیا تو یاد آنے پر سجدہ کر کے سجدۂ سہو کر لے ۵۲
نماز میں رکعات کی کمی، بیشی پر سجدۂ سہو کرنا ۵۳
وتر کی آخری رکعت میں دُعائے قنوت کے بغیر رُکوع کر لیا تو سجدۂ سہو کرے ۵۳
پہلے قعدے میں دُرود شریف پڑھ لے تو سجدۂ سہو لازم ہے ۵۳
اگر سجدۂ سہو کرنا بھول جائے تو کیا کرے؟ ۵۴
مقتدی سے غلطی ہو جائے تو وہ سجدۂ سہو نہ کرے ۵۴
کیا مقتدی کی غلطی پر اُسے سجدۂ سہو کرنا ہوگا؟ ۵۴
آخری قعدے میں شریک مقتدی کیا اِمام کے ساتھ سجدۂ سہو کرے؟ ۵۴
مقتدی نے پہلی رکعت سمجھ کر دُوسری میں ثنا پڑھ لی یا پہلی کو دُوسری سمجھ کر ثنا نہیں پڑھی سجدۂ سہو نہیں ۵۵
جماعت میں مقتدی کا بھول کر التحیات کی جگہ سورۂ فاتحہ پڑھنا ۵۵
کیا قضا نمازوں میں بھی سجدۂ سہو کرنا ہوگا؟ ۵۵
سجدۂ سہو کے لئے نیت کرنا ۵۶
سجدۂ سہو میں کتنے سجدے کرنے چاہئیں؟ ۵۶

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

سجدۂ سہو کتنی مرتبہ کیا جاتا ہے؟ ۵۶
نماز میں غلطی ہونے پر کتنی دفعہ سجدۂ سہو کرنا ہوگا؟ ۵۶
اگر ثنا پڑھنا بھول گیا تو بھی نماز ہوگئی ۵۷
کیا ایک سورۃ چھوڑ کر آگے پڑھنے سے سجدۂ سہو لازم ہوگا؟ ۵۷
آیات بھولنے والے پر سجدۂ سہو ۵۷
فرض کی آخری دو رکعتوں میں سورۃ ملانے سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا ۵۷
نماز میں اگر سورۃ پڑھنا بھول جائے تو کیا سجدۂ سہو کرنا ہوگا؟ ۵۸
پہلی اور دُوسری رکعت میں سورۃ ملانا بھول جائے اور تیسری، چوتھی میں ملالے تو کافی ہے ۵۸
نماز میں اگر سورۂ فاتحہ بھولے سے رہ جائے اور سجدۂ سہو کرلے تو نماز کا حکم ۵۸
نفل، سنت نماز کی دُوسری، تیسری رکعت میں فاتحہ یا کوئی سورۃ بھول جانے والے کی نماز کا حکم ۵۸
سنتوں کی تیسری یا چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۃ ملانا بھول جائے تو سجدۂ سہو کافی ہے ۵۹
ایک رکعت رہنے پر الحمد کے ساتھ سورۃ نہ ملانے پر سجدۂ سہو کرے ۵۹
قیام میں بھولے سے التحیات پڑھنے پر کب سجدۂ سہو واجب ہوگا؟ ۵۹
قیام میں التحیات یا تسبیح پڑھنا اور رُکوع وسجود میں قراءت کرنا ۶۰
آخری دو رکعت میں الحمد کے بعد بسم اللہ پڑھ لی جائے تو سجدۂ سہو واجب نہیں ۶۰
الحمد یا دُوسری سورۃ چھوڑ دینے سے سجدۂ سہو واجب ہے ۶۰
ظہر اور عصر میں بھول کر فاتحہ بلند آواز سے شروع کردی تو کیا سجدۂ سہو کرنا ہوگا؟ ۶۱
دُعائے قنوت بھول جائے تو سجدۂ سہو کرے ۶۱
التحیات کے بعد غلطی ہوجائے تو کیا سجدۂ سہو کرنا ہوگا؟ ۶۱
چار رکعت سنتِ مؤکدہ کے درمیانی قعدہ میں التحیات سے زیادہ پڑھنے پر سجدۂ سہو ۶۱
سجدۂ سہو کے بعد غلطی سے دو دفعہ تشہد پڑھ لے تو دوبارہ سجدۂ سہو کی ضرورت نہیں ۶۲
دُرود شریف اور دُعا کے بعد سجدۂ سہو کیا تو کوئی حرج نہیں ۶۲
التحیات میں کلمہ شہادت کے بعد وضو کی دُعا زبان سے نکل گئی تو سجدۂ سہو نہیں ۶۲
وتر کی نماز میں بھی پہلا قعدہ واجب ہے ۶۳
وتروں میں دو رکعت کے بعد غلطی سے سلام پھیرنے پر تصحیح ۶۳
کیا التحیات میں تھوڑی دیر بیٹھنے والا سجدۂ سہو کرے گا؟ ۶۳

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

التحیات کی جگہ سورۃ پڑھنے پر سجدۂ سہو کرے ۶۴
التحیات کی جگہ الحمد پڑھنے والا سجدۂ سہو کرے ۶۴
کیا رُکوع کی تکبیر بھول جانے سے سجدۂ سہو لازم آتا ہے؟ ۶۴
تین سجدے کرنے پر سجدۂ سہو واجب ہے ۶۴
تکبیر کی جگہ ''سمع اللہ لمن حمدہ'' کہہ دیا تو کیا سجدۂ سہو کرنا ہوگا؟ ۶۵
اگر درمیانی قعدہ میں بیٹھنا بھول جائے تو کیا کرے؟ ۶۵
درمیانی قعدہ میں اگر دُرود بھی پڑھ لیا تو کیا سجدہ کرنا ہوگا؟ ۶۵
قعدۂ اُولیٰ میں بھول کر کھڑا ہونے والا یاد دِلانے پر بیٹھ کر سجدۂ سہو کرنے والے کی نماز ۶۶
دُوسری رکعت میں سورۃ پڑھنے نہ پڑھنے میں یا پہلے قعدہ میں شک ہو تو سجدۂ سہو ضروری ہے ۶۶
درمیانی قعدہ بھول کر کھڑا ہو گیا تو واپس نہ لوٹے بلکہ آخر میں سجدۂ سہو کرلے ۶۶
اگر قعدۂ اُولیٰ کا اشتباہ ہو گیا تو سجدۂ سہو کرے ۶۷
بھول کر اِمام کا آخری قعدہ میں کھڑے ہونا ۶۷
اِمام قراءت میں درمیان سے کوئی آیت چھوڑ دے تو کیا سجدۂ سہو ہے؟ ۶۸
لقمہ دینے پر صحیح پڑھ لینے سے سجدۂ سہو لازم نہیں ۶۸
''مسبوق'' اور ''لاحق'' کے سجدۂ سہو کا حکم ۶۸
مسبوق اِمام کے پیچھے اگر بھول کر دُرود شریف پڑھ لے تو اس پر سجدۂ سہو نہیں ۶۹
مسبوق اگر اِمام کے ساتھ سلام پھیر دے تو اب کیا کرے؟ ۷۰
جماعت سے چھوٹی ہوئی رکعتوں میں غلطی پر سجدۂ سہو کا حکم ۷۰
بھول کر اِمام کے ساتھ سلام پھیرنے والا اگر فوراً سجدۂ سہو کرلے تو کیا حکم ہے؟ ۷۰
ایک رکعت زیادہ پڑھ لی تو کیا سجدۂ سہو کرنے سے نماز ہو جائے گی؟ ۷۱
تین رکعت فرض کو بھول کر چار رکعت پڑھنا ۷۱
چار رکعت کے بجائے پانچ پڑھنے والا سجدۂ سہو کس طرح کرے؟ ۷۲
غلطی سے پانچ رکعتیں پڑھ لیں تو کیا سجدۂ سہو سے دُرست ہو جائیں گی؟ ۷۲
عید کی تکبیرات اِمام زیادہ کہہ دے یا کم کردے تو سجدۂ سہو کرے ۷۳
جمعہ اور عیدین میں سجدۂ سہو نہ کرنے کی گنجائش ہے ۷۳
فرضوں میں یاد آئے کہ سنتوں میں سجدۂ سہو کرنا تھا تو اَب کیا کرے؟ ۷۴

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

نفل نماز بیٹھ کر شروع کی اس کے بعد کھڑا ہو گیا تو سجدۂ سہو نہیں ۷۴
سجدۂ سہو کب تک کر سکتا ہے؟ ۷۴
دونوں طرف سلام پھیرنے کے بعد سجدۂ سہو کر سکتا ہے ۷۵
دُرود شریف پڑھتے وقت سجدۂ سہو یاد آئے تو کب سجدۂ سہو کرے؟ ۷۵
الحمد کی جگہ التحیات پڑھ کر نماز پوری کی، وتر پڑھتے ہوئے یاد آنے پر دو وتر پر سلام پھیر دیا تو کیا سجدۂ سہو سے نماز ہو جائے گی؟ ۷۵

مسافر کی نماز

کتنے فاصلے کی مسافت پر قصر نماز ہوتی ہے؟ ۷۷
نماز کو قصر کرنے کی رعایت قیامت تک کے لئے ہے ۷۷
سفر کی کیا حد ہے؟ ۷۷
قصر نماز کے لئے سفر کی حد کتنی ہے؟ ۷۸
دورانِ سفر نمازیں مؤخر کر کے منزل پر اطمینان سے پڑھنا ۷۸
گھر سے نکلتے ہی مسافر ہو جائیں گے یا اسٹیشن پہنچ کر؟ ۷۸
شہر کے اندر گاڑی میں دو رکعت پڑھنا ۷۹
مسافر، شہر کی آبادی سے باہر نکلتے ہی قصر پڑھے گا ۷۹
قصر نماز کے لئے کس راستے کا اعتبار ہے؟ ۷۹
شہر کا ایک قریبی راستہ ہو، دُوسرا دُور کا تو قصر کے لئے مسافت کا اِعتبار ہوگا ۸۰
اگر کسی نے اڑتالیس میل سے کم والے راستے پر سفر شروع کیا اور راستے میں لمبے سفر کا ارادہ کر لیا تو قصر کرے گا ۸۰
سال بھر سفر پر رہنے والے ڈرائیور ہمیشہ قصر کرے گا ۸۰
سو میل سفر کر کے فوراً واپس آنے والا نماز قصر کرے یا پوری پڑھے؟ ۸۱
کیا شہر سے ۷۰ کلومیٹر دُور جانے آنے والا ٹرک ڈرائیور مسافر ہوگا؟ ۸۱
ریلوے ملازم مسافر کی نماز ۸۱
جہاں انسان کی جائیداد و مکان نہ ہو، وہ وطنِ اصلی نہیں ہے ۸۲
جس شہر میں مکان کرایہ کا ہو، چاہے اپنا، وہاں پہنچتے ہی مسافر مقیم بن جاتا ہے ۸۲
ایک ہفتہ ٹھہرنے کی نیت سے اپنے گھر سے ساٹھ میل دُور رہنے والا شخص نماز قصر کرے ۸۳
رہائش کہیں اور ہو اور والدین کو ملنے آئیں تو کون سی نماز پڑھیں؟ ۸۳

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کوئٹہ سے چکوال ڈیڑھ ماہ کے لئے جانے والا وہاں سے اگر تین چار دن کے لئے لاہور جائے تو قصر کرے ۸۳
ایک جگہ اڑھائی ماہ گزارنے والا کتنی نماز پڑھے گا؟ ۸۴
کراچی کا رہائشی میر پور میں آٹھ دن رہ کر کراچی آئے جائے تو وہاں کتنی نماز پڑھے؟ ۸۴
کراچی کا رہائشی حیدر آباد میں ملازمت کرے تو کیا قصر کرے گا؟ ۸۵
گھر سے سو میل دُور چھ دن رہنے والا وہاں کتنی نماز پڑھے؟ ۸۵
دورانِ سفر نماز پوری پڑھی جائے گی یا قصر؟ ۸۵
حیدر آباد سے نوری آباد نوکری کے لئے آنے والا وہاں پوری نماز پڑھے گا ۸۶
سفر کے دوران نماز کے مسائل ۸۶
نوری آباد فیکٹری میں ہفتہ رہنے والے کراچی کے باشندے کتنی نماز پڑھیں؟ ۸۶
بیک وقت دو شہروں میں مقیم کس طرح قصر نماز پڑھے؟ ۸۷
مسافر مختلف قریب قریب جگہوں پر رہے تب بھی قصر کرے ۸۷
مرد اور عورت اپنی اپنی سسرال میں مقیم ہوں گے یا مسافر؟ ۸۸
عورت میکے میں سفری نماز پڑھے یا پوری نماز؟ ۸۸
شادی شدہ لڑکے کی مستقل سکونت کون سی کہلائے گی؟ ۸۸
بچو سمیت دُوسرے شہر میں قیام پذیر کی نماز کا حکم ۸۹
۵۶ میل دُور پندرہ دن سے کم رہنے والے کی نماز کا حکم ۸۹
ہاسٹل میں رہنے والا طالبِ علم کتنی نماز وہاں پڑھے اور کتنی گھر پر؟ ۸۹
کیا سفر سے واپسی کے بعد بھی نماز قصر پڑھنی ہوگی؟ ۹۰
دورانِ سفر قضا شدہ نمازیں کتنی پڑھنی ہوں گی؟ ۹۰
قصر نماز کی قضا بھی قصر ہوگی ۹۰
پانی کے جہاز میں سفرِ حج کریں تو کیا قصر کریں گے؟ ۹۰
مختلف علاقوں اور کچھ دن سات میل دُور دیہات میں گزارنے والی تبلیغی جماعت پوری نماز پڑھے گی ۹۱
سفرِ حج میں نماز قصر پڑھیں گے یا پوری؟ ۹۱
حاجی مکہ میں مقیم ہوگا یا مسافر؟ ۹۲
میدانِ عرفات میں قصر کیوں پڑھی جاتی ہے؟ ۹۲
منیٰ میں قصر نماز ۹۳

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

امام مسافر کے پیچھے بھی مقیم مقتدی کو جماعت کی فضیلت ملتی ہے ۹۳
مقیم امام کی اقتدا میں مسافر مقتدی کتنی رکعات کی نیت کرے؟ ۹۴
مسافر مقتدی کی مقیم امام کے پیچھے نماز ٹوٹ گئی تو دوبارہ کتنی رکعتیں پڑھے؟ ۹۴
ہوائی جہاز میں بیٹھ کر نماز پڑھنا اور کھانے کی میز پر سجدہ کرنا ۹۵
کیا بس اور ہوائی جہاز میں نماز ادا کرنی چاہئے؟ ۹۵
ہوائی جہاز میں نماز کا کیا حکم ہے؟ ۹۵
بحری جہاز کا عملہ مسافر ہے، شہری بندرگاہ پر وہ مقیم بن سکتا ہے ۹۶
بحری جہاز کا ملازم بحری جہاز میں کتنی نماز پڑھے گا؟ ۹۷
بحری جہاز اور نماز قصر ۹۷
قدرت ہو تو ٹرین میں نماز کھڑے ہو کر پڑھنا ضروری ہے، اور قبلہ رُخ تو ہر حال میں ضروری ہے ۹۸
کیا دورانِ سفر نماز کی ادائیگی ضروری ہے؟ نیز کس طرح ادا کرے؟ ۹۸
دورانِ سفر گاڑی میں نماز ۹۹
دورانِ سفر ٹرین میں نماز کس سمت پڑھیں؟ ۹۹
اگر قیام ممکن ہو تو چلتی ٹرین میں نماز کا قیام فرض ہے ۹۹
چلتی ٹرین میں بیٹھ کر نماز پڑھنا ۹۹
کیا ریل میں سیٹ پر بیٹھ کر کسی طرف بھی منہ کر کے نماز پڑھ سکتے ہیں؟ ۱۰۰
ریل گاڑی میں نماز کس طرح ادا کی جائے؟ ۱۰۰
ریل گاڑی میں نماز کس طرح پڑھے؟ جبکہ پانی تک پہنچنے پر قادر نہ ہو؟ ۱۰۱
بس میں بیٹھ کر نماز نہیں ہوتی، مناسب جگہ روک کر پڑھیں ۱۰۲
ڈرائیور بس نہ روکے تو کیا سیٹ پر بیٹھ کر نماز پڑھ سکتے ہیں؟ ۱۰۲
نماز کے لئے بس روکنے والا ڈرائیور اگر نماز نہ پڑھے تو کیا حکم ہے؟ ۱۰۲
چلتی کار میں نماز پڑھنا درست نہیں، مسجد پر روک کر پڑھیں ۱۰۳
اگر کسی نے دورانِ سفر پورے فرائض پڑھے تو کیا نماز ہو جائے گی؟ ۱۰۳
اگر مسافر امام نے چار رکعتیں پڑھائیں تو..؟ ۱۰۳
دورانِ سفر اگر سنتیں رہ جائیں تو کیا گناہ ہوگا؟ ۱۰۴
دورانِ سفر نماز کس طرح پڑھنی چاہئے؟ نیز نیت کیا کریں؟ ۱۰۴

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

اِمام مسافر ہے یا مقیم معلوم نہ ہو تو اِقتدا کس طرح کریں؟ ۱۰۵
سفر میں صرف فرض پڑھیں یا سنن و وتر بھی؟ ۱۰۵
سفر میں سنت اور نوافل بھی ادا کرنا کیسا ہے؟ ۱۰۵
قصر نماز میں التحیات، دُرود شریف اور دُعا کے بعد سلام پھیرا جائے ۱۰۵
اگر مسافر کہیں قیام کرے تو مؤکدہ سنتیں پڑھنی ضروری ہیں؟ ۱۰۶
کیا سفر میں تہجد، اِشراق وغیرہ پڑھ سکتے ہیں؟ ۱۰۶
سفر میں عصر کی نماز شافعی وقت کے مطابق پڑھ سکتے ہیں ۱۰۷
کیا سفر میں نمازیں ملا کر پڑھ سکتے ہیں؟ ۱۰۷

جمعہ کی نماز

جمعہ کا دن سب سے افضل ہے ۱۰۸
اللہ تعالیٰ نے جمعہ کو سیّد الایام بنایا ہے ۱۰۸
نمازِ جمعہ کی اہمیت ۱۰۹
جمعہ کی نماز فرض یا واجب؟ ۱۱۰
اوور ٹائم کی خاطر جمعہ کی نماز چھوڑنا سخت گناہ ہے ۱۱۰
جمعہ کے لئے شرائط ۱۱۱
جمعہ شہر اور قصبے میں جائز ہے، چھوٹے گاؤں میں نہیں ۱۱۱
بڑے قصبے کے ملحقہ چھوٹے چھوٹے قصبات میں جمعہ پڑھنا ۱۱۲
بڑے گاؤں میں جمعہ فرض ہے، پولیس تھانہ ہو یا نہ ہو ۱۱۲
چھوٹے گاؤں میں جمعہ پڑھنا صحیح نہیں ہے ۱۱۳
ڈیڑھ سو گھروں والے گاؤں میں نمازِ جمعہ ۱۱۴
اٹھارہ ہزار آبادی والے گاؤں میں جمعہ ۱۱۴
کیا جوازِ جمعہ کے لئے آبادی کی تعداد میں مسلم، غیر مسلم، عورتیں اور بچے سب شامل ہیں؟ ۱۱۴
جہاں پر کسی کو آنے کی اِجازت نہ ہو وہاں نمازِ جمعہ ادا کرنا ۱۱۵
پنج گانہ نماز کا اِنتظام نہ ہونے والے دیہات میں نمازِ جمعہ ۱۱۶
دو سو گھروں پر مشتمل آبادی میں جمعہ کا شرعی حکم ۱۱۶

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

سو گھروں پر مشتمل گاؤں میں نمازِ جمعہ ۱۱۶
جس گاؤں میں ضروریاتِ زندگی میسر نہ ہوں وہاں تیس سال سے پڑھے گئے جمعہ کا حکم ۱۱۷
آٹھ سو اَفراد پر مشتمل گاؤں میں نمازِ جمعہ ۱۱۷
بچوں اور عورتوں سمیت تین سو اَفراد پر مشتمل آبادی میں نمازِ جمعہ ۱۱۸
تین ہزار افراد پر مشتمل آبادی قریۂ کبیرہ ہے، اس میں نمازِ جمعہ جائز ہے ۱۱۸
ایسے گاؤں میں جمعہ اور عیدین کی نماز جس کی قریبی بستی میں جمعہ ہوتا ہو ۱۱۹
جنگل میں جمعہ کی نماز کسی کے نزدیک صحیح نہیں ۱۱۹
جیل خانے میں نمازِ جمعہ ادا کرنا ۱۱۹
فوجی کیمپ میں جمعہ ادا کرنا ۱۲۰
فیکٹری میں جمعہ کی نماز ۱۲۱
مارکیٹ کے تہہ خانے میں نمازِ جمعہ ۱۲۱
تفریح کے مقام یا اِجتماع کی جگہ پر نمازِ جمعہ اَدا کرنا ۱۲۲
قریب کی مسجد چھوڑ کر دُور کی مسجد میں نمازِ جمعہ ادا کرنا ۱۲۲
جس مسجد میں پنج گانہ نماز نہ ہوتی ہو اس میں جمعہ ادا کرنا ۱۲۲
جس مسجد میں اِمام مقرّر نہ ہو، وہاں بھی نمازِ جمعہ جائز ہے ۱۲۳
جمعہ کی پہلی اَذان کے بعد دُنیوی کاموں میں مشغولی حرام ہے ۱۲۳
اَذانِ اوّل کے بعد نکاح کرنا اور کھانا کھلانا جائز نہیں ۱۲۳
جمعہ کی تیسری اَذان صحیح نہیں ۱۲۴
کیا جمعہ کے وقت کارخانہ بند کرنا بھی ضروری ہے؟ ۱۲۴
جمعہ کی پہلی اَذان اور بیس تراویح کب شروع ہوئیں؟ ۱۲۴
کیا جمعہ کے لئے صرف چار سنت و دو فرض ہی کافی ہیں؟ ۱۲۵
رکعاتِ جمعہ کی تعداد و تفصیل اور نیت ۱۲۷
بیک وقت جمعہ اور ظہر دونوں کو ادا کرنے کا حکم نہیں ۱۲۷
نمازِ جمعہ کی تشہد میں ملنے والا نمازِ جمعہ پڑھے یا نمازِ ظہر؟ ۱۲۷
جمعہ کے فرائض کی تشہد میں ملنے والا جمعہ پڑھے یا ظہر؟ ۱۲۸
نمازِ جمعہ گھر کی بیٹھک میں ادا کرنا ۱۲۸

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جمعہ کی نماز نہ ملے تو گھر میں پڑھنا کیسا ہے؟ ۱۲۸
جس جگہ جمعہ کی نماز نہ ہوتی ہو، وہاں آدمی ظہر کی نماز ادا کرے ۱۲۸
صاحبِ ترتیب پہلے فجر کی قضا پڑھے پھر جمعہ ادا کرے ۱۲۹
جمعہ کو خطبہ سے پہلے مسجد پہنچنے کا ثواب اور خطبہ سے غیر حاضری سے محرومی ۱۲۹
جمعہ کے دن جلدی آنے والے اور دیر سے آنے والے لوگوں میں کون بہتر ہیں؟ ۱۳۰
کیا خطبہ جمعہ سنے بغیر نمازِ جمعہ ہو جائے گی؟ ۱۳۱
خطبۂ جمعہ کے وقت دوزانو بیٹھنا ۱۳۱
خطبۂ جمعہ کے پہلے خطبے میں ہاتھ باندھنا اور دُوسرے میں تشہد کی طرح بیٹھنا ۱۳۱
جمعہ کے خطبہ میں لوگوں کو کس طرح بیٹھنا چاہئے؟ ۱۳۲
خطبہ جمعہ کے دوران صفیں پھلانگنا ۱۳۲
دورانِ خطبہ اُنگلیوں میں اُنگلیاں ڈال کر بیٹھنا منع ہے ۱۳۲
خطباتِ جمعہ عربی میں کیوں دیئے جاتے ہیں؟ ۱۳۳
غیر عربی میں خطبۂ جمعہ ۱۳۳
جمعہ کے خطبے کی شرعی حیثیت ۱۳۴
خطبۂ جمعہ عربی زبان کے علاوہ کسی زبان میں دینا نیز کسی سردار یا حاکم کی تعریف کرنا ۱۳۴
جمعہ کا خطبہ عربی کے علاوہ کسی زبان میں دینا ۱۳۵
خطبۂ جمعہ زبانی پڑھنا مشکل ہو تو دیکھ کر پڑھے ۱۳۵
اگر خطبہ ظہر سے پہلے شروع ہو تو سنت کب پڑھے؟ ۱۳۵
خطبہ جمعہ سنے بغیر نمازِ جمعہ ادا کرنا ۱۳۵
خطبہ جمعہ کے دوران سنتیں پڑھنا ۱۳۶
خطبہ جمعہ کے دوران نماز پڑھنا صحیح نہیں ۱۳۶
جمعہ کے خطبہ کے دوران دو رکعت پڑھنا صرف ایک صحابی کے لئے استثنیٰ تھا ۱۳۶
خطبہ جمعہ کے دوران نفل پڑھنا اور گفتگو کرنا ۱۳۷
دورانِ خطبہ تحیۃ الوضو، تحیۃ المسجد ادا کرنا ۱۳۸
خطبے کے درمیانی وقفے میں دُعا کرنا ۱۳۸
خطبہ کے دوران، اَذان کے بعد دُعا مانگنا ۱۳۸

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جمعہ کے خطبہ سے پہلے تسمیہ بلند آواز سے کیوں نہیں پڑھی جاتی؟ ۱۳۹
خطبہ جمعہ کو مسنون طریقے کے خلاف پڑھنا ۱۳۹
خطبے سے پہلے اِمام کا سلام کہنا ۱۳۹
خطبے میں خلفائے راشدینؓ کا ذِکر کرنا ضروری ہے ۱۳۹
خطبہ جمعہ کے دوران دُرود شریف پڑھنے کا حکم ۱۳۹
خطبہ جمعہ کے دوران بآواز آمین کہنا صحیح نہیں ۱۴۰
دورانِ خطبہ سلام کرنا، جواب دینا حرام ہے ۱۴۰
خطبہ کے دوران گفتگو اور اَذان کا جواب دینا ۱۴۰
خطبہ کے دوران چندہ لینا دینا جائز نہیں ۱۴۱
خطبۂ جمعہ کی اَذان سے لے کر دو رکعت فرض تک دُنیاوی بات کرنا ۱۴۱
خطبے کے دوران آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک آنے پر دُرود بھیجیں یا خاموش رہیں؟ ۱۴۱
خطبے کے دوران دُعا مانگنا، نیز دُوسری اَذان کا جواب دینا ۱۴۲
خطبے میں خطیب کا ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا ۱۴۲
جمعہ کے خطبے کی اَذان کا جواب دینا ۱۴۲
جمعہ کے وعظ کے دوران ذکر اللہ یا دُرود شریف پڑھنا ۱۴۲
خطبۂ جمعہ کے دوران خاموشی اور لاؤڈ اسپیکر کا اِستعمال ۱۴۳
جمعہ کا خطبہ ایک نے پڑھا اور نماز دُوسرے نے پڑھائی ۱۴۴
خطبہ اور نماز میں لوگوں کی رعایت رکھنی چاہئے ۱۴۴
نمازِ جمعہ دوبارہ پڑھنا ۱۴۵
نمازِ جمعہ کی سنتوں کی نیت کس طرح کریں؟ ۱۴۵
کیا سننِ جمعہ کے لئے تعینِ جمعہ ضروری ہے؟ ۱۴۵
جمعہ سے قبل چار رکعت پڑھنا کیسا ہے؟ ۱۴۶
سنت قبل الجمعہ کا ثبوت ۱۴۶
جمعہ کی نماز میں لمبی قراءت کرنا ۱۴۶
جمعہ کے بعد سنتوں میں وقفہ ہونا چاہئے ۱۴۷
جمعۃ الوداع کے بارے میں ۱۴۷

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جمعہ کے دن عید ہو تب بھی نمازِ جمعہ پڑھی جائے گی ۱۴۸
کیا عورت گھر پر جمعہ کی نماز پڑھ سکتی ہے؟ ۱۴۹
عورتوں کی جمعہ اور عید کی نماز ۱۴۹
کیا عورتیں گھر میں جمعہ باجماعت ادا کریں یا ظہر کی نماز؟ ۱۵۰
کیا عورتیں نمازِ جمعہ میں شریک ہو سکتی ہیں؟ ۱۵۰
چھوٹے بچوں کو مسجد میں لانا جو لوگوں کی نماز خراب کریں ۱۵۰
کیا جمعہ کے دن زوال نہیں ہوتا؟ ۱۵۱
لاؤڈ اسپیکر پر خطبہ و نماز کا شرعی حکم ۱۵۱
شہر سے دُور جانے والے پر جمعہ کی نماز ہے ۱۵۱
جمعہ کے دن فجر کی نماز میں مخصوص سورتیں پڑھنا ۱۵۲
جمعہ کی نماز میں اگر امام کا وضو ٹوٹ جائے تو کیا کرے؟ ۱۵۲
"ارحم اُمتی بأمتی أبو بکر" الخ والی حدیث ترمذی میں ہے ۱۵۲
پیٹ میں درد یا پیشاب کا تقاضا ہو تو کیا کرے؟ ۱۵۳
جمعہ اور نماز کے بعد اجتماعی دُعا نہ کروانا کیسا ہے؟ ۱۵۳

عیدین کی نماز

نمازِ عیدین کی نیت ۱۵۴
اعذر نمازِ عید مسجد میں پڑھنا مکروہ ہے ۱۵۴
زِ عید مسجد میں پڑھنا کیوں مکروہ ہے؟ ۱۵۴
عید، عیدگاہ میں پڑھنا افضل ہے یا مسجد میں؟ ۱۵۵
وں کا عیدین کی نماز گھر پر اَدا کرنا ۱۵۵
ں کا عید کے لئے عیدگاہ جانا ۱۵۵
ت کا دن کس ملک کی عید کا ہوگا؟ ۱۵۵
ں میں ایک ملک سے دُوسرے ملک جانے والا عید کب کرے؟ ۱۵۶
ا سے سعودیہ جانے والا آدمی سعودیہ میں کس دن عید کرے گا؟ ۱۵۶
ید میں مقتدی کی تکبیرات نکل جائیں تو نماز کس طرح پوری کرے؟ ۱۵۶

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

عید کی نماز میں اگر اِمام سے غلطی ہو جائے تو کیا کرے؟ ۱۵۷
اگر عیدین میں تکبیریں بھول جائیں تو؟ ۱۵۷
نمازِ عید کی تکبیرات میں کوئی تکبیر بھول جائے تو نماز کا حکم ۱۵۷
عید کی نماز ایک اِمام پڑھائے اور خطبہ دُوسرا دے تو کیا حکم ہے؟ ۱۵۸
خطبہ کے بغیر عید کا کیا حکم ہے؟ ۱۵۸
نمازِ عید پر خطبہ، دُعا اور معانقہ ۱۵۸
عیدین کی جماعت سے رہ جانے والا شخص کیا کرے؟ ۱۵۸
بقر عید کے دنوں میں تکبیراتِ تشریق کا حکم ۱۵۹
تکبیرِ تشریق کن دنوں میں پڑھی جاتی ہے؟ ۱۵۹
کیا جمعہ کی عید مسلمانوں پر بھاری ہوتی ہے؟ ۱۵۹
عید میں غیر مسلم سے عید ملنا کیسا ہے؟ ۱۵۹
عیدی کی رسم ۱۶۰
عید پر بچوں اور ماتحتوں کو عیدی دینا ۱۶۰

نمازِ تراویح

تراویح کی ابتدا کہاں سے ہوئی؟ ۱۶۱
روزہ اور تراویح کا آپس میں کیا تعلق ہے؟ ۱۶۱
کیا غیر رمضان میں تراویح، تہجد کی نماز کو کہا گیا ہے؟ ۱۶۲
جو شخص روزے کی طاقت نہ رکھتا ہو، وہ بھی تراویح پڑھے ۱۶۲
تراویح کی جماعت کرنا کیسا ہے؟ ۶۳
وتر اور تراویح کا ثبوت ۱۳
آٹھ تراویح پڑھنا کیسا ہے؟ ۴
تراویح کے سنتِ رسول ہونے پر اعتراض غلط ہے ۲
بیس تراویح کا ثبوت صحیح حدیث سے ۱
بیس رکعت تراویح کے عین سنت ہونے کی شانی علمی بحث
تراویح کے لئے دُوسری مسجد میں جانا

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

تراویح کے اِمام کی شرائط کیا ہیں؟ ۱۸۷
داڑھی منڈے حافظ کی اِقتدا میں تراویح پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے ۱۸۷
نماز کی پابندی نہ کرنے والے اور داڑھی کترانے والے حافظ کی اِقتدا میں تراویح ۱۸۸
معاوضہ طے کرنے والے حافظ کی اِقتدا میں تراویح ناجائز ہے ۱۸۸
تراویح پڑھانے والے حافظ کو ہدیہ لینا کیسا ہے؟ ۱۸۸
تراویح میں تیز رفتار حافظ کے پیچھے قرآن سننا کیسا ہے؟ ۱۸۹
بغیر عذر کے تراویح بیٹھ کر پڑھنا کیسا ہے؟ ۱۸۹
تراویح میں رُکوع تک الگ بیٹھے رہنا مکروہ فعل ہے ۱۸۹
تراویح میں قراءت کی مقدار ۱۹۰
دو تین راتوں میں مکمل قرآن کر کے بقیہ تراویح چھوڑ دینا ۱۹۰
کیا سات روزہ تراویح جائز ہے جبکہ تلفظ بھی صحیح نہیں ہوتا؟ ۱۹۰
رمضان کے چند دِن میں تراویح سننے والے بقیہ مہینے کی تراویح سے فارغ نہیں ہو جاتے ۱۹۱
نمازِ تراویح میں صرف بھولی ہوئی آیات کو دُہرانا بھی جائز ہے ۱۹۱
تراویح میں خلافِ ترتیب سورتیں پڑھی جائیں تو کیا سجدۂ سہو لازم ہوگا؟ ۱۹۲
تراویح میں ایک مرتبہ بسم اللہ بلند آواز سے پڑھنا ضروری ہے ۱۹۲
دورانِ تراویح ”قل ھو اللہ“ کو تین بار پڑھنا کیسا ہے؟ ۱۹۲
تراویح میں ختمِ قرآن کا صحیح طریقہ کیا ہے؟ ۱۹۲
تراویح میں اگر مقتدی کا رُکوع چھوٹ گیا تو کیا اس کی نماز ہو جائے گی؟ ۱۹۳
تراویح کی دُوسری رکعت میں بیٹھنا بھول جائے اور چار پڑھ لے تو کتنی تراویح ہوئیں؟ ۱۹۴
تراویح کے دوران وقفہ ۱۹۴
عشاء کے فرائض تراویح کے بعد ادا کرنے والے کی نماز کا کیا حکم ہے؟ ۱۹۴
جماعت سے فوت شدہ تراویح وتروں کے بعد ادا کی جائے یا پہلے؟ ۱۹۵
عشاء کی نماز باجماعت نہ پڑھی تو تراویح بھی بلا جماعت پڑھے ۱۹۵
کیا تراویح کی قضا پڑھنی ہوگی؟ ۱۹۵
نمازِ تراویح سے قبل وتر پڑھ سکتا ہے ۱۹۶
رمضان میں وتر بغیر جماعت کے ادا کرنا ۱۹۶

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

اکیلے تراویح ادا کرنا کیسا ہے؟ ۱۹۶
گھر میں تراویح پڑھنے والا وتر چاہے آہستہ پڑھے چاہے جہراً ۱۹۶
نمازِ تراویح لاؤڈ اسپیکر پر پڑھنا ۱۹۶
تراویح میں اِمام کی آواز نہ سن سکے تب بھی پورا ثواب ملے گا ۱۹۷
تراویح میں قرآن دیکھ کر پڑھنا صحیح نہیں ۱۹۷
تراویح میں قرآن ہاتھ میں لے کر سننا غلط ہے ۱۹۷
تراویح جیسے مردوں کے ذمہ ہے، ویسے ہی عورتوں کے ذمہ بھی ہے ۱۹۷
تراویح کے لئے عورتوں کا مسجد میں جانا مکروہ ہے ۱۹۸
عورتوں کا تراویح پڑھنے کا طریقہ ۱۹۸
کیا حافظِ قرآن عورت، عورتوں کی تراویح میں اِمامت کرسکتی ہے؟ ۱۹۸
غیر رمضان میں تراویح ۱۹۸
نفل کی نیت سے تراویح میں شامل ہونے والا بعد میں تراویح پڑھا سکتا ہے ۱۹۹
بھولنے اور لقمہ نہ لینے والے قاری کا کیا کریں؟ ۱۹۹

نفل نمازیں

نفل اور سنتِ غیر مؤکدہ میں فرق ۲۰۰
کیا پنج وقتہ نماز کے علاوہ بھی کوئی نماز ہے؟ ۲۰۰
اِشراق، چاشت، اوّابین اور تہجد کی رکعات ۲۰۱
نماز نفل اور سنتیں جہراً پڑھنا ۲۰۱
نوافل میں خلافِ ترتیب سورتیں پڑھنا ۲۰۲
نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا کیسا ہے؟ ۲۰۲
کیا سنت ونوافل گھر پر پڑھنا ضروری ہے؟ ۲۰۳
صبحِ صادق کے بعد نوافل مکروہ ہیں ۲۰۳
نمازِ فجر کے بعد نوافل کی ادائیگی دُرست نہیں ۲۰۴
فجر کی سنتوں کے بعد نوافل پڑھنا ۲۰۴
حرم شریف میں بھی فجر وعصر کے بعد نفل نہ پڑھے ۲۰۵

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر تہجد فرض تھی؟ ۲۰۵
تہجد کی نماز کس عمر میں پڑھنی چاہئے؟ ۲۰۵
رات کے آخری حصے کی فضیلت اور اس کا تعین ۲۰۶
تہجد کا صحیح وقت کب ہوتا ہے؟ ۲۰۶
سحری کے وقت تہجد پڑھنا ۲۰۷
تہجد کی نماز میں کون سی سورۃ پڑھنی چاہئے؟ ۲۰۷
کیا تہجد کی نماز میں تین دفعہ سورۂ اِخلاص پڑھنی چاہئے؟ ۲۰۷
تہجد کی نماز باجماعت ادا کرنا دُرست نہیں ۲۰۸
آخرِ شب میں نہ اُٹھ سکنے والا تہجد وتر سے پہلے پڑھ لے ۲۰۸
تہجد کی نماز کے لئے نہ اُٹھ سکنے کا گمان ہو تو کیا کریں؟ ۲۰۹
تہجد کی نماز کے لئے سونا یا اونگھنا ضروری ہے ۲۰۹
اگر عشاء کے ساتھ وتر پڑھ لئے تو کیا تہجد کے ساتھ دوبارہ پڑھے؟ ۲۰۹
کیا ظہر، عشاء اور مغرب میں بعد والے نفل ضروری ہیں؟ ۲۰۹
مغرب سے پہلے نفل پڑھنا جائز ہے مگر افضل نہیں ۲۱۰
مغرب کی اَذان کے بعد دو نفل پڑھنا جبکہ جماعت کھڑی ہو جائے ۲۱۰
کیا نفل چھوڑ سکتے ہیں؟ ۲۱۰
مغرب کے نوافل چھوڑنا کیسا ہے؟ ۲۱۱
نوافل کی وجہ سے فرائض کو چھوڑنا غلط ہے ۲۱۱
وتر تہجد سے پہلے پڑھے یا بعد میں؟ ۲۱۱
وتر کے بعد نفل پڑھنا بدعت نہیں ۲۱۲
وتر کے بعد دو رکعت نفل کی شرعی حیثیت ۲۱۲
کیا وتر کے بعد کے نفل بیٹھ کر پڑھنا زیادہ بہتر ہے؟ ۲۱۳
نفل نماز شروع کر کے توڑنے کے بعد کیا فرض ہو جاتی ہے؟ ۲۱۳
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد دو نفل بیٹھ کر ادا فرماتے تھے ۲۱۳
وتر کے بعد نفل ضروری نہیں ۲۱۴
نمازِ حاجت کا طریقہ ۲۱۴

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

صلوٰۃ الحاجت کیسے پڑھیں؟ اور افضل وقت کونسا ہے؟ ۲۱۴
کیا صلوٰۃ الحاجت اپنی تمام حاجتوں کے لئے پڑھ سکتے ہیں؟ ۲۱۵
صلوٰۃ الحاجت کب تک پڑھتے رہنا چاہئے؟ ۲۱۵
نمازِ حاجت کی رکعتیں پڑھنا چھوڑ دُوں ۲۱۵
صلوٰۃ التسبیح سے گناہوں کی معافی ۲۱۶
صلوٰۃ التسبیح سے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں ۲۱۶
صلوٰۃ التسبیح کی تسبیح اگر ایک رُکن میں بھول کر دُوسری میں پڑھ لے تو نماز کا حکم ۲۱۶
صلوٰۃ التسبیح کا کونسا طریقہ صحیح ہے؟ ۲۱۷
صلوٰۃ التسبیح میں تسبیح دُوسری رکعت میں کس طرح پڑھی جاتی ہے؟ ۲۱۷
اندھیرے میں تہجد، صلوٰۃ التسبیح پڑھنا ۲۱۷
صلوٰۃ التسبیح کی نماز باجماعت پڑھنے کی شرعی حیثیت ۲۱۸
کیا صلوٰۃ التسبیح کا کوئی خاص وقت ہے؟ ۲۱۸
صلوٰۃ التسبیح کی جماعت بدعتِ حسنہ نہیں ۲۱۸
صلوٰۃ التسبیح کی جماعت جائز نہیں ۲۱۸
اِستخارے کی حقیقت ۲۱۹
اہم اُمور سے متعلق اِستخارہ ۲۲۰
منت کے نوافل کس وقت ادا کئے جائیں؟ ۲۲۰
اِستخارہ کرنے کا شرعی طریقہ ۲۲۱
اِستخارہ کرنے کا طریقہ، نیز کیا اِستخارے میں کوئی چیز نظر آنا ضروری ہے؟ ۲۲۱
نمازِ اِستخارہ کا طریقہ، نیت اور کون سی سورتیں پڑھیں؟ ۲۲۱
اِستخارہ قرآن وسنت سے ثابت ہے ۲۲۲
سنت کے مطابق اِستخارہ کیا جائے ۲۲۴
اِستخارے کو دُہرانا کیسا ہے؟ نیز کیا اِستخارے کا جواب آنا ضروری ہے؟ ۲۲۳
دورانِ خواب میں بارش دیکھنا ۲۲۳
کیا ہر عمل سے پہلے اِستخارہ کروانا ضروری ہے؟ ۲۲۳
کاروبار کے لئے اِستخارے کا طریقہ ۲۲۴

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

بیعت ہونے کے لئے اِستخارہ ۲۲۴
کیا بیک وقت کئی اُمور کے لئے اِستخارہ کر سکتے ہیں؟ ۲۲۴
کیا شادی کے لئے اِستخارہ کرنا ضروری ہے؟ ۲۲۴
شادی وغیرہ کے لئے اِستخارہ کرنا ۲۲۵
کیا شادی کے لئے لڑکے اور لڑکی دونوں کو اِستخارہ کرنا چاہئے؟ ۲۲۵
اِشراق کی نماز جہاں فجر پڑھی ہو، وہیں پڑھنا ضروری ہے ۲۲۵
شکرانے کی نماز کب ادا کرنی چاہئے؟ ۲۲۶
فرض نمازوں سے پہلے نمازِ استغفار اور شکرانہ پڑھنا ۲۲۶
پچاس رکعت شکرانہ کی نماز چار چار رکعات کر کے ادا کر سکتے ہیں ۲۲۶
دُلہن کے آنچل پر نمازِ شکرانہ ادا کرنا ۲۲۷
بلا سے حفاظت اور گناہوں سے توبہ کے لئے کون سی نماز پڑھے؟ ۲۲۷
کیا عورت تحیۃ الوضو پڑھ سکتی ہے؟ ۲۲۷
تحیۃ الوضو کس نماز کے وقت پڑھنی چاہئے؟ ۲۲۸
وقت کم ہو تو تحیۃ الوضو پڑھے یا تحیۃ المسجد؟ ۲۲۸
مغرب کی نماز سے پہلے تحیۃ المسجد پڑھنا ۲۲۸
تحیۃ المسجد کا حکم اور تعیین اوقات ۲۲۹
شبِ برأت میں باجماعت نفل نماز جائز نہیں ۲۲۹
نفل نماز کی جماعت کرنا ۲۲۹

سجدۂ تلاوت

سجدۂ تلاوت کی شرائط ۲۳۱
سجدۂ تلاوت کی ادائیگی کی شرائط ۲۳۱
سجدۂ تلاوت ادا کرنے کا طریقہ ۲۳۱
سجدۂ تلاوت کی نیت ۲۳۲
سجدۂ تلاوت کا صحیح طریقہ ۲۳۲
سجدۂ تلاوت کا صحیح طریقہ ۲۳۲

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

سجدۂ تلاوت میں صرف ایک سجدہ ہوتا ہے ۲۳۳
نماز میں آیتِ سجدہ پڑھ کر رُکوع وسجدہ کرلیا تو سجدۂ تلاوت ہوگیا ۲۳۳
کیا سجدۂ تلاوت سپارے پر بغیر قبلہ رُخ کرسکتے ہیں؟ ۲۳۳
سجدۂ تلاوت فرداً فرداً کریں یا ختمِ قرآن پر تمام سجدے ایک ساتھ؟ ۲۳۴
اِکٹھے چودہ سجدے کرنا ۲۳۴
قرآن مجید پڑھتے ہوئے سجدۂ تلاوت کرنا چاہئے یا نہیں؟ ۲۳۴
جو سجدے چھوٹ گئے اُن کا کیا کروں؟ ۲۳۴
سجدۂ تلاوت کا طریقہ ۲۳۴
جن سورتوں کے اواخر میں سجدے ہوں وہ پڑھنے والا سجدہ کب کرے؟ ۲۳۵
زوال کے وقت تلاوت جائز ہے، لیکن سجدۂ تلاوت جائز نہیں ۲۳۵
فجر اور عصر کے بعد مکروہ وقت کے علاوہ سجدۂ تلاوت جائز ہے ۲۳۶
سجدۂ تلاوت وسجدۂ شکر کس وقت کرنے چاہئیں؟ ۲۳۶
عصر کے بعد سجدۂ تلاوت کرنا ۲۳۶
چارپائی پر بیٹھ کر تلاوت کرنے والا کب سجدۂ تلاوت کرے؟ ۲۳۷
تلاوت کے دوران آیتِ سجدہ کو آہستہ پڑھنا بہتر ہے ۲۳۷
آیتِ سجدہ اور اس کا ترجمہ پڑھنے سے صرف ایک سجدہ لازم آئے گا ۲۳۷
ایک آیتِ سجدہ کئی بچوں کو پڑھائی، تب بھی ایک ہی سجدہ کرنا ہوگا ۲۳۸
دو آدمی ایک ہی آیتِ سجدہ پڑھیں تو کتنے سجدے واجب ہوں گے؟ ۲۳۸
آیتِ سجدہ نماز سے باہر کا آدمی بھی سن لے تو سجدہ کرے ۲۳۸
لاؤڈ اسپیکر پر سجدۂ تلاوت ۲۳۹
لاؤڈ اسپیکر، ریڈیو اور ٹیلی ویژن سے آیتِ سجدہ پر سجدۂ تلاوت ۲۳۹
ٹیپ ریکارڈ اور سجدۂ تلاوت ۲۳۹
آیتِ سجدہ معلوم نہیں تو سجدۂ تلاوت واجب نہیں ۲۴۰
آیتِ سجدہ سن کر سجدہ نہ کرنے والا گناہگار ہوگا یا پڑھنے والا؟ ۲۴۰
سجدۂ تلاوت صاحبِ تلاوت خود کرے، نہ کہ کوئی دُوسرا ۲۴۰
سورۃ السجدۃ کی آیت کو آہستہ پڑھنا چاہئے، نہ کہ پوری سورۃ کو ۲۴۱

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

سورۃ الحج کے کتنے سجدے کرنے چاہئیں؟ ۲۴۱
قرآن مجید میں کتنے سجدے ہیں؟ اوران میں سے کتنے واجب ہیں؟ ۲۴۱
سجدۂ تلاوت کا اِعلان ۲۴۲
بغیر زبان ہلائے تلاوت کرنے کا ثواب ملتا ہے؟ ۲۴۲
نماز سے باہر لوگوں کے لئے سجدۂ تلاوت کا حکم ۲۴۳

نماز کے متفرق مسائل

وظیفہ پڑھنے کے لئے نماز کی شرط ۲۴۳
نماز میں زبان نہ چلنے کا علاج ۲۴۳
تارک الصلوٰۃ نعت خواں احترام کا مستحق نہیں ۲۴۳
قنوتِ نازلہ کب پڑھی جاتی ہے؟ ۲۴۴
ٹی وی کم از کم نماز کے اوقات کا احترام تو کرے ۲۴۴
ٹی وی پر نمازِ جمعہ کے وقت پروگرام پیش کرنا ۲۴۴
بجائے قرعہ اندازی کے نمازِ اِستخارہ پڑھ کر فیصلہ کیجئے ۲۴۵
بہ مجبوری فیکٹری میں کم از کم فرض اور وتر ضرور پڑھیں ۲۴۶
دفتری اوقات میں نماز کے لئے مسجد میں جانا ۲۴۶
آفس میں نماز کس طرح ادا کریں؟ ۲۴۶
دفتری اوقات میں نماز کی ادائیگی کے بدلے میں زائد کام ۲۴۷
ہر وقت عمامہ پہننا سنت ہے ۲۴۷
جماعت میں شرکت کے لئے ووٹر نامنع ہے ۲۴۸
رُکوع وسجدہ کی تسبیح کا صحیح تلفظ سیکھئے ۲۴۸

اوراد و وظائف

قرض سے خلاصی کا وظیفہ ۲۴۹
نوکری کے لئے وظیفہ ۲۴۹
فراخی رزق اور پریشانیوں سے بچاؤ کا اکسیر وظیفہ ۲۴۹
کاروبار کی بندش کے لئے وظیفہ ۲۴۹

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کاروبار میں ترقی اور اُدھار کی واپسی کا وظیفہ ۲۵۰
سورۂ فاتحہ پڑھ کر کان پر دَم کریں، اِن شاء اللہ ٹھیک ہو جائے گا ۲۵۰
بدتمیز بچے کے لئے وظیفہ ۲۵۱
بچے کی بیماری اور اس کا وظیفہ ۲۵۱
رشتے کے لئے وظیفہ ۲۵۱
شادی کے لئے وظیفہ ۲۵۱
اولاد کے لئے وظیفہ ۲۵۲
میاں بیوی کے درمیان محبت پیدا کرنے کا وظیفہ ۲۵۲
حافظے کو قوی کرنے کا وظیفہ ۲۵۲
آیت الکرسی پڑھ کر سر پر ہاتھ رکھ کر ''یا قوی'' گیارہ مرتبہ پڑھنا ۲۵۲
ہر نماز کے بعد دایاں ہاتھ سر پر رکھ کر گیارہ مرتبہ ''یا قوی'' اور گیارہ مرتبہ ''یا حافظ'' پڑھنا ۲۵۳
یادداشت کے لئے وظیفہ ۲۵۳
گول دائرہ بنا کر حصار کھینچنا اور تالی بجانا ۲۵۳
نماز کی شرط والے وظیفے میں نماز چھوڑ دینا ۲۵۳
بلا وضو ذِکر کرنا ۲۵۳
شہد کی مکھی کے کاٹے کا دَم ۲۵۴
سانس کی تکلیف کا وظیفہ ۲۵۴
ذہنی اور مالی پریشانی دُور کرنے کا وظیفہ ۲۵۴
پریشانیوں سے نجات کا وظیفہ ۲۵۵
بیماری کے لئے وظیفہ ۲۵۵
شوہر کی اِصلاح کا آسان طریقہ ۲۵۵
لڑکیوں کا پابندی سے سورۂ یٰسٓ پڑھنا ۲۵۵
جادو کا توڑ ۲۵۶
پریشانیوں سے حفاظت کا وظیفہ ۲۵۶
بے خوابی کا وظیفہ ۲۵۶
چلتے پھرتے ''حسبنا اللہ ونعم الوکیل، نعم المولیٰ ونعم النصیر'' پڑھنا ۲۵۷

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

آیتِ کریمہ کا ختم کتنے وقت میں کرنا صحیح ہے؟ ۲۵۷
آیتِ کریمہ کے ختم کے دوران کسی ضرورت سے اُٹھنا ۲۵۷
بچوں کا آیتِ کریمہ کے ختم میں شریک ہونا ۲۵۷
غیر مؤکدہ سنتیں اور نوافل نہ پڑھنے والوں کا ذِکر واَذکار پر زور دینا کیسا ہے؟ ۲۵۷
کیا قرآن وحدیث میں مذکورہ دُعائیں پڑھنے کے لئے کسی کی اجازت ضروری ہے؟ ۲۵۸
کیا ''اعمالِ قرآنی'' کے وظائف کی اجازت لینے کی ضرورت نہیں؟ ۲۵۸
کیا وظائف کے لئے پشت پناہی ضروری ہے؟ نیز وظائف سے نقصان ہونا ۲۵۸
کیا اللہ تعالیٰ کے ناموں کا وِرد کے لئے کسی سے اجازت کی ضرورت ہے؟ ۲۵۸
کیا ''حصن حصین'' مستند ہے؟ ۲۵۹
ٹی وی دیکھتے ہوئے تسبیح پڑھنا ۲۵۹
مختلف رنگوں کے دانوں کی تسبیح کرنا ۲۵۹
تسبیح پر ذِکر کرنے پر اِعتراض اور اُس کا جواب ۲۶۰
چلتے پھرتے یا مجلس میں ذکر کرتے رہنا جبکہ ذہن متوجہ نہ ہو، کیسا ہے؟ ۲۶۲
کیا دُرودِ اِبراہیمی صرف مرد ہی پڑھ سکتے ہیں؟ نیز کیا یہ وظائف میں رُکاوٹ ہے؟ ۲۶۲
دُرود شریف کتنا پڑھنا چاہئے؟ ۲۶۳
دُرود شریف پڑھنا کب واجب ہوتا ہے؟ ۲۶۳
سب سے افضل دُرود شریف کونسا ہے؟ ۲۶۳
کیا اکیلے دُرود شریف کے وِرد کا اُتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا مل بیٹھ کر پڑھنے کا؟ ۲۶۳
بغیر وضو دُرود شریف کا وِرد کرنا ۲۶۳
دُرود ''صلوٰۃ تنجینا'' کا حکم ۲۶۴
ناپاکی کے دِنوں میں اسمائے حسنیٰ کی تسبیح کرنا ۲۶۴
''تسبیح فاطمہ'' کو کس اُنگلی سے شروع کریں؟ ۲۶۴
مغرب سے عشاء تک کا وقت مسجد میں تلاوت وتسبیحات میں گزارنا ۲۶۴
"لَا اِلٰہ اِلَّا اللہ وحدہٗ لَا شریک لہ"، "اللّٰھم أجِرنی من النار" وغیرہ پڑھنے کے فضائل ۲۶۵
درجات کی بلندی کے لئے وظائف پڑھنا ۲۶۵
عذابِ قبر کی کمی اور نزع کی تکلیف کی کمی کا وظیفہ ۲۶۵

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مظلوم کو ظالم کے خلاف بددُعا سے منع فرمایا ہے؟ ۲۶۶
غیر مسلم مذہبی پیشوا سے دُعا کروانا ۲۶۶
کیا ٹخنوں سے نیچے شلوار، پاجامہ پہننے والے کی دُعا قبول ہوتی ہے؟ ۲۶۶
ٹخنے ڈھانپنے والے کی دُعا نہ قبول ہونے پر اِعتراض کا جواب ۲۶۶
دُعا کی قبولیت کے لئے وظائف پڑھنا کیوں ضروری ہیں؟ ۲۶۸
دُعا ضرور قبول ہوتی ہے، مایوس نہیں ہونا چاہئے ۲۶۸
الحمد شریف اور تعوّذ پڑھنے کے باوجود اَحکامِ اِلٰہی کی خلاف ورزی اور شیطان کا تسلط کیوں ہوتا ہے؟ ۲۶۸
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہم دُعائیں کیوں مانگتے ہیں؟ ۲۶۹
ماثورہ دُعائیں پڑھنے کا اثر کیوں نہیں ہوتا؟ ۲۶۹
ہماری دُعا قبول کیوں نہیں ہوتی؟ ۲۷۰
جب ہر چیز کا وقت مقرّر ہے، تو پھر دُعائیں کیوں مانگتے ہیں؟ ۲۷۱
حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا وظیفہ ۲۷۲
تحفۂ دُعا (دُعائے انسؓ) ۲۷۲

میّت کے اَحکام

نامحرم کو کفن دفن کے لئے ولی مقرّر کرنا صحیح نہیں ۲۸۶
جس میت کا مذہب معلوم نہ ہو، اُسے کس طرح کفن دفن کریں گے؟ ۲۸۶
اگر عورت کہیں مردہ پائی جائے تو اس کے مسلمان ہونے کی کیا نشانی ہے؟ ۲۸۷
مردہ پیدا شدہ بچے کا کفن دفن ۲۸۷
میت کے پاس قرآنِ کریم کی تلاوت کرنا ۲۸۸
مرنے والے کو کلمے کی تلقین کرنا ۲۸۸
غسلِ میت کے لئے پانی میں بیری کے پتے ڈالنا ۲۸۸
غسل کے وقت مردہ کو کیسے لٹایا جائے؟ ۲۸۸
میّت کو دوبارہ غسل کی ضرورت نہیں ۲۸۹
میت کو غسل دیتے وقت زخم سے پٹی اُتار دی جائے ۲۹۰

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

میت کے مصنوعی دانت نکالنا ۲۹۰
ایکسیڈنٹ کی صورت میں غسلِ میت ۲۹۰
کیا شوہر بیوی کو اور بیوی شوہر کو غسل دے سکتی ہے؟ ۲۹۱
ہیجڑہ کو غسل کون دے گا؟ ۲۹۱
میت کے لئے دو دفعہ غسل کی ضرورت نہیں ۲۹۲
غسل دینے والے کو اُجرت دینا ۲۹۲
میت کو غسل دینے والے پر غسل واجب نہیں ہوتا ۲۹۲
مردے کو ہاتھ لگانے سے غسل واجب نہیں ہوتا ۲۹۴
اگر دورانِ سفر عورت انتقال کر جائے تو اس کو کون غسل دے؟ ۲۹۴
مرد اور عورت کے لئے مسنون کفن ۲۹۵
کفن کے لئے نیا کپڑا خریدنا ضروری نہیں ۲۹۵
کفن میں سلے ہوئے کپڑے استعمال کرنا خلافِ سنت ہے ۲۹۶
عام لنھے کا کفن تیار رکھ سکتے ہیں لیکن اس پر آیات یا مقدس نام نہ لکھیں ۲۹۶
کفن کا کپڑا تہ کرنے سے حرام نہیں ہوتا ۲۹۷
آبِ زمزم سے دُھلے ہوئے کپڑے سے کفن دینا جائز ہے ۲۹۷
کفن زمزم سے دھو کر رکھنا، اپنی قبر کی جگہ مخصوص کرنا ۲۹۷
مردے کے کفن میں عہد نامہ رکھنا بے ادبی ہے ۲۹۷
مردہ عورت کے پاؤں کو مہندی لگانا جائز نہیں ۲۹۸
کفن پہنانے کے وقت میت کو کافور لگانا اور خوشبو کی دُھونی دینا چاہئے ۲۹۸
میت کے بارے میں عورتوں کی توہم پرستی ۲۹۹
میت کے لئے حیلہ اسقاط اور قدم گننے کی رسم ۲۹۹
جنازے کو کندھا دینے کا مسنون طریقہ ۳۰۰
جنازہ کے لئے کھڑا ہونا؟ ۳۰۱
میت کو دفنانے کے لئے سواری میں لے جانا ۳۰۱
شوہر اپنی بیوی کے جنازہ میں شریک ہوسکتا ہے ۳۰۱
موت کے بعد بیوی کا چہرہ دیکھ سکتا ہے، ہاتھ نہیں لگا سکتا ۳۰۲

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

میاں بیوی میں سے کوئی مرجائے تو ایک دُوسرے کا چہرہ دیکھ سکتے ہیں ۳۰۳
میت کو گھر میں کتنی دیر تک رکھ سکتے ہیں؟ ۳۰۴
لوگوں کے اِنتظار کے لئے میت رکھنا ۳۰۴
ناپاک آدمی کا جنازے کو کندھا دینا ۳۰۴
عورت کی میت کو ہر شخص کندھا دے سکتا ہے ۳۰۴
قبرستان میں جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھنا خلافِ ادب ہے ۳۰۵
میت کو دفناتے وقت کی رُسومات ۳۰۵
قبر میں رُوئی فوم وغیرہ بچھانا دُرست نہیں ۳۰۵
قبر میں قرآن یا کلمہ رکھنا جائز نہیں ۳۰۵
میت کا صرف منہ قبلہ رُخ کردینا کافی نہیں ۳۰۶
مردہ عورت کا منہ غیر محرم مردوں کو دِکھانا جائز نہیں ۳۰۶
قبر کے اندر میت کا منہ دِکھانا اچھا نہیں ۳۰۷
قبر میں میت کو کس کروٹ پر لٹانا چاہئے؟ ۳۰۷
میّت کو لحد میں اُتارنے کے بعد مٹی ڈالنے کا طریقہ ۳۰۷
قبر بند کرنے کے قریب ہوجائے تو اُسے کھولنا ۳۰۸
قبر پر اَذان دینا بدعت ہے ۳۰۸
قبر پر اَذان کہنا بدعت ہے، اور کچھ دیر قبر پر رُکنا سنت ہے ۳۰۸
کبھی کبھی زمین بہت گناہگار مردے کو قبول نہیں کرتی ۳۰۸
میت کو زمین کھود کر دفن کرنا فرض ہے ۳۰۹
میت کو وَریا رُدکرنا ۳۰۹
اپنی زندگی میں قبر بنوانا مباح ہے ۳۱۰
قبر پکی ہونی چاہئے یا کچی؟ ۳۱۰
کچی قبر کی وضاحت ۳۱۲
قبر کی دیواروں کو بہ مجبوری پختہ کیا جاسکتا ہے ۳۱۲
قبر کے چند اَحکام ۳۱۳
منہدم قبر کی دُرستگی ۳۱۳

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

قبر پر شناخت کے لئے پتھر لگانا ۳۱۴
مٹی دینے جانے والے قبرستان میں کن چیزوں پر عمل کریں؟ ۳۱۴
قبر پر غلطی سے پاؤں پڑنے کی تلافی کس طرح ہو؟ ۳۱۵
قبروں کو روندنے کے بجائے دُور ہی سے فاتحہ پڑھ دے ۳۱۵
قبروں پر چلنا اور ان سے تکیہ لگانا جائز نہیں ۳۱۵
قبر کو جانوروں سے بچانے کے لئے غلاف چڑھانا ۳۱۶
میّت کو بطور امانت دفن کرنا جائز نہیں ۳۱۶
میّت کو آبائی جگہ لے جانا شرعاً کیسا ہے؟ ۳۱۷
قبر کے اَطراف میں گناہوں کی وجہ سے میّت کو دُوسری جگہ منتقل کرنا ۳۱۷
میّت کو دُوسری جگہ منتقل کرنے کے لئے تابوت استعمال کرنا ۳۱۸
فوت شدہ بچے، شفاعت کا ذریعہ ۳۱۸
کیا میّت پر رونا اُس کے لئے تکلیف کا باعث بنتا ہے؟ ۳۱۹
میّت کا سوگ کتنے دِن منانا چاہئے؟ ۳۱۹
میّت والوں کے سوگ کی مدّت اور کھانا کھلانے کی رسم ۳۲۰
میّت کے گھر والوں کو ایک دن ایک رات کا کھانا دینا مستحب ہے ۳۲۰
میّت کے گھر چولہا جلانے کی ممانعت نہیں ۳۲۰
میّت کے گھر کا کھانا ۳۲۱
اہلِ میّت کا گھر میں کھانا ۳۲۲
ایصالِ ثواب کے کھانے سے خود کھانے کا حکم ۳۲۲
ضیافت، ایصالِ ثواب اور مکارمِ اخلاق کا فرق ۳۲۳
صدقہ نہیں صلۂ رحمی ہے ۳۲۴
کیا یہ صدقہ میں شمار نہیں ہوگا؟ ۳۲۴
تعزیت میّت کے گھر جا کر کریں اور فاتحہ ایصالِ ثواب اپنے گھر پر ۳۲۵
تعزیت کب تک کر سکتے ہیں؟ ۳۲۶
میّت پر رشتہ دار کی طرف سے کفن ڈالنا ۳۲۶
بیوہ کو تیجے پر نیا دوپٹہ اُڑھانا ۳۲۶

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

بزرگوں کو خانقاہ یا مدرسے میں دفن کرنا فقہاء کے نزدیک مکروہ ہے ۳۲۷

متفرق مسائل (میّت سے متعلق)

ہر مسلمان پر زندگی میں سات میتوں کو نہلانا فرض نہیں ۳۲۸
غیر مسلم کی موت کی خبر سن کر ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' پڑھنا ۳۲۸
میّت کے بعد اس کے بیٹے کو اِجتماعی پگڑی پہنانا ۳۲۸
والد کی تجہیز و تکفین پر رقم کس نے خرچ کی؟ معلوم نہ ہو تو اولاد پر گناہ نہیں ۳۲۹
مرحوم کا قرض ادا ہو، ورنہ وہ عذاب کا مستحق ہے ۳۲۹
مرحوم ترکہ نہ چھوڑے تو وارث اس کے قرض کے ادا کرنے کے ذمہ دار نہیں ۳۳۰
مردے کے مال اور قرض کا کیا کیا جائے؟ ۳۳۱
مرحوم کا اگر کسی نے قرض اُتارنا ہو تو شرعی وارثوں کو ادا کرے ۳۳۱
مرحوم کا قرض اگر کوئی معاف کردے تو جائز ہے ۳۳۲
مرحوم کی نماز، روزوں کی قضا کس طرح کی جائے؟ ۳۳۲
نانی کے مرنے کے بعد چالیسویں سے قبل نواسی کی شادی کرنا کیسا ہے؟ ۳۳۳
شہید کون ہے؟ ۳۳۳
کیا سزائے موت کا مجرم شہید ہے؟ ۳۳۳
پانی میں ڈوبنے والا اور علمِ دین حاصل کرنے کے دوران مرنے والا معنوی شہید ہوگا ۳۳۴
کیا محرّم میں مرنے والا شہید کہلائے گا؟ ۳۳۴
ڈیوٹی کی ادائیگی میں مسلمان مقتول شہید ہوگا ۳۳۴
غسل کے بعد میت کی ناک سے خون بہنے سے شہید نہیں شمار ہوگا ۳۳۵
اگر عورت اپنی آبرو بچانے کے لئے ماری جائے تو شہید ہوگی ۳۳۵
انسانی لاش کی چیر پھاڑ اور اس پر تجربات کرنا جائز نہیں ۳۳۵
پوسٹ مارٹم کی شرعی حیثیت ۳۳۵
لاش کی چیر پھاڑ کا شرعی حکم ۳۳۶
چھ ماہ کی حاملہ عورت کے مرنے پر بچے کو آپریشن کے ذریعے نکالنا ۳۳۷

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

آنکھوں کا عطیہ اور اعضاء کی پیوندکاری

آنکھوں کے عطیہ کی وصیت کرنا شرعاً کیسا ہے؟ ۳۳۸
آنکھوں کا عطیہ کیوں ناجائز ہے؟ جبکہ انسان قبر میں گل سڑ جاتا ہے ۳۴۰
خون کے عطیہ کا اِہتمام کرنا اور مریضوں کو دینا شرعاً کیسا ہے؟ ۳۴۲
انسانی اعضاء کی پیوندکاری اور خون کا مسئلہ ۳۴۲
انسانی اعضاء کی حرمت ۳۴۹

نمازِ جنازہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ جنازہ اور تدفین کس طرح ہوئی اور خلافت کیسے طے ہوئی؟ ۳۵۲
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ جنازہ کس نے پڑھائی تھی؟ ۳۵۳
بے نمازی کی نمازِ جنازہ ہو یا نہ ہو؟ ۳۵۴
نمازِ جنازہ کے وقت ساتھ شریک ہونے کی بجائے الگ کھڑے رہنا ۳۵۵
بے نمازی کی نمازِ جنازہ ۳۵۶
بے نمازی کی لاش کو گھسیٹنا جائز نہیں، نیز اس کی بھی نمازِ جنازہ جائز ہے ۳۵۶
غیر شادی شدہ کی نمازِ جنازہ جائز ہے ۳۵۷
نمازِ جنازہ کے جواز کے لئے ایمان شرط ہے نہ کہ شادی ۳۵۷
خودکشی کرنے والے کی نمازِ جنازہ معاشرے کے ممتاز لوگ نہ ادا کریں ۳۵۷
خودکشی والے کی نمازِ جنازہ ۳۵۸
غیر اللہ سے خیر اور شر کی توقع رکھنے والے کی نمازِ جنازہ ادا کر ۳۵۸
مقروض کی نماز میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شرکت اور ادائیگی قرض ۳۵۸
شہید کی نمازِ جنازہ کیوں؟ جبکہ شہید زندہ ہے ۳۵۹
باغی، ڈاکو اور ماں باپ کے قاتل کی نمازِ جنازہ نہیں ۳۵۹
مرتد اور غیر مسلم کی نمازِ جنازہ ۳۶۰
معلوم ہونے کے باوجود مرتد میت کو غسل دینے والے کا شرعی حکم ۳۶۰
قادیانی کی نمازِ جنازہ پڑھنا ۳۶۰
نمازِ جنازہ میں کافروں اور بے ایمانوں کی شرکت ۳۶۱

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

قادیانیوں کا جنازہ جائز نہیں ۳۶۱
قادیانی مردے کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا اور فاتحہ دُعا و اِستغفار کرنا حرام ہے ۳۷۰
قادیانی مردہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا ناجائز ہے ۳۷۰
نوزائیدہ بچے میں اگر زندگی کی کوئی علامت پائی گئی تو مرنے کے بعد اس کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی ۳۷۹
حاملہ عورت کا ایک ہی جنازہ ہوتا ہے ۳۷۹
اگر پانچ چھ ماہ میں پیدا شدہ بچہ کچھ دیر زندہ رہ کر مر جائے تو کیا اس کی نمازِ جنازہ ہوگی؟ ۳۸۰
نمازِ جنازہ مسجد کے اندر پڑھنا مکروہ ہے ۳۸۰
نومولود بچے کو دفنانے کے بعد معلوم ہوا کہ وہ پیدا ہونے کے وقت زندہ تھا تو اَب کیا کیا جائے؟ ۳۸۱
مسجد میں نمازِ جنازہ ادا کرنا ۳۸۱
نمازِ جنازہ مسجد میں اَدا کرنا ۳۸۱
نمازِ جنازہ کی جگہ فرض نماز ادا کرنا ۳۸۲
نمازِ جنازہ کے لئے حطیم میں کھڑے ہونا ۳۸۲
نمازِ جنازہ حرمین شریفین میں کیوں ہوتی ہے؟ ۳۸۳
بازار میں نمازِ جنازہ مکروہ ہے ۳۸۳
فجر و عصر کے بعد نمازِ جنازہ ۳۸۳
نمازِ جنازہ سنتوں کے بعد پڑھی جائے ۳۸۴
جوتے پہن کر نمازِ جنازہ ادا کرنی چاہئے یا اُتار کر؟ ۳۸۴
جوتے پہن کر نمازِ جنازہ کی ادائیگی ۳۸۴
عجلت میں نمازِ جنازہ تیمّم سے پڑھنا جائز ہے ۳۸۵
بغیر وضو کے نمازِ جنازہ ۳۸۵
نمازِ جنازہ کے لئے صرف بڑے بیٹے کی اجازت ضروری نہیں ۳۸۵
سیّد کی موجودگی میں نمازِ جنازہ دُوسرا شخص بھی پڑھا سکتا ہے ۳۸۶
نمازِ جنازہ پڑھانے کا حق دار کون ہے؟ ۳۸۶
نمازِ جنازہ پڑھانے کے کون لوگ حق دار ہیں؟ ۳۸۷
ولیٔ اَقرب کی اِجازت کے بغیر پڑھی گئی نمازِ جنازہ کا حکم ۳۸۷
جس کی نمازِ جنازہ غیر مسلم نے پڑھائی، اس پر دوبارہ نماز ہونی چاہئے ۳۸۷

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

نمازِ جنازہ کا طریقہ ۳۸۸
نمازِ جنازہ کی نیت کیا ہو؟ اور دُعا یاد نہ ہو تو کیا کرے؟ ۳۸۸
نمازِ جنازہ میں دُعائیں سنت ہیں ۳۸۹
بچوں اور بڑوں کی اگر ایک ہی نمازِ جنازہ پڑھیں تو بڑوں والی دُعا پڑھیں ۳۸۹
جنازہ مرد کا ہے یا عورت کا، نہ معلوم ہو تو بالغ والی دُعا پڑھیں ۳۸۹
مرد یا عورت کا معلوم نہ ہو تو نمازِ جنازہ کس طرح ادا کریں؟ ۳۸۹
نمازِ جنازہ اور عیدین کی نیت سنانا ۳۹۰
نمازِ جنازہ میں دُعا کی شرعی حیثیت ۳۹۰
نمازِ جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد تین تکبیریں بھی کہیں گے ۳۹۰
نمازِ جنازہ میں رُکوع وسجود نہیں ہے ۳۹۰
نمازِ جنازہ میں سورۂ فاتحہ اور دُوسری سورۃ پڑھنا کیسا ہے؟ ۳۹۱
نمازِ جنازہ کی ہر تکبیر میں سر آسمان کی طرف اُٹھانا ۳۹۱
نمازِ جنازہ کے دوران شامل ہونے والا نماز کس طرح پوری کرے؟ ۳۹۱
اگر نمازِ جنازہ میں مقتدی کی کچھ تکبیریں رہ جائیں تو کیا کرے؟ ۳۹۲
نمازِ جنازہ کے اختتام پر ہاتھ چھوڑنا ۳۹۲
نمازِ جنازہ کا وقت مقرر کرنا تاکہ لوگ زیادہ شریک ہوں ۳۹۲
نمازِ جنازہ کے بعد دُعا مانگنا ۳۹۲
نمازِ جنازہ کے بعد اور قبر پر ہاتھ اُٹھا کر دُعا کرنا ۳۹۳
میّت کی نمازِ جنازہ نہ پڑھی تو کیا کرے؟ ۳۹۳
جنازے کا ہلکا ہونا نیکوکاری کی علامت نہیں ۳۹۴
جنازے کے ساتھ ٹولیاں بنا کر بلند آواز سے کلمہ طیبہ یا کلمہ شہادت پڑھنا بدعت ہے ۳۹۴
میّت کے ساتھ چلتے ہوئے بلند آواز سے ”کلمۂ شہادت“ پڑھنا ۳۹۴
متعدّد بار نمازِ جنازہ کا جواز ۳۹۵
جنازے کی نماز ایک سے زائد مرتبہ پڑھنا ۳۹۵
غائبانہ نمازِ جنازہ کی شرعی حیثیت ۳۹۵
غائبانہ نمازِ جنازہ ۳۹۶

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

غائبانہ جنازہ امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک جائز نہیں ۳۹۶
نمازِ جنازہ میں عورتوں کی شرکت ۳۹۶
حضرت حذیفہ بن یمانؓ اور حضرت جابر بن عبداللہؓ کی میت کا واقعہ ۳۹۷
میت اُٹھانے والی چارپائی غیر مسلم کو دینا ۳۹۷
کیا نمازِ جنازہ کی آخری صف میں نماز کا زیادہ ثواب ملتا ہے؟ ۳۹۷
کیا نمازِ جنازہ میں صفوں کی تعداد طاق ہونا ضروری ہے؟ ۳۹۸
نمازِ جنازہ اور مکروہ وقت ۳۹۸
نمازِ جنازہ پڑھانے والے کو پیسے دینا ۳۹۸
مزار پر احتراماً سجدہ کرنا ۳۹۸
قبرستان جانا کیسا ہے، جبکہ ایصالِ ثواب گھر سے بھی ہوسکتا ہے؟ ۳۹۹
بزرگ کے مزار پر مراقبہ کرنا ۳۹۹
قبر کے سرہانے کھڑے ہوکر کچھ پڑھنے کی شرعی حیثیت ۳۹۹
قبرستان کے قریب بلند آواز سے گانے بجانا ۴۰۰
قبر پر چھڑکاؤ کرنا اور سبز ٹہنی گاڑنا ۴۰۰
قبر کی تختی پر قرآنی آیات کندہ کروانا ۴۰۰

قبروں کی زیارت

قبرستان پر کتنی دُور سے سلام کہہ سکتے ہیں؟ ۴۰۱
قبرستان کس دن اور کس وقت جانا چاہئے؟ ۴۰۱
پختہ مزارات کیوں بنے؟ ۴۰۲
مزارات پر جانا جائز ہے، لیکن وہاں شرک و بدعت نہ کرے ۴۰۲
بزرگوں کے مزارات پر منّت ماننا حرام ہے ۴۰۲
مزارات پر پیسے دینا کب جائز ہے اور کب حرام ہے؟ ۴۰۳
مزارات کی جمع کردہ رقم کو کہاں خرچ کرنا چاہئے؟ ۴۰۳
اولیاء اللہ کی قبروں پر بکرے وغیرہ دینا حرام ہے ۴۰۳
مردہ، قبر پر جانے والے کو پہچانتا ہے اور اس کے سلام کا جواب دیتا ہے ۴۰۴

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

قبر پر ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگنا ۴۰۴
قبرستان میں فاتحہ اور دُعا کا طریقہ ۴۰۴
قبرستان میں پڑھنے کی مسنون دُعائیں ۴۰۵
قبرستان میں قرآنِ کریم کی تلاوت آہستہ جائز ہے، آواز سے مکروہ ہے ۴۰۵
قبرستان میں عورتوں کا جانا صحیح نہیں ۴۰۵
خواتین کا قبرستان جانا گناہ ہے ۴۰۶
کیا عورتوں کا مزارات پر جانا جائز ہے؟ ۴۰۷
عورتوں اور بچوں کا قبرستان جانا، بزرگ کے نام کی منت ماننا ۴۰۸
قبرستان وقف ہوتا ہے، اس میں ذاتی تصرفات جائز نہیں ۴۰۹
قبرستان کب تک قبرستان رہتا ہے؟ ۴۰۹
کسی کی مملوکہ زمین میں قبر بنانا ۴۱۰
خواب کی بنا پر کسی کی زمین میں بنائے گئے مزار کا کیا کریں؟ ۴۱۰

ایصالِ ثواب

ایصالِ ثواب کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شروع کیا جائے ۴۱۱
حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نوافل سے ایصالِ ثواب کرنا ۴۱۱
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایصالِ ثواب، اِشکال کا جواب ۴۱۱
اِیصالِ ثواب کی شرعی حیثیت ۴۱۶
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود وسلام کا طریقہ نیز اِیصالِ ثواب کے لئے فاتحہ پڑھنا ۴۱۶
ایصالِ ثواب کا مرحوم کو بھی پتا چلتا ہے اور اس کو بطور تحفے کے ملتا ہے ۴۱۸
مسلمان خواہ کتنا ہی گناہگار ہو، اس کو خیرات کا نفع پہنچتا ہے ۴۱۸
لاپتا شخص کے لئے ایصالِ ثواب جائز ہے ۴۱۹
مرحومین کے لئے ایصالِ ثواب کا طریقہ ۴۱۹
کیا ایصالِ ثواب کرنے کے بعد اس کے پاس کچھ باقی رہتا ہے؟ ۴۲۲
ایصالِ ثواب ثابت ہے اور کرنے والے کو بھی ثواب ملتا ہے ۴۲۲
فرض نماز کا ثواب کسی کو دے سکتے ہیں؟ ۴۲۳

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

نفلی اعمال کا ثواب ۴۲۴
پوری اُمت کو ایصالِ ثواب کا طریقہ ۴۲۴
ایصالِ ثواب کرنے کا طریقہ، نیز دُرود شریف لینے لیٹے بھی پڑھنا جائز ہے ۴۲۵
زندوں کو بھی ایصالِ ثواب کرنا جائز ہے ۴۲۵
تدفین سے پہلے ایصالِ ثواب دُرست ہے ۴۲۵
ایصالِ ثواب کے لئے کسی خاص چیز کا صدقہ ضروری نہیں ۴۲۶
دُنیا کو دکھانے کے لئے برادری کو کھانا کھلانے سے میت کو ثواب نہیں ملتا ۴۲۶
قربانی کے ذریعے ایصالِ ثواب ۴۲۷
ایصالِ ثواب کے لئے نشست کرنا اور کھانا کھلانا ۴۲۷
کیا جب تک کھانا نہ کھلایا جائے مردے کا منہ کھلا رہتا ہے؟ ۴۲۷
ختم دینا بدعت ہے، لیکن فقراء کو کھانا کھلانا کارِ ثواب ہے ۴۲۸
تلاوتِ قرآن سے ایصالِ ثواب کرنا ۴۲۸
میت کو قرآن خوانی کا ثواب پہنچانے کا صحیح طریقہ ۴۲۹
قرآن خوانی کے دوران غلط اُمور اور ان کا وبال ۴۳۰
کسی کے مرنے پر رشتہ داروں کا قرآن خوانی کرنا ۴۳۰
عباوات کا ایصالِ ثواب ۴۳۱
قرآن خوانی میں بغیر پڑھے پاروں ں کو پڑھے ہوئے پاروں میں رکھنے کا کفارہ ۴۳۲
تیجا، دسواں اور قرآن خوانی میں شرکت کرنا ۴۳۲
میت کو قبر تک لے جانے کا اور ایصالِ ثواب کا صحیح طریقہ ۴۳۲
نیا پڑھا ہو یا پہلے کا پڑھا ہو، سب کا ثواب پہنچا سکتے ہیں ۴۳۳
پہلے کے پڑھے ہوئے کا ایصالِ ثواب کرنا ۴۳۴
خود ثواب حاصل کرنے کے لئے صدقۂ جاریہ کی مثالیں ۴۳۴
متوفی کے لئے تعزیت کے جلسے کرنا صحیح مقاصد کے تحت جائز ہے ۴۳۴
عذابِ قبر میں کمی اور نزع کی آسانی کے لئے وظیفہ ۴۳۵
قبرستان میں ایصالِ ثواب کے لئے کن کن باتوں کا خیال رکھنا چاہئے؟ ۴۳۵
والدہ کی قبر معلوم نہ ہو تو دُعائے مغفرت کیسے کروں؟ ۴۳۵

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کنواں یا سڑک کا ایصالِ ثواب؟ ۴۳۶
عورت بھی ایصالِ ثواب کرسکتی ہے ۴۳۶
مرحومین کی قبر پر ایصالِ ثواب کے لئے قرآن خوانی ۴۳۶
ایصالِ ثواب کی مجلس میں قادیانی اور غیر مسلم کا شریک ہونا، نیز کیا ان کا ایصالِ ثواب دُرست ہے؟ ۴۳۷

قرآنِ کریم کی عظمت اور اس کی تلاوت

چھوٹے بچوں کی تعلیم کے لئے پارہ عمّ کی ترتیب بدلنا جائز ہے ۴۳۸
قرآن مجید میں نسخ کا علی الاطلاق انکار کرنا گمراہی ہے ۴۳۸
قرآنِ کریم کی سب سے لمبی آیت سورۂ بقرہ کی آیت: ۲۸۲ ہے ۴۳۸
دُعا میں قرآنی الفاظ کو تبدیل کرنا ۴۳۹
لوحِ محفوظ سے کیا مراد ہے؟ ۴۳۹
قرآنِ کریم مجہول پڑھنا دُرست نہیں ہے ۴۳۹
جامع القرآن کون تھے؟ ۴۴۰
تلاوتِ قرآن کے دوران باتیں کرنا ۴۴۰
قرآن پاک پڑھنے کا طریقہ ۴۴۰
قرآن مجید پڑھنا فرض ہے یا سنت؟ ۴۴۱
کیا قرآن پر اِعراب لگانے سے اُس میں ترمیم ہوگئی ہے؟ ۴۴۱
قرآن مجید کی سات منزلیں کس طرح پڑھنی چاہئیں؟ ۴۴۱
قرآن مجید کو بوسہ دینا ۴۴۱
قرآن مجید کو چومنا جائز ہے ۴۴۲
قرآنی حروف والی انگوٹھی پہن کر بیت الخلاء نہ جائیں ۴۴۲
تختۂ سیاہ پر چاک سے تحریر کردہ قرآنی آیات کو کس طرح مٹائیں؟ ۴۴۲
بوسیدہ مقدس اوراق کو کیا کیا جائے؟ ۴۴۳
اخبارات وجرائد میں قابلِ احترام شائع شدہ اوراق کو کیا کیا جائے؟ ۴۴۳
قرآنی آیات کی اخبارات میں اشاعت بے ادبی ہے ۴۴۴
ترجمۂ قرآن کو اَخبارات وغیرہ میں چھاپنا ۴۴۵

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

قرآن مجید کو الماری کے اُوپری حصے میں رکھیں ۴۴۵
قرآن مجید کو نچلی منزل میں رکھنا جائز ہے ۴۴۶
قرآن مجید پر کاپی رکھ کر لکھنا سخت بے ادبی ہے ۴۴۶
قرآن پاک کے بارے میں گستاخانہ خیالات آنے کا شرعی حکم ۴۴۶
ٹی وی کی طرف پاؤں کرنا جبکہ اس پر قرآنِ کریم کی آیات آرہی ہوں ۴۴۶
دِل میں پڑھنے سے تلاوتِ قرآن نہیں ہوتی، زبان سے قرآن کے الفاظ کا ادا کرنا ضروری ہے ۴۴۷
بغیر زبان ہلائے تلاوت کا ثواب نہیں، البتہ دیکھنے اور تصوّر کرنے کا ثواب ملے گا ۴۴۷
کیا نمازِ عشاء میں پڑھی جانے والی سورتوں کی فضیلت حاصل ہو جائے گی؟ ۴۴۸
سورۂ تبارک الذی، سورۂ یٰسین آواز سے پڑھنا ۴۴۸
تلاوت کے لئے ہر وقت صحیح ہے ۴۴۸
طلوعِ آفتاب کے وقت تلاوت جائز ہے ۴۴۸
زوال کے وقت تلاوتِ قرآن اور ذکر و اذکار جائز ہیں ۴۴۸
عصر تا مغرب تلاوت، تسبیح کے لئے بہترین وقت ہے ۴۴۹
تلاوتِ قرآن کا افضل ترین وقت ۴۴۹
قرآنی آیات والی کتاب کو بغیر وضو ہاتھ لگانا ۴۵۰
بغیر وضو قرآن مجید پڑھنا جائز ہے، چھونا نہیں ۴۵۰
اُستاذ کے ڈر سے ناپاکی کے باوجود قرآن پڑھنے کا کفارہ ۴۵۰
قرآن مجید کو بغیر وضو چھونا دُرست نہیں ۴۵۱
ناپاکی کی حالت میں قرآن ہاتھ میں لینے کا کفارہ ۴۵۱
نابالغ بچے قرآنِ کریم کو بلا وضو چھو سکتے ہیں ۴۵۱
قرآن مجید اگر پہلے نہیں پڑھا تو اَب بھی پڑھ سکتے ہیں ۴۵۲
دِل لگے یا نہ لگے قرآن شریف پڑھتے رہنا چاہئے ۴۵۲
قرآن مجید کو فقط غلاف میں رکھ کر مدتوں نہ پڑھنا موجبِ وبال ہے ۴۵۲
قرآن مجید کی تلاوت نہ کرنے والا، عظیم الشان نعمت سے محروم ہے ۴۵۳
سگریٹ پیتے ہوئے قرآنِ کریم کا مطالعہ یا ترجمہ پڑھنا خلافِ ادب ہے ۴۵۳
سوتے وقت لیٹ کر آیت الکرسی پڑھنے میں بے ادبی نہیں ۴۵۳

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

تلاوت کرنے والے کو نہ کوئی سلام کرے، نہ وہ جواب دے ۴۵۳
ہر تلاوت کرنے والے کے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ کہاں ٹھہرے؟ کہاں نہیں؟ ۴۵۳
مسجد میں تلاوتِ قرآن کے آداب ۴۵۴
اگر کوئی شخص قرآن پڑھ رہا ہو تو کیا اس کا سننا واجب ہے؟ ۴۵۴
سورۃ التوبہ میں کب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے اور کب نہیں؟ ۴۵۴
قرآن شریف کی ہر سطر پر اُنگلی رکھ کر ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' پڑھنا ۴۵۵
قرآنِ کریم اُنگلی رکھ کر پڑھیں یا بغیر اُنگلی رکھے؟ ۴۵۵
بغیر سمجھے قرآنِ پاک سننا بہتر ہے یا اُردو ترجمہ پڑھنا؟ ۴۵۵
اُردو میں تلاوت کرنا ۴۵۷
اُردو ترجمے پر قرآن مجید کا ثواب ۴۵۸
قرآن مجید پڑھنے کا ثواب فقط ترجمہ پڑھنے سے نہیں ملے گا ۴۵۸
قرآن مجید کے الفاظ کو بغیر معنی سمجھے ہوئے پڑھنا بھی عظیم مقصد ہے ۴۵۸
معنی سمجھے بغیر قرآن پاک کی تلاوت بھی مستقل عبادت ہے ۴۵۹
قرآن مجید سمجھ کر پڑھے یا بے سمجھے، صحیح ہے، لیکن نیا مطلب گھڑنا غلط ہے ۴۶۰
قرآن مجید کا ترجمہ پڑھ کر عالم سے تصدیق کرنا ضروری ہے ۴۶۱
ترجمہ پڑھنے سے کیوں روکا جاتا ہے جبکہ قرآن پر کسی کی اِجارہ داری نہیں؟ ۴۶۱
امریکا کی مسلم برادری کے تلاوتِ قرآن مجید پر اشکالات کا جواب ۴۶۳
''تفہیم القرآن''، تفسیر کا مطالعہ کرنا ۴۷۵
ڈپٹی نذیر احمد کا ترجمہ پڑھنا کیسا ہے؟ ۴۷۶
''تدبر القرآن'' کا مطالعہ کرنا کیسا ہے؟ ۴۷۶
چلتے پھرتے قرآن کی تلاوت اور دُرود شریف پڑھنا اچھا ہے ۴۷۶
تلاوت کے دوران لفظ ''رسول اللہ'' آنے پر کیا پڑھیں؟ ۴۷۶
ختمِ قرآن کی دعوت بدعت نہیں ۴۷۷
ختمِ قرآن میں شیرینی کا تقسیم کرنا ۴۷۷
ختمِ قرآن پر دعوت کرنا جائز ہے اور تحفتاً کچھ دینا بھی جائز ہے ۴۷۷
ایک دن میں قرآن ختم کرنا ۴۷۸

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

رمضان میں قرآن تیز پڑھنا کیسا ہے؟ ۴۷۸
شبینہ قرآن جائز ہے یا ناجائز؟ ۴۷۹
۲۷ویں شب رمضان کو شبینہ اور لائٹنگ کرنا کیسا ہے؟ ۴۷۹
ریڈیو کے دینی پروگرام چھوڑ کر گانے سننا ۴۷۹
ٹیپ ریکارڈر سے گانا سننے کا گناہ ملتا ہے، تو تلاوت سننے کا ثواب کیوں نہیں ملتا؟ ۴۸۰
ٹیپ ریکارڈر کی تلاوت کا ثواب ہوتا ہے ۴۸۰
کیسٹ پر تلاوت کا ثواب نہیں ملتا تو پھر گانا سننے کا گناہ کیوں ملتا ہے؟ ۴۸۰
کیسٹ کی آواز سے سجدہ ۴۸۱
ٹیپ ریکارڈر سے تلاوت سننا خلافِ ادب ہے؟ ۴۸۱
تلاوتِ کلامِ پاک اور گانے ریڈیو یا کیسٹ سے سننا ۴۸۲
کیا ٹیپ ریکارڈ پر تلاوت ناجائز ہے؟ ۴۸۲
ٹیپ ریکارڈ پر صحیح تلاوت و ترجمہ سننا موجبِ برکت ہے ۴۸۲
تلاوت کی کیسٹ سننی کافی ہے یا خود بھی تلاوت کرنی چاہئے؟ ۴۸۲
ٹیپ ریکارڈ کی تلاوت کا ثواب نہیں، تو پھر گانوں کا گناہ کیوں؟ ۴۸۳
پی آئی اے کو فلائٹ میں بجائے موسیقی کے تلاوت سنانی چاہئے ۴۸۶
قرآن کی تعلیم پر اُجرت ۴۸۶
مرد اُستاذ کا عورتوں کو قرآن مجید پڑھانے کی عملی تربیت دینا ۴۸۷
نامحرم حافظ سے قرآنِ کریم کس طرح پڑھے؟ ۴۸۷
قریب البلوغ لڑکی کو بغیر پردے کے پڑھانا دُرست نہیں ۴۸۸
بُری جگہ پر قرآن خوانی کا ہر شریک گناہگار اور معاوضہ والی قرآن خوانی کا ثواب نہیں ۴۸۸
ناجائز کاروبار کے لئے آیاتِ قرآنی آویزاں کرنا ناجائز ہے ۴۸۸
سینما میں قرآن خوانی اور سیرتِ پاک کا جلسہ کرنا خدا اور اس کے رسول سے مذاق ہے ۴۸۹
میوزک اور تلاوتِ قرآن پاک ۴۸۹
گناہ کا کام تلاوتِ قرآن سے شروع کرنا ۴۸۹
دفتری اوقات میں قرآن مجید کی تلاوت اور نوافل کا ادا کرنا ۴۹۰
قرآن یاد کر کے بھول جانا بڑا گناہ ہے ۴۹۰

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

قرآن مجید حفظ کروانا چاہئے ۴۹۰
یاد کر کے باوجود کوشش کے بھول جائے تو گناہ نہیں ۴۹۱
حرم میں قرآنِ کریم کی تلاوت، باوجود پیٹھ ہونے کے کرنا ۴۹۱
قرآن مجید ہاتھ سے گر جائے تو کیا کرے؟ ۴۹۱
قبر میں قرآن رکھنا بے ادبی ہے ۴۹۱
تلاوت کی کثرت مبارک ہے اور سورتوں کے مؤکل ہونے کا عقیدہ غلط ہے ۴۹۱
گجراتی رسم الخط میں قرآنِ کریم کی طباعت جائز نہیں ۴۹۲
مونوگرام میں قرآنی آیات لکھنا جائز نہیں ۴۹۳
قرآن شریف کی خطاطی میں تصویر بنانا حرام ہے ۴۹۳
قرآنی آیات کی کتابت میں مبہم آرٹ بھرنا صحیح نہیں ۴۹۳
مسجد کے قرآن مجید گھر لے جانا دُرست نہیں ۴۹۴
مسجد سے قرآن گھر لے جانے کا حکم ۴۹۴
گٹر کے ڈھکن کے نیچے اخبار لگانا ۴۹۵
حاجیوں کے چھوڑے ہوئے قرآنِ کریم رکھنا چاہیں تو ان کی قیمت کا صدقہ کر دینا چاہئے ۴۹۵

روزہ رکھنے کے فضائل

آدابِ رمضان ۴۹۶
رمضان المبارک کی افضل ترین عبادت ۵۱۱
رمضان المبارک کی مسنون عبادات ۵۱۱
رمضان المبارک میں سرکش شیاطین کا قید ہونا ۵۱۱

رُوَیتِ ہلال

خود چاند دیکھ کر روزہ رکھیں، عید کریں یا رُوَیتِ ہلال کمیٹی پر اعتماد کریں ۵۱۲
رُوَیتِ ہلال کمیٹی کا فیصلہ ۵۱۲
رُوَیتِ ہلال کا مسئلہ ۵۱۳
چاند کی رُوَیت میں مطلع کا فرق ۵۱۳
رُوَیتِ ہلال کمیٹی کا دیر سے چاند کا اعلان کرنا ۵۱۶

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

قمری مہینے کے تعین میں رُوٴیت شرط ہے ۵۱۷
کیا رُوٴیتِ ہلال کمیٹی چاند کا صحیح فیصلہ نہیں کرتی؟ ۵۱۷
کیا رُوٴیتِ ہلال میں فلکیات پر اعتماد کیا جاسکتا ہے؟ ۵۱۸
انگلستان میں نمازِ عید ۵۴۲
جن کے نزدیک شرعی شہادت سے چاند ثابت ہوگیا تھا اُنہیں ایک روزے کی قضا کرنی چاہئے ۵۴۳

روزے کی نیت

روزے کی نیت کب کرے؟ ۵۴۴
نصف النہار شرعی سے پہلے روزے کی نیت کرنا چاہئے ۵۴۴
روزہ رکھنے اور اِفطار کرنے کی دُعائیں ۵۴۵
اِفطار کی کون سی دُعا حدیث سے ثابت ہے؟ ۵۴۶
روزے کی نیت کس وقت کریں؟ ۵۴۶
رات سے روزے کی نیت کرنے سے کیا مراد ہے؟ ۵۴۷
نفل روزے کی نیت ۵۴۷
سحری کھائے بغیر روزے کی نیت دُرست ہے ۵۴۷
قضا روزے کی نیت ۵۴۸
رمضان کا روزہ رکھ کر توڑ دیا تو قضا اور کفارہ لازم ہوں گے ۵۴۸

سحری اور اِفطار

سحری کھانا مستحب ہے، اگر نہ کھائی تب بھی روزہ ہوجائے گا ۵۵۰
سحری میں دیر اور اِفطاری میں جلدی کرنی چاہئے ۵۵۰
صبحِ صادق کے بعد کھا پی لیا تو روزہ نہیں ہوگا ۵۵۱
سحری کے وقت نہ اُٹھ سکے تو کیا کرے؟ ۵۵۱
سونے سے پہلے روزے کی نیت کی اور صبحِ صادق کے بعد آنکھ کھلی تو روزہ شروع ہوگیا، اب اس کو توڑنے کا اختیار نہیں ۵۵۲
رات کو روزے کی نیت کرنے والا سحری نہ کھا سکا تو بھی روزہ ہوجائے گا ۵۵۲
کیا نفل روزہ رکھنے والے اَذان تک سحری کھا سکتے ہیں؟ ۵۵۲
اَذان کے وقت سحری کھانا پینا ۵۵۳

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

سحری کا وقت سائرن پر ختم ہوتا ہے یا اَذان پر ۵۵۳
سائرن بجتے وقت پانی پینا ۵۵۳
سحری کا وقت ختم ہونے کے دس منٹ بعد کھانے پینے سے روزہ نہیں ہوگا ۵۵۴
روزہ کھولنے کے لئے نیت شرط نہیں ۵۵۴
روزہ دار کی سحری و اِفطار میں اسی جگہ کے وقت کا اعتبار ہوگا جہاں وہ ہے ۵۵۴
ریڈیو کی اَذان پر روزہ اِفطار کرنا دُرست ہے ۵۵۵
مسجد میں سائرن بجانا نیز اس سے روزہ اِفطار کرنا ۵۵۵
کیا روزہ نماز پڑھ کر اِفطار کیا جاتا ہے؟ ۵۵۵
ہوائی جہاز میں اِفطار کس وقت کے لحاظ سے کیا جائے؟ ۵۵۶
ہوائی جہاز کے عملے کے لئے سحری و اِفطاری کے اَحکام ۵۵۶

کن وجوہات سے روزہ توڑ دینا جائز ہے؟ کن سے نہیں؟

بیماری بڑھ جانے یا اپنی یا بچے کی ہلاکت کا خدشہ ہو تو روزہ توڑنا جائز ہے ۵۶۰
بیماری کی وجہ سے اگر روزے نہ رکھ سکے تو قضا کرے ۵۶۰
روزہ بیماری کی وجہ سے مجبوراً توڑ دیا تو صرف قضا ہے کفارہ نہیں ۵۶۱
بیہوشی کی کیفیت میں کسی نے پانی پلا دیا تو کفارہ نہیں صرف قضا ہے ۵۶۱

کن وجوہات سے روزہ نہ رکھنا جائز ہے؟

کن وجوہات سے روزہ نہ رکھنا جائز ہے؟ ۵۶۲
کام کی وجہ سے روزہ چھوڑنے کی اجازت نہیں ۵۶۳
سخت کام کی وجہ سے روزہ چھوڑنا ۵۶۳
امتحان کی وجہ سے روزے چھوڑنا اور دُوسرے سے رکھوانا ۵۶۴
امتحان اور کمزوری کی وجہ سے روزہ قضا کرنا گناہ ہے ۵۶۴
کیا اِمتحان کی وجہ سے روزہ چھوڑ سکتے ہیں؟ ۵۶۵
سفر یا بیماری میں روزہ چھوڑنا ۵۶۶
نماز اور قرآن نہ پڑھنی والی عورت کا فرض روزے رکھنا کیسا ہے؟ ۵۶۶
حاملہ عورتیں اپنے بچے کے نقصان کے خوف سے روزہ چھوڑ سکتی ہیں ۵۶۶

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

اگر روزہ رکھنے سے دُودھ کم آئے یا بند ہونے کا خوف ہو تو کیا روزہ چھوڑ سکتی ہے؟ ۵۶۷
دُودھ پلانے والی عورت کا روزہ کا قضا کرنا ۵۶۷
سخت بیماری کی وجہ سے فوت شدہ روزوں کی قضا اور فدیہ ۵۶۷
پیشاب کی بیماری روزے میں رُکاوٹ نہیں ۵۶۸
مرض کے عود کر آنے کے خوف سے روزے کا فدیہ دینے کا حکم ۵۶۸

رمضان میں (عورتوں کے) مخصوص ایام کے مسائل

مجبوری کے ایام میں عورت کو روزہ رکھنا جائز نہیں ۵۷۰
دوائی کھا کر ایام روکنے والی عورت کا روزہ رکھنا ۵۷۰
روزے کے دوران اگر ''ایام'' شروع ہو جائیں تو روزہ ختم ہو جاتا ہے ۵۷۰
غیر رمضان میں روزوں کی قضا ہے، تراویح کی نہیں ۵۷۱
چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا چاہے مسلسل رکھیں، چاہے وقفے وقفے سے ۵۷۱
تمام عمر میں بھی قضا روزے پورے نہ ہوں تو اپنے مال میں سے فدیہ کی وصیت کرے ۵۷۱
اگر ''ایام'' میں کوئی روزے کا پوچھے تو کس طرح ٹالیں؟ ۵۷۲
عورت کے کفارے کے روزوں کے دوران ''ایام'' کا آنا ۵۷۲

کن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا مکروہ ہو جاتا ہے؟

بھول کر کھانے والا اور قے کرنے والا اگر قصداً کھا پی لے تو صرف قضا ہوگی ۵۷۳
اگر غلطی سے اِفطار کر لیا تو صرف قضا واجب ہے کفارہ نہیں ۵۷۳
اگر خون حلق میں چلا گیا تو روزہ ٹوٹ گیا ۵۷۴
روزے میں مخصوص جگہ میں دوا رکھنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے ۵۷۴
نہاتے وقت منہ میں پانی چلے جانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے ۵۷۴
اگر روزے میں بھول کر کھا پی لیا تو روزہ نہیں ٹوٹا ۵۷۵
روزے میں فرض غسل کرتے ہوئے ناف یا کان میں پانی ڈالنا ۵۷۵
روزے میں غرغرہ کرنا اور ناک میں اُوپر تک پانی چڑھانا ممنوع ہے ۵۷۵
روزے کی حالت میں سگریٹ یا حقہ پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے ۵۷۶
اگر ایسی چیز نگل لی جائے جو غذا یا دوا نہ ہو تو صرف قضا واجب ہوگی ۵۷۶

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

سحری ختم ہونے سے پہلے کوئی چیز منہ میں رکھ کر سو گیا تو روزے کا حکم ۵۷۶
چنے کے دانے کی مقدار دانتوں میں پھنسے ہوئے گوشت کے ریشے نگلنے سے روزہ ٹوٹ گیا ۵۷۶
روزے کی حالت میں پانی میں بیٹھنا یا تازہ مسواک کرنا ۵۷۷
کسی عورت کو دیکھنے یا بوسہ دینے سے اِنزال ہو جائے تو روزے کا حکم ۵۷۷
روزہ دار اگر اِستمناء بالید کرے تو کیا کفارہ ہوگا؟ ۵۷۷

کن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا؟

انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا ۵۷۸
روزہ دار نے زبان سے چیز چکھ کر تھوک دی تو روزہ نہیں ٹوٹا ۵۷۸
منہ سے نکلا ہوا خون مگر تھوک سے کم، نگل لیا تو روزہ نہیں ٹوٹا ۵۷۸
روزے میں تھوک نگل سکتے ہیں ۵۷۹
بلغم پیٹ میں چلا جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا ۵۷۹
بلا قصد حلق کے اندر مکھی، دُھواں، گرد و غبار چلا گیا تو روزہ نہیں ٹوٹا ۵۷۹
ناک اور کان میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے ۵۷۹
روزے کی حالت میں کان میں دوائی ڈالنے سے قضا لازم ہے ۵۸۰
روزے کی حالت میں آنکھ کھول کر وضو کرنا ۵۸۰
آنکھ میں دوا ڈالنے سے روزہ کیوں نہیں ٹوٹتا؟ ۵۸۰
روزے میں بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ۵۸۰
روزہ دار بھول کر ہم بستری کر لے تو روزے کا کیا حکم ہے؟ ۵۸۱
بازو اور رگ والے انجکشن کا حکم ۵۸۱
روزے کے دوران انجکشن لگوانا اور سانس سے دوا چڑھانا ۵۸۱
روزہ دار کو گلوکوز چڑھانا یا انجکشن لگوانا ۵۸۲
خود سے قے آنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ۵۸۲
نماز اور روزے میں قے کا آنا ۵۸۳
خون دینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ۵۸۳
خون نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ۵۸۴

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

روزے میں دانت سے خون نکلنے کا حکم ۵۸۴
دانتوں سے اگر خون آتا ہو تو کیا پھر بھی روزہ رکھے؟ ۵۸۴
دانت نکالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ۵۸۴
سرمہ لگانے اور آئینہ دیکھنے سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا ۵۸۵
روزے کی حالت میں ناخن تراشنا ۵۸۵
سر یا پورے جسم پر تیل لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ۵۸۵
سوتے میں غسل کی ضرورت پیش آنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ۵۸۵
روزہ دار دن میں غسل کی ضرورت کس طرح پوری کرے؟ ۵۸۵
روزے کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ استعمال کرنا ۵۸۶
بچے کو پیار کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ۵۸۶
روزے میں کھارے پانی سے وضو ۵۸۶
روزے میں کڑوے پانی کا اِستعمال ۵۸۶
روزے میں وضو کرتے وقت احتیاط کریں، وہم نہ کریں ۵۸۶
زہریلی چیز کے ڈس لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ۵۸۷
مرگی کے دورے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ۵۸۷
روزہ دار ملازم اگر اپنے افسر کو پانی پلائے تو اس کے روزے کا حکم ۵۸۷
رمضان میں روزہ نہ رکھنے والے افسر کے لئے پانی وغیرہ لانا ۵۸۸
روزے والی عورت دِن کو کسی کو کھانا پکا کر دے سکتی ہے؟ ۵۸۸
روزے، نمازیں قضا کرنے والے کے کیا آئندہ کے روزے قضا ہوں گے؟ ۵۸۸
کیا رمضان میں کئے گئے خرچ کا حساب نہیں ہوتا؟ ۵۸۹

قضا روزوں کا بیان

بلوغت کے بعد اگر روزے چھوٹ جائیں تو کیا کیا جائے؟ ۵۹۰
کئی سالوں کے قضا روزے کس طرح رکھیں؟ ۵۹۰
قضا روزے ذمہ ہوں تو کیا نفل روزے رکھ سکتا ہے؟ ۵۹۰
کیا قضا روزے مشہور نفل روزوں کے دن رکھ سکتے ہیں؟ ۵۹۱

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

روزے چھوڑ دیئے تو قضا کرے ورنہ مرتے وقت فدیے کی وصیت کرے ۵۹۱
''ایام'' کے روزوں کی قضا ہے، نمازوں کی نہیں ۵۹۱
''ایام'' کے روزوں کی صرف قضا ہے، کفارہ نہیں ۵۹۲
''نفاس'' سے فراغت کے بعد قضا روزے رکھے ۵۹۲
نفل روزہ توڑنے کی قضا ہے، کفارہ نہیں ۵۹۲
نفلی روزہ اگر عذر کے بغیر توڑ دے تو کیا اس کا گناہ ہے؟ ۵۹۳
تندرست آدمی قضا روزوں کا فدیہ نہیں دے سکتا ۵۹۳
دُوسرے کی طرف سے نماز روزے کی قضا نہیں ہوسکتی ۵۹۴
غروب سے پہلے اگر غلطی سے روزہ اِفطار کرلیا تو صرف قضا لازم ہے ۵۹۴
غلطی سے وقت سے پہلے روزہ کھلوانے والے پر قضا ہے، کفارہ نہیں ۵۹۵
دمہ کی دوائی روزے کی حالت میں اِستعمال کرنے سے روزہ جاتا ہے، قضا لازم ہے ۵۹۵
بچپن کے توڑے ہوئے روزے کی قضا نہیں، نیز جب تک دو ماہ کے روزے رکھنے کی طاقت ہے، فدیہ دینا جائز نہیں ۵۹۶

قضا روزوں کا فدیہ

کمزور یا بیمار آدمی روزے کا فدیہ دے سکتا ہے ۵۹۷
نہایت بیمار عورت کے روزوں کا فدیہ دینا جائز ہے ۵۹۷
کوئی اگر قضا کی طاقت بھی نہ رکھے تو کیا کرے؟ ۵۹۸
اگر کسی کو اُلٹیاں آتی ہوں تو روزوں کا کیا کرے؟ ۵۹۸
روزے کا فدیہ کتنا اور کس کو دیا جائے؟ اور کب دیا جائے؟ ۵۹۹
روزے کا فدیہ اپنی اولاد اور اولاد کی اولاد کو دینا جائز نہیں ۵۹۹
دینی مدرسہ کے غریب طلبہ کے کھانے کے لئے روزے کا فدیہ دیں ۵۹۹
قضا روزوں کا فدیہ ایک ہی مسکین کو ایک ہی وقت میں دینا جائز ہے ۶۰۰
مرحومین کے قضا شدہ روزوں کا فدیہ ادا کرنا اشد ضروری ہے ۶۰۰
تنگ دست مریض روزے کا فدیہ کیسے ادا کرے؟ ۶۰۲
کیا میت کی طرف سے اُس کا ولی روزہ رکھ سکتا ہے؟ ۶۰۳
کیا مرحوم کی طرف سے کفارے کے روزے رکھ سکتے ہیں؟ ۶۰۳

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کیا دُوسرے کی طرف سے روزہ رکھنا جائز ہے؟ ۶۰۳
روزہ رکھنے پر گیس ہونے کی وجہ سے سخت تکلیف ہو جائے تو کیا روزہ چھوڑ سکتا ہے؟ ۶۰۴
گردوں کی بیماری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکیں تو کیا کریں؟ ۶۰۴
چارپائی پر پڑی رہنے والی کے اس دوران چھوٹے ہوئے روزوں کا کیا ہو جبکہ وہ فوت ہوگئی ہے ۶۰۴
اگر روزہ رکھنے سے گردے کی تکلیف ہو جاتی ہو تو کیا چھوڑنا جائز ہے؟ ۶۰۵
روزہ رکھ کر دوائی کھالی تو کیا کفارہ بھی آئے گا؟ ۶۰۵
بچے کے چھت سے گرنے کی وجہ سے ماں کی حالت غیر ہوگئی اور اُس کا روزہ تڑوا دیا تو صرف قضا واجب ہے ۶۰۶
بلڈ پریشر اور شوگر کا مریض اگر روزے نہ رکھ سکے تو کیا کرے؟ ۶۰۷

روزہ توڑنے کا کفارہ

روزہ توڑنے والے کے متعلق کفارہ کے مسائل ۶۰۸
رمضان کا روزہ توڑنے پر کفارہ ہے، مسئلہ معلوم نہ ہونا کوئی عذر نہیں ۶۰۹
قصداً رمضان کا روزہ توڑ دیا تو قضا اور کفارہ لازم ہیں ۶۰۹
قصداً کھانے پینے سے قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے ۶۱۰
سرمہ لگانے اور سر کو تیل لگانے والے نے سمجھا کہ روزہ ٹوٹ گیا، پھر کچھ کھالیا تو قضا اور کفارہ دونوں ہوں گے ۶۱۰
دو روزے توڑنے والا شخص کتنا کفارہ دے گا؟ ۶۱۰
روزہ دار نے اگر جماع کر لیا تو اس پر کفارہ لازم ہوگا ۶۱۱
روزے کے دوران اگر میاں بیوی نے صحبت کر لی تو کفارہ دونوں پر لازم ہوگا ۶۱۱
جان بوجھ کر روزہ توڑنے والے پر کفارہ لازم ہوگا ۶۱۲
بیماری کی وجہ سے کفارہ کے روزے درمیان سے رہ جائیں تو پورے دوبارہ رکھنے ہوں گے ۶۱۲
عورت روزے کا کفارہ مسلسل روزے کس طرح رکھے؟ ۶۱۳

نفل، نذر اور منّت کے روزے

نفل روزے کی نیت رات سے کی لیکن عذر کی وجہ سے نہ رکھ سکا تو کوئی حرج نہیں ۶۱۴
منّت کے روزے کی شرعاً کیا حیثیت ہے؟ ۶۱۴
نفل روزہ توڑنے سے صرف قضا واجب ہوگی کفارہ نہیں ۶۱۵
اگر کوئی منّت کے روزے نہیں رکھ سکتا تو کیا کرے؟ ۶۱۵

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کیا مجبوری کی وجہ سے منت کے روزے چھوڑ سکتے ہیں؟ ۶۱۵
منت کے روزے دُوسروں سے رکھوانا دُرست نہیں ۶۱۶
روزہ رکھنے کی منت مان کر پوری نہ کی تو گناہگار ہوگی ۶۱۶
جمعہ کے دن کو روزے کے لئے مخصوص کرنا ۶۱۷
کیا جمعۃ المبارک کا روزہ صرف رمضان میں رکھنا جائز ہے؟ ۶۱۷
کیا اکیلے جمعہ کے دن کا روزہ رکھنا دُرست ہے؟ ۶۱۸
خاص کر کے جمعہ کو روزہ رکھنا موجبِ فضیلت نہیں ۶۱۸
کیا جمعۃ الوداع کے روزے کا دُوسرے روزوں سے زیادہ ثواب ملتا ہے؟ ۶۱۸
کیا جمعۃ الوداع کا روزہ رکھنے سے پچھلے روزے معاف ہوجاتے ہیں؟ ۶۱۹
جمعۃ الوداع کے روزے کا حکم بھی دُوسرے روزوں کی طرح ہے ۶۱۹
رجب، شعبان، رمضان کے روزے رکھنے کا عہد کرنا ۶۱۹
رجب وشعبان کے روزوں کی شرعی حیثیت ۶۲۰
رمضان کے روزوں کی قضا ۹، ۱۰ محرم کے نفلی روزے کے ساتھ رکھنا ۶۲۱
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر وحی کے عاشورا کا روزہ کیوں رکھا؟ نیز کیا آپ کو حضرت موسیٰ کا واقعہ معلوم نہیں تھا؟ ۶۲۲

اِعتکاف کے مسائل

اِعتکاف کے مختلف مسائل ۶۲۳
اِعتکاف کی تین قسمیں ہیں اور اس کی نیت کے الفاظ زبانی کہنا ضروری نہیں ۶۲۶
آخری عشرے کے علاوہ اِعتکاف مستحب ہے ۶۲۶
اِعتکاف ہر مسلمان بیٹھ سکتا ہے ۶۲۷
کس عمر کے لوگوں کو اِعتکاف کرنا چاہئے؟ ۶۲۷
معتکف کو تقریر کے لئے دُوسری مسجد میں جانا ۶۲۷
مجبوراً معتکف عورت اگر نویں دِن اُٹھ جائے تو اس کی قضا کیسے کرے؟ ۶۲۸
دورانِ اِعتکاف عورتوں کے مخصوص ایام شروع ہوجائیں تو اِعتکاف ختم ہوجائے گا ۶۲۸
شادی شدہ اور غیر شادی شدہ دونوں اِعتکاف بیٹھ سکتی ہیں ۶۲۸
کیا مرد گھر میں اِعتکاف بیٹھ سکتے ہیں؟ ۶۲۹

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

عورتوں کا اِعتکاف بھی جائز ہے ۶۲۹
جس مسجد میں جمعہ نہ ہوتا ہو وہاں بھی اِعتکاف جائز ہے ۶۳۰
قرآن شریف مکمل نہ کرنے والا بھی اِعتکاف کرسکتا ہے ۶۳۰
ایک مسجد میں جتنے لوگ چاہیں اِعتکاف کرسکتے ہیں ۶۳۰
معتکف پوری مسجد میں جہاں چاہے سویا بیٹھ سکتا ہے ۶۳۰
اِعتکاف میں چادریں لگانا ضروری نہیں ۶۳۱
اِعتکاف کے دوران گفتگو کرنا ۶۳۱
اِعتکاف کے دوران مطالعہ کرنا ۶۳۲
اِعتکاف کے دوران قوالی سننا اور ٹیلیویژن دیکھنا اور دفتری کام کرنا ۶۳۲
معتکف کا مسجد کے کنارے پر بیٹھ کر محض سستی دُور کرنے کے لئے غسل کرنا ۶۳۳
معتکف کے لئے غسل کا حکم ۶۳۳
کیا اِعتکاف میں غسل کرسکتے ہیں؟ ۶۳۳
دورانِ اِعتکاف علماء کی غیبت کرنا ۶۳۴
کیا مسجد کے مخصوص کردہ کونے میں اِعتکاف بیٹھنے والا دُوسری جگہ بیٹھ یا لیٹ سکتا ہے؟ ۶۳۴
اِعتکافِ مسنون میں مسجد کے اندر حجامت بنانا ۶۳۵
بلاعذر اِعتکاف توڑنے والا عظیم دولت سے محروم ہے مگر قضا نہیں ۶۳۵
اِعتکاف کی منّت پوری نہ کرسکے تو کیا کرنا ہوگا؟ ۶۳۶

روزے کے متفرق مسائل

رمضان میں رات کو جماع کی اجازت کی آیت کا نزول ۶۳۷
روزے والا لغویات چھوڑ دے ۶۳۸
روزہ دار کا روزہ رکھ کر ٹیلیویژن دیکھنا ۶۳۹
کیا بچوں کو روزہ رکھنا ضروری ہے؟ ۶۴۰
عصر اور مغرب کے درمیان ''روزہ'' رکھنا کیسا ہے؟ ۶۴۰
عصر تا مغرب روزے کی شرعی حیثیت ۶۴۰
عصر اور مغرب کے درمیان روزہ اور دس محرّم کا روزہ رکھنا کیسا ہے؟ ۶۴۱

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

پانچ دن روزہ رکھنا حرام ہے ۶۴۱
کیا امیر وغریب اور عزیز کو اِفطار کروانے کا ثواب برابر ہے؟ ۶۴۲
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ کھولنے کا معمول ۶۴۲
تمباکو کا کام کرنے والے کے روزے کا حکم ۶۴۲
روزہ دار کا مسجد میں سونا ۶۴۲
روزے کی حالت میں بار بار غسل کرنا ۶۴۳
ناپاک آدمی نے اگر سحری کی تو کیا روزہ ہو جائے گا؟ ۶۴۳
ناپاکی کی حالت میں روزہ رکھنا ۶۴۳
شش عید کے روزے رکھنے سے رمضان کے قضا روزے ادا نہ ہوں گے ۶۴۴
عورت اپنے قضا روزے شوال میں رکھ سکتی ہے، لیکن شوال کے روزوں کا ثواب نہیں ملے گا ۶۴۴
چھ ماہ رات اور چھ ماہ دن والے علاقے میں روزہ کس طرح رکھیں؟ ۶۴۵
سحری کھانے کے بعد سونے میں حرج نہیں، بشرطیکہ جماعت نہ چھوٹے ۶۴۵
لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ سحری و اِفطاری کی اطلاع دینا دُرست ہے ۶۴۵
مؤذّن روزہ کھول کر اذان دے ۶۴۵
عرب ممالک سے آنے پر تیس سے زائد روزے رکھنا ۶۴۶
کیا پاکستان والے بھی سعودی عرب کے حساب سے روزے رکھیں؟ ۶۴۶
سعودی عرب میں روزہ شروع کرے اور عید کراچی میں منائے تو کیا زائد روزے رکھے؟ ۶۴۶
اِختتامِ رمضان پر جس ملک میں پہنچے وہاں کی پیروی کرے ۶۴۷
عید الفطر کی خوشیاں کیوں مناتے ہیں؟ ۶۴۷
روزہ ٹوٹ جائے تب بھی سارا دن روزہ داروں کی طرح رہے ۶۴۸
بیمار کی تراویح، روزہ ۶۴۸
کیا غیر مسلم کو روزہ رکھنا جائز ہے؟ ۶۴۹
رمضان المبارک کی ہر گھڑی مختلف عباوات کریں ۶۴۹
ٹیلیویژن پر شبینہ موجبِ لعنت ہے ۶۴۹

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سجدۂ سہو

سجدۂ سہو کن چیزوں سے لازم آتا ہے اور کس طرح کرنا چاہئے؟

سوال:... نماز پڑھتے وقت کون کون سی یا کس قسم کی غلطی ہو جائے تو سجدۂ سہو ادا کرنا پڑتا ہے؟ اور سجدۂ سہو ادا کرنے کے لئے التحیات کے بعد سلام پھیرنا پڑتا ہے یا دُرود شریف اور دُعا بھی پڑھ کر پھر سلام پھیرنا پڑتا ہے؟

جواب:... سجدۂ سہو کے واجب ہونے کا اُصول یہ ہے کہ فرض کی تأخیر سے یا واجب چھوٹ جانے سے یا واجب کی تأخیر سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے۔[1] آگے اس اُصول کی جزئیات بے شمار ہیں۔ سجدۂ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ آخری قعدہ میں "عبدہٗ ورسولہٗ" تک پڑھ کر ایک طرف سلام پھیر دیں، پھر دو سجدے کر کے دوبارہ التحیات پڑھیں اور دُرود شریف اور دُعا کے بعد سلام پھیریں۔[2]

نماز میں ہونے والی غلطی کی تلافی کا طریقہ

سوال:... اگر ہمیں محسوس ہو کہ ہم نے نماز پڑھتے ہوئے کوئی غلطی کی ہے، یعنی دو سجدوں کے بجائے تین کر لئے تو اس کی معافی کا کیا طریقہ ہوگا؟

جواب:... اگر غلطی سے نماز کا کوئی واجب چھوٹ جائے یا کسی فرض یا واجب کے ادا کرنے میں تأخیر ہو جائے تو ایسی غلطی کی اصلاح سجدۂ سہو سے ہو جاتی ہے، اگر نماز کا کوئی فرض رہ گیا ہو تو نماز کا لوٹانا ضروری ہے، اور اگر کوئی سنت چھوٹ جائے تو معاف ہے، اس لئے نمازی کو نماز کے فرائض و واجبات اور سنن اور مستحبات معلوم ہونے چاہئیں،[3] اگر غلطی سے دو کے بجائے تین سجدے کر لئے تو سجدۂ سہو لازم آئے گا۔[4]

---

(۱) ولا یجب السجود إلا بترک واجب أو تأخیرہ أو تأخیر رکن أو تقدیمہ أو تکرارہ أو تغییر واجب۔ (عالمگیریۃ ج:۱ ص:۱۲۶، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو، طبع رشیدیۃ)۔

(۲) وکیفیتہ أن یکبر بعد سلامہ الأوّل ویخر ساجدًا ویسبح فی سجودہ ثم یتشھد ثانیًا ثم یسلم ویأتی بالصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم والدعاء فی قعدۃ السھو کذا فی التبیین۔ (أیضًا عالمگیریۃ، باب سجود السھو ج:۱ ص:۱۲۵)۔

(۳) الأصل فی ھذا ان المتروک ثلاثۃ أنواع فرض وسنۃ وواجب، ففی الأوّل إن أمکنہ التدارک بالقضاء یقضی وإلا فسدت صلاتہ، وفی الثانی لا تفسد، لأن قیامھا بارکانھا وقد وجدت، وفی الثالث إن ترک ساھیًا یجبر بسجدتی السھو کذا فی التتارخانیۃ۔ (عالمگیریۃ ج:۱ ص:۱۲۶، باب سجود السھو طبع رشیدیہ)۔

(۴) لو رکع رکوعین أو سجد ثلاثًا فی رکعۃ لزمہ السجود۔ (البحر الرائق ج:۲ ص:۱۰۵، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو، طبع بیروت)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

سجدۂ سہو کے مختلف طریقوں میں افضل طریقہ

سوال:... الف:... سجدۂ سہو التحیات پڑھنے کے بعد اور دُرود شریف سے قبل کرنا چاہئے؟

ب:... کیا سجدۂ سہو کے بعد التحیات، دُرود شریف وغیرہ دوبارہ پڑھا جائے گا؟

ج:... شافعی حضرات عموماً سجدۂ سہو کے فوراً بعد سلام پھیر دیتے ہیں، کیا یہ طریقہ ہمارے مسلک کے مطابق ہے؟

جواب:... سجدۂ سہو سلام سے پہلے بھی جائز ہے اور بعد بھی، اِمام ابوحنیفہؒ کے نزدیک افضل طریقہ وہ ہے جو آپ نے ''الف'' اور ''ب'' میں لکھا ہے۔ (۱)

نماز میں یاد آیا کہ ایک سجدہ بھول گیا تھا تو سجدہ کر کے سجدۂ سہو کرے

سوال:... کسی رکعت میں بھول کر ایک ہی سجدہ کیا اور سلام سے پہلے یاد آ گیا تو کیا کرنا چاہئے؟

جواب:... جب یاد آ جائے اس سجدے کو اَدا کر لے، پھر دستور کے مطابق سجدۂ سہو بھی کرے۔ (۲)

بھولے سے نماز کا فرض چھوٹ جائے تو سجدۂ سہو سے پوری نہ ہوگی

سوال:... اگر نماز میں بھولے سے فرض چھوٹ جائے تو سجدۂ سہو کر لینے سے نماز ہو جائے گی؟

جواب:... فرض ساقط ہو جانے یا بھولے سے چھوٹ جانے سے نماز کا دوبارہ اِعادہ ضروری ہے، محض سجدۂ سہو کر لینے سے نماز نہیں ہوگی۔ (۳)

اگر کوئی شخص تیسری رکعت میں بھی بھول کر بیٹھ گیا تو کیا سجدۂ سہو لازم ہے؟

سوال:... اگر کوئی آدمی ظہر کی نماز پڑھے اور وہ دُوسری رکعت میں التحیات میں بیٹھ جائے، اور پھر تیسری رکعت میں بھی بیٹھ جائے اور سجدۂ سہو نہ کرے، تو کیا نماز ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب:... جس نماز میں سجدۂ سہو واجب ہو، اور اس کو اَدا نہ کرے، تو نماز کا لوٹانا واجب ہے۔ (۴)

پہلی یا دُوسری رکعت میں سجدہ بھول گیا تو یاد آنے پر سجدہ کر کے سجدۂ سہو کر لے

سوال:... جب کوئی آدمی پہلی رکعت یا دُوسری رکعت میں سجدہ کرنا بھول جائے تو اس کی صورت کیا ہوگی؟ اور اسے لوٹانے

---

(۱) ومحله بعد السلام سواء كان من زيادة أو نقصان ولو سجد قبل السلام أجزأه عندنا هكذا رواية الأصول كذا في الهداية. (عالمگيرى ج: ۱ ص: ۱۲۵، باب سجود السهو).

(۲ و ۳) ان المتروك ثلاثة أنواع فرض وسنة وواجب، ففي الأول إن أمكنه التدارك بالقضاء يقضي وإلّا فسدت صلاته. (عالمگيرى ج: ۱ ص: ۱۲۶، كتاب الصلاة، باب سجود السهو).

(۴) كل صلاة أديت مع كراهة التحريم تجب إعادتها وفي الشامية. لكن قولهم كل صلاة أديت مع كراهة التحريم يشمل ترك الواجب وغيره ...إلخ. (شامى ج: ۱ ص: ۴۵۷، مطلب كل صلاة أديت مع كراهة التحريم تجب إعادتها).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کی کیا صورت ہوسکتی ہے؟

جواب:...اگر ایک سجدہ کسی رکعت کا رہ گیا ہو تو سلام پھیرنے سے پہلے پہلے جب یاد آجائے ادا کرے، اور سجدۂ سہو کرے، اور اگر سلام پھیرنے کے بعد یاد آئے تو نماز دوبارہ پڑھے۔[1]

نماز میں رکعات کی کمی، بیشی پر سجدۂ سہو کرنا

سوال:...اگر نماز کے دوران بھول سے ایک رکعت کم یا زیادہ ہوجائے، دُوسری صورت میں پہلے ہی سلام پھیر لیں، تو سجدۂ سہو کیا جاسکتا ہے یا پھر نماز دوبارہ ادا کرنی چاہئے؟

جواب:...جس شخص کی تین رکعتیں ہوئی ہوں، ایک رکعت باقی تھی کہ اس نے بھول کر سلام پھیر دیا تو اُٹھ کر کھڑا ہوجائے، اپنی اس رکعت کو پوری کرے اور التحیات پڑھ کر سجدۂ سہو کرلے، اور دوبارہ تشہد، دُرود شریف اور دُعا پڑھ کے سلام پھیرے۔[2] اگر چار رکعتیں ہوچکی تھیں، مگر قعدۂ اخیرہ نہیں کیا، پانچویں رکعت کے لئے کھڑا ہوگیا تو اسے چاہئے کہ واپس لوٹے اور سجدۂ سہو کرکے نماز پوری کرے۔ اور اگر پانچویں رکعت بھی مکمل پڑھ لی تو اس کے فرض باطل ہوگئے، ایک رکعت اور پڑھ کر سجدۂ سہو کرکے نماز پوری کرے، یہ نفل ہوجائیں گے، اور چار فرض رکعتیں دوبارہ پڑھے۔[3]

وتر کی آخری رکعت میں دُعائے قنوت کے بغیر رُکوع کرلیا تو سجدۂ سہو کرے

سوال:...عشاء کی نماز میں وتر کی آخری رکعت میں اگر دُعائے قنوت پڑھے بغیر رُکوع کرلیا جائے تو وتر ہوں گے یا نہیں؟

جواب:...سجدۂ سہو کرلیا جائے تو نماز صحیح ہوجائے گی، ورنہ دوبارہ پڑھی جائے۔[4]

پہلے قعدے میں دُرود شریف پڑھ لے تو سجدۂ سہو لازم ہے

سوال:...میں نے ظہر کی نماز میں دو رکعت کے بعد التحیات کے بعد دُرود شریف "اللّٰھم صل علیٰ محمد" بھول کر پڑھ لیا تو کیا سجدۂ سہو لازم تھا؟ میں نے سہو نہیں کیا، تو اس کا کوئی کفارہ ادا کرنا پڑے گا؟

جواب:...فرض، واجب اور سنت مؤکدہ کے پہلے قعدے میں اگر دُرود شریف "اللّٰھم صل علیٰ محمد" پڑھ لے تو

---

(۱) ان المتروک ثلاثة أنواع فرض وسنة وواجب، ففی الأول إن أمكنه التدارک بالقضاء يقضی وإلّا فسدت صلاته. (عالمگیری ج:۱ ص:۱۲۶، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، طبع رشیدیه کوئٹه).

(۲) ويسجد للسهو ولو مع سلامه ناويًا للقطع ما لم يتحول عن القبلة أو يتكلم لبطلان التحريمة. (شامی ج:۲ ص:۹۱).

(۳) رجل صلّى الظهر خمسًا وقعد فی الرابعة قدر التشهد ان تذكر قبل أن يقيد الخامسة بالسجدة الخامسة عاد إلى القعده وسلم كذا فی المحيط ويسجد للسهو ..... وان لم يقعد علی رأس الرابعة حتى قام إلى الخامسة وان فيه بالسجود فسد ظهره عندنا. (عالمگیری ج:۱ ص:۱۲۹، باب سجود السهو).

(۴) ومنها القنوت فإذا تركها يجب عليه السهو. (عالمگیری ج:۱ ص:۱۲۸، باب سجود السهو).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

سجدۂ سہو لازم آئے گا،[1] سجدۂ سہو نہیں کیا تو نماز کا لوٹانا واجب ہے۔[2]

اگر سجدۂ سہو کرنا بھول جائے تو کیا کرے؟

سوال:... نماز میں جب کبھی کوئی غلطی ہو جائے تو سجدۂ سہو کا حکم ہے، لیکن بعض اوقات سجدۂ سہو کرنا بھی بھول جاتا ہوں، تو ایسی صورت میں کیا کرنا چاہئے؟

جواب:... اگر ایسی غلطی ہو جائے جس سے سجدۂ سہو لازم آتا ہے، اور سجدۂ سہو نہ کرے تو نماز کا لوٹانا واجب ہے۔[3]

مقتدی سے غلطی ہو جائے تو وہ سجدۂ سہو نہ کرے

سوال:... باجماعت نماز ہو رہی ہے، اس دوران اگر انفرادی طور پر کسی نمازی سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو کیا وہ اِمام کے سلام پھیرنے کے بعد سجدۂ سہو کر سکتا ہے؟

جواب:... نماز باجماعت میں اگر مقتدی سے ایسی کوئی غلطی ہو جائے جس سے سجدۂ سہو لازم آیا کرتا ہے، اس سے مقتدی کے ذمہ سجدہ واجب نہیں ہوتا، اس لئے اِمام کے سلام پھیرنے کے بعد سجدۂ سہو کرنے کی ضرورت نہیں۔[4]

کیا مقتدی کی غلطی پر اُسے سجدۂ سہو کرنا ہوگا؟

سوال:... اگر کوئی شخص باجماعت نماز اَدا کر رہا ہو، اور یہ نماز چار رکعت والی ہو، اگر دو رکعت کے بعد درمیانی تشہد میں التحیات کے بعد آدھا دُرود شریف بھی غلطی سے پڑھ لیا تو وہ بعد میں سجدۂ سہو کس طرح ادا کرے گا؟ کیونکہ اِمام کے سلام پھیرنے کے بعد تو تمام نمازی بھی سلام پھیرتے ہیں، جواب دیں۔

جواب:... مقتدی کی ایسی غلطی سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا، پس اگر اِمام نے درمیانی تشہد میں دُرود شریف بھول کر پڑھ لیا تھا تو اِمام کے ذمے سجدۂ سہو لازم ہے۔[5] لیکن اگر اِمام کے پیچھے مقتدی نے بھول کر پڑھ لیا تو اس کے ذمے سجدۂ سہو نہیں۔[6]

آخری قعدے میں شریک مقتدی کیا اِمام کے ساتھ سجدۂ سہو کرے؟

سوال:... اگر کوئی شخص آخر نماز جماعت میں شریک ہونے آیا، اسی حالت میں اس شخص نے اِرادہ قعدہ کیا، قبل اس کے

---

(۱) ولو کرر التشهد في القعدة الأولى فعليه السهو وكذا لو زاد على التشهد الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم كذا في التبيين وعليه الفتوى. (عالمگيري ج: ۱ ص: ۱۲۷، باب سجود السهو).

(۲ و ۳) كل صلاة أديت مع كراهة التحريم تجب إعادتها، وفي الشامية: لكن قولهم كل صلاة أديت مع كراهة التحريم يشمل ترك الواجب وغيره ... إلخ. (شامي ج: ۱ ص: ۴۵۷، مطلب كل صلاة أديت مع كراهة التحريم تجب إعادتها).

(۴) فأما المقتدي إذا سها في صلاته فلا سهو عليه. (بدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۱۷۵، فصل في بيان من يجب عليه سجود السهو ومن لا يجب عليه، طبع سعيد كراچی).

(۵) ایضاً حاشیہ نمبر ۱ ملاحظہ ہو۔

(۶) ایضاً حاشیہ نمبر ۴ ملاحظہ ہو۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

بیٹھنے کے اِمام نے سجدۂ سہو کیا، آیا اس شخص کو کیا حکم ہے؟ اِمام کے ساتھ سجدۂ سہو کرے یا نہ کرے؟ اگر نہ کرے تو اس کی نماز ہوگی یا نہ ہوگی؟

جواب:... اس شخص پر سجدۂ سہو میں اِمام کے ساتھ شرکت واجب ہے، اگر شریک نہیں ہوا، تو گناہگار ہوگا۔ (۱)

مقتدی نے پہلی رکعت سمجھ کر دُوسری میں ثنا پڑھ لی یا پہلی کو دُوسری سمجھ کر ثنا نہیں پڑھی سجدۂ سہو نہیں

سوال:... اگر کسی شخص نے اِمام کے ساتھ فرض رکعتوں کی دُوسری رکعت ملائی اور یہ خیال کر کے یہ پہلی رکعت ہے، ثنا پڑھ لی، تو کیا پھر وہ سجدۂ سہو کرے؟ یا کسی نے پہلی رکعت کو دُوسری رکعت سمجھ کر ثنا نہیں پڑھی، تو پھر وہ دُوسری رکعت میں ثنا پڑھے؟

جواب:... دونوں صورتوں میں اس کے ذمے سجدۂ سہو نہیں۔ (۲)

جماعت میں مقتدی کا بھول کر التحیات کی جگہ سورۂ فاتحہ پڑھنا

سوال:... ایک دفعہ ایسا ہوا کہ میں نے قعدے میں بجائے التحیات کے بھول کر ''الحمد شریف'' پڑھی، ایسی صورت میں میری نماز ہوئی کہ نہیں؟ جبکہ میں جماعت میں شامل تھا۔

جواب:... نماز ہوگئی، اکیلے ہوتے تو سجدۂ سہو لازم تھا۔ (۳)

کیا قضا نمازوں میں بھی سجدۂ سہو کرنا ہوگا؟

سوال:... کسی بھی وقت کی فرض نماز اگر قضا ہو جائے، کیا قضا نماز میں سجدۂ سہو کرنا لازم ہے؟ اگر لازم ہے تو سجدۂ سہو آخری رکعت ہی میں ادا کیا جائے یا علیحدہ سے؟

جواب:... نماز خواہ ادا ہو یا قضا، فرض ہو یا واجب یا سنت، (۴) جب اس میں ایسی بھول ہو جائے کہ واجب چھوٹ جائے یا نماز کے کسی فرض میں تاخیر ہو جائے یا کسی واجب میں تاخیر ہو جائے تو سجدۂ سہو لازم ہو جاتا ہے۔ (۵) اور سجدۂ سہو ہمیشہ آخری التحیات ''عبدہٗ ورسولہٗ'' پڑھنے کے بعد کیا جاتا ہے، اور سجدۂ سہو کرنے کے بعد دوبارہ التحیات، دُرود شریف اور دُعا پڑھ کر سلام پھیر دے۔ (۶)

---

(۱) لأن متابعة الإمام واجبة قال النبي صلى الله عليه وسلم: تابع إمامك على أيّ حال وجدته ... إلخ. (البدائع ج: ۱ ص: ۱۷۵، فصل في بيان من يجب عليه سجود السهو ومن لا يجب عليه)، أيضًا سهو الإمام يوجب عليه وعلى من خلفه السجود كذا في المحيط ولا يشترط أن يكون مقتديا به وقت السهو حتى لو أدرك الإمام بعد ما سها يلزمه أن يسجد مع الإمام تبعًا له. (عالمگيري ج: ۱ ص: ۱۲۸، باب سجود السهو).

(۲ و ۳) فأما المقتدي إذا سها في صلاته فلا سهو عليه. (بدائع ج: ۱ ص: ۱۷۵).

(۴) وحكم السهو في الفرض والنفل سواء كذا في المحيط. (عالمگيري ج: ۱ ص: ۱۲۶، باب سجود السهو).

(۵) ولا يجب السجود إلا بترك واجب أو تأخيره أو تأخير ركن أو تقديمه أو تكراره أو تغيير واجب. (عالمگيري ج: ۱ ص: ۱۲۶، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، طبع رشيديه كوئٹه).

(۶) وكيفيته أن يكبر بعد سلامه الأوّل ويخرّ ساجدًا ويسبح في سجوده ثم يتشهد ثانيًا ثم يسلم ويأتي بالصلوٰة على النبي صلى الله عليه وسلم والدعاء في قعدة السهو كذا في التبيين. (عالمگيري ج: ۱ ص: ۱۲۶، باب سجود السهو).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

سجدۂ سہو کے لئے نیت کرنا

سوال:... سجدۂ سہو کے لئے اگر ضرورت پیش آئے تو کیا اس کے لئے بھی نیت کی جائے یا جب محسوس کرے کہ سجدہ کی ضرورت ہوگئی ہے تو طریقہ کے مطابق سجدۂ سہو کرلیا جائے؟

جواب:... جب سجدۂ سہو کے ارادے سے سجدہ کرے گا، تو یہی سجدۂ سہو کی نیت ہے، زبان سے نیت کے الفاظ ادا نہیں کئے جاتے۔[۱]

سجدۂ سہو میں کتنے سجدے کرنے چاہئیں؟

سوال:... سجدۂ سہو میں کتنے سجدے کئے جاتے ہیں؟

جواب:... سجدۂ سہو کے لئے دو سجدے کئے جاتے ہیں۔[۲]

سجدۂ سہو کتنی مرتبہ کیا جاتا ہے؟

سوال:... سجدۂ سہو اور سجدۂ تلاوت ایک مرتبہ کیا جاتا ہے یا نماز کی طرح دو مرتبہ؟

جواب:... سجدۂ سہو دو مرتبہ کیا جاتا ہے،[۳] اور سجدۂ تلاوت ایک مرتبہ، واللہ اعلم![۴]

نماز میں غلطی ہونے پر کتنی دفعہ سجدۂ سہو کرنا ہوگا؟

سوال:... میرا مسئلہ یہ ہے کہ اگر نماز میں غلطی ہوجائے یا بھول ہوجائے تو ایک ہی بار سجدۂ سہو کافی ہوتا ہے یا ہر غلطی یا بھول پر الگ الگ سجدۂ سہو کیا جائے، مثلاً: سنت میں غلطی ہو اور پھر فرضوں میں ہوجائے تو کتنے سجدۂ سہو کرنے چاہئیں؟

جواب:... نیت باندھنے کے بعد سلام پھیرنے تک ہر نماز مستقل ہوتی ہے، نماز کی نیت باندھنے سے لے کر سلام پھیرنے تک کے عرصے میں اگر کئی مرتبہ بھول ہوجائے تو ایک ہی مرتبہ سجدۂ سہو واجب ہوگا،[۵] اور اگر سلام پھیر کر دُوسری نماز شروع کی اور اس میں بھول ہوگئی تو سجدۂ سہو پھر واجب ہوگا۔[۶] مثلاً: سنت کی نیت باندھی تو اس کا سلام پھیرنے تک اس نماز میں اگر کئی جگہ بھول

---

(۱) ولیس من شرط السجود أن یسلم ومن قصده السجود بل لو سلم ذاکرًا للسهو ومن عزمه أن لّا یسجد کان علیه أن یسجد ولّا یبطل سجوده. (فتح القدیر ج:۱ ص:۳۵۵، باب سجود السهو، طبع بیروت).

(۲) یسجد للسهو فی الزیادة والنقصان سجدتین بعد السلام ...إلخ. (هدایة ج:۱ ص:۱۳۶، کتاب الصلاة، باب السجود، طبع محمد علی کارخانه کراچی).

(۳) أیضًا.

(۴) فإذا أراد السجود کبّر ولّا یرفع یدیه وسجد ثم کبّر ورفع رأسه ولّا تشهد علیه ولّا سلام. (عالمگیری ج:۱ ص:۱۳۵، کتاب الصلاة، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة).

(۵) ولو سها فی صلاته مرارًا یکفیه سجدتان کذا فی الخلاصة. (عالمگیری ج:۱ ص:۱۳۰، سجود السهو).

(۶) فإن سجود السهو فی مطلق الصلاة ولّا یختص بالفرائض. (البحر الرائق ج:۲ ص:۹۸، باب سجود السهو).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

ہوئی تو ایک ہی مرتبہ سجدۂ سہو واجب ہوگا، اور سنت کے بعد جب فرض کی نیت باندھی اور اس میں بھول ہوئی تو اس میں الگ سجدۂ سہو واجب ہوگا۔

اگر ثنا پڑھنا بھول گیا تو بھی نماز ہوگئی

سوال:... ایک موقع پر باوجود ٹال مٹول کے مجھے اِمام بنایا گیا، مگر ثنا بھول گئی دُوسری تمام نماز مکمل کی مگر پھر سجدۂ سہو بھی نہ کیا، اب خلجان ہے کہ کہیں نماز ضائع تو نہیں ہوگئی؟

جواب:... اگر ثنا نہیں پڑھی تو نماز ہوگئی، سجدۂ سہو کی ضرورت نہیں تھی۔ (۱)

کیا ایک سورۃ چھوڑ کر آگے پڑھنے سے سجدۂ سہو لازم ہوگا؟

سوال:... منفرد نمازی یا اِمام صاحب چھوٹی سورۃ رکعت میں پڑھتے ہیں جیسے پہلی رکعت میں سورۂ فیل پڑھی ہے، اب دُوسری رکعت میں سورۂ ماعون پڑھ لیتا ہے، اس کو سجدۂ سہو کرنا پڑے گا یا نماز ہوجائے گی؟ علمائے کرام فرماتے ہیں کہ یا تو پہلی سورۃ سے ملتی ہوئی سورۃ پڑھی جائے یا کم از کم دو سورتیں چھوڑ کر تیسری سورۃ پڑھی جائے۔

جواب:... چھوٹی سورتوں میں ایک سورۃ چھوڑ کر اگلی سورۃ پڑھنا مکروہ ہے، (۲) مگر اس سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا۔

آیات بھولنے والے پر سجدۂ سہو

سوال:... ہم یہاں دس بارہ آدمی ایک ساتھ نماز پڑھتے ہیں، اپنا اِمام ایک شخص کو بنایا ہوا ہے، جسے قرآن مجید کی کچھ آیات مختلف سپاروں سے یاد ہیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ جب کبھی نماز پڑھاتے ہوئے آیات بھول جاتا ہے تو نماز کے اختتام پر سجدۂ سہو کرتا ہے، کیا کسی آیت کے بھول جانے پر سجدۂ سہو لازم ہوجاتا ہے یا اسے چھوڑ کر کوئی آیت دُوسری پڑھ جاسکتی ہے؟

جواب:... قراءت میں بھولنے سے تو سجدۂ سہو لازم نہیں آتا، البتہ اگر قراءت بھول جانے کی وجہ سے تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کی مقدار خاموش کھڑا رہے، تو سجدۂ سہو لازم ہے۔ (۳)

فرض کی آخری دو رکعتوں میں سورۃ ملانے سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا

سوال:... نمازی تنہا (جماعت کے بغیر) اپنی چار فرض پڑھ رہا ہے، جبکہ دو رکعت میں تو سورۂ فاتحہ کے بعد دُوسری سورۃ ملاتی ہے، باقی دو رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھ کر رُکوع کرنا ہوتا ہے، اگر بھول سے ان دو رکعتوں میں جن میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھنی ہے،

---

(۱) ولَا يجب بترک التعوذ والبسملة فی الأولٰی والثناء .. إلخ. (عالمگیری ج:۱ ص:۱۲۶).

(۲) وإذا جمع بين سورتين ..... وأما فی ركعتين إن كان بينهما سور لَا يكره وإن كان بينهما سورة واحدة قال بعضهم يكره وقال بعضهم إن كانت السورة طويلة لَا يكره هكذا فی المحيط. (عالمگیری ج:۱ ص:۷۸).

(۳) إذا شغله التفكر أداء عن واجب بقدر ركن ..... ولم يبينوا قدر الركن وعلٰی قياس ما تقدم أن يعتبر الركن مع سنته وهو مقدر بثلاث تسبيحات. (الطحطاوی علٰی مراقی الفلاح ص:۲۵۸، باب سجود السهو، طبع میر محمد).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

سورۃ ملالی یا صرف تسمیہ پڑھنے پایا تھا کہ یاد آ گیا اور رُکوع میں چلا گیا، اب اس پر سجدۂ سہو واجب ہوگا یا نہیں؟

جواب:... فرض نماز کی آخری دو رکعتوں میں فاتحہ کے بعد سورۃ نہیں ملائی جاتی، لیکن اگر کوئی بھول کر ملا لے تو اس سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا۔ (۱)

نماز میں اگر سورۃ پڑھنا بھول جائے تو کیا سجدۂ سہو کرنا ہوگا؟

سوال:... چار رکعت نماز میں اگر الحمد شریف کے ساتھ سورۃ ملانا بھول جائے تو سجدۂ سہو سے نماز دُرست ہو جائے گی؟ کیونکہ واجباتِ نماز میں الحمد کے ساتھ سورۃ ملانا واجب بتایا گیا ہے، اور واجب ترک ہو جانے سے سجدۂ سہو کرنا پڑتا ہے۔

جواب:... پہلی دو رکعتوں میں سورۃ ملانا واجب ہے، (۲) بھول جائے تو سجدۂ سہو لازم ہے۔ (۳)

پہلی اور دُوسری رکعت میں سورۃ ملانا بھول جائے اور تیسری، چوتھی میں ملا لے تو کافی ہے

سوال:... پہلی یا دُوسری رکعت میں سورۃ ملانا بھول جائے تو اگر یاد آ جائے تو تیسری یا چوتھی رکعت میں (جبکہ خالی الحمد پڑھی جاتی ہے) سورۃ الحمد کے ساتھ ملا سکتے ہیں؟

جواب:... اگر پہلی یا دُوسری رکعت میں سورۃ ملانا بھول جائے تو تیسری اور چوتھی میں سورۃ ملائے، لیکن سجدۂ سہو بھی کرے گا۔ (۴)

نماز میں اگر سورۂ فاتحہ بھولے سے رہ جائے اور سجدۂ سہو کر لے تو نماز کا حکم

سوال:... ایک نمازی سے سورۂ فاتحہ بھول کر رہ گئی، مگر کوئی سورۃ اس نے پڑھی تھی، بعد میں یاد آیا، سجدۂ سہو کر لیا، آیا ان کی نماز مکمل ہو گئی ہے کہ نہیں؟

جواب:... نماز صحیح ہو گئی۔ (۵)

نفل، سنت نماز کی دُوسری، تیسری رکعت میں فاتحہ یا کوئی سورۃ بھول جانے والے کی نماز کا حکم

سوال:... فرض نماز کے علاوہ سنت یا نفل چار رکعت والی نماز میں دُوسری تیسری میں فاتحہ یا کوئی سورۃ ملانی بھول جائے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

---

(۱) ولو قرأ في الأخريين الفاتحة والسورة لا يلزمه السهو وهو الأصح۔ (عالمگيری ج: ۱ ص: ۱۲۶)۔

(۲) وتجب قراءة الفاتحة وضم السورة أو ما يقوم مقامها ثلاث آيات قصار وآية طويلة في الأوليين بعد الفاتحة۔ (عالمگيری ج: ۱ ص: ۷۱، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثاني)۔

(۳) ولا يجب السهو إلا بترك واجب ... إلخ۔ (عالمگيری ج: ۱ ص: ۱۲۶، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر)۔

(۴) وإن قرأ الفاتحة ولم يزد عليها قرأ في الأخريين الفاتحة والسورة ..... ويسجد للسهو۔ (عالمگيری ج: ۱ ص: ۷۱)۔

(۵) والسهو يلزم إذا زاد في الصلاة فعلا من جنسها ليس منها، أو ترك فعلا مسنونا، أو ترك قراءة فاتحة الكتاب۔ (اللباب في شرح الكتاب ص: ۱۰۳، باب سجود السهو، طبع قديمی)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:...اُس صورت پر سجدۂ سہو لازم ہے۔ (۱)

سنتوں کی تیسری یا چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۃ ملانا بھول جائے تو سجدۂ سہو کافی ہے

سوال:...تین یا چار رکعت سنتوں کی نماز میں تیسری یا چوتھی رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۃ ملانا بھول جائیں تو سجدۂ سہو کافی ہوگا یا نہیں؟

جواب:...سجدۂ سہو سے نماز کی کمی پوری ہو جائے گی۔ (۲)

سوال:...چار یا تین رکعت نماز فرض میں تیسری یا چوتھی رکعت میں الحمد شریف کے بعد بھول کر سورۃ پڑھ لی تو اس صورت میں کیا کرنا چاہئے؟

جواب:...کچھ کرنا لازم نہیں، اس صورت میں سجدۂ سہو بھی لازم نہیں۔ (۳)

ایک رکعت رہنے پر الحمد کے ساتھ سورۃ نہ ملانے پر سجدۂ سہو کرے

سوال:...مقتدی ایک رکعت سے رہ گیا ہے، تو مقتدی کو اکیلے رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورۃ پڑھنی لازم ہے، لیکن اگر مقتدی غلطی سے آمین پر ہی رُکوع میں چلا جائے تو وہ کیا کرے؟ صرف سجدۂ سہو سے نماز ہو جائے گی یا نماز پھر پڑھنی پڑے گی؟

جواب:...اگر سجدۂ سہو کر لیا تو نماز ہو گئی۔ (۴)

قیام میں بھولے سے التحیات پڑھنے پر کب سجدۂ سہو واجب ہوگا؟

سوال:...کیا نماز قیام میں ثنا اور سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی شخص بھولے سے التحیات پڑھے اور یاد آنے پر پھر کوئی سورۃ پڑھے تو کیا نماز مکمل ہو گئی ہے یا نہیں؟ مختصر سا جواب دیں۔

جواب:...اگر ثنا کی جگہ التحیات پڑھ لی تو سجدۂ سہو واجب نہیں، اور اگر سورۂ فاتحہ کے بجائے التحیات پڑھی تو سجدۂ سہو لازم ہے، اسی طرح اگر سورۂ فاتحہ کے بعد سورۃ کی جگہ التحیات پڑھ لی تب بھی سجدۂ سہو واجب ہے۔ (۵)

---

(۱) (وكل النفل والوتر) أى القراءة فرض فى جميع ركعات النفل والوتر ...الخ. (البحر الرائق ج:۲ ص:۶۹، باب الوتر والنفل)، فلو لم يقرأ شيئًا مع الفاتحة ..... لزمه السجود ...الخ. (أيضًا ج:۲ ص:۱۰۱، باب سجود السهو).

(۲) فلو لم يقرأ شيئًا مع الفاتحة ..... لزمه السجود ...الخ. (البحر الرائق ج:۲ ص:۱۰۱، باب سجود السهو).

(۳) ولو قرأ فى الأخريين الفاتحة والسورة لا يلزمه السهو وهو الأصح. (عالمگيرى ج:۱ ص:۱۲۶).

(۴) وأما المسبوق إذا سها فيما يقضى وجب عليه السهو، لأنه فيما يقضى بمنزلة المفرد. (بدائع الصنائع ج:۱ ص:۱۷۵، فصل فى بيان من يجب عليه سجود السهو ومن لا يجب عليه).

(۵) ولو تشهد فى قيامه قبل قراءة الفاتحة فلا سهو عليه وبعدها يلزمه سجود السهو وهو الأصح لأن بعد الفاتحة محل قراءة السورة فإذا تشهد فيه فقد أخر الواجب وقبلها محل الثناء كذا فى التبيين. (عالمگيرى ج:۱ ص:۱۲۷، باب سجود السهو).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

قیام میں التحیات یا تسبیح پڑھنا اور رُکوع وسجود میں قراءت کرنا

سوال:... اگر قیام میں قراءت کی بجائے التحیات یا دُعا یا تسبیح وغیرہ پڑھ لے یا اس کے برعکس رُکوع وسجدہ میں بجائے تسبیح کے قراءت کرے بھول کر، تو پھر کیا کرے؟

جواب:... قراءت کے بجائے التحیات پڑھنے سے سجدۂ سہو واجب ہو جائے گا، دُعا یا تسبیح سے بھی[1]، رُکوع، سجدے میں قراءت نہیں کی جاتی، لیکن اس سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوگا۔[2]

آخری دو رکعت میں الحمد کے بعد بسم اللہ پڑھ لی جائے تو سجدۂ سہو واجب نہیں

سوال:... ایک شخص اکیلا فرض نماز پڑھ رہا ہے، پہلی دو رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد بسم اللہ پڑھ کر کوئی اور سورۃ شروع کرے گا، بعد کی دو رکعتیں خالی ہیں، اگر غلطی سے بسم اللہ پڑھ لے تو کیا سجدۂ سہو واجب ہے کہ نہیں؟

جواب:... بعد کی دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھی جاتی ہے، تاہم سورۂ فاتحہ کے بعد سورۃ پڑھے تو سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا، لہٰذا بسم اللہ پڑھنے سے کچھ نہیں ہوا۔[3]

الحمد یا دُوسری سورۃ چھوڑ دینے سے سجدۂ سہو واجب ہے

سوال:... نماز میں قراءت کرنا فرض ہے، جس کے چھوٹ جانے سے نماز دُہرانی ہوگی، اور سجدۂ سہو سے کام نہیں چلتا، اکثر مولوی صاحبان کی رائے ہے کہ سورۂ فاتحہ کے بعد دوسری سورۃ بھولے سے رہ جائے اور رُکوع کو چلا جائے تو سجدۂ سہو سے نماز ہو جاتی ہے، کیا سورۂ فاتحہ کا ادا کرنا قراءت کے ادا کرنے کی شرط کو پورا کر دیتا ہے یا سورۂ فاتحہ کو قراءت میں بھی شامل نہیں کیا جا سکتا؟ اگر سورۂ فاتحہ قراءت میں شامل نہیں تو پھر فرض ادا ہونے سے رہ گیا، سجدۂ سہو کس طرح اس کمی کو پوری کر دے گا؟

جواب:... نماز میں مطلق قراءت فرض ہے،[4] اور معین طور پر سورۂ فاتحہ پڑھنا اور اس کے ساتھ کوئی سورۃ ملانا (یا ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتیں) یہ دونوں واجب ہیں،[5] اس لئے اگر بالکل ہی قراءت نہیں کی تو نماز نہیں ہوئی، اور اگر سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی یا

---

(۱) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۵ ملاحظہ فرمائیں۔

(۲) ولو قرأ القرآن فی رکوعه أو فی سجوده أو فی قیامه لَا سهو علیه لأنه ثناء، وهذه الأرکان موضع الثناء۔ (بدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۱۷۲، بیان محل السجود للسهو)۔

(۳) (وإن قرأ الفاتحة) فی احدی (الأخریین مرتین أو ضم فیهما إلیهما (سورة) وکذا لو قرأ السورة دون الفاتحة (أو قرأ التشهد مرتین ..... اما تکرار الفاتحة وضم السورة فلأن الأخریین محل القراءة مطلقًا ولم یلزم منه ترک الواجب ولَا تأخیره۔ (حلبی کبیر ص: ۴۶۰، طبع سهیل اکیڈمی لَاهور)۔

(۴) قوله والقراءة لقوله تعالٰی: فاقرؤا ما تیسر من القرآن، وحکی الشارح الإجماع علٰی فرضیتها۔ (البحر الرائق، باب صفة الصلوٰة، ج: ۱ ص: ۳۰۸، طبع بیروت)۔

(۵) وتجب قراءة الفاتحة وضم السورة أو ما یقوم مقامها ... إلخ۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۷۱، باب صفة الصلوٰة)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

سورۃ نہیں ملائی تو سجدۂ سہو واجب ہوگا،[1] اور سجدۂ سہو کر لینے سے نماز صحیح ہوگئی۔

ظہر اور عصر میں بھول کر فاتحہ بلند آواز سے شروع کر دی تو کیا سجدۂ سہو کرنا ہوگا؟

سوال:... ظہر اور عصر میں اِمام بھولے سے فاتحہ جہر سے شروع کر دے اور معاً یاد آتے ہی چپ ہو جائے تو کیا نماز توڑ دے؟ اور سجدۂ سہو لازم ہوگا یا نہیں؟

جواب:... اگر تین سے کم آیتیں پڑھیں تھیں تو سجدۂ سہو واجب نہیں، اگر پوری رکعت میں قراءت بلند آواز سے کی تو سجدۂ سہو واجب ہوگا۔[2]

دُعائے قنوت بھول جائے تو سجدۂ سہو کرے

سوال:... نمازِ وتر کی تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۃ پڑھ کر رُکوع میں چلے جائیں، دُعائے قنوت پڑھنا بھول جائے تو کیا کریں؟ آیا نماز دُہرائے یا واپس لوٹ جائے؟ تفصیل سے جواب سے نوازیئے۔

جواب:... دُعائے قنوت واجب ہے، اگر بھول جائے تو سجدۂ سہو کر لینے سے نماز صحیح ہو جائے گی۔[3]

التحیات کے بعد غلطی ہو جائے تو کیا سجدۂ سہو کرنا ہوگا؟

سوال:... نماز میں کوئی غلطی ہو جائے تو سجدۂ سہو کرتے ہیں، لیکن اگر التحیات کے بعد کوئی غلطی ہو جائے تو کیا کریں؟ یا اگر نماز کے درمیان کوئی غلطی ہو جائے اور سلام پھیرنے کے بعد یاد آئے تو کیا کریں؟

جواب:... آخری التحیات کے بعد سہو ہو جائے تو سجدۂ سہو نہیں،[4] نماز پوری ہوگئی، سلام پھیرنے کے بعد یاد آیا کہ میرے ذمہ سجدۂ سہو تھا تو اگر سلام پھیر کر ابھی اپنی جگہ بیٹھا ہے، نماز کے منافی کوئی کام نہیں کیا تو سجدۂ سہو کر کے پھر سے التحیات پڑھے اور اگر اپنی جگہ سے اُٹھ چکا ہے یا نماز کے منافی کوئی کام کر لیا تو نماز دوبارہ پڑھے۔[5]

چار رکعت سنتِ مؤکدہ کے درمیانی قعدہ میں التحیات سے زیادہ پڑھنے پر سجدۂ سہو

سوال:... ظہر کی چار مؤکدہ سنتیں پڑھیں، درمیان والے قعدہ میں دُرود شریف دُعا وغیرہ بھی پڑھ لی تو آیا سجدۂ سہو کرنا

---

(۱) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۱، ۲ ملاحظہ فرمائیں، نیز ص: ۵۱ کا حاشیہ نمبر ۱۔

(۲) لو جهر فيما يخافت أو خافت فيما يجهر وجب عليه سجود السهو، واختلفوا في مقدار ما يجب به السهو منهما قيل يعتبر في الفصلين بقدر ما تجوز به الصلوٰة وهو الأصح ولا فرق بين الفاتحة وغيرها ...إلخ۔ (عالمگيری ج: ۱ ص: ۱۲۸)۔

(۳) ومنها القنوت فإذا تركه يجب عليه السهو۔ (فتاویٰ عالمگيری ج: ۱ ص: ۱۲۸، باب سجود السهو)۔

(۴) لو شک بعد الفراغ منها أو بعد ما قعد قدر التشهد لا يعتبر۔ (شامی ج: ۲ ص: ۹۲، کتاب الصلاة، باب سجود السهو)۔

(۵) ان السجود لا يسقط بالسلام ولو عمدًا إلا إذا فعل فعلًا يمنعه من البناء بأن تكلم أو قهقه أو أحدث عمدًا أو خرج من المسجد أو صرف وجهه من القبلة۔ (بدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۱۷۵، فصل في بيان من يجب عليه سجود السهو ...إلخ)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

پڑے گا یا نہیں؟ جبکہ فرضوں میں ایسا ہو جانے سے سجدۂ سہو کرنا پڑتا ہے۔

جواب:... چار رکعت والی مؤکدہ سنتوں کے پہلے قعدہ میں اگر بھول کر دُرود شریف پڑھ لے تو بعض کے نزدیک سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا، مگر صحیح یہ ہے کہ اس سے سجدۂ سہو واجب ہو جاتا ہے، اس لئے احتیاط کی بات یہی ہے کہ سجدۂ سہو کرے۔ (۱)

سوال:... چار رکعت فرض یا سنت نماز میں دو رکعت پڑھنے کے بعد کوئی آدمی غلطی سے التحیات پڑھے بغیر کھڑا ہو جائے اور تیسری رکعت میں بیٹھ کر التحیات پڑھے اور پھر کھڑا ہو کر چوتھی رکعت پڑھے، اس کے بعد سجدۂ سہو کر لے، تو کیا اس کی نماز ہو جائے گی یا لوٹانی پڑے گی؟

جواب:... اسے تیسری رکعت پر نہیں بیٹھنا چاہئے، بلکہ آخری قعدہ میں سجدۂ سہو کر لینا چاہئے، چونکہ سجدۂ سہو کر لیا، اس لئے نماز صحیح ہو گئی۔ (۲)

سجدۂ سہو کے بعد غلطی سے دو دفعہ تشہد پڑھ لے تو دوبارہ سجدۂ سہو کی ضرورت نہیں

سوال:... اگر سجدۂ سہو کے بعد غلطی سے دو دفعہ تشہد پڑھ لیا تو اَب دوبارہ سجدۂ سہو کرنا پڑے گا؟

جواب:... دوبارہ سجدۂ سہو کرنے کی ضرورت نہیں۔ (۳)

دُرود شریف اور دُعا کے بعد سجدۂ سہو کیا تو کوئی حرج نہیں

سوال:... سجدۂ سہو تو آخری رکعت میں ''التحیات'' کے بعد ایک طرف سلام پھیر کر کیا جاتا ہے، مگر میں دُرود اور دُعا بھی پڑھ لیتا ہوں، سجدۂ سہو کس وقت کرنا چاہئے؟ آیا شروع سے نماز پڑھنی ہوگی یا نماز اَدا ہو گئی؟

جواب:... اگر دُرود شریف پڑھنے کے بعد سجدۂ سہو کیا جائے تو بھی کوئی حرج نہیں، سجدۂ سہو کے بعد دوبارہ التحیات پڑھیں اور دُرود شریف اور دُعا پڑھ کر نماز پوری کریں۔ (۴)

التحیات میں کلمہ شہادت کے بعد وضو کی دُعا زبان سے نکل گئی تو سجدۂ سہو نہیں

سوال:... ایک مرتبہ میں نے التحیات میں کلمہ شہادت کے بعد بھول کر وضو کی دُعا پڑھ دی قعدۂ اخیرہ میں، جلدی میں تھا، اس

---

(۱) ولو کرر التشهد في القعدة الأولىٰ فعليه السهو وكذا لو زاد على التشهد الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم كذا في التبيين وعليه الفتوىٰ كذا في المضمرات. (عالمگیری ج:۱ ص:۱۲۷)۔

(۲) كل قعدة ليست أخيرة سواء كان في الفرض أو في النفل فإنه يلزمه سجود السهو بتركها ساهيًا ...إلخ. (البحر الرائق ج:۲ ص:۱۰۲، طبع بيروت، كتاب الصلاة، باب سجود السهو)۔

(۳) لو شك بعد الفراغ منها أو بعد ما قعد قدر التشهد لا يعتبر. (شامي ج:۲ ص:۹۲، كتاب الصلاة، باب سجود السهو)۔

(۴) وكيفيته أن يكبّر بعد سلامه الأوّل ويخر ساجدًا ويسبح في سجوده ثم يتشهد ثانيًا ...إلخ. (عالمگیری ج:۱ ص:۱۲۵ الباب الثاني عشر في سجود السهو، طبع رشيديه كوئٹه)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

لئے غلطی سے یہ الفاظ اَدا ہو گئے، میں نے سجدۂ سہو تو کر لیا تھا، یہ بتایئے کہ نماز ہوئی کہ نہیں؟ آیا ایسی حالت میں سجدۂ سہو کرنا چاہئے یا نمازِ دُہرانی چاہئے؟

جواب:...اس سے سجدۂ سہو لازم نہیں ہوا، نماز ہو گئی۔ (۱)

وتر کی نماز میں بھی پہلا قعدہ واجب ہے

سوال:...تین رکعت وتر نماز میں دو رکعت کے بعد تشہد میں بیٹھنا چاہئے یا نہیں؟

جواب:...وتر کی نماز میں بھی دو رکعت پر قعدہ واجب ہے،(۲) اگر بیٹھنا بھول جائے تو سجدۂ سہو لازم ہوگا۔ (۳)

وتروں میں دو رکعت کے بعد غلطی سے سلام پھیرنے پر تصحیح

سوال:...وتر میں دو رکعت کے بعد غلطی سے سلام پھیر لیا جائے اور فوراً ہی غلطی کا احساس ہو جائے تو ساتھ ہی تیسری رکعت مکمل کر کے سجدہ کر لیں یا پھر نئے سرے سے وتر پڑھنے پڑھیں گے؟

جواب:...سجدۂ سہو کر لینا کافی ہے۔ (۴)

کیا التحیات میں تھوڑی دیر بیٹھنے والا سجدۂ سہو کرے گا؟

سوال:...عصر کے چار فرض الگ پڑھ رہے ہوں، پہلی رکعت کے دُوسرے سجدے کے بعد دُوسری رکعت سمجھ کر التحیات میں تھوڑی دیر ٹھہر گئے، ابھی التحیات پڑھنا شروع نہیں کیا تھا کہ یاد آ جائے کہ یہ تو پہلی رکعت ہے، کھڑے ہو جائیں، تو کیا سجدۂ سہو لازم ہوگا یا نہیں؟ اور کیا اسی صورت میں ہمیں دُوسری رکعت کے لئے کھڑا ہونا چاہئے جب تک کہ التحیات مکمل نہ ہو جائے۔

جواب:...ذرا سی دیر ٹھہرنے سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا، یاد آنے پر فوراً کھڑے ہو جانا چاہئے، ذرا سی دیر سے مراد یہ ہے کہ تین مرتبہ ''سبحان اللہ'' کہنے کی مقدار نہ ٹھہرے۔ (۵)

---

(۱) واذا كان آخر الصلاة دعا لنفسه بما شاء. (هداية ج:۱ ص:۱۱۱ باب صفة الصلاة، طبع مكتبه شركت علميه).

(۲) وتجب القعدة الأولٰى قدر التشهد إذا رفع رأسه من السجدة الثانية في الركعة الثانية في ذوات الأربع والثلاث وهو الأصح، هكذا في الظهيرية. (عالمگيرى ج:۱ ص:۷۱، كتاب الصلاة، الباب الرابع، الفصل الثاني عشر في واجبات الصلاة).

(۳) لم ذكر التشهد يحتمل القعدة الأولٰى والثانية والقراءة فيهما وكل ذالك واجب وفيها سجدة السهو هو الصحيح. (هداية ج:۱ ص:۱۵۸، كتاب الصلاة، باب سجود السهو).

(۴) ويسجد للسهو ولو مع سلامه ناويًا للقطع ما لم يتحول عن القبلة أو يتكلم لبطلان التحريمة ...إلخ. (رد المحتار ج:۲ ص:۹۱، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، طبع سعيد).

(۵) والتاخير اليسير وهو ما دون ركن معفو عنه ...إلخ. (شامى ج:۱ ص:۴۶۰ باب سجود السهو، طبع سعيد). أيضًا: وعلٰى قياس ما تقدم أن يعتبر الركن مع سنته وهو مقدر بثلاث تسبيحات ...إلخ. (مراقى الفلاح ص:۲۵۸، باب سجود السهو طبع سعيد).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

التحیات کی جگہ سورۃ پڑھنے پر سجدۂ سہو کرے

سوال:... نماز پوری کرنے کے لئے جب التحیات پڑھتے ہیں، تو اگر التحیات کی جگہ کوئی سورۃ پڑھ لیں یا التحیات غلط پڑھ لیں تو کیا سجدۂ سہو کرنا چاہئے یا نہیں؟

جواب:... اس صورت میں سجدۂ سہو واجب ہے۔ (۱)

التحیات کی جگہ الحمد پڑھنے والا سجدۂ سہو کرے

سوال:... بعض اوقات نماز میں التحیات کے وقت الحمد شریف غلطی سے پڑھی جاتی ہے، اور ایسا عموماً نفل کی نماز میں ہوتا ہے، جبکہ نفل بیٹھ کر پڑھے جاتے ہیں، سجدۂ سہو سے نماز ادا ہو جاتی ہے یا دوبارہ ادا کرنی ہوگی؟

جواب:... سجدۂ سہو کرنے سے نماز ہو جائے گی، (۲) نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے، مگر افضل یہ ہے کہ کھڑا ہو کر پڑھے، بیٹھ کر پڑھنے سے ثواب آدھا رہ جاتا ہے۔ (۳)

کیا رُکوع کی تکبیر بھول جانے سے سجدۂ سہو لازم آتا ہے؟

سوال:... اگر کوئی شخص قیام سے رُکوع میں جاتے ہوئے "اللہ اکبر" کہنا بھول جائے تو سجدۂ سہو تو لازم نہیں آتا؟

جواب:... سجدۂ سہو واجب کے چھوڑنے پر واجب ہوتا ہے، رُکوع اور سجدے کی تکبیریں سنت ہیں، واجب نہیں، اگر کوئی ان کو بھول کر نہ کہے تو سجدۂ سہو واجب نہیں۔ (۴)

تین سجدے کرنے پر سجدۂ سہو واجب ہے

سوال:... بندے نے آج عصر کی نماز قریبی مسجد میں ادا کی جماعت کے ساتھ، جب امام صاحب چوتھی رکعت کے سجدے میں گئے تو بجائے دو سجدوں کے تین سجدے کئے، کیا اس طرح یہ نماز ہو گئی؟ جبکہ ایک سجدہ زائد ہے۔

---

(۱) واذا قرأ الفاتحة مكان التشهد فعليه السهو وكذلك إذا قرأ الفاتحة ثم التشهد كان عليه السهو۔ (عالمگیری ج:۱ ص:۱۲۷ كتاب الصلاة، الباب الثانی عشر فی سجود السهو)۔

(۲) أيضًا۔

(۳) يجوز النفل قاعدًا ولكن له نصف أجر القائم ...إلخ۔ (مراقی الفلاح ص:۲۲۰ كتاب الصلاة، فصل فی صلاة النفل جالسًا، طبع میر محمد كتب خانه)۔

(۴) ولا يجب بترك ..... تكبيرات الإنتقالات ...إلخ۔ (عالمگیری، كتاب الصلاة، الباب الثانی عشر فی سجود السهو ج:۱ ص:۱۲۶)۔ أيضًا: فلا يجب بترك السُّنن والمستحبات ..... وتكبيرات الإنتقالات والتسبيحات ...إلخ۔ (حلبی كبير ص:۴۵۵ فصل فی سجود السهو)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... اگر کسی رکعت میں بھول کر دو کے بجائے تین سجدے کرے تو اس سے سجدۂ سہو واجب ہو جاتا ہے۔[1] پس اگر آپ کے اِمام صاحب نے سجدۂ سہو کر لیا تھا تو نماز ہو گئی، اور اگر سجدۂ سہو نہیں کیا تھا تو اس نماز کا لوٹانا واجب ہے۔[2]

تکبیر کی جگہ ''سمع اللہ لمن حمدہ'' کہہ دیا تو کیا سجدۂ سہو کرنا ہوگا؟

سوال:... نمازِ فجر میں ہماری مسجد کے اِمام صاحب نے سجدے کی حالت میں اللہ اکبر کے بجائے سمع اللہ کہتے ہوئے پھر اللہ اکبر کہہ کر بغیر سجدۂ سہو کے نماز پوری کر لی۔ کیا ہماری نماز بغیر سجدۂ سہو کے ہو گئی یا نہیں؟

جواب:... تکبیر کے بجائے سمع اللہ یا سمع اللہ کے بجائے تکبیر کہہ دی جائے تو سجدۂ سہو لازم نہیں آتا۔[3]

اگر درمیانی قعدہ میں بیٹھنا بھول جائے تو کیا کرے؟

سوال:... اگر ایک آدمی چار رکعت نماز ادا کر رہا ہو، دو رکعت کے بعد التحیات میں نہ بیٹھے اور سیدھا کھڑا ہو جائے اور پھر جب کھڑا ہو تو یاد آئے کہ میں التحیات میں نہیں بیٹھا تو اس صورت میں کیا کرنا چاہئے؟

جواب:... پہلا قعدہ واجب ہے،[4] اور اگر نماز کا واجب بھول جائے تو نماز فاسد نہیں ہوتی، بلکہ سجدۂ سہو لازم آتا ہے،[5] اس لئے اگر کوئی شخص بھولے سے کھڑا ہو گیا تو اب نہ بیٹھے، بلکہ آخر میں سجدۂ سہو کر لے، نماز صحیح ہو جائے گی۔[6]

درمیانی قعدہ میں اگر دُرود بھی پڑھ لیا تو کیا سجدہ کرنا ہوگا؟

سوال:... تین یا چار رکعت والی نماز میں پہلی التحیات میں بیٹھے تو تشہد کے بعد بھول کر دُرود شریف بھی پڑھ گئے، آدھا یا

---

(۱) وذكر في الذخيرة ان سجود السهو يجب بستة أشياء ..... ويجب بتكرار الركن هٰذا الثالث من الستة نحو أن يركع مرتين أو يسجد ثلاث مرات ...إلخ. (حلبی کبیر ص:۴۵۶ فصل فی سجود السهو، طبع سهيل اكيڈمی لاهور).

(۲) (ولها واجبات) لا تفسد بتركها، وتعاد وجوبًا في العمد والسهو إن لم يسجد ..... (قوله وتعاد وجوبًا) أي بترك هٰذه الواجبات أو واحد منها ..... (قوله: إن لم يسجد له) أي للسهو، وهٰذا قيد لقوله والسهو، إذ لا سجود في العمد. (ردالمحتار مع الدر المختار ج:۱ ص:۴۵۶، باب صفة الصلاة، مطلب واجبات الصلاة، طبع ايچ ايم سعيد. أيضًا: البحر الرائق ج:۱ ص:۵۱۵، باب صفة الصلاة، طبع رشيديه).

(۳) لا يجب بترك سنة ..... والتسميع والتحميد ...إلخ. (البحر الرائق ج:۲ ص:۱۰۲، طبع بيروت، أيضًا: فتاوىٰ عالمگيری ج:۱ ص:۱۲۶، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر، في سجود السهو).

(۴) ثم واجبات الصلاة أنواع ..... ومنها القعدة الأولىٰ حتى لو تركها يجب عليه السهو كذا في التبيين. (فتاوىٰ عالمگيری ج:۱ ص:۱۲۶، ۱۲۷، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، طبع رشيديه).

(۵) سجود السهو واجبة ..... فليعلم أنه لا يجب إلّا بترك الواجب من واجبات الصلاة. (حلبی کبیر ص:۴۵۵، فصل فی سجود السهو، طبع سهيل اكيڈمی).

(۶) (سها عن القعود الأوّل من الفرض ثم تذكره، عاد إليه) وتشهد، ولا سهو عليه في الأصح (ما لم يستقم قائمًا) في ظاهر المذهب وهو الأصح (وإلّا) أي وإن إستقام قائمًا (لا، وسجد للسهو). (درمختار ج:۲ ص:۸۳، ۸۴، باب سجود السهو، طبع ايچ ايم سعيد، أيضًا: بخاری ج:۱ ص:۱۶۳، كتاب التهجد، باب ما جاء في السهو إذا قام من ركعتي الفريضة، طبع قديمی).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

پورا، تو اس صورت میں کیا کرنا ہوگا؟ جیسے ہی یاد آئے آدھا دُرود شریف چھوڑ کر کھڑے ہو جائیں یا پھر کیا کریں؟

جواب:... دُرود شریف کو درمیان میں چھوڑ کر کھڑے ہو جائیں، اور اس بھول پر سجدۂ سہو کر لیں۔ (۱)

قعدۂ اُولیٰ میں بھول کر کھڑا ہونے والا یاد دِلانے پر بیٹھ کر سجدۂ سہو کرنے والے کی نماز

سوال:... چار فرضوں کی نماز میں ہمارے حافظ صاحب قعدۂ اُولیٰ میں نہیں بیٹھے، اور حافظ صاحب بالکل سیدھے ہو گئے اور ہم نے اللہ اکبر کر کے بٹھا دیا، اور پھر التحیات پڑھ کے دو رکعتیں پوری کیں، اور بعد میں سجدۂ سہو دِیا، معلوم یہ کرنا ہے کہ ہماری نماز ہوگئی؟

جواب:... اگر دو رکعتوں پر سیدھا کھڑا ہو جائے تو دوبارہ نہیں بیٹھنا چاہئے، بلکہ سجدۂ سہو کر لینا چاہئے، تاہم اگر دوبارہ لوٹ آیا اور سجدۂ کر لیا تو نماز ہوگئی۔ (۲)

دُوسری رکعت میں سورۃ پڑھنے نہ پڑھنے میں یا پہلے قعدہ میں شک ہو تو سجدۂ سہو ضروری ہے

سوال:... ایک شخص کو شک ہو جائے کہ میں نے دُوسری رکعت میں سورۃ پڑھی ہے یا کہ نہیں؟ یا شک ہو جائے کہ میں نے پہلا قعدہ کیا یا کہ نہیں؟ تو اگر شک کی بنا پر سجدۂ سہو کر لیا جائے تو نماز ہو جائے گی؟

جواب:... اگر واجب کے رہ جانے میں شک ہو جائے تو سجدۂ سہو کر لینا ضروری ہے۔ (۳)

درمیانی قعدہ بھول کر کھڑا ہو گیا تو واپس نہ لوٹے بلکہ آخر میں سجدۂ سہو کر لے

سوال:... ایک مرتبہ ہمارے اِمام صاحب سہواً دُوسری رکعت کے بعد قعدہ کئے بغیر اُٹھ کھڑے ہوئے، نمازیوں نے ''اللہ اکبر'' کہہ کر یاد دہانی کرائی، مگر چونکہ وہ یاد دہانی سے قبل ہی سیدھے کھڑے ہو گئے تھے، اس لئے انہوں نے نماز جاری رکھی، اور آخری رکعت میں سجدۂ سہو کیا۔ پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ قیام کی حالت سے قعدہ میں آنے سے زیادہ بہتر ہے کہ سجدۂ سہو کیا جائے۔ غالباً انہوں نے واجب اور سنت کے الفاظ بھی اِستعمال کئے تھے، آپ بتلائیے کہ کیا اِمام صاحب نے دُرست کیا تھا کہ نہیں؟

---

(۱) لو كرر التشهد في القعدة الأولى فعليه السهو وكذا لو زاد على التشهد الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم. (عالمگيري ج: ۱ ص: ۱۲۷، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، طبع وشيديه).

(۲) فلو عاد إلى القعود بعد ذٰلك تفسد صلاته لرفض الفرض لما ليس بفرض، وصححه الزيلعي وقيل لَا تفسد لٰكنه يكون مسيئًا ويسجد لتأخير الواجب، وهو الأشبه كما حققه الكمال وهو الحق بحر ...إلخ. درمختار وفي الشامية. قوله بعد ذٰلك أي بعدها ما استقام قائمًا ...إلخ. قوله لٰكنه يكون مسيئًا أي يأثم كما في الفتح. (رد المحتار ج: ۲ ص: ۸۴، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، طبع ايچ ايم سعيد).

(۳) وكذا إن شك انه الظهر أو في العصر مثلًا أو شك انه صلّٰى ثلاثًا أو أربعًا وشغله عن التسليم ونحو ذٰلك أو فرغ من الفاتحة وتفكر أي سورة يقرأ وطال تفكره يجب عليه سجود السهو ...إلخ. (حلبي كبير ص: ۴۶۵، فصل في سجود السهو، طبع سهيل اكيڈمي لاهور).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... اِمام صاحب نے ٹھیک کیا، پہلا قعدہ چھوڑ کر اگر آدمی سیدھا کھڑا ہوجائے تو واپس نہیں لوٹنا چاہئے، آخر میں سجدۂ سہو کرلینا چاہئے۔ (۱)

اگر قعدۂ اُولیٰ کا اشتباہ ہوگیا تو سجدۂ سہو کرے

سوال:... اگر نماز میں یہ بھول جائے کہ قعدۂ اُولیٰ ہوا یا نہیں؟ تو آخر میں کیا کرنا چاہئے؟

جواب:... اگر سوچنے کے بعد غالب خیال یہی ہو کہ قعدہ اُولیٰ نہیں کیا تو سجدۂ سہو کرے۔ (۲)

بھول کر اِمام کا آخری قعدہ میں کھڑے ہونا

سوال:... ایک مسجد میں جماعت ہو رہی تھی، اِمام صاحب آخری قعدہ میں بغیر التحیات پڑھے بالکل سیدھے کھڑے ہوگئے، مگر لوگوں کے ''اللہ اکبر'' کہنے پر بیٹھ گئے، سجدۂ سہو کیا اور نماز ختم کردی۔ سائل اور اس کے دوست کا موقف یہ تھا کہ نماز دوبارہ پڑھائی جائے، کیونکہ آخری قعدہ فرض ہے اور وہ ادا نہیں ہوا، لوگ نہیں مانے اور سائل اور اس کے دوست نے نماز دوبارہ پڑھ لی۔ اگلی نماز میں سائل موجود نہ تھا، لیکن سنا ہے کہ اِمام صاحب نے بہشتی زیور پڑھ کر لوگوں کو بتایا کہ ان کا طریقہ ٹھیک تھا، اور نماز ہوگئی ہے، اس بات کا تو مجھے یقین ہے کہ قعدہ فرض کے ادا نہ کرنے پر نماز نہیں ہوتی، لیکن پھر خیال آیا کہ شاید جماعت میں اس کی رعایت دی گئی ہو اور اِمام صاحب ہی کا موقف صحیح ہو، آپ اس کا صحیح حل بتادیں۔

جواب:... آخری قعدہ فرض ہے، اگر کوئی شخص بھول کر کھڑا ہوجائے تو جب تک پانچویں رکعت کا سجدہ نہیں کیا، اس کو لوٹ آنا چاہئے، فرض میں تاخیر کی وجہ سے اس پر سجدۂ سہو واجب ہے اور نماز ہوگئی۔ لیکن اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کرلیا تو فرض نماز باطل ہوگئی، ایک اور رکعت ملا کر نماز پوری کرلے اور فرض نئے سرے سے پڑھے۔ (۳)

آپ نے جو صورت لکھی ہے، اس میں اِمام صاحب کا موقف صحیح ہے، کیونکہ اس میں فرض ترک نہیں ہوا، بلکہ فرض میں تاخیر ہوئی تھی، جس کی تلافی سجدۂ سہو سے ہوگئی۔

---

(۱) السادس القعود الأوّل وكذا كل قعده ليست أخيرة سواء كان في الفرض أو في النفل فانه يلزمه سجود السهو بتركها ساهيًا۔ (البحر الرائق ج:۲ ص:۱۰۲ باب سجود السهو، طبع دار المعرفة بيروت)۔ أيضًا: سها عن القعود الأوّل من الفرض ثم تذكره، عاد إليه وتشهد، ولا سهو عليه في الأصح ما لم يستقم قائمًا في ظاهر المذهب وهو الأصح وإلا أي وان إستقام قائمًا لا وسجد للسهو۔ (درمختار ج:۲ ص:۸۳، باب سجود السهو)۔

(۲) ايضاً۔

(۳) (وان سها عن الأخير عاد ما لم يسجد) لأن فيه إصلاح صلاته ..... (وسجد للسهو) لتأخيره فرضًا وهو القعود الأخير ..... (فان سجد بطل فرضه برفعه) لأنه استحكم شروعه في النافلة قبل إكمال أركان المكتوبة ...إلخ۔ (البحر الرائق ج:۲ ص:۱۱۰، ۱۱۱، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، طبع دار المعرفة بيروت، أيضًا: رد المحتار ج:۲ ص:۸۷، كتاب الصلاة، باب سجود السهو)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

اِمام قراءت میں درمیان سے کوئی آیت چھوڑ دے تو کیا سجدۂ سہو ہے؟

سوال:... جہری نماز کے اندر قراءت کے دوران اِمام نے تقریباً تین آیات سے زیادہ پڑھنے کے بعد پوری ایک آیت چھوڑ دی، یا کچھ لفظ چھوڑ کر اسی سورۃ کو آگے سے پڑھنے لگے، نہ ہی مقتدی ٹوک سکے، کیا نماز کا اعادہ کرنا چاہئے یا سجدۂ سہو کافی ہوگا؟

جواب:... اگر پوری آیت چھوڑ دی گئی یا کچھ الفاظِ قرآنیہ چھوڑ دیئے گئے اور اس کے چھوڑنے سے معنی کے اندر کوئی تبدیلی پیدا نہ ہوئی تو ایسی صورت میں نہ نماز کا اعادہ واجب ہے، نہ سجدۂ سہو لازم ہے، نماز دُرست ہوگی۔ (۱)

لقمہ دینے پر صحیح پڑھ لینے سے سجدۂ سہو لازم نہیں

سوال:... ہمارے محلے میں ایک مسجد ہے، میں اس مسجد میں نماز پڑھتا ہوں، اتفاق سے ایک دن اِمام صاحب کسی کام سے باہر گئے ہوئے تھے، لہٰذا ہم نمازیوں نے کسی دُوسرے آدمی کو اِمامت کے لئے کہا، وہ نماز پڑھانے لگے تو ان صاحب سے قراءت میں دو مقام پر غلطی ہوئی، اور نمازیوں نے ان کو لقمہ دیا اور قراءت کو صحیح پڑھایا اور اس طرح نماز ختم ہوئی، نماز جیسے ہی ختم ہوئی تو کچھ نمازیوں نے کہا کہ اِمام صاحب کو سجدۂ سہو کرنا چاہئے، لہٰذا نماز دوبارہ ادا کریں، اور کسی نے کہا کہ نماز صحیح ہوگئی، لوٹانے کی ضرورت نہیں۔ سوال یہ ہے کہ اِمام صاحب سے فرض نماز میں غلطی ہوجائے (جیسی اُوپر بیان کی گئی ہے) تو کیا سجدۂ سہو لازم ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب:... اِمام صاحب کے قراءت میں بھول جانے اور پھر لقمہ دینے پر صحیح پڑھ لینے سے سجدۂ سہو لازم نہیں آتا، نماز صحیح ہوگئی۔ (۲)

''مسبوق'' اور ''لاحق'' کے سجدۂ سہو کا حکم

سوال:... ہمارے اِمام صاحب مغرب کی نماز پڑھا رہے تھے اور دُوسری رکعت میں جب وہ التحیات پڑھنے بیٹھے تو اُٹھنا بھول گئے اور مزید پڑھتے رہے، پیچھے سے کسی نے ''اللہ اکبر'' کہا، اِمام صاحب اُٹھے، تیسری رکعت میں ایک مقتدی آکر شامل ہوئے، اِمام نے سجدۂ سہو کیا، ساتھ ہی بعد میں آنے والے مقتدی نے بھی سجدۂ سہو کیا، اِمام نے سلام کہا، مقتدی کھڑا ہوگیا، جب مقتدی اپنی آخری رکعت میں التحیات پڑھ رہا تھا تو ہمارے گاؤں کے مولانا صاحب نے اس سے کہا کہ سجدۂ سہو کرو، اس نے نہ کیا، حالانکہ غلطی اِمام صاحب نے کی تھی اور مقتدی نے اس کے ساتھ سجدۂ سہو بھی کیا تھا، مگر اِمام کا کہنا ہے کہ اس کو اپنی رکعت میں بھی سجدۂ سہو کرنا چاہئے تھا۔ اِمام صاحب کے پاس ایک کتاب ''رُکنِ دین'' ہے، جس میں لکھا ہوا ہے کہ مقتدی کو اپنی آخری رکعت میں سجدۂ سہو کرنا چاہئے، جبکہ ہم نے دُوسری کتابوں میں دیکھا، مگر وہاں لکھا ہے کہ سجدۂ سہو نہیں ہوگا۔ ہم سب اہلِ سنت سے تعلق رکھتے ہیں اور اس مسئلہ کا جواب

---

(۱) ومنها حذف حرف وان لم يكن على وجه الإيجاز والترخيم فإن كان لا بغير المعنى لا تفسد صلاته ...إلخ. (عالمگيرى ج: ۱ ص: ۷۹، كتاب الصلاة، الفصل الخامس فى زلة القارى).

(۲) بخلاف فتحه على إمامه فإنه لا يفسد مطلقًا لفاتح وآخذ بكل حال ...إلخ. (رد المحتار مع در مختار ج: ۱ ص: ۶۲۲ باب ما لا يفسد الصلاة وما يكره فيها، طبع سعيد).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

براہِ کرم قرآن وحدیث اور فقہِ حنفی کی روشنی میں تحریر فرمائیں، کیونکہ اس نمازی نے اس مسئلے پر اِمام سے جھگڑے کی بنیاد پر اِمام کے پیچھے نماز پڑھنا چھوڑ دی ہے، مقتدی نے کئی جگہ سے تصدیق کروائی تو جواب ملا کہ سجدۂ سہو نہیں ہوگا، جبکہ اِمام صاحب یہ بات کہتے ہیں کہ جو اس کتاب میں لکھا ہے وہ صحیح ہے۔ اِمام صاحب اپنی اس ایک بات پر ڈٹے ہوئے ہیں، اور تصدیق نہیں کرواتے۔ اور یہ بھی آپ بتائیں کہ اس جھگڑے میں مقتدی نے اِمام صاحب کے پیچھے نماز پڑھنا چھوڑ دی ہے اور کیا مقتدی کا یہ فعل صحیح ہے یا کہ غلط؟ اور مقتدی نماز گھر میں پڑھتا ہے۔ جن صاحب نے یہ کتاب لکھی ہے ان کا نام یہ ہے: ''حضرت مولانا شاہ رُکن الدین صاحب''، اس کتاب میں یہ سوال ہے کہ اگر لاحق کے اِمام نے اپنے سہو سے سجدہ کیا تو یہ لاحق کیا کرے؟ اور اس کا جواب یہ ہے کہ اِمام کے سہو سے لاحق پر بھی سجدۂ سہو واجب ہے، اب لاحق نماز کے آخر میں سجدہ کرے جیسے اس کے اِمام نے آخر میں کیا ہے، اور اگر اِمام کے ساتھ کرلے گا تو پھر دوبارہ اس کو کرنا چاہئے (درمختار)۔

جواب:... جو شخص دُوسری یا بعد کی کسی رکعت میں آکر جماعت میں شامل ہوا ہو، اس کو ''مسبوق'' کہتے ہیں،[1] مسبوق کو چاہئے کہ جب اِمام سجدۂ سہو کرے تو یہ سلام پھیرے بغیر اِمام کے ساتھ سجدہ کرلے، اور پھر اِمام کی نماز ختم ہونے کے بعد اپنی رہی ہوئی رکعت یا رکعتیں پوری کرے، ان رکعتوں میں اگر اس کو کوئی سہو ہوجائے تو دوبارہ سجدۂ سہو کرے گا، ورنہ نہیں۔[2] درمختار میں ہے:

''والمسبوق يسجد مع إمامه مطلقًا سواء كان السهو قبل الإقتداء او بعده ثم يقضي ما فاته ولو سها فيه سجد ثانيًا۔'' (درمختار ج:۲ ص:۸۳)

''رُکنِ دین'' میں جو مسئلہ لکھا ہے، وہ صحیح ہے، مگر وہ ''مسبوق'' کا نہیں، بلکہ ''لاحق'' کا ہے، اور ''لاحق'' وہ شخص کہلاتا ہے جو ابتداء سے اِمام کے ساتھ شریک ہو، مگر کسی وجہ سے نماز کا آخری حصہ اِسے اِمام کے ساتھ نہ ملا ہو۔[3] آپ کے اِمام صاحب سے یہ سہو ہوا کہ انہوں نے ''مسبوق'' اور ''لاحق'' کے درمیان فرق نہیں کیا، اس لئے ''لاحق'' کا مسئلہ ''مسبوق'' پر چسپاں کردیا۔

مسبوق اِمام کے پیچھے اگر بھول کر دُرود شریف پڑھ لے تو اس پر سجدۂ سہو نہیں

سوال:... نماز ابھی باقی ہے مگر ایک شخص (اِمام کی) آخری رکعت میں دُرود شریف بھی پڑھ لیتا ہے، تو کیا سجدۂ سہو لازم آتا ہے؟

---

(۱) والمسبوق من سبقه الإمام بها أى بكل الركعات بأن اقتدى به بعد ركوع الأخيرة وقوله أو ببعضها أى بعض الركعات۔ (درمختار مع ردالمحتار ج:۱ ص:۵۹۶ باب الإمامة)۔

(۲) ثم المسبوق إنما يتابع الإمام فى السهو أى فى سجدة السهو بأن سجد هو دون السلام بل ينتظر الإمام حتى يسلم فيسجد فيتابعه فى سجود السهو لا فى سلامه۔ (بدائع الصنائع ج:۱ ص:۱۷۶، فصل فى بيان من يجب عليه السهو ... إلخ)۔

(۳) واللاحق من فاتته الركعات كلها أو بعضها لكن بعد إقتدائه بعذر كغفلة وزحمة وسبق حدث ..... وكذا بلا عذر بأن سبق إمامه ... إلخ۔ (درمختار ج:۲ ص:۵۹۴، باب الإمامة، مطلب فى أحكام المسبوق والمدرك واللاحق)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب: نہیں۔[1]

مسبوق اگر اِمام کے ساتھ سلام پھیر دے تو اب کیا کرے؟

سوال:... اگر ہم ایک یا دو رکعت کے بعد نماز میں شریک ہوتے ہیں لیکن اِمام کے ساتھ سلام پھیر لیتے ہیں تو اس صورت میں کیا ہمیں نماز دوبارہ ادا کرنی ضروری ہے یا نہیں؟

جواب:... نماز دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں، اگر اِمام کے ساتھ ہی سلام پھیرا تھا تو یاد آنے پر فوراً اُٹھ جائیں، اس صورت میں سجدۂ سہو کی بھی ضرورت نہیں، اور اگر امام کے بعد سلام پھیرا تو سجدۂ سہو لازم ہے۔[2]

جماعت سے چھوٹی ہوئی رکعتوں میں غلطی پر سجدۂ سہو کا حکم

سوال:... جماعت سے چھوٹی ہوئی رکعتوں میں اگر کوئی غلطی ہو جائے تو کیا سجدۂ سہو کرنا چاہئے؟

جواب:... اِمام کے فارغ ہونے کے بعد جو رکعتیں مسبوق ادا کرتا ہے، اس میں وہ منفرد یعنی تنہا نماز پڑھنے والے کے حکم میں ہوتا ہے، اس لئے ان میں اگر ایسی غلطی ہو جائے جس سے سجدۂ سہو لازم آتا ہو تو سجدۂ سہو واجب ہے۔[3]

بھول کر اِمام کے ساتھ سلام پھیرنے والا اگر فوراً سجدۂ سہو کر لے تو کیا حکم ہے؟

سوال:... میں اِمام کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا، مگر پہلی رکعت میں شامل نہ ہو سکا، سلام پھیرتے وقت میں نے بھی سلام پھیر لیا، لیکن فوراً یاد آ گیا، لہٰذا میں نے سجدۂ سہو کیا اور اُٹھ کر ایک رکعت نماز پڑھ کر سلام پھیر لیا، کیا اس طریقے سے میری نماز صحیح ہو گئی؟ اگر جس رکعت میں غلطی ہو جائے تو اسی رکعت میں سجدۂ سہو کرنے میں کوئی حرج تو نہیں؟

جواب:... اگر بھول کر اِمام کے ساتھ سلام پھیر دے اور فوراً ہی یاد آ جائے کہ میری رکعت باقی ہے تو اس سے سجدۂ سہو

---

(۱) (فإن سها المؤتم) حالة إقتدائه لم يلزم الإمام ولا المؤتم السجود، لأنه إذا سجد وحده كان مخالفًا لإمامه، وإن تابعه الإمام ينقلب الأصل متبعًا، قيدنا بحالة الإقتداء لأن المسبوق إذا سها فيما يقضيه يسجد له. (اللباب في شرح الكتاب ج: ۱ ص: ۱۰۳، سهو الإمام).

(۲) إن سلم قبل تسليم الإمام أو سلم معًا لا يلزمه ... وإن سلم بعد تسليم الإمام لزمه ...إلخ. (بدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۱۷۶).

(۳) والمسبوق يسجد لسهوه فيما يقضي الصلاة. (فتاوىٰ عالمگيري ج: ۱ ص: ۱۲۹، الباب الثاني عشر في سجود السهو). أيضًا: ولو سها المسبوق فيما يقضيه سجد له أي لسهوه أيضًا، ولا يجزيه سجوده مع الإمام. (مراقي الفلاح على هامش الطحطاوي ص: ۲۵۳، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، طبع مير محمد كتب خانه، أيضًا: فتاوىٰ شامي ج: ۲ ص: ۸۲، ۸۳ باب سجود السهو).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

واجب نہیں ہوگا،[۱] سجدۂ سہو ہمیشہ آخری التحیات میں ادا کیا جاتا ہے، جس رکعت میں غلطی ہو، اسی میں ادا کرنا دُرست نہیں۔[۲]

ایک رکعت زیادہ پڑھ لی تو کیا سجدۂ سہو کرنے سے نماز ہو جائے گی؟

سوال:... مغرب کی نماز فرض میں اِمام صاحب نے تین کی جگہ چار رکعت پڑھا دیں، سلام پھیرتے ہی لوگوں نے کہا کہ چار رکعت ہوئی ہیں، اِمام صاحب سجدۂ سہو میں چلے گئے اور نماز ختم کی اور کہا کہ جن لوگوں نے کہا تھا وہ نماز دوبارہ پڑھ لیں، باقی سب کی نماز ہوگئی، جبکہ اِمام صاحب جب چوتھی رکعت کے لئے کھڑے ہوئے تو مقتدیوں نے لقمہ بھی دیا تھا، مقتدیوں نے اِمام صاحب کو نماز دوبارہ پڑھانے کو کہا لیکن اِمام صاحب راضی نہ ہوئے، اور کہا کہ نماز ہوگئی، اس طرح تقریباً آدھے نمازیوں نے دوبارہ جماعت کرائی، آدھے اِمام صاحب کی بات پر رہے کہ نماز ہوگئی۔ اِمام صاحب نے نماز دوبارہ نہیں پڑھائی۔ آپ اب اس کو واضح کریں کہ نماز ہوئی یا نہیں؟ اس لئے کہ اگر نماز ہوگئی تو جن لوگوں نے دوبارہ نماز پڑھی ان کے لئے کیا حکم ہے؟ اور جن لوگوں نے نہیں پڑھی ان کے لئے کیا ہے؟

جواب:... اگر اِمام صاحب تیسری رکعت کے بعد التحیات میں بیٹھے تھے اور بجائے سلام پھیرنے کے چوتھی رکعت کے لئے کھڑے ہوگئے تو سجدۂ سہو کرنے سے ان کی اور جن مقتدیوں نے گفتگو نہیں کی تھی ان کی نماز ہوگئی،[۳] اور اگر تیسری رکعت پر بیٹھے نہیں تھے سیدھے کھڑے ہوگئے تھے تو کسی کی بھی نماز نہیں ہوئی، دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔[۴]

تین رکعت فرض کو بھول کر چار رکعت پڑھنا

سوال:... مغرب کی نماز میں اِمام صاحب آخری رکعت میں تشہد میں بیٹھے تھے، پیچھے سے کسی مقتدی نے ''سبحان اللہ'' کہا اور اس پر اِمام صاحب بیٹھے رہے، پھر کسی دُوسرے مقتدی نے ''سبحان اللہ'' کہا، اس پر اِمام صاحب کھڑے ہوگئے اور چوتھی رکعت پوری کر کے سجدۂ سہو کیا اور سلام پھیر دیا، کچھ لوگوں کے قول کے مطابق تین فرض ادا ہوگئے، جبکہ ایک زائد رکعت باطل ہوگئی، لیکن کچھ مقتدیوں کا خیال ہے کہ نماز دوبارہ پڑھنی چاہئے اس لئے کہ آخری قعدہ فرض ہے۔

جواب:... قعدۂ اخیرہ میں تشہد پڑھنے کی مقدار بیٹھنا فرض ہے، اگر قعدۂ اخیرہ بالکل ہی ترک کر دیا جائے یا بقدرِ تشہد نہ بیٹھا

---

(۱) وان سلم (أی المسبوق) مع الإمام مقارنًا له أو قبله ساهيًا فلا سهو عليه لأنه فی حال اقتدائه، وان سلّم بعده يلزمه السهو لأنه منفرد. (مراقی الفلاح علی هامش الطحطاوی ص:۲۵۳، باب سجود السهو). أيضًا: المسبوق يتبع إمامه ..... فإن سلم مع الإمام فإن كان عامدًا فسدت صلاته وإلّا لا. (ردالمحتار ج:۲ ص:۸۲ باب سجود السهو).

(۲) لأن سجود السهو أخر عن محل النقصان بالإجماع وانما كان لمعنی ذلک المعنی يقتضی التأخير عن السلام. (بدائع الصنائع ج:۱ ص:۱۷۳، فصل فی بيان محل سجود السهو).

(۳) وان قعد فی الرابعة مثلًا قدر التشهد ثم قام عاد وسلم صح (قوله مثلًا) أی أو قعد فی ثالثه الثلاثی أو فی ثانيه الثنائی. (حاشية الطحطاوی علی الدر المختار ج:۱ ص:۳۱۴، باب سجود السهو).

(۴) وانما تجب الإعادة إذا ترک واجبًا عمدًا جبرًا لنقصانه. (البحر الرائق ج:۲ ص:۲۶۱ باب سجود السهو).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جائے تو فرض ادا نہ ہونے کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی، اعادہ ضروری ہوگا۔[1] جب دُوسرے مقتدی کے ''سبحان اللہ'' کہنے پر اِمام صاحب کھڑے ہوئے تو اگر وہ اس وقت تک تشہد پڑھنے کی مقدار بیٹھ چکے تھے تب تو سجدۂ سہو ادا کرنے کے بعد تین رکعت مغرب کے فرض ادا ہو گئے، اور اگر اِمام صاحب تشہد پڑھنے کی مقدار نہیں بیٹھے، بلکہ اس سے پہلے ہی کھڑے ہو گئے تو سجدۂ سہو کے باوجود مغرب کی فرض نماز فاسد ہو گئی، اس نماز کو دُہرایا جائے گا، البتہ پڑھی ہوئی نماز چار رکعت نفل ہو جائے گی۔[2]

چار رکعت کے بجائے پانچ پڑھنے والا سجدۂ سہو کس طرح کرے؟

سوال:... اگر چار رکعت کے بجائے پانچ رکعت پڑھ لیں اور آخر میں سجدۂ سہو کر لیا تو نماز ہو گئی یا لوٹانا لازمی ہے؟

جواب:... اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے یاد آ جائے تو فوراً قعدہ میں بیٹھ جائے اور سجدۂ سہو کر لے، نماز ہو گئی، اور اگر اس وقت یاد آیا جبکہ پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا تھا تو ایک رکعت اور ملا کر چھ رکعتیں پوری کر لے، اب اگر چوتھی رکعت کے بعد قعدہ کیا تھا تب تو اس کے فرض ادا ہو گئے، ورنہ یہ چھ رکعتیں نفل بن گئیں، فرض دوبارہ پڑھے، مگر دونوں صورتوں میں سجدۂ سہو لازم ہے۔[3]

غلطی سے پانچ رکعتیں پڑھ لیں تو کیا سجدۂ سہو سے دُرست ہو جائیں گی؟

سوال:... ظہر کی فرض نماز میں اِمام صاحب نے غلطی سے پانچ رکعتیں پڑھ لیں، سلام پھیرنے کے بعد اِمام صاحب نے فرمایا کہ نماز دوبارہ ہوگی، جبکہ میں نے سنا ہے کہ اگر پانچ رکعتیں غلطی سے پڑھ لی جائیں اور آخر میں سجدۂ سہو کر لیا جائے تو نماز صحیح ہو جاتی ہے۔

---

(۱) ومنها أی من الفرائض الصلوٰة القعود الأخير مقدار التشهد ..... والقعدة الأخيرة فرض فی الفرض والتطوع حتّٰی لو صلّٰی رکعتين ولم يقعد فی آخرهما وقام وذهب تفسد صلاته كذا فی الخلاصة ...إلخ۔ (عالمگيری ج: ۱ ص: ۷۱ الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الأوّل فی فرائض الصلاة)۔

(۲) ولو سها عن القعود الأخير كله أو بعضه عاد ما لم يقيدها بسجدة ..... وسجد للسهو لتأخير القعود وإن قيدها بسجدة تحول فرضه نفلًا برفعه ..... وإن قعد فی الرابعة مثلًا قدر التشهد ثم قام عاد وسلم ..... وإن سجد للخامسة سلموا، وضم إليها السادسة ..... لتصير الركعتان له نفلًا وسجد للسهو۔ (تنوير الأبصار مع الدر المختار ج: ۲ ص: ۸۵ تا ۸۷ باب سجود السهو)۔ وفی الطحطاوی علی الدر المختار، باب سجود السهو (ج: ۱ ص: ۳۱۴، طبع رشيديه) (قوله مثلًا) أی أو قعد فی ثالثه الثلاثی أو ثانيه الثنائی۔

(۳) رجل صلی الظهر خمسًا وقعد فی الرابعة قدر التشهد ان تذكر قبل أن يقيد الخامسة بالسجدة إنها الخامسة عاد إلی القعدة وسلم ويسجد للسهو وإن تذكر بعد ما قيد الخامسة بالسجدة انها الخامسة لَا يعود إلی القعدة ولَا يسلم بل يضيف إليها ركعة أخریٰ حتی يصير شفعًا ويتشهد ويسلم ويسجد للسهو ..... وإن لم يقعد علٰی رأس الرابعة حتی قام إلی الخامسة إن تذكر قبل أن يقيد الخامسة عاد إلی القعدة هٰكذا فی المحيط ..... وإن قيد الخامسة بالسجدة فسد ظهره عندنا كذا فی المحيط ..... وتحولت صلاته نفلًا عند أبی حنيفة وأبی يوسف رحمهما الله تعالٰی۔ (عالمگيری ج: ۱ ص: ۱۲۹، الباب الثنی عشر فی سجود السهو)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... اگر چوتھی رکعت پر بیٹھ کر پانچویں کے لئے کھڑے ہوجائیں، تب تو سجدۂ سہو کرنے سے نماز ہوجائے گی، اور اگر چوتھی رکعت پر آخری قعدہ نہیں کیا، پانچویں کے لئے کھڑے ہوگئے اور پانچویں رکعت کا سجدہ بھی کرلیا تو فرض نماز بالکل باطل ہوگئی، اب اس کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے، اس صورت میں سجدۂ سہو کرلینا کافی نہیں۔ (۱)

عید کی تکبیرات اِمام زیادہ کہہ دے یا کم کردے تو سجدۂ سہو کرے

سوال:... عید کی نماز میں زائد چھ تکبیروں سے اِمام سات یا آٹھ تکبیریں کہہ دے، یا اِمام سے پہلی یا دُوسری رکعت میں زائد تکبیریں چھوٹ جائیں تو کیا کرنا چاہئے؟

جواب:... دونوں صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہے، (۲) لیکن اگر مجمع زیادہ ہو اور سجدۂ سہو کرنے سے مقتدیوں کی نماز میں گڑبڑ کا اندیشہ ہو تو سجدۂ سہو نہ کرے۔ (۳)

جمعہ اور عیدین میں سجدۂ سہو نہ کرنے کی گنجائش ہے

سوال:... نمازِ جمعہ کی آخری رکعت میں مولوی صاحب التحیات کے بعد ''اللہ اکبر'' کہہ کر دوبارہ سیدھے کھڑے ہوگئے اور تقریباً دو یا ڈیڑھ منٹ تک سیدھے کھڑے رہنے کے بعد فوراً بیٹھ گئے اور اس کے بعد سلام پھیر دیا، لیکن سجدۂ سہو نہیں کیا، پھر خود ہی مولوی صاحب نے یہ اعلان کیا کہ ہم آخری رکعت میں التحیات پڑھ چکے تھے، اس لئے سجدۂ سہو لازم نہیں ہے، اور جمعہ کی نماز میں چاہے فرض چھوٹ جائے یا واجب اس میں نہ تو نماز کو دوبارہ پڑھنا چاہئے اور نہ سجدۂ سہو کرنا چاہئے، کیا یہ مسئلہ دُرست ہے؟

جواب:... آخری رکعت میں التحیات پڑھ کر اگر کھڑا ہوجائے تو سجدۂ سہو لازم ہوجاتا ہے، (۴) مگر جمعہ اور عیدین کی نماز میں اگر مجمع بہت زیادہ ہو اور سجدۂ سہو کرنے سے نمازیوں کی پریشانی کا اندیشہ ہو تو سجدۂ سہو نہ کرنا بہتر ہے۔ (۵) اور مولوی صاحب کا یہ کہنا کہ

---

(۱) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۳ ملاحظہ فرمائیں۔

(۲) والسهو يلزم أي يجب ..... إذا زاد في صلٰوته فعلًا من جنسها ليس منها ..... أو ترك فعلًا مسنونًا أي واجبًا عرف وجوبه بالسُّنّة أو ترك ..... تكبيرات العيدين أو بعضها أو تكبيرة الركعة الثانية منهما. (اللباب في شرح الكتاب ج: ۱ ص: ۱۰۲، ۱۰۳، باب سجود السهو، طبع قديمي). أيضًا: (قوله أو تكبيرات العيدين) أو البعض لأنه واجب وكذا إذا ترك تكبيرة الركوع من صلٰوة العيد يجب السهو. (الجوهرة النيرة ج: ۱ ص: ۹۲ باب سجود السهو).

(۳) السهو في العيدين والجمعة والمكتوبة والتطوع واجب إلّا ان مشايخنا قالوا لا يسجد للسهو في العيدين والجمعة لئلّا يقع الناس في الفتنة. (عالمگيري ج: ۱ ص: ۱۲۸، الباب الثاني عشر في سجود السهو).

(۴) ولا يجب السجود إلّا بترك واجب أو تاخيره أو تاخير ركن أو تقديمه ...إلخ. (فتاوىٰ عالمگيري ج: ۱ ص: ۱۲۶، باب سجود السهو). أيضًا: وإن قعد الأخير ثم قام، عاد وسلم من غير إعادة التشهد ..... وسجد للسهو. (مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي ص: ۴۷۰، باب سجود السهو).

(۵) إن مشايخنا قالوا لا يسجد للسهو في العيدين والجمعة لئلّا يقع الناس في فتنة كذا في المضمرات. (عالمگيري ج: ۱ ص: ۱۲۸). أيضًا: ولا يأتي الإمام بسجود السهو في الجمعة والعيدين دفعًا للفتنة بكثرة الجماعة. (حاشية الطحطاوي مع مراقي الفلاح، باب سجود السهو ص: ۴۶۵، ۴۶۶ طبع قديمي).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جمعہ کی نماز میں چاہے فرض چھوٹ جائے دوبارہ نماز نہیں پڑھنی چاہئے، غلط ہے۔ فرض چھوٹ جانے کی صورت میں نماز کا لوٹانا ضروری ہے اور واجب چھوٹ جانے کی صورت میں سجدۂ سہو لازم ہو جاتا ہے، لیکن جمعہ اور عیدین میں اگر مجمع زیادہ ہو تو سجدۂ سہو نہ کیا جائے۔

فرضوں میں یاد آئے کہ سنتوں میں سجدۂ سہو کرنا تھا تو اَب کیا کرے؟

سوال:... ظہر کی نماز اگر الگ پڑھ رہے ہوں، چار سنت پڑھیں اور اس میں کوئی ایسی غلطی ہو جائے جس پر سجدۂ سہو واجب ہو جائے اور سجدۂ سہو کرنا بھول جائے، اب چار فرض بھی شروع کر دیں، فرض کی دُوسری رکعت میں یاد آیا کہ سجدۂ سہو سنتوں میں بھول گئے تھے تو کیا یہ چار سنتیں فرض کے بعد پڑھیں گے یا فرض کی دُوسری رکعت میں سلام پھیریں اور پھر چار سنتیں پڑھیں اور اس کے بعد چار فرض اور پھر نماز پوری کریں؟

جواب:... فرض نماز پوری کر لیں، بعد کی دو سنتیں بھی پڑھ لیں، اس کے بعد ان چار رکعتوں کو لوٹا لیں۔ (۱)

نفل نماز بیٹھ کر شروع کی اس کے بعد کھڑا ہو گیا تو سجدۂ سہو نہیں

سوال:... نفل نماز کی نیت بیٹھ کر باندھی، سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد خیال آیا کہ ثواب آدھا ملے گا، کھڑا ہو گیا اور سورۃ پڑھ کر رُکوع کیا، یا ایک رکعت بیٹھ کر پڑھنے کے بعد خیال آیا تو دُوسری رکعت کھڑے ہو کر پڑھی، اس کے لئے کیا حکم ہے، کیا سجدۂ سہو کیا جائے گا یا نماز دُہرانا ہوگی؟

جواب:... جو صورت آپ نے لکھی ہے یہ بالاتفاق جائز ہے، (۲) اس لئے نہ سجدۂ سہو لازم، نہ نماز کا دُہرانا۔ اس کے برعکس نفل نماز کھڑے ہو کر شروع کرنا اور بیٹھ کر پوری کرنا حضرت اِمام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جائز ہے اور حضرت اِمام ابو یوسفؒ اور حضرت اِمام محمدؒ کے نزدیک جائز نہیں۔ (۳)

سجدۂ سہو کب تک کر سکتا ہے؟

سوال:... نماز میں غلطی ہونے کی صورت میں سجدۂ سہو کرنا پڑتا ہے، اکثر بھول جاتا ہوں، سلام پھیرنے کے قریب یاد آتا ہے، اس وقت سوچ میں پڑ جاتا ہوں کہ سجدۂ سہو کروں یا نہیں؟ لیکن یہ سوچ کر سجدۂ سہو کر لیتا ہوں کہ نہ کرنے سے کرنا بہتر ہے، آپ یہ بتائیے کہ اگر بالکل بھول جائے اور دونوں سلام پھیرنے کے بعد یاد آئے تو کیا کرنا چاہئے؟ کیونکہ سجدۂ سہو کرنا بھول گیا؟

جواب:... نماز کے اندر جب بھی یاد آ جائے سجدۂ سہو کر لیا جائے، اور سلام پھیرنے کے بعد جب تک اپنی جگہ قبلہ رُخ بیٹھے

---

(۱) (ولها واجبات) لا تفسد بتركها، وتعاد وجوبا في العمد والسهو إن لم يسجد ..... قوله (وتعاد وجوبا) أي بترك هذه الواجبات أو واحد منها (قوله: إن لم يسجد له) أي للسهو، وهذا قيد لقوله والسهو، إذ لا سجود في العمد. (ردالمحتار على الدر المختار ج: ۱ ص: ۴۵۲، كتاب الصلاة، مطلب واجبات الصلاة).

(۲) ولو افتتح التطوع قاعدا فأدى بعضها قاعدا وبعضها قائما أجزاه .. إلخ. (بدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۲۹۸).

(۳) ولو افتتح التطوع قائما ثم أراد أن يقعد من غير عذر فله ذلك عند أبي حنيفة استحسانا وعند أبي يوسف ومحمد لا يجوز. (بدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۲۹۷، فصل في بيان ما يفارق التطوع الفرض فيه).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

ہوں اور کوئی ایسا کام بھی نہیں کیا جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے، اس وقت تک سجدۂ سہو کر سکتے ہیں۔[1] سجدۂ سہو کے بعد دوبارہ التحیات وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرا جائے،[2] اور اگر سلام پھیر کر کوئی ایسا کام کرلیا جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے، تو نماز کو دوبارہ لوٹانا واجب ہے۔[3]

دونوں طرف سلام پھیرنے کے بعد سجدۂ سہو کرسکتا ہے

سوال:... نماز میں دونوں طرف سلام پھیرنے کے بعد سجدۂ سہو کرنے سے نماز ہو جاتی ہے یا کہ نہیں؟

جواب:... اگر بھول کر دونوں طرف سلام پھیر دیا ہو تو سجدۂ سہو کرسکتا ہے، بشرطیکہ اپنی جگہ سے نہ ہٹا ہو۔[4]

دُرود شریف پڑھتے وقت سجدۂ سہو یاد آئے تو کب سجدۂ سہو کرے؟

سوال:... نماز کی کتاب میں سجدۂ سہو کا طریقہ لکھا ہے کہ نماز میں کوئی غلطی ہو جائے تو نماز کے آخر میں التحیات پڑھنے کے بعد ایک طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرلیں۔ اگر نماز کے آخر میں التحیات پڑھ کر سجدۂ سہو کرنا بھول جائے، دُرود شریف پڑھتے وقت یا دُرود شریف کے بعد دُعا پڑھتے وقت سجدہ سہو کرنا یاد آئے تو ایسی صورت میں کیا التحیات پڑھ کر سجدۂ سہو کریں گے؟ نیز یہ کہ پوری دُرود شریف یا پوری دُعا پڑھنے کے بعد سجدۂ سہو کرنا ہے یا درمیان میں جس وقت بھی یاد آئے، اسی وقت سجدۂ سہو کرنا ہے؟

جواب:... جب یاد آجائے سلام پھیر کر سجدۂ سہو کرلیا جائے، اور دوبارہ التحیات، دُرود شریف، دُعائیں پڑھ کر سلام پھیر دیا جائے۔[5]

الحمد کی جگہ التحیات پڑھ کر نماز پوری کی، وتر پڑھتے ہوئے یاد آنے پر دو وتر پر سلام پھیر دیا تو کیا سجدۂ سہو سے نماز ہو جائے گی؟

سوال:... میں سفر میں تھا، میں نے عشاء کی نماز قصر پڑھی، پھر دو رکعت سنت پڑھنا شروع کی، دُوسری رکعت میں بجائے الحمد کے التحیات کی دُعا پڑھتے ہوئے یاد آیا کہ یہ تو غلطی ہوئی، سوچا نماز پوری کرلوں، پھر سجدۂ سہو کرلوں گا، لیکن سجدۂ سہو بھی بھول گیا، نماز پوری کرلی پھر تین رکعت وتر پڑھنی شروع کی، دُوسری رکعت میں یاد آیا کہ سنت میں سجدۂ سہو رہ گیا تھا، اس لئے وہ نماز کالعدم ہوئی،

---

(۱) ویسجد للسهو ولو مع سلامه ناویًا للقطع ما لم یتحول عن القبلة أو یتکلم لبطلان التحریمة. (رد المحتار ج:۲ ص:۹۱، کتاب الصلاة، باب سجود السهو).

(۲) وکیفیته أن یکبر بعد سلامه الأوّل ویخر ساجدًا ویسبح فی سجوده ثم یفعل ثانیًا کذالک ثم یتشهد ثانیًا ثم یسلم، کذا فی المحیط. (فتاویٰ عالمگیری ج:۱ ص:۱۲۵، کتاب الصلاة، الباب الثانی عشر فی سجود السهو).

(۳) ویسجد للسهو ..... ما لم یتحول عن القبلة أو یتکلم لبطلان التحریمة (قوله لبطلان التحریمة) أی بالتحول أو التکلم وقیل ..... أو یخرج من المسجد. (ردالمحتار علی الدر المختار ج:۲ ص:۹۱، باب سجود السهو).

(۴) ویسجد للسهو ولو مع سلامه ناویًا للقطع ما لم یتحول عن القبلة أو یتکلم لبطلان التحریمة ...إلخ. (درمختار ج:۲ ص:۹۱، کتاب الصلاة، باب سجود السهو).

(۵) ومحله بعد السلام سواء کان من زیادة أو نقصان. (عالمگیری ج:۱ ص:۱۲۵)، ایضاً صفحہ ہٰذا کا حاشیہ نمبر ۲ ملاحظہ ہو.

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

لہٰذا اس وتر کی دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیا کہ یہ دو رکعت سنت کا بدل ہو جائے، اس کے بعد از سرِ نو تین رکعت وتر پوری کی۔ سوال یہ ہے کہ اگر میں سنت میں دُوسری رکعت کے قعدے میں سجدۂ سہو کر لیتا تو کیا نماز ہو جاتی؟ یا الحمد نہ پڑھنے سے نماز سجدۂ سہو کے باوجود صحیح نہ ہوتی؟ دُوسرا سوال یہ ہے کہ میں نے جو عین نماز کے دوران وتر میں اس کو دو رکعت سنت میں تبدیل کر دیا، وہ دُرست ہوا یا غلط؟

جواب:... نماز سنت (اور نفل) کی تمام رکعتوں میں قراءت فرض ہے، اگر آپ نے بھول کر التحیات شروع کر دی، پھر یاد آنے پر سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی اور سورۃ پڑھ کر رُکوع کیا، تو سجدۂ سہو کئے بغیر آپ کی نماز صحیح ہو گئی، آپ پر سجدۂ سہو کرنا واجب نہیں۔[1] اور اگر آپ التحیات پڑھ کر رُکوع میں چلے گئے، قراءت چھوڑ دی، تو آپ کی نماز صحیح نہیں ہوئی، کیونکہ نماز کا فرض (یعنی قراءت) آپ سے چھوٹ گیا،[2] اگر نماز کا واجب بھول جائیں تو اس کی تلافی سجدۂ سہو سے ہو جاتی ہے، فرض چھوٹ جائے تو اس کی تلافی سجدۂ سہو سے نہیں ہوتی۔ بعد میں وتر کی نماز میں آپ نے دو رکعت پر سلام پھیر دیا، آپ کو ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا، چونکہ آپ نے نماز توڑ دی، اس لئے سنت ادا نہیں ہوئی۔

---

(۱) ولو قرأ التشهد فی القیام إن کان فی الرکعة الأولٰی لَا یلزمه شیء، وإن کان فی الرکعة الثانیة إختلف المشائخ فیه والصحیح أنه لَا یجب، کذا فی الظهیریة. ولو تشهد فی قیامه قبل قراءة الفاتحة فلا سهو علیه .. إلخ. (فتاویٰ عالمگیری ج:۱ ص:۱۲۷، الباب الثانی عشر فی سجود السهو). أیضًا: (وکل النفل والوتر) أی القراءة فرض فی جمیع رکعات النفل والوتر ...إلخ. (البحر الرائق ج:۲ ص:۶۰).

(۲) فإن کان المترک فرضًا تفسد الصلاة، وإن کان واجبًا لَا تفسد ولٰکن تنتقص وتدخل فی حد الکراهة ...إلخ. (بدائع الصنائع ج:۱ ص:۱۶۷، کتاب الصلاة، فصل فی بیان أن المتروک ساهیًا هل یقضٰی أم لَا). ولَا یجب السجود إلَا بترک واجب أو تأخیره ..... أو تغییر واجب ...إلخ. (فتاویٰ عالمگیری ج:۱ ص:۱۲۶، الباب الثانی عشر فی سجود السهو).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

مسافر کی نماز

کتنے فاصلے کی مسافت پر قصر نماز ہوتی ہے؟

سوال:... قصر نماز کے لئے تین منزل ہونا ضروری ہے، ایک منزل کتنے کلومیٹر یا میل کے برابر ہوتا ہے؟

جواب:... مختار قول کے مطابق ایک منزل ۱۶ میل اور تین منزل ۴۸ میل کے برابر ہوتی ہے، اور ۴۸ میل کے ۷۷ کلومیٹر بنتے ہیں۔ (۱)

نماز کو قصر کرنے کی رعایت قیامت تک کے لئے ہے

سوال:... کیا نماز قصر کی رعایت صرف پہلے وقتوں کے لئے تھی جبکہ لوگ پیدل سفر کیا کرتے تھے یا اب بھی ہے؟

جواب:... صرف پہلے وقتوں کے لئے نہیں تھی، بلکہ قیامت تک کے لئے ہے۔ (۲)

سفر کی کیا حد ہے؟

سوال:... سفر کی کیا حد مقرر ہے؟ اور کیا سفری نمازوں کی قضا میں بھی فرض آدھے پڑھے جائیں گے؟

جواب:... سفر کی حد ۴۸ میل ہے، (۳) سفر کی قضا نمازیں بھی آدھی پڑھی جائیں گی۔ (۴)

---

(۱) قال فی النهایة: التقدیر بثلاث مراحل قریب من التقدیر بثلاثة أیام، لأن المعتاد من الیسیر فی کل یوم مرحلة واحدة خصوصًا فی أقصر أیام السنة کذا فی المبسوط۔ (ردالمحتار ج:۲ ص:۱۲۳ باب صلاة المسافر، طبع سعید)۔

فتاویٰ رشیدیہ میں ہے: سوال: کتنی مسافت سفر میں نماز قصر کرنا چاہئے حسبِ احادیثِ صحیحہ؟ جواب: چار برید جس کی سولہ سولہ میل کی تین منزلیں ہوتی ہیں، حدیث مؤطا مالک سے ثابت ہوتی ہیں، مگر مقدار میل کی مختلف ہے، لہٰذا تین منزل جامع سب اقوال کو ہوجاتی ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ، تألیف: حضرت گنگوہی رحمہ اللہ، مشمولہ: تالیفاتِ رشیدیہ ص:۳۵۸، طبع ادارہ اسلامیات لاہور)۔

(۲) عن ابن عباس رضی الله عنه قال: ان الله تعالیٰ فرض الصلوٰة علیٰ لسان نبیکم علی المسافر رکعتین وعلی المقیم أربعًا وفی الخوف رکعة۔ (صحیح مسلم ج:۱ ص:۲۴۱)۔ أیضًا: عن عائشة أمّ المؤمنین رضی الله عنها قالت: فرض الله الصلاة حین فرضها رکعتین رکعتین فی الحضر والسفر، فاقرت صلاة المسافر، وزیدت فی صلاة الحضر۔ (صحیح البخاری ج:۱ ص:۵۱، کتاب الصلاة، باب کیف)۔

(۳) ایضاً حاشیہ نمبر ۱ ملاحظہ ہو۔

(۴) (والقضاء یحکی) أی یشابه الأداء سفرًا وحضرًا لأنه بعد ما تقرر لا یتغیر (قوله والقضاء) أی فلو فاتته صلوٰة المسافر وقضاها فی الحضر یقضیها مقصورة کما لو أداها۔ (فتاویٰ شامی ج:۲ ص:۱۳۵ باب صلاة المسافر)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

قصر نماز کے لئے سفر کی حد کتنی ہے؟

سوال:... سفر کی مقرّرہ حد کتنی ہے جس کے بعد سفر کی نماز قصر پڑھی جاتی ہے، یعنی چار فرض کی جگہ دو فرض پڑھے جاتے ہیں؟ اور اگر سفر نماز باجماعت پڑھی جائے تو کتنے فرض پڑھے جاتے ہیں؟ سفر کی نماز میں پوری رکعتیں یعنی پوری نماز پڑھی جائے یا صرف فرض پڑھے جائیں؟ کتنے دنوں کا قیام ہو تو تب تک پوری نماز نہ پڑھی جائے؟ اس بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب:... سفر کی نماز اَڑتالیس (۴۸) میل پر ہوتی ہے، یعنی آدمی اپنی بستی کو چھوڑ دے اور اَڑتالیس میل کا اِرادہ ہو تو قصر ہے۔[1] سفر میں اگر جماعت کی نماز پڑھائی جائے تو قصر ہی ہوگی۔ البتہ اگر نماز پڑھانے والا مقیم ہو تو اس کے پیچھے مسافر کو بھی پوری نماز پڑھنی پڑے گی۔[2]

دورانِ سفر نمازیں مؤخر کر کے منزل پر اِطمینان سے پڑھنا

سوال:... کیا دورانِ سفر نمازوں کو مؤخر کر کے منزل پر پہنچ کر بہ اِطمینان تمام کو ملا کر پڑھنا دُرست ہے؟

جواب:... یہ جائز نہیں، بلکہ سفر کی نماز سفر ہی میں پڑھنی چاہئے،[3] اگر پانی نہ ملے تو تیمّم کرے۔[4]

گھر سے نکلتے ہی مسافر ہو جائیں گے یا اسٹیشن پہنچ کر؟

سوال:... کیا گھر سے نکلتے ہوئے مسافر ہو جائیں گے یا اسٹیشن پر پہنچ کر؟ جیسے سٹی اسٹیشن اور کینٹ اسٹیشن یا شہر سے باہر نکلنے کے بعد؟

جواب:... جب آدمی اپنے شہر کی حدود سے باہر نکل جائے تب مسافر ہوتا ہے، جب تک اپنے شہر کی حدود کے اندر رہے،

---

(۱) من خرج من عمارة موضع إقامته قاصدًا مسيرة ثلاثة أيام ولياليها بالسير الوسط مع الإستراحات المعتادة من أقصر أيام السنة ..... صلى الفرض الرباعي ركعتين حتّٰى يدخل موضع مقامه. (درمختار ج:۲ ص:۱۲۱ باب صلاة المسافر، أيضا فتاوىٰ قاضيخان ج:۱ ص:۱۶۴، باب صلاة المسافر).

(۲) وإن اقتدى مسافر بمقيم أتم أربعًا ...إلخ. (عالمگيرى ج:۱ ص:۱۴۲، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر). أيضًا: وأما إقتداء المسافر بالمقيم فى الوقت أتم أربعًا. (الهداية ج:۱ ص:۱۶۶، باب صلاة المسافر، طبع شركت علمية).

(۳) عن ابن مسعود رضى الله عنه: والذى لَا إله إلّا غيره! ما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة قط إلّا وقتها ...إلخ. (أدلة الحنفية ص:۱۱۹، باب لَا يجمع بين الصلاتين). أيضًا عن عبدالله قال: ما رأيت النبى صلى الله عليه وسلم صلّى صلاة لغير ميقاتها ...إلخ. (بخارى ج:۱ ص:۲۲۸، كتاب المناسك، باب متىٰ يصلى الفجر بجمع، أيضًا: صحيح مسلم، كتاب الحج، طبع قديمى).

(۴) وَإِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ. (المائدة:۶). أيضًا: ومن عجز عن إستعماله لبعده ميلًا ..... تيمم لهٰذه الأعذار كلها. (ردالمحتار ج:۱ ص:۲۳۲، ۲۳۶ باب التيمم).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

اس وقت تک مقیم ہے، مسافر نہیں۔ اسٹیشن اگر آبادی کے اندر ہو، جیسا کہ کراچی کا اسٹیشن ہے، تو وہاں آدمی مقیم ہے مسافر نہیں۔ (۱)

شہر کے اندر گاڑی میں دو رکعت پڑھنا

سوال:... بعض حضرات دیکھے گئے دو ڈھائی بجے گھر سے نکلتے ہیں اور ظہر کی نماز اسٹیشن یا گاڑی پر اَدا کرتے ہیں صرف دو رکعت، کیا یہ صحیح ہے؟

جواب:... گاڑی جب شہر سے باہر نکل جائے گی اس وقت مسافر ہوگا، شہر کے اندر اسٹیشن یا گاڑی میں دو رکعت پڑھنا غلط ہے۔ (۲)

مسافر، شہر کی آبادی سے باہر نکلتے ہی قصر پڑھے گا

سوال:... ایک مسافر جو کہ کسی گاڑی کے ذریعہ سفر کر رہا ہے وہ گاڑی کچھ ہی دیر بعد روانہ ہونے والی ہے یا روانہ ہو چکی ہے، لیکن اس نے ابھی ۴۸ میل کا فاصلہ طے نہیں کیا، اس وقت اگر نماز کا وقت ہو جائے تو کیا اس نماز کو بھی قصر پڑھیں گے؟

جواب:... جب مسافر ۴۸ میل یا اس سے زیادہ مسافت کے سفر کی نیت کر کے اپنے شہر کی آبادی سے نکل جائے تو قصر شروع ہو جائے گی۔ (۳)

قصر نماز کے لئے کس راستے کا اعتبار ہے؟

سوال:... میرے گاؤں سے پشاور شہر کو تین راستے جاتے ہیں، ایک راستہ اڑتالیس میل کا ہے جو سڑک اور سواری کا ہے، اور ہمیشہ ہم لوگ ۴۸ میل والے راستے پر پشاور کی طرف جاتے ہیں، اور دُوسرا راستہ چالیس میل سواری کا راستہ ہے، اور تیسرا راستہ پیادہ ۳۵ میل کا ہے۔ جب میں ۴۸ میل پر پشاور کو جاتا ہوں تو مجھے نماز قصر کا حکم ہے یا دُوسرے راستے کا حکم ہے؟ نماز قصر کروں یا پوری نماز ادا کروں؟ شرعی حکم ارشاد فرمائیں۔

---

(۱) فلا یصیر مسافرًا قبل أن یفارق عمران ما خرج منه من الجانب الذی خرج منه حتّی لو کان ثمة محلة منفصلة عن المصر وقد کانت متصلة به لَا یصیر مسافرًا ما لم یجاوزها، ولو جاوز العمران من جهة خروجه وکان بحذائه محلة من الجانب الآخر یصیر مسافرًا ...إلخ. (حلبی کبیر ج: ۱ ص: ۵۳۶، فصل فی صلاة المسافر).

(۲) ثم المعتبرة المجاوزة من الجانب الذی خرج منه حتی لو جاوز عمران المصر قصر. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۳۹، کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر).

(۳) ومن خرج من عمارة موضع إقامته من جانب خروجه وإن لم یجاز من الجانب الآخر قاصدًا مسیرة ثلاثة أیام ولیالیها من أقصر أیام السنة ..... صلّی الفرض الرباعی رکعتین وجوبًا لقول ابن عباس إن الله فرض علی لسان نبیکم صلاة المقیم أربعًا، والمسافر رکعتین. وفی الشامیة: (قوله من جانب خروجه إلخ) قال فی شرح المنیة: فلا یصیر مسافرًا قبل أن یفارق عمران ما خرج منه من الجانب الذی خرج ...إلخ. (ردالمحتار علی الدر المختار ج: ۱ ص: ۱۲۱، ۱۲۳، کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، طبع ایچ ایم سعید).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... جس راستے پر سفر کیا جائے اس کا اعتبار ہے، اگر وہ اڑتالیس میل ہو تو قصر لازم ہے، خواہ دُوسرا راستہ اس سے کم مسافت کا ہو۔ (۱)

شہر کا ایک قریبی راستہ ہو، دُوسرا دُور کا تو قصر کے لئے مسافت کا اِعتبار ہوگا

سوال:... گاؤں خرم زئی اور کوئٹہ کے درمیان دو راستے ہیں، ایک راستہ ۷۸ کلومیٹر کے فاصلے کا ہے، جبکہ دُوسرا راستہ ۴۵ یا ۵۰ کلومیٹر کے فاصلے کا ہے، ہم جب ۷۸ کلومیٹر کے فاصلے سے سفر کرتے ہیں تو نماز قصر پڑھتے ہیں، جب ہم ۴۵ یا ۵۰ کلومیٹر کے فاصلے سے سفر کرتے ہیں تو ہمیں پوری نماز پڑھنی چاہئے یا قصر؟

جواب:... جس راستے سے جانا ہو، اس کا اِعتبار ہے، اگر وہ مسافتِ سفر ہو تو قصر کرے، نہ ہو تو نہ کرے۔ (۲)

اگر کسی نے اڑتالیس میل سے کم والے راستے پر سفر شروع کیا اور راستے میں لمبے سفر کا ارادہ کرلیا تو قصر کرے گا

سوال:... ایک شخص نے اڑتالیس میل سے کم والے راستے پر سفر شروع کیا، تیس چالیس میل کے بعد ارادہ ساٹھ میل والے راستے پر سفر کرنے کا ہوا، ابھی جو نماز یہ پڑھے گا قصر پڑھے گا یا پوری پڑھے گا؟

جواب:... دورانِ سفر اگر اس کا اِرادہ بدل گیا تو وہ مسافر ہوگیا، اِرادہ بدلنے کے بعد وہ قصر کرے گا۔ (۳)

سال بھر سفر پر رہنے والے ڈرائیور ہمیشہ قصر کرے گا

سوال:... یہاں سعودی عرب میں ایک ٹریلا ڈرائیور سال کے بارہ مہینے سفر میں رہتا ہے، یعنی فرض کریں آج کراچی سے لاہور پہنچا، اور کل لاہور سے کراچی روانہ ہوا، تو کیا ایسی صورت میں جو سال بھر سفر میں رہتا ہے، نماز پوری پڑھے یا قصر پڑھے؟

جواب:... جب اپنے گھر سے باہر ہو تو قصر نماز پڑھے گا۔ (۴)

---

(۱) فإذا قصد بلدة والى مقصده طريقان أحدهما ثلاثة أيام ولياليها والآخر دونها فسلك الطريق الأبعد كان مسافرًا عندنا وان سلك الأقصر يتم. (عالمگيرى ج: ۱ ص: ۱۳۸، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر).

(۲) فإذا قصد بلدة والى مقصده طريقان أحدهما مسيرة ثلاثة أيام ولياليها، والآخر دونها، فسلك الطريق الأبعد كان مسافرًا عندنا وان سلك الأقصر يتم كذا فى البحر الرائق. (عالمگيرى ج: ۱ ص: ۱۳۸، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر).

(۳) من خرج من عمارة موضوع إقامته قاصدًا مسيرة ثلاثة أيام ولياليها. (تنوير الأبصار). وفى الشامية قوله قاصدًا أشار به مع قوله خرج إلى أنه لو خرج ولم يقصد أو قصد ولم يخرج لا يكون مسافرًا. وفى البحر وأشار إلى أن النية لا بد ان تكون قبل الصلاة. (ردالمحتار مع الدر المختار ج: ۲ ص: ۱۲۲ باب صلاة المسافر، طبع سعيد).

(۴) ولا يزال على حكم السفر حتى ينوى الإقامة فى بلدة أو قرية خمسة عشرة يومًا أو أكثر. (عالمگيرى ج: ۱ ص: ۱۳۹، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشز فى صلاة المسافر، طبع رشيديه).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

سو میل سفر کر کے فوراً واپس آنے والا نماز قصر کرے یا پوری پڑھے؟

سوال:... ایک شخص ایک سو میل دور مثلاً: تفتان سے نوکنڈی (۱۰۰ میل) جاتا ہے، یعنی اپنے شہر سے دُوسرے شہر کسی ضروری کام کے لئے تو تین گھنٹے میں پہنچتا ہے، ظہر کی نماز راستے میں یا اسی مذکورہ شہر میں پڑھ لیتا ہے، عصر کی نماز کے وقت واپس اپنے شہر یا گاؤں میں پہنچتا ہے، پوچھنا یہ ہے کہ وہ ظہر کی نماز مسافری پڑھ لے یا پوری؟

جواب:... ظہر کی نماز کے وقت سفر میں ہے، اس لئے قصر پڑھے گا۔[1]

کیا شہر سے ۷۰ کلومیٹر دُور جانے آنے والا ٹرک ڈرائیور مسافر ہوگا؟

سوال:... میں ریتی بجری کا ٹرک چلاتا ہوں، اور سپر ہائی وے روڈ پر تقریباً ۷۰ کلومیٹر آگے جا کر بجری لاتا ہوں، اگر میں وہاں ندی پر پہنچ جاؤں اور نماز کا وقت ہو جائے تو کیا میں نماز قصر کروں یا پوری نماز ادا کروں، اور خدانخواستہ اگر قضا ہو جائے تو واپس کراچی آ کر مسافرانہ قضا ادا کروں یا پوری؟

جواب:... اگر آپ کراچی کی حدود ختم ہونے کے بعد ۴۸ میل (۷۷ کلومیٹر) یا اس سے زیادہ دُور جاتے ہیں تو نماز قصر کریں گے، سفر کی قضا شدہ نماز گھر پر ادا کی جائے تب بھی قصر ہی پڑھتے ہیں۔[2] مگر ۷۰ کلومیٹر قصر کی مسافت نہیں، اس لئے آپ وہاں پوری نماز پڑھیں گے۔

ریلوے ملازم مسافر کی نماز

سوال:... میں ریلوے میں ملازم ہوں، میری ڈیوٹی ٹرین کے ساتھ ہوتی ہے، میں کراچی سے کوئٹہ گاڑی کے ساتھ جاتا ہوں، کوئٹہ سے کراچی، پھر کراچی سے سکھر اور واپسی کراچی سے سرگودھا جاتا ہوں۔ اسی طرح میری ڈیوٹی کا سرکل چلتا ہے، میری رہائش اور فیملی کراچی میں ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ مجھے دوران سفر قصر نماز پڑھنی چاہئے یا کہ پوری نماز پڑھنی چاہئے، جبکہ گاڑی کے اندر مجھے تمام سہولتیں دستیاب ہیں؟ اسپیشل کمرہ میرے پاس ہے، جس میں ایئر کنڈیشن ہے، میں اور میرا عملہ پوری نماز پڑھتے ہیں، آپ قرآن وسنت کی روشنی میں جواب دیں کہ ہم قصر نماز پڑھیں یا کہ پوری؟ خدا آپ کو جزا دے۔

جواب:... کراچی سے باہر سفر کے دوران آپ قصر کریں گے،[3] اور کراچی آ کر پوری نماز پڑھیں گے،[4] آپ کا سفر اگرچہ ڈیوٹی کی حیثیت میں ہے، لیکن سفر کے اَحکام اس پر بھی لاگو ہیں۔

---

(۱) قال: ومن سافر فی آخر الوقت قبل أن یصلی، صلّی صلاة مسافر، ولو قدم مسافر فی آخر الوقت قبل أن یصلی، صلّی صلاة مقیم۔ (شرح مختصر الطحاوی ج:۲ ص:۹۹، باب صلاة المسافر)۔

(۲) فلو فاتته صلاة المسافر وقضاها فی الحضر یقضیها مقصورة کما لو أداها ...إلخ۔ (شامی ج:۲ ص:۱۳۵)۔

(۳) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۳ ملاحظہ ہو۔

(۴) وکذا إذا عاد من سفره إلی مصره لم یتم حتی یدخل العمران ...إلخ۔ (عالمگیری ج:۱ ص:۱۳۹ الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جہاں انسان کی جائیداد و مکان نہ ہو، وہ وطنِ اصلی نہیں ہے

سوال:... میرا آبائی گاؤں حیدرآباد سے ۱۵۰ میل دُور ہے، گاؤں میں میرے دو بھائی اور برادری کے دُوسرے لوگ اب بھی رہتے ہیں، برادری کا قبرستان بھی اسی گاؤں میں ہے۔ میری سرکاری ملازمت زیادہ تر حیدرآباد میں رہی ہے، بچوں کی تعلیم بھی زیادہ تر حیدرآباد میں ہی ہوئی ہے، ایک دو بچے اب بھی حیدرآباد میں ہی پڑھتے ہیں، بلکہ ایک دو بچوں کی ملازمت بھی حیدرآباد میں ہی ہے۔ درحقیقت ملازمت کے زمانے ہی میں، میں نے اپنی کوٹھی حیدرآباد میں بنوائی ہے، اور پنشن لینے کے بعد اپنی رہائش حیدرآباد ہی میں قائم رکھی ہے، بلکہ زرعی زمین بھی پنشن لینے کے بعد حیدرآباد کے نزدیک خریدی ہے، مطلب یہ کہ مستقل سکونت ایک طرح سے حیدرآباد میں اختیار کر رکھی ہے۔ شادی، غمی اور برادری کے معاملات میں گاؤں سے تعلق قائم رکھا ہے اور اکثر گاؤں آنا جانا رہتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ (الف) اگر میں یا میری اولاد میں سے کوئی گاؤں جائیں تو گاؤں میں یا آتے جاتے راستے میں کون سی نماز پڑھیں، قصر یا پوری؟ (ب) اگر گاؤں میں پوری نماز پڑھنی ہے اور گاؤں سے اِردگرد ۵۰۰ میل کے اندر آنا جانا پڑے تو اِدھر کون سی نماز پڑھیں قصر یا پوری؟

جواب:... آپ کا گاؤں چونکہ حیدرآباد سے ۱۵۰ میل کے فاصلے پر ہے، اس لئے وہاں آتے جاتے ہوئے راستے میں تو قصر ہی ہوگی، اصل سوال یہ ہے کہ گاؤں پہنچ کر آپ وہاں مسافر ہوں گے یا مقیم؟ اور وہاں قصر کریں گے یا پوری نماز ادا کریں گے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ چونکہ آپ نے وہاں کی سکونت ترک کر دی ہے، وہاں نہ آپ کا مکان ہے، اور نہ سامان، اس لئے وہ آپ کا وطنِ اصلی نہیں رہا، آپ وہاں مسافر ہوں گے اور قصر کریں گے۔[1]

جس شہر میں مکان کرایہ کا ہو، چاہے اپنا، وہاں پہنچتے ہی مسافر مقیم بن جاتا ہے

سوال:... ہمارا ایک مستقل گھر صوبہ سرحد میں ہے، اور ایک مستقل ٹھکانا کراچی میں، اور اگر ہم سرحد سے کراچی کسی کام کے لئے آئیں اور کراچی میں پندرہ دن سے کم رہنے کا ارادہ ہو تو کیا نماز قصر پڑھنی ہوگی یا پوری؟ (الف) جب مکان کرائے کا ہو، (ب) جب مکان اپنا ہو؟

جواب:... کراچی آپ کا وطنِ اِقامت ہے، جب تک آپ کا کراچی میں رہنے کا ارادہ ہے اور وہاں رہنے کے لئے کرائے کا مکان لے رکھا ہے، اس وقت تک آپ کراچی آتے ہی مقیم ہو جائیں گے، اور آپ کے لئے پندرہ دن یہاں رہنے کی نیت کرنا ضروری نہیں ہوگا، اس صورت میں آپ یہاں پوری نماز پڑھیں گے، اور جب آپ کراچی کی سکونت ختم کر کے یہاں سے اپنا سامان منتقل کر لیں گے اور کرائے کا مکان بھی چھوڑ دیں گے، اس وقت کراچی آپ کا وطنِ اِقامت نہیں رہے گا، پھر اگر کبھی کراچی آنا ہوگا تو اگر پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت ہوگی تو آپ یہاں مقیم ہوں گے، اور اگر ۱۵ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت ہوگی تو مسافر ہوں گے۔

خلاصہ یہ کہ جب تک یہاں آپ کا کرائے کا مکان ہے، اور جب تک یہاں آپ کا سامان رکھا ہے، اور آپ کی نیت یہ ہے

---

(۱) ویبطل الوطن الأصلی بالوطن الأصلی إذا انتقل عن الأوّل بأهله ...إلخ. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۴۲ صلاة المسافر)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کہ آپ کو واپس آکر یہاں رہنا ہے، اس وقت تک یہ آپ کا وطنِ اِقامت ہے۔[1]

ایک ہفتہ ٹھہرنے کی نیت سے اپنے گھر سے ساٹھ میل دُور رہنے والا شخص نماز قصر کرے

سوال:... میں نوکری کی غرض سے زیادہ تر گھر سے باہر رہتا ہوں، اور منزل اکثر ۵۰ یا ۶۰ میل سے زیادہ ہوتی ہے، اور میں ہمیشہ ایک ہفتہ کی نیت کر کے گھر سے جاتا ہوں اور ہر جمعرات کو واپس آجاتا ہوں، ان مقامات پر قصر نماز پڑھی جائے یا کہ پوری؟

جواب:... ملازمت کی جگہ اگر پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرلیں تب تو آپ وہاں مقیم ہوں گے، ورنہ مسافر۔[2] آپ نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ پڑھا کریں تاکہ قصر کا سوال ہی پیدا نہ ہو،[3] بہرحال اگر اکیلے نماز پڑھنے کی نوبت آئے تو قصر ہی کریں۔

رہائش کہیں اور ہو اور والدین کو ملنے آئیں تو کون سی نماز پڑھیں؟

سوال:... مسئلہ قصر نماز کا ہے، میرے والدین یہاں چکوال میں رہتے ہیں، لیکن میں کسی وجہ سے کوئٹہ (بلوچستان) میں اپنے بڑے بھائی کے ہاں مقیم ہوں، اب اگر میں ایک ہفتے یا دس دِن کے لئے اپنے والدین کے پاس آؤں تو کیا قصر نمازیں پڑھوں؟

جواب:... اگر آپ نے کوئٹہ میں مستقل رہائش اِختیار کرلی ہے اور چکوال کو اپنا وطن نہیں سمجھتیں، تو آپ چکوال میں قصر نماز پڑھیں، بشرطیکہ وہاں پندرہ دِن رہنے کی نیت نہ ہو۔[4]

کوئٹہ سے چکوال ڈیڑھ ماہ کے لئے جانے والا وہاں سے اگر تین چار دن کے لئے لاہور جائے تو قصر کرے

سوال:... مسئلہ یہ ہے کہ میں یہاں پندرہ دن سے زائد تقریباً ڈیڑھ ماہ کے لئے (کوئٹہ سے چکوال) آئی ہوئی ہوں، اور پوری نماز پڑھ رہی ہوں، لیکن تین چار دِن کے لئے لاہور (چکوال) سے جانا پڑا، میں نے لاہور میں قصر نمازیں ادا کیں، کیا یہ دُرست ہے؟ اگر دُرست نہیں تو کفارہ کیا ہے؟

---

(۱) الوطن الأصلی هو موطن ولادته أو تأهله أو توطنه يبطل بمثله إذا لم يبق له بالأوّل أهل فلو بقی لم يبطل بل يتم فيهما أی بمجرد الدخول وإن لم ينو إقامة ...إلخ۔ (شامی ج:۲ ص:۱۳۲ باب صلاة المسافر)۔

(۲) وإن نوى الإقامة أقل من خمسة عشر يومًا قصر۔ (عالمگيری ج:۱ ص:۱۳۹، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر، طبع رشيديه كوئٹه)۔

(۳) وإن اقتدىٰ مسافر بمقيم أتم أربعًا ...إلخ۔ (عالمگيری ج:۱ ص:۱۴۲ كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر)۔

(۴) الوطن الأصلی يبطل بمثله فلو كان له أبوان ببلد غير مولده وهو بالغ ولم يتأهل به فليس ذٰلك وطنًا له إلّا إذا عزم على القرار فيه وترك الوطن الذی كان قبله۔ (شامی ج:۲ ص:۱۳۳ باب صلاة المسافر)۔ أيضًا: والوطن الأصلی هو وطن الإنسان فی بلدة أو بلدة أخرىٰ إتخذها دارًا، أو توطن بها مع أهله وولده وليس من قصده الإرتحال عنها، بل التعيش بها، وهٰذا الوطن يبطل بمثله لَا غير، وهو أن يتوطن فی بلدة أخرىٰ وينتقل الأهل إليها، فيخرج الأوّل من يكون وطنًا أصليًّا حتّٰى لو دخل مسافرًا لَا يتم قيدنا بكونه إنتقل عن الأوّل بأهله، لأنه لو لم ينتقل بهم، ولٰكنه استحدث أهلًا فی بلدة أخرىٰ، فإن الأوّل لم يبطل، ويتم فيها۔ (البحر الرائق ج:۲ ص:۱۴۷، باب المسافر، طبع دار المعرفة، بيروت)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... جب آپ چکوال سے لاہور گئیں تو لاہور میں مسافر تھیں، اس لئے قصر ہی پڑھنی چاہئے تھی، اس لئے آپ نے ٹھیک کیا۔ (۱)

ایک جگہ اڑھائی ماہ گزارنے والا کتنی نماز پڑھے گا؟

سوال:... ایک سوال یہ ہے کہ ہم کوئٹہ سے پنجاب کے ایک گاؤں گئے، وہاں ہم نے اڑھائی مہینے گزارے، تو کیا اس دوران سفری نماز پڑھنی چاہئے تھی یا پوری نماز؟

جواب:... اگر آدمی ایک ہی جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرلے تو مقیم ہوجاتا ہے، اس صورت میں پوری نماز پڑھنا ضروری ہے، سفر کی نماز نہیں پڑھی جائے گی۔ (۲)

کراچی کا رہائشی میر پور میں آٹھ دن رہ کر کراچی آئے جائے تو وہاں کتنی نماز پڑھے؟

سوال:... میرا کراچی سے میر پور خاص غیر معینہ مدّت کے لئے ٹرانسفر ہوگیا ہے، میرا گھر بار کراچی میں ہے، میں ہر ہفتے پابندی سے کراچی آتا ہوں، میں میر پور میں اِتوار سے بدھ تک رہتا ہوں، اور جمعرات کو کراچی آجاتا ہوں، مجھے معلوم یہ کرنا ہے کہ:

۱:... مجھے قصر نماز کہاں ادا کرنی ہے؟

۲:... یا مجھے دونوں جگہ پوری نماز اَدا کرنی ہے؟

۳:... مغرب اور عشاء میں کل کتنی قصر رکعات ہوتی ہیں۔

جواب:... کراچی تو آپ کا وطن ہے، یہاں آپ ہر حال میں پوری نماز پڑھیں، میر پور میں اگر آپ کا قیام ایک بار پندرہ دن یا اس سے زیادہ اِقامت کی نیت کے ساتھ ہوجائے تو آپ وہاں مقیم ہوجائیں گے، (۳) اور جب تک وہاں ملازمت ہے وہاں جاتے ہی مقیم ہوجایا کریں گے، اگر وہاں پندرہ دن قیام کی نوبت نہیں آتی تو آپ وہاں مسافر ہیں، قصر کریں گے۔ ظہر، عصر، عشاء میں قصر کی دو دو رکعتیں ہوتی ہیں، فجر کی دو اور مغرب کی تین رکعتیں سفر میں بھی بدستور رہتی ہیں، وتر کی تین رکعتیں ہی سفر میں ادا کریں گے۔ (۴)

---

(۱) من خرج من موضع إقامته قاصدًا مسيرة ثلاثة أيام ولياليها من أقصر أيام السنة ..... صلى الفرض الرباعي ركعتين۔ (در مختار ج:۲ ص:۱۲۱ باب صلاة المسافر)۔

(۲) ولَا يزال على حكم السفر حتى ينوى الْإقامة في بلدة أو قرية خمسة عشر يومًا أو أكثر۔ (عالمگيری ج:۱ ص:۱۳۹ الباب الخامس عشر في صلاة المسافر)۔

(۳) وأما في غير وطنه فلا يصير مقيمًا إلّا بنية الْإقامة وأقل الْإقامة عندنا خمسة عشر يومًا ...إلخ۔ (حلبی کبير ج:۱ ص:۵۳۹ فصل في صلاة المسافر)۔

(۴) صلى الفرض الرباعي ركعتين حتّى يدخل موضع مقامه أو ينوى إقامة نصف شهر بموضع صالح لها، فيقصر لها إن نوى أقل منها ...إلخ۔ (تنوير الأبصار مع الدر المختار ج:۲ ص:۱۲۳، ۱۲۸، باب صلاة المسافر، أيضًا: تبيين الحقائق ج:۱ ص:۵۰۹، ۵۱۳، باب صلاة المسافر طبع دار الكتب العلمية)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کراچی کا رہائشی حیدرآباد میں ملازمت کرے تو کیا قصر کرے گا؟

سوال:... آپ سے گزارش ہے کہ میری ایک مسئلے میں تشفی فرمائیں۔ میری مستقل ملازمت آج کل حیدرآباد میں ہے، جبکہ میری مستقل رہائش کراچی میں ہے، ہفتے میں کبھی ایک دفعہ اور کبھی دو دفعہ کراچی جاتا ہوں، لہٰذا میں فرض نمازیں کہاں ادا کروں؟ اور قصر نمازیں کہاں؟ چونکہ آج کل میں دونوں جگہ فرض نمازیں ہی ادا کرتا ہوں۔

جواب:... کراچی تو آپ کی رہائش ہے، اس لئے یہ تو آپ کا وطنِ اصلی ہے، اور وہاں آکر آپ کو پوری نماز پڑھنی ہوگی۔ حیدرآباد میں آپ کی ملازمت ہے، اگر آپ ایک دفعہ لگاتار پندرہ دن رہیں تو وہاں بھی مقیم ہوجائیں گے، اور جب تک آپ کی وہاں ملازمت رہے گی، آپ وہاں پہنچتے ہی مقیم ہوجایا کریں گے۔ (۱)

گھر سے سو میل دُور چھ دن رہنے والا وہاں کتنی نماز پڑھے؟

سوال:... میں نوکری کے سلسلے میں ہر ہفتے اپنے گاؤں سے ایک سو میل دُور جاتا ہوں، اور جمعرات کے دن واپس اپنے گاؤں آتا ہوں۔ کیا میں نماز قصر پڑھوں یا نہیں؟ بعض احباب کہتے ہیں کہ آپ اپنے گاؤں میں باقاعدہ واپس آتے ہیں اور نوکری کی جگہ فقط چھ روز ہفتے سے جمعرات تک رہتے ہیں، اس لئے آپ وہاں نوکری کی جگہ پر مسافر ہیں، اور نماز قصر یعنی دو رکعت فرض پڑھا کریں۔

جواب:... اگر آپ ایک دفعہ ملازمت کی جگہ پندرہ روز مسلسل رہنے کی نیت کرلیں تو آپ وہاں مقیم ہوجائیں گے، اس کے بعد جب تک وہاں آپ کی ملازمت ہے، جب بھی وہاں جائیں گے، مقیم ہوا کریں گے اور پوری نماز پڑھیں گے، لیکن جب تک آپ پندرہ دن قیام نہیں کریں گے، وہاں مسافر ہوں گے۔ (۲)

دورانِ سفر نماز پوری پڑھی جائے گی یا قصر؟

سوال:... شام کو تقریباً پانچ بجے ہم نوری آباد سے کراچی کے لئے روانہ ہوتے ہیں، اور نوری آباد سے ۵۰ کلومیٹر (۳۱ میل) دُور دورانِ سفر عصر کی نماز ادا کرتے ہیں، عصر کی نماز بھی ہم قصر ادا کرسکتے ہیں یا پھر پوری ادا کرنی ہوگی جبکہ کبھی کبھار عصر کا وقت ۵:۳۰ بھی ہوتا ہے؟

جواب:... اس کا حکم بھی وہی ہے جو اُوپر لکھا گیا، کیونکہ اگر کراچی کی آبادی سے نکلنے کے بعد نوری آباد تک مسافتِ سفر کی مقدار بنتی ہے تو آپ آتے جاتے ہوئے راستے میں بھی مسافر ہوں گے، اور راستے میں کوئی نماز پڑھیں تو قصر پڑھیں گے، اور اگر وہاں سے وہاں تک مسافتِ سفر نہیں، تو آپ راستے میں بھی مقیم ہوں گے اور پوری نماز پڑھیں گے۔

(۱ و ۲) وأما في غير وطنه فلا يصير مقيمًا إلّا بنية الإقامة وأقل الإقامة عندنا خمسة عشر يومًا ... إلخ۔ (حلبي كبير ج: ۱ ص: ۵۳۹، فصل في صلاة المسافر، طبع سهيل اكيڈمی لاهور)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

حیدرآباد سے نوری آباد نوکری کے لئے آنے والا وہاں پوری نماز پڑھے گا

سوال:... میرا سوال یہ ہے کہ مجھے نوکری کے سلسلے میں روزانہ حیدرآباد سے نوری آباد آنا پڑتا ہے، جو حیدرآباد سے تقریباً ۷۰ کلومیٹر پر ہے، پوچھنا یہ ہے کہ مجھے نوری آباد میں قصر نماز پڑھنی چاہئے یا پوری؟

جواب:... پوری نماز پڑھیں۔ (۱)

سفر کے دوران نماز کے مسائل

سوال:... ہم نوری آباد میں نوکری کرتے ہیں اور روزانہ نوری آباد سے کراچی اور کراچی سے نوری آباد بذریعہ بس سفر کرتے ہیں اور ظہر کی نماز اکثر فیکٹری میں ادا کرتے ہیں جو کہ کراچی سے ۱۰۰ کلومیٹر (۶۲ میل) دُور ہے، کیا ہم ظہر کی نماز قصر کر سکتے ہیں یا پوری نماز ادا کریں؟

جواب:... سفر کی مسافت اپنے شہر کی آبادی سے نکلنے کے بعد شروع ہوتی ہے۔ پس اگر کراچی کی آبادی سے باہر نکلنے کے بعد نوری آباد کا فاصلہ مسافتِ سفر پر ہے تو آپ نوری آباد میں مسافر ہوں گے، اور وہاں قصر پڑھیں گے (صرف سڑک پر لکھے ہوئے میلوں کو نہ دیکھا جائے)۔ اور اگر کراچی کی آبادی سے نکلنے کے بعد نوری آباد کا فاصلہ مسافتِ سفر کا نہیں رہتا تو آپ وہاں مقیم ہوں گے اور پوری نماز پڑھیں گے۔ (۲)

نوری آباد فیکٹری میں ہفتہ رہنے والے کراچی کے باشندے کتنی نماز پڑھیں؟

سوال:... ہمارے کچھ ساتھی ایسے بھی ہیں کہ وہ ہفتہ والے دن فیکٹری میں آتے ہیں اور پھر پورے ہفتہ یہیں فیکٹری میں قیام کرتے ہیں، اور پھر جمعرات کو واپس کراچی جاتے ہیں، یعنی وہ پورا ہفتہ یہیں قیام کرتے ہیں، ان کے لئے نماز قصر کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب:... ان کا حکم بھی وہی ہے جو روزانہ آنے جانے والوں کا ہے، البتہ اگر نوری آباد کراچی سے مسافتِ قصر پر واقع ہے اور کچھ لوگ وہاں پندرہ دِن قیام کر کے مقیم ہو جائیں، تو جب تک ان کی وہاں ملازمت ہے، وہاں جاتے ہی مقیم ہو جایا کریں گے، اور پوری نماز پڑھیں گے، (۳) ہاں راستے میں آتے جاتے مسافر ہوں گے۔

---

(۱) ولا بد للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيام حتى يترخص برخصة المسافرين ...الخ. (عالمگيری ج:۱ ص:۱۳۹، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، طبع رشيديه كوئٹه).

(۲) ثم المعتبرة المجاوزة من الجانب الذی خرج منه حتى لو جاوز عمران المصر قصر ..... ولا بد للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيام حتى يترخص برخصة المسافرين ...الخ. (عالمگيری ج:۱ ص:۱۳۹، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، طبع رشيديه كوئٹه).

(۳) ولا يزال على حكم السفر حتى ينوی الإقامة في بلدة أو قرية خمسة عشر يومًا أو أكثر. (عالمگيری ج:۱ ص:۱۳۹، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، طبع رشيديه كوئٹه).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

سوال:... عصر کی نماز گرمیوں کے دنوں میں نوری آباد سے کراچی جاتے ہیں تو نوری آباد سے ۶۴ کلومیٹر دُور تقریباً ۴۰ میل (کراچی سے ۳۶ کلومیٹر، تقریباً ۲۲ میل دُور) کے فاصلے پر دورانِ سفر اَدا کرتے ہیں، کیا اس صورت میں بھی نماز قصر اَدا کرنی ہوگی یا پھر پوری پڑھنی ہوگی؟

جواب:... اس کا حکم اُوپر آچکا ہے۔

بیک وقت دو شہروں میں مقیم کس طرح قصر نماز پڑھے؟

سوال:... میری مستقل رہائش سمندری میں ہے، جو فیصل آباد سے ۳۰ میل پر ہے، فیصل آباد میں مستقل ملازمت کرتا ہوں اور بوجہ ملازمت فیصل آباد کو ہی وطنِ سکونت سمجھتا ہوں، دورانِ سفر قصر نماز کے لئے کس شہر کو پیشِ نظر رکھنا ہوگا، مستقل خاندانی رہائش کو یا جہاں ملازمت کرتا ہوں؟

جواب:... دونوں کا اعتبار ہوگا، جس شہر سے آپ سفر شروع کریں گے وہاں کا بھی، اور دُوسرے کا بھی، مثال کے طور پر آپ فیصل آباد سے سرگودھا کی طرف سفر کر رہے ہیں تو وہ جگہ فیصل آباد سے ۴۸ میل یا زیادہ کی مسافت پر ہونی چاہئے، تب آپ مسافر ہوں گے۔ اور اگر آپ فیصل آباد سے نوبہ یا گوجرہ کی طرف سفر شروع کریں تو سمندری آتے ہی آپ مقیم ہو جائیں گے، اب آگے کی جگہ اگر سمندری سے ۴۸ میل ہو تو آپ مسافر ہوں گے، ورنہ نہیں۔ اسی طرح اگر آپ کو سمندری سے سرگودھا کی طرف جانا ہے، راستے میں فیصل آباد آتا ہے، آپ وہاں پہنچتے ہی مقیم ہو جائیں گے، اب اس سے آگے کی مسافت ۴۸ میل ہو تو مسافر ہوں گے، ورنہ نہیں۔[1]

مسافر مختلف قریب قریب جگہوں پر رہے تب بھی قصر کرے

سوال:... (الف) زید کراچی سے پشاور گیا، اور پشاور میں پچیس دن رہنے کا ارادہ ہے، مگر مختلف مقامات پر دو تین دن رہنا ہے، لیکن جن مختلف مقامات پر رہتا ہے، وہ قریب قریب ہیں، ایک فرلانگ یا آدھا فرلانگ دُور دُور مختلف دیہات میں، کیا وہ نماز پوری پڑھے گا؟

سوال:... (ب) عمرو پشاور سے کراچی آیا، اور پندرہ دن سے زائد کراچی میں رہتا ہے، مگر دو دن ناظم آباد، تین دن ٹاور میں، تین دن کیماڑی میں یا اس سے بھی تھوڑا دُور یا اس سے بھی قریب قریب مقامات پر رہتا ہے، کیا پوری نماز پڑھے گا؟

جواب:... مسافر جب ایک معین مقام (شہر یا گاؤں) میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ رہنے کی نیت کرلے تو وہ مقیم ہو جاتا ہے، اور اس کے ذمہ پوری نماز پڑھنا ضروری ہے، اور اگر ایک جگہ رہنے کی نیت نہیں تو وہ بدستور مسافر رہے گا،[2] اور نماز کی قصر

---

(۱) ولا بد للمسافر من قصد مسافة مقدرة بثلاثة أيام حتى يترخص برخصة المسافرين وإلا لا يترخص أبدًا. (فتاوىٰ عالمگيرى ج: ۱ ص: ۱۳۹ الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، طبع رشيديه كوئٹه). أيضًا: وتعتبر المدة من أىّ طريق أخذ فيه، كذا فى البحر الرائق. (أيضًا ج: ۱ ص: ۱۳۸، طبع دار المعرفة، بيروت).

(۲) ولا يزال على حكم السفر حتى ينوى الإقامة فى بلدة أو قرية خمسة عشر يومًا أو أكثر. (عالمگيرى ج: ۱ ص: ۱۳۹، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر، طبع رشيديه كوئٹه).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کرے گا،[1] پس سوال میں ذکر کردہ پہلی صورت میں وہ مسافر ہے، کیونکہ اس کی نیت ایک جگہ رہنے کی نہیں، بلکہ مختلف جگہوں پر رہنے کی ہے، گو ان جگہوں میں زیادہ فاصلہ نہیں، اور دُوسری صورت میں وہ مقیم ہوگا، کیونکہ کراچی کا پورا شہر ایک ہی ہے، اس کے مختلف محلوں یا علاقوں میں رہنے کے باوجود وہ ایک ہی شہر میں ہے۔

مرد اور عورت اپنی اپنی سسرال میں مقیم ہوں گے یا مسافر؟

سوال:... آدمی جب اپنی سسرال جائے تو کیا وہاں سفر والی نماز ادا کرے یا مقیم والی؟ بیوی خواہ اپنے والدین کے گھر ہو یا نہ ہو، تو کس طرح نماز ادا کرے؟ اگر بیوی اپنے والدین کے گھر جائے تو کیا وہ بھی مسافر ہے یا مقیم؟

جواب:... مرد کی سسرال اگر مسافتِ سفر پر ہے تو وہ وہاں مسافر ہوگا، اور بیوی کی اگر رُخصتی ہو چکی ہے اور وہ اپنے میکے ملنے کے لئے آتی ہے تو وہ بھی وہاں مسافر ہوگی، جبکہ اس کی نیت وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کی نہ ہو۔[2]

عورت میکے میں سفری نماز پڑھے یا پوری نماز؟

سوال:... میرے والدین مورو، سندھ میں رہتے ہیں، جبکہ میرا گھر کراچی میں ہے، لہٰذا آپ سے پوچھنا ہے کہ جب میں کراچی سے ہفتہ یا دس دن کے لئے مورو ماں باپ کے گھر آیا کروں تو چار فرض کے دو فرض پڑھوں یا پورے چار فرض پڑھوں؟ کیونکہ یہ بھی میرا یعنی ماں باپ کا گھر ہے۔ دُوسری بات یہ ہے کہ میرے شوہر جب میرے ساتھ آئیں تو وہ قصر نماز پڑھیں گے یا سسرال کی وجہ سے پوری نماز پڑھیں گے؟

جواب:... شادی کے بعد لڑکی کے لئے شوہر کا گھر اس کا وطن ہے، ماں باپ کا گھر اس کا وطن نہیں رہتا، اس لئے جب آپ اپنے میکے جائیں تو اگر وہاں پندرہ دن یا زیادہ ٹھہرنے کی نیت ہو، تب پوری نماز پڑھیں، ورنہ قصر پڑھیں، آپ کے شوہر کی بھی اگر پندرہ دن سے کم رہنے کی نیت ہو تو وہ وہاں مسافر ہوں گے۔[3]

شادی شدہ لڑکے کی مستقل سکونت کون سی کہلائے گی؟

سوال:... کہتے ہیں کہ بیٹے کا گھر شادی سے پہلے ماں باپ والا ہوتا ہے، اور شادی کے بعد وہ والا جہاں اس کے اہل خانہ رہتے ہوں، ایسی صورت میں جبکہ یہ دونوں گھر دو مختلف شہروں میں ہوں تو اس لڑکے کی سکونت کس شہر میں کہلائے گی؟

---

(۱) ولو نوى الإقامة خمسة عشر يومًا في موضعين فإن كان كل منهما أصلًا بنفسه نحو مكة ومنى والكوفة والحميرة لا يصير مقيمًا ...إلخ. (عالمگيري ج:۱ ص:۱۴۰، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر).

(۲) ثم المعتبر في السفر والإقامة نية الأصل دون التبع كالخليفة والأمير مع الجند والزوج مع زوجته ...إلخ. (شرح حلي كبير ص:۵۴۱، فصل في صلاة المسافر، طبع لاهور).

(۳) الوطن الأصلي يبطل بمثله وفي الشامية فلو كان له أبوان ببلد غير مولده وهو بالغ ولم يتأهل به فليس ذلك وطنًا له إلا إذا عزم على القرار فيه وترك الوطن الذي كان له قبله ...إلخ. (شامي ج:۲ ص:۱۳۲، باب صلاة المسافر).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... جہاں اس نے مستقل سکونت کا اِرادہ کرلیا ہو۔ (۱)

بچو سمیت دُوسرے شہر میں قیام پذیر کی نماز کا حکم

سوال:... اپنے بچوں کے ساتھ دُوسرے شہر میں رہنے والے کو قصر کی نماز کس گھر میں ادا کرنی ہوگی؟ ماں باپ کے گھر میں یا نہیں؟

جواب:... اگر ماں باپ کے گھر کو ہمیشہ کے لئے چھوڑ چکا ہے تو یہاں مسافر ہوگا، اور اگر اس کو مستقل طور پر چھوڑنے کا اِرادہ نہیں کیا تو دونوں جگہ مقیم ہوگا، اور پوری نماز پڑھے گا۔ (۲)

۵۶ میل دُور پندرہ دن سے کم رہنے والے کی نماز کا حکم

سوال:... میں اپنے شہر سے تقریباً ۵۶ میل دُور دُوسرے شہر کے کالج میں پروفیسر ہوں، ہر ہفتے باقاعدہ جمعرات کو گھر آتا ہوں، اور سنیچر کو واپس کالج جاکر پانچ دن گزارتا ہوں، ان دنوں میں کبھی کبھار جماعت کی نماز سے رہ جاتا ہوں تو اپنی نماز قصر سے پڑھتا ہوں، آیا مجھے قصر کی اِجازت ہے یا نہیں؟ اس کالج میں سات سال سے ملازمت ہے۔

جواب:... اگر ایک مرتبہ اپنے کالج والے شہر میں پندرہ دن گزار لیں تو اس کے بعد جب تک اس کالج میں ملازمت رہے گی، وہاں پوری نماز پڑھیں گے، لیکن اگر پندرہ دن قیام کی نوبت نہیں آئی، تو آپ وہاں مسافر ہیں۔ (۳)

ہاسٹل میں رہنے والا طالبِ علم کتنی نماز وہاں پڑھے اور کتنی گھر پر؟

سوال:... میں مہران یونیورسٹی جامشورو میں پڑھتا ہوں، میرا گاؤں یہاں سے ۴۹ میل دُور ہے، اور میں ہاسٹل میں رہتا ہوں، اور ہر جمعرات کو گاؤں جاتا ہوں، یوں میرا گاؤں سے دُور پندرہ دن سے کم دن کا قیام ہے، سوال یہ ہے کہ مجھے سفری نماز پڑھنی چاہئے یا پوری؟ نیز یہ کہ گاؤں میں صرف ایک رات رہتا ہوں ہفتے میں۔

جواب:... اگر آپ ایک بار ہاسٹل میں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرلیں تو ہاسٹل آپ کا ''وطنِ اِقامت'' بن جائے گا، اور جب تک آپ طالبِ علم کی حیثیت سے وہاں مقیم ہیں، وہاں پوری نماز پڑھیں گے۔ اور اگر آپ نے ایک بار بھی وہاں پندرہ دن کا

---

(۱) الوطن الأصلی یبطل بمثله وفی الشامیة فلو کان له أبوان بلد غیر مولده وهو بالغ ولم یتأهل به فلیس ذلک وطنًا له إلّا إذا عزم علی القرار فیه وترک الوطن الذی کان له قبله ...إلخ. (شامی ج:۲ ص:۱۳۲، باب صلاة المسافر).

(۲) الوطن الأصلی یبطل بمثله إذا لم یبق له بالأوّل أهل فلو بقی لم یبطل بل یتم فیهما أی بمجرد الدخول وإن لم ینو إقامة. (شامی ج:۲ ص:۱۳۲، کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، طبع ایچ ایم سعید).

(۳) ووطن الإقامة وهو أن یقصد الإنسان أن یمکث فی موضع صالح للإقامة خمسة عشر یومًا أو أکثر. (بدائع الصنائع ج:۱ ص:۱۰۳، صلاة المسافر، طبع ایچ ایم سعید). ولا یزال علی حکم السفر حتی ینوی الإقامة فی بلدة أو قریة خمسة عشر یومًا أو أکثر. (عالمگیری ج:۱ ص:۱۳۹، کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

قیام نہیں کیا تو آپ وہاں مسافر ہیں، اور قصر پڑھیں گے، اور گھر پر تو آپ ہر حال میں پوری نماز پڑھیں گے، خواہ ایک گھنٹے کے لئے آئے ہوں۔ (۱)

کیا سفر سے واپسی کے بعد بھی نماز قصر پڑھنی ہوگی؟

سوال:... سفر سے واپسی کے بعد کتنے دن بعد تک نمازِ سفر ادا کرنی چاہئے یا سفر کے اختتام پر بند کردی جائے؟

جواب:... سفر سے واپسی پر جب آدمی اپنے شہر کی حدود میں داخل ہوجائے، سفر کی نماز ختم ہوجاتی ہے، حدودِ شہر میں داخل ہونے کے بعد پوری نماز پڑھنا لازم ہے۔ (۲)

دورانِ سفر قضا شدہ نمازیں کتنی پڑھنی ہوں گی؟

سوال:... اگر سفر کی نمازیں قضا ہوجائیں تو بعد میں پوری قضا پڑھنی چاہئے یا دو رکعت قضا پڑھنی چاہئے؟

جواب:... قضا بھی دو ہی رکعت ہوگی۔ (۳)

قصر نماز کی قضا بھی قصر ہوگی

سوال:... اگر کوئی شخص سفر کے دوران مجبوری میں نماز اَدا نہ کرسکا تو کیا قضا نماز قصر اَدا کرے یا پوری پڑھے گا؟

جواب:... جو نمازیں سفر کے دوران ادا نہ کی گئیں ان کی قضا قصر کے مطابق ادا کی جائے گی۔ (۴)

پانی کے جہاز میں سفرِ حج کریں تو کیا قصر کریں گے؟

سوال:... کیا حج کا سفر بھی قصر کہلاتا ہے؟ پانی کے جہاز سے ہم سفر کریں تو نماز قصر کرنی ہوگی؟

جواب:... سفر کے دوران نماز قصر ہوگی۔ (۵)

---

(۱) ولَا يزال علٰى حكم السفر حتّٰى ينوى الْإقامة فى بلدة أو قرية خمسة عشرة يومًا أو أكثر۔ (فتاوىٰ عالمگيرى ج:۱ ص:۱۳۹، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر)۔ أيضًا: ووطن الْإقامة وهو أن يقصد الْإنسان أن يمكث فى موضع صالح للإقامة خمسة عشرة يومًا أو أكثر۔ (بدائع الصنائع ج:۱ ص:۱۰۳)۔

(۲) وكذا إذا عاد من سفره إلٰى مصره لم يتم حتّٰى يدخل العمران ...إلخ۔ (عالمگيرى ج:۱ ص:۱۳۹، صلاة المسافر)۔

(۳، ۴) وفى الدر المختار: والقضاء يحكى أى يشابه الأداء سفرًا وحضرًا لأنه بعد ما تقرر لَا يتغير۔ وفى الشامية: فلو فاتته صلٰوة المسافر وقضاها فى الحضر يقضيها مقصورة كما لو أداها، وكذا فاتته الحضر تقضى فى السفر تامة۔ (شامى ج:۲ ص:۱۳۵، باب صلاة المسافر)۔

(۵) قال محمد رحمه الله تعالٰى: يقصر حين يخرج من مصره ويخلف دور المصر كذا فى المحيط۔ (عالمگيرى ج:۱ ص:۱۳۹، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

مختلف علاقوں اور کچھ دن سات میل دُور دیہات میں گزارنے والی تبلیغی جماعت پوری نماز پڑھے گی

سوال:... جیسا کہ ۸ رذوالحجہ سے ۱۵ یوم پہلے پہنچنے والوں پر مکہ مکرمہ، منیٰ، مزدلفہ، عرفات میں مقیم ہونے کی وجہ سے پوری نماز ہے، تابع ہونے کی وجہ سے، جبکہ عرفات مکہ سے تقریباً ۹ میل دُور ہے، تو اسی طرح اگر تبلیغی جماعت کے احباب کراچی شہر میں پندرہ یوم سے زیادہ مختلف علاقوں اور پھر ایک ہفتہ اسی اثنا میں ۷ میل دُور ایک دیہات میں گزاریں، یا شہر سے دو میل دُور کسی دیہات میں گزاریں اور مقامی نماز کسی مسجد میں کسی وجہ سے اگر نہ مل سکے تو یہ حضرات اس دوران پندرہ یوم سے زیادہ مختلف جگہوں میں شہر اور دیہات کے علاقوں میں نماز پوری پڑھیں یا قصر کریں؟

جواب:... منیٰ، عرفات، مزدلفہ اور مکہ مکرمہ چاروں الگ الگ جگہیں ہیں، حاجیوں کو ان چار جگہوں میں گھومنا ہوتا ہے، اگر مجموعی طور پر ان کی اِقامت کی مدّت پندرہ دن ہوتی ہے تو مسافر ہوں گے۔ ہاں منیٰ جانے سے پہلے یا منیٰ سے واپس آنے کے بعد اگر ان کی مکہ مکرمہ میں رہائش کی مدّت پندرہ دن ہو تو وہ مقیم ہوں گے۔

جو لوگ کراچی کی جماعت کے لئے آتے ہیں، اگر ان کی تشکیل کراچی کی حدود میں ہو اور پندرہ دن کے لئے ان کو کراچی کی حدود میں رہنا ہو تو وہ یہاں مقیم ہوں گے، اور اس کے بعد اگر انہیں کراچی سے باہر جانا ہے تو اس صورت میں مسافر ہوں گے، جبکہ ۴۸ میل سے زیادہ مسافت پر جائیں، اور اگر کراچی سے باہر دو چار میل کے لئے جاتے ہیں اور ان کو پھر کراچی میں واپس آجانا ہے، تو وہ مقیم ہی ہوں گے۔ ہاں اگر وہ کراچی سے باہر جاتے ہیں اور ان کی سفر کی مسافت ۴۸ میل سے زیادہ ہے، تو وہ کراچی سے نکلنے کے بعد مسافر ہو جائیں گے، خواہ دو چار میل کی قریبی بستی میں جا کر رات گزاریں۔ واللہ اعلم![1]

سفرِ حج میں نماز قصر پڑھیں گے یا پوری؟

سوال:... ۱۹۷۹ء میں ہم حج کے لئے مکہ معظّمہ گئے تھے، اور وہاں ہم نے تین ماہ قیام کیا، اور سفر ہم نے بحری جہاز کے ذریعے کیا، اور جہاز میں ہم نے فرض نمازوں کو قصر نہیں پڑھا، اور نہ ہم نے نمازیں مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور عرفات کے میدان میں قصر پڑھیں۔ لہٰذا پوچھنا یہ ہے کہ ہمیں سفر کے دوران اور مکہ معظّمہ، مدینہ منورہ اور عرفات کے میدان میں فرض نمازیں قصر کر کے پڑھنا تھیں یا پوری فرض نماز پڑھنا تھی؟

---

(۱) فإذا قصد بلدة مسيرة ثلاثة أيام ولياليها كان مسافرًا عندنا ..... ولو نوى الإقامة خمسة عشر يومًا في في موضعين فإن كان كل منهما أصلًا بنفسه نحو مكة ومنى ..... لا يصير مقيمًا ..... ذكر في كتاب المناسك أن الحاج إذا دخل مكة في أيام العشر ونوى الإقامة نصف شهر لا تصح لأنه لا بُدَّ له من الخروج إلى العرفات فلا يتحقق الشرط. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۳۸ – ۱۴۰، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس عشر فی صلاۃ المسافر).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... جہاز میں تو آپ مسافر تھے، قصر نمازیں پڑھنی تھیں،(۱) اور مکہ مکرمہ اگر آپ اس وقت پہنچے کہ حج کے لئے منیٰ عرفات جانے میں پندرہ دن سے کم کا فاصلہ تھا، تو اتنے دن آپ کو مکہ مکرمہ میں بھی قصر کرنا چاہئے تھا۔(۲) حج سے فارغ ہوکر جب آپ مکہ مکرمہ واپس آگئے اور وہاں پندرہ دن کا قیام طے تھا تو آپ مقیم ہوگئے،(۳) پوری نماز پڑھنی چاہئے تھی۔ مکہ مکرمہ سے آپ مدینہ منورہ گئے تو راستے میں پھر آپ مسافر تھے، اور مدینہ شریف پہنچ کر اگر وہاں پندرہ دن قیام کرنا ہے تو آپ وہاں مقیم ہوگئے، ورنہ مسافر رہے۔

حاجی مکہ میں مقیم ہوگا یا مسافر؟

سوال:... حاجی مکہ میں مسافر ہوگا یا مقیم؟ جبکہ وہ پندرہ دن قیام کی نیت کرے مگر اس قیام کے دوران وہ منیٰ، عرفات بھی پانچ دن کے لئے جائے اور آئے، ایسی صورت میں وہ مقیم ہوگا یا مسافر؟ اور منیٰ اور مکہ مکرمہ شہر واحد کے حکم میں ہیں یا دو الگ الگ شہر؟

جواب:... مکہ، منیٰ، عرفات اور مزدلفہ الگ الگ مقامات ہیں، ان میں مجموعی طور پر پندرہ دن رہنے کی نیت سے آدمی مقیم نہیں ہوتا، پس جو شخص ۸ رذوالحجہ کو منیٰ جانے سے پندرہ دن پہلے مکہ مکرمہ آگیا تو وہ مکہ مکرمہ میں مقیم ہوگیا، اب وہ منیٰ، عرفات اور مزدلفہ میں بھی مقیم ہوگا اور پوری نماز پڑھے گا۔ لیکن اگر مکہ مکرمہ آئے ہوئے ابھی پندرہ دن پورے نہیں ہوئے تھے کہ منیٰ کو روانگی ہوگئی تو یہ شخص مکہ مکرمہ میں بھی مسافر ہوگا اور منیٰ، عرفات اور مزدلفہ میں بھی قصر نماز پڑھے گا۔ تیرہویں تاریخ کو منیٰ سے واپسی کے بعد اگر اس کا اِرادہ پندرہ دن مکہ مکرمہ میں رہنے کا ہے تو اب یہ شخص مکہ مکرمہ میں مقیم بن جائے گا، لیکن اگر منیٰ سے واپسی کے بعد بھی مکہ مکرمہ میں پندرہ دن رہنے کا موقع نہیں تو یہ شخص بدستور مسافر ہی رہے گا۔(۴)

میدانِ عرفات میں قصر کیوں پڑھی جاتی ہے؟

سوال:... یوم الحج یعنی ۹ رذی الحجہ کو مقامِ عرفات میں مسجدِ نمرہ میں جو ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ پڑھی جاتی ہیں، وہ ہمیشہ قصر کیوں پڑھی جاتی ہیں؟ جبکہ مکہ معظمہ سے عرفات کے میدان کا فاصلہ تین چار میل ہے، اور قصر کے لئے مقامِ قیام سے ۴۸ میل یا ایسے ہی کچھ فاصلے کا ہونا ضروری ہے؟

جواب:... ہمارے نزدیک عرفات میں قصر صرف مسافر کے لئے ہے،(۵) مقیم پوری نماز پڑھے گا، سعودی حضرات کے

---

(۱) الأصل ان كل صلاة ثبت وجوبها فى الوقت وفاتت عن وقتها أنه يعتبر فى كيفية قضائها وقت الوجوب وتقضى على الصفة اللتى فاتت عن وقتها ...الخ. (بدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۵۷۲، ۵۶۳، كتاب الصلاة).

(۲) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۱ ملاحظہ ہو۔

(۳) ولَا يزال على حكم السفر حتى ينوى الْإقامة فى بلدة أو قرية خمسة عشر يومًا أو أكثر. (عالمگيرى ج: ۱ ص: ۱۳۹، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر).

(۴) گزشتہ صفحے کا حوالہ نمبر ۱ ملاحظہ ہو، نیز: ولَا يزال على حكم السفر حتى ينوى الْإقامة فى بلدة أو قرية خمسة عشر يومًا أو أكثر. (عالمگيرى ج: ۱ ص: ۱۳۹، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر).

(۵) حوالہ کے لئے دیکھئے گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۱۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

نزدیک قصر مناسک کی وجہ سے ہے، اس لئے اِمام خواہ مقیم ہو، قصر ہی کرے گا، اب سنا ہے کہ احناف کے مسلک کی رعایت میں اِمام ریاض سے لایا جاتا ہے۔

منیٰ میں قصر نماز

سوال:... کوئی شخص پاکستان سے یا دُوسرے ممالک سے حج یا عمرے کے لئے جاتا ہے تو مکہ شریف میں پندرہ سے زیادہ ایام رہنے کے بعد اِحرامِ حج باندھ کر منیٰ وعرفات کو جاتا ہے، اب پوچھنا یہ ہے کہ منیٰ وعرفات ومزدلفہ میں نمازیں قصر پڑھے یا پوری پڑھے؟ بعض حضرات کہتے ہیں کہ قصر پڑھے، کیونکہ نبی علیہ السلام نے مکہ میں مقیم ہونے کے باوجود نماز قصر پڑھی۔ اگر حنفی مسلک رکھنے والے نے قصر پڑھی ہو تو اس کی نمازیں ہوگئیں یا دوبارہ قضا کرے؟

جواب:... قصر کا حکم صرف مسافر کو ہے،[1] اور جو شخص منیٰ جانے سے پہلے مقیم ہو، خواہ اس وجہ سے کہ وہ مکہ مکرمہ کا رہنے والا ہے، خواہ اس وجہ سے کہ وہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ عرصے سے مکہ مکرمہ میں ٹھہرا ہوا تھا، اس کو منیٰ، عرفات اور مزدلفہ میں قصر کی اجازت نہیں، وہ پوری نمازیں پڑھے اور اگر قصر کر چکا ہے تو وہ نمازیں نہیں ہوئیں، ان کو دوبارہ پڑھے۔

خلاصہ یہ کہ جو حاجی صاحبان ایسے وقت مکہ مکرمہ جاتے ہیں کہ ۸ رتاریخ (جو منیٰ جانے کا دن ہے) تک مکہ مکرمہ میں ان کے پندرہ دن نہیں ہوتے وہ مکہ مکرمہ میں بھی مسافر شمار ہوں گے اور منیٰ، عرفات میں بھی، لہٰذا قصر کریں گے۔[2] اور اگر ۸ رتاریخ تک مکہ مکرمہ میں ان کے پندرہ دن پورے ہو جاتے ہیں تو وہ مکہ مکرمہ میں مقیم ہو جائیں گے اور منیٰ، عرفات میں بھی مقیم رہیں گے۔

اِمام مسافر کے پیچھے بھی مقیم مقتدی کو جماعت کی فضیلت ملتی ہے

سوال:... میں دھوراجی میں ایک ادارے میں زیرِ تعلیم ہوں، اس ادارے کے قریب ہی ایک مسجد ہے، جہاں میں ظہر کی نماز ادا کرتا ہوں، کچھ عرصہ قبل میں حسبِ معمول نمازِ ظہر ادا کرنے مسجد ہذا میں پہنچا تو جماعت کھڑی ہو چکی تھی، وضو سے فارغ ہوا تو دُوسری رکعت جاری تھی، قریب تھا کہ جماعت میں شامل ہوتا، اِمام نے دو رکعت کے بعد سلام پھیر لیا۔ دریافت کرنے پر پتہ یہ چلا کہ مسجد میں ایک پیر صاحب آئے ہوئے ہیں جنہوں نے اِمامت کی، اعلان کیا گیا کیونکہ پیر صاحب سفر میں ہیں اس لئے انہوں نے چار فرض کے بجائے دو فرض پڑھائے، لہٰذا تمام نمازی چار رکعت فرض انفرادی طور پر دوبارہ ادا کریں۔ یہ بات تو سمجھ میں آتی ہے کہ پیر صاحب سفر کے دوران کراچی میں مختصر قیام پر ہیں، اس لئے انہوں نے دو فرض پڑھے، لیکن مسجد کے نمازی تو مقامی ہیں، دریافت یہ کرنا ہے کہ لوگ مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے جاتے ہیں جس کی بڑی تاکید بھی آئی ہے، ان کی جماعتوں کی نماز ایک مسافر پیر سے اِمامت کرا کے ضائع کرا دینا اور جماعت کی نماز کے فضائل سے محروم کر دینا قرآن وسنت کی رُو سے کیا جائز ہے؟ نیز جماعت سے نماز

---

(۱) حوالہ کے لئے دیکھئے ص:۹۱ کا حاشیہ نمبر۱۔

(۲) ایضاً۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

نہ ادا کرنے کا وبال کس پر ہوگا، نمازی پر، پیر صاحب پر، یا مسجد کے منتظمین پر؟ میں اس کے بعد وہاں مسجد میں نماز پڑھنے نہیں گیا، بعد میں پتہ چلا کہ تین چار روز تک پانچوں وقت کی نمازیں پیر صاحب نے اسی طرح پڑھائیں۔ برائے مہربانی قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب سے نوازیں، اس سے بہت شک وشبہات ختم ہوں گے۔

جواب:... اگر اِمام مسافر ہو تو وہ دو رکعت کے بعد سلام پھیر دے گا، اور اس کے پیچھے جو مقتدی مقیم ہیں، وہ اُٹھ کر اپنی دو رکعتیں پوری کرلیں گے،(۱) مقتدیوں کو چار فرض انفرادی طور پر ادا کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور مسافر کی اِمامت سے اس کی اِقتدا کرنے والے مقیم مقتدیوں کو بھی جماعت کا ثواب پورا ملتا ہے، اس لئے آپ کا یہ سوال ہی بے محل ہے کہ جماعت سے نماز نہ پڑھنے کا وبال کس پر ہوگا؟ کیونکہ نماز جماعت کے ساتھ پڑھی گئی، اس لئے ترکِ جماعت کے وبال کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ البتہ جو مقتدی اپنی سستی کی وجہ سے آپ کی طرح دیر سے آئے اور جماعت سے محروم رہے، ان کا وبال خود انہی کی سستی پر ہے، اور آپ کا آئندہ کے لئے اس مسجد میں جانا ہی بند کردینا بھی غلط تھا۔

مقیم اِمام کی اِقتدا میں مسافر مقتدی کتنی رکعات کی نیت کرے؟

سوال:... اِمام مقیم، مقتدی مسافر، تو مقتدی کتنی رکعتوں کی نیت کرے گا؟ سنا ہے کہ نیت دو رکعتوں کی کرنی ہے اور پڑھنی چار ہیں؟

جواب:... اِمام مقیم ہو تو مقتدی بھی اس کی اِقتدا میں پوری نماز پڑھے گا، اور پوری نماز ہی کی نیت کرے گا،(۲) مسافر کو قصر کا حکم اس صورت میں ہے، جب وہ اکیلا نماز پڑھ رہا ہو یا مسافر اِمام کی اِقتدا میں نماز پڑھ رہا ہو۔

مسافر مقتدی کی مقیم اِمام کے پیچھے نماز ٹوٹ گئی تو دوبارہ کتنی رکعتیں پڑھے؟

سوال:... کوئی مسافر، مقیم اِمام کی اقتدا میں چار فرض رکعت پڑھ رہا تھا کہ کسی وجہ سے نماز ٹوٹ گئی، جب اِمام نماز پڑھ کر سلام پھیر دے، بعد میں مسافر اکیلا نماز فاسد شدہ دوبارہ ادا کرے گا تو کتنی رکعت اس کو پڑھنی ہوں گی؟

جواب:... مقیم کی نماز پڑھے گا یعنی پوری۔(۳)

---

(۱) وصح إقتداء المقيم بالمسافر في الوقت فإذا قام أي بعد سلام الإمام إلى الإتمام لا يقرأ. (درمختار ج:۲ ص:۱۲۹، باب صلاة المسافر). أيضًا: وإن صلّى المسافر بالمقيمين ركعتين سلم وأتم المقيمون صلاتهم وصاروا منفردين كالمسبوق إلا أنهم لا يقرؤن في الأصح ...إلخ. (عالمگيري ج:۱ ص:۱۴۲، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر).

(۲) وإن اقتدى مسافر بمقيم أتم أربعًا. (عالمگيري ج:۱ ص:۱۴۲، صلاة المسافر). أيضًا: وإن اقتدى مسافر في الوقت صح وأتم، هكذا روي عن ابن عباس وابن عمر، ولأنه تبع لإمامه فيتغير فرضه إلى أربع كما يتغير بنية الإقامة لاتصال المغير بالسبب وهو الوقت. (تبيين الحقائق، باب صلاة المسافر ج:۱ ص:۵۱۵ طبع بيروت).

(۳) إذا اقتدى المسافر بالمقيم في الوقت صح ولزمه الإتمام ..... لو اقتدى به في الوقت ثم خرج الوقت قبل تمامها لأنه حين اقتدى صار فرضه أربعًا للتبعية مع قول الصلوٰة للتغير وصار كالمقيم في حق تلك الصلوٰة وصلوٰة المقيم لا تصير ركعتين بخروج الوقت ...إلخ. (حلبي كبير ج:۱ ص:۵۴۲، فصل في صلاة المسافر، طبع لاهور).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

ہوائی جہاز میں بیٹھ کر نماز پڑھنا اور کھانے کی میز پر سجدہ کرنا

سوال:... ہوائی جہاز میں لوگ سیٹ پر بیٹھ کر کھانے کی ٹیبل پر سجدے کرتے ہیں، اس طرح نماز دُرست ہے؟

جواب:... جہاز میں بھی کھڑے ہو کر اور قبلہ رُخ معلوم کر کے نماز پڑھنا ضروری ہے، سیٹ پر بیٹھ کر اور کھانے کی میز پر سجدہ کرنے سے نماز نہیں ہوتی۔[1]

کیا بس اور ہوائی جہاز میں نماز ادا کرنی چاہئے؟

سوال:... بس یا ہوائی جہاز کے سفر کے دوران اگر نماز کا وقت ہو جائے تو کیا بس یا ہوائی جہاز میں سفر کے دوران نماز ادا کرنا لازمی ہے؟ کیونکہ بس ڈرائیور تو عموماً بس کھڑی نہیں کرتے اور ہوائی جہاز کا معاملہ تو بالکل ہی مشکل معاملہ ہے، کیونکہ وہ تو انسان کے بس کی بات نہیں ہے، اس لئے بس یا ہوائی جہاز کے اندر نماز کس طرح ادا کی جائے؟ اور کیا ادا کرنا لازمی ہے؟

جواب:... نماز تو بس اور ہوائی جہاز کے سفر کے دوران بھی فرض ہے، قضا نہیں کرنی چاہئے۔ ہوائی جہاز کے اندر تو آدمی اطمینان سے نماز پڑھ سکتا ہے، البتہ بس میں نماز نہیں پڑھی جاسکتی،[2] اس لئے یا تو بس ڈرائیور سے پہلے معاہدہ کرلیا جائے کہ وہ نماز پڑھانے کے لئے بس کھڑی کرے، ورنہ بس کا ٹکٹ ہی اتنی مسافت کا لیا جائے جہاں پہنچ کر نماز کا وقت آنے کی توقع ہو، نماز پڑھ کر دُوسری بس پکڑ لی جائے۔

ہوائی جہاز میں نماز کا کیا حکم ہے؟

سوال:... کیا ہوائی جہاز میں نماز پڑھنے سے نماز ادا ہو جاتی ہے؟

جواب:... ہوائی جہاز میں نماز اکثر علمائے کرام کے نزدیک صحیح ہو جاتی ہے، بشرطیکہ نماز کو اس کی تمام شرائطِ صحت کے ساتھ

---

(۱) ومنها القيام وهو فرض في صلاة الفرض والوتر للقادر عليه. (عالمگيری ج: ۱ ص: ۶۹، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة). أيضًا: ثم (هي) ستة ..... والسادس (استقبال القبلة) حقيقةً أو حكمًا كعاجز والشرط حصوله لا طلبه، وهو شرط زائد للابتلاء يسقط للعجز. (درمختار ج: ۱ ص: ۴۲۷). باب شروط الصلاة (ومنها القيام فرض لقادر عليه) وعلى السجود. (تنوير الأبصار مع الدر المختار ج: ۱ ص: ۴۴۵، باب صفة الصلاة).

(۲) کیونکہ نماز کے صحیح ہونے کے لئے قبلہ رُخ ہونا ضروری ہے اور بس میں یہ ممکن نہیں۔ لا يجوز لأحد أداء فريضة ..... إلا متوجهًا إلى القبلة ... إلخ. (عالمگيری ج: ۱ ص: ۶۳، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة). أيضًا: ومن أراد أن يصلي في سفينة فرضًا أو نفلًا فعليه أن يستقبل القبلة متى قدر على ذالك، وليس له أن يصلي إلى غير جهتها، حتى دارت السفينة وهو يصلي وجب عليه أن يدور إلى جهة القبلة حيث دارت ..... ومحل كل ذالك إذا خاف خروج الوقت قبل أن تصل السفينة أو القاطرة إلى المكان الذي يصلي فيه صلاة كاملة ولا تجب عليه الإعادة ومثل السفينة القطر الخارية البرية، والطائرات الجوية ونحوها. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة ج: ۱ ص: ۱۹۷، طبع بيروت).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

ادا کیا جائے، قبلہ رُخ اور دیگر شرائط میں نقص نہ رہ جائے۔[1] بعض علماء فرماتے ہیں کہ ہوائی جہاز میں نماز ادا کرنے کے بعد زمین پر احتیاطاً اس کا اعادہ بھی کر لے تو بہتر ہے، ضروری اور واجب نہیں ہے۔

بحری جہاز کا عملہ مسافر ہے، شہری بندرگاہ پر وہ مقیم بن سکتا ہے

سوال:... میں ایک بحری جہاز میں چیف انجینئر ہوں، زندگی کا بیشتر حصہ سمندروں میں سفر پر گزرتا ہے، مجھے اور میرے دُوسرے ساتھیوں کو حسبِ عہدہ رہائش، خوراک کی جملہ ضروریات (مجوّزہ قانون کے تحت) میسر ہیں، یہ ٹھیک ہے کہ ہمیں بعض دفعہ لگاتار بغیر رُکے دو دو ماہ تک سفر میں رہنا پڑتا ہے، چند دن کسی بندرگاہ پر رُکے، اور پھر سفر شروع ہو جاتا ہے۔ جہاز کسی بھی بندرگاہ پر پندرہ دن سے زیادہ نہیں ٹھہرتا (بعض دفعہ ایک ماہ بھی رُک جاتا ہے)۔ میں بفضلہٖ تعالیٰ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ باجماعت اور بعض دفعہ اکیلے جیسا بھی موقع ہو، اپنی نمازیں فقہِ حنفی کے تحت اہلِ سنت والجماعت کے طریقے پر ادا کرتا ہوں، ہم سب اپنے آپ کو مسافر تصوّر نہیں کرتے، (کیونکہ جیسا کہ میں نے شروع میں عرض کی کہ ہمیں رہائش وخوراک اور پُرسکون ماحول حسبِ عہدہ میسر ہے)۔ چند دن ہوئے ہمارے ایک نئے ساتھی نے جو کیپٹن کے عہدے پر فائز ہو کر ہمارے جہاز کے عملے میں آشامل ہوئے ہیں، ہماری نماز کی ادائیگی پر اعتراض کیا ہے، اور اپنے اعتراض کے جواز میں ایک مولانا صاحب کا تحریری فتویٰ بھی دِکھایا ہے، جس کا لبِ لباب یہ ہے کہ: ''بحری جہازوں کے عملے اور کارکنوں کو اپنی نمازیں بحیثیت مسافر کے ادا کرنی چاہئیں، (یعنی اختصار کے ساتھ فرض نماز آدھی)، بصورتِ دیگر وہ سنتِ نبوی کے منکر ہوں گے۔'' مولانا صاحب! آپ ہمیں مندرجہ بالا حالات کے تحت جو درج کئے گئے ہیں شش وپنج سے نکالیں، کیا بحری جہاز کے عملے/کارکن کو پوری سہولتیں میسر ہونے کے باوجود اپنے آپ کو مسافر تصوّر کرنا چاہئے؟ یا اپنی نمازیں مکمل طور پر ساکن کے تصوّر پر پڑھنی چاہئیں؟ جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے مسافر کو اختصار کے ساتھ ادا کرنے کا حکم (سنتِ نبوی اور حکمِ خداوندی کے تحت) دیا جانا، سفر کی تکالیف اور مشکلات کی وجہ سے ہے۔ مولانا صاحب! اس بات کا کیا جواز ہے کہ مسافر سہولت کی خاطر فرض نماز تو اختصار کے ساتھ پڑھے، جبکہ بقیہ نماز کی سنتیں اور نوافل پورے ادا کرے؟ میرے عرض کرنے کا مدعا یہ ہے کہ مسافر کو اگر سہولت ہی لینی ہے تو صرف فرض نماز کے لئے کیوں، پوری نماز کے لئے کیوں نہیں؟ سنتیں اور نوافل پورے ادا کرنا اگر آسان ہو سکتا ہے تو فرض نماز پوری ادا کرنے میں کیا مشکل ہو سکتی ہے؟ حضرت! شریعتِ محمدی اور قرآنِ پاک کی روشنی میں دلائل کے ساتھ جواب دے کر ہمیں ذہنی کوفت اور پریشانی سے نجات دِلائیں، اس سے بہتوں کا بھلا ہوگا۔

---

(۱) الصلاة فی السفینة، ومثلها الطائرة والسیارة: تجوز صلاة الفریضة فی السفینة والطائرة والسیارة قاعدًا ولو بلاعذر عند أبی حنیفة ولکن بشرط الرکوع والسجود، وقال الصاحبان لا تصح إلا لعذر وهو الأظهر ...إلخ. (الفقه الإسلامی وأدلّته ج:۲ ص:۴۴). أیضًا: وأما الطیارات حالة طیرانها فی جو السماء أو عند وقوفها فی الفضاء فیصلی فیها قائمًا برکوع وسجود تقبلًا للقبلة عند القدرة علی القیام کما یمکن ذلک فی الطیارات الکبیرة ...إلخ. (معارف السنن ج:۳ ص:۳۹۵، طبع مکتبة بنوریة).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... آپ کے سوال کا مختصر جواب یہ ہے کہ بحری جہاز کا عملہ تمام تر سہولتوں کے باوجود مسافر ہے۔[۱] البتہ جہاز جب کسی شہر میں لنگر انداز ہو اور بندرگاہ شہر کا ایک حصہ تصوّر کی جاتی ہو اور اس جگہ پندرہ دن کا یا اس سے زیادہ رہنے کا ارادہ ہو تو پوری نماز ادا کی جائے گی۔[۲] آپ کا یہ ارشاد بجا ہے کہ: ''سفر میں نماز قصر کا حکم دیا جانا سفر کی تکالیف اور مشکلات کی وجہ سے ہے۔'' لیکن چونکہ سفر میں عموماً تکلیف و مشقت پیش آتی ہے، اس لئے شریعت نے قصر کا مدار مسافت پر رکھا ہے، ورنہ لوگوں کو یہ فیصلہ کرنے میں دُشواری پیش آتی کہ اس سفر میں تکلیف و مشقت ہے یا نہیں؟ خلاصہ یہ کہ حکم کی اصل علت تو تکلیف و مشقت ہی ہے، مگر اس کا کوئی پیمانہ مقرّر کرنا مشکل تھا، اس لئے شریعت نے اَحکام کا مدار خود تکالیف پر نہیں رکھا، بلکہ سفر پر رکھا، خواہ اس میں مشقت ہو یا نہ ہو، اس لئے آپ لوگوں کو نماز قصر ہی کرنی ہوگی۔ قصر صرف فرض رکعات میں ہوتی ہے، سنتوں اور نفلوں میں نہیں، کیونکہ سفر میں سنتیں، نفل کی حیثیت اختیار کر جاتی ہیں، اور ان کا پڑھنا اِختیاری امر بن جاتا ہے،[۳] تاہم اگر سفر میں فراغت و اطمینان ہو تو سنن و نوافل ضرور پڑھنے چاہئیں، مگر فرض نماز قصر ہی ہوگی، پوری پڑھنا جائز نہیں۔

بحری جہاز کا ملازم بحری جہاز میں کتنی نماز پڑھے گا؟

سوال:... ایک شخص بحری جہاز میں ایگریمنٹ کروالیتا ہے، اب کیا وہ جہاز کے اندر قصر کی نماز پڑھے گا یا پوری نماز پڑھے گا؟ جبکہ کسی ملک میں جہاز کبھی مہینہ یا چند مہینوں کے لئے رُک بھی جاتا ہے، تو وہاں کیسی نماز پڑھنی چاہئے؟

جواب:... سفر میں ہوں تو قصر کریں اور کسی شہر میں مہینہ دو مہینے کا (پندرہ دن سے زائد) قیام ہو تو پوری نماز پڑھیں گے۔[۴]

بحری جہاز اور نماز قصر

سوال:... میری ملازمت غیر ملکی بحری جہاز پر ہے، جہاز پر ہماری رہائش بہت اچھی ہوتی ہے، یعنی کمرہ ایئر کنڈیشنڈ ہوتا ہے، قالین بچھا ہوتا ہے، کیا اس صورت میں ہم نماز قصر کریں اور قصر کی صورت میں سنت بھی ادا کرنی پڑے گی؟

---

(۱) اور مسافر کو قصر نماز پڑھنے کا حکم ہے۔ عن عائشة أمّ المؤمنين رضی الله عنها قالت: فرض الله الصلاة حين ركعتين ركعتين في الحضر والسفر، فاقرت صلاة السفر، وزيد في صلاة الحضر۔ (صحيح البخاری ج: ۱ ص: ۵۱، كتاب الصلاة، باب كيف فرضت الصلاة في الإسراء)۔ وقال عمران بن حصين: ما رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يصلي في السفر إلّا ركعتين، وصلى بمكة ركعتين۔ (شرح مختصر الطحاوی ج: ۲ ص: ۹۳، باب صلاة المسافر)۔

(۲) عن ابن عباس رضی الله عنهما قال: إن الله تعالىٰ فرض الصلاة علىٰ لسان نبيّكم على المسافر ركعتين وعلى المقيم أربعًا وفي الخوف ركعةً۔ (صحيح مسلم ج: ۱ ص: ۲۴۱)۔ أيضًا: ولا يزال على حكم السفر حتّى ينوي الإقامة في بلدة أو قرية خمسة عشر يومًا أو أكثر۔ (فتاویٰ عالمگيری ج: ۱ ص: ۱۳۹، صلاة المسافر)۔

(۳) واحترز بالفرض عن السنن والوتر بالرباعي عن الفجر والمغرب ...إلخ۔ (شامی ج: ۱ ص: ۱۲۳)، ويأتي المسافر بالسنن إن كان في حال أمن وقرار وإلّا بأن كان في خوف وفرار لا يأتي بها هو المختار ...إلخ۔ (درمختار مع رد المحتار ج: ۲ ص: ۱۳۱، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، طبع سعيد)۔

(۴) ایضاً حاشیہ نمبر ۲۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... سفر کی حالت میں نماز ''قصر'' ہوگی، اگر فرصت ہو، فراغت ہو تو سنتیں پڑھی جائیں، ورنہ نہ پڑھنے میں گناہ نہیں۔(۱)

قدرت ہو تو ٹرین میں نماز کھڑے ہو کر پڑھنا ضروری ہے، اور قبلہ رُخ تو ہر حال میں ضروری ہے

سوال:... آپ نے ۲۹ ستمبر ۱۹۹۵ء کے اخبار میں چند مسائل ذکر کئے ہیں، ایک مسئلہ ہماری سمجھ میں نہیں آیا، اخبار میں مسئلہ یوں تھا:

''سوال: چلتی ٹرین میں نماز بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں؟ اکثر لوگ برتھ پر بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں (قبلہ رُو ہوئے بغیر) قیام کرنا ضروری ہے اس حالت میں یا نہیں؟

جواب: ٹرین میں نماز پڑھتے ہوئے قیام فرض ہے، بشرطیکہ کھڑے ہونے پر قدرت ہو، اور قبلہ رُخ نماز ادا کرنا شرط ہے، تختے پر بیٹھ کر نماز اَدا کرنا دُرست نہیں۔''

اب ہمارا مسئلہ یہ ہے کہ چلتی ٹرین میں قبلہ رُخ ہونا بہت مشکل ہوتا ہے، کیونکہ اگر ٹرین قبلہ رُخ جا رہی ہو تو ہم برتھ پر یا سیٹ پر قبلہ رُخ کھڑے نہیں ہو سکتے، کیونکہ برتھ اور سیٹ پر شمال اور جنوب کی طرف کھڑے ہو سکتے ہیں۔

جواب:... جب نماز شروع کریں تو قبلہ رُخ ہو، جب نماز کے دوران ٹرین کا رُخ بدل جائے تو نمازی قبلے کی طرف گھوم جائے، غرضیکہ رُخ قبلے کی طرف رہنا چاہئے، بشرطیکہ پتا چل جائے۔(۱)

سوال:... آپ نے لکھا ہے کہ تختے پر بیٹھ کر نماز پڑھنا دُرست نہیں، عرض یہ ہے کہ برتھ تختے کا ہے، اس پر کھڑے ہو کر کوئی نماز نہیں پڑھ سکتا، اور سیٹ بھی تختے کی ہوتی ہے، ٹرین میں اکثر زیادہ رَش ہوتا ہے، جس کی وجہ سے پوری سیٹ نماز کے لئے خالی کرنا بہت مشکل ہوتا ہے، اور سیٹ کے نیچے راستہ ہوتا ہے جس پر نماز پڑھنا صحیح نہیں ہوتا۔

جواب:... پوری سیٹ خالی کرانے کی ضرورت نہیں، نیچے فرش پر نماز پڑھی جائے اور دو ممنٹ کے لئے نمازیوں سے کہا جائے کہ دُوسرے کی جگہ بنا دیں، میں ہمیشہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی کوشش کرتا تھا، واللہ اعلم!

کیا دورانِ سفر نماز کی ادائیگی ضروری ہے؟ نیز کس طرح ادا کرے؟

سوال:... نماز کا وقت اگر دورانِ سفر آ جائے، تو کیا سواری پر بیٹھ کر نماز اَدا کی جا سکتی ہے، یا منزل پر پہنچ کر اَدا کی جائے؟ اور اس کا طریقہ کیا ہے؟

جواب:... اگر منزل پر وقت سے پہلے پہنچ جائیں گے تو منزل پر نماز اَدا کی جا سکتی ہے، لیکن وقت گزرنے کا اندیشہ ہو تو

---

(۱) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۱ اور ۳ ملاحظہ فرمائیں۔

(۲) لَا يجوز لأحد أداء فريضة ولَا نافلة ولَا سجدة تلاوة ولَا صلاة جنازة إلّا متوجهًا إلى القبلة ..... ومن أراد أن يصلي في سفينة تطوعًا أو فريضة فعليه أن يستقبل القبلة ولَا يجوز له أن يصلي حيثما كان وجهه حتى لو دارت السفينة وهو يصلي توجه إلى القبلة حيث دارت ...إلخ. (عالمگيري ج: ۱ ص: ۶۴، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الثالث في إستقبال القبلة، طبع رشيديه كوئٹه).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

سواری پر کھڑے ہوکر قبلے کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرے، بلا وجہ سیٹ پر بیٹھ کر قبلہ رُخ ہوئے بغیر نماز پڑھنا دُرست نہیں. اگر کھڑے ہونے کی جگہ نہ ہو اور قبلہ رُخ ہونے کا اِمکان نہ ہو تو اس صورت میں سواری پر بیٹھ کر نماز اَدا کی جاسکتی ہے۔ (۱)

دورانِ سفر گاڑی میں نماز

سوال:... اگر دورانِ سفر گاڑی میں بیٹھ کر نماز (فرض نماز) ادا کی ہو تو مقام پر پہنچ کر اس کو لوٹانا تو نہیں پڑے گا؟

جواب:... اگر کھڑے ہوکر پڑھنے کی قدرت تھی (خواہ سہارا لے کر کھڑے ہوں) تو بیٹھ کر نماز نہیں ہوئی، دوبارہ پڑھنا ضروری ہے،، اور قدرت نہیں تھی تو نماز ہوگئی۔ (۲)

دورانِ سفر ٹرین میں نماز کس سمت پڑھیں؟

سوال:... دورانِ سفر ٹرین میں نماز کس طرف رُخ کر کے پڑھی جائے؟

جواب:... قبلے کی طرف۔ (۳)

اگر قیام ممکن ہو تو چلتی ٹرین میں نماز کا قیام فرض ہے

سوال:... چلتی ٹرین میں اگر نمازی نے کھڑے ہوکر تکبیرِ اُولیٰ کہہ لی اور بقیہ نماز بیٹھ کر ادا کی تو قیام ادا ہوگیا، یا نہیں؟ اس سے نماز میں کوئی نقص تو واقع نہیں ہوا؟

جواب:... اگر قیام ممکن ہو تو پوری نماز میں قیام فرض ہے۔ (۴)

چلتی ٹرین میں بیٹھ کر نماز پڑھنا

سوال:... چلتی ٹرین میں بیٹھ کر نماز پڑھ سکتے ہیں؟ اکثر لوگ برتھ پر بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں، (قبلہ رُو ہوئے بغیر) قیام کرنا ضروری ہے (اس حالت میں) یا نہیں؟

جواب:... ٹرین میں نماز پڑھتے ہوئے قیام فرض ہے، بشرطیکہ کھڑے ہونے پر قدرت ہو، اور قبلہ رُخ نماز اَدا کرنا شرط

(۱، ۲، ۳) الفريضة فى السفينة والطائرة والسيارة قاعدًا ولو بلا عذر عند أبى حنيفة ..... وقال الصاحبان لَا تصح إلّا لعذر، والعذر كدوران الرأس، وعدم القدرة على الخروج، ويشترط التوجه للقبلة فى بدأ الصلاة ..... ولو ترك الإستقبال لَا تجزئه الصلاة، وإن عجز عن الإستقبال يمسك عن الصلاة حتّى يقدر على الإتمام مستقبلًا ... إلخ۔ (الفقه الإسلامى وأدلّته ج:۲ ص:۵۴، تتمة الصلاة، الصلاة فى السفينة، طبع دار الفكر، بيروت، أيضًا: عالمگيرى ج:۱ ص:۶۳، كتاب الصلاة، الباب الثالث فى شروط الصلاة، طبع رشيديه)۔

(۴) ومنها القيام وهو فرض فى صلاة الفرض والوتر للقادر عليه۔ (عالمگيرى ج:۱ ص:۷۹، كتاب الصلاة، باب الرابع فى صفة الصلاة)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

ہے، تختے پر بیٹھ کر نماز پڑھنا دُرست نہیں۔[۱]

کیا ریل میں سیٹ پر بیٹھ کر کسی طرف بھی منہ کر کے نماز پڑھ سکتے ہیں؟

سوال:... اخبارِ جہاں میں بعنوان کتاب وسنت کی روشنی میں، ایک مسئلہ لکھا ہے، جس کی عبارت یہ ہے: ''(سوال) اکثر و بیشتر دیکھا گیا ہے کہ ریل گاڑی اور بسوں میں بوقتِ نماز نمازی لوگ سیٹ پر بیٹھ کر جس طرف بھی منہ ہو نماز پڑھ لیتے ہیں، کتاب و سنت کی روشنی میں وضاحت فرمائیں۔ (جواب) نماز ہو جاتی ہے۔'' اس سلسلے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب:... نماز میں قبلہ کی طرف منہ کرنا شرط ہے،[۲] اور قیام بشرطِ قدرت فرض ہے،[۳] فرض اور شرط فوت ہو جانے سے نماز بھی نہیں ہوتی۔ اخبارِ جہاں کا لکھا ہوا مسئلہ غلط ہے، ریل میں کھڑے ہو کر قبلہ رُخ نماز پڑھنی چاہئے۔

ریل گاڑی میں نماز کس طرح ادا کی جائے؟

سوال:... ریل کے سفر میں اگر تختے پر بیٹھ کر نماز پڑھ لی جائے اور منہ قبلہ شریف کی طرف نہ ہو تو نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس طرح نماز صحیح نہیں ہوتی، بعض کہتے ہیں کہ ہو جاتی ہے۔

جواب:... جو لوگ ریل کے تختے پر بیٹھ کر نماز پڑھ لیتے ہیں، تین وجہ سے ان کی نماز صحیح نہیں ہوتی:

اوّل:... نماز کی جگہ کا پاک ہونا شرط ہے،[۴] اور ریل کے تختے کا پاک ہونا مشکوک ہے، آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ چھوٹے بچے ان پر پیشاب کر دیتے ہیں۔

دوم:... نماز میں قبلہ کی طرف رُخ کرنا ضروری ہے، اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی، اور ناواقف لوگوں کا یہ خیال کہ سفر میں قبلہ رُخ کی پابندی نہیں، غلط ہے۔ سفر میں بھی قبلہ رُخ کرنا اسی طرح ضروری ہے جس طرح وطن میں ضروری ہے، بلکہ شریعت کا حکم تو یہ

(۱، ۲، ۳) ومنها القيام وهو فرض في صلاة الفرض والوتر للقادر عليه. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۶۹، کتاب الصلاة، باب الرابع في صفة الصلاة). أيضًا: ثم الشرط (هي) ستة ..... والسادس (استقبال القبلة) حقيقةً أو حكمًا كعاجز والشرط حصوله لا طلبه، وهو شرط زائد للابتلاء ويسقط للعجز. (درمختار ج: ۱ ص: ۴۲۷، باب شروط الصلاة). أيضًا: ومن أراد أن يصلي في سفينة فرضًا أو نفلًا فعليه أن يستقبل القبلة متى قدر على ذالک، وليس له أن يصلي إلى غير جهتها ..... ومحل كل ذالک إذا خاف خروج الوقت قبل أن تصل السفينة أو القاطرة إلى المكان الذي يصلي فيه صلاة كاملة، ولا تجب عليه الإعادة، ومثل السفينة القطر البخارية البرية والطائرات الجوية ونحوها ...إلخ. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة للجزائري ج: ۱ ص: ۲۰۶، كتاب الصلاة، مبحث صلاة الفرض في السفينة وعلى الدابة ونحوها، طبع دار إحياء التراث العربي بيروت).

(۴) تطهير النجاسة من بدن المصلي وثوبه والمكان الذي يصلي عليه واجب هكذا في الزاهدي في باب الأنجاس. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۸، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

ہے کہ سفر میں نماز کے دوران اگر قبلہ کا رُخ بدل جائے تو نمازی اسی حالت میں قبلہ کی طرف گھوم جائے۔[۱] ہاں! سفر میں قبلہ رُخ کا پتہ نہ چلے اور کوئی صحیح رُخ بتانے والا بھی موجود نہ ہو، تو خوب غور وفکر اور سوچ بچار سے کام لے کر خود ہی اندازہ لگالے کہ قبلہ کا رُخ اس طرف ہوگا، اور اسی رُخ پر نماز پڑھ لے، اب اگر نماز کے بعد معلوم ہوا کہ اس نے جس رُخ نماز پڑھی ہے وہ قبلہ کی سمت نہیں تھی، تب بھی اس کی نماز ہوگئی، دوبارہ لوٹانے کی ضرورت نہیں، اور اگر نماز کے اندر ہی قبلہ رُخ کا پتہ چل جائے تو نماز توڑنے کی ضرورت نہیں، نماز کے اندر ہی قبلہ رُخ کی طرف گھوم جائے۔[۲]

سوم:... نماز میں قیام یعنی کھڑا ہونا فرض ہے، آدمی خواہ گھر پر ہو یا سفر میں، جب تک اسے کھڑے ہونے کی طاقت ہے بیٹھ کر نماز صحیح نہ ہوگی،[۳] اور اس میں مردوں کی تخصیص نہیں، عورتوں کے لئے بھی یہی حکم ہے۔ بعض مستورات بیٹھ کر نماز پڑھ لیتی ہیں، یہ جائز نہیں، فرض اور وتر ان کو بھی کھڑے ہوکر پڑھنا لازم ہے، اس کے بغیر نماز نہیں ہوگی، البتہ نوافل بیٹھ کر پڑھ سکتی ہیں۔

سفر میں بعض پکے نمازی بھی نمازیں قضا کردیتے ہیں، عذر یہ کہ ایسے رش میں نماز کیسے پڑھیں؟ یہ بڑی کم ہمتی اور غفلت کی بات ہے، اور پھر ریل میں کھانا پینا اور دیگر طبعی حوائج کا پورا کرنا بھی تو مشکل ہوتا ہے، لیکن مشکل کے باوجود ان طبعی حوائج کو بہرحال پورا کیا جاتا ہے، آدمی ذرا سی ہمت سے کام لے تو مسلمان کیا، غیر مسلم بھی نماز کے لئے جگہ دے دیتے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر افسوس کی بات یہ ہے کہ بعض حضرات حج کے مقدس سفر میں بھی نماز کا اہتمام نہیں کرتے، وہ اپنے خیال میں تو ایک فریضہ ادا کرنے جارہے ہیں، مگر دن میں خدا کے پانچ فرض غارت کردیتے ہیں، حاجیوں کو یہ اہتمام کرنا چاہئے کہ سفرِ حج کے دوران ان کی ایک بھی نماز باجماعت فوت نہ ہو، بلکہ ریل میں اَذان، اِقامت اور جماعت کا بھی اہتمام کرنا چاہئے۔

ریل گاڑی میں نماز کس طرح پڑھے؟ جبکہ پانی تک پہنچنے پر قادر نہ ہو؟

سوال:... بعض اوقات دورانِ سفر ریل گاڑی میں اتنا زیادہ رش ہوتا ہے کہ بیت الخلاء جانا تو درکنار ایک سیٹ سے دُوسری سیٹ تک جانا دُشوار ہوجاتا ہے۔ تو ان حالات میں ایک تو آدمی کی وضو یا طہارت تک پہنچ نہیں ہوتی، دُوسرا یہ کہ نماز ادا کرنے کے لئے موزوں جگہ کا ملنا ناممکن ہوتا ہے، اور خاص کر جبکہ گاڑی کا رُخ کعبہ کی طرف ہو یا کعبہ سے مخالف سمت (مثلاً کراچی آنے جانے والی ریل گاڑیاں)، کیونکہ اس حالت میں اگر سیٹ پر جگہ مل بھی جائے تو نمازی سجدہ نہیں کرسکتا۔ تو حضور! ان مجبوریوں کو مدِنظر رکھتے ہوئے

---

(۱) وتجوز صلاة الفريضة في السفينة والطائرة والسيارة ..... ويشترط التوجه للقبلة في بدء الصلاة، ويستدير إليها كلما استدارت السفينة ولو ترك الإستقبال لا تجزئه الصلاة، وإن عجز عن الإستقبال يمسك عن الصلاة حتى يقدر على الإتمام مستقبلا۔ (الفقه الإسلامي وأدلته ج:۲ ص:۵۴، تتمة الصلاة، الصلاة في السفينة، طبع دار الفكر، بيروت)۔

(۲) وإن اشتبهت عليه القبلة وليس بحضرته من يسأله منها اجتهد وصلى، فإن علم أنه أخطأ بعد ما صلى لا يعيدها، وإن علم وهو في الصلاة استدار إلى القبلة وبنى عليها۔ (عالمگيري ج:۱ ص:۶۴، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة)۔

(۳) ومنها القيام وهو فرض في صلاة الفرض والوتر۔ (عالمگيري ج:۱ ص:۶۹، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

نماز کا وقت ہونے پر نمازی نماز کس طرح ادا کرے؟

جواب:... ایسی مجبوری کی حالت کبھی شاذ و نادر ہی پیش آسکتی ہے، عام طور پر گاڑیوں میں رش تو ہوتا ہے، لیکن اگر ذرا ہمت سے کام لیا جائے تو آدمی کسی بڑے اسٹیشن پر نماز پڑھ سکتا ہے، بہرحال! اگر واقعی ایسی حالت پیش آجائے تو اس کے سوا کیا چارہ ہے کہ نماز قضا کی جائے، لیکن یہ اس صورت میں ہے کہ طہارت اور وضو حدِ امکان سے خارج ہو، یعنی نماز پڑھنا کسی طرح ممکن ہی نہ ہو۔[1]

بس میں بیٹھ کر نماز نہیں ہوتی، مناسب جگہ روک کر پڑھیں

سوال:... بس میں لمبے سفر کے دوران فرش پر نماز ادا کرنا بہتر ہے یا سیٹ پر بیٹھ کر، جبکہ فرش ناپاک ہوتا ہے اور سیٹ پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے سے قیام نہیں کیا جاسکتا؟

جواب:... بس میں بیٹھ کر نماز نہیں ہوتی۔[2] بس والوں سے یہ طے کرلیا جائے کہ نماز کے وقت کسی مناسب جگہ پر بس روک دیں، اور اگر وہ نہ روکیں تو نماز قضا پڑھنا ضروری ہے، بہتر یہ ہوگا کہ بس میں جیسے ممکن ہو نماز ادا کرلے، مگر گھر آکر لوٹالے۔

ڈرائیور بس نہ روکے تو کیا سیٹ پر بیٹھ کر نماز پڑھ سکتے ہیں؟

سوال:... بس میں سفر کرتے ہوئے اگر نماز کا وقت ہوجائے اور ڈرائیور بس نہ روکے کہ مجھے وقتِ مقررہ پر اگلی منزل پہنچنا ہے، ایسی صورت میں سیٹ پر بیٹھے ہوئے اشارے سے نماز پڑھی جاسکتی ہے؟

جواب:... بس پر بیٹھ کر نماز نہیں ہوتی،[3] یا تو ڈرائیور سے پہلے طے کرلیا جائے کہ وہ نماز کے لئے بس کو کسی ایسی جگہ روک دے گا جہاں وضو اور نماز ممکن ہو۔ یوں بھی ڈرائیور حضرات دورانِ سفر وقفہ ضرور کرتے ہیں، اس وقفے میں اگر نماز کا وقت ہوجائے تو نماز پڑھ لی جائے۔ بہرحال اگر بس میں بیٹھ کر نماز پڑھی تو اس کا لوٹانا ضروری ہے۔

نماز کے لئے بس روکنے والا ڈرائیور اگر نماز نہ پڑھے تو کیا حکم ہے؟

سوال:... میں ڈرائیور ہوں، ہر نماز کے وقت گاڑی روکتا ہوں، اور لوگوں کو کہتا ہوں کہ نماز کا وقت ہوگیا ہے، لوگو! نماز ادا کرلو۔ تقریباً ۵۰ مسافر ہوتے ہیں، نماز ادا کرتے ہیں، کچھ مسافر نماز ادا نہیں کرتے، تو جتنے لوگ نماز پڑھتے ہیں ان کا مجھے بھی ثواب ملتا ہے، تو میرے ایک کے نماز نہ پڑھنے سے کوئی فرق نہیں ہوتا، مجھے تو ۵۰ نمازوں کا ثواب ملتا ہے، کیا یہ صحیح ہے؟

---

(۱) والمحصور فاقد الماء والتراب الطهورين بأن حبس في مكان نجس ولا يمكنه إخراج تراب مطهر وكذا العاجز عنهما لمرض يؤخرها عنده وقالا يتشبه. وفي الشامية: قوله يؤخرها عنده لقوله عليه السلام "لا صلاة إلا بطهور" ...إلخ. (شامي ج: ۱ ص: ۲۵۲، باب الشهيد).

(۲) ومنها القيام وهو فرض في صلاة الفرض والوتر للقادر عليه. (عالمگيري ج: ۱ ص: ۶۹، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة).

(۳) أيضاً.

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... ماشاءاللہ! آپ کو تمام نماز پڑھنے والوں کے برابر ثواب ملے گا، ان شاءاللہ، باقی اپنی نماز کسی صورت میں ترک نہ کریں، کیونکہ وہ اپنی جگہ فرض ہے۔[1]

چلتی کار میں نماز پڑھنا دُرست نہیں، مسجد پر روک کر پڑھیں

سوال:... ایک مرتبہ مجھے اور بھائی کو کام تھا، مغرب کی نماز میں بہت دیر تھی، پھر بھی میں نے بھائی سے پوچھا کہ کام میں کتنی دیر لگے گی؟ کہنے لگے کہ اَذان سے پہلے گھر آجائیں گے۔ اس لئے ہم چلے گئے، لیکن وہاں پہنچ کر گھر ڈھونڈنے میں بہت دیر ہوگئی، اور مغرب کی اَذان ہوگئی، ہمارا گھر اس جگہ سے کافی دُور تھا اور رَش بھی بہت تھا، اس لئے نماز کے ٹائم تک گھر پہنچنا ناممکن تھا، میں نے بھائی سے کہا تو کہنے لگے چلتی کار میں نماز پڑھ لوں، میں نے کہا نہ وضو ہے اور سمت بھی بار بار بدل رہی ہے تو میں کیسے پڑھوں گا؟ مگر وہ یہی کہتے رہے کہ نماز تو ہر حال میں پڑھنی ہے اور یہ تو مجبوری ہے، تم ایسے ہی پڑھ لو، اور کار نہیں روکی۔ اب آپ بتائیں کہ کبھی ایسا موقع ہو اور ہم اس بات پر قادر نہیں کہ گاڑی رُکوا سکیں جبکہ اندرونِ شہر ہی میں ہوں تو ہم کیا کریں؟

جواب:... کار میں بغیر وضو نماز کیسے ہوسکتی ہے[2]؟ آپ کسی مسجد کے پاس گاڑی روک کر آسانی سے نماز پڑھ سکتے تھے، مگر شاید آپ کے بھائی کو نماز کی اہمیت معلوم نہیں۔

اگر کسی نے دورانِ سفر پورے فرائض پڑھے تو کیا نماز ہوجائے گی؟

سوال:... دورانِ سفر فرض کتنے پڑھیں؟ اگر ہم فرض پورے پڑھیں تو کیا نماز ہوجائے گی؟ خواہ مسئلہ کسی کو معلوم ہو یا نہیں؟

جواب:... سفر میں چار رکعت والی نماز کی دو ہی رکعتیں فرض ہیں،[3] جو شخص چار رکعتیں پڑھے اس کی مثال ایسی ہوگی کہ کوئی فجر کی دو رکعتوں کے بجائے ''چار فرض'' پڑھنے لگے، ظاہر ہے کہ اس کی نماز دُرست نہیں ہوگی، اور دوبارہ لوٹانا واجب ہوگا۔[4]

اگر مسافر اِمام نے چار رکعتیں پڑھائیں تو...؟

سوال:... اگر مسافر اِمام ظہر کی نماز کو قصر کے بجائے پوری چار رکعت پڑھائے، مقیم مقتدیوں کی نماز دُرست ہے یا مقتدی نماز کو دوبارہ لوٹائیں؟ کیونکہ اِمام کے آخری دو رکعت نفل ہوتے ہیں، اس لئے فرض نماز پڑھنے والوں کی نفل نماز پڑھنے والے کے

---

(۱) ''إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا'' (النساء: ۱۰۳)۔ أیضًا۔ عن أبی الدرداء قال: أوصانی خلیلی: أن لا تشرک باللہ شیئًا وإن قطعت وحرقت، ولا تترک صلاة مکتوبة متعمدًا، فمن ترکها متعمدًا فقد برئت منه الذمة ...إلخ۔ (مشکوة ج: ۱ ص: ۵۹ کتاب الصلاة)۔

(۲) عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال: لا تقبل صلاة بغیر طهور ولا صدقة من غلول۔ (ترمذی ج: ۱ ص: ۲، کتاب الطهارة، طبع دهلی)۔

(۳) قال: وصلاة المسافر رکعتان إلا المغرب والوتر فإنهما ثلاث ثلاث ..... وقال ابن عباس: فرض اللہ الصلاة علی لسان نبیکم فی الحضر أربعًا وفی السفر رکعتین۔ (شرح مختصر الطحاوی ج: ۲ ص: ۹۱، ۹۲، باب صلاة المسافر)۔

(۴) کل صلاة أدیت مع کراهة التحریم تجب إعادتها۔ (درمختار ج: ۱ ص: ۴۵۷، باب صفة الصلاة)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

پیچھے جائز ہے یا نہیں؟

جواب:... امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک مسافر کے لئے دو رکعتیں ایسی ہیں جیسے فجر کی دو رکعتیں، جس طرح فجر کی دو رکعتوں پر اضافہ جائز نہیں[۱]، اسی طرح مسافر کا ظہر، عصر اور عشاء کی چار رکعتیں پڑھنا بھی جائز نہیں، جو مقیم ایسے امام کی اِقتدا کریں گے ان کی نماز تو ظاہر ہے کہ نہیں ہوگی، کیونکہ وہ دو رکعتوں میں نفل پڑھنے والے امام کی اِقتدا کر رہے ہیں[۲]۔ اور خود امام اور اس کے مقتدی مسافروں کا حکم یہ ہے کہ اگر امام نے بھول کر چار رکعتیں پڑھی تھیں اور دُوسری رکعت پر قعدہ بھی کیا تھا اور آخر میں سجدۂ سہو بھی کر لیا تھا، تو ان کی نماز ہوگئی[۳]، اور اگر مسافر امام نے قصداً چار رکعتیں پڑھائیں اور دو رکعت پر قعدہ بھی کیا تھا، تو فرض تو ادا ہو گیا لیکن یہ شخص گناہگار ہوا، اس پر توبہ لازم ہے اور نماز کا اعادہ[۴] بھی واجب ہے۔

دورانِ سفر اگر سنتیں رہ جائیں تو کیا گناہ ہوگا؟

سوال:... اگر سفر میں ٹرین یا کسی اور سواری میں جلدی کی وجہ سے سنتیں نہ پڑھ سکے تو گناہ تو نہیں ہوگا؟

جواب:... شرعی سفر میں اگر جلدی کی وجہ سے سنتیں چھوڑنی پڑیں تو کوئی حرج نہیں، اگر اطمینان کا موقع ہو تو پڑھ لینی چاہئیں۔[۵]

نوٹ:... جب آدمی ایسی جگہ جانے کے ارادے سے نکلے جو اس کی بستی سے ۴۸ میل دُور ہو تو یہ شرعی سفر ہوگا۔

دورانِ سفر نماز کس طرح پڑھنی چاہئے؟ نیز نیت کیا کریں؟

سوال:... دورانِ سفر نماز کس طرح پڑھنی چاہئے؟ اور نیت کیا کرنی چاہئے؟

جواب:... سفر میں چار رکعت والی نماز کے فرض دوگانہ پڑھے جاتے ہیں، اس کو قصر کہا جاتا ہے، نیت وہی جو ہمیشہ کی جاتی ہے، چار رکعت کے بجائے دو رکعت کی نیت کر لی جائے۔[۶]

---

(۱) صلی الفرض الرباعی رکعتین وجوبًا قوله وجوبًا فیکره الإتمام عندنا حتی روی عن أبی حنیفة أنه قال: من أتم الصلاة فقد أساء وخالف السنة. (ردالمحتار علی الدر المختار ج:۲ ص:۱۲۳، باب صلاة المسافر، أیضًا فتح القدیر ج:۱ ص:۳۵۹).

(۲) ولا یصح إقتداء مفترض بمتنفل وبمفترض فرضًا آخر لأن إتحاد الصلاتین شرط عندنا ...إلخ. (شامی ج:۱ ص:۵۷۹، باب الإمامة).

(۳) ولا یجب السجود إلا بترک واجب أو تأخیره أو تأخیر رکن أو تقدیمه أو تکراره أو تغییر واجب. (عالمگیری ج:۱ ص:۱۲۶، کتاب الصلاة، الباب الثانی عشر فی سجود السهو).

(۴) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۴ ملاحظہ فرمائیں۔

(۵) ویأتی المسافر بالسُّنن إن کان فی حال أمن وقرار، وإلا بأن کان فی خوف وفرار لا یأتی بها، هو المختار. وفی الشامیة: قیل: الأفضل الترک ترخیصًا، وقیل: الفعل تقربًا، وقال الهندوانی: الفعل حال النزول. والترک حال السیر ..... قال فی شرح المنیة: والأعدل ما قاله الهندوانی. (ردالمحتار علی الدر المختار ج:۲ ص:۱۳۱، باب صلاة المسافر).

(۶) وفرض المسافر فی الرباعیة رکعتان لا یزید علیهما ...إلخ. (فتح القدیر ج:۱ ص:۳۹۵، کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، أیضًا شرح مختصر الطحاوی للجصاص ج:۲ ص:۹۱، ۹۲، باب صلاة المسافر).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

اِمام مسافر ہے یا مقیم معلوم نہ ہو تو اِقتدا کس طرح کریں؟

سوال:... ایک ہوٹل کے پاس عصر کی نماز باجماعت ہو رہی تھی، وہاں ہم سے پہلے ایک گاڑی بھی کھڑی تھی، شاید اسی کی سواریاں ہوں، اور خیال نہ آیا کہ ہم پوچھ لیتے کہ اِمام مقیم ہے یا مسافر؟ لہٰذا نیت باندھ لی اور دو رکعت اِمام کے ساتھ پالی، اب ہم اِمام کے ساتھ سلام پھیر لیں یا چار پوری کریں؟ آئندہ ایسی صورت کا کیا علاج ہے؟ اور اس کا اِعادہ اگر کرنا ہے تو کتنی رکعت کا کروں جبکہ ہم مسافر تھے؟

جواب:... سوچ کر اندازہ کرنا چاہئے کہ یہ لوگ مسافر ہوں گے یا مقیم، جس طرف دِل مائل ہو اس کے مطابق نماز کو پڑھ لیا جائے، اور سلام پھیرنے کے بعد کسی سے پوچھ لیا جائے اور جو صورتِ حال سامنے آئے، اس پر عمل کیا جائے۔

سفر میں صرف فرض پڑھیں یا سنن و وتر بھی؟

سوال:... سفر میں مختصر نماز میں فرض پڑھ لیں اور باقی نمازیں پڑھیں یا نہیں؟ یا بغیر قصر کے پڑھ لیں؟

جواب:... سفر میں چار رکعت والی نماز کے دو فرض پڑھے جاتے ہیں۔ سنتوں میں اِختیار ہے، اگر وقت اور گنجائش ہو تو پڑھ لے، ورنہ چھوڑ دے، وتر پڑھنا واجب ہے۔[1]

سفر میں سنت اور نوافل بھی ادا کرنا کیسا ہے؟

سوال:... کچھ لوگ سفر میں فرض تو قصر کرتے ہیں مگر سنت اور نفل پورے اِہتمام سے پڑھتے ہیں، جبکہ کچھ حضرات صرف فرض اور وہ بھی قصر پڑھتے ہیں، حنفی مسلک کیا ہے؟

جواب:... سفر میں فرض نمازوں میں قصر کی جائے گی، اور سنت اور نفل اگر موقع ہو تو پڑھ لیا جائے، ورنہ نہیں۔[2]

قصر نماز میں التحیات، دُرود شریف اور دُعا کے بعد سلام پھیرا جائے

سوال:... سفر میں فرض نماز کی جو قصر پڑھتے ہیں، یعنی چار رکعت کے بجائے صرف دو رکعت فرض پڑھے جاتے ہیں، تو کیا

(۱، ۲) وفرض المسافر في الرباعية ركعتان كذا في الهداية والقصر واجب عندنا كذا في الخلاصة ..... ولَا قصر في السُّنن كذا في محيط السرخسي وبعضهم جوزوا للمسافر ترك السُّنن والمختار أنه لَا يأتي بها في حال الخوف ويأتي بها في حال القرار والأمن هكذا في الوجيز للكردري. (عالمگيري ج:۱ ص:۱۳۹، الباب الخامس في صلاة المسافر، طبع رشيديه)۔ أيضًا: وفرض المسافر في الرباعية ركعتان لَا يزيد عليهما ...إلخ. (فتح القدير ج:۱ ص:۳۹۵، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر). أيضًا: ويأتي المسافر بالسُّنن إن كان في حال أمن وقرار، وإلَّا بأن كان في خوف وفرار لَا يأتي بها، هو المختار. (درمختار ج:۲ ص:۱۳۱، باب صلاة المسافر، طبع ايچ ايم سعيد كراچي۔ مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں: شرح مختصر الطحاوی للجصاص ج:۲ ص:۹۱ تا ۹۸، باب صلاة المسافر، طبع دار السراج، بيروت)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

دو رکعت کے بعد تشہد یعنی التحیات پڑھ کر سلام پھیرتے ہیں یا پہلے دونوں دُرود شریف پڑھتے ہیں اور پھر التحیات یعنی تشہد کے بعد سلام پھیرتے ہیں؟

جواب:... جس طرح فجر کی نماز میں دو رکعت پر بیٹھ کر پہلے التحیات، پھر دُرود شریف، پھر دُعا پڑھ کر سلام پھیرتے ہیں، قصر نماز میں اسی طرح کرنا چاہئے۔ آپ کے سوال میں دو غلطیاں ہیں، ایک یہ کہ آپ نے لکھا ہے کہ: ''پہلے دونوں دُرود شریف پڑھتے ہیں اور پھر التحیات یعنی تشہد کے بعد سلام پھیرتے ہیں'' حالانکہ التحیات پہلے پڑھی جاتی ہے، اور دُرود شریف، التحیات کے بعد پڑھا جاتا ہے۔ دُوسری غلطی یہ کہ آپ نے ''دونوں دُرود شریف'' کا لفظ استعمال کیا ہے، حالانکہ ''اَللّٰھم صل....'' اور ''اَللّٰھم بارک....'' یہ دونوں مل کر ایک ہی دُرود شریف ہے۔ (۱)

اگر مسافر کہیں قیام کرے تو مؤکدہ سنتیں پڑھنی ضروری ہیں؟

سوال:... نماز قصر کس طرح اور کتنی رکعت پڑھتے ہیں؟ تین مختلف آرا سننے میں آئی ہیں:

۱:... مسافرت میں فرائض کی قصر ہوگی، یعنی سوائے مغرب باقی نمازوں میں دو فرض، صبح کی نماز کی دو سنتیں اور عشاء کے تین وتر بھی ضروری ہیں، مغرب کی نماز میں تین فرض، ان کے مطابق نمازِ فجر کی دو سنتوں کے علاوہ دُوسری نمازوں میں سنتیں نہیں پڑھتے۔

۲:... سفر کے دوران یعنی ریل گاڑی، بس وغیرہ پر سفر کرتے ہوئے صرف فرائض قصر کے ساتھ پڑھے جاتے ہیں، لیکن جب کہیں قیام کرلیا جائے تو سب مؤکدہ سنتیں بھی پڑھتے ہیں۔

۳:... سفر کے دوران یا قیام (مسافرت میں) کے دوران مؤکدہ سنتیں نہیں چھوڑتے، بلکہ فرائض تو قصر کے ساتھ پڑھتے ہیں، مگر سنتیں پوری پڑھتے ہیں۔

جواب:... سفر میں سنتیں پڑھنا ضروری نہیں، البتہ فجر کی سنتیں کسی حال میں نہیں چھوڑنی چاہئیں، باقی سنتیں گنجائش ہو تو پڑھ لینا اچھا ہے، نہ پڑھے تب بھی کوئی حرج نہیں۔ (۲)

کیا سفر میں تہجد، اِشراق وغیرہ پڑھ سکتے ہیں؟

سوال:... کیا سفر میں ہم اپنی نمازِ تہجد، اِشراق، چاشت اور جمعہ کے دن صلوٰۃ التسبیح پڑھ سکتے ہیں؟

---

(۱) ویجلس فی الأخیرة ویتشهد فإذا فرغ من التشهد یصلی علی النبی صلی الله علیه وسلم، فإذا فرغ من الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم ..... ویدعو ..... ثم یسلم تسلیمتین ..إلخ. (عالمگیری ج:۱ ص:۷۶، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، طبع رشیدیه کوئٹه).

(۲) ویأتی المسافر بالسُنن إن کان فی حال أمن وقرار، وإلّا بأن کان فی خوف وفرار لا یأتی بها. هو المختار. (درمختار). قال الشامی: قیل: الأفضل الترک ترخیصًا، وقیل: الفعل تقربًا، وقال الهندوانی الفعل حال النزول، والترک حال السیر، وقیل: یصلی سُنَّة الفجر خاصَّةً، وقیل: سُنَّة المغرب أیضًا، بحر، قال فی شرح المنیة: والأعدل ما قاله الهندوانی ...إلخ. (رد المحتار مع الدر المختار ج:۲ ص:۱۳۱، باب صلاة المسافر).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:...وقت اور فرصت ہو تو بلاشبہ پڑھ سکتے ہیں۔ (۱)

سفر میں عصر کی نماز شافعی وقت کے مطابق پڑھ سکتے ہیں

سوال:...حضرات سے سنا ہے کہ اگر سفر میں ہو، یا سفر کی جلدی ہو تو حنفی بھی عصر کی نماز شافعی وقت کے مطابق پڑھ سکتا ہے، اس کی کیا دلیل ہے؟

جواب:...عصر کی نماز صاحبین رحمہما اللہ کے نزدیک دو مثل سے پہلے بھی ہوسکتی ہے، اس لئے اگر آدمی سفر میں ہو تو اس کا مضائقہ نہیں۔ (۲)

کیا سفر میں نمازیں ملا کر پڑھ سکتے ہیں؟

سوال:...ریڈیو کراچی کی صبح کی نشریات میں سفر کے دوران نمازیں قصر کر کے اور ان کو ملا کر پڑھنے کا جواب یوں دیا کہ سفر کے دوران نمازیں قصر تو پڑھنا ہوتی ہیں، لیکن اس کے علاوہ ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کو ملا کر (یعنی اِکٹھے) پڑھا جاسکتا ہے۔ اگر یہ دُرست ہے تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر ظہر کا وقت ہو تو عصر کیسے قبل اَز وقت ملا کر پڑھ لیا جائے؟ یا پھر اگر عصر کا وقت ہے تو ظہر کی نماز کو کیوں قضا کیا جائے؟ یہی صورتِ حال مغرب اور عشاء میں سمجھ لیں۔

جواب:...ریڈیو والوں نے فقہِ حنفی کے مطابق مسئلہ نہیں بتایا، ہمارے نزدیک ایک نماز کو دُوسری کے وقت میں پڑھنا صحیح نہیں، کیونکہ اگر پہلی نماز کو بعد والی کے وقت میں پڑھا گیا تو پہلی قضا ہوجائے گی، اور بعد والی کو پہلی کے وقت میں پڑھا گیا تو چونکہ وہ ابھی تک (وقت سے پہلے) فرض ہی نہیں ہوئی، اس لئے اس کا ادا کرنا ہی صحیح نہ ہوگا۔ البتہ مسافر کو اِجازت ہے کہ پہلی نماز مثلاً ظہر کو اس کے آخری وقت میں، اور بعد والی مثلاً: عصر کو اس کے اوّل وقت میں اَدا کرے، اس طرح دونوں نمازیں اپنے اپنے وقت میں ادا ہوں گی، مگر صورۃً جمع ہوجائیں گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اَسفار میں اسی طرح کرتے تھے۔ (۳)

---

(۱) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۲ ملاحظہ ہو۔

(۲) وآخر وقتها عند أبي حنيفة إذا صار ظل كل شيء مثليه سوى فيْ الزوال ..... وقالا أي أبو يوسف ومحمد وهو قول الأئمة الثلاثة آخر وقتها إذا صار ظل كل شيء مثله سوى فيْ الزوال ...إلخ. (حلبي كبير ج: ۱ ص: ۲۲۷، فروع في شرح الطحاوي، طبع سهيل اكيڈمي لاهور).

(۳) وفي البحر وأما ما روى من الجمع بينهما في وقت واحد محمول على الجمع فعلًا بأن صلّى الأولى في آخر وقتها والثانية في أوّل وقتها ...إلخ. (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۲۶۷، كتاب الصلاة، طبع دار المعرفة، بيروت).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جمعہ کی نماز

جمعہ کا دن سب سے افضل ہے

سوال:... جمعہ کا دن سب سے افضل ہے، اس بارے میں مختصر لیکن جامع طور پر بتایئے۔

جواب:... ہفتہ کے دنوں میں جمعہ کا دن سب سے افضل ہے،[1] اور سال کے دنوں میں عرفہ کا دن سب سے افضل ہے، اور عرفہ جمعہ کے دن ہو تو نورٌ علیٰ نور ہے، ایسا دن افضل الایام شمار ہوگا۔[2]

اللہ تعالیٰ نے جمعہ کو سیّد الایام بنایا ہے

سوال:... جمعہ مبارک کے روز کی اہمیت اور فضیلت کیا ہے؟ ذرا تفصیل سے لکھئے۔ الحمدللہ ہم تو مسلمان ہیں، جمعہ کی اہمیت اور فضیلت مانتے ہیں، لیکن ہم لوگوں کی بدقسمتی یہ ہے کہ اپنے مذہب کے متعلق کچھ زیادہ نہیں جانتے۔ ہمارے ایک ساتھی سے ایک کمپنی میں ایک سکھ نے پوچھ لیا کہ آپ لوگ جمعہ کے دن چھٹی کیوں کرتے ہو؟ تو ہمارے ساتھی کے پاس کوئی تاریخی جواب نہیں تھا، تو ہم بہت شرمندہ ہوگئے۔

جواب:... جمعہ کے دن کی فضیلت یہ ہے کہ یہ دن ہفتے کے سارے دنوں کا سردار ہے،[3] ایک حدیث میں ہے کہ سب سے بہتر دن جس پر آفتاب طلوع ہوتا ہے، جمعہ کا دن ہے۔ اس دن حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی، اسی دن ان کو جنت میں داخل کیا گیا، اسی دن ان کو جنت سے نکالا (اور دُنیا میں) بھیجا گیا۔ اور اسی دن قیامت قائم ہوگی۔[4] ایک اور حدیث میں ہے کہ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی، اور اسی دن ان کی وفات ہوئی۔[5] بہت سی احادیث میں یہ مضمون ہے کہ جمعہ کے دن میں ایک ایسی

---

(۱) عن أبی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم قال: خير يوم طلعت فيه الشمس يوم الجمعة فيه خلق آدم وفيه أدخل الجنّة وفيه أخرج منها ولا تقوم الساعة إلّا يوم الجمعة. (ترمذی ج: ۱ ص: ۶۴، باب فضل يوم الجمعة).

(۲) عن ابن عباس رضی الله عنه أنه قرأ: اليوم أكملت لكم دينكم الآية وعنده يهودی فقال: لو نزلت هذه الآية علينا لاتخذناها عيدًا، فقال ابن عباس: فإنها نزلت فی يوم عيدين فی يوم جمعة ويوم عرفة. رواه الترمذی. (مشكوة ص: ۱۲۱، الفصل الثالث عن باب الجمعة).

(۳) عن أبی لبابة رضی الله عنه قال: قال النبی صلی الله عليه وسلم: إن يوم الجمعة سيّد الأيام ...إلخ. (مشكوة ص: ۱۲۰).

(۴) عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: خير يوم طلعت عليه الشمس يوم الجمعة فيه خلق آدم وفيه أدخل الجنة وفيه أخرج منها ولا تقوم الساعة إلا يوم الجمعة. رواه مسلم. (مشكوة ص: ۱۲۰، باب الجمعة).

(۵) عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: خرجت إلى الطور ..... فيه خلق آدم وفيه اهبط وفيه يتب عليه وفيه مات وفيه تقوم الساعة ...إلخ. (مشكوة ص: ۱۲۰، باب الجمعة، طبع قديمی كتب خانه).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

گھڑی ہے کہ اس پر بندۂ مؤمن جو دُعا کرے وہ قبول ہوتی ہے۔[۱] جمعہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے دُرود پڑھنے کا حکم آیا ہے۔[۲] یہ تمام احادیث مشکوٰۃ شریف میں ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سی احادیث میں جمعہ کی فضیلت آئی ہے۔ اس سکھ نے جو سوال کیا تھا، اس کا جواب یہ تھا کہ یوں تو ہمارے مذہب میں کسی دن کی بھی چھٹی کرنا ضروری نہیں، لیکن اگر ہفتے میں ایک دن چھٹی کرنی ہو تو اس کے لئے جمعہ کے دن سے بہتر کوئی دن نہیں، کیونکہ یہودی ہفتے کے دن کو معظم سمجھتے ہیں، اور اس دن چھٹی کرتے ہیں، عیسائی اتوار کو لائقِ تعظیم جانتے ہیں اور اس دن چھٹی کرتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے ہم مسلمانوں کو جمعہ کے افضل ترین دن کی نعمت عطا فرمائی ہے، اور اس کو سیّد الایام بنایا ہے، اس لئے یہ دن اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ اس کو عبادت کے لئے مخصوص کر دیا جائے اور اس دن عام کاروبار نہ ہو۔

نمازِ جمعہ کی اہمیت

سوال:... ہم نے سنا ہے کہ جس شخص نے جان بوجھ کر تین نمازِ جمعہ ترک کر دیئے وہ کفر میں داخل ہو گیا، اور وہ نئے سرے سے کلمہ پڑھے، کیا یہ حدیث صحیح ہے؟

جواب:... حدیث کے جو الفاظ آپ نے نقل کئے ہیں، وہ تو مجھے نہیں ملے، البتہ اس مضمون کی متعدد احادیث مروی ہیں، ایک حدیث میں ہے:

"من ترک ثلاث جمعٍ تهاونًا بها طبع الله على قلبه۔ (رواه ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجة والدارمی عن ابی الجور الضمری ومالک عن صفوان بن سلیم واحمد عن ابی قتادة)۔" (مشکوٰۃ ص:۱۲۱)

ترجمہ:... "جس شخص نے تین جمعے محض سستی کی وجہ سے، ان کو ہلکی چیز سمجھتے ہوئے چھوڑ دیئے، اللہ تعالیٰ اس کے دِل پر مہر لگا دیں گے۔"

ایک اور حدیث میں ہے:

"لینتهین اقوام عن ودعهم الجمعات او لیختمن الله علیٰ قلوبهم ثم لیکونن من الغافلین۔" (رواہ مسلم، مشکوٰۃ ص:۱۲۱)

ترجمہ:... "لوگوں کو جمعوں کے چھوڑنے سے باز آجانا چاہئے، ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دِلوں پر مہر کر دیں گے، پھر وہ غافل لوگوں میں سے ہو جائیں گے۔"

ایک اور حدیث میں ہے:

---

(۱) عن أبی هریرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: إن فی الجمعة لساعة لا یوافقها عبد مسلم یسأل الله فیها خیرًا إلا أعطاها إیاه۔ (مشکوة ص: ۱۱۹، باب الجمعة، طبع قدیمی)۔

(۲) عن أبی الدرداء رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: أکثروا الصلوٰة علیّ یوم الجمعة فإنه مشهود ... إلخ۔ (مشکوة ص: ۱۲۱، باب الجمعة، طبع قدیمی)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

"من ترک الجمعة من غير ضرورة كتب منافقًا فی كتاب لَا يمحٰی ولَا يبدل۔"

(رواہ الشافعی، مشکوٰۃ ص:۱۲۱)

ترجمہ:... "جس شخص نے بغیر ضرورت اور عذر کے جمعہ چھوڑ دیا اس کو منافق لکھ دیا جاتا ہے، ایسی کتاب میں جو نہ مٹائی جاتی ہے، نہ تبدیل کی جاتی ہے۔"

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کا ارشاد ہے:

"من ترک الجمعة ثلاث جمعات متواليات فقد نبذ الْإسلام وراء ظهره۔"

(رواہ ابویعلی، ورجالہ رجال الصحیح، مجمع الزوائد ج:۲ ص: ۱۹۳)

ترجمہ:... "جس شخص نے تین جمعے پے در پے چھوڑ دیئے، اس نے اسلام کو پسِ پشت پھینک دیا۔"

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جمعہ کا ترک کر دینا بدترین گناہِ کبیرہ ہے، جس کی وجہ سے دِل پر مہر لگ جاتی ہے، قلب ماؤف ہو جاتا ہے اور اس میں خیر کو قبول کرنے کی صلاحیت نہیں رہتی، ایسے شخص کا شمار اللہ تعالیٰ کے دفتر میں منافقوں میں ہوتا ہے، کہ ظاہر میں تو مسلمان ہے، مگر قلب ایمان کی حلاوت اور شیرینی سے محروم ہے، ایسے شخص کو اس گناہِ کبیرہ سے توبہ کرنی چاہئے اور حق تعالیٰ شانہ سے صدقِ دِل سے معافی مانگنی چاہئے۔

جمعہ کی نماز فرض یا واجب؟

سوال:... جمعہ کی نماز فرض ہے یا واجب؟ جمعہ کی نماز ادا کرنے کے بعد ظہر کی نماز ادا کرنے کی ضرورت باقی رہتی ہے یا نہیں؟ جمعہ کی نماز شروع ہونے سے قبل اور بعد میں عام طور پر لوگ نمازیں پڑھتے نظر آتے ہیں، وہ کون سی نماز پڑھتے ہیں؟

جواب:... جمعہ کی نماز فرض ہے،[۱] اور یہ ظہر کی نماز کے قائم مقام ہے، اس لئے جمعہ کے بعد ظہر کی ضرورت نہیں۔[۲] جمعہ سے قبل و بعد سنتیں ادا کی جاتی ہیں، جمعہ سے پہلے چار سنتیں، اور جمعہ کے بعد پہلے چار رکعتیں مؤکدہ،[۳] پھر دو رکعتیں غیر مؤکدہ۔ ان سنتوں کے علاوہ کچھ حضرات نوافل بھی پڑھتے ہیں۔

اوور ٹائم کی خاطر جمعہ کی نماز چھوڑنا سخت گناہ ہے

سوال:... گزارش یہ ہے کہ میں جس جگہ کام کرتا ہوں اکثر جمعہ کے دن اوور ٹائم لگتا ہے، کمپنی کی مسجد میں کوئی امام نہیں آتے،

---

(۱) ان الجمعة فريضة محكمة بالكتاب والسنة والْإجماع يكفر جاحدها۔ (فتح القدير ج:۱ ص:۴۰۷، كتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة)۔

(۲) حتى لو أدى الجمعة يسقط عنه الظهر وتقع الجمعة فرضًا ...إلخ۔ (بدائع صنائع ج:۱ ص:۲۵۶)۔

(۳) والسنة قبل الجمعة أربع وبعدها أربع ..... وعند أبي يوسف رحمه الله تعالٰى السنة بعد الجمعة ست ركعات وهو مروى عن علي رضي الله عنه والأفضل أن يصلي أربعًا ثم ركعتين للخروج عن الخلاف۔ (حلبي كبير ص:۳۸۸، ۳۸۹، فصل في النوافل، طبع سهيل اكيڈمي لاهور)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

سب کمپنی کے آدمی کام کرتے ہیں، کوئی جمعہ کی نماز پڑھنے نہیں جاتا، سب کام ختم کر کے گھر جانے کی سوچتے ہیں، ایسے میں، میں جمعہ کی نماز باہر جا کر پڑھوں یا اسے قضا پڑھوں؟

جواب:... وہاں جمعہ اگر نہیں ہوتا تو کسی اور جامع مسجد میں چلے جایا کیجئے، جمعہ چھوڑنا تو بہت بڑا گناہ ہے، تین جمعے چھوڑ دینے سے دِل پر مہر لگ جاتی ہے۔[1] محض معمولی لالچ کی خاطر اتنے بڑے گناہ کا ارتکاب کرنا ضعفِ ایمان کی علامت اور بے عقلی کے بات ہے۔ کمپنی کے اربابِ حل وعقد کو چاہئے کہ جمعہ کی نماز کے لئے چھٹی کر دیا کریں۔

جمعہ کے لئے شرائط

سوال:... میں نے بعض عالموں سے سنا ہے کہ جمعہ کی نماز کے لئے دُوسری شرطوں کے علاوہ یہ بھی شرط ہے کہ وہ مسجد جس میں جمعہ کی نماز ہو رہی ہو، اس کی لمبائی تقریباً ۲۰ گز اور چوڑائی بھی دُوسرے گھروں کی نسبت زیادہ ہو، اس کے علاوہ کسی مسجد یا عیدگاہ میں نماز پڑھنے سے پہلے قاضی یا حکومت کے کسی فرد سے اجازت حاصل کرنی ہوگی۔ مولانا صاحب! کیا یہ شرطیں صحیح ہیں؟

جواب:... جمعہ کے جواز کے لئے مسجد کا خاص طول وعرض ضروری نہیں، اور حاکم یا قاضی کی شرط قطعِ نزاع کے لئے ہے،[2] اگر مسلمان کسی اِمام پر متفق ہوں تو اس کی اِقتدا میں جمعہ جائز ہے،[3] گویا آپ نے جو دو شرطیں ذکر کی ہیں، یہ دونوں غیر ضروری ہیں۔

جمعہ شہر اور قصبے میں جائز ہے، چھوٹے گاؤں میں نہیں

سوال:... ہمارا گاؤں جو کہ ۵۰ یا ۶۰ گھروں پر مشتمل ہے، اور اس میں ایک پکی مسجد ہے، جس میں لاؤڈ اسپیکر وغیرہ بھی لگا ہوا ہے، پورے گاؤں میں ایک دُکان بھی ہے، اور ہمارے ہاں جمعہ کی نماز پڑھی جاتی ہے۔ کچھ لوگ یہ جمعہ کی نماز پڑھتے ہیں اور کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہاں جمعہ کی نماز نہیں ہوتی۔ برائے کرم قرآن وسنت کی روشنی میں ہمیں یہ بتائیں کہ کیا ہمارے گاؤں میں جمعہ کی نماز جائز ہے یا نہیں؟ پرسوں ہی ایک مولانا صاحب ریڈیو پاکستان لاہور سے خطوں کے جواب دیتے ہوئے فرما رہے تھے کہ جمعہ صرف شہر والوں پر فرض ہے، گاؤں یا دیہات والوں پر نہ تو جمعہ فرض ہے اور نہ ہی کسی بھی دیہات یا گاؤں میں جمعہ کی نماز ہوتی ہے، تاوقتیکہ وہ گاؤں شہر کی تمام سہولتوں جیسی سہولتیں حاصل کر لے۔

جواب:... فقہِ حنفی کے مطابق جمعہ صرف شہر اور قصبات میں جائز ہے، چھوٹے گاؤں میں جمعہ جائز نہیں۔[4]

---

(۱) من ترک ثلاث جمع تهاونًا بها طبع الله علىٰ قلبه۔ رواه الترمذی۔ (مشکوٰة ج:۱ ص:۱۲۱، باب الجمعة)۔

(۲) لأنه لو لم يشترط السلطان لأدى إلى الفتنة، لأن هذه صلاة تؤدى بجمع عظيم والتقديم علىٰ جميع أهل المصر يعد من باب الشرف وأسباب العلو والرفعة فيتبارع إلىٰ ذلك كل من جبل على علو الهمة والميل إلى الرياسة فيقع بينهم التجاذب والتنازع ...إلخ۔ (بدائع الصنائع ج:۱ ص:۲۶۱، كتاب الصلاة، وأما بيان شرائط الجمعة)۔

(۳) ذكر الكرخي رحمه الله أنه لا بأس أن يجمع الناس علىٰ رجل حتى يصلّي بهم الجمعة۔ (بدائع الصنائع ج:۱ ص:۲۶۱)۔

(۴) عن حذيفة رضي الله عنه ليس علىٰ أهل القرىٰ جمعة، إنما الجمع على أهل الأمصار مثل المدائن۔ (أوجز المسالك، باب ما جاء في الإمام ينزل بقرية يوم الجمعة ج:۲ ص:۲۴۶ طبع إداره إسلاميات)۔ عن علي رضي الله عنه أنه قال: لا جمعة ولا تشريق إلا في مصر جامع۔ (إعلاء السُنن ج:۸ ص:۱ أبواب الجمعة)۔ أيضًا: وتقع فرضًا في القصبات والقرى الكبيرة التي فيها أسواق ...إلخ۔ (شامي ج:۲ ص:۱۳۸، كتاب الصلاة، باب الجمعة)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

بڑے قصبے کے ملحقہ چھوٹے چھوٹے قصبات میں جمعہ پڑھنا

سوال:... بڑے قصبوں میں جہاں جمعہ ہوتا ہے اس کے ساتھ چھوٹے چھوٹے دیہات ہیں، جہاں جمعہ کی اَذان کی آواز پہنچتی ہے یا دو تین میل کے فاصلے پر چھوٹے چھوٹے دیہات ہیں، وہاں جمعہ کی آواز نہیں پہنچتی، تو ان دیہات میں اَذان و اِقامت کے ساتھ نماز باجماعت پڑھنا دُرست ہے یا نہیں؟

جواب:... جو جگہ شہر کے حدود اور ملحقات میں شمار ہوتی ہو، وہاں جمعہ جائز ہے، اور جو ایسی نہ ہو وہاں جائز نہیں،(۱) اس لئے ملحقہ بستیوں میں جمعہ جائز نہیں، کیونکہ وہ شہر کا حصہ نہیں، بلکہ الگ آبادی شمار ہوتی ہیں۔

بڑے گاؤں میں جمعہ فرض ہے، پولیس تھانہ ہو یا نہ ہو

سوال:... ہمارا ایک قریہ ہے جس کا نام کربلا ہے، جس کی آبادی تقریباً دس ہزار پر مشتمل ہے، جس میں نو مسجدیں بھی ہیں، چار مسجدیں تو اتنی بڑی ہیں کہ ایک وقت پر تقریباً ڈیڑھ سو افراد ایک ہی مسجد میں نماز پڑھتے ہیں، اور اس قریہ میں ضروریاتِ زندگی کا سامان ہر وقت مل سکتا ہے۔ ہائی اسکول، پرائمری اسکول، ڈاک خانہ، اسپتال، ٹیلیفون، بجلی، غرض یہ سب چیزیں موجود ہیں، مدرسہ بھی ہے، جس میں تقریباً بڑے چھوٹے تقریباً ۳۰۰ طلبہ پڑھ رہے ہیں، لیکن یہاں پر جمعہ کی نماز نہیں ہوتی، ہمارے یہاں سے تقریباً آٹھ میل کی مسافت پر ضلع پشین میں جمعہ کی نماز باقاعدہ ہوتی ہے، اور علمائے دین نے فتویٰ جاری کیا ہے کہ یہاں پر جمعہ پڑھنا واجب ہے، فتویٰ جن علماء نے دیا ہے، ان کے نام یہ ہیں: مفتی عبدالحق صاحب اکوڑہ خٹک، مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ دارالعلوم کورنگی، مفتی زین العابدین فیصل آباد، مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کراچی۔ مقامی علمائے دین فتویٰ کو نہیں مانتے۔ ہمارے علماء کا کہنا یہ ہے کہ یہاں پر پولیس تھانہ نہیں ہے، اور اس طرح جمعہ آس پاس گاؤں والوں پر واجب ہو جائے گا، اور اگر آپ لوگ کوئی بھی یہاں جمعہ پڑھو گے تو آس پاس کے گاؤں والے جھگڑا کریں گے۔ اب بتائیں کہ کیا اس قریہ میں جمعہ پڑھنا ضروری ہے؟

جواب:... اگر آپ کے مقامی علماء، اتنے بڑے بڑے علماء کے فتویٰ کو نہیں مانتے تو مجھ طالبِ علم کی بات کب مانیں گے؟ تاہم ان سے گزارش ہے کہ اس قصبے میں جمعہ فرض ہے،(۲) اور وہ ایک اہم فرض کے تارک ہو رہے ہیں، اگر تھانہ نہ ہونے کی وجہ سے ان کو جھگڑے کا شبہ ہے تو اس کا حل تو بہت آسان ہے، اس سلسلے میں گورنمنٹ سے استدعا کی جاسکتی ہے کہ یہاں ایک پولیس چوکی

---

(۱) لَا يصح الجمعة إلَّا فی المصر وتوابعه فلا تجب علٰی أهل القرى التی ليست من توابع المصر ولَا يصح أداء الجمعة فيها ...إلخ. (بدائع الصنائع ج:۱ ص:۲۵۹، وأما بيان شرائط الجمعة، أيضًا: رد المحتار ج:۲ ص:۱۳۸، باب الجمعة).

(۲) وعبارة القهستانی تقع فرضًا فی القصبات والقرى الكبيرة التی فيها أسواق. قال أبو القاسم. هذا بلا خلاف إذا أذن الوالی أو القاضی ببناء المسجد الجامع وأداء الجمعة لأن هذا مجتهد فيه فإذا اتصل به الحكم صار مجمعًا عليه. (فتاوىٰ شامی ج:۲ ص:۱۳۸، كتاب الصلاة، باب الجمعة). وحاصله إدارة الأمر علٰی رأی أهل كل زمان فی عدهم المعمورة مصرًا، فما هو مصر فی عرفهم جازت الجمعة فيه، وما ليس بمصر لم يجز فيه، إلَّا أن يكون فناء المصر. (الكوكب الدرى، أبواب الجمعة ج:۱ ص:۱۹۹، طبع مكتبة يحيرية سهارنپور).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

بٹھادی جائے، بہرحال تھانے کا وہاں موجود ہونا صحتِ جمعہ کے لئے شرط لازم نہیں۔

چھوٹے گاؤں میں جمعہ پڑھنا صحیح نہیں ہے

سوال:... کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اندریں مسئلہ کہ ایک چھوٹا گاؤں ہے جس میں تقریباً ۸۰ گھر ہیں، دُکانیں، بازار نہیں، اور نہ ہی تین یا پانچ سات مسجدیں، صرف ایک مسجد ہے اور نہ ہی کوئی چھاؤنی یا مرکزی مقام ہے، اس میں لوگ جمعہ پڑھتے ہیں، کافی سال ہوگئے ہیں، اب یہ عاجز یہاں مقیم ہوا ہے تو مجھ سے چند دوستوں نے پوچھا کہ یہ چھوٹا گاؤں ہے اور عندالاحناف چھوٹے گاؤں میں جمعہ جائز نہیں۔ تو دُوسرے صاحب بولے اور عندالشافعی تو جائز ہے۔ اور دُوسری بات یہ ہے کہ علمائے کرام فرماتے ہیں جہاں جمعہ شروع کردیا گیا ہو تو وہاں بند نہ کرنا چاہئے، تو اس عاجز نے کہا کہ بدعت نکالنے والے لوگ بھی تو یہی دلیل دیتے ہیں کہ اچھا کام ہے، اب اس کو بند نہ کرو، جب شروع ہی بغیر دلیل اور ثبوت کے ہوا تو اس کو قائم رکھنا تو جائز نہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ بس جاؤ تم پڑھتے رہو، چاہے حنفیہ کے نزدیک کوئی شرطِ صحتِ جمعہ نہ ہو تو بھی یہی بڑی دلیل ہے کہ جمعہ لوگ بہت عرصے سے پڑھتے ہیں، اب اگر بند کردیا جائے تو انتشار پیدا ہوگا، آپ براہ کرم اس بارے میں مستفید فرمادیں۔

جواب:... اِمام ابوحنیفہؒ کے نزدیک چھوٹی بستی میں جمعہ جائز نہیں،(۱) اور گو کہ دُوسرے ائمہ کے نزدیک جائز ہے، مگر ان کے مذہب پر عمل کرنا اس لئے ممکن نہیں کہ ان کے مذہب کے مطابق نماز کی بہت سی شرطیں ایسی ہیں جن کا ہمارے لوگوں کو علم نہیں، اور جب ان شرطوں کے بغیر گاؤں میں جمعہ پڑھا جائے تو نماز نہ اِمام ابوحنیفہؒ کے نزدیک صحیح ہوئی، نہ اِمام شافعیؒ کے نزدیک، پس ظہر کی نماز کو غارت کرنا کسی طرح روا نہ ہوگا، اور اس کا وبال سر پر رہے گا۔ اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ جہاں جمعہ شروع ہو وہاں بند نہ کیا جائے، اس کا مطلب یہ ہے کہ مسئلہ سمجھا دیا جائے، اس کے باوجود کوئی نہیں مانتا تو وہ اپنے عمل کا خود ذمہ دار ہے، مگر خود جمعہ پڑھنا کسی حال میں دُرست نہیں۔ اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ اس سے انتشار ہوگا، یہ ایک درجے میں صحیح ہے، کہ لوگوں پر جہل غالب ہے، مگر یہ بھی اس امر کے لئے کافی عذر نہیں کہ اس بدعت کا خود ارتکاب کیا جائے۔ راقم الحروف اپنے گاؤں میں طالبِ علمی کے زمانے میں خود جمعہ پڑھاتا تھا، لیکن جب مسئلے کا علم ہوا تو جمعہ بند کردینے کا اعلان کردیا، الحمدللہ! نہ کوئی مرتد ہوا، نہ کسی نے نماز چھوڑی، البتہ ایسے بے دین لوگ جن کو نماز اور مسجد سے کوئی واسطہ نہیں، اب بھی نکتہ چینی کرتے ہیں، سو ایسے لوگوں کی نکتہ چینیوں سے گھبرا کر شرعی مسائل کو اگر بدل دیا جائے تو دینِ اسلام کی شکل ہی مسخ ہوجائے گی۔ مسئلہ تو میں نے لکھ دیا ہے، اب آگے مشورہ عرض کرتا ہوں، آپ اپنی بستی کے دین دار اور صاحبِ فہم لوگوں کو جمع کرکے میرا یہ خط ان کے سامنے رکھیں، اگر وہ شرعی مسئلے پر عمل کرنے کے لئے تیار ہوں تو ان میں سے جو حضرات ذی وجاہت ہیں، وہ خود اس مسئلے کا اعلان کرکے جمعہ بند کرنے کی اطلاع کریں، اور اگر اس بستی کے دین دار اور سمجھ دار لوگ بھی اس مسئلے پر عمل کرنے سے گریز کریں تو آپ اس بستی کی اِمامت چھوڑ دیں۔ اِمام کو اس لئے مقرر کیا جاتا ہے کہ وہ شرعی مسائل کے مطابق

---

(۱) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۱، ۲ ملاحظہ فرمائیں۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

لوگوں کی اِمامت کرے، نہ یہ کہ شریعت کے خلاف لوگوں کا تابعِ مہمل بن کر رہے۔

ڈیڑھ سو گھروں والے گاؤں میں نمازِ جمعہ

سوال:... ایک گاؤں جس کی آبادی تقریباً ڈیڑھ سو گھروں پر مشتمل ہے، چار دُکانیں ہیں جس میں ضرورت کی چیزیں دستیاب ہیں، مثلاً: گھی، اناج، چائے، چینی، کپڑا وغیرہ، یہ گاؤں گلیوں اور راستوں پر بھی مشتمل ہے، نیز اس گاؤں میں سولہ سال سے جمعہ کی نماز ہوتی رہی، کیا ازرُوئے شرع اس میں جمعہ کی نماز جائز ہے کہ نہیں؟

جواب:... یہ گاؤں، شہر یا قصبہ کے حکم میں نہیں، اس لئے حضرت اِمام ابوحنیفہؒ کے مسلک پر اس میں جمعہ جائز نہیں۔ (۱)

اٹھارہ ہزار آبادی والے گاؤں میں جمعہ

سوال:... ہمارے گاؤں کی آبادی اٹھارہ ہزار ہے، اور بنیادی سہولتیں میسر ہیں، گاؤں ضلعی شہر پشین سے آٹھ میل کے فاصلے پر ہے اور گاؤں سے تین میل کے فاصلے پر پولیس لیویز چوکی ہے، مگر ہمارے گاؤں میں تھانہ نہ پولیس چوکی ہے، مسئلہ کچھ یوں ہے کہ عرصہ دو سال سے ایک دِینی مدرسے میں باقاعدہ نمازِ جمعہ اور نمازِ عیدین پڑھی جاتی ہیں، جس میں صرف گنتی کے چند لوگ شرکت کرتے ہیں۔ اور دُوسری طرف گاؤں کے علماء اور اکثریتی فریق کا کہنا ہے کہ یہاں پر نمازِ جمعہ اور نمازِ عیدین پڑھنا ناجائز ہے، کیونکہ یہ ایک دیہاتی گاؤں ہے اور یہاں پر تھانہ نہیں ہے۔ جبکہ دُوسرے فریق کا کہنا ہے کہ یہاں نمازِ جمعہ اور عیدین پڑھنا جائز ہے کیونکہ یہاں کی آبادی بہت ہے۔ اس نازک مسئلے پر یہاں کے باشندوں کو سخت بے چینی اور ذہنی کوفت کا سامنا ہے۔

جواب:... اِمام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جمعہ کے لئے شہر یا قریۂ کبیرہ (قصبہ) کا ہونا شرط ہے، جب گاؤں کی آبادی اٹھارہ ہزار کی ہو، اس کو قریۂ کبیرہ شمار کیا جائے گا، اس لئے اس بستی میں جمعہ اور عیدین کی نماز صحیح ہے۔ (۲)

کیا جوازِ جمعہ کے لئے آبادی کی تعداد میں مسلم، غیر مسلم، عورتیں اور بچے سب شامل ہیں؟

سوال:... جوازِ جمعہ کے لئے آبادی کی تعداد کیا ہے؟ کیا آبادی کی تعریف میں عورتیں، بچے اور غیر مسلم بھی شامل ہیں یا نہیں؟

کیا سول اور فوج کو ملا کر مطلوبہ آبادی پوری کی جاسکتی ہے؟

اگر سول اور فوج کو ملا کر مطلوبہ آبادی پوری کی جائے تو اس صورت میں کیا فوج اپنے لئے الگ جمعہ کا اِہتمام کرے گی یا وہ

---

(۱) اما المصر الجامع فشرط وجوب الجمعة وشرط صحة أدائها عند أصحابنا حتّٰی لَا تجب الجمعة إلّا علٰی أهل المصر ومن كان ساكنًا فی توابعه وكذا لَا يصح أداء الجمعة إلّا فی المصر وتوابعه فلا تجب علٰی أهل القرىٰ التی ليست من توابع المصر ولَا يصح أداء الجمعة فيها ..... ولنا ما روی عن النبی صلی الله عليه وسلم أنه قال: لَا جمعة ولَا تشريق إلّا فی مصر جامع۔ (بدائع الصنائع ج ۱ ص ۲۵۹، شرائط الجمعة)۔

(۲) وفی التحفة عن أبی حنيفة رحمه الله أنه بلدة كبيرة فيها سكك وأسواق ولها رساتيق وفيها وال يقدر علٰی إنصاف المظلوم من الظالم بحشمته وعلمه أو علم غيره يرجع الناس إليه فيما يقع من الحوادث وهٰذا هو الأصح۔ (شامی ج ۲ ص ۱۳۷)، وتقع فرضًا فی القصبات والقرى الكبيرة التی فيها أسواق۔ (شامی ج: ۱ ص: ۱۳۷، كتاب الصلاة، باب الجمعة)۔ نیز حاشیہ نمبر ۱ ملاحظہ کیجئے۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

سول میں جا کر جمعہ ادا کریں گے؟

کچھ فوجی کیمپ سول آبادی سے دُور اور کچھ قریب ہیں، اس لحاظ سے متصل اور مفصل شرعی حیثیت کیا ہے؟

کچھ فوجی مقام ایسے ہیں جہاں فوجی ۱۰۰ سے لے کر ۳۰۰ تک کی تعداد میں بغیر بیوی بچوں کے سال بھر رہتے ہیں، کیا وہاں جمعہ جائز ہے؟ جبکہ وہاں دُشمن کا فوری خطرہ بھی نہیں ہے؟

جواب:... حضرت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جمعہ صرف شہر یا قصبات میں جائز ہے، چھوٹی بستیوں میں جائز نہیں ہے۔ عموماً جس بستی کی آبادی دو اڑھائی ہزار پر مشتمل ہو، اور وہاں روزمرہ کی ضروریات دستیاب ہوں، اور گردوپیش کے لوگ ضروریاتِ زندگی کی خرید وفروخت کے لئے وہاں آتے ہوں، ایسی آبادی میں جمعہ جائز ہے۔ (۱)

۲:... فوج کی اگر وہاں مستقل چھاؤنی رہتی ہو تو اس کو بھی اس آبادی میں شمار کیا جائے گا، اگر فوج کا وہاں مستقل قیام نہیں تو ان کو شمار نہیں کریں گے۔ مستقل باشندے خواہ مسلم ہوں یا غیر مسلم، مرد ہوں یا عورتیں، بڑے ہوں یا بچے ان سب کو شمار کیا جائے گا۔

۳:... جس بستی میں جمعہ جائز ہو، وہاں فوج اپنے جمعہ کا الگ انتظام کرسکتی ہے۔ (۲)

۴:... جس بستی کو ہم ''بڑی بستی'' یا قصبہ شمار کریں گے، اس کے لئے ضروری ہوگا کہ اس کی آبادی (مکانات) متصل ہوں۔ پھر اس بستی سے ملحقہ آبادی میں فوج کا جمعہ پڑھنا بھی جائز ہے، اور اگر اصل آبادی کے لحاظ سے وہ جگہ چھوٹی بستی شمار ہوتی ہے، تو کچھ فاصلے پر اگر فوجی کیمپ ہو تو اس کو اس بستی میں شمار نہیں کیا جائے گا، بلکہ یہ مستقل آبادی شمار ہوگی۔

۵:... صرف چند فوجیوں کی رہائش گاہ میں جمعہ صحیح نہیں، خواہ ان کا قیام سال بھر رہا کرتا ہو، دیکھنا یہ ہے کہ جس جگہ ان کا قیام ہے، وہ جگہ ایسی ہے کہ وہاں جمعہ جائز ہو؟ اس نکتے کی وضاحت اُوپر کرچکا ہوں۔

جہاں پر کسی کو آنے کی اِجازت نہ ہو وہاں نمازِ جمعہ ادا کرنا

سوال:... میرا یہ سوال ہے کہ میں منشیات کے اسپتال میں نمازِ جمعہ پڑھاتا ہوں، یہ عمل تقریباً چار سال سے کر رہا ہوں، لیکن یہاں پر باقاعدہ طور پر مسجد نہیں بنائی گئی ہے، لیکن نماز پڑھنے کے لئے ایک بہت بڑا ہال ہے، جس میں جمعہ کی بھی نماز ادا کی جاتی ہے، کیونکہ وہاں پر منشیات کے عادی افراد کا علاج ومعالجہ ہوتا ہے، تاکہ نشے کی عادت ختم ہوسکے، اس لئے ان کو اسپتال سے باہر جانے کی اِجازت نہیں ہے، اور اگر ان کو باہر نماز کے لئے جانے دیا جائے تو خطرہ ہوتا ہے کہ وہ باہر جا کر نشہ حاصل کر کے دوبارہ اِستعمال نہ شروع کریں، اس لئے اِحتیاطی طور پر ان کو باہر نہیں جانے دیا جاتا۔ نمازِ جمعہ میں تقریباً ۳۰ سے ۴۰ لوگ شریک ہوتے ہیں، آپ قرآن

---

(۱) وتقع فرضًا فی القصبات والقری الکبیرة التی فیها أسواق۔ (شامی ج:۲ ص:۱۳۸، کتاب الصلاة، باب الجمعة)۔
أیضًا: عن أبی حنیفة رحمه الله تعالیٰ: أنه بلدة کبیرة فیها سکک وأسواق، ولها رساتیق وفیها وال یقدر علی إنصاف المظلوم من الظالم بحشمه وعلمه أو علم غیره، یرجع الناس إلیه فیما یقع من الحوادث، وهذا هو الأصح۔ (ردالمحتار ج:۲ ص:۱۳۷، کتاب الصلاة، باب الجمعة)۔

(۲) ایضاً حوالہ بالا۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھئے: بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع للکاسانی ج:۱ ص:۲۵۸ تا ۲۶۹، وأما بیان شرائط الجمعة، طبع ایچ ایم سعید۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

وحدیث کی روشنی میں اس مسئلے سے آگاہ کریں کہ میں جو عمل کر رہا ہوں یہ صحیح ہے کہ نہیں؟

جواب:... جہاں جمعہ پڑھایا جاتا ہے، اگر وہاں ہر ایک کو آنے کی اجازت نہیں، تو جمعہ نہیں ہوگا۔ (۱)

پنج گانہ نماز کا اِنتظام نہ ہونے والے دیہات میں نمازِ جمعہ

سوال:... کنڈیارو شہر کے نزدیک ۳ یا ۴ کلومیٹر کے فاصلے پر کچھ دیہات ہیں، جن میں تقریباً ۳۰-۴۰ گھر مسلمانوں کے ہیں، ان دیہاتوں میں پنج گانہ نماز کا اِنتظام نہیں ہے، ۸-۱۰ سال سے یہاں جمعہ اور عید کی نمازیں پڑھائی جارہی ہیں، ایک مولوی صاحب کے کہنے پر کچھ گاؤں میں جمعہ بند ہوگیا ہے، کیا ان دیہاتوں میں جمعہ کی نماز ہوجائے گی؟

جواب:... اِمام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جمعہ شہر یا قصبے میں ہوتا ہے، دیہات میں نہیں ہوتا، (۲) اس لئے ان جگہوں پر ظہر کی نماز پڑھی جائے، یہاں جمعہ پڑھنا جائز نہیں۔ (۳)

دوسو گھروں پر مشتمل آبادی میں جمعہ کا شرعی حکم

سوال:... ایسا گاؤں جس کا شہر سے پیدل فاصلہ تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کا اور گاڑی پر ایک گھنٹے کا ہے، گاؤں کا ڈاک خانہ، تھانہ اور یونین کونسل کا دفتر (مرکزی مقام) بھی شہر میں ہے، کیا ایسا گاؤں شہر کے مضافات کی تعریف میں آتا ہے؟ جبکہ گاؤں کی اکثر ضروریات شہر سے ہی پوری ہوتی ہیں۔ گاؤں میں گلیاں ہیں نہ بازار، صرف چھوٹی چھوٹی تین دُکانیں ہیں، گاؤں کی مجموعی آبادی تقریباً دوسو گھروں پر مشتمل ہے جو کہ گاؤں میں چار مختلف بستیوں میں بٹی ہوئی ہے، اس گاؤں میں جمعہ پڑھنا کیسا ہے؟

جواب:... فنائے مصر شہر کے ماحول کو کہتے ہیں، جو شہر کی ضروریات کے لئے خالی جگہ ہوتی ہے۔ (۴) یہ گاؤں، جو ایک الگ الگ چار بستیوں میں بٹا ہوا ہے، نہ یہ قصبہ ہے، نہ قریۂ کبیرہ، نہ فنائے مصر میں واقع ہے، لہٰذا یہاں جمعہ جائز نہیں۔ (۵) لوگوں کو لازم ہے کہ جمعہ کے شوق میں ظہر کی نماز غارت نہ کریں۔

سو گھروں پر مشتمل گاؤں میں نمازِ جمعہ

سوال:... ہمارا گاؤں تقریباً سو گھروں پر مشتمل ہے، گردونواح میں بھی زیادہ تعداد میں بستیاں آباد ہیں۔ یہ گاؤں شہر سے دو

---

(۱) والشرط السادس الإذن العام ..... لا تجوز جمعته إلى قوله والإذن العام والأداء على سبيل الشهرة من جملة تلك الخصوصيات فلا تجوز بدنه. (شرح حلبي كبير ص: ۵۵۸، فصل في صلاة الجمعة).

(۲) ص: ۱۱۴ کا حاشیہ نمبر ۱ ملاحظہ فرمائیں۔

(۳) وفيما ذكرنا إشارة إلى أنه لا تجوز في الصغيرة التي ليس فيها قاض ومنبر وخطيب، كذا في المضمرات. (ردالمحتار ج: ۲ ص: ۱۳۸، باب الجمعة).

(۴) فناء المصر: ما اتصل به معدًا لمصالحه. (قواعد الفقه ص: ۴۱۷، طبع صدف پبلشرز).

(۵) لا يصح أداء الجمعة إلا في المصر وتوابعه فلا تجب على أهل القرى التي ليست من توابع المصر ولا يصح أداء الجمعة فيها ..... روى عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: لا جمعة ولا تشريق إلا بمصر جامع. (بدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۲۵۹، وأما بيان شرائط الجمعة، طبع سعيد).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کلومیٹر کے فاصلے پر ہے، اِبتداء سے اس بستی میں نمازِ جمعہ نہیں ہوتی، اس کے قریب ایک اور بستی ہے جس کی آبادی ہر لحاظ سے کم ہے، انہوں نے جمعہ کی نماز شروع کی ہوئی ہے، قرآن وحدیث کی رُو سے اس بستی میں نمازِ جمعہ ہوسکتی ہے یا نہیں؟

جواب:... اگر آپ کا یہ گاؤں شہر کی حدود میں واقع ہے تو یہاں جمعہ ہوسکتا ہے، ورنہ نہیں۔ آپ نے جو تفصیلات اپنے گاؤں کی بیان کی ہیں، ان کے مطابق یہاں جمعہ نہیں ہوتا، اس کی بس ایک ہی صورت ہے کہ یہ شہر کی حدود کے اندر واقع ہو۔ (۱)

جس گاؤں میں ضروریاتِ زندگی میسر نہ ہوں وہاں تیس سال سے پڑھے گئے جمعہ کا حکم

سوال:... جس گاؤں میں ضروریاتِ زندگی کی چیزیں میسر نہیں، وہاں جمعہ ہوتا ہو تو ان کا جمعہ ہو جائے گا؟ اگر نہیں تو پچھلے تیس سال سے ایسا چلا آرہا ہے، تو ان پچھلی نمازوں کا کیا ہوگا؟

جواب:... ایسے گاؤں میں جمعہ جائز نہیں، جتنے سالوں کے جمعے پڑھے گئے، ان کی ظہر کی نمازیں قضا کرنا لازم ہے۔ (۲)

آٹھ سو افراد پر مشتمل گاؤں میں نمازِ جمعہ

سوال:... سائل کے گاؤں میں آبادی تقریباً آٹھ سو افراد بمعہ (عورتیں اور بچے) پر مشتمل ہے، بروزِ جمعہ جامع مسجد میں افراد ۸ یا ۹ صفوں میں مجتمع ہوتے ہیں، اور ہر صف میں تقریباً ۳۰ آدمی ہوتے ہیں، سائل کے گاؤں میں دُوسری سہولیات جیسے ہائی اسکول، ڈاک خانہ اور شفاخانہ موجود نہیں، بس صرف دو تین دُکانیں ہیں، اس کے علاوہ دُوسری اہم ضروریات جیسے موچی، ترکھان اور حجام کی موجودگی سے بھی ہمارا گاؤں محروم ہے۔ گاؤں میں صرف لڑکیوں کے لئے ایک پرائمری اسکول موجود ہے، لہٰذا آپ صاحبان کی خدمت میں عرض کی جاتی ہے کہ ہمارے اس چھوٹے سے گاؤں نمازِ جمعہ اور نمازِ عیدین ادا ہوسکتی ہیں کہ نہیں؟ واضح رہے کہ اس گاؤں میں عرصہ دراز سے جمعہ اور عیدین کی نماز ہوتی ہے۔

جواب:... یہ گاؤں چھوٹا ہے، اور چھوٹے گاؤں میں حضرت اِمام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جمعہ جائز نہیں، جو لوگ یہاں جمعہ پڑھتے ہیں، وہ اپنی ظہر کی نماز برباد کرتے ہیں، اس لئے یہاں جمعہ کی نماز نہ پڑھی جائے، اگر کسی کو جمعہ پڑھنا ہو تو شہر میں جاکر جمعہ پڑھے۔ (۳)

---

(۱) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۵ ملاحظہ فرمائیں۔

(۲) وفی الجواهر لو صلّوا فی القریٰ لزمهم أداء الظهر. (شامی ج:۲ ص:۱۳۸، کتاب الصلاة، باب الجمعة).

(۳) شرط أدائها المصر أی شرط صحتها أن تؤدی فی مصر حتّی لا تصح فی قریة ولا مفازة ...إلخ. (البحر الرائق ج:۲ ص:۱۵۱). أیضًا: قال رحمه الله تعالیٰ: (وهو) أی المصر (کل موضع له أمیر وقاض ینفذ الأحکام ویقیم الحدود) وهٰذا روایة عن أبی یوسف، وهو إختیار الکرخی، وعنه أنهم لو إجتمعوا فی أکبر مساجدهم لا یسعهم وهو إختیار البلخی، وعنه: وهو کل موضع یکون فیه کل محترف ویوجد فیه جمیع ما یحتاج إلیه الناس فی معایشهم وفیه فقیه وقاض یقیم الحدود، وعنه أنه یبلغ سکانه عشرة آلاف، وقیل یوجد فیه عشرة آلاف مقاتل ...إلخ. (تبیین الحقائق ج:۱ ص:۵۲۳، باب صلاة الجمعة، طبع دار الکتب العلمیة).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

بچوں اور عورتوں سمیت تین سو اَفراد پر مشتمل آبادی میں نمازِ جمعہ

سوال:... ہمارا گاؤں ہری پور سے ۲۶ کلومیٹر دُور ہے، جس کی آبادی عورتوں اور بچوں کو ملا کر تقریباً ۳۰۰ ہے، اور یہاں تین مسجدیں ہیں، تینوں مسجدوں کے نمازی ملائے جائیں تو تقریباً ۳۰۰ ہوں گے، اب ہماری مسجد میں جمعہ کی نماز ادا کرنے لگے ہیں، پچھلے پانچ مہینے سے اب کچھ لوگ کہتے ہیں کہ نماز نہیں ہوتی، جبکہ ہمارے گاؤں میں بجلی کی سہولت، پانی کی اور ٹرانسپورٹ کی سہولت موجود ہے، اور یہاں چار پرچون کی دُکانیں بھی ہیں، جس میں سبزی بھی موجود ہوتی ہے، لیکن یہاں ہوٹل نہیں ہے، نہ ہی کوئی کپڑے کی دُکان ہے، باہر سے آنے والے مسافر کو مسجد میں ٹھہراتے ہیں، اور کوئی جگہ نہیں۔ جب سے جمعہ کی نماز ہونے لگی ہے، اِردگرد کے لوگ بھی نماز پڑھنے آتے ہیں، مسجد بھر جاتی ہے، یہاں کوئی اسپتال بھی نہیں ہے۔

جواب:... اِمام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جمعہ یا تو شہر میں ہوتا ہے یا قصبے میں، چھوٹی بستی میں جمعہ نہیں ہوتا۔ تین سو کی آبادی کا گاؤں چھوٹی بستی ہے، یہاں جمعہ صحیح نہیں۔ (۱)

تین ہزار افراد پر مشتمل آبادی قریۂ کبیرہ ہے، اس میں نمازِ جمعہ جائز ہے

سوال:... ہمارا گاؤں شہر سے تقریباً ۹-۱۰ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے، گاؤں میں ایک بہت بڑی جامع مسجد ہے، مسجد کے ساتھ چھوٹا سا بازار اور پکی سڑک بھی ہے، گاؤں کی آبادی تقریباً ڈھائی تین ہزار سے زائد ہوگی، ہمارے گاؤں میں عرصہ پندرہ بیس سال سے جمعہ وعیدین کی نماز ہوتی ہیں، جبکہ جامع مسجد میں پابندی کے ساتھ پانچ وقت باجماعت نماز نہیں کی جاتی ہے، اکثر وبیشتر صرف ظہر وعصر کی نماز باجماعت ادا کی جاتی ہے۔ آپ برائے کرم پوری تحقیق کے ساتھ جواب مرحمت فرمائیں کہ کیا ہمارے یہاں جمعہ وعیدین کی نماز صحیح ہوتی ہے؟ اگر صحیح ہے تو ٹھیک ہے، اگر صحیح نہیں تو کیا ان کو ترک کیا جائے جبکہ ہر جمعہ میں ۲۵، ۳۰، ۳۵ آدمی شریک ہو جاتے ہیں، اگر چھوڑ دیا جائے تو بھی کافی فتنے کا خوف ہے، براہِ کرم اس کا تسلی بخش اور تشفی بخش جواب عنایت فرمائیں۔

جواب:... آپ کے علاقے میں ایسا گاؤں جس کی آبادی دو ڈھائی ہزار ہو اور روزمرّہ کی ضروریات بھی وہاں ملتی ہوں، وہ ''قریۂ کبیرہ'' کے حکم میں ہے، اس میں جمعہ جائز ہے۔ (۲)

---

(۱) وتقع فرضًا في القصبات والقرى الكبيرة التي فيها أسواق. (شامي ج:۲ ص:۱۳۸، كتاب الصلاة، باب الجمعة). أيضًا: شرط أدائها المصر أي شرط صحتها أن تؤدى في مصر حتى لا تصح في قرية ولا مفازة ...إلخ. (البحر الرائق ج:۲ ص:۱۵۱). أيضًا: قال رحمه الله تعالىٰ: (وهو) أي المصر (كل موضع له أمير وقاض ينفذ الأحكام ويقيم الحدود) وهذا رواية عن أبي يوسف، وهو اختيار الكرخي، وعنه أنهم لو اجتمعوا في أكبر مساجدهم لا يسعهم وهو اختيار البلخي، وعنه: وهو كل موضع يكون فيه كل محترف ويوجد فيه جميع ما يحتاج إليه الناس في معايشهم وفيه فقيه وقاض يقيم الحدود، وعنه أنه يبلغ سكانه عشرة آلاف، وقيل يوجد فيه عشرة آلاف مقاتل ...إلخ. (تبيين الحقائق ج:۱ ص:۵۲۳، باب صلاة الجمعة، طبع دار الكتب العلمية).

(۲) وتقع فرضًا في القصبات والقرى الكبيرة التي فيها أسواق. (شامي ج:۲ ص:۱۳۸، كتاب الصلاة، باب الجمعة). أيضًا: (وهو) أي المصر (كل موضع له أمير وقاض ينفذ الأحكام ويقيم الحدود) ..... وعنه هو كل موضع يكون فيه كل محترف، ويوجد فيه جميع ما يحتاج الناس إليه في معايشهم، وفيه فقيه مفت وقاض يقيم الحدود، وعنه: أنه يبلغ سكانه عشرة آلاف ...إلخ. (تبيين الحقائق ج:۱ ص۵۲۳، باب صلاة الجمعة، طبع دار الكتب العلمية).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

ایسے گاؤں میں جمعہ اور عیدین کی نماز جس کی قریبی بستی میں جمعہ ہوتا ہو

سوال:... ہمارے گاؤں کے قریب ایک بازار ہے، جس میں جمعہ اور عیدین کی نمازیں ہوتی ہیں، ہمارے گاؤں اور اس بازار کی آبادی میں تقریباً ایک فرلانگ سے کم فاصلہ ہے، لیکن ہماری مسجد اور اس جامع مسجد کے درمیان تین کلومیٹر کا فاصلہ ہے، نام بھی الگ الگ ہیں، پوچھنا یہ ہے کہ ہمارے گاؤں والوں پر جمعہ اور عیدین کی نمازیں فرض ہیں یا نہیں؟ اگر فرض ہیں تو جو قربانی عید کی نماز سے پہلے کرتے تھے وہ قربانی قبول ہوگی یا نہیں؟ اگر نہیں ہوتی تو ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

جواب:... جس بستی کے درمیان اور آپ کے گاؤں کے درمیان ایک فرلانگ کا فاصلہ ہے، وہ گویا ایک ہی بستی کے حکم میں ہے، اگر ان دونوں میں نمازِ جمعہ اور عیدین ہوسکتی ہے تو نمازِ جمعہ اور عیدین پڑھنا صحیح ہے۔ (۱)

جنگل میں جمعہ کی نماز کسی کے نزدیک صحیح نہیں

سوال:... مولانا صاحب! ہم یہاں ابوظہبی شہر سے تقریباً تیس کلومیٹر دُور جنگل میں کام کرتے ہیں، یہاں اور بھی کافی کمپنیاں ہیں، لیکن یہاں پر نہ بازار ہے اور نہ مستقل کوئی آبادی ہے، تو کیا ایسی جگہ پر جمعہ کی نماز ہوتی ہے جہاں پر کوئی بازار یا شہر نہ ہوں؟ جیسا کہ آپ نے پہلے ایک دفعہ لکھا تھا کہ جہاں بازار نہیں ہوتا، وہاں جمعہ کی نماز نہیں ہوتی، جبکہ ہم یہاں پر باقاعدہ جمعہ کی نماز پڑھتے ہیں، مولانا صاحب! قرآن وسنت کی روشنی میں جواب دیں کہ ہمارا جمعہ ہوتا ہے کہ نہیں؟

جواب:... جنگل میں کسی کے نزدیک جمعہ نہیں ہوتا، (۲) آپ جمعہ کے بجائے ظہر کی نماز پڑھا کریں۔

جیل خانے میں نمازِ جمعہ ادا کرنا

سوال:... جیل خانے کے اندر نمازِ جمعہ ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب:... ہمارے اِمام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جمعہ کے صحیح ہونے کے لئے جہاں اور شرطیں ہیں، وہاں ''اِذنِ عام'' بھی شرط ہے، (۳) یعنی جمعہ ایسی جگہ ہوسکتا ہے جہاں ہر خاص وعام کو آنے کی اجازت ہو، اور ہر مسلمان اس میں شرکت کرسکے۔ جیل میں اگر یہ شرط پائی جائے تو جمعہ صحیح ہوگا ورنہ نہیں۔ یہ مسئلہ تو عام کتابوں میں لکھا ہے، لیکن حضرت مولانا مفتی محمودؒ فرماتے تھے کہ جیل میں جمعہ جائز ہے، اور وہ اس کے لئے فقہ کی کتاب کا حوالہ بھی دیتے تھے، جو مجھے مستحضر نہیں، خود مفتی صاحب مرحوم کا عمل بھی جیل میں

---

(۱) دیکھئے: بدائع الصنائع ج:۱ ص:۲۶۰ بیان شرائط الجمعة، طبع سعید۔

(۲) لا تؤدی الجمعة فی البراری لأن الجمعة من أعظم الشعائر فتختص بمکان إظهار الشعائر وهو المصر. (بدائع الصنائع ج:۱ ص:۲۵۹، وأما بیان شرائط الجمعة)۔

(۳) الشرط السادس الإذن العام ..... والإذن العام والأداء علی سبیل الشهرة من جملة تلک الخصوصیات فلا تجوز بدونه ...إلخ. (شرح حلبی کبیر ص:۵۵۸، فصل فی صلاة الجمعة)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جمعہ پڑھنے کا تھا۔[1]

فوجی کیمپ میں جمعہ ادا کرنا

سوال:... جب عساکر اسلامی فوج ٹریننگ کے لئے شہر سے دُور کیمپ میں قیام کرتی ہیں اور انہیں وہاں طبّی سہولتیں مکمل میسر ہیں، تعداد چار، پانچ صد ہے، اس صورت میں کیا جمعہ فرض ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو ثواب سے محروم ہوں گے یا نہیں؟ اگر اِمام جمعہ نہ پڑھائے تو کیا وہ مخالفتِ حکمِ امیر کا مرتکب تو نہیں؟ اور جو لوگ اِمام کے ساتھ اس صورت میں مخالفت کریں، ان کا کیا حکم ہے؟

جواب:... جمعہ شہری آبادی میں ہوتا ہے، شہر کی آبادی سے دُور جنگل میں جمعہ نہیں ہوتا، جس کی دلیل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر میدانِ عرفات میں ظہر کی نماز پڑھی تھی، حالانکہ جمعہ کا دن تھا،[2] چونکہ جنگل میں جمعہ صحیح نہیں، اس لئے آپ لوگوں نے جتنے جمعے جنگل میں پڑھے ہیں، اتنے دن کی ظہر کی نمازیں آپ کے ذمہ باقی ہیں، ان کو قضا کیجئے۔[3] جس جگہ جمعہ شرعاً جائز نہیں، اگر امیر وہاں جمعہ پڑھنے کا اِمام صاحب کو حکم دیتا ہے تو اس کا یہ حکم غلط ہے، اور وہ اس غلط حکم دینے کی وجہ سے خود گناہگار ہے، اِمام صاحب کو اس کی تعمیل جائز نہیں، اگر خلافِ شریعت حکم کی تعمیل کرے گا تو ایسا اِمام اِمامت کا اہل نہیں۔ حدیث شریف میں ہے:

"السمع والطاعة على المرء المسلم فيما احب وكره ما لم يؤمر بمعصية فاذا امر بمعصية فلا سمع ولا طاعة۔" (متفق علیہ، مشکوٰۃ ص:۳۱۹)

ترجمہ:... "مسلمان پر امیر کی سمع وطاعت واجب ہے، خواہ وہ حکم اس کو پسند ہو یا ناپسند، بشرطیکہ اسے گناہ کا حکم نہ دیا جائے، جب گناہ کا حکم دیا جائے تو نہ اس حکم کو سنا جائے، نہ مانا جائے۔"

ایک اور حدیث میں ہے:

"لا طاعة في معصية انما الطاعة في معروف." (متفق علیہ، مشکوٰۃ ص:۳۱۹)

ترجمہ:... "اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے کام میں کسی کی اطاعت نہیں، اطاعت صرف اچھے کام میں ہے۔"

اور یہ حدیث تو زبان زدِ خاص وعام ہے:

---

(۱) حضرت مفتی محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جواز پر جس عبارت سے استدلال فرمایا ہے، وہ یہ ہے: والسابع (الإذن العام) ..... فلا يضر غلق باب القلعة، لعدو، أو لعادة قديمة لأن الإذن العام مقرر لأهله وغلقه لمنع العدو ولا المصلي، وفي الشامية تحت قوله (أو قصره) قلت وينبغي أن يكون محل النزاع ما إذا كان لا تقام إلا في محل واحد أما لو تعددت فلا لأنه لا يتحقق التفويت كما أفاده التعليل فتأمل۔ (ردالمحتار مع الدر المختار ج:۲ ص:۱۵۱، ۱۵۲)۔ تفصیل کے لئے دیکھئے: فتاویٰ مفتی محمود ج:۲ ص:۳۷۳ جیل میں جمعہ قائم کرنا ج:۲ ص:۳۸۵، ج:۲ ص:۴۲۷، طبع الجمعیۃ پبلیکیشنز لاہور۔

(۲) في حديث جابر بن عبدالله رضي الله عنه في قصة حجة الوداع ..... ثم أذن بلال ثم أقام فصلى الظهر ...الخ۔ (مشکوۃ ص:۲۲۵، باب قصة حجة الوداع، الفصل الأوّل، طبع قديمی)۔

(۳) وفي الجواهر لو صلّوا في القرىٰ لزمهم أداء الظهر۔ (شامی ج:۲ ص:۱۳۸، کتاب الصلاۃ، باب الجمعة)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

"لَا طاعة لمخلوق فی معصية الخالق۔" (شرح السنۃ، مشکوٰۃ ص:۳۲۱)

ترجمہ:... "خالق کی نافرمانی کے کام میں مخلوق کی اطاعت نہیں۔"

فیکٹری میں جمعہ کی نماز

سوال:... حب میں واقع ایک فیکٹری میں جمعۃ المبارک کو ورکنگ ڈے قرار دینے کے بعد جب مزدوروں نے نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لئے مسجد جانا چاہا تو اِنتظامیہ نے کارکنوں کو مسجد جانے سے روک دیا (یاد رہے کہ فیکٹری کے اندر مسجد نہیں ہے، اور نہ ہی باقاعدگی سے جماعت ہوتی ہے) اور فیکٹری کے اندر جبری طور پر نمازِ جمعہ ادا کرائی گئی، جس پر لوگوں نے اِحتجاج بھی کیا اور اس کی شرعی حیثیت کو چیلنج کیا، مگر ان کی شنوائی نہیں ہوئی، حالانکہ قریب میں مساجد بھی ہیں۔ مندرجہ بالا صورتِ حال کی روشنی میں آپ سے گزارش ہے کہ کیا لوگوں کی نمازِ جمعہ ادا ہوگئی؟ اگر نہیں ہوئی تو اس کا وبال کس پر ہے؟ اور آئندہ کے لئے اس صورتِ حال کا سدباب کیسے ہوسکتا ہے؟

جواب:... جہاں جمعہ کی نماز ہوسکتی ہے وہاں نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لئے بہتر ہے کہ مسجد ہو، اور وہاں پانچ وقتہ نماز ہوتی ہو۔[1] لیکن اگر کہیں ایسی جگہ جہاں مسجد ہو اور نہ جماعت ہوتی ہو، مگر شرائطِ جمعہ پائی جاتی ہوں، وہاں جمعہ پڑھنا جائز ہے،[2] مگر کراہت کے ساتھ۔[3]

مارکیٹ کے تہہ خانے میں نمازِ جمعہ

سوال:... تہہ خانے میں ایک مسجد ہے، جس میں تین وقت کی باجماعت نماز ہوتی ہے، اس کے اُوپر مارکیٹ ہے، اس سے اُوپر دُوسری منزل پر بھی مارکیٹ ہے، اور تیسری منزل پر کار پارکنگ ہے۔ جبکہ چوتھی منزل پر رہائشی فلیٹ ہیں، کیا اس مسجد میں جمعہ کی نماز ادا کرسکتے ہیں؟

جواب:... نمازِ جمعہ ادا ہوسکتی ہے،[4] لیکن اس جگہ کو مسجد کا حکم دینا مشکل ہے۔[5]

---

(۱) قال البرهان الحلبی کل ما شرع بجماعة فالمسجد فیه أفضل لزیادة فضیلة المسجد وتکثیر الجماعة واظهار شعار الإسلام۔ (مراقی الفلاح مع حاشیة طحطاوی ص:۲۲۵)۔

(۲) وفی الفتاویٰ الغیاثیة لو صلی الجمعة فی قریة بغیر مسجد جامع والقریة کبیرة لها قریٰ وفیها وال وحاکم جازت الجمعة بنوا المسجد أو لم یبنوا۔ (حلبی کبیر ص:۵۵۱، فصل فی الجمعة)۔

(۳) تفصیل کے لئے دیکھئے: الفقه الإسلامی وأدلّته ج:۲ ص:۲۷۸، المطلب الخامس، شروط صحة الجمعة۔

(۴) والمسجد الجامع لیس بشرط ولهٰذا أجمعوا علیٰ جوازها بالمصلی فی فناء المصر۔ (حلبی کبیر ص:۵۵۱)۔

(۵) وحاصله ان شرط کونه مسجدًا أن یکون سفله وعلوه مسجدًا لینقطع حق العبد عنه۔ (رد المحتار ج:۴ ص:۳۵۸، کتاب الوقف، مطلب فی أحکام المسجد، طبع سعید)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

تفریح کے مقام یا اِجتماع کی جگہ پر نمازِ جمعہ اَدا کرنا

سوال:... کسی تفریح کے مقام یا اِجتماع کے موقع پر نمازِ جمعہ پڑھی جاسکتی ہے؟

جواب:... ایسی جگہ جمعہ کا اَدا کرنا مکروہ ہے۔ (۱)

قریب کی مسجد چھوڑ کر دُور کی مسجد میں نمازِ جمعہ ادا کرنا

سوال:... میں جمعے کی نماز اپنے گھر کے سامنے والی مسجد میں نہیں پڑھتا بلکہ کسی اور مسجد میں جاکر پڑھتا ہوں، کیا میری نمازِ جمعہ قبول ہوگی یا نہیں؟

جواب:... اپنی قریبی مسجد میں پڑھنا بہتر ہے، البتہ ضرورت یا بڑی مسجد ہونے کی وجہ سے دُوسری مسجد میں جمعہ ادا کیا جاسکتا ہے۔ (۲)

جس مسجد میں پنج گانہ نماز نہ ہوتی ہو اس میں جمعہ ادا کرنا

سوال:... ہمارے علاقے کشمیر میں دو جامع مسجد موجود ہیں، جن میں اِمام مقرّر بھی ہیں، لاؤڈ اسپیکر وغیرہ سب کچھ موجود ہے، لیکن ان مسجدوں میں نہ تو پانچ وقت کی اَذان ہوتی ہے اور نہ ہی جماعت، صرف جمعہ کی نماز ہوتی ہے، لوگ اصرار کرتے ہیں، لیکن اِمام صاحب پانچ وقت کی نماز نہیں پڑھاتے، کیا ایسی مسجد میں جمعہ کی نماز ہوجاتی ہے؟ اور کیا ایسے اِمام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے جو کہ پانچ وقتہ نمازیں مسجد میں نہ شروع کرائے؟ اور کیا مقتدیوں کا یہ کہنا دُرست نہیں کہ پانچ وقتہ نماز شروع کرائی جائے؟

جواب:... جمعہ کی نماز تو صحیح ہے، لیکن اگر اِمام پنج گانہ نمازیں نہ پڑھائے تو اہلِ محلّہ کا فرض ہے کہ ایسے اِمام کو برطرف کردیں، اور کوئی ایسا اِمام تجویز کریں جو پانچ وقت کی نماز پڑھایا کرے، (۳) مسجد میں پانچ وقت کی اَذان و جماعت مسجد کا حق ہے، اور اس حق کو ادا نہ کرنے کی وجہ سے تمام اہلِ محلّہ گناہگار ہیں۔ (۴)

---

(۱) الصلاة فی الطریق أی فی طریق العامة مکروهة وعلله فی المحیط بما یفید انها کراهة تحریم بقوله لأن فیه منع الناس عن المرور والطریق حق الناس أعد للمرور فیه فلا یجوز شغله بما لیس له حق الشغل. (البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰، باب ما یفسد الصلوٰة وما یکره فیها).

(۲) ومسجد حیه أفضل من الجامع أی الذی جماعته أکثر من مسجد الحی وهٰذا أحد قولین حکاهما فی القنیة والثانی العکس وماهنا جزم به فی شرح المنیة. (شامی ج: ۱ ص: ۶۵۹، مطلب فی أفضل المساجد).

(۳) رجل أم قوم وهم له کارهون إن کانت الکراهة لفساد فیه أو لأنهم أحق بالإمامة یکره له ذٰلک، وإن کان هو أحق بالإمامة لا یکره. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۸۶، ۸۷، الباب الخامس فی الإمامة).

(۴) لو لم یکن لمسجد منزله مؤذن فإنه یذهب إلیه ویؤذن فیه ویصلی ولو کان وحده لأن له حقًا علیه فیؤدیه. (شامی ج: ۱ ص: ۶۵۹، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب فی أفضل المساجد).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جس مسجد میں اِمام مقرّر نہ ہو، وہاں بھی نمازِ جمعہ جائز ہے

سوال:... کیا ایسی مسجد میں جمعۃ المبارک جائز ہے جہاں کوئی مستقل امام مقرّر نہ ہو؟ البتہ مختلف نمازی نماز پنج گانہ میں اِمامت کے فرائض رضا کارانہ طور پر سرانجام دیتے ہوں؟

جواب:... ایسی مسجد میں بھی جمعہ جائز ہے۔

جمعہ کی پہلی اَذان کے بعد دُنیوی کاموں میں مشغولی حرام ہے

سوال:... علماء کا متفقہ فیصلہ جمعہ کی اَذان کی حرمت کا ہے (دُوسری اَذان کا) جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جمعہ کی ایک ہی اَذان ہوا کرتی تھی، تو اگر دُوسری اَذان سے حرمت شروع ہوتی ہے تو نماز کی تیاری کے لئے وقت نہیں ملتا، اور اگر پہلی اَذان سے حرمت شروع ہوتی ہے تو آخر کیوں؟

جواب:... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضراتِ شیخین رضی اللہ عنہما کے زمانے میں جمعہ کی اَذان صرف ایک تھی، یعنی اَذانِ خطبہ، دُوسری اَذان جو جمعہ کا وقت ہونے پر دی جاتی ہے، اس کا اضافہ سیّدنا عثمان بن عفان خلیفہ راشد رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا،[1] قرآنِ کریم میں جمعہ کی اَذان پر کاروبار چھوڑ دینے اور جمعہ کے لئے جانے کا حکم فرمایا، صحیح تر قول کے مطابق یہ حکم پہلی اَذان سے متعلق ہے، لہٰذا پہلی اَذان پر جمعہ کے لئے سعی واجب ہے، اور جمعہ کی تیاری کے سوا کسی اور کام میں مشغول ہونا ناجائز اور حرام ہے۔[2]

اَذانِ اوّل کے بعد نکاح کرنا اور کھانا کھلانا جائز نہیں

سوال:... آج کل ہمارے مسلمانوں کا معمول بن چکا ہے کہ شادی، نکاح کا پروگرام جمعہ کے دن طے کرتے ہیں، اور عموماً کھانے پینے اور نکاح کا پروگرام بالکل نمازِ جمعہ کے قریب اَذانِ اوّل کے بعد منعقد کرتے ہیں، ازرُوئے قرآن وحدیث اس پر روشنی ڈالیں کہ بروز جمعہ اَذانِ اوّل کے بعد شادی، نکاح اور کھانے وغیرہ کا انتظام کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

جواب:... جمعہ کی اَذان کے بعد جمعہ کی تیاری کے علاوہ کوئی دُوسرا شغل جائز نہیں۔[3]

---

(۱) اعلم أن أذان الجمعة في عهده صلى الله عليه وسلم كان واحد خارج المسجد عند الشروع في الخطبة وكذلك استمر العمل به في عهد الشيخين أبي بكر وعمر رضي الله عنهما ثم زاد عثمان أذانًا خارج المسجد على الزوراء حين كثر المسلمون وذلك قبل أوان الخطبة. (معارف السنن ج:۴ ص:۳۹۵، طبع المكتبة النورية كراچی). نیز دیکھئے: شرح مختصر الطحاوی ج:۲ ص:۱۱۴، باب صلاة الجمعة، طبع دار السراج).

(۲) ويجب السعي وترك البيع بالأذان الأوّل. (عالمگیری ج.۱ ص:۱۴۹، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة).

(۳) نیز دیکھئے: شرح مختصر الطحاوی للجصاص ج:۲ ص:۱۱۴ تا ۱۱۶، باب صلاة الجمعة.

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جمعہ کی تیسری اَذان صحیح نہیں

سوال:... جناب ہمارے علاقے میں ایک مسجد ہے عموماً جمعہ کی نماز میں دو اَذانیں ہوتی ہیں، لیکن اس مسجد میں تین اَذانیں ہوتی ہیں، پہلی اَذان تو اپنے وقت پر ہوتی ہے، جبکہ دُوسری اَذان مولانا صاحب وعظ کر لیتے ہیں اس کے بعد ہوتی ہے، جبکہ تیسری اَذان سنتیں ادا کرنے کے بعد ہوتی ہے، جبکہ دُوسری مساجد میں دو اَذانیں ہوتی ہیں، ایک اپنے وقت پر ہوتی ہے، جبکہ دُوسری سنتیں ادا کرنے کے بعد ہوتی ہے، جناب میں آپ سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ یہ طریقہ کس حد تک دُرست ہے اور اسلام میں اس کی کیا حقیقت ہے؟

جواب:... جمعہ کی دو اَذانیں تو ہوتی ہیں[1]، تیسری اَذان نہ کہیں پڑھی نہ سنی، خدا جانے ان صاحب نے کہاں سے نکالی ہے؟ بہرحال تیسری اَذان بدعت ہے۔[2]

کیا جمعہ کے وقت کارخانہ بند کرنا بھی ضروری ہے؟

سوال:... ہماری مٹھائی کی دُکان ہے، اس کے اُوپر کارخانہ ہے، جمعہ کی پہلی اَذان کے وقت ہم اپنی دُکان بند کر دیتے ہیں، پھر نماز کے بعد کھول لیتے ہیں، کیا ہم پر جمعہ کی نماز کے دوران کارخانہ بھی بند کرنا لازم ہے؟ یا کاریگروں کو ان کے اِختیار پر چھوڑ دیں؟

جواب:... جمعہ کے دوران کسی قسم کا کاروبار بھی ممنوع ہے، حتیٰ کہ فیکٹری بھی چالو رکھنا جائز نہیں، واللہ اعلم![3]

جمعہ کی پہلی اَذان اور بیس تراویح کب شروع ہوئیں؟

سوال:... اللہ پاک مجھے معاف فرمائیں، معلومات اور اِطمینان کے لئے معلوم کر رہا ہوں۔ بزرگوں سے سنا ہے کہ کسی بھی صحابی رسول پر تنقید کرنا سخت منع اور ناقابلِ معافی گناہ ہے، لیکن اِیمان کو مضبوط بنانے کے لئے معلومات چاہتا ہوں، وہ یہ کہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دِین کو مکمل کر کے تشریف لے گئے، اب دِین میں کسی قسم کی ترمیم یا تخفیف کی کسی کو اِجازت

---

(۱) اعلم أن أذان الجمعة في عهده صلى الله عليه وسلم كان واحدًا خارج المسجد عند الشروع في الخطبة وكذالك إستمر العمل به في عهد الشيخين أبي بكر وعمر رضي الله عنهما، ثم زاد عثمان أذانًا خارج المسجد على الزوراء حين كثر المسلمون وذالك قبل أوان الخطبة. (معارف السُّنن ج:۴ ص:۳۹۵)۔

(۲) بأنها (البدعة) ما أحدث على خلاف الحق المتلقى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من علم أو عمل أو حال بنوع شبهة واستحسان وجعل دينًا قويمًا وصراطًا مستقيمًا. (ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الإمامة، مطلب البدعة خمسة أقسام ج:۱ ص:۵۶۰، طبع سعيد)۔

(۳) ويجب السعي وترك البيع بالأذان الأوّل. (عالمگيری ج:۱ ص:۱۴۹، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة)۔
أيضًا: قال أبوبكر أحمد: وذالك لقول الله تعالىٰ: يٰأيها الذين آمنوا إذا نودي للصلوٰة من يوم الجمعة فاسعوا إلىٰ ذكر الله وذروا البيع، فانتظمت الآية معاني منها ..... وترك الإشتغال بالبيع والنهي عن البيع وإن كان مخصوصًا بالذكر فليس المقصد فيه البيع دون غيره من الأمور الشاغلة عن الجمعة، وإنما ذكر البيع لأن أكثر من كان يتخلف عنها لأجل البيع. (شرح مختصر الطحاوي للجصاص ج:۲ ص:۱۱۴، ۱۱۵، باب صلاة الجمعة، طبع دار السراج، بيروت)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

نہیں، اور نہ ہی کوئی گنجائش رہی، تو یہ حضرت عمرؓ نے جمعہ میں دُوسری اَذان کیسے ایجاد کر لی؟ اسی طرح نمازِ تراویح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ پڑھی تھیں، تو یہ حضرت عمرؓ نے بیس رکعت کیسے مقرر کر دیں؟

جواب:... جمعہ کی پہلی اَذان کا اِضافہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کیا تھا،[1] اور بیس تراویح پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جمع کیا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیس تراویح بھی منقول ہے، مگر اس کی سند کمزور ہے۔[2] حضرت عمرؓ نے صحابہ کرامؓ کی موجودگی میں تراویح کی جماعت شروع کرائی، اور بیس رکعت پر لوگوں کو جمع کیا، تو یقیناً انہوں نے سنتِ نبوی کو اَپنایا ہوگا، چنانچہ تین خلفائے راشدینؓ کے زمانے میں صحابہؓ کا اس پر اِتفاق رہا، اور بعد میں اَئمہ اَربعہؒ نے بیس رکعات کو اِختیار کیا، جس سے واضح ہوتا ہے کہ یہی منشائے نبوی تھا۔ حضرت عثمانؓ کا اَذانِ اوّل کو شروع کرنا ان کے اِجتہاد پر مبنی تھا، انہوں نے یہ سمجھا کہ اَذان کی مشروعیت اِطلاع کے لئے ہے، اور خطبے کی جو اَذان مسجد کے دروازے پر ہوتی ہے، آبادی کے زیادہ دُور ہو جانے کی وجہ سے وہ اِطلاع کے لئے کافی نہیں، اس سے انہوں نے اس اَذان سے پہلے ایک اور اَذان زوراء پر کہلانی شروع کی، اور صحابہ کرامؓ میں سے کسی نے ان کے اس فعل پر نکیر نہیں کی، بلکہ سب نے اس سے اِتفاق کیا، اور حضراتِ خلفائے راشدینؓ کے فیصلوں کو شریعت پر قانونی حیثیت حاصل ہے، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد ہے: ''لازم پکڑو میری سنت کو اور خلفائے راشدین کی سنت کو'' (مشکوٰۃ ص: ۳۰)۔[3] اور دِین کی تکمیل اُصول وکلیات کے اِعتبار سے ہے، ان اُصول وکلیات کی روشنی میں حضرات خلفائے راشدینؓ نے جو فیصلے کئے یا بعد کے مجتہدین نے فیصلے کئے، وہ بھی تکمیلِ دِین میں داخل ہیں۔

کیا جمعہ کے لئے صرف چار سنت دو فرض ہی کافی ہیں؟

سوال:... آج کل بالخصوص ایک غلط روایت عام ہوتی جارہی ہے کہ ایک تو ویسے ہی ہم نام نہاد مسلمان اللہ تعالیٰ کو اپنی روزمرّہ زندگی میں بہت کم یاد کرتے ہیں، اور نمازیں وغیرہ بھی نہیں پڑھتے، اور جمعہ کو اگر نمازِ جمعہ پڑھنے کے لئے مسجد آ ہی جاتے ہیں تو ہمیں واپس بھاگنے کی اتنی جلدی ہوتی ہے کہ دو رکعت فرض کی ادائیگی کے بعد آدھی مسجد نمازیوں سے خالی ہو جاتی ہے۔ جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے، فرض نماز باجماعت اور مسجد میں اَدا کرنا افضل ہے، جبکہ سنتیں اور نوافل وغیرہ کی ادائیگی گھر پر زیادہ ثواب

---

(۱) وروى أنس رضى الله عنه أن النبى صلى الله عليه وسلم كان يصلى الجمعة إذا مالت الشمس، وكان الأذان والإقامة كما ذكره أبو جعفر فى عهد النبى صلى الله عليه وسلم وأبى بكر وعمر رضى الله عنهما، فلما كان خلافة عثمان رضى الله عنه وكثر الناس، أمر عثمان يوم الجمعة بالأذان الثالث، كذالك رواه الزهرى عن السائب بن يزيد رضى الله عنه. (شرح مختصر الطحاوى لأبى بكر الجصاص ج: ۲ ص: ۱۱۵، باب صلاة الجمعة، طبع دار البشائر الإسلامية).

(۲) عن ابن عباس رضى الله عنه قال: كان النبى صلى الله عليه وسلم يصلى فى رمضان عشرين ركعة والوتر. رواه الطبرانى فى الكبير والأوسط، وفيه أبو شيبة إبراهيم وهو ضعيف. (مجمع الزوائد ج: ۳ ص: ۳۰۲، باب قيام رمضان).

(۳) عن العرباض بن سارية رضى الله عنه قال: صلّى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ..... فعليكم بسنتى وسنة الخلفاء الراشدين المهديين تمسكوا بها وعضوا عليها بالنواجذ ...إلخ. (مشكوة ص: ۳۰، الفصل الثانى، باب الإعتصام بالكتاب والسُّنّة).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کے حصول کا سبب بنتی ہے، لیکن عام لوگوں کی اکثریت جو مسئلے کو نہیں سمجھتی، جن میں بالخصوص نوجوان اور بچے شامل ہیں، ان چند صحیح افراد کی تقلید میں جو مسئلے کو سمجھتے ہیں لاشعوری طور پر صرف دو رکعت کی ادائیگی کے بعد مسجد سے راہِ فرار اختیار کرتے ہیں، اور گھر جا کر بقیہ نماز مکمل نہیں کرتے اور یہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے پورے ہفتے کا قرض اُتار دیا ہے۔ کیا دو رکعت فرض کی ادائیگی سے جمعہ کی نماز ادا ہو جاتی ہے اور بقیہ رکعتیں پڑھنا ضروری نہیں؟ یہ مسئلہ اتنی وسعت اختیار کر چکا ہے کہ وہ بچے جو آج بچے ہیں، نمازِ جمعہ کو صرف چار سنت اور دو فرض ہی کے برابر سمجھنے لگے ہیں۔

جواب:... پنج گانہ نماز اِسلام لانے کے بعد سب سے اہم فرض ہے، اس میں سستی اور کوتاہی کرنا سب سے بڑا گناہِ کبیرہ ہے، حدیث میں فرمایا گیا (جس کا مفہوم ہے) کہ قیامت کے دن سب سے پہلے بندے کی نماز کا حساب ہوگا، وہ نماز میں کامیاب نکلا تو اِن شاء اللہ باقی چیزوں میں کامیاب ہوگا، اور اگر نماز میں ناکام رہا، تو باقی چیزوں میں بدرجۂ اَولیٰ ناکام ہوگا۔[1] اس لئے مسلمان بھائیوں کو فرض نماز میں ہرگز سستی نہیں کرنی چاہئے، اور نماز کا مسجد میں باجماعت ادا کرنا اِیمان کی علامت ہے، اور نماز باجماعت میں کوتاہی اور سستی کرنا نفاق کی علامت ہے۔[2] اس لئے نماز باجماعت ادا کرنا اہم ترین واجب ہے۔

اور نماز کی سنتیں اور نوافل درحقیقت فرائض کی تکمیل کے لئے ہیں، کیونکہ جس درجے کے سکون و اِطمینان، خشوع و خضوع اور حضورِ قلب کے ساتھ نماز اَدا کرنی چاہئے، ہم اس کا عشرِ عشیر بھی پورا نہیں کرتے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے فرائض کی تکمیل کے لئے سنتیں اور نفل نماز مقرر کردی تاکہ فرائض کی کمی ان سے پوری ہو جائے، اس لئے سنتیں بھی پورے اِہتمام سے ادا کرنی چاہئیں۔[3] جمعہ کی نماز سے پہلے چار سنت مؤکدہ ہیں، اور جمعہ کی نماز کے بعد چار سنت مؤکدہ اور دو سنت غیر مؤکدہ ہیں۔[4] ان میں

---

(۱) عن حريث بن قبيصة قال: قدمت المدينة فقلت: اللّٰهم يسّر لي جليسًا صالحًا، قال: فجلست إلى أبي هريرة فقلت: اني سألت الله أن يرزقني جليسًا صالحًا، فحدثني بحديث سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم لعل الله أن ينفعني به، فقال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: إن أوّل ما يحاسب به العبد يوم القيامة من عمله صلاته، فإن صلحت فقد أفلح وأنجح، وان فسدت فقد خاب وخسر، فإن انتقص من فريضة شيئًا قال الربّ تبارك وتعالىٰ: انظروا هل لعبدى من تطوّع فيكمل بها ما انتقص من الفريضة ثم يكون سائر عمله علىٰ ذالك. (ترمذى ج: ۱ ص: ۵۵، باب ما جاء فى أوّل ما يحاسب به العبد يوم القيامة الصلاة).

(۲) الجماعة سنة مؤكدة لقوله عليه السلام الجماعة من سنن الهدىٰ لا يتخلف عنها إلّا منافق. (هداية ج: ۱ ص: ۱۲۱، باب الإمامة).

(۳) عن تميم الدارى قال: أوّل ما يحاسب به العبد يوم القيامة الصلاة المكتوبة، فإن أتمها وإلّا قيل: انظروا هل له من تطوع؟ فأكملت الفريضة من تطوعه، فإن لم تكمل الفريضة ولم يكن له تطوع أخذ بطرفيه فيقذف فى النار. (كنز العمال ج: ۸ ص: ۳، كتاب الصلوٰة، طبع مؤسسة الرسالة، بيروت).

(۴) (والسُّنّة قبل الجمعة أربع وبعدها أربع) أما الأربع بعدها فلما روى مسلم عن أبى هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا صليتم بعد الجمعة فصلّوا أربعًا، وفى رواية للجماعة إلّا البخارى: إذا صلّى أحدكم الجمعة فليصلى بعدها أربعًا وأوّل يدل على الإستحباب والثانى على الوجوب، فقلنا بالسنية مؤكدة جمعا بينهما وأما الأربع قبلها فلما تقدم فى سُنّة الظهر من مواظبته عليه الصلاة والسلام على الأربع بعد الزوال وهو يشمل الجمعة أيضًا ولا يفصل بينها وبين الظهر (وعند أبى يوسف) السُّنّة بعد الجمعة (ست) ركعات وهو مروى عن على رضى الله عنه والأفضل أن يصلى أربعًا ثم ركعتين للخروج عن الخلاف. (حلبى كبير ص: ۳۸۸، ۳۸۹، فصل فى النوافل، طبع سهيل اكيڈمى لاهور). وروى عن علي بن أبى طالب أنه أمر ان يصلى بعد الجمعة صلى ركعتين ثم أربعًا. (ترمذى ج: ۱ ص: ۶۹ باب فى الصلاة قبل الجمعة وبعدها).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کوتاہی نہیں کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمان بھائیوں کو توفیق عطا فرمائیں اور آخرت کی کامیابی نصیب فرمائیں۔

رکعاتِ جمعہ کی تعداد و تفصیل اور نیت

سوال:... مسئلہ یہ ہے کہ جمعہ کی نماز میں کتنے فرض اور کتنی سنتیں ہوتی ہیں؟ اور ان کی نیت کس طرح کرتے ہیں، یعنی نماز کا وقت کون سا ہوتا ہے؟ اور جو رکعتیں جمعہ سے پہلے پڑھتے ہیں، ان کی نیت کس طرح کرتے ہیں؟

جواب:... نمازِ جمعہ کی رکعات کی تفصیل یہ ہے۔ ۱: چار سنتیں، ۲: دو فرض، ۳: چار سنتیں، ۴: دو سنت، ۵: دو نفل۔ پہلی اور بعد کی چار سنتیں مؤکدہ ہیں،[1] اور دو غیر مؤکدہ، سنت اور نفل کے لئے مطلق نماز کی نیت کافی ہے۔[2]

بیک وقت جمعہ اور ظہر دونوں کو ادا کرنے کا حکم نہیں

سوال:... مولانا صاحب! یہ بتایئے کہ جمعہ کے روز جمعہ اور ظہر کی نماز دونوں ادا کی جاتی ہیں؟ اور یہ کہ دونوں نمازیں ایک ہی وقت میں پڑھ سکتے ہیں؟

جواب:... جمعہ کے دن مردوں کے لئے جمعہ کی نماز ظہر کے قائم مقام ہے، اس لئے وہ صرف جمعہ پڑھیں گے، ظہر نہیں پڑھیں گے۔[3] عورتوں پر جمعہ کی نماز فرض نہیں،[4] ان کو حکم ہے کہ وہ اپنے گھر پر صرف ظہر کی نماز پڑھیں، اور اگر کوئی عورت مسجد میں جا کر جماعت کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھ لے تو اس کی یہ نمازِ جمعہ بھی ظہر کے قائم مقام ہوگئی۔ خلاصہ یہ کہ جمعہ اور ظہر دونوں کو ادا کرنے کا حکم نہیں، بلکہ جس نے جمعہ پڑھ لیا، اس کی ظہر ساقط ہوگئی۔[5]

نمازِ جمعہ کی تشہد میں ملنے والا نمازِ جمعہ پڑھے یا نمازِ ظہر؟

سوال:... نمازِ جمعہ کی دونوں رکعتوں کے مکمل ہونے کے بعد تشہد کی حالت میں امام کی اقتدا ملے تو امام کے سلام پھیر لینے

---

(۱) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۴ ملاحظہ فرمائیں۔

(۲) ویکفیه مطلق النیة للنفل والسنة والتراویح هو الصحیح۔ (عالمگیری ج:۱ ص:۶۵، الباب الثالث فی شروط الصلاة)۔

(۳) ولأن إقامة الجمعة مقام الظهر عرف بنص الشرع بشرائط الجمعة۔ (بدائع الصنائع، کتاب الصلاة، الجماعة من شروط الجمعة ج:۱ ص:۲۶۷، طبع ایچ ایم سعید)۔ أیضًا: (فرض الوقت هو الظهر، والجمعة بدل عنها) قال (ومن صلّی فی بیته یوم الجمعة الظهر، أجزأه، ما لم یخرج بعد ذالک یرید الجمعة)۔ وذالک لأن فرض الوقت عند أبی حنیفة وأبی یوسف هو الظهر والجمعة بدل منها۔ والدلیل علی ذالک قول النبی صلی الله علیه وسلم: وأوّل وقت الظهر حین تزول الشمس۔ ولم یفرق بین الجمعة وغیره۔ (شرح مختصر الطحاوی، کتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة ج:۲ ص:۱۴۳، طبع دار السراج؛ أیضًا: المبسوط ج:۲ ص:۱۳۲ طبع دار الفکر)۔

(۴) اما شروط الوجوب فستة فأوّلها الذکورة فلا تجب علی المرأة۔ (حلبی کبیر ص:۵۴۸)۔ أیضًا: لا تجب الجمعة علی مسافر ولا عبد ولا إمرأة ..... وان صلّوا أجزأهم ودالک لما حدثنا ..... عن النبی صلی الله علیه وسلم قال: أربعة لا جمعة علیهم: المرأة والعبد ...إلخ۔ (شرح مختصر الطحاوی ج:۲ ص:۱۴۱، باب صلاة الجمعة)۔

(۵) ومن لا جمعة علیه أداها جاز عن فرض الوقت۔ (عالمگیری ج:۱ ص:۱۴۵، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة)۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: شرح مختصر الطحاوی ج:۲ ص:۱۴۱، ۱۴۳، طبع دار السراج، بیروت۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کے بعد مقتدی بقیہ نماز، نمازِ جمعہ پڑھے یا نمازِ ظہر ادا کرے؟

جواب:... سلام سے پہلے جو شخص جمعہ کی نماز میں شریک ہوگیا وہ جمعہ کی رکعتیں پوری کرے گا، ظہر کی نہیں۔ (۱)

جمعہ کے فرائض کی تشہد میں ملنے والا جمعہ پڑھے یا ظہر؟

سوال:... نمازِ جمعہ کی دونوں رکعتوں کے مکمل ہونے کے بعد تشہد کی حالت میں اِمام کی اِقتدا ملے تو اِمام کے سلام پھیرنے کے بعد مقتدی بقیہ نماز، نمازِ جمعہ پڑھے یا نمازِ ظہر اَدا کرے؟

جواب:... سلام سے پہلے جو شخص جمعہ کی نماز میں شریک ہوگیا وہ جمعہ کی رکعتیں پوری کرے گا، ظہر کی نہیں۔ (۲)

نمازِ جمعہ گھر کی بیٹھک میں ادا کرنا

سوال:... کیا جمعہ کی نماز کسی بھی گھر کی بیٹھک میں ہوسکتی ہے جس کا رقبہ ۱۰×۱۰ فٹ ہو؟

جواب:... جامع مسجد کے علاوہ دُوسری جگہ جمعہ پڑھنا مکروہ ہے، تاہم اگر وہاں ہر ایک شخص کو آنے کی اجازت ہو تو جمعہ ادا ہوجائے گا۔ (۳)

جمعہ کی نماز نہ ملے تو گھر میں پڑھنا کیسا ہے؟

سوال:... اگر کسی وجہ سے جمعہ کی نماز چھوٹ جائے تو کیا گھر میں پڑھی جاسکتی ہے؟

جواب:... اگر اپنے قریب کی مسجد میں جمعہ نہ ملے تو کوشش کی جائے کہ کسی دُوسری جگہ میں جمعہ مل جائے، اور اگر کہیں نہ ملے تو ظہر کی چار رکعت نماز پڑھے اور جمعہ میں سستی کرنے پر اِستغفار کرے، گھر میں اکیلے جمعہ نہیں ہوتا۔ (۴)

جس جگہ جمعہ کی نماز نہ ہوتی ہو، وہاں آدمی ظہر کی نماز ادا کرے

سوال:... میرا ایک دوست امریکہ میں مقیم ہے، اسے یہ پریشانی ہے کہ جس شہر میں وہ رہتا ہے وہاں جمعہ کے خطبہ کا انتظام

---

(۱) ومن أدركها في التشهد أو في سجود السهو أتم جمعة عند الشيخين رحمهما الله. (عالمگيرى ج:۱ ص:۱۴۹، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة). أيضًا: ومن أدرك الإمام في يوم الجمعة في التشهد أو فيما سواه، صلّى ما أدرك معه وقضى ما فاته في قول أبي حنيفة وأبي يوسف ..... الحجة للقول الأوّل قول النبي صلى الله عليه وسلم: ما أدركتم فصلّوا وما فاتكم فاقضوا، ومعلوم أن المراد ما فاتكم من صلاة الإمام ..... ويدل عليه أيضًا: إتفاق الجميع أنه لو أدرك معه ركعة بنى على الجمعة. (شرح مختصر الطحاوى ج:۲ ص:۱۱۸، ۱۱۹).

(۲) والمسبوق من سبقه الإمام بها أو ببعضها وهو منفرد أي بكل الركعات بأن اقتدئ به بعد ركوع الأخيرة، وقوله أو ببعضها أي بعض الركعات. (شامى ج:۱ ص:۵۹۲)، ومن أدركها في التشهد أو في سجود السهو أتم جمعة عند الشيخين ...إلخ. (عالمگيرى ج:۱ ص:۱۴۹، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة). نیز حاشیہ نمبر ۱ دیکھئے۔

(۳) والإذن العام والأداء على سبيل الشهرة من جملة تلك الخصوصيات فلا تجوز بدونه. (حلبى كبير ص:۵۵۸).

(۴) ولا يتمكن من أداء الجمعة بنفسه وانما يتمكن من أداء الظهر ...إلخ. (المبسوط لشمس الدين السرخسى ج:۲ ص:۲۲، طبع دار الفكر، بيروت).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

نہیں، اور اس طرح بغیر خطبہ جمعہ کی نماز ادا نہیں کرسکتا، تو آپ سے گزارش ہے کہ قرآن وحدیث کی روشنی میں بتائیں کہ اسے کیا کرنا چاہئے؟ اور جبکہ وہ مجبور ہے اس پر نمازِ جمعہ چھوڑنے کا گناہ لازم آئے گا اور نماز چھوڑنے کا کفارہ کیا ہے؟

جواب:... اگر وہاں جمعہ کا انتظام نہیں تو معذور ہے، ظہر کی نماز پڑھ لیا کرے،(۱) (چونکہ وہ عذر کی وجہ سے جمعہ نہیں پڑھتا، اس لئے اس کے ذمہ کوئی کفارہ نہیں)، لیکن اگر کچھ اور مسلمان بھی وہاں آباد ہیں تو سب کو مل کر جمعہ کا انتظام کرنا چاہئے۔

صاحبِ ترتیب پہلے فجر کی قضا پڑھے پھر جمعہ ادا کرے

سوال:... میرے ایک دوست کہتے ہیں کہ اگر جمعہ کے روز فجر کی نماز نہ پڑھی جائے تو جمعہ کی نماز بھی نہیں ہوتی، یہ کہاں تک دُرست ہے؟

جواب:... آپ کے دوست نے جو مسئلہ ذکر کیا ہے وہ صاحبِ ترتیب کے لئے ہے، صاحبِ ترتیب وہ شخص ہے جس کے ذمہ پانچ سے زیادہ قضا نمازیں نہ ہوں،(۲) ایسے شخص کے لئے حکم ہے کہ مثلاً: اس کی فجر کی نماز قضا ہوگئی ہو تو جب تک فجر کی نماز نہ پڑھ لے ظہر کی جمعہ کی نماز نہیں پڑھ سکتا، اگر فجر کی نماز نہیں پڑھی اور جمعہ پڑھ لیا، بعد میں فجر کی نماز قضا کی تو جمعہ باطل ہوجائے گا، اور اسے ظہر کی نماز دوبارہ پڑھنی ہوگی،(۳) اور جو شخص صاحبِ ترتیب نہ ہو اس نے اگر فجر کی نماز نہیں پڑھی اور جمعہ پڑھ لیا تو اس کا جمعہ صحیح ہوگیا،(۴) مگر اس کو قضا شدہ نمازیں ادا کرلینی چاہئیں۔

جمعہ کو خطبہ سے پہلے مسجد پہنچنے کا ثواب اور خطبہ سے غیر حاضری سے محرومی

سوال:... کیا جمعہ کا خطبہ سنے بغیر بھی نمازِ جمعہ ہوجاتی ہے؟

جواب:... جمعہ کے لئے خطبہ شروع ہونے سے پہلے آنا چاہئے، کیونکہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جمعہ کی حاضری لکھنے کے لئے خاص فرشتے مقرر ہوتے ہیں، جو شخص پہلی گھڑی میں آئے، اس کے لئے اُونٹ کی قربانی کا ثواب لکھا جاتا ہے، اور بعد میں آنے والوں کا ثواب گھٹتا رہتا ہے، یہاں تک کہ جب خطبہ شروع ہوتا ہے تو فرشتے اپنے صحیفے لپیٹ کر رکھ دیتے ہیں، اور خطبہ سننے میں مشغول ہوجاتے ہیں،(۵) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ خطبہ شروع ہونے کے بعد آتے ہیں، ان کی حاضری نہیں لگتی، لہٰذا جس شخص

---

(۱) قال أبو حنيفة وأبو يوسف ان فرض الوقت هو الظهر في حق المعذور ...الخ۔ (بدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۲۵۶)۔

(۲) صاحب الترتيب: من لم تكن عليه الفوائت ستا غير الوتر من غير ضيق الوقت والنسيان۔ (قواعد الفقه ص: ۴۴)۔

(۳) لو تذكر الفجر عند خطبة الجمعة يصليها مع أن الصلوٰة حينئذٍ مكروه بل في التارخانية انه يصليها عندهما وان خاف فوت الجمعة مع الإمام ثم يصلي الظهر۔ (شامي ج: ۲ ص: ۶۷، باب قضاء الفوائت، مطلب في تعريف الإعادة)۔

(۴) ويسقط الترتيب عند كثرة الفوائت وهو الصحيح هكذا في محيط السرخسي وحدّ الكثرة ان تصير الفوائت ستا بخروج وقت الصلاة السادسة۔ (عالمگيري ج: ۱ ص: ۱۲۳، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت)۔

(۵) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا كان يوم الجمعة وقفت الملائكة على باب المسجد يكتبون الأوّل فالأوّل ومثل المهجر كمثل الذي يهدي بدنة ثم كالذي يهدي بقرة ثم كبشًا ثم دجاجة ثم بيضة، فإذا خرج الإمام طووا صحفهم ويستمعون الذكر۔ متفق عليه۔ (مشكوة ص: ۱۲۲، باب التنظيف والتكبير، الفصل الأوّل)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

نے خطبہ نہیں سنا، اِمام کے ساتھ نماز تو اس کی بھی ہو جائے گی، مگر جمعہ کے دن کی حاضری لگوانے سے وہ محروم رہا۔

جمعہ کے دن جلدی آنے والے اور دیر سے آنے والے لوگوں میں کون بہتر ہیں؟

سوال:... جمعہ کی نماز میں، میں نے اکثر لوگوں کو دیکھا ہے، اس میں بچے، جوان اور بوڑھے تقریباً سب ہی شامل ہوتے ہیں، مگر زیادہ تر وہ حضرات بھی ہوتے ہیں جو اس کوشش میں ہوتے ہیں کہ سارے کا سارا ثواب صرف مجھ کو ملے، اس میں زیادہ حصہ ادھیڑ عمر کے لوگوں کا ہے۔ ہاں تو میں کہہ رہا تھا جمعہ کی نماز میں بہت سے حضرات ایسے بھی ہوتے ہیں جو نماز کے لئے بہت پہلے آجاتے ہیں، اور جمعہ کی نماز کا پورا فائدہ اُٹھاتے ہیں، اور دیکھا جائے تو ان کو فائدہ بھی ہوتا ہے، وہ نوافل ادا کرتے ہیں، سنتیں ادا کرتے ہیں، خطبہ سنتے ہیں، وغیرہ۔ اب دُوسرے حضرات ایسے ہوتے ہیں جو عین اس وقت آتے ہیں جب اِمام صاحب خطبہ دینا شروع کرتے ہیں، یا پھر خطبہ اِختتام پر ہوتا ہے، اور وہ بدحواسی کے عالم میں آتے ہیں۔ کیا یہ لوگ صحیح ہوتے ہیں، صحیح وقت پر آتے ہیں یا پھر غلط وقت پر؟ اس کے متعلق کیا کہا گیا ہے؟ اب وہ حضرات جن کا میں پہلے ذِکر کر چکا ہوں اتنی جلدی آتے ہیں کہ اُلٹے سیدھے وضو کیا، یا پھر وضو گھر سے کر کے آگئے، ایک ہاتھ میں جوتا یا چپل اور کہنیوں سے اُنگلیوں ناخنوں سے پانی ٹپکتا ہوا نمازیوں کے اُوپر سے چھلانگیں مارتے گزر جاتے ہیں، اور جوتے اور چپل میں باہر کی گندگی لگی ہوئی ہوتی ہے، ساتھ میں نمازیوں پر چھڑکتے ہوئے نمازی کے منہ کے سامنے بیٹھ جاتے ہیں، یا پھر کوشش یہ کرتے ہیں کہ کسی طرح اِمام صاحب کے برابر میں جگہ مل جائے، تاکہ اِمام صاحب کے برابر کا ثواب ملے۔ کیا دِین میں ایسے لوگوں کے لئے زیادہ ثواب لکھا ہے؟ یا پھر ان لوگوں کے لئے کچھ نہیں کہا گیا؟

جواب:... آپ نے بڑے اہم مسئلے کی طرف توجہ دِلائی ہے۔ نمازِ جمعہ کے لئے جلدی آنے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی ہے، اور اس کے بہت فضائل بیان فرمائے ہیں۔ جمعہ میں آنے والوں کی حاضری درج کرنے کے لئے فرشتے مقرر ہوتے ہیں، اور جب خطبہ شروع ہوتا ہے تو وہ اپنے صحیفے بند کر کے ذِکرِ اِلٰہی کے سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں،[1] (گویا خطبہ شروع ہونے کے بعد جو لوگ آتے ہیں، ان کے ناموں کا اِندراج نہیں ہوتا)۔ اَذان ہونے کے بعد جمعہ کی تیاری کے علاوہ کسی کام میں مشغول ہونے کی ممانعت ہے، اِس لئے اَذان کے فوراً بعد مسجد میں آنا ضروری ہے، اور اس وقت کاروبار کرنا ناجائز ہے۔[2] جو لوگ بعد میں آئیں ان کو حکم ہے کہ پیچھے جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں، آگے بڑھنے کی کوشش نہ کریں۔ حدیث میں فرمایا ہے کہ جو لوگ دُوسروں کی گردنوں کو پھلانگ کر آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں، ان کے جمعہ کا ثواب باطل ہو جاتا ہے۔[3] حدیث میں ہے کہ

---

(۱) عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم إذا كان يوم الجمعة وقفت الملائكة علٰی باب المسجد الأوّل فالأوّل ..... فإذا خرج الإمام طووا صحفهم ويستمعون الذكر ...إلخ۔ (مشكوٰه ص: ۱۲۲)۔

(۲) ويجب السعی وترک البيع بالأذان الأوّل۔ (عالمگيری ج: ۱ ص: ۱۴۹)۔ أيضًا: وإذا زالت الشمس يوم الجمعة، جلس الإمام علی المنبر وأذن المؤذّنون بين يديه، وامتنع الناس من الشراء والبيع ..... وذالک لقول الله عزّ وجلّ: يٰأيها الذين امنوا إذا نودی للصلٰوة من يوم الجمعة فاسعوا إلٰی ذكر الله وذروا البيع ...إلخ. (شرح مختصر الطحاوی ج: ۲ ص: ۱۱۴)۔

(۳) عن عبدالله بن عمرو بن العاص قال. قال رسول الله صلی الله عليه وسلم ..... ومن لغا وتخطّٰی رقاب الناس كانت له وزرًا۔ (الترغيب والترهيب ج. ۱ ص. ۲۹۳، ۲۹۴ طبع دار الكتب العلمية)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرمارہے تھے، ایک شخص آیا اور آگے بڑھنے لگا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''بیٹھ جا! تو نے آنے میں دیر کی اور لوگوں کو ایذا پہنچائی۔''(۱) الغرض جمعہ کے لئے پہلے آنا چاہئے، تاکہ اطمینان کے ساتھ سنتیں بھی پڑھ لیں، اطمینان کی جگہ بھی مل جائے، وعظ ونصیحت بھی سن لیں فرشتوں کے رجسٹر میں نام بھی لکھا جائے، اور جو لوگ دیر سے آئیں وہ جگہ کی تلاش میں آگے نہ بڑھیں اور نمازیوں کے اُوپر سے پھلانگ کر نہ جائیں۔

کیا خطبہ جمعہ سنے بغیر نمازِ جمعہ ہوجائے گی؟

سوال:... اسلام میں ہے کہ جمعہ کی نماز خطبہ سنے بغیر ادھوری ہوجاتی ہے، آپ سے یہ پوچھنا ہے کہ اگر کسی وجہ سے خطبے کی آواز ہم تک نہ پہنچے تو کیا اس صورت میں خطبہ سنے بغیر نماز ہوجائے گی؟

جواب:... جو شخص جمعہ کے خطبے میں شریک تھا، لیکن امام کی آواز اس تک نہیں پہنچ رہی تھی، اس کو پورا ثواب ملے گا، بشرطیکہ خطبے کے دوران خاموش رہے۔(۲)

خطبۂ جمعہ کے وقت دوزانو بیٹھنا

سوال:... جمعہ کے خطبے کے وقت کیا دوزانو ہوکر بیٹھنا اور ہاتھ باندھنا ضروری ہے؟

جواب:... خطبۂ جمعہ کے دوران کسی خاص ہیئت کے ساتھ بیٹھنا ضروری نہیں، نہ ہاتھ باندھنا ضروری ہے، جس طرح سہولت ہو بیٹھے،(۳) البتہ کوٹ مار کر بیٹھنا مکروہ ہے۔

خطبۂ جمعہ کے پہلے خطبے میں ہاتھ باندھنا اور دُوسرے میں تشہد کی طرح بیٹھنا

سوال:... نمازِ جمعہ کے پہلے خطبے میں ہاتھ باندھنا اور دُوسرے خطبے میں تشہد کی طرح بیٹھنا ضروری ہے؟

جواب:... جی نہیں! خطبے کے دوران کسی خاص ہیئت میں بیٹھنا ضروری نہیں، جس طرح سہولت ہو بیٹھیں،(۴) خطیب کی طرف متوجہ رہیں۔(۵)

---

(۱) عن أبی الزاهرية قال: كنا مع عبدالله بن بسر صاحب النبی صلی الله عليه وسلم يوم الجمعة فجاء رجل يتخطى رقاب الناس فقال عبدالله بن بسر: جاء رجل ينخطى رقاب الناس يوم الجمعة والنبی صلی الله عليه وسلم يخطب، فقال له النبی صلی الله عليه وسلم: إجلس! فقد آذيت۔ (أبو داؤد ج:۱ ص:۱۵۹، كتاب الصلاة، باب تخطى رقاب الناس يوم الجمعة).

(۲) فی الدر المختار: بل يجب عليه أن يستمع ويسكت بلا فرق بين قريب وبعيد فی الأصح، محيط۔ (الدر المختار مع ردالمحتار ج:۱ ص:۱۵۹).

(۳) إذا شهد الرجل عند الخطبة إن شاء جلس محتبيًا أو متربعًا أو كما تيسر، لأنه ليس بصلاة عملًا وحقيقةً كذا فی المضمرات. (عالمگيری ج:۱ ص:۱۴۸، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة).

(۴) أيضًا.

(۵) قوله بل يجب عليه أن يستمع ظاهره أنه يكره الإشتغال بما يفوّت السماع وان لم يكن كلاما وبه صرح القهستانی حيث قال إذ الإستماع فرض كما فی المحيط أو واجب كما فی صلاة المسعودية أو سُنّة وفيه إشعار بأن النوم عند الخطبة مكروه، إلّا إذا غلب عليه كما فی الزاهدی۔ (ردالمحتار ج:۲ ص:۱۵۹، مطلب فی شروط وجوب الجمعة).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جمعہ کے خطبہ میں لوگوں کو کس طرح بیٹھنا چاہئے؟

سوال:... جمعہ کے خطبہ کے درمیان امام تھوڑے سے وقفے کے لئے بیٹھتا ہے، عام طور پر دیکھنے میں آیا کہ لوگ امام کے بیٹھنے سے پہلے دوزانو ہوکر بیٹھتے ہیں، اور ہاتھ بھی نماز کی طرح باندھ لیتے ہیں، لیکن وقفے کے بعد قعدہ کی طرح ہاتھ گھٹنوں پر رکھ لیتے ہیں، کیا یہ طریقہ ٹھیک ہے؟ اگر نہیں تو پھر صحیح طریقہ کیا ہے؟

جواب:... خطبہ جمعہ کے دوران کسی خاص ہیئت سے بیٹھنا مسنون نہیں، جس طرح سہولت ہو بیٹھیں، مگر امام کی طرف متوجہ رہیں، اور غور سے خطبہ سنیں،(۱) لوگوں کا جو دستور آپ نے ذکر کیا ہے، یہ خود تراشیدہ ہے، شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں۔(۲)

خطبہ جمعہ کے دوران صفیں پھلانگنا

سوال:... جمعہ کی نماز سے پہلے خطبہ ہوتا ہے اور اس کا سننا لازمی ہوتا ہے، اور جو لوگ جلدی آتے ہیں وہ آگے صفوں میں بیٹھ جاتے ہیں، جو لوگ بعد میں آتے ہیں وہ پیچھے صفوں میں یا جہاں جگہ ملتی ہے بیٹھ جاتے ہیں، یہ بات بالکل ٹھیک ہے، باوجود اس کے کچھ لوگ پہلی صفوں میں بیٹھنے کا بڑا اشتیاق رکھتے ہیں اور آتے دیر سے ہیں، اور آنے والوں کا طریقہ کچھ اس طرح ہوتا ہے جیسے ان کے لئے آگے کی صفوں میں جگہ خالی ہوتی ہے، حالانکہ اگلی صفوں میں کوئی جگہ نہیں ہوتی، اس کے باوجود وہ لوگ بیٹھے ہوئے نمازیوں کو ہاتھ کے ذریعہ ہٹاتے ہوئے آگے کی صف تک پہنچ جاتے ہیں، اور وہاں قطعی جگہ نہیں ہوتی، لیکن بیٹھے ہوئے نمازیوں کے درمیان ذرا سی جگہ بنا کر بیٹھ جاتے ہیں، اس جگہ بنانے کے لئے صف کی دونوں جانب کے تقریباً نمازیوں کو تھوڑا تھوڑا کھسکنا پڑتا ہے، اور اس طرح سب نمازیوں کا خطبہ سننے سے دھیان اُٹھ جاتا ہے، لہٰذا جو لوگ ایسا کرتے ہیں یہ صحیح ہے یا غلط؟

جواب:... اگر اگلی صفوں میں جگہ ہو تو پھر آگے بڑھنے کی اجازت ہے، ورنہ جہاں جگہ ملے بیٹھ جائیں۔ جو صورت آپ نے لکھی ہے، اس طرح لوگوں کی گردنوں کو پھلانگ کر آگے بڑھنے سے جمعہ کا ثواب باطل ہوجاتا ہے، اس سے احتراز کرنا چاہئے۔(۳)

دورانِ خطبہ اُنگلیوں میں اُنگلیاں ڈال کر بیٹھنا منع ہے

سوال:... ایک امام صاحب نے ایک سے زائد بار یہ فرمایا کہ خطبہ کے دوران ہاتھوں کی اُنگلیوں میں اُنگلیاں ڈال کر بیٹھنا

---

(۱) وكذا السُّنَّة في حق القوم أن يستقبلوه بوجوههم لأن الإسماع والإستماع واجب للخطبة وإذا لا يتكامل إلّا بالمقابلة. (بدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۲۶۳، بيان شرائط الجمعة).

(۲) إذا شهد الرجل عند الخطبة إن شاء جلس محتبيًا أو متربعًا أو كما تيسر، لأنه ليس بصلاة عملًا وحقيقةً ...إلخ. (عالمگيری ج: ۱ ص: ۱۴۸، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة. كذا في أغلاط العوام ص: ۸۰، طبع زمزم پبلشرز).

(۳) عن عبدالله ابن عمرو قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يحضر الجمعة ثلاثة نفر، فرجل حضرها يلغو فذلك حظه منها، ورجل حضرها يدعاء فهو رجل دعا الله إن شاء أعطاه وإن شاء منعه، ورجل حضرها بإنصات وسكوت ولم يتخط رقبة مسلم ولم يؤذ أحدًا فهي كفارة إلى الجمعة التي تليها وزيادة ثلاثة أيام وذلك بأن الله يقول: من جآء بالحسنة فله عشر أمثالها. رواه أبو داؤد. (مشكوة ص: ۱۲۳، باب التنظيف والتكبير، الفصل الثالث).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

''حرام'' ہے، دین میں اس قسم کی پابندیوں کی کیا بنیاد ہے؟

جواب:... حدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے، یہی ممانعت اس پابندی کی بنیاد ہے۔[1]

خطباتِ جمعہ عربی میں کیوں دیئے جاتے ہیں؟

سوال:... جمعہ کے خطبات پرانے ہی کیوں سنائے جاتے ہیں؟ جبکہ عہدِ رسالت میں حالاتِ حاضرہ پر خطبات دیئے جاتے تھے، اُردو میں ترجمہ کیوں نہیں بتایا جاتا، تاکہ لوگ سمجھ سکیں کہ خطبہ میں کیا پڑھا گیا؟

جواب:... خطبہ میں ذکرِ الٰہی ہوتا ہے، اور وہ اسلام کی سرکاری زبان عربی ہی میں ضروری ہے،[2] خطیب کے لئے کسی خاص خطبہ کی پابندی نہیں، عربی خطبہ سے پہلے حالاتِ حاضرہ پر تقریریں ہوتی رہتی ہیں۔

غیر عربی میں خطبۂ جمعہ

سوال:... یہاں گلستانِ جوہر میں ایک مسجد ہے، اس مسجد میں جمعہ کا خطبہ سندھی میں دیا جاتا ہے۔ ہوتا یوں ہے کہ جمعہ کے خطبے کی اَذان ہوتی ہے، اس کے بعد اِمام صاحب ایک آدھ جملہ عربی میں پڑھتے ہیں اور اس کے بعد سندھی میں شروع ہوجاتے ہیں، اور اس خطبے میں عجیب قسم کی باتیں ہوتی ہیں، اور کچھ ناقابلِ یقین واقعات جو اِمام صاحب اس خطبے کے دوران بیان کرتے ہیں۔ یہ سارا سلسلہ ۱۰ سے ۱۵ منٹ تک رہتا ہے، درمیانِ خطبہ توقف کرنے کے بعد ایک منٹ کا عربی میں خطبہ پڑھتے ہیں، اور پھر جمعہ کے لئے جماعت کھڑی ہوجاتی ہے۔ محترمی! عرض یہ ہے کہ آیا اس طرح خطبہ ادا ہوجاتا ہے یا نہیں؟ دُوسرا یہ کہ عربی ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زبان ہے، یہ وہ زبان ہے جس میں قرآن نازل فرمایا گیا، آخر اس سے اِجتناب کیوں؟ محترمی! یہ فرمائیں کہ آیا وہ جمعہ کی نمازیں ادا ہوگئیں یا نہیں جو اس طرح ادا کی گئیں؟ بہرحال میں نے اب تک اپنی زندگی میں اس طرح اور زبان میں خطبہ دیتے ہوئے نہیں سنا، اِمام صاحب کو کوئی روک نہیں سکتا، کیونکہ یہاں کی زیادہ تر آبادی لاعلم لوگوں کی ہے۔

جواب:... خطبۂ جمعہ کا حکم (بعض اُمور کے اِعتبار سے) نماز کا ہے، جس طرح نماز کی قراءت عربی کے علاوہ کسی اور زبان میں نہیں ہوسکتی، اسی طرح خطبہ بھی غیر عربی میں نہیں ہوسکتا،[3] گویا عربی اِسلام کی سرکاری زبان ہے۔ جو لوگ فارسی میں، اُردو میں،

---

(۱) أبو ثمامة الحناط ان كعب بن عجرة أدركه وهو يريد المسجد أدرك أحدهما صاحبه قال: فوجدني وأنا مشبّك بيدي فنهاني عن ذلك وقال: ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: إذا توضأ أحدكم فأحسن وضوءه ثم خرج عامدًا إلى المسجد فلا يشبّكنّ يديه فإنه في الصلاة. (باب ما جاء في الهدى في المشيٰ إلى الصلوٰة، سنن أبي داوٗد ج: ۱ ص: ۸۳)، وفي حاشية سنن أبي داوٗد: "ان النهي والكراهة إنما هي في حق المصلي وقاصد الصلوٰة." (حاشيه نمبر: ۸، سنن أبي داوٗد ج: ۱ ص: ۸۳)۔

(۲) فإنه لا شك في أن الخطبة بغير العربية خلاف السُّنّة المتوارثة من النبي صلى الله عليه وسلم والصحابة فيكون مكروهًا تحريمًا۔ (عمدة الرعاية ج: ۱ ص: ۲۰۰، تفصیل کے لئے دیکھئے: جواهر الفقه ج: ۱ ص: ۳۵۲، تألیف: مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ، طبع مکتبہ دارالعلوم کراچی)۔

(۳) أیضًا۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

انگریزی میں یا کسی اور زبان میں خطبہ پڑھتے ہیں، وہ غلط کرتے ہیں۔ مگر چند جملے جو عربی کے بول لیتے ہیں، حضرت امامِ اعظمؒ کے نزدیک ان سے خطبے کا فرض ادا ہو جاتا ہے،(۱) اس لئے نمازِ جمعہ ادا ہو جائے گی، مگر خطبے میں ''غیر سرکاری'' زبان ملانے والے بے ڈھنگی بات کرنے کی وجہ سے گنہگار ہیں۔

جمعہ کے خطبے کی شرعی حیثیت

سوال:... کیا جمعہ کا خطبہ پڑھنا فرض ہے؟ اور سننا واجب ہے؟ عیدین کا خطبہ پڑھنا سنت ہے اور سننا واجب ہے؟ کیا یہ صحیح ہے؟

جواب:... جی ہاں! جمعہ کا خطبہ جمعہ کی شرطِ لازم ہے،(۲) اس کے بغیر جمعہ نہیں ہوتا۔ عید کا خطبہ سنت ہے،(۳) دونوں کا سننا واجب ہے۔(۴)

خطبۂ جمعہ عربی زبان کے علاوہ کسی زبان میں دینا نیز کسی سردار یا حاکم کی تعریف کرنا

سوال:... خطبۂ جمعہ عربی زبان کے علاوہ کسی اور زبان میں دیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ نیز خطبہ اللہ اور رسول کی تعریف اور توصیف کے علاوہ کسی سردار یا حاکم کی تعریف میں پڑھا جاسکتا ہے؟

جواب:... عربی، اسلام کی ''سرکاری زبان'' ہے، اس لئے جمعہ اور عیدین کا خطبہ عربی کے سوا اور کسی زبان میں جائز نہیں۔(۵)

خطبے میں یہ مضامین ہونے چاہئیں: حق تعالیٰ شانہٗ کی حمد وثناء، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود شریف، توحید و رسالت کی شہادت، مسلمانوں کو وعظ و نصیحت، خلفائے راشدینؓ اور آلؓ و اَصحابؓ کا ذِکر، نیک سیرت حاکمِ اسلام کے لئے اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے دُعا۔(۶)

---

(۱) فإن اقتصر على ذكر الله جاز عند أبي حنيفة، وقالا لا بد من ذكر طويل يسمى الخطبة. (هداية ج: ۱ ص: ۱۶۹).

(۲) وشرائط في غيره المصر والجماعة والخطبة ... إلخ. (فتح القدير ج: ۱ ص: ۴۰۸).

(۳) ويشترط للعيد ما يشترط للجمعة إلا الخطبة كذا في الخلاصة فإنها سنة بعد الصلوٰة وتجوز الصلاة بدونها. (عالمگيري ج: ۱ ص: ۱۵۰، الباب الرابع عشر في صلاة العيدين).

(۴) وكل ما حرم في الصلاة حرم فيها أي في الخطبة خلاصة وغيرها فيحرم أكل وشرب وكلام ..... به يفتى وكذا يجب الإستماع لسائر الخطب كخطبة نكاح وخطبة عيد وختم على المعتمد. (الدر المختار مع الرد المحتار ج: ۲ ص: ۱۵۹).

(۵) تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں: جواهر الفقه ج: ۱ ص: ۳۵۲. فإنه لا شك في ان الخطبة بغير العربية خلاف السُّنَة المتوارثة من النبي صلى الله عليه وسلم والصحابة فيكون مكروهًا تحريمًا. (عمدة الرعاية هامش شرح الوقاية ج: ۱ ص: ۲۰۰).

(۶) الخطبة تشتمل على فرض وسنة فالفرض شيئان الوقت ..... والثاني ذكر الله تعالىٰ كذا في البحر الرائق وكفت تحميدة أو تهليلة أو تسبيحة ..... وأما سننها فخمسة عشر ..... البداءة بحمد الله ..... الثناء عليه بما هو أهله ..... الشهادتان ..... الصلاة على النبي عليه الصلاة والسلام ..... العظة والتذكير ..... زيادة الدعاء للمسلمين والمسلمات ..... وذكر الخلفاء الراشدين وَالعَمَّيْنِ رضوان الله تعالىٰ عليهم أجمعين مستحسن بذالك جرى التوارث كذا في التجنيس ... إلخ. (عالمگيري ج: ۱ ص: ۱۴۶، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جمعہ کا خطبہ عربی کے علاوہ کسی زبان میں دینا

سوال:... ہمارے علاقے تربت میں بعض لوگ جمعہ کا خطبہ علاقائی زبان میں دیتے ہیں، اَذان کے بعد خطیب تقریر شروع کرتا ہے، دورانِ تقریر کچھ وقفے کے لئے بیٹھ جاتا ہے، پھر تقریر شروع کر دیتا ہے، اور تقریر ختم ہوتے ہی نماز شروع ہو جاتی ہے، کیا ایسا کرنا صحیح ہے؟

جواب:... خطبہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان میں ہونا چاہئے، اس لئے بلوچی زبان میں یا مقامی زبان میں جو پڑھتے ہیں، وہ صحیح نہیں۔ (۱)

خطبۂ جمعہ زبانی پڑھنا مشکل ہو تو دیکھ کر پڑھے

سوال:... خطبۂ جمعہ میں خطیب اگر اکثر اوقات اٹک اٹک کر یا بھول کر ایسی غلطی کر لے کہ معانی بدل جائیں تو کیا اسے خطبہ کتاب میں دیکھ کر پڑھنے میں تردّد ہونا چاہئے؟

جواب:... خطبہ اچھی طرح یاد کیا جائے، یا دیکھ کر پڑھا جائے۔

اگر خطبہ ظہر سے پہلے شروع ہو تو سنت کب پڑھے؟

سوال:... صلوٰۃ الجمعہ میں چار رکعت سنت اوّل خطبہ کے دوران پڑھ سکتے ہیں؟ چونکہ خطبہ عین اس وقت شروع ہوتا ہے جبکہ ظہر کا وقت داخل ہوتا ہے، بلکہ اکثر دو تین منٹ قبل ہی شروع ہوتا ہے، اور بعد میں کوئی وقت دیا نہیں جاتا۔

جواب:... اگر اَذان زوال کے بعد ہوتی ہو تو اَذان ہوتے ہی سنت شروع کر لیا کریں، خطبہ شروع ہوتے ہوتے پوری ہو جائیں گی، اور اگر وقت سے پہلے ہی اَذان اور خطبہ شروع ہو جاتا ہے تو سنتیں جمعہ کے بعد پڑھا کریں۔ (۲)

خطبہ جمعہ سنے بغیر نمازِ جمعہ ادا کرنا

سوال:... خطبہ سنے بغیر جمعہ کی نماز نہیں ہوتی، جبکہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ جس مسجد میں خطبہ نہ ہو وہاں جمعہ کی نماز نہیں ہو سکتی، اور اگر آدمی دیر سے مسجد پہنچے اور کسی دُوسری مسجد میں بھی جماعت کا وقت باقی نہ رہا ہو اس صورت میں جب وہ مسجد میں پہنچتا

---

(۱) فانه لا شک فی أن الخطبة بغیر العربیة خلاف السُّنّة المتوارثة من النبی صلی الله علیه وسلم والصحابة فیکون مکروهًا تحریمًا۔ (عمدة الرعایة هامش شرح الوقایة للعلّامة عبدالحی اللکنوی ج:۱ ص:۲۰۰)۔

(۲) إذا خرج الإمام فلا صلاة ولا کلام إلی تمامها ... إلخ۔ (شامی ج:۲ ص:۱۵۸)۔ أیضًا: قال أبو جعفر: ومن دخل المسجد یوم الجمعة والإمام یخطب جلس ولم یرکع، وذالک لقول الله تعالیٰ: وإذا قرئ القرآن فاستمعوا له وأنصتوا۔ فروی أنها نزلت فی شأن الخطبة. ومن جهة السُّنّة ..... قال (أی ابن عمر) سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول: إذا دخل أحدکم المسجد والإمام علی المنبر، فلا صلاة له ولا کلام حتی یفرغ الإمام ... إلخ۔ (شرح مختصر الطحاوی، لأبی بکر الجصاص الرازی ج:۲ ص:۱۳۰، کتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، طبع دار البشائر الإسلامیة، بیروت)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

ہے اور وہاں جماعت کھڑی ہو چکی ہے تو چونکہ اس نے خطبہ تو سنا ہی نہیں تو کیا امام کے ساتھ نمازِ جمعہ ادا کر سکتا ہے؟ اور کیا وہ نماز ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب:... یہ تو صحیح ہے کہ جمعہ کی نماز خطبہ کے بغیر نہیں ہوتی،(۱) لیکن جو شخص ایسے وقت آیا کہ خطبہ ختم ہو چکا تھا، اس کی نماز ہو جاتی ہے،(۲) (اگرچہ دیر میں آنے کی وجہ سے لائقِ مواخذہ ہے)، بلکہ اگر نمازِ جمعہ کی ایک یا دونوں رکعتیں رہ جائیں اور التحیات میں آکر شریک ہو، جب بھی وہ جمعہ ہی کی دو رکعتیں پڑھے گا۔(۳)

خطبہ جمعہ کے دوران سنتیں پڑھنا

سوال:... یہاں سعودیہ میں جمعہ کے دن اکثر لوگ خطبہ جمعہ کے دوران سنتیں پڑھتے ہیں، کیا یہ جائز ہے؟ جبکہ خطیب حضرات ان کو کچھ نہیں کہتے۔

جواب:... ہمارے نزدیک جائز نہیں،(۴) ان کے نزدیک جائز ہے۔

خطبہ جمعہ کے دوران نماز پڑھنا صحیح نہیں

سوال:... نماز جمعہ کے خطبہ کے دوران کوئی بھی نماز پڑھنا درست نہیں، مگر ایک شخص کا کہنا ہے کہ خطبہ کے دوران جب امام بیٹھتا ہے تو اس وقت اگر کوئی شخص امام کے دوبارہ کھڑے ہونے سے پہلے نماز کی نیت کر لے تو کوئی حرج نہیں۔

جواب:... خطبہ کے دوران نماز پڑھنا صحیح نہیں، خطبہ شروع ہونے سے پہلے نیت باندھ لی ہو تو اس کو مختصر قراءت کے ساتھ پورا کر لے، دونوں خطبوں کے دوران امام کے بیٹھنے کے وقت نیت باندھنا جائز نہیں، درمختار میں ہے:

"اذا خرج الإمام فلا صلوٰة ولا كلام الى تمامها، ولو خرج وهو فى السنة او بعد قيامه لثالثة النفل يتم فى الأصح ويخفف القراءة." (شامی ط جدید ج:۲ ص:۱۵۸)

جمعہ کے خطبہ کے دوران دو رکعت پڑھنا صرف ایک صحابی کے لئے استثنیٰ تھا

سوال:... جمعہ کا خطبہ شروع ہے، آنے والا دو رکعت پڑھے یا نہیں؟

---

(۱) وشرائط ..... المصر والجماعة والخطبة ...الخ. (فتح القدير ج:۱ ص:۴۰۸، باب صلاة الجمعة).

(۲) ولا يشترط كونهم ممن حضر الخطبة كذا فى فتح القدير. (عالمگيرى ج:۱ ص:۱۴۸، الباب السادس عشر).

(۳) فى الدر المختار: ومن أدركها فى التشهد أو سجود سهو على القول به فيها يتمها جمعة ...الخ. وفى ردالمحتار: ولهما أنه مدرك للجمعة فى هذه الحالة حتى تشترط له النية الجمعة وهى ركعتان. (الدر المختار مع الرد المحتار ج:۲ ص:۱۵۸). أيضًا: من أدرك الإمام فى يوم الجمعة فى التشهد أو فيما سواه صلّى ما أدرك معه وقضى ما فاتاه فى قول أبى حنيفة وأبى يوسف ..... الحجة للقول الأوّل: قول النبى صلى الله عليه وسلم: ما أدركتم فصلّوا وما فاتكم فاقضوا، ومعلوم أن المراد ما فاتكم من صلاة الإمام ...الخ. (شرح مختصر الطحاوى ج:۲ ص:۱۱۸، كتاب الصلاة).

(۴) إذا خرج الإمام فلا صلاة ولا كلام إلى تمامها. (شامى ج:۲ ص:۱۵۸، باب الجمعة، مطلب فى شروط وجوب الجمعة).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... یہ مسئلہ ائمہ کے درمیان مختلف ہے، اِمام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ناجائز ہے،(۱) اس سلسلے میں جو حدیث آتی ہے، اِمام ابوحنیفہؒ کے نزدیک وہ اسی صحابی کے ساتھ خاص تھی، اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی خاطر خطبہ روک دیا تھا۔(۲)

خطبہ جمعہ کے دوران نفل پڑھنا اور گفتگو کرنا

سوال:... اکثر نمازِ جمعہ میں دیکھنے میں آیا ہے کہ اِمام صاحب خطبہ دیتے ہیں اور بعض لوگ سنت یا نفل نماز پڑھتے رہتے ہیں، اور بعض آپس میں گفتگو کرتے ہیں، کوئی ادب کے ساتھ نہیں بیٹھتا، جس طرح مرضی ہوتا ٹانگیں پھیلا کر بیٹھ جاتے ہیں، اس مسئلہ پر حدیث کی روشنی میں جواب دیں، اور بیٹھنے کے متعلق بھی لکھیں کہ جب اِمام صاحب خطبہ شروع کریں تو جس طرح مرضی ہو بیٹھ جائیں یا کہ دوزانو ہو کر بیٹھا جائے؟

جواب:... خطبہ کے دوران نفل پڑھنا حرام ہے،(۳) سنتِ مؤکدہ اگر خطبہ سے پہلے شروع کر چکا تھا تو خطبہ کے دوران پوری کر لے اور ذرا مختصر کر دے۔ خطبہ کے دوران کسی قسم کی گفتگو بھی حرام ہے، حدیث میں ہے کہ: ''جس نے جمعہ کے دن خطبہ کے دوران دُوسرے کو چپ کرانے کے لئے ''خاموش'' کا لفظ کہا، اس نے بھی لغو کا ارتکاب کیا''۔(۴) نیز ارشاد ہے کہ: ''جو شخص جمعہ کے دن کسی لغو کا ارتکاب کرے، اس کے جمعہ کا ثواب ضائع ہو جاتا ہے''۔(۵) بعض مسجدوں میں خطبہ کے دوران چندے کے لئے جھولی پھرائی جاتی ہے، یہ بھی ناجائز ہے،(۶) اور اس سے ثوابِ جمعہ ضائع ہو جاتا ہے۔ خطبہ کے دوران بیٹھنے کی کوئی خاص ہیئت مقرر نہیں، جس طرح سہولت

---

(۱) وإذا خرج الإمام يوم الجمعة ترك الناس الصلوٰة والكلام حتى يفرغ من خطبته قال وهذا عند أبي حنيفة. (هداية ج: ۱ ص: ۱۷۱، أيضا: مختصر الطحاوى ج: ۲ ص: ۱۳۰، كتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة).

(۲) عن جابر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يخطب. إذا جاء أحدكم يوم الجمعة والإمام يخطب فليركع ركعتين وليتجوّز فيهما. رواه مسلم. (مشكوة ص: ۱۲۳، باب الخطبة والصلاة) وفي حاشية المشكوة: قوله فليركع ركعتين حملها ..... الشافعية على تحية المسجد فإنها واجبة عندهم وكذا عند أحمد وعند الحنفية لما لم تجب في غير وقت الخطبة لم تجب فيه بطريق الأولى وهو مذهب مالك وسفيان الثورى وعليه جمهور الصحابة والتابعين كذا قال النووى وتأوله بأن المراد اراد أن يخطب بقرينة الأحاديث الدالة على وجوب حرمة الصلوٰة في وقت الخطبة وقد ثبت في الصحيحين انه جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم وهو يخطب بذاك الرجل الداخل وقيل كانت هذه القصة قبل أن يشرع في الخطبة وقيل كانت الخطبة بغير الجمعة. (مشكوة ص: ۱۲۳، حاشيه نمبر ۱۱، باب الخطبة والصلاة، الفصل الأوّل).

(۳) إذا خرج الإمام فلا صلاة ولا كلام إلى تمامها. (شامى ج: ۲ ص: ۱۵۸). أيضا: ومن دخل المسجد يوم الجمعة والإمام يخطب جلس ولم يركع وذالك لقول الله تعالى: وإذا قرئ القرآن فاستمعوا له وأنصتوا، فروى أنها نزلت في شأن الخطبة. ومن جهة السُنّة ..... قال (ابن عمر) سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول: إذا دخل أحدكم المسجد والإمام على المنبر فلا صلاة له ولا كلام حتى يفرغ الإمام. (مختصر الطحاوى ج: ۲ ص: ۱۳۱، باب صلاة الجمعة).

(۴) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا قلت لصاحبك يوم الجمعة أنصت والإمام يخطب فقد لغوت. متفق عليه. (مشكوة ص: ۱۲۲، باب التنظيف والتكبير).

(۵) عن عبدالله بن عمرو رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يحضر الجمعة ثلاثة نفر، فرجل حضرها يلغو فذلك حظه منها ...إلخ. (مشكوة ص: ۱۲۳، باب التنظيف والتكبير).

(۶) ويحرم في الخطبة ما يحرم في الصلاة حتى لا ينبغي أن يأكل أو يشرب والإمام في الخطبة كذا في الخلاصة. (عالمگيرى ج: ۱ ص: ۱۴۷، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

ہو بیٹھے،[1] مگر ٹانگیں پھیلا کر بیٹھنا خلافِ ادب ہے، اس سے احتراز کرنا چاہئے، اور گھٹنے کھڑے کر کے ان پر سر رکھ کر بیٹھنا بھی دُرست نہیں، اس سے نیند آجاتی ہے۔

دورانِ خطبہ تحیۃ الوضو، تحیۃ المسجد ادا کرنا

سوال:... دورانِ خطبہ تحیۃ الوضو، تحیۃ المسجد ادا کر سکتے ہیں؟

جواب:... خطبے کے دوران اِمام ابوحنیفہؒ کے نزدیک تحیۃ الوضو یا تحیۃ المسجد جائز نہیں۔[2]

خطبے کے درمیانی وقفے میں دُعا کرنا

سوال:... ہمارے محلے کے اِمام صاحب کا کہنا ہے کہ جمعے کے خطبے کے درمیانی وقفے میں دِل میں بغیر زبان ہلائے اور بغیر ہاتھ اُٹھائے دُعا مانگنا جائز ہے، جبکہ ایک نمازی کا کہنا ہے کہ یہ جائز نہیں، جبکہ علماء سے سنتے آئے ہیں کہ یہ وقت دُعا کی قبولیت کا وقت ہے۔

جواب:... جمعے کے خطبوں کے درمیانی وقفے میں بغیر ہاتھ اُٹھائے اور بغیر زبان ہلائے دِل میں دُعا مانگنا چاہئے، یہ قبولیت کا وقت تو ہے، لیکن زبان سے دُعا کرنے کی اِجازت نہیں۔[3]

خطبہ کے دوران، اَذان کے بعد دُعا مانگنا

سوال:... جمعہ کے خطبہ کے دوران اَذان کے بعد دُعا مانگنا چاہئے یا نہیں؟ اور خطبہ کے بیچ میں دُعا مانگی جائے یا نہیں؟

جواب:... اِمام کے منبر پر بیٹھ جانے کے بعد ذکر و دُعا کی اجازت نہیں، بلکہ خاموش رہنا اور خطبہ کا سننا واجب ہے، اس لئے نہ جمعہ کی اَذان کا جواب دیا جائے، نہ خطبہ کے دوران دُعا مانگی جائے، اِمام کی دُعا پر دِل میں آمین کہی جائے۔[4]

---

(۱) إذا شهد الرجل عند الخطبة ان شاء جلس محتبيًا أو متربعًا أو كما تيسر ..... ويستحب أن يقعد كما يقعد فى الصلاة۔ (عالمگيرى ج: ۱ ص: ۱۴۸، الباب السادس عشر فى صلاة الجمعة)۔

(۲) وإذا خرج الإمام يوم الجمعة ترك الناس الصلوٰة والكلام حتّى يفرغ من خطبته قال وهٰذا عند أبى حنيفة۔ (هداية ج: ۱ ص: ۱۷۱)۔ أيضًا۔ ومن جهة السُّنّة ..... قال (ابن عمر) سمعت النبى صلى الله عليه وسلم يقول: إذا دخل أحدكم المسجد والإمام على المنبر فلا صلاة له ولَا كلام حتّى يفرغ الإمام۔ (شرح مختصر الطحاوى ج: ۲ ص: ۱۳۰، ۱۳۱)۔

(۳) وقال القالى فى مختصره: وإذا شرع فى الدعاء لَا يجوز للقوم رفع اليدين ولَا تأمين باللسان جهرًا فإن فعلوا ذٰلك أثموا، وقيل أساءوا ولَا إثم عليهم، والصحيح هو الأوّل وعليه الفتوىٰ۔ (شامى ج: ۲ ص: ۱۵۸، باب الجمعة)۔

(۴) وإذا خرج الإمام فلا صلاة ولَا كلام ..... سواء كان كلام الناس أو التسبيح أو تشميت العاطس .. إلخ۔ (عالمگيرى ج: ۱ ص: ۱۴۷)۔ قال أبو جعفر: ومن دخل المسجد يوم الجمعة والإمام يخطب جلس ولم يركع، وذالك لقول الله تعالىٰ: وإذا قرئ القرآن فاستمعوا له وأنصتوا، فروى أنها نزلت فى شأن الخطبة، ومن جهة السُّنّة ..... قال (ابن عمر) سمعت النبى صلى الله عليه وسلم يقول: إذا دخل أحدكم المسجد والإمام على المنبر فلا صلاة له ولَا كلام حتّى يفرغ الإمام۔ (شرح مختصر الطحاوى ج: ۲ ص: ۱۳۰، ۱۳۱، باب صلاة الجمعة، طبع دار السراج، بيروت)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جمعہ کے خطبہ سے پہلے تسمیہ بلند آواز سے کیوں نہیں پڑھی جاتی؟

سوال:... جمعہ کے خطبہ میں بسم اللہ بلند آواز سے پڑھ کر کیوں نہیں شروع کیا جاتا؟

جواب:... اسی طرح منقول چلا آتا ہے۔ (۱)

خطبہ جمعہ کو مسنون طریقے کے خلاف پڑھنا

سوال:... جمعہ کا خطبہ صلوٰۃ وسلام کے بغیر ادا ہو جائے گا یا نہیں؟ جواز کی صورت میں ثواب میں فرق آجائے گا یا نہیں؟ مثلاً: صورت اس کی یہ ہو کہ پہلے خطبہ میں سورۂ الم ترکیف اور ثانی میں سورۂ قریش پڑھی جائے تو خطبہ جمعہ ادا ہو جائے گا یا نہیں؟

جواب:... خطبہ کا فرض تو ادا ہو جائے گا، لیکن سنت کے خلاف ہے، اور یہ ظاہر ہے کہ جب خطبہ خلاف سنت ہوگا تو ثواب میں تو فرق آئے گا۔

خطبے سے پہلے اِمام کا سلام کہنا

سوال:... خطبہ سے پہلے اِمام کا برسرِ منبر سلام کہنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے یا بدعت ہے یا ائمہ اربعہ کے نزدیک جائز ہے؟

جواب:... درمختار میں ترکِ سلام کو سنن میں شمار کیا ہے، اور اِمام شافعیؒ کا قول ہے کہ جب منبر پر بیٹھے تو سلام کہے۔ (۲)

خطبے میں خلفائے راشدینؓ کا ذِکر کرنا ضروری ہے

سوال:... بعض مساجد میں علماء (خطیب) نماز جمعہ میں جو خطبہ شریف دیتے ہیں، اس کے دوسرے حصے میں خلفائے راشدینؓ کے جو اسمائے مبارک ذکر کئے جاتے ہیں، ان کو ذکر نہیں کرتے۔

جواب:... خطبہ میں خلفائے راشدینؓ کا ذکرِ خیر مندوب ہے، مگر چونکہ یہ اہلِ سنت کا شعار ہے، اس لئے خلفائے راشدینؓ کے ذکرِ خیر کا ترک کرنا نہایت نامناسب ہے۔ (۳)

خطبہ جمعہ کے دوران دُرود شریف پڑھنے کا حکم

سوال:... جمعہ کے خطبہ کے دوران خطبہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اسماء مبارک آتے

---

(۱) الخطبة تشتمل على فرض وسنة فالفرض شيئان الوقت ..... والثانى ذكر الله تعالىٰ وكفت تحميدة أو تهليلة أو تسبيحة هذا إذا كان على قصد الخطبة ...إلخ. (عالمگیری ج:۱ ص:۱۴۷، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة).

(۲) ومن السُّنّة ..... ترک السلام من خروجه إلى دخوله فى الصلاة وقال الشافعى إذا استوى على المنبر سلم ...إلخ. (در مختار مع رد المحتار ج:۲ ص:۱۵۰، باب الجمعة).

(۳) ويندب ذكر الخلفاء الراشدين ...إلخ. (شامی ج:۲ ص:۱۴۹، باب الجمعة، مطلب فى قول الخطيب ...إلخ).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

ہیں تو گزارش یہ ہے کہ اس دوران خاموشی سے خطبہ سنا جائے یا دُرود شریف یا رضی اللہ عنہ کہا جائے؟

جواب:... خطبہ کے دوران زبان سے دُرود شریف پڑھنا جائز نہیں، خاموش رہنا چاہئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ گرامی آئے تو دِل میں بغیر زبان ہلائے دُرود شریف پڑھ لے،(۱) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر بھی دِل میں رضی اللہ عنہم کہہ لے تو کوئی مضائقہ نہیں، مگر زبان سے نہ کہے۔

سوال:... جمعہ کی نماز سے پہلے جو خطبہ ''عربی میں'' پڑھا جاتا ہے، اس کے درمیان ایک آیت ایسی بھی آتی ہے جس میں دُرود پڑھنا لازمی ہوتا ہے، میری معلومات کے مطابق خطبہ کے دوران کسی قسم کی تسبیح و نماز جائز نہیں، چنانچہ دُرود شریف بھی نہ پڑھا جائے، کیونکہ اس آیت کے بعد خطیب خطبہ میں ہی دُرود پڑھ لیتا ہے، بآوازِ بلند جو تمام نمازیوں کی طرف سے دُرود ہو جاتا ہے، اس لئے نمازیوں کو دُرود پڑھنے کی ضرورت نہیں، لیکن میں نے اکثر دیکھا ہے کہ لوگ بآوازِ بلند دُرود شریف پڑھنا شروع کر دیتے ہیں، حالانکہ خطبہ میں خاموشی کا حکم ہے۔

جواب:... سامعین اپنے دِل میں دُرود شریف پڑھیں، خطبہ کے دوران بلند آواز سے دُرود شریف پڑھنا جائز نہیں۔(۲)

خطبہ جمعہ کے دوران بآواز آمین کہنا صحیح نہیں

سوال:... یہاں خطبہ جمعہ میں دُوسرے خطبہ کے دوران جب خطیب صاحب دُعائیہ کلمات پڑھتے ہیں تو تقریباً سب ہی لوگ ہاتھ اُٹھا کر بآوازِ خفیف آمین کہتے جاتے ہیں، کیا یہ عمل جائز ہے؟

جواب:... خطبہ کے دوران زبان سے آمین کہنا صحیح نہیں، دِل میں کہیں۔(۳)

دورانِ خطبہ سلام کرنا، جواب دینا حرام ہے

سوال:... مسجد میں جمعہ کا خطبہ پیش اِمام پڑھ رہا ہو اور کوئی شخص آکر سلام کرے تو مسجد میں بیٹھے ہوئے لوگوں کو اس کے سلام کا جواب دینا چاہئے؟

جواب:... خطبہ کے دوران سلام کہنا اور سلام کا جواب دینا دونوں حرام ہیں۔(۴)

خطبہ کے دوران گفتگو اور اَذان کا جواب دینا

سوال:... شریعت میں خطبہ کے کیا اَحکام ہیں؟ اور خطبہ کی اَذان کا زبان سے جواب دینا جائز ہے؟ تفصیل سے

(۲،۱) قوله ولَا الكلام ..... وكذالك إذا ذكر النبي صلى الله عليه وسلم لَا يجوز أن يصلوا عليه بالجهر بل بالقلب وعليه الفتوىٰ. (ردالمحتار على الدر المختار ج:۲ ص:۱۵۸، باب الجمعة، مطلب في شروط وجوب الجمعة).

(۳) واذا شرع في الدعاء لَا يجور للقوم رفع اليدين ولَا تأمين باللسان جهرًا فإن فعلوا ذٰلك أثموا. (فتاوىٰ شامي ج:۲ ص:۱۵۸، باب الجمعة، مطلب في شروط وجوب الجمعة).

(۴) واذا خرج الإمام فلا صلاة ولَا كلام ..... أو رد السلام ..إلخ. (عالمگيري ج:۱ ص:۱۴۷، كتاب الصلاة).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب بتائیں۔

جواب:... خطبہ کے دوران گفتگو کرنا حتیٰ کہ ذکر و اذکار کرنا بھی ممنوع ہیں، خطبہ کی اَذان کا جواب بھی دِل میں دینا چاہئے زبان سے نہیں۔ (۱)

خطبہ کے دوران چندہ لینا دینا جائز نہیں

سوال:... نمازِ جمعہ کے خطبہ کے دوران اسلام نے بولنے پر سخت ترین پابندی عائد کی ہے، لیکن بعض مسجدوں میں عین خطبہ کے دوران نمازیوں سے چندہ وصول کیا جاتا ہے، اور غلہ زور زور سے بجا کر ''چندہ مسجد'' کی صدا بلند کی جاتی ہے، جس سے نمازیوں کی توجہ خطبہ سے ہٹ جاتی ہے، اور نمازی حضرات چندہ دینے کے لئے مصروف ہو جاتے ہیں۔ کیا یہ طریقہ جائز ہے؟ کیا انتظامیہ مسجد پر گناہ ہوگا؟ کیا چندہ دینے والوں پر بھی گناہ ہوگا جو خطبہ سے توجہ ہٹا دیتے ہیں؟

جواب:... خطبہ جمعہ کے وقت جس طرح سلام و کلام جائز نہیں، اسی طرح چندہ جمع کرنا بھی جائز نہیں، انتظامیہ بھی گناہگار ہے، چندہ لینے والا بھی اور چندہ دینے والا بھی۔ (۲)

خطبۂ جمعہ کی اَذان سے لے کر دو رکعت فرض تک دُنیاوی بات کرنا

سوال:... اُردو میں بیان کئے گئے وعظ کے بعد عربی کے خطبے کی اَذان سے لے کر دو رکعت نمازِ فرض جمعہ کی ادائیگی کے دوران کے وقفے میں اگر اِمامِ مسجد اِقامتِ نماز سے چند لمحے پہلے دُنیاداری کی کوئی بات کریں تو کیا وہ نمازِ جمعہ کی ادائیگی میں کسی قسم کے شرعی نقطے یا حدود کو پھلانگنے کا مستوجب تو نہیں ہوتا؟ کیونکہ عربی میں خطبہ بھی نمازِ جمعہ کا مسلسل ایک حصہ ہوتا ہے، اس دوران کوئی بھی دیگر اُمور کے مسائل بیان کرنے چاہئیں یا نہیں؟ وضاحت فرمائیں۔

جواب:... جمعہ کے خطبے کے دوران بات چیت کرنا یا کسی اور عبادت میں مشغول ہونا منع ہے، خطبہ سننا واجب ہے، البتہ وقفے میں اِمام کوئی ضروری شرعی مسئلہ بیان کرسکتا ہے۔ (۳)

خطبے کے دوران آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک آنے پر دُرود بھیجیں یا خاموش رہیں؟

سوال:... نمازِ جمعہ کے خطبے میں مولوی صاحب جب دُرود شریف پڑھتے ہیں تو جس کے جواب میں اکثر نمازی بھی بلند آواز سے دُرود شریف پڑھنا شروع کردیتے ہیں، جبکہ خطبہ خاموشی سے سننا واجب ہے، خطبے کے دوران بلند آواز سے دُرود شریف

(۱ و ۲) قال أبو جعفر: ومن دخل المسجد يوم الجمعة والإمام يخطب جلس ولم يركع، وذالک لقول الله تعالىٰ: وإذا قرئ القرآن فاستمعوا له وأنصتوا، فروى أنها نزلت في شأن الخطبة، ومن جهة السُّنّة ..... قال (ابن عمر) سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول: إذا دخل أحدكم المسجد والإمام على المنبر فلا صلاة له ولا كلام حتى يفرغ الإمام. (شرح مختصر الطحاوي ج:۲ ص:۱۳۰، ۱۳۱، باب صلاة الجمعة).

(۳) ایضاً حوالۂ بالا، نیز: ويحرم في الخطبة ما يحرم في الصلاة حتى لا ينبغي أن يأكل أو يشرب والإمام في الخطبة. (عالمگیری ج:۱ ص:۱۴۷، کتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، طبع رشیدیه).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

پڑھا جاسکتا ہے کہ نہیں؟ جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک آئے دُرود شریف پڑھنا باعثِ ثواب وخیر وبرکت ہے۔

جواب:... خطبے کے دوران بولنے کی اجازت نہیں، اس لئے دُرود شریف بھی دِل میں پڑھنا چاہئے، زبان سے نہیں۔ (۱)

خطبے کے دوران دُعا مانگنا، نیز دُوسری اَذان کا جواب دینا

سوال:... بعض حضرات جمعہ کے دونوں خطبوں کے دوران جبکہ اِمام پہلے خطبے کے بعد تھوڑی دیر کے لئے بیٹھتا ہے، دونوں ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگتے ہیں، اسی طرح بعض حضرات اِمام کے منبر پر بیٹھنے کے بعد دی جانے والی دُوسری اَذان کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگتے ہیں، معلوم یہ کرنا ہے کہ کیا یہ طریقہ صحیح ہے؟

جواب:... اِمام کے منبر پر بیٹھ جانے کے بعد ذِکر ودُعا کی اِجازت نہیں، بلکہ خاموش رہنا اور خطبے کا سننا واجب ہے، اس لئے نہ جمعہ کی اَذان کا جواب دیا جائے اور نہ خطبے کے دوران دُعا مانگی جائے، اِمام کی دُعا پر دِل میں آمین کہی جائے۔ (۲)

خطبے میں خطیب کا ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا

سوال:... جمعہ کا خطبہ کہتے وقت کیا خطیب ایسے ہاتھ باندھ سکتا ہے جیسے نماز میں کھڑا ہو؟ سنا ہے یہ ادب صرف اللہ کے دربار (نماز) کا ہے۔

جواب:... خطبے میں ہاتھ سیدھے چھوڑ کر کھڑا ہونا چاہئے۔

جمعہ کے خطبے کی اَذان کا جواب دینا

سوال:... جمعہ کی نماز میں سنتوں سے پہلے ایک اَذان ہوتی ہے، اور دُوسری سنتوں کے بعد، دونوں میں سے کس اَذان کا جواب دینا چاہئے؟

جواب:... جمعہ میں خطبے کی اَذان کا جواب نہیں دیا جاتا۔ (۳)

جمعہ کے وعظ کے دوران ذکر اللہ یا دُرود شریف پڑھنا

سوال:... کیا نمازِ جمعہ میں وعظ کے درمیان ذکر اللہ یا دُرود شریف پڑھنا صحیح ہے؟

---

(۱) كذلك إذا ذكر النبي صلى الله عليه وسلم لَا يجوز أن يصلوا عليه بالجهر بل بالقلب. (ردالمحتار ج: ۱ ص: ۱۵۸)۔

(۲) وإذا شرع في الدعاء لَا يجوز للقوم رفع اليدين ولَا تأمين باللسان جهرًا فإن فعلوا ذلك أثموا. (شامي ج ۲ ص: ۱۵۸)۔ قال أبو جعفر: ومن دخل المسجد يوم الجمعة والإمام يخطب جلس ولم يركع، وذالك لقول الله تعالىٰ: وإذا قرئ القرآن فاستمعوا له وأنصتوا، فروى أنها نزلت في شأن الخطبة ..... إذا دخل أحدكم المسجد والإمام على المنبر فلا صلاة له ولَا كلام حتّٰى يفرغ الإمام. الحديث. وأيضًا: إتفقوا علىٰ أن من كان قاعدًا في المسجد حتّٰى إبتدأ الخطبة لم يركع كذالك الداخل، كما لم يختلف الداخل والجالس في منع الكلام، والعلة الجامعة بينهما كونه مأمورًا بإستماع الخطبة في الحالين. (شرح مختصر الطحاوي ج: ۲ ص: ۱۳۱)۔

(۳) قال: وينبغي أن لَا يجيب بلسانه إتفاقًا في الأذان بين يدي الخطيب .. إلخ۔ (درمختار ج: ۱ ص: ۳۹۹، باب الأذان)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... وعظ کے دوران وعظ کی طرف متوجہ ہونا چاہئے، اس وقت کچھ پڑھنا صحیح نہیں۔ (۱)

خطبۂ جمعہ کے دوران خاموشی اور لاؤڈ اسپیکر کا اِستعمال

سوال:... جمعہ کے خطبے کے دوران مکمل خاموشی اختیار کرنے اور یہ کہ سلام کا جواب تک نہ دینے کے اَحکامات ہیں، مسجد میں موجود لوگ تو کسی حد تک اس کی پابندی کر سکتے ہیں، لیکن جبکہ مولوی صاحب اَذان کے لاؤڈ اسپیکر پر خطبہ پڑھ رہے ہوں تو اس صورت میں گھروں میں موجود ہزاروں مرد اور عورتیں، سڑکوں پر گزرتے اور بازاروں میں خرید وفروخت کرتے ہوئے لوگ، نماز کی تیاری اور مختلف کاموں کو اَنجام دینے میں مصروف لوگ، واضح اور صاف طور پر خطبے کے الفاظ سننے کے باوجود اس کے اِحترام میں خاموشی اِختیار نہیں کر سکتے۔ دریافت یہ کرنا ہے کہ اس طرح اَذان کے لاؤڈ اسپیکر پر پڑھنے سے اس کا اِحترام نہ ہونے کی صورت میں اس کا وبال کس کے سر ہوگا؟ آیا مولوی صاحب یا ان افراد کے جن کے کانوں میں آواز آرہی ہو اور وہ اِحترام کرنے سے قاصر ہوں؟ معلوم یہ کرنا ہے کہ اس طرح لاؤڈ اسپیکر پر خطبۂ جمعہ پڑھنے کا کیا مقصد ہے؟

جواب:... مسئلہ یہ ہے کہ پہلی اَذان پر ہر قسم کا کاروبار بند کر دینا، اور نمازِ جمعہ کے لئے جانا واجب ہو جاتا ہے، اَذانِ جمعہ کے بعد کاروبار میں مشغول ہونا حرام ہے، (۲) اس لئے بازاروں میں خرید وفروخت کرنے والوں کے بارے میں تو آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ اَذانِ جمعہ سن کر نمازِ جمعہ کے لئے نہ آنا خود اتنا بڑا گناہ ہے کہ تین جمعے ایسا کرنے سے دِل پر نفاق کی مہر لگ جاتی ہے، جو توبہ کے بغیر مرتے دم تک نہیں ٹوٹتی۔ (۳) ایسے لوگ اگر کاروبار کی وجہ سے خطبۂ جمعہ نہیں سنتے تو اس میں قصور ان کے نفاق کا ہے نہ کہ خطبے کی آواز کا۔

جہاں تک جمعہ کی تیاری کرنے والوں کا تعلق ہے، تو کیا جمعہ تیاری خطبہ شروع ہونے کے بعد کی جاتی ہے؟ جمعہ کی تیاری تو یہ ہے کہ آدمی کم سے کم خطبہ شروع ہونے سے پہلے تو مسجد میں موجود ہو، حدیث شریف میں آتا ہے کہ جمعہ کے دن فرشتے مسجد کے دروازے پر بیٹھ جاتے ہیں، اور پہلی، دُوسری، تیسری اور چوتھی گھڑی میں آنے والوں کے نام علی الترتیب لکھتے رہتے ہیں، اور جب اِمام خطبے کے لئے نکلتا ہے تو وہ اپنے دفتر لپیٹ کر رکھ دیتے ہیں اور ذکر یعنی خطبے کے سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ گویا خطبہ شروع

---

(۱) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۲ ملاحظہ ہو۔

(۲) ویجب السعی وترک البیع بالأذان الأوّل۔ (عالمگیری ج:۱ ص:۱۴۹)۔ أیضًا: قال أبو جعفر: واذا زالت الشمس یوم الجمعة، جلس الإمام علی المنبر، وأذن المؤذن بین یدیه، وامتنع الناس من الشراء والبیع وأخذوا فی السعی إلی الجمعة ...إلخ۔ قال أبوبکر بن أحمد: وذالک لقول الله عزّ وجلّ: یٰأیها الذین اٰمنوا إذا نودی للصلوٰة من یوم الجمعة فاسعوا إلیٰ ذکر الله وذروا البیع، فانتظمت الآیة المعانی، الأذان للجمعة ولزوم السعی إلیها، وترک الإشتغال بالبیع۔ (شرح مختصر الطحاوی ج:۲ ص:۱۱۴، باب صلاة الجمعة)۔

(۳) عن أبی الجعد الضمری وکانت له صحبة أن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: من ترک ثلاث جمع تهاونا بها طبع الله علیٰ قلبه۔ (أبو داوٗد ج:۱ ص:۱۵۹، باب التشدید فی ترک الجمعة)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

ہونے کے بعد جو لوگ آتے ہیں، ان کے ناموں کا اِندراج ان صحیفوں میں نہیں ہوتا، اور ان کی حاضری نہیں لگتی۔[۱] اس لئے نمازِ جمعہ کی تیاری کو خطبے تک مؤخر کرنا نہایت غلط اور بُرا ہے، اِلّا یہ کہ کبھی کسی خاص عذر کی وجہ سے ایسا ہو جائے تو معذوری ہے۔

جہاں تک گھر کی مستورات کا تعلق ہے، ان کے ذمے جمعہ کو آنا اور خطبہ سننا فرض نہیں،[۲] تاہم اگر گھروں میں خطبے کی آواز آرہی ہو اور وہ اس کے اِحترام میں خاموشی اِختیار کریں تو ان کے لئے بھی سعادت و رحمت کا موجب ہے۔ سڑکوں پر گزرتے ہوئے لوگوں کے کان میں اگر خطبہ جمعہ کی آواز آرہی ہو تو سڑکوں پر چیختے چلاتے اور شور مچاتے چلنا عیب کی بات ہے، جو اِنسانی وقار کے خلاف ہے۔

خلاصہ یہ کہ آپ نے جتنے اُمور ذِکر کئے ہیں، ان میں کوئی بات بھی ایسی نہیں جو لاؤڈ اسپیکر پر خطبہ دینے سے مانع ہو، تاہم اگر خطبے کی آواز مسجد تک محدود رہے تو اچھا ہے۔

جمعہ کا خطبہ ایک نے پڑھا اور نماز دُوسرے نے پڑھائی

سوال:... پچھلے دنوں میں جمعہ پڑھنے گیا، جمعہ کا خطبہ اور جمعہ کی نماز الگ الگ مولوی صاحب نے پڑھائی، کیا اس طرح جمعہ پڑھانا جائز ہے؟ اسلام کی رُو سے اس کا جواب دیجئے۔

جواب:... بہتر یہ ہے کہ جو شخص خطبہ پڑھے نماز بھی وہی پڑھائے، تاہم اگر دُوسرے نے نماز پڑھا دی تب بھی جائز ہے۔[۳]

خطبہ اور نماز میں لوگوں کی رعایت رکھنی چاہئے

سوال:... جیسا کہ میں نے خود مشاہدہ کیا ہے کہ بعض علماء نمازوں میں اور خاص کر جمعہ کی نماز میں لمبی قراءت پڑھتے ہیں، اور نماز کے بعد لمبی دُعائیں مانگتے ہیں، کیا یہ غلط طریقہ نہیں ہے؟ کیونکہ جماعت میں ایسے لوگ کھڑے ہوتے ہیں کہ جن میں سے کسی کو ضروری کام ہوتا ہے، یا کسی کا وضو تکلیف سے ہو، قرآن و سنت کی روشنی میں وضاحت فرمائیں۔

جواب:... خطبہ اور نماز اتنی لمبی نہیں ہونی چاہئے کہ لوگ اُکتا جائیں،[۴] اور بعد کی دُعا میں لوگ مختار ہیں کہ اس میں شریک ہوں یا نہ ہوں، اس لئے اگر کسی کو کوئی ضرورت ہو تو جا سکتا ہے۔

---

(۱) وعنه (أی أبی هریرة) قال. قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: إذا کان یوم الجمعة وقفت الملائکة علی باب المسجد یکتبون الأوّل فالأوّل ..... فإذا خرج الإمام طَوَوا صُحفهم ویستمعون الذکر. متفق علیه. (مشکوة ج:۱ ص:۱۲۲، کتاب الصلاة، باب التنظیف والتکبیر، الفصل الأوّل، طبع قدیمی کتب خانه).

(۲) لا تجب الجمعة علی العبد والنسوان والمسافرین والمرضی. کذا فی محیط السرخسی. (عالمگیری ج:۱ ص:۱۴۴، کتاب الصلاة، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة).

(۳) ولا ینبغی أن یصلی غیر الخطیب کذا فی الکافی، وإذا احدث الإمام بعد الخطبة فاستخلف رجلا ان شهد الخلیفة الخطبة جاز وإلّا فلا. (عالمگیری ج:۱ ص:۱۴۷، کتاب الصلاة، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة).

(۴) تخفیف الخطبتین بقدر سورة من طوال المفصل ویکره التطویل ...إلخ. (عالمگیری ج:۱ ص:۱۴۷).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

نمازِ جمعہ دوبارہ پڑھنا

سوال:... ایک آدمی کئی مسجدوں میں ایک ہی دن جمعہ کی نماز (دو رکعت فرض نماز) بحالتِ مجبوری یا ثواب کی خاطر پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ یعنی زید مسجد طوبیٰ سے ۲ رکعت نماز فرض (جمعہ) کی پڑھ کر مسجدِ قبا میں پھر دو رکعت نماز فرض (جمعہ) پڑھے۔

جواب:... ایک نماز کو دوبارہ پڑھنا جائز نہیں، البتہ نفل کی نیت سے دُوسری جماعت میں شریک ہوسکتا ہے۔ (۱)

نمازِ جمعہ کی سنتوں کی نیت کس طرح کریں؟

سوال:... نمازِ جمعہ جو کہ نمازِ ظہر کے لئے قائم مقام ہے اس میں پہلی چار سنت کی نیت کس طرح پڑھی جائے گی؟ نیت میں وقت نام جمعہ کا لیا جائے گا کہ ظہر کا؟ اسی طرح جمعہ کے دو فرض کے بعد جو چار سنت، دو سنت اور دو نفل ہیں، ان کی نیت بھی پڑھتے وقت اس میں وقت کا نام جمعہ کا لینا ہوگا یا نہیں؟ اس کی بھی صحیح نیت کا طریقہ لکھیں۔

جواب:... جمعہ سے پہلے اور بعد کی سنتیں، سنتِ جمعہ ہی کہلاتی ہیں، سنتِ جمعہ ہی کی نیت کی جاتی ہے، ویسے سنت مطلق نماز کی نیت سے بھی ادا ہو جاتی ہے، اس میں وقت کا نام لینا بھی ضروری نہیں۔ (۲)

کیا سننِ جمعہ کے لئے تعینِ جمعہ ضروری ہے؟

سوال:... سننِ جمعہ کے لئے تعینِ جمعہ کو آپ نے ضروری تحریر فرمادیا ہے، حالانکہ کتبِ فقہ میں تصریح موجود ہے کہ سننِ نماز کے لئے مطلق نیت کافی ہے، آپ بمع حوالہ وضاحت کیجئے۔

جواب:... تعینِ جمعہ کو میں نے ضروری نہیں لکھا، سائل نے یہ پوچھا تھا کہ جمعہ کی سنتوں میں نیت ظہر کی کی جائے یا سنتِ جمعہ کی؟ اس کے جواب میں لکھا تھا کہ: ''سنتِ جمعہ کی نیت ہوتی ہے، سنتِ ظہر کی نہیں۔'' رہا یہ کہ سنت کے صحیح ہونے کے لئے تعینِ نیت شرط ہے یا نہیں؟ یہ الگ مسئلہ ہے، اس کا جواب یہ ہے کہ: ''سنت بغیر تعین کے بھی ادا ہو جاتی ہے، تعین نیت اس کے لئے شرط نہیں۔'' (۳)

---

(۱) ويصلي المتنفل خلف المفترض، لأن الحاجة في حقه إلى أصل الصلوٰة وهو موجود في حق الإمام فيتحقق البناء. (هداية ج: ۱ ص: ۱۲۷، كتاب الصلاة، باب الإمامة)۔

(۲) (وكفى مطلق نية الصلاة) وإن لم يقل لله (لنفل وسُنّة) راتبة (وتراويح) على المعتمد إذ تعينها بوقوعها وقت الشروع۔ وفي الشامية: (قوله وكفى إلخ) أي بأن يقصد الصلاة بلا قيد نفل أو سُنّة أو عدد (قوله لنفل) هذا بالإتفاق (قوله وسُنّة) ولو سُنّة فجر ..... (قوله على المعتمد) أي من قولين مصححين۔ (ردالمحتار مع الدر المختار ج: ۱ ص: ۴۱۷، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في حضور القلب والخشوع، طبع ايچ ايم سعيد كراچی)۔

(۳) ثم إن كانت الصلاة نفلًا يكفيه مطلق النية، وكذالك إذا كانت سُنّةً في الصحيح، هداية، والتعيين أفضل وأحوط ..... والمعتبر في النية عمل القلب، لأنها الإرادة السابقة للعمل اللاحق فلا عبرة للذكر باللسان۔ (اللباب في شرح الكتاب ج: ۱ ص: ۷۸، باب شروط الصلاة التي تتقدمها، طبع قديمی، أيضًا: رد المحتار ج: ۱ ص: ۴۱۷، باب شروط الصلاة)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جمعہ سے قبل چار رکعت پڑھنا کیسا ہے؟

سوال:... میں اور میرا دوست حرم شریف میں نمازِ جمعہ پڑھنے گئے، جب ہم پہنچے تو جماعت کھڑی تھی، چار رکعت سنت جو دو رکعت فرض جمعہ سے پہلے ادا ہوتے ہیں کے بارے میں میرے اور میرے دوست کے درمیان تکرار ہوگئی، میں کہتا ہوں کہ چار رکعت سنت پڑھی جائیں گی، میرا دوست کہتا ہے کہ نہیں پڑھی جائیں گی۔

جواب:... ظہر اور جمعہ سے پہلے چار رکعت سنت مؤکدہ ہیں، اگر پہلے پڑھنے کا موقع نہ ملے تو بعد میں پڑھنا ضروری ہے۔[1]

سنت قبل الجمعہ کا ثبوت

سوال:... اس وقت میں دَمام میں کام کرتا ہوں، اور جمعہ کی چار سنتیں جو پہلے پاکستان میں پڑھی جاتی ہیں، یہاں پر کہتے ہیں کہ پہلے نہیں پڑھی جاتیں، چونکہ زوال کا وقت ہوتا ہے، یہاں پوچھنے پر کوئی کہتا ہے کہ پڑھ لو کوئی حرج نہیں، کوئی بولتا ہے نہیں پڑھو، بہرحال کوئی تسلی بخش جواب نہیں ملا، اس لئے آپ اس کا حل لکھ کر بھیجیں کہ کیا کیا جائے؟

جواب:... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ سے سنت قبل الجمعہ کا پڑھنا ثابت ہے، اس کی تفصیل اعلاء السنن کی ساتویں جلد میں موجود ہے۔[2]

جمعہ کی نماز میں لمبی قراءت کرنا

سوال:... جمعہ کی نماز میں بہت سے افراد ایسے بھی آجاتے ہیں جو کہ بیمار ہوں یا معذور ہوں، اس کے علاوہ بھی بہت سی مجبوریاں ہوسکتی ہیں۔ جمعہ کے روز یہاں ایک اِمام صاحب نماز کی اِمامت کرتے ہیں، لیکن خدا معلوم کہ کس مضمون کے پروفیسر ہیں کہ وہ اتنا بھی نہیں جانتے کہ اِمامت کے کیا آداب ہیں؟ قراءت کے فن سے قطعی ناواقف ہونے کے باوجود لمبی قراءت فرماتے ہیں، اور جس انداز سے پڑھتے ہیں مجھے نہیں معلوم کہ میری نماز ہوتی ہے یا نہیں؟ کیونکہ ان کے غلط پڑھنے اور لمبی لمبی سورتیں غلط انداز سے زیر زبر کی غلطیوں کے ساتھ پڑھنے سے میرا ذہن بہت اُلجھتا ہے۔ جمعہ کی نماز میں باہر صحن میں گرمی اور وہ بھی شدید نوعیت کی، لوگ کھڑے ہیں، وہ لمبی سورتیں پڑھنے کی کوشش فرماتے ہیں، ایک دن تو میرے سامنے ایک بڑے صاحب چکرا کر گر گئے۔ کیا ایسے اِمام صاحب کے سمجھانے کا کوئی طریقہ ہے؟ حدیثِ نبوی کی روشنی میں فرمائیں کہ نمازِ جمعہ کے لئے کیا حکم ہے؟ اور غلط قرآن پڑھنے کا کیا عذاب ہے؟ اور اس کا کون کون ذمہ دار ہے؟

جواب:... غلط پڑھنے والے کی اِمامت جائز نہیں،[3] اور نماز میں بیماروں، کمزوروں کی رعایت کرنے کا حکم ہے۔

---

(۱) بخلاف سنة الظهر و كذا الجمعة انه يتركها ويقتدى ثم يأتي بها في وقته ...الخ۔ (شامی ج:۲ ص:۵۸)۔

(۲) عن أبي عبدالرحمٰن السلمي قال: كان عبدالله يأمرنا أن نصلي قبل الجمعة أربعًا وبعدها أربعًا۔ (اعلاء السنن ج:۷ ص:۷)۔ نیز تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: إعلاء السُّنن ج:۷ ص:۷ تا ۱۵، باب النوافل والسُّنن۔

(۳) إذا أمَّ أمّيّ اميا وقارئا فصلاة الجميع فاسدة عند أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ۔ (عالمگیری ج:۱ ص:۸۵)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح اِرشاد ہے کہ جو شخص اِمام ہو، وہ نماز ہلکی پڑھائے، کیونکہ ان میں کوئی بیمار ہوگا، کوئی کمزور ہوگا، کوئی حاجت مند ہوگا۔ (۱)

جمعہ کے بعد سنتوں میں وقفہ ہونا چاہئے

سوال:... جمعہ کی نماز کے بعد دُعا ختم ہوتے ہی فوراً اکثر لوگ مسجد میں سنتیں پڑھنا شروع کردیتے ہیں، اور جانے والوں کو ایک منٹ کا وقفہ بھی نہیں دیتے، اور اگر کوئی کتنا ہی بچ بچا کر باہر جانے کی کوشش کرے تو اس پر فقرے بازی کرتے ہیں۔

جواب:... جمعہ کی نماز کے بعد جانے والوں کو مہلت دینی چاہئے، کسی کو کوئی اہم ضرورت ہوتی ہے اور اس کے لئے رُکنا ممکن نہیں ہوتا، اور کسی مسلمان پر فقرے بازی کرنا تو بہت بُری بات ہے، جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ ''نیکی برباد گناہ لازم'' کا مصداق ہیں۔ (۲)

جمعۃ الوداع کے بارے میں

سوال:... جمعۃ الوداع کی فضیلت کی کیا وجوہات ہیں؟ حالانکہ رمضان المبارک کے تو ہر جمعہ کو اپنے اندر ایک خصوصیت و فضیلت حاصل ہے، براہِ کرم اس سلسلے میں تفصیلی جواب عنایت فرمائیں، تاکہ اس کی اہمیت کا اندازہ ہوسکے۔

جواب:... عوام میں رمضان المبارک کا آخری جمعہ بڑی اہمیت کے ساتھ مشہور ہے، اور اس کو ''جمعۃ الوداع'' کا نام دیا جاتا ہے، لیکن احادیثِ شریفہ میں ''آخری جمعہ'' کی کوئی الگ خصوصی فضیلت ذکر نہیں کی گئی، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ آخری جمعہ یا جمعۃ الوداع کا جو تصور ہمارے یہاں رائج ہے، حدیث شریف میں اس کا ذکر نہیں ملتا۔ یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ رمضان کے آخری جمعہ کا نام ''آخری جمعہ'' یا ''جمعۃ الوداع'' کب سے جاری ہوا؟ اور یہ نام کیوں رکھا گیا؟ شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ مشکوٰۃ شریف کی ایک حدیث میں آتا ہے کہ: ''رمضان المبارک کے ختم ہونے کے بعد سے (یعنی عید کے دن سے) اگلے رمضان المبارک کے لئے جنت کو آراستہ کرنا شروع کردیا جاتا ہے۔'' (۳)

---

(۱) عن أبی هريرة رضی الله عنه يقول: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: إذا صلّی أحدكم للناس فليتخفف فإن فی الناس الضعيف والسقيم وذا الحاجة۔ (مسلم ج: ۱ ص: ۱۸۸، باب أمر الأئمة بتخفيف الصلاة فی تمام)۔

(۲) عن عبدالله بن عمرو رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده ...إلخ۔ (مشكوٰة ص: ۱۲، كتاب الإيمان، الفصل الأوّل)۔

(۳) وعن ابن عمر رضی الله عنه ان النبی صلی الله عليه وسلم قال: إن الجنّة تزخرف رمضان من رأس الحول إلی حول قابل قال فإذا كان أوّل يوم من رمضان هبّت ريح تحت العرش من ورق الجنة ...إلخ۔ (مشكوٰة ص: ۱۷۴، الفصل الثالث) وفی المرقاة: ولا يبعد ان يجعل رأس الحول مما بعد رمضان ولعله اصطلاح أهل الجنان ويناسبه كونه يوم عيد وسرور ودقت زينة وحبور ثم رأيت ابن حجر قال لعل المراد هنا بالحول بأن تبتدئ الملائكة فی تزينها أوّل شوّال وتستمر إلی أوّل رمضان ففتح أبوابها ..... قال ابن خزيمة فی القلب من جرير بن أيوب يعنی أحد رواته شيء قال المنذری وجرير بن أيوب البجلی واه والله أعلم أقول وللحديث شاهد آخر من حديث ابن عباس أخرجه أبو الشيخ فی كتاب الثواب والبيهقی أيضًا قال المنذری وليس فی اسناده ممن أجمع علی ضعفه فاختلاف طرق الحديث يدل علی أنه له أصلًا۔ (مرقاة شرح المشكوٰة ج: ۲ ص: ۵۰۱)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

یہ روایت کمزور ہے، لیکن اس حدیث کے مطابق گویا جنت اور اہلِ جنت کا نیا سال عید الفطر کے دن سے شروع ہوتا ہے، اور رمضان المبارک پر ختم ہوتا ہے، اس لئے گویا جنت کی تقویم کے مطابق ماہِ رمضان المبارک سال کا آخری مہینہ ہے، اور اس کا آخری جمعہ سال کا آخری جمعہ ہے۔ (واللہ اعلم!) اور یہ بھی ممکن ہے کہ آخری جمعہ کے بعد رمضان المبارک کے ختم ہونے میں ہفتے سے کم دنوں کا وقفہ رہ جاتا ہے، اس لئے آخری جمعہ گویا ماہِ مبارک کے فراق و وداع کی علامت ہے، اور یہ کچھ خبر نہیں کہ آئندہ یہ سعید گھڑیاں کس کو نصیب ہوتی ہیں۔ بعض لوگوں کی عادت ہے کہ وہ آخری جمعہ کے خطبہ میں رمضان المبارک کے فراق و وداع کے مضامین بڑے رقت آمیز انداز میں بیان کرتے ہیں، لیکن حضراتِ فقہاء نے آخری جمعہ میں فراق و وداع کے مضامین بیان کرنے کو مکروہ لکھا ہے، مولانا زوّار حسین مجددی نقشبندیؒ اپنی کتاب ''زبدۃ الفقہ'' میں لکھتے ہیں:

> ''رمضان المبارک کے آخری جمعہ کے خطبہ میں وداع وفراق کے مضامین پڑھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واصحابِ کرام رضی اللہ عنہم وسلف صالحین سے ثابت نہیں ہے، اگرچہ فی نفسہٖ مباح ہے، لیکن اس کے پڑھنے کو ضروری سمجھنا اور نہ پڑھنے والے کو مطعون کرنا بُرا ہے،، اور بھی کئی بُرائیاں ہیں، ان خرابیوں کی وجہ سے ان کلمات کا ترک لازمی ہے، تاکہ ان خرابیوں کی اصلاح ہوجائے۔'' (زبدۃ الفقہ ج:۲ ص:۲۰۶)

جمعہ کے دن عید ہو تب بھی نمازِ جمعہ پڑھی جائے گی

سوال:... گزشتہ عید الفطر کے موقع پر ایک مولوی صاحب نے ایک مسئلہ بیان کیا کہ اجتماعِ عیدین کی صورت میں (یعنی اگر عید اور جمعہ ایک ہی دن واقع ہوں) جو لوگ صلوٰۃِ جمعہ نہ پڑھ سکیں ان پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ اس مسئلے کے بیان ہونے کے بعد عام لوگوں نے اس رعایت سے خوب فائدہ اُٹھایا۔ یعنی ڈٹ کر عید منائی اور جمعہ کی نماز کے لئے نہ آئے۔ تاہم جو لوگ نماز کے زیادہ پابند تھے وہ آئے، مگر وہ تھے ہی کتنے؟ نمازیوں کی تعداد بیس افراد تک محدود ہوکر رہ گئی، حالانکہ عموماً یہاں ایک جمِ غفیر ہوتا ہے، ان نمازیوں کے دِل و دماغ میں ایک اُلجھن پیدا ہوئی جس کے ازالے کی کوششیں کی گئیں، اور اب تک جس عالم سے پوچھا گیا اس نے اس مسئلے کی تردید کی، صرف یہی نہیں بلکہ بعض کتب کو بھی کھنگالا گیا اس میں زیادہ تر یہی رائے نظر آئی کہ نماز میں چھوٹ نہیں دی جاسکتی، اور امام ابوحنیفہؒ بھی واضح طور پر اس بیان کردہ مسئلے کے خلاف نظر آتے ہیں، یعنی وہ جمعہ اور عید کی نماز کی فرضیت/واجبیت کو برقرار رکھنے کے حق میں ہیں۔

جواب:... نمازِ عید واجب ہے،[1] اور جمعہ کی نماز فرضِ عین ہے،[2] ایک واجب، فرضِ عین کے قائم مقام کیسے ہوسکتا ہے؟ پھر عید کی نماز کا وقت زوال سے پہلے ہے،[3] اور جمعہ زوال کے بعد فرض ہوتا ہے، جو نماز زوال سے پہلے ادا کی گئی ہو وہ جمعہ کے قائم مقام

---

(۱) وتجب صلاة العيدين على أهل الأمصار كما تجب الجمعة. (بدائع الصنائع ج:۱ ص:۲۷۵، كتاب الصلاة).

(۲) إن الجمعة فريضة محكمة بالكتاب والسُّنّة والإجماع يكفر جاحدها. (فتح القدير ج:۱ ص:۴۰۷).

(۳) وقت صلاة العيدين حين تبيض الشمس إلى أن تزول. (بدائع الصنائع ص.۲۷۶، كتاب الصلاة).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کیسے ہوسکتی ہے؟[۱] اس لئے جمہور ائمہ کے نزدیک عید کی نماز سے جمعہ کی نماز ساقط نہیں ہوگی۔ اِمام ابوحنیفہؒ، اِمام مالکؒ، اِمام شافعیؒ اس کے قائل ہیں، جن روایات سے یہ شبہ ہوتا ہے کہ عید کی نماز سے جمعہ ساقط ہوجاتا ہے، وہ شہریوں کے بارے میں نہیں بلکہ دیہات والوں کے بارے میں ہیں،[۲] یعنی دیہات کے جو لوگ عید کی نماز کے لئے شہر آئے ہوئے ہوں، وہ اگر وقتِ جمعہ سے پہلے واپس جانا چاہیں تو جاسکتے ہیں (وہ بھی اپنے گھر جاکر ظہر کے وقت ظہر کی نماز پڑھیں)، چنانچہ بعض روایات میں تو اس کی صاف صراحت موجود ہے، اور بعض میں اگرچہ صراحت نہیں، مگر وہ اسی پر محمول ہیں، بہرحال ان اِمام مولوی صاحب کا فتویٰ بڑا غلط ہے، اور غیر ذمہ دارانہ ہے، لوگوں کے ترکِ جمعہ کا وبال اس کی گردن پر ہوگا۔

کیا عورت گھر پر جمعہ کی نماز پڑھ سکتی ہے؟

سوال:... اگر کوئی عورت اپنے گھر پر اکیلی رہتی ہو اور وہ جمعہ کی نماز بغیر اِمام، بغیر خطبہ، بغیر نمازی کے پڑھے تو کیا اس کی نماز ہوگئی؟

جواب:... جمعہ کی نماز کے لئے خطبہ اور جماعت شرط ہے،[۳] اور یہ دونوں چیزیں مردوں کے ساتھ مخصوص ہیں، اس لئے عورتیں مل کر بھی جمعہ کی نماز نہیں پڑھ سکتیں، اور تنہا عورت تو بدرجہ اَولیٰ نہیں پڑھ سکتی۔[۴] اس خاتون کو چاہئے کہ اپنے گھر پر ظہر کی نماز پڑھا کریں، ورنہ ظہر کی نماز چھوڑنے کا وبال ان کی گردن پر رہے گا۔ بعض عورتوں کو بزرگی کا ہیضہ ہوجاتا ہے، اور اپنی بزرگی بگھارنے کے لئے اس قسم کی خلافِ شریعت باتیں کر بیٹھتی ہیں۔

عورتوں کی جمعہ اور عید کی نماز

سوال:... کیا عورتوں کو نمازِ جمعہ اور نمازِ عید نہیں پڑھنا چاہئے؟ میں اس طرح جمعہ پڑھتی ہوں: پہلے چار رکعت فرض قضا جو سب سے پہلے مجھ سے ہوئی ہے، (قضا نمازیں میں ہر نماز سے پہلے اَدا کرتی ہوں)، پھر چار سنت، چار فرض، دو رکعت نماز جمعہ، دو نفل، کیا یہ ٹھیک ہے؟

---

(۱) قال: ولا تجزئ الجمعة إلا في وقت الظهر وذالک لأن فرض الجمعة لما كان مجملًا في الكتاب مفتقرًا إلى البيان، ثم لم يرد عن النبي صلى الله عليه وسلم فعلها إلا في وقت الظهر صار فعله لها على هذا الوجه على الوجوب. (شرح مختصر الطحاوي ج:۲ ص:۱۲۲، ۱۲۳، كتاب الصلاة، وقت الجمعة).

(۲) قال أكثر الفقهاء: تجب الجمعة لعموم الآية والأخبار الدالة على وجوبها، ولأنهما صلاتان واجبتان فلم يسقط أحدهما بالأخرى قال ابن عبدالبر سقوط الجمعة بالعيد مهجور وعن علي رضي الله عنه أن ذلک في أهل البادية ومن لا تجب عليه الجمعة. (معارف السنن ج:۴ ص:۳۳۲، أيضًا: إعلاء السنن ج:۸ ص:۷۴، باب اذا اجتمع العيد والجمعة لا تسقط الجمعة به).

(۳) ولوجوبها ..... شرائط ..... المصر والجماعة والخطبة ...إلخ. (فتح القدير ج:۱ ص:۴۰۸).

(۴) واحترز بالرجال عن النساء والصبيان فإن الجمعة لا تصح بهم وحدهم لعدم صلاحيتهم للإمامة فيها بحال، بحر عن المحيط. (ردالمحتار ج:۲ ص:۱۵۱، باب الجمعة، مطلب في قول الخطيب ...إلخ. أيضًا: بدائع الصنائع ج:۱ ص:۲۶۲).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:...عید اور جمعہ عورتوں کے ذمے نہیں،[۱] لیکن اگر وہ جمعہ وعید کی نماز میں شریک ہو جائیں تو ان کی عید اور جمعہ ادا ہو جائے گا۔[۲] جس طرح آپ جمعہ پڑھتی ہیں، یہ غلط ہے، جمعہ اور عید کی نماز تنہا نہیں ہوتی، آپ ظہر کی طرح جمعہ کے دن بھی نماز اَدا کریں۔[۳]

کیا عورتیں گھر میں جمعہ باجماعت ادا کریں یا ظہر کی نماز؟

سوال:...عورتیں اگر مسجد میں نمازِ باجماعت جمعہ ادا نہیں کر سکتیں تو پھر گھر پر آیا جمعہ کی نماز باجماعت ادا کریں گی یا ظہر کی نماز باجماعت پڑھنی ہے یا اکیلے؟

جواب:...تنہا عورتیں جمعہ کی نماز نہیں پڑھ سکتی ہیں، ان کو اپنی ظہر کی نماز الگ الگ پڑھنی چاہئے۔[۴]

کیا عورتیں نمازِ جمعہ میں شریک ہو سکتی ہیں؟

سوال:...عورتیں مسجد میں جمعہ کی نماز اِمام صاحب کے ساتھ باجماعت ادا کر سکتی ہیں یا نہیں؟

جواب:...عورتوں کا مساجد میں نماز باجماعت کے لئے جانا فسادِ زمانہ اور خوفِ فتنہ کی وجہ سے مکروہ ہے۔[۵]

چھوٹے بچوں کو مسجد میں لانا جو لوگوں کی نماز خراب کریں

سوال:...عام طور سے یہ دیکھا گیا ہے کہ جمعہ کے جمعہ نماز پڑھنے والے لوگ اپنے ساتھ ڈھائی تین سال تک کے بچوں اور بچیوں کو بھی مسجد لاتے ہیں، گویا کوئی میلہ یا تماشا دیکھنے آئے ہیں، چونکہ یہ بچے آدابِ مسجد اور نماز سے قطعی ناواقف ہوتے ہیں، لہٰذا دورانِ نماز اپنی بچکانہ حرکتوں کی وجہ سے دُوسروں کی نماز کی ادائیگی میں خلل انداز ہوتے ہیں، معلوم کرنا یہ ہے کہ ان چھوٹے بچوں کو مسجد میں لانا چاہئے یا نہیں؟ اور اگر ان کی وجہ سے کسی کی نماز میں کوتاہی یا خامی واقع ہوتی ہے تو اس کی جزا اور سزا کس پر لازم آتی ہے؟ یعنی معصوم بچے پر، اسے لانے والے پر، یا خود نمازی پر؟

جواب:...اتنے چھوٹے بچوں کو مسجد میں نہیں لانا چاہئے، اس کی ممانعت آتی ہے، اگر ایسے بچوں کی وجہ سے لوگوں کی نماز خراب ہوتی ہو تو لانے والوں پر اس کا وبال ہوگا۔[۶]

(۱، ۲) ولا تجب الجمعة على المسافر ولا امرأة ..... فإن حضروا فصلوا مع الناس أجزاهم عن فرض الوقت لأنهم تحملوه فصاروا كالمسافر إذا صام. (هداية ج: ۱ ص: ۱۶۹، باب صلاة الجمعة، أيضًا: حلبي كبير ص: ۴۷۲، فصل في صلاة الجمعة).

(۳) واحترز بالرجال عن النساء والصبيان فإن الجمعة لا تصح بهم وحدهم لعدم صلاحيتهم للإمامة فيها بحال، بحر عن المحيط. (ردالمحتار ج: ۲ ص: ۱۵۱، باب الجمعة، مطلب في قول الخطيب، أيضًا: بدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۲۶۲).

(۴) أيضًا.

(۵) ويكره حضورهن الجماعة ولو لجمعة وعيد ووعظ مطلقًا ولو عجوزًا ليلًا على المذهب المفتى به ..إلخ. (رد المحتار مع الدر المختار ج: ۱ ص: ۵۶۶، باب الإمامة).

(۶) روى عبدالرزاق ..... عن معاذ بن جبل رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال. جنبوا مساجدكم صبيانكم ومجانينكم وشرائكم ..إلخ. (حلبي كبير، فصل في أحكام المساجد، ص: ۶۱۱، طبع سهيل اكيڈمی).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کیا جمعہ کے دن زوال نہیں ہوتا؟

سوال:... یکم اگست بروزِ جمعہ کے اخبار میں آپ کے مسائل میں ایک سوال تھا کیا جمعہ کے دن زوال کے وقت میں سجدہ یا قضا نماز ناجائز ہے؟ آپ کا جواب تھا: جی ہاں ناجائز ہے۔ آپ سے مؤدّبانہ عرض ہے کہ میں نے ایک کتاب میں پڑھا تھا کہ جمعہ کے دن زوال نہیں ہوتا، وجہ یہ لکھی تھی کہ ہر روز دوزخ کی آگ جب تیز کی جاتی ہے تو اسے وقتِ زوال کہتے ہیں، اور جمعہ کے دن دوزخ کی آگ بھڑکائی نہیں جاتی، اس لئے جمعہ کو زوال نہیں ہوتا۔ اس بات کی تصحیح کردیں کہ جو کچھ میں نے پڑھا ہے وہ دُرست ہے یا نہیں؟ اور کیا یہ بات دُرست ہے کہ زوال کا وقت ہر روز یکساں نہیں ہوتا؟ کیا زوال کے وقت صرف نفلی نماز ناجائز ہے؟ یا تلاوتِ قرآن، سجدۂ قرآن یا نمازِ جنازہ بھی ناجائز ہے؟

جواب:... یہ بات غلط ہے کہ جمعہ کے دن زوال نہیں ہوتا۔ اِمام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک جس طرح دُوسرے دنوں میں نصف النہار کے وقت نماز جائز نہیں، سجدۂ تلاوت جائز نہیں، اسی طرح جمعہ کے دن بھی جائز نہیں۔ (۱)

لاؤڈ اسپیکر پر خطبہ ونماز کا شرعی حکم

سوال:... ہمارے ہاں بعض مساجد میں خطبۂ جمعہ اور نماز میں لاؤڈ اسپیکر کے اِستعمال نہ کرنے کی سختی سے پابندی کی جاتی ہے، بالخصوص رائے ونڈ کے مرکز تبلیغ میں جہاں ہر نماز میں ہزاروں آدمی ہوتے ہیں، اور نمازِ جمعہ میں تو میرے اندازے کے مطابق چار پانچ ہزار اَفراد شامل ہوتے ہیں، اور اگلی دو تین صفوں کے بعد پچھلوں کو نہ خطبہ سنائی دیتا ہے، نہ اِمام صاحب کی تکبیرات اور قراءت، کیا لاؤڈ اسپیکر پر خطبہ ونماز جائز نہیں؟ اگر واقعی ایسا ہے تو ملک بھر کے علمائے کرام اس کا اِستعمال کر رہے ہیں جو چیز ناجائز ہے، اس کے عدمِ جواز پر سب متفقہ فیصلہ اور عمل کیوں نہیں کرتے؟ اور اس کے ناجائز ہونے کی وجہ کیا ہے؟ نیز یہ کہ اگر یہ ناجائز ہے تو کیا علماء کا فرض نہیں بنتا کہ حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً کے علماء کو بھی اس کے عدمِ جواز کا قائل کریں جو کہ لاؤڈ اسپیکر سے بھی آگے گزر گئے ہیں اور اُن کی نماز ہم براہِ راست حرم شریف سے بذریعہ ریڈیو سنتے ہیں۔

جواب:... لاؤڈ اسپیکر پر خطبہ اور نماز جائز ہے، اس میں کوئی شبہ نہیں، لیکن بعض اکابر کو اس میں شبہ رہا، اس لئے وہ اس سے اِحتیاط کرتے ہیں۔ (۲) رائے ونڈ کے حضرات کا بھی غالباً یہی موقف ہوگا کہ جس چیز میں بعض حضرات کو شبہ ہے اس کو کیوں اِستعمال کیا جائے، اس قسم کے اِختلافات کو اُٹھانا مشکل ہوتا ہے، اس لئے رفعِ اِختلافات کے ذکر میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔

شہر سے دُور جانے والے پر جمعہ کی نماز ہے

سوال:... کوئی مسلمان نمازی جمعۃ المبارک کی نماز کی پروانہ کرتے ہوئے کہیں چلا جائے جہاں نمازِ جمعہ نہ ہوتی ہو، یعنی شکار

---

(۱) ثلاث ساعات لا تجوز فيها المكتوبة ولا صلاة الجنازة ولا سجدة التلاوة ... وعند الإنتصاف إلى أن تزول ... إلخ. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۲، کتاب الصلاة، الباب الأوّل فی المواقیت وما یتصل بها).

(۲) تفصیل کے لئے دیکھئے: آلاتِ جدیدہ ص: ۳۴، از حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کھیلنے، اور اسے معلوم بھی ہو کہ آج یومِ جمعہ ہے اور نمازِ جمعہ پڑھنا ہے، پھر بھی وہ جمعہ کی نماز کے لئے نہ ٹھہرے یعنی قصداً قضا کرے۔

جواب:... جمعہ چھوڑ کر جانا تو بُری بات ہے، لیکن اگر کوئی شخص صبح کو شہر سے دُور باہر چلا گیا تو اس پر جمعہ فرض نہیں۔ (۱)

جمعہ کے دن فجر کی نماز میں مخصوص سورتیں پڑھنا

سوال:... ہمارے امام صاحب ہر جمعہ کی فجر کی نماز باجماعت میں سجدۂ تلاوت پڑھتے ہیں، پہلی رکعت میں سجدہ کرتے ہیں اور ہر دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر لیتے ہیں، یہ کہاں تک جائز ہے؟

جواب:... جمعہ کے دن پہلی رکعت میں سورۂ الم تنزیل اور دُوسری رکعت میں سورۂ دہر پڑھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول مبارک تھا، اس لئے یہ سنت ہے، تاہم کبھی کبھی دُوسری سورتیں بھی پڑھ لی جائیں۔ (۲)

جمعہ کی نماز میں اگر اِمام کا وضو ٹوٹ جائے تو کیا کرے؟

سوال:... اگر جمعہ کی نماز میں اِمام کا وضو ٹوٹ جائے تو وہ کیا کرے؟ واضح رہے کہ کچھ سر پھرے جاہل نمازیوں سے اِمام کو پٹائی کا بھی خوف ہے؟

جواب:... کسی کو خلیفہ بنا کر خود وضو کر کے جماعت میں شامل ہو جائے۔ (۳)

”ارحم اُمّتی بأُمّتی أبوبکر“ الخ والی حدیث ترمذی میں ہے

سوال:... اکثر خطیب حضرات خطبۂ جمعہ میں ایک حدیث شریف پڑھتے ہیں: ”قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: أرحم أُمّتی بأُمّتی أبوبکر وأشدهم فی أمر اللہ عمر وأصدقهم حیاءً عثمان وأقضاهم علیّ“ دریافت طلب امر یہ ہے کہ اسی حدیث میں اسی سند کے ساتھ ”وأقضاهم علیّ“ کے الفاظ آئے ہیں؟ اور کیا اس حدیث کو اسی طرح خطبۂ جمعہ میں پڑھ سکتے ہیں؟

جواب:... یہ حدیث ترمذی میں ہے اور اِمام ترمذی رحمہ اللہ نے اس کو ”حسن صحیح“ کہا ہے۔ (۴)

---

(۱) لا تجب الجمعة على المجانين ..... والمسافرين والمرضى ...الخ. (بدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۲۵۸. طبع سعيد).

(۲) عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يقرأ في الفجر يوم الجمعة بألم تنزيل وهل أتى. (مسلم ج: ۱ ص: ۲۸۸، كتاب الجمعة).

(۳) سبق الإمام حدث سماوي غير مانع للبناء ..... ولو بعد التشهد ..... استخلف ..... ما لم يجاوز الصفوف لو في الصحراء ..... وما لم يخرج من المسجد ...الخ. (شامي ج: ۱ ص: ۶۰۱، باب الإستخلاف).

(۴) عن أنس رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: أرحم أمتي بأمتي أبوبكر، وأشدهم في أمر الله عمر، وأصدقهم حياءً عثمان ..... رواه أحمد والترمذي، وقال: هذا حديث حسن صحيح. وروى عن معمر عن قتادة مرسلاً وفيه: وأقضاهم عليّ. (مشكوة ص: ۵۶۶، باب مناقب العشرة رضي الله عنهم، الفصل الثاني).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

پیٹ میں درد یا پیشاب کا تقاضا ہو تو کیا کرے؟

سوال:... دورانِ خطبہ جمعہ کسی شخص کو پیٹ میں ہوا یا پیشاب کی شدّت محسوس ہو، اَب اگر وہ شخص قضائے حاجت سے فارغ ہو کر وضو کرنے تک وقت لگائے تو نمازِ جمعہ ادا ہو جاتی ہے، بعد میں اس کو نمازِ ظہر پڑھنا پڑے گی، پوچھنا یہ مقصود ہے کہ اگر وہ شخص پیٹ کی ہوا، شدّتِ پیشاب پر کنٹرول کر کے نمازِ جمعہ جماعت کے ساتھ ادا کر لے یا فراغت کے بعد سکون سے نمازِ ظہر پڑھنا بہتر ہے؟ نیز پیشاب کی شدّت کے وقت نماز پڑھنا مکروہِ تنزیہی ہے یا مکروہِ تحریمی؟

جواب:... اگر پیشاب یا پاخانے کا شدید تقاضا ہو تو پہلے اس سے فارغ ہو لینا ضروری ہے، بعد میں اگر جمعہ نہ ملے تو ظہر پڑھ لے، ایسے شدید تقاضے کی حالت میں نماز مکروہِ تحریمی ہے۔[1]

جمعہ اور نماز کے بعد اِجتماعی دُعا نہ کروانا کیسا ہے؟

سوال:... ہمارے محلے کی مسجد میں نماز کے بعد اِمام صاحب اِجتماعی دُعا نہیں کراتے، نہ ہی جمعہ کی نماز کے بعد ایسا کرتے ہیں، اس حوالے سے بتائیں کہ شریعت کا کیا حکم ہے؟

جواب:... جن مشائخ کو ہم نے دیکھا ہے، وہ فرض کے بعد مختصر سی دُعا کرتے تھے، اور حضرت مفتی محمد کفایت اللہ رحمہ اللہ نے اس پر ''النفائس المرغوبہ'' کے نام سے رسالہ بھی لکھا ہے، جو الگ بھی چھپا تھا، اور ان کی کتاب ''کفایت المفتی'' میں بھی شامل ہے، اس کتاب کی تیسری جلد کے صفحہ: ۲۷۸ کو ملاحظہ فرما لیا جائے۔

---

(۱) وصلاته مع مدافعة الأخبثين أی البول والغائط قال فی الخزائن سواء كان بعد شروعه أو قبله فإن شغله قطعها إن لم يخف فوت الوقت وأتمها أثم ..... وما ذكره من الإثم صرح به فی شرح المنية، وقال لأدائها مع الكراهة التحريمية۔ (ردالمحتار علی الدر المختار ج: ۱ ص: ۶۴۱، مطلب فی الخشوع، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، طبع سعيد كراچی)۔
أيضًا: وتكره ..... (ومدافعًا لأحد الأخبثين) البول والغائط (أو الريح) ولو حدث فيها، لقوله عليه السلام: لَا يحل لأحد يؤمن بالله واليوم الآخر أن يصلی وهو حاقن حتّى يتخفف۔ (مراقی الفلاح علی هامش الطحطاوی ص: ۱۹۷، باب ما يفسد الصلاة، فصل فی المكروهات)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

عیدین کی نماز

نمازِ عیدین کی نیت

سوال:... نمازِ عیدین کی نیت کس طرح کی جاتی ہے؟

جواب:... نمازِ عید کی نیت اس طرح کی جاتی ہے کہ میں دو رکعت نماز عید الفطر یا عید الاضحیٰ واجب مع تکبیرات زائد کی نیت کرتا ہوں۔ (۱)

بلا عذر نمازِ عید مسجد میں پڑھنا مکروہ ہے

سوال:... نمازِ عید کا مسجد میں پڑھنا کیسا ہے؟

جواب:... بغیر عذر کے عید کی نماز مسجد میں پڑھنا مکروہ ہے۔ (۲)

نمازِ عید مسجد میں پڑھنا کیوں مکروہ ہے؟

سوال:... آپ کی کتاب ''آپ کے مسائل اور اُن کا حل'' جلد دوم میں شائع شدہ مسئلے کے مطابق کسی نے آپ سے سوال پوچھا ہے کہ نمازِ عید کا مسجد میں پڑھنا کیسا ہے؟ آپ نے اس کا جواب دیا ہے کہ بغیر عذر کے عید کی نماز مسجد میں پڑھنا مکروہ ہے۔ میں یہ تفصیل جاننا چاہتی ہوں کہ کس وجہ سے عید کی نماز مسجد میں پڑھنا مکروہ ہے؟

جواب:... مسجدیں نمازِ پنج گانہ کے لئے تعمیر کی گئی ہیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نمازِ عید اور نمازِ جنازہ کے لئے الگ جگہیں تھیں، بغیر ضرورت کے یہ نمازیں مسجد میں نہیں پڑھی جاتی تھیں، اور ضرورت یہ ہے کہ مثلاً: بارش ہو رہی ہو اور کوئی جگہ ایسی نہ ہو جس میں آدمی نمازِ عید پڑھ سکے، یا کوئی اور ایسا عذر ہو، اس عذر کی بنا پر عید کی نماز مسجد میں پڑھنا صحیح ہے۔ حرمین شریفین میں اتنا مجمع ہوتا ہے کہ اس مجمع کو کسی اور جگہ منتقل کرنا قریب قریب ناممکن ہے، اس لئے وہاں دونوں جگہ عید اور جنازے کی نماز مسجد میں

---

(۱) وكيفية صلاتها أي العيدين أن ينوي عند أداء كل منهما صلاة العيد بقلبه ويقول بلسانه أصلي صلاة العيد لله تعالىٰ ...إلخ. (مراقي الفلاح علىٰ هامش الطحطاوي ص: ۲۹۰، باب العيدين، طبع مير محمد كتب خانه).

(۲) الخروج إلى الجبانة في صلاة العيد سنة وإن كان يسعهم المسجد الجامع علىٰ هذا عامة المشائخ وهو الصحيح. (عالمگيري ج: ۱ ص: ۱۵۰، الباب السابع عشر في صلاة العيدين).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

پڑھی جاتی ہے، اور یہ کافی عذر ہے۔ (۱)

نمازِ عید، عیدگاہ میں پڑھنا افضل ہے یا مسجد میں؟

سوال:... کیا عید کی نماز عیدگاہ میں پڑھنا افضل ہے یا مسجد میں؟ دُوسری بات یہ کہ اگر کسی شخص کے گھر کے قریب مسجد میں نمازِ عید ۶:۲۰ بجے ہے، اور عیدگاہ جو کہ زیادہ فاصلے پر ہے، وہاں بھی نماز اسی وقت ہے، تو اس شخص کے لئے کس جگہ نماز پڑھنا افضل ہے؟

جواب:... نمازِ عید، عیدگاہ میں پڑھی جاتی ہے، بغیر کسی خاص مجبوری کے مسجد میں نمازِ عید پڑھنا مکروہ ہے، آپ عیدگاہ میں جایا کریں چاہے کتنا ہی سفر ہو۔ (۲)

عورتوں کا عیدین کی نماز گھر پر اَدا کرنا

سوال:... عورتیں عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز باجماعت یا اکیلی گھر پر نماز پڑھ سکتی ہیں یا نہیں؟

جواب:... عید کی نماز بھی عورتوں کے ذمے نہیں، اور ان کا باجماعت یا اِنفرادی طور پر عید پڑھنا بھی صحیح نہیں۔ (۳)

عورتوں کا عید کے لئے عیدگاہ جانا

سوال:... کیا عورتیں عیدگاہ میں عید کے لئے جاسکتی ہیں؟

جواب:... عورتوں کا جانا مکروہ ہے۔ (۴)

قبولیت کا دن کس ملک کی عید کا ہوگا؟

سوال:... مسئلہ یہ ہے کہ چونکہ کرۂ ارض پر عید مختلف دنوں میں ہوتی ہے، جیسا کہ اس سال سعودیہ میں عید تین دن پہلے ہوئی، اس لئے آپ مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ قبولیت کا دن کس ملک کی عید پر ہوگا؟

جواب:... جس ملک میں جس دن عید ہوگی، اس دن وہاں اس کی برکات بھی حاصل ہوں گی، جس طرح جہاں فجر کا وقت ہوگا وہاں اس وقت کی برکات بھی ہوں گی، اور نمازِ فجر بھی فرض ہوگی۔

---

(۱) وفیه الخروج إلی المصلی فی العید، وان صلاتها فی المسجد لا تکون إلا عن ضرورة۔ (فتح الباری ج: ۲ ص: ۵۷۲، کتاب العیدین، باب الخروج إلی المصلی، طبع قدیمی کتب خانه)۔

(۲) الخروج إلی الجبانة فی صلاة العید سنة وان کان یسعهم المسجد الجامع علی هذا عامة المشائخ وهو الصحیح۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۵۰، الباب السابع عشر فی صلاة العیدین)۔

(۳) اعلم ان صلوٰة العید واجبة علی من تجب علیه الجمعة هذا هو الصحیح من المذهب ...إلخ۔ (حلبی کبیر ص: ۵۶۵)۔

(۴) ویکره حضورهن الجماعة ولو لجمعة وعید ووعظ مطلقا ولو عجوزا لیلا علی المذهب المفتی به ...إلخ۔ (الدر المختار باب الإمامة ج: ۱ ص: ۵۶۶)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

رمضان میں ایک ملک سے دُوسرے ملک جانے والا عید کب کرے؟

سوال:... بکر سعودیہ سے واپس پاکستان آیا، وہاں روزہ دو دن پہلے رکھا گیا تھا، اب جبکہ پاکستان میں اٹھائیس روزے ہوں گے اس کے تیس روزے ہو جائیں گے، اب وہ سعودیہ کے مطابق عید کرے گا یا کہ پاکستان کے مطابق؟ یہ بھی واضح کریں کہ بکر نے سعودیہ کے مطابق روزہ رکھا جس دن وہاں عید ہوگی اس دن وہ روزہ رکھ سکتا ہے یا کہ نہیں؟ دو روزے جو زیادہ ہو جائیں گے وہ کس حساب میں شمار ہوں گے؟

جواب:... عید تو وہ جس ملک (مثلاً پاکستان) میں موجود ہے، اسی کے مطابق کرے گا، مگر چونکہ اس کے روزے پورے ہو چکے ہیں، اس لئے یہاں آکر جو زائد روزے رکھے گا وہ نفلی شمار ہوں گے۔ (۱)

پاکستان سے سعودیہ جانے والا آدمی سعودیہ میں کس دن عید کرے گا؟

سوال:... ایک آدمی پاکستان سے سعودی عرب گیا، اس کے دو روزے کم ہو گئے، اب وہ سعودیہ کے چاند کے مطابق عید کرے گا اور جو روزے کم ہوئے ان کو بعد میں رکھے گا یا اپنے روزے پورے کر کے سعودی عرب کی عید کے دو دن بعد پاکستان کے مطابق اپنی عید کرے گا؟

جواب:... عید سعودیہ کے مطابق کرے اور جو روزے رہ گئے ہیں ان کی قضا کرے۔ (۲)

اگر نمازِ عید میں مقتدی کی تکبیرات نکل جائیں تو نماز کس طرح پوری کرے؟

سوال:... عید کی نماز میں اگر مقتدی کی آمد دیر میں ہوتی ہے تو ایسی صورت میں کہ زائد تکبیرات نکل جائیں تو مقتدی زائد تکبیریں کس طرح ادا کرے گا؟ اور اگر پوری رکعت نکل جائے تو کس طرح ادا کرے گا؟

جواب:... اگر امام تکبیرات سے فارغ ہو چکا ہو، خواہ قراءت شروع کی ہو یا نہ کی ہو، بعد میں آنے والا مقتدی تکبیرِ تحریمہ کے بعد زائد تکبیریں بھی کہہ لے اور اگر امام رُکوع میں جا چکا ہے اور یہ گمان ہو کہ تکبیرات کہہ کر امام کے ساتھ رُکوع میں شامل ہو جائے گا تو تکبیرِ تحریمہ کے بعد کھڑے کھڑے تین تکبیریں کہہ کر رُکوع میں جائے، اور اگر یہ خیال ہو کہ اتنے عرصے میں امام رُکوع سے اُٹھ جائے گا تو تکبیرِ تحریمہ کہہ کر رُکوع میں چلا جائے، اور رُکوع میں رُکوع کی تسبیحات کے بجائے تکبیرات کہہ لے، ہاتھ اُٹھائے بغیر، اور اگر اس کی تکبیریں پوری نہیں ہوئی تھیں کہ امام رُکوع سے اُٹھ گیا تو تکبیریں چھوڑ دے امام کی پیروی کرے، اور اگر رکعت نکل گئی تو جب

---

(۱) لو صام رائی هلال رمضان وأكمل العدة لم يفطر إلّا مع الإمام لقوله عليه الصلاة والسلام صومكم يوم تصومون وفطركم يوم تفطرون۔ رواه الترمذی قال فی البدائع المحققون قالوا لا رواية فی وجوب الصوم عليه وانما الرواية أنه يصوم وهو محمول على الندب إحتياطًا۔ (شامی ج:۲ ص:۳۸۴، كتاب الصوم، مبحث فی صوم يوم الشك)۔

(۲) ایضًا۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

اِمام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی رکعت پوری کرے گا تو پہلے قراءت کرے، پھر تکبیریں کہے، اس کے بعد رُکوع کی تکبیر کہہ کر رُکوع میں جائے۔ (۱)

عید کی نماز میں اگر اِمام سے غلطی ہوجائے تو کیا کرے؟

سوال:... اگر عیدالفطر یا عیدالاضحیٰ کی نماز پڑھاتے ہوئے اِمام سے کوئی غلطی ہوجائے تو نماز دوبارہ لوٹائی جائے گی یا سجدۂ سہو کیا جائے گا؟

جواب:... اگر غلطی ایسی ہو کہ جس سے نماز فاسد نہیں ہوتی تو نماز لوٹانے کی ضرورت نہیں، اور فقہاء نے لکھا ہے کہ عیدین میں اگر مجمع زیادہ ہو تو سجدۂ سہو نہ کیا جائے کہ اس سے نماز میں گڑبڑ ہوگی۔ (۲)

اگر عیدین میں تکبیریں بھول جائیں تو؟

سوال:... عیدین کی نماز میں اگر اِمام نے چھ تکبیریں بھول کر اس سے زیادہ یا کم تکبیریں کہیں اور اس کا بعد میں احساس ہوا تو کیا نماز توڑ دینی چاہئے یا جاری رکھنی چاہئے؟

جواب:... نماز کے آخر میں سجدۂ سہو کرلیا جائے، بشرطیکہ پیچھے مقتدیوں کو معلوم ہوسکے کہ سجدۂ سہو ہو رہا ہے، (۳) اور اگر مجمع زیادہ ہونے کی وجہ سے گڑبڑ کا اندیشہ ہو تو سجدۂ سہو بھی چھوڑ دیا جائے۔ (۴)

نمازِ عید کی تکبیرات میں کوئی تکبیر بھول جائے تو نماز کا حکم

سوال:... اگر عید کے روز کی نماز میں چھ زائد تکبیروں میں سے ایک تکبیر بھول جائے اور پہلی رکعت میں بجائے تین تکبیروں کے دو تکبیریں کہہ دے تو کیا یہ نمازِ عید ہوجائے گی؟ تفصیل سے تحریر فرمائیں۔

جواب:... نمازِ عید کی چھ تکبیریں واجب ہیں، اگر وہ بھول جائیں تو سجدۂ سہو واجب ہوجاتا ہے۔ (۵) فقہاء فرماتے ہیں کہ جمعہ اور عید میں جب مجمع زیادہ ہو اور سجدۂ سہو کرنے سے اِنتشار پیدا ہونے کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں سجدۂ سہو نہ کیا جائے۔ (۶)

---

(۱) ولو أدرک المؤتم الإمام في القيام بعد ما كبّر كبّر في الحال برأى نفسه لأنه مسبوق ولو سبق بركعة يقرأ ثم يكبّر لئلا يتوالى التكبير فلو لم يكبّر حتى ركع الإمام قبل أن يكبروا المؤتم لا يكبّر في القيام ولكن يركع ويكبّر في الركوع على الصحيح۔ (الدرالمختار مع الرد ج:۲ ص:۱۷۴، باب العيدين)۔

(۲) ان مشائخنا قالوا لا سجد للسهو في العيدين والجمعة لئلا يقع الناس في فتنة۔ (عالمگيری ج:۱ ص:۱۲۸)۔

(۳) ومنها تكبيرات العيدين قال في البدائع إذا تركها ..... فإنه يجب عليه السجود ...إلخ۔ (ايضاً ج:۱ ص:۱۲۸)۔

(۴) والمختار عند المتأخرين أن لا يسجد للسهو في الجمعة والعيدين لتوهم الزيادة من الجهال كذا في السراج وغيره بحر وليس المراد عدم جوازه بل الأولى تركه كيلا يقع الناس في فتنة أبو سعود عن العزمية ومثله في الإيضاح لابن كمال۔ (ردالمحتار ج:۲ ص:۱۷۵، باب الجمعة، مطلب في شروط وجوب الجمعة)۔

(۵) ایضاً حاشیہ نمبر ۳ ملاحظہ ہو۔

(۶) ایضاً حاشیہ نمبر ۲ اور ۴ ملاحظہ ہو۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

عید کی نماز ایک اِمام پڑھائے اور خطبہ دُوسرا دے تو کیا حکم ہے؟

سوال:... ایک اِمام عید کی نماز پڑھاتا ہے، خطبہ دُوسرا پڑھتا ہے، یہ کیسا ہے؟

جواب:... جائز ہے۔ (۱)

خطبہ کے بغیر عید کا کیا حکم ہے؟

سوال:... اگر کوئی اِمام عید کی نماز کے بعد خطبہ پڑھنا بھول جائے یا نہ پڑھے تو کیا عید کی نماز ہو جائے گی؟ اگر ہو جائے گی تو خطبہ چھوڑنے کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب:... عید کا خطبہ سنت ہے، اس لئے عید خلافِ سنت ہوئی۔ (۲)

نمازِ عید پر خطبہ، دُعا اور معانقہ

سوال:... کیا عید پر گلے ملنا سنت ہے؟

جواب:... یہ سنت نہیں، محض لوگوں کی بنائی ہوئی ایک رسم ہے، اس کو دین کی بات سمجھنا، اور نہ کرنے والے کو لائقِ ملامت سمجھنا بدعت ہے۔ (۳)

سوال:... خطبہ عید سے پہلے پڑھا جاتا ہے یا نماز کے بعد؟ دُعا نماز کے بعد یا خطبہ کے بعد کرنی چاہئے؟

جواب:... عید کا خطبہ نماز کے بعد ہوتا ہے، (۴) دُعا بعض حضرات نماز کے بعد کرتے ہیں اور بعض خطبہ کے بعد، دونوں کی گنجائش ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرامؓ اور فقہائے اُمت سے اس سلسلے میں کچھ منقول نہیں۔

عیدین کی جماعت سے رہ جانے والا شخص کیا کرے؟

سوال:... اگر کوئی عید الفطر یا عید الاضحیٰ کی نماز باجماعت نہ پڑھ سکے تو کیا وہ شخص گھر میں یہ نماز ادا کرسکتا ہے؟ یا اس نماز کے بدلے میں کسی شخص کو کھانا وغیرہ کھلا دیا جائے تو کیا نماز پوری ہو جائے گی یا نہیں؟

---

(۱) وفی القنیة واتحاد الخطیب والإمام لیس بشرط علی المختار نهر وفی الذخیرة لو خطب صبی عاقل وصلی بالغ جاز لکن الأولی الإتحاد کما فی شرح الآثار۔ (مراقی الفلاح مع حاشیة طحطاوی ص:۲۷۶، طبع میر محمد کتب خانه).

(۲) فإنها (أی الخطبة) سنة بعد الصلاة وتجوز الصلاة بدونها وإن خطب قبل الصلاة جاز ویکره۔ (عالمگیری ج:۱ ص:۱۵۰، الباب السابع عشر فی صلاة العیدین)۔ وفی المراقی (ص:۲۸۸) فتصح صلاة العیدین بدونها أی الخطبة لکن مع الإشارة لترک السُّنّة۔

(۳) انه تکره المصافحة بعد أداء الصلاة بکل حال ۔ إلخ۔ (شامی ج:۶ ص:۳۸۱)۔ أیضًا: بأنها (البدعة) ما أحدث علی خلاف الحق الملتقی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم من علم أو عمل أو حال بنوع شبهة واستحسان وجعل دینًا قویمًا وصراطًا مستقیمًا۔ (ردالمحتار ج:۱ ص:۵۶۰ کتاب الصلاة).

(۴) اعلم ان الخطبة سُنّة وتأخیرها إلی ما بعد الصلاة سُنّة أیضًا۔ (حاشیة الطحطاوی علی المراقی ص:۲۸۸، باب العیدین).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:...عید کی نماز کی قضا نہیں،[۱] نہ اس کا کوئی کفارہ ادا کیا جاسکتا ہے، صرف اِستغفار کیا جائے۔

بقرعید کے دنوں میں تکبیراتِ تشریق کا حکم

سوال:...تکبیراتِ تشریق کب پڑھی جائیں؟

جواب:...ذی الحجہ کی نویں تاریخ کی صبح سے تیرہویں تاریخ کی عصر تک ہر نماز فرض کے بعد ہر بالغ مرد اور عورت پر تکبیراتِ تشریق واجب ہیں، تکبیرِ تشریق یہ ہے کہ ہلکی بلند آواز سے یہ کلمات پڑھے: ”اللہ اکبر، اللہ اکبر، لَا اِلٰہ اِلَّا اللہ واللہ اکبر، اللہ اکبر وللہ الحمد“۔[۲]

تکبیرِ تشریق کن دنوں میں پڑھی جاتی ہے؟

سوال:...تکبیرِ تشریق جو کہ عیدالاضحیٰ کے دنوں میں پڑھی جاتی ہے، ۹ر تاریخ سے لے کر ۱۳ر کی عصر نماز تک، یعنی مثلاً: ۹ر تاریخ کو ہفتہ ہے تو ہفتے کی فجر نماز سے لے کر بدھ کی عصر نماز تک، یعنی عصر نماز کو بھی تکبیرِ تشریق پڑھنی چاہئے؟

جواب:...جی ہاں! نویں تاریخ کی فجر سے لے کر تیرہویں تاریخ کی عصر تک تکبیراتِ تشریق پڑھی جاتی ہیں۔[۳]

کیا جمعہ کی عید مسلمانوں پر بھاری ہوتی ہے؟

سوال:...گزشتہ چند روز سے یہ مسئلہ زیرِ بحث تھا کہ جمعہ کی عید حاکم پر یا عوام پر بھاری گزرتی ہے۔

جواب:...قرآن وحدیث یا اکابر کے ارشادات سے اس خیال کی کوئی سند نہیں ملتی، اس لئے یہ خیال محض غلط اور توہم پرستی ہے، جمعہ بجائے خود عید ہے، اور اگر جمعہ کے دن عید بھی ہو تو گویا ”عید میں عید“ ہوگئی، خدا نہ کرے کہ کبھی عید بھی مسلمانوں کے لئے بھاری ہونے لگے۔

عید میں غیر مسلم سے عید ملنا کیسا ہے؟

سوال:...عید میں اگر ایک خاص غیر مسلم فرقے کے افراد عید ملنے کے لئے ہماری طرف بڑھیں تو کیا ان سے عید مل سکتے ہیں؟

---

(۱) ولا يصليها وحده إن فاتت مع الإمام ولو بالإفساد إتفاقًا في الأصح. (شامي ج: ۲ ص: ۱۷۵).

(۲) وفي الدر: ويجب تكبير التشريق في الأصح ..... صفته: الله أكبر الله أكبر لا إله إلا الله والله أكبر الله أكبر ولله الحمد ..... عقب كل فرض ..... من فجر عرفة وآخره إلى عصر العيد ..... وقالا بوجوبه فور كل فرض مطلقًا ولو منفردًا أو مسافرًا أو امرأة لأنه تبع للمكتوبة ..... وعليه الإعتماد ...إلخ. وفي الشرح. لأنه تبع للمكتوبة فيجب على كل من تجب عليه الصلاة المكتوبة. بحر. (الدر المختار مع رد المحتار ج: ۲ ص: ۱۸۰، باب العيدين، أيضًا عالمگيري ج: ۱ ص: ۱۵۲، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۱۷۹).

(۳) وأما وقته فأوّله عقيب صلاة الفجر من يوم عرفة وآخره في قول أبي يوسف ومحمد رحمهما الله تعالىٰ عقيب صلاة العصر من آخر أيام التشريق، هكذا في التبيين، والفتوىٰ والعمل في عامة الأمصار وكافة الأعصار على قولهما. (عالمگيري ج: ۱ ص: ۱۵۲، الباب التاسع عشر في صلاة العيدين).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... عید ملنا علامت ہے دوستی کی، اور دوستی اللہ کے دُشمنوں سے حرام ہے، کیونکہ دُشمن کا دوست بھی دُشمن ہوتا ہے۔[1]

عیدی کی رسم

سوال:... عید کے دن عیدی کی رسم جائز ہے یا نہیں؟ اور کیا دینے والے کو گناہ تو نہیں ہوگا؟

جواب:... عید کے روز اگر عیدی کو اسلامی عبادت یا سنت نہیں سمجھا جاتا، محض خوشی کے اِظہار کے لئے ایسا کیا جاتا ہے تو کوئی حرج نہیں۔

عید پر بچوں اور ماتحتوں کو عیدی دینا

سوال:... خاص طور پر عیدالفطر کے موقع پر گھر کے بڑے بوڑھے بچوں کو ''عیدی'' دیتے ہیں، افسران اپنے ماتحتوں اور مالکان اپنے نوکروں کو عیدی کے طور پر کچھ نہ کچھ دیتے ہیں، یہ رسم ایسی چل نکلی ہے کہ اس پر عمل نہ کرنے والا مطعون ہوتا ہے، اگر بچوں اور ماتحتوں کو عیدی نہ دی جائے تو عجیب سی شرمندگی کا اِحساس ہوتا ہے، کیا اس طرح عیدی دینا جائز ہے؟ یہ بدعت کے زُمرے میں تو نہیں آتی؟

جواب:... عید کے روز اگر عیدی کو اِسلامی عبادت یا سنت نہیں سمجھا جاتا، محض خوشی کے اِظہار کے لئے ایسا کیا جاتا ہے تو کوئی حرج نہیں۔

---

(۱) "یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓی اَوْلِیَآءَ، بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ، وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ، اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ" (المائدۃ: ۵۱). "یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِیَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ" (الممتحنۃ: ۱).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

نمازِ تراویح

تراویح کی ابتدا کہاں سے ہوئی؟

سوال:... تراویح کی ابتدا کہاں سے ہوئی؟ کیا بیس رکعت نماز تراویح پڑھنا ہی افضل ہے؟

جواب:... تراویح کی ابتدا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی، مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اندیشہ سے کہ یہ فرض نہ ہوجائیں تین دن سے زیادہ جماعت نہیں کرائی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرداً فرداً پڑھا کرتے تھے اور کبھی دو دو، چار چار آدمی جماعت کر لیتے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے سے عام جماعت کا رواج ہوا، اور اس وقت سے تراویح کی بیس ہی رکعات چلی آرہی ہیں، اور بیس رکعات ہی سنتِ مؤکدہ ہیں۔[1]

روزہ اور تراویح کا آپس میں کیا تعلق ہے؟

سوال:... روزہ اور تراویح کا آپس میں کیا تعلق ہے؟ کیا روزہ رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ تراویح پڑھی جائے؟

جواب:... رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں دن کی عبادت روزہ ہے اور رات کی عبادت تراویح، اور حدیث شریف میں دونوں کو ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے، چنانچہ ارشاد ہے:

"جعل الله صيامه فريضةً وقيام ليله تطوعًا." (مشکوٰۃ ص:۱۷۳)

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ نے اس ماہِ مبارک کے روزے کو فرض کیا ہے اور اس میں رات کے قیام کو نفلی عبادت بنایا ہے۔"

---

(۱) الأصل فيه ما روى ان النبى عليه الصلوٰة والسلام خرج ليلة فى شهر رمضان فصلّى بهم عشرين ركعة، واجتمع الناس فى الثانيه فخرج فصلّى بهم، فلما كانت الثالثة كثر الناس فلم يخرج، وقال عرفت اجتماعكم لٰكنى خشيت أن يفترض عليهم، فكان الناس يصلونها فرادىٰ إلىٰ أيام عمر بن الخطاب رضى الله عنه، ثم تقاعدوا عنها فرأى أن يجمعهم علىٰ إمام واحد فجمعهم علىٰ أُبىّ بن كعب، وكان يصلى بهم خمس ترويحات يجلس بين كل ترويحتين فكانت جملتها عشرين ركعة. (شرح العناية علىٰ هامش فتح القدير ج:۱ ص:۳۳۴، وأيضًا الإختيار لتعليل المختار ج:۱ ص:۶۸، وأيضًا الفقه الحنفى وأدلّته ج:۱ ص:۲۴۲) مزید تفصیل کے لئے: نماز مسنون کلاں، تالیف: مولانا عبدالحمید سواتی ملاحظہ فرماویں۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

اس لئے دونوں عبادتیں کرنا ضروری ہیں، روزہ فرض ہے، اور تراویح سنتِ مؤکدہ ہے۔[1]

کیا غیر رمضان میں تراویح، تہجد کی نماز کو کہا گیا ہے؟

سوال:... کیا غیر رمضان میں تراویح، تہجد کی نماز کو کہا گیا ہے؟ اور یہ کہ تہجد کی کتنی رکعتیں ہیں؟ قرآن وحدیث کے حوالے سے جواب دیجئے۔

جواب: تہجد الگ نماز ہے، جو کہ رمضان اور غیر رمضان دونوں میں مسنون ہے، تراویح صرف رمضان مبارک کی عبادت ہے، تہجد اور تراویح کو ایک نماز نہیں کہا جاسکتا۔[2] تہجد کی کم سے کم رکعات دو ہیں اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعات ہیں، اور درمیانہ درجہ چار رکعات ہیں، اس لئے آٹھ رکعتوں کو ترجیح دی گئی ہے،[3] دس اور بارہ رکعات تک بھی ثبوت ملتا ہے۔

جو شخص روزے کی طاقت نہ رکھتا ہو، وہ بھی تراویح پڑھے

سوال:... اگر کوئی شخص بوجہ بیماری رمضان المبارک کے روزے نہ رکھ سکے تو وہ کیا کرے؟ نیز یہ بھی فرمایئے کہ ایسے شخص کی تراویح کا کیا بنے گا؟ وہ تراویح پڑھے گا یا نہیں؟

جواب:... جو شخص بیماری کی وجہ سے روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا، اسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے، تندرست ہونے کے بعد روزوں کی قضا رکھ لے،[4] اور اگر بیماری ایسی ہو کہ اس سے اچھا ہونے کی اُمید نہیں، تو ہر روزے کے بدلے صدقۂ فطر کی مقدار

---

(۱) عن أبی سلمة بن عبدالرحمٰن قال: حدثنی أبی أن رسول الله صلی الله علیه وسلم ذکر شهر رمضان فقال: شهر کتب الله علیکم صیامه وسننت لکم قیامه ... الحدیث۔ (ابن ماجة ص:۹۴، نسائی ج:۱ ص:۳۰۸، کتاب الصیام، مسند أحمد ج:۱ ص:۱۹۱، مستدرک حاکم ج:۱ ص:۴۴۰)۔

(۲) تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: خیر الفتاویٰ ج:۲ ص:۵۷۲ إلی ۵۷۸۔

(۳) أقل التهجد رکعتان وأوسطه أربع وأکثره ثمان۔ (شامی ج:۲ ص:۲۵، کتاب الصلاة، مطلب فی صلوٰة اللیل)۔ وأیضًا وفی روایة. إن صلاته باللیل خمس عشرة رکعة کما قال النووی فی شرح مسلم فأکثره خمس عشرة برکعتی الفجر اهـ وفی أخری سبع عشرة تردد فیهما المحدثون، روی ابن المبارک من حدیث طاؤس مرسلًا: کان یصلی صلی الله علیه وسلم سبع عشر رکعة من اللیل اهـ أخرجه العراقی فی تخریج أحادیث الإحیاء وفی التلخیص (ص:۱۱۲) وفی حواشی المنذری قیل أکثر ما روی فی صلاة اللیل سبع عشرة وهی عدد رکعات الیوم واللیلة اهـ (معارف السنن للعلّامة البنوری ج:۴ ص:۱۳۳ بیان أکثر صلوٰته باللیل وأقل ما ثبت، طبع المکتبة البنوریة کراچی)۔

(۴) قال تعالیٰ: "شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن ..... فمن شهد منکم الشهر فلیصمه ومن کان مریضًا أو علیٰ سفر فعدة من أیّام أُخر، یرید الله بکم الیسر ولَا یرید بکم العسر" الآیة۔ (البقرة:۱۸۵)۔ أیضًا: أو مریض خاف الزیادة یوم العذر ..... الفطر ..... وقضو لزومًا ... إلخ۔ (درمختار مع الشامی ج:۲ ص:۴۲۲، فصل فی العوارض)۔ أیضًا: قال ومن خاف أن تزاد عینه وجعًا أو یزاد حمّا شدة افطر وقضیٰ، وذالک لقول الله تعالیٰ: "ومن کان مریضًا أو علیٰ سفر فعدة من أیّام أُحر، یقتضی ظاهره إباحة الإفطار لکل مریض۔ (شرح مختصر الطحاوی ج:۲ ص:۴۴۶، طبع دار السراج، بیروت)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

فدیہ دے دیا کرے،[۱] اور تراویح پڑھنے کی طاقت رکھتا ہو تو اسے تراویح ضرور پڑھنی چاہئے، تراویح مستقل عبادت ہے، یہ نہیں کہ جو روزہ رکھے وہی تراویح پڑھے۔[۲]

تراویح کی جماعت کرنا کیسا ہے؟

سوال:... تراویح باجماعت پڑھنا کیسا ہے؟ اگر کسی مسجد میں جماعت کے ساتھ نہ پڑھی جائے تو کچھ گناہ تو نہیں؟

جواب:... رمضان شریف میں مسجد میں تراویح کی نماز ہونا سنتِ کفایہ ہے، اگر کوئی مسجد تراویح کی جماعت سے خالی رہے گی تو سارے محلے والے گناہگار ہوں گے۔[۳]

وتر اور تراویح کا ثبوت

سوال:... ہمارے گاؤں میں کچھ اہلِ حدیث حضرات موجود ہیں، جو آئے دن نمازیوں میں واویلا کرتے رہتے ہیں کہ وتر اور تراویح کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں کہیں بھی بیس کا ذکر نہیں، بیس تراویح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ایجاد کردہ ہے، لہٰذا ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنا ضروری ہے۔ ہم نے آج تک بیس تراویح ہی پڑھی اور پڑھائی ہیں، جبکہ ہمارا دعویٰ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل احادیثِ نبویہ کے خلاف نہیں ہوسکتا۔

جواب:... اہلِ حدیث حضرات کے بعض مسائل شاذ ہیں، جن میں وہ پوری اُمتِ مسلمہ سے کٹ گئے ہیں، ان میں سے ایک تین طلاق کا مسئلہ ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے لے کر جمہور اُمت اور ائمہ اربعہ کا مسلک ہے کہ ایک مجلس کی تین طلاقیں تین ہی شمار ہوں گی،[۴] لیکن شیعہ اور اہلِ حدیث کو اس مسئلے میں اُمتِ مسلمہ سے اختلاف ہے۔ دُوسرا مسئلہ بیس تراویح کا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور سے آج تک مساجد میں بیس تراویح پڑھی جارہی ہیں، اور تمام ائمہ کم سے کم بیس تراویح پر متفق ہیں، جبکہ اہلِ حدیث کو اس سے اختلاف ہے۔[۵]

---

(۱) المریض إذا تحقق الیأس من الصحة فعلیه الفدیة لکل یوم من المرض اهـ. (شامی ج:۲ ص:۴۲۷).

(۲) (التراویح سنة مؤکدة) لأن النبی صلی الله علیه وسلم أقامها فی بعض اللیالی، وبین العذر فی ترک المواظبة وهو خشیة ان تکتب علینا وواظب علیها الخلفاء الراشدون وجمیع المسلمین من زمن عمر بن الخطاب إلی یومنا هذا ...إلخ. (الإختیار لتعلیل المختار ج:۱ ص:۶۸، کتاب الصلاة، باب النوافل).

(۳) قال بعضهم إنها سنة علی سبیل الکفایة إذا قام بها بعض أهل المحلة فی المسجد بجماعة سقط عن الباقین ولو ترک أهل المسجد کلهم إقامتها فی المسجد بجماعة فقد أساؤا وأثموا. (البدائع الصنائع ج:۱ ص:۲۸۸، کتاب الصلاة).

(۴) (قوله ثلاثة متفرقة) ..... وذهب جمهور الصحابة والتابعین ومن بعدهم من أئمة المسلمین إلی أنه یقع ثلاث. (شامیة ج:۳ ص:۲۳۳، کتاب الطّلاق، طبع ایچ ایم سعید).

(۵) وأکثر أهل العلم علی ما روی عن علی وعمر وغیرهما من أصحاب النبی صلی الله علیه وسلم عشرین رکعة وهو قول سفیان الثوری وابن المبارک والشافعی وقال الشافعی وهکذا أدرکت ببلدنا مکة یصلون عشرین رکعة ...إلخ. (جامع الترمذی ج:۱ ص:۹۹، باب ما جاء فی قیام شهر رمضان، طبع رشیدیه دهلی).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

آٹھ تراویح پڑھنا کیسا ہے؟

سوال:... اب جبکہ رمضان کا مہینہ ہے اور رمضان میں تراویح بھی پڑھی جاتی ہیں، ہمارے گھر والے کہتے ہیں کہ تراویح بیس سے کم نہیں پڑھنی چاہئے، جبکہ کئی لوگ کہتے ہیں کہ تراویح آٹھ بھی جائز ہیں اور بارہ بھی جائز ہیں، اب آپ ہی بتائیں کہ کیا آٹھ تراویح پڑھنا جائز ہیں کہ نہیں؟

جواب:... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت سے آج تک بیس ہی تراویح چلی آتی ہیں اور اس مسئلے میں کسی اِمامِ مجتہد کا بھی اختلاف نہیں، سب بیس ہی کے قائل ہیں، البتہ اہلِ حدیث حضرات آٹھ پڑھتے ہیں، پس جو شخص اس مسلک کا ہو وہ تو آٹھ پڑھ لیا کرے، مگر باقی مسلمانوں کے لئے آٹھ پڑھنا دُرست نہیں، ورنہ سنتِ مؤکدہ کے تارک ہوں گے اور ترکِ سنت کی عادت ڈال لینا گناہ ہے۔(۱)

تراویح کے سنتِ رسول ہونے پر اعتراض غلط ہے

سوال:... نمازِ تراویح شریعت کے مطابق سنتِ رسول ہے، لیکن مجھے جناب جسٹس قدیر الدین احمد صاحب (ریٹائرڈ) کے ایک مضمون بعنوان ''دورِ حاضر اور اِجتہاد'' مؤرّخہ ۲/۷/۱۹۸۵ء نوائے وقت کراچی میں پڑھ کر حیرانی ہوئی کہ نمازِ تراویح کا آغاز ایک اِجتہاد کے تحت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کیا تھا، اگر یہ دُرست ہے تو آپ بتائیں کہ نمازِ تراویح سنتِ رسول کیسے ہوئی؟

جواب:... نمازِ تراویح کو اِجتہاد کہنا جسٹس صاحب کا ''غلط اِجتہاد'' ہے۔ نمازِ تراویح کی ترغیب خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے،(۲) اور تراویح کا جماعت سے ادا کرنا بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، مگر اس اندیشے کی وجہ سے کہیں یہ اُمت پر فرض نہ ہو جائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کا اہتمام ترک فرما دیا، اور حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانے میں چونکہ یہ اندیشہ باقی نہیں رہا تھا، اس لئے آپ نے اس سنت ''جماعت'' کو دوبارہ جاری کر دیا۔(۳)

---

(۱) وفی رد المحتار: لٰکن فی التلویح ترک السنة المؤکدة قریب من الحرام یستحق حرمان الشفاعة لقوله علیه الصلوٰة والسلام من ترک سنتی لم ینل شفاعتی اهـ. وفی التحریر أن تارکها یستوجب التضلیل واللوم اهـ والمراد ترک بلا عذر علٰی سبیل الإصرار کما فی شرح التحریر لابن أمیر حاج ..إلخ. (رد المحتار ج: ۱ ص: ۱۰۴، مطلب فی السنة وتعریفها).

(۲) کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یرغب فی قیام رمضان من غیر أن یأمرهم فیه بعزیمة فیقول: من قام رمضان إیمانًا واحتسابًا غُفر له ما تقدم من ذنبه. فتوفی رسول الله صلی الله علیه وسلم والأمر علٰی ذالک. (جامع الأصول ج: ۹ ص: ۴۳۹، بروایت: بخاری، مسلم، أبوداؤد، ترمذی، نسائی، مؤطا).

(۳) والأصل فیه ما روی ان النبی علیه الصلوٰة والسلام خرج لیلة فی شهر رمضان، فصلّٰی بهم عشرین رکعة، واجتمع الناس فی الثانیة فخرج فصلّٰی بهم، فلما کانت الثالثة کثر الناس فلم یخرج، وقال: عرفت اجتماعکم، لٰکنّی خشیت أن یفترض علیهم، فکان الناس یصلونها فرادیٰ إلٰی أیام عمر بن الخطاب رضی الله عنه، ثم تقاعدوا عنها فرأی أن یجمعهم علٰی إمام واحد فجمعهم علٰی أبیّ بن کعب، وکان یصلی بهم خمس ترویحات یجلس بین کل ترویحتین فکانت جملتها عشرین رکعة. (شرح العنایة علٰی هامش فتح القدیر ج: ۱ ص: ۳۳۴، وأیضًا: الإختیار لتعلیل المختار ج: ۱ ص: ۶۸).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

علاوہ ازیں خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی اِقتدا کا لازم ہونا شریعت کا ایک مستقل اُصول ہے، اگر بالفرض تراویح کی نماز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اِجتہاد ہی سے جاری کی ہوتی تو چونکہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس کو بالاجماع قبول کرلیا اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم نے اس پر عمل کیا، اس لئے بعد کے کسی شخص کے لئے اجماعِ صحابہؓ اور سنتِ خلفائے راشدینؓ کی مخالفت کی گنجائش نہیں رہی، یہی وجہ ہے کہ اہلِ حق میں سے کوئی ایک بھی تراویح کے سنت ہونے کا منکر نہیں۔ (۱)

بیس تراویح کا ثبوت صحیح حدیث سے

سوال:... بیس تراویح کا ثبوت صحیح حدیث سے بحوالہ تحریر فرمائیں۔

جواب:... مؤطا اِمام مالکؒ "باب ما جاء فی قیام رمضان" میں یزید بن رومانؒ سے روایت ہے:

"کان یقومون فی زمان عمر بن الخطاب فی رمضان بثلٰث وعشرین رکعة۔"

اور اِمام بیہقی رحمہ اللہ نے سنن کبریٰ (ج:۲ ص:۴۹۶) (۲) میں حضرت سائب بن یزید صحابیؓ سے بھی بسند صحیح یہ حدیث نقل کی ہے (۳) (نصب الرایہ ج:۲ ص:۱۵۴)۔

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے سے بیس تراویح کا معمول چلا آتا ہے، اور یہی نصاب خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک محبوب و پسندیدہ ہے، اس لئے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، خصوصاً حضرات خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے بارے میں یہ بدگمانی نہیں ہوسکتی کہ وہ دین کے کسی معاملے میں کسی ایسی بات پر بھی متفق ہوسکتے تھے جو منشائے خداوندی اور منشائے نبوی کے خلاف ہو۔ حضرت حکیم الاُمت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں:

"ومعنی اجماع کہ برزبان علماء دین شنیدہ باشی ایں نیست کہ ہمہ مجتہدین لایشذ فرد ورعصر واحد بر مسئلہ اتفاق کنند۔ زیرا کہ ایں صورتے ست غیر واقع بل غیر ممکن عادی، بلکہ معنی اجماع حکم خلیفہ است بچیزے بعد مشاورہ ذوی الرأی یا بغیر آں، ونفاذ آں حکم تا آنکہ شائع شد ودر عالم ممکن گشت۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین من بعدی۔ الحدیث۔" (إزالة الخفاء ص:۲۶)

---

(۱) عن العرباض بن سارية رضی اللہ عنہ قال: صلّٰی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم أقبل علینا بوجهه ..... فقال ..... فإنه من یعش منکم بعدی فسیری اختلافًا کثیرًا، فعلیکم بسُنّتی وسُنّة الخلفاء الراشدین المهدیین! تمسّکوا بها وعضّوا علیها بالنّواجذ! وإیّاکم ومحدثات الأمور! فإن کل محدثة بدعة، وکل بدعة ضلالة۔ رواه أحمد وأبو داوٗد والترمذی وابن ماجة۔ (مشکوٰة ص:۳۰، باب الإعتصام بالکتاب والسُّنّة)۔

(۲) عن السائب بن یزید قال: کانوا یقومون علٰی عهد عمر بن الخطاب رضی اللہ عنه فی شهر رمضان بعشرین رکعة ..... عن یزید بن رومان قال: کان الناس یقومون فی زمن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنه فی رمضان بثلاث وعشرین رکعة ویمکن الجمع بین الروایتین فإنهم کانوا یقومون باحدی عشرة ثم کانوا یقومون بعشرین ویوترون بثلاث، واللہ اعلم۔ (سنن بیهقی ج:۲ ص:۴۹۶، کتاب الصلاة)۔

(۳) رواه البیهقی فی "المعرفة" ..... عن السائب بن یزید، قال: کنا نقوم فی زمن عمر بن الخطاب بعشرین رکعة والوتر، انتهی۔ قال النووی فی "الخلاصة"۔ إسناده صحیح۔ (نصب الرایة ج:۲ ص:۱۵۴، کتاب الصلاة، طبع دار المعرفة)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

ترجمہ:... ''اجماع کا لفظ تم نے علمائے دین کی زبان سے سنا ہوگا، اس کا مطلب یہ نہیں کہ کسی زمانے میں تمام مجتہدین کسی مسئلے پر اتفاق کریں، بایں طور کہ ایک بھی خارج نہ ہو، اس لئے کہ یہ صورت نہ صرف یہ کہ واقع نہیں، بلکہ عادۃً ممکن بھی نہیں، بلکہ اِجماع کا مطلب یہ ہے کہ خلیفہ، ذورائے حضرات کے مشورے سے یا بغیر مشورے کے کسی چیز کا حکم کرے اور اسے نافذ کرے یہاں تک کہ وہ شائع ہوجائے اور جہان میں مستحکم ہوجائے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: ''لازم پکڑو میری سنت کو اور میرے بعد کے خلفائے راشدین کی سنت کو۔''

آپ غور فرمائیں گے تو بیس تراویح کے مسئلے میں یہی صورت پیش آئی کہ خلیفہ راشد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُمت کو بیس تراویح پر جمع کیا اور مسلمانوں نے اس کا التزام کیا، یہاں تک کہ حضرت شاہ صاحبؒ کے الفاظ میں ''شائع شد و در عالم ممکن گشت'' یہی وجہ ہے کہ اکابر علماء نے بیس تراویح کو بجا طور پر ''اجماع'' سے تعبیر کیا ہے۔

ملک العلماء کاسانیؒ فرماتے ہیں:

''ان عمر رضی اللہ عنہ جمع اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شهر رمضان علی ابی بن کعب فصلی بهم فی کل لیلة عشرین رکعة ولم ینکر علیه احد فیکون اجماعًا منهم علٰی ذالک.'' (بدائع الصنائع ج:۱ ص:۲۸۸، مطبوعہ ایچ ایم سعید کراچی)

ترجمہ:... ''حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کو ماہِ رمضان میں اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کی اِقتدا پر جمع کیا، وہ ان کو ہر رات بیس رکعتیں پڑھاتے تھے، اور اس پر کسی نے نکیر نہیں کی، پس یہ ان کی جانب سے بیس تراویح پر اجماع ہوا۔''

اور موفق ابنِ قدامہ الحنبلی، المغنی (ج:۱ ص:۸۰۳) میں فرماتے ہیں: ''وهذا کالإجماع'' اور یہی وجہ ہے کہ اَئمہ اَربعہ (اِمام ابوحنیفہؒ، اِمام مالکؒ، اِمام شافعیؒ اور اِمام احمد بن حنبلؒ) بیس تراویح پر متفق ہیں، جیسا کہ ان کی کتبِ فقہیہ سے واضح ہے،(۱) اَئمہ اَربعہ کا اتفاق بجائے خود اس بات کی دلیل ہے کہ بیس تراویح کا مسئلہ خلف سے تواتر کے ساتھ منقول چلا آتا ہے۔ اس ناکارہ کی رائے یہ ہے کہ جو مسائل خلفائے راشدینؓ سے تواتر کے ساتھ منقول ہوں اور جب سے اب تک انہیں اُمتِ محمدیہ (علٰی صاحبہا الف الف صلوٰۃ وسلام) کے تعامل کی حیثیت حاصل ہو، ان کا ثبوت کسی دلیل و برہان کا محتاج نہیں، بلکہ ان کی نقلِ متواتر اور تعاملِ مسلسل ہی سو ثبوت کا ایک ثبوت ہے: ''آفتاب آمد دلیلِ آفتاب!''

بیس رکعت تراویح کے عین سنت ہونے کی شافی علمی بحث

سوال:... ہمارے ایک دوست کہتے ہیں کہ تراویح کی آٹھ رکعتیں ہی سنت ہیں، کیونکہ صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت عائشہ

---

(۱) آئندہ جواب میں حضرت شہید رحمہ اللہ ہی کے قلم سے تمام اَئمہ کے مذاہب مدلل مفصل طور پر ملاحظہ ہوں۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

رضی اللہ عنہا سے جب دریافت کیا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز رمضان میں کیسی ہوتی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان و غیر رمضان میں آٹھ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ نیز حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے صحیح روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ رکعت تراویح اور وتر پڑھائے۔

اس کے خلاف جو روایت بیس رکعت پڑھنے کی نقل کی جاتی ہے وہ بالاتفاق ضعیف ہے، وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی گیارہ رکعت ہی کا حکم دیا تھا، جیسا کہ مؤطا امام مالکؒ میں سائب بن یزیدؓ سے مروی ہے، اور اس کے خلاف بیس کی جو روایت ہے، اوّل تو صحیح نہیں اور اگر صحیح بھی ہو تو ہوسکتا ہے کہ پہلے انہوں نے بیس پڑھنے کا حکم دیا ہو، پھر جب معلوم ہوا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ رکعت پڑھیں تو سنت کے مطابق آٹھ پڑھنے کا حکم دے دیا ہو۔ بہرحال آٹھ رکعت تراویح ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدینؓ کی سنت ہے، جو لوگ بیس رکعت پڑھتے ہیں، وہ خلافِ سنت کرتے ہیں۔ آپ فرمائیں کہ ہمارے دوست کی یہ بات کہاں تک دُرست ہے؟

جواب:... آپ کے دوست نے اپنے موقف کی وضاحت کردی ہے، میں اپنے موقف کی وضاحت کئے دیتا ہوں، ان میں کون سا موقف صحیح ہے؟ اس کا فیصلہ خود کیجئے! اس تحریر کو چار حصوں پر تقسیم کرتا ہوں:

۱:... تراویح عہدِ نبوی میں۔

۲:... تراویح عہدِ فاروقی میں۔

۳:... تراویح صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعینؒ کے دور میں۔

۴:... تراویح ائمہ اربعہؒ کے نزدیک۔

۱:... تراویح عہدِ نبوی میں:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد احادیث میں قیامِ رمضان کی ترغیب دی ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے:

"کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرغب فی قیام رمضان من غیر ان یأمرھم فیہ بعزیمۃ فیقول: من قام رمضان ایمانًا واحتسابًا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ۔ فتوفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والأمر علی ذالک، ثم کان الأمر علی ذالک فی خلافۃ ابی بکر وصدرًا من خلافۃ عمر۔" (جامع الاصول ج:۹ ص:۴۳۹، بروایت بخاری و مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، مؤطا)

ترجمہ:... "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامِ رمضان کی ترغیب دیتے تھے بغیر اس کے کہ قطعیت کے ساتھ حکم دیں، چنانچہ فرماتے تھے کہ: جس نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت رکھتے ہوئے رمضان میں قیام کیا اس کے گزشتہ گناہ معاف ہوگئے۔ چنانچہ یہ معاملہ اسی حالت پر رہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا، پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور میں بھی یہی صورتِ حال رہی، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کے شروع میں بھی۔"

ایک اور حدیث میں ہے:

"ان اللہ فرض صیام رمضان وسننت لکم قیامه، فمن صامه وقامه ایمانًا واحتسابًا خرج من ذنوبه کیوم ولدته امّه." (جامع الاصول ج:۹ ص:۴۴۱، بروایت نسائی)

ترجمہ: "بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر رمضان کا روزہ فرض کیا ہے، اور میں نے تمہارے لئے اس کے قیام کو سنت قرار دیا ہے، پس جس نے ایمان کے جذبہ سے اور ثواب کی نیت سے اس کا صیام وقیام کیا، وہ اپنے گناہوں سے ایسا نکل جائے گا جیسا کہ جس دن اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تراویح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا بھی متعدد احادیث سے ثابت ہے، مثلاً:

۱:... حدیثِ عائشہ رضی اللہ عنہا، جس میں تین رات میں نماز پڑھنے کا ذکر ہے، پہلی رات میں تہائی رات تک، دُوسری رات میں آدھی رات تک، تیسری رات میں سحر تک (صحیح بخاری ج:۱ ص:۲۶۹)۔[۱]

۲:... حدیثِ ابی ذر رضی اللہ عنہ، جس میں ۲۳ ویں رات میں تہائی رات تک، ۲۵ ویں میں آدھی رات تک اور ۲۷ ویں شب میں اوّل فجر تک قیام کا ذکر ہے (جامع الاصول ج:۶ ص:۱۲۰، بروایت ترمذی، ابوداؤد، نسائی)۔[۲]

۳:... حدیثِ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ، اس کا مضمون بعینہٖ حدیثِ ابی ذر رضی اللہ عنہ کا ہے (نسائی ج:۱ ص:۲۳۸)۔[۳]

۴:... حدیثِ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، اس میں صرف ایک رات کا ذکر ہے (جامع الاصول ج:۶ ص:۱۱۸، بروایت بخاری ومسلم، ابوداؤد، نسائی)۔[۴]

---

(۱) ان عائشة أخبرته ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج ليلة من جوف الليل فصلى فى المسجد وصلى رجال بصلاته فأصبح الناس فتحدثوا فاجتمع أكثر منهم فصلى فصلوا معه فأصبح الناس فتحدثوا فكثر أهل المسجد من الليلة الثالثة فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلّى فصلوا بصلاته فلما كانت الليلة الرابعة عجز المسجد عن أهله حتّى خرج لصلوٰة الصبح فلما قضى الفجر أقبل على الناس فتشهد ثم قال: أما بعد! فإنه لم يخف علىّ مكانكم ولكنّى خشيت أن تفترض عليكم فتعجزوا عنها. فتوفى رسول الله صلى الله عليه وسلم والأمر على ذالك. (صحيح بخارى ج:۱ ص:۲۶۹)۔

(۲) أبو ذر الغفار رضى الله عنه قال: صمنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم رمضان، فلم يقم بنا حتّى بقى سبع من الشهر، فقام بنا حتّى ذهب ثلث الليل، ثم لم يقم بنا فى السادسة، وقام بنا فى الخامسة حتّى ذهب شطر الليل ..... ثم لم يقم بنا حتى بقى ثلاث ليال من الشهر، فصلى بنا فى الثالثة، ودعا أهله ونسائه، فقام بنا حتّى تخوفنا الفلاح، قلت: وما الفلاح؟ قال: السحور. (جامع الأصول ج:۶ ص:۱۲۰، ۱۲۱، طبع دار البيان، بيروت)۔

(۳) أبو طلحة قال: سمعت النعمان بن بشير على منبر حمص يقول: قمنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فى شهر رمضان ليلة ثلاث وعشرين إلى ثلث الليل الأوّل، ثم قمنا معه ليلة خمس وعشرين إلى نصف الليل، ثم قمنا معه ليلة سبع وعشرين حتّى ظننا أن لا ندرك الفلاح وكانوا يسمّونه السحور. (نسائى ج:۱ ص:۲۳۸ باب قيام شهر رمضان)۔

(۴) زيد بن ثابت رضى الله عنه قال ..... وقال عبدالأعلى: فى رمضان، فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى فيها. قال: فتتبع إليه رجال، وجاؤوا يصلون بصلاته، قال: ثم جاؤوا ليلةً، فحضروا. (جامع الأصول ج:۶ ص:۱۱۸)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

۵:...حدیثِ انس رضی اللہ عنہ، اس میں بھی صرف ایک رات کا ذکر ہے (صحیح مسلم ج:۱ ص:۳۵۲)۔[1]

لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جماعت پر مداومت نہیں فرمائی اور اس اندیشے کا اظہار فرمایا کہ کہیں تم پر فرض نہ ہوجائے، اور اپنے طور پر گھروں میں پڑھنے کا حکم فرمایا (حدیثِ زید بن ثابتؓ وغیرہ)۔[2]

رمضان المبارک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مجاہدہ بہت بڑھ جاتا تھا، خصوصاً عشرۂ اخیرہ میں تو پوری رات کا قیام معمول تھا، ایک ضعیف روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں اضافہ ہوجاتا تھا (فیض القدیر شرح جامع الصغیر ج:۵ ص:۱۳۲، وفیه عبدالباقی بن قانع، قال الدارقطنی یخطئ کثیرًا)۔[3]

تاہم کسی صحیح روایت میں یہ نہیں آتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں جو تراویح کی جماعت کرائی، اس میں کتنی رکعات پڑھائیں؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ صرف ایک رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ رکعات اور وتر پڑھائے (موارد الظمآن ص:۲۲۶، قیام اللیل مروزی ص:۱۵۷، مکتبہ سبحانیہ، مجمع الزوائد ج:۳ ص:۱۷۲ بروایت طبرانی وابویعلیٰ)۔[4]

مگر اس روایت میں عیسیٰ بن جاریہ متفرد ہے، جو اہلِ حدیث کے نزدیک ضعیف اور مجروح ہے، جرح وتعدیل کے اِمام یحییٰ بن معینؒ اس کے بارے میں فرماتے ہیں: "لیس بذاک" یعنی وہ قوی نہیں، نیز فرماتے ہیں: "عنده مناکیر"، یعنی اس کے پاس متعدد منکر روایتیں ہیں۔ اِمام ابوداؤدؒ اور اِمام نسائیؒ نے اسے "منکر الحدیث" کہا ہے، اِمام نسائیؒ نے اس کو متروک بھی بتایا ہے، ساجی وعقیلی نے اسے ضعفاء میں ذکر کیا ہے، ابنِ عدیؒ کہتے ہیں کہ: "اس کی حدیثیں محفوظ نہیں" (تہذیب التہذیب ج:۸ ص:۲۰۷، میزان الاعتدال ج:۳ ص:۳۱۱)۔[5]

خلاصہ یہ کہ یہ راوی اس روایت میں متفرد بھی ہے، اور ضعیف بھی، اس لئے یہ روایت منکر ہے، اور پھر اس روایت میں صرف ایک رات کا واقعہ مذکور ہے، جبکہ یہ بھی احتمال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان آٹھ رکعتوں سے پہلے یا بعد میں تنہا بھی کچھ رکعتیں

---

(۱) عن أنس قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي في رمضان فجئت فقمت إلى جنبه وجاء رجل فقام أيضًا حتى كنا رهطا فلما حس النبي صلى الله عليه وسلم انّا خلفه جعل يتجوز في الصلوٰة ثم دخل رحله فصلّى صلاة لَا يصليها عندنا. (صحيح مسلم ج:۱ ص:۳۵۲، باب النهي عن الوصال، طبع قديمي كتب خانه).

(۲) زيد بن ثابت رضي الله عنه قال ..... فخرج إليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم مغضبا، فقال لهم بما زال بكم صنيعكم حتى ظننت أنه سيكتب عليكم، فعليكم بالصلاة في بيوتكم. (جامع الأصول ج:۶ ص:۱۱۸، طبع دار البيان).

(۳) كان إذا دخل رمضان تغيّر لونه، وكثرت صلاته، وابتهل في الدعاء، وأشفق لونه. (فيض القدير شرح جامع الصغير ج:۵ ص:۱۳۲، حديث نمبر:۲۶۸۱، طبع بيروت).

(۴) عن جابر بن عبدالله قال: صلّى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم في شهر رمضان ثماني ركعات وأوتر. (موارد الظمآن ج:۳ ص:۲۲۶، طبع بيروت).

(۵) عيسى بن جارية الأنصاري المدني ..... قال ابن أبي خيثمة عن ابن معين ليس بذالك ..... وقال الدوري عن ابن معين عنده مناكير ..... وقال الآجري عن أبي داؤد منكر الحديث ..... وذكره الساجي والعقيلي في الضعفاء وقال ابن عدي احاديثه غير محفوظة. (تهذيب التهذيب لِابن حجر ج:۸ ص:۲۰۸، ميزان ج:۳ ص:۳۱۱).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

پڑھی ہوں، جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں مذکور ہے (مجمع الزوائد ج:۳ ص:۳۰۴، بروایت طبرانی، وقال رجالہٗ رجال الصحیح)۔[1]

دُوسری روایت مصنف ابنِ ابی شیبہؒ (ج:۲ ص:۳۹۴، نیز سننِ کبریٰ بیہقیؒ ج:۲ ص:۴۹۶، مجمع الزوائد ج:۳ ص:۱۷۲) میں حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کی ہے کہ: ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں بیس رکعتیں اور وتر پڑھا کرتے تھے۔'' مگر اس کی سند میں ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان راوی کمزور ہے، اس لئے یہ روایت سند کے لحاظ سے صحیح نہیں،[2] مگر جیسا کہ آگے معلوم ہوگا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اُمت کا تعامل اسی کے مطابق ہوا۔

تیسری حدیث اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ہے، جس کا سوال میں حوالہ دیا گیا ہے، مگر اس میں تراویح کا ذکر نہیں، بلکہ اس نماز کا ذکر ہے جو رمضان اور غیر رمضان میں ہمیشہ پڑھی جاتی ہے،[3] اس لئے رکعاتِ تراویح کے تعین میں اس سے بھی مدد نہیں ملتی۔

چنانچہ علامہ شوکانیؒ نیل الاوطار میں لکھتے ہیں:

''والحاصل ان الذی دلت علیه احادیث الباب وما یشابهها هو مشروعیة القیام فی رمضان والصلوٰة فیه جماعة وفرادیٰ فقصر الصلوٰة المسماة بالتراویح علی عدد معین وتخصیصها بقراءة مخصوصة ولم یرد به سنة۔'' (نیل الاوطار ج:۴ ص:۶۴)

ترجمہ:... ''حاصل یہ کہ اس باب کی حدیثیں اور ان کے مشابہ حدیثیں جس بات پر دلالت کرتی ہیں، وہ یہ ہے کہ رمضان میں قیام کرنا اور باجماعت یا اکیلے نماز پڑھنا مشروع ہے، پس تراویح کو کسی خاص عدد میں منحصر کردینا، اور اس میں خاص مقدار قرأت مقرر کرنا ایسی بات ہے جو سنت میں وارد نہیں ہوئی۔''

۲:... تراویح عہدِ فاروقی میں:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں تراویح کی باقاعدہ جماعت کا اہتمام نہیں تھا، بلکہ

---

(۱) عن أنس ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یصلی باللیل فی رمضان، فجاء قوم وصلّی، وکان یخفف، ثم یدخل بیته فیصلی، ثم یخرج فیخفف. (مجمع الزوائد ج:۳ ص:۳۰۴، باب قیام رمضان، طبع دار المعرفة، بیروت).

(۲) عن ابن عباس قال: کان النبی صلی الله علیه وسلم یصلی فی شهر رمضان فی غیر جماعة بعشرین رکعة والوتر. تفرد به أبو شیبة إبراهیم بن عثمان العبسی الکوفی وهو ضعیف. (سنن البیهقی واللفظ لهٗ ج:۲ ص:۴۹۶، باب ما روی فی عدد رکعات القیام فی شهر رمضان، أیضًا: مصنف ابن أبی شیبة ج:۲ ص:۳۹۴، مجمع الزوائد ج:۳ ص:۳۰۴).

(۳) عن أبی سلمة بن عبدالرحمٰن انه سأل عائشة کیف کانت صلوٰة رسول الله صلی الله علیه وسلم فی رمضان؟ فقالت: ما کان یزید فی رمضان ولا فی غیره علیٰ احدیٰ عشرة رکعة یصلّی أربعًا فلا تسأل عن حسنهنّ وطولهنّ، ثم یصلی أربعًا فلا تسأل عن حسنهنّ وطولهنّ، ثم یصلی ثلاثًا ...الخ. (بخاری ج:۱ ص:۲۶۹، باب فضل من قام رمضان).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

لوگ تنہا یا چھوٹی چھوٹی جماعتوں کی شکل میں پڑھا کرتے تھے، سب سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ایک اِمام پر جمع کیا (صحیح بخاری ج:۱ ص:۲۶۹، باب فضل من قام رمضان)۔ (۱)

اور یہ خلافتِ فاروقیؓ کے دُوسرے سال یعنی ۱۴ھ کا واقعہ ہے (تاریخ الخلفاء ص:۱۲۱، تاریخ ابنِ اثیر ج:۱ ص:۱۸۹)۔ (۲)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں کتنی رکعتیں پڑھی جاتی تھیں؟ اس کا ذکر حضرت سائب بن یزید صحابی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے، حضرت سائبؓ سے اس حدیث کو تین شاگرد نقل کرتے ہیں، ۱: حارث بن عبدالرحمٰن بن ابی ذباب، ۲: یزید بن خصیفہ، ۳: محمد بن یوسف، ان تینوں کی روایت کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔

۱:... حارث بن عبدالرحمٰن کی روایت علامہ عینیؒ نے شرحِ بخاری میں حافظ ابنِ عبدالبر کے حوالے سے نقل کی ہے:

"قال ابن عبدالبر: وروى الحارث بن عبدالرحمٰن بن ابى ذباب عن السائب بن يزيد قال: كان القيام على عهد عمر بثلث وعشرين ركعة، قال ابن عبدالبر: هذا محمول على ان الثلث للوتر." (عمدۃ القاری ج:۱۱ ص:۱۲۷)

ترجمہ:... "ابنِ عبدالبر کہتے ہیں کہ حارث بن عبدالرحمٰن بن ابی ذباب نے حضرت سائب بن یزیدؓ سے روایت کی ہے کہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں ۲۳ رکعتیں پڑھی جاتی تھیں، ابنِ عبدالبر کہتے ہیں کہ: ان میں بیس تراویح کی اور تین رکعتیں وتر کی ہوتی تھیں۔"

۲:... حضرت سائب کے دُوسرے راوی یزید بن خصیفہ کے تین شاگرد ہیں: ابنِ ابی ذئب، محمد بن جعفر اور اِمام مالک، اور یہ تینوں بالاتفاق بیس رکعتیں روایت کرتے ہیں۔

الف:... ابنِ ابی ذئب کی روایت اِمام بیہقیؒ کی سننِ کبریٰ میں درج ذیل سند کے ساتھ مروی ہے:

"اخبرنا ابوعبدالله الحسين بن محمد الحسين بن فنجويه الدينورى بالدامغان، ثنا احمد بن محمد بن اسحاق السنى، انبأنا عبدالله بن محمد بن عبدالعزيز البغوى، ثنا على بن الجعد انبأنا ابن ابى ذئب عن يزيد بن خصيفة عن السائب بن يزيد قال: كانوا يقومون على عهد عمر بن الخطاب رضى الله عنه فى شهر رمضان بعشرين ركعة، قال: وكانوا يقرئون بالمئين وكانوا يتوكون على عصيهم فى عهد عثمان بن عفان رضى الله عنه من شدة القيام." (سننِ کبریٰ ج:۲ ص:۴۹۶)

---

(۱) عن عبدالرحمٰن بن عبدٍ القارى أنه قال: خرجت مع عمر بن الخطاب ليلة فى رمضان إلى المسجد فإذا الناس أوزاع متفرقون يصلى الرجل لنفسه ويصلى الرجل فيصلى بصلاته الرهط، فقال عمر: إنى أرى لو جمعت هؤلاء على قارئ واحد لكان أمثل، ثم عزم فجمعهم على أُبيّ بن كعب. (بخارى ج:۱ ص:۲۶۹، باب فضل من قام رمضان).

(۲) ففى سنة أربع عشرة ..... وفيها جمع الناس على صلاة التراويح. (تاريخ الخلفاء ص:۱۰۴، فصل فى خلافته رضى الله عنه).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

''یعنی ابنِ ابی ذئب، یزید بن خصیلہ سے، اور وہ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں رمضان میں لوگ بیس رکعتیں پڑھا کرتے تھے، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں شدّتِ قیام کی وجہ سے اپنی لاٹھیوں پر ٹیک لگاتے تھے۔''

اس کی سند کو اِمام نوویؒ، اِمام عراقیؒ اور حافظ سیوطیؒ نے صحیح کہا ہے۔

(آثار السنن ص:۲۵۱، طبع مکتبہ امدادیہ ملتان، تحفۃ الاحوذی ج:۲ ص:۷۵)

ب:... محمد بن جعفر کی روایت اِمام بیہقیؒ کی دُوسری کتاب معرفۃ السنن والآثار میں حسبِ ذیل سند سے مروی ہے:

''اخبرنا ابو طاهر الفقيه، ثنا ابو عثمان البصري، ثنا ابو احمد محمد بن عبدالوهاب، ثنا خالد بن مخلد، ثنا محمد بن جعفر حدثني يزيد بن خصيفة عن السائب بن يزيد قال: كنا نقوم في زمن عمر بن الخطاب بعشرين ركعة والوتر۔''

(نصب الرایۃ ج:۲ ص:۱۵۴)

''یعنی محمد بن جعفر، یزید بن خصیفہ سے اور وہ سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ: ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں بیس رکعات اور وتر پڑھا کرتے تھے۔''

اس کی سند کو اِمام نوویؒ نے خلاصہ میں، علامہ سبکیؒ نے شرحِ منہاج میں اور علامہ علی قاریؒ نے شرحِ مؤطا میں صحیح کہا ہے (۱)

(آثار السنن ج:۲ ص:۵۴، تحفۃ الاحوذی ج:۲ ص:۷۵)۔

ج:... یزید بن خصیفہ سے اِمام مالکؒ کی روایت حافظؒ نے فتح الباری میں اور علامہ شوکانیؒ نے نیل الاوطار میں ذکر کی ہے۔ حافظؒ لکھتے ہیں:

''وروى مالك من طريق يزيد بن خصيفة عن السائب بن يزيد عشرين ركعة۔''

(فتح الباری ج:۴ ص:۲۵۳، مطبوعہ لاہور)

ترجمہ:... ''اور اِمام مالکؒ نے یزید بن خصیفہ کے طریق سے حضرت سائب بن یزید سے بیس رکعتیں نقل کی ہیں۔''

اور علامہ شوکانیؒ لکھتے ہیں:

''وفي المؤطا من طريق يزيد بن خصيفة عن السائب بن يزيد انها عشرين ركعة۔''

(نیل الاوطار ج:۳ ص:۵۳، مطبوعہ عثمانیہ، مصر ۱۳۵۷ھ)

---

(۱) واستدل لهم أيضًا بما روى البيهقي في سننه عن السائب بن يزيد قال: كنا نقوم في زمان عمر بن الخطاب بعشرين ركعة والوتر وصح اسناده السبكي في شرح المنهاج وعلى القارئ في شرح المؤطا۔ (تحفة الأحوذي ج:۲ ص:۷۵، واللفظ للتحفة، وأيضًا في آثار السنن ج:۲ ص:۵۴، طبع حقانيه ملتان).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

"مالک عن یزید بن خصیفہ عن السائب بن یزید" کی سند بعینہٖ صحیح بخاری ج:۱ ص:۳۱۲ پر موجود ہے، لیکن یہ روایت مجھے مؤطا کے موجودہ نسخے میں نہیں ملی، ممکن ہے کہ مؤطا کے کسی نسخے میں حافظؒ کی نظر سے گزری ہو، یا غیر مؤطا میں ہو، اور علامہ شوکانیؒ کا: "وفی المؤطا" کہنا سہو کی بنا پر ہو، فلیفتش!

۳:... حضرت سائب رضی اللہ عنہ کے تیسرے شاگرد محمد بن یوسف کی روایت میں ان کے شاگردوں کے درمیان اختلاف ہوا ہے، چنانچہ:

الف:... اِمام مالکؒ وغیرہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ نے اُبیؓ اور تمیم داری کو گیارہ رکعتیں پڑھانے کا حکم دیا تھا، جیسا کہ مؤطا اِمام مالکؒ میں ہے (مؤطا اِمام مالکؒ ص:۹۸، مطبوعہ نور محمد کراچی)۔ (۱)

ب:... ابنِ اسحاق ان سے تیرہ کی روایت نقل کرتے ہیں (فتح الباری ج:۴ ص:۲۵۴)۔ (۲)

ج:... اور داؤد بن قیس اور دیگر حضرات ان سے اکیس رکعتیں نقل کرتے ہیں (مصنف عبدالرزاق ج:۴ ص:۴۶۰)۔ (۳)

اس تفصیل سے معلوم ہوجاتا ہے کہ حضرت سائب کے دو شاگرد حارث اور یزید بن خصیفہ اور یزید کے تینوں شاگرد متفق اللفظ ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیس رکعات پر لوگوں کو جمع کیا تھا، جبکہ محمد بن یوسف کی روایت مضطرب ہے، بعض ان میں سے گیارہ نقل کرتے ہیں، بعض تیرہ اور بعض اکیس۔ اُصولِ حدیث کے قاعدے سے مضطرب حدیث حجت نہیں، لہٰذا حضرت سائب رضی اللہ عنہ کی صحیح حدیث وہی ہے جو حارث اور یزید بن خصیفہ رضی اللہ عنہ نے نقل کی ہے، اور اگر محمد بن یوسف کی مضطرب اور مشکوک روایت کو کسی درجے میں قابلِ لحاظ سمجھا جائے تو دونوں کے درمیان تطبیق کی وہی صورت متعین ہے جو اِمام بیہقی رحمہ اللہ نے ذکر کی ہے کہ گیارہ پر چند روز عمل رہا، پھر بیس پر عمل کا استقرار ہوا، چنانچہ اِمام بیہقی رحمہ اللہ دونوں روایتوں کو ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"ویمکن الجمع بین الروایتین، فانهم کانوا یقومون باحدی عشرة ثم کانوا یقومون بعشرین ویوترون بثلث۔" (سننِ کبریٰ ج:۲ ص:۴۹۶)

ترجمہ:... "دونوں روایتوں میں تطبیق ممکن ہے، کیونکہ وہ لوگ پہلے گیارہ پڑھتے تھے، اس کے بعد بیس رکعات تراویح اور تین وتر پڑھنے لگے۔"

اِمام بیہقی رحمہ اللہ کا یہ ارشاد کہ عہدِ فاروقیؓ میں صحابہؓ کا آخری عمل، جس پر استقرار ہوا، بیس تراویح تھا، اس پر متعدد شواہد و قرائن موجود ہیں۔

---

(۱) مالک عن محمد بن یوسف عن السائب ابن یزید أنه قال: أمر عمر بن الخطاب أُبیّ بن کعب وتمیما الداری أن یقوما للناس باحدیٰ عشرة رکعة۔ (مؤطا إمام مالک ص:۹۸، طبع نور محمد کتب خانه)۔

(۲) وأخرج من طریق محمد بن إسحاق حدثنی محمد بن یوسف عن جده السائب بن یزید قال: کنا نصلی زمن عمر فی رمضان ثلاث عشرة۔ (فتح الباری ج:۴ ص:۲۵۴، طبع دار نشر الکتب الإسلامیة لاهور)۔

(۳) عبدالرزاق عن داؤد بن قیس وغیره عن محمد بن یوسف عن السائب بن یزید: أن عمر جمع الناس فی رمضان علیٰ أُبیّ بن کعب، وعلیٰ تمیم الداری، علیٰ إحدیٰ وعشرین رکعة، یقرؤون بالمئین وینصرفون عند فروع الفجر۔ (باب قیام رمضان، مصنّف عبدالرزاق ج:۴ ص:۲۶۰، طبع مکتبه رشیدیه کوئٹه)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

اوّل:... اِمام مالکؒ جو محمد بن یوسف سے گیارہ کی روایت نقل کرتے ہیں، خود ان کا اپنا مسلک بیس یا چھتیس تراویح کا ہے، جیسا کہ چوتھی بحث میں آئے گا، اس سے واضح ہے کہ یہ روایت خود اِمام مالکؒ کے نزدیک بھی مختار اور پسندیدہ نہیں۔

دوم:... ابنِ اسحاق جو محمد بن یوسف سے تیرہ کی روایت نقل کرتے ہیں، وہ بھی بیس کی روایت کو اثبت کہتے ہیں، چنانچہ علامہ شوکانیؒ نے بیس والی روایت کے ذیل میں ان کا قول نقل کیا ہے:

"قال ابن اسحاق وھذا اثبت ما سمعت فی ذلک" (شوکانی، نیل الاوطار ج:۳ ص:۵۳)

ترجمہ:... "ابنِ اسحاق کہتے ہیں کہ: رکعاتِ تراویح کی تعداد کے بارے میں، میں نے جو کچھ سنا اس میں سب سے زیادہ ثابت یہی تعداد ہے۔"

سوم:... یہ کہ محمد بن یوسف کی گیارہ والی روایت کی تائید میں دُوسری کوئی اور روایت موجود نہیں، جبکہ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کی بیس والی روایت کی تائید میں دیگر متعدد روایتیں بھی موجود ہیں، چنانچہ:

۱:... یزید بن رومان کی روایت ہے کہ:

"کان الناس یقومون فی زمان عمر بن الخطاب فی رمضان بثلٰث وعشرین رکعة۔"

(مؤطا اِمام مالکؒ ص:۹۸، مطبوعہ نور محمد کراچی، سننِ کبریٰ ج:۲ ص:۴۹۶، قیام اللیل ص:۹۱، طبع جدید ص:۱۵۷)

ترجمہ:... "لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ۲۳ رکعتیں پڑھا کرتے تھے (بیس تراویح اور تین وتر)۔"

یہ روایت سند کے لحاظ سے نہایت قوی ہے، مگر مرسل ہے، کیونکہ یزید بن رومان نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا، تاہم حدیثِ مرسل (جبکہ ثقہ اور لائقِ اعتماد سند سے مروی ہو) اِمام مالک، اِمام ابوحنیفہؒ، اِمام محمدؒ اور جمہور علماء کے نزدیک مطلقاً حجت ہے، البتہ اِمام شافعیؒ کے نزدیک حدیثِ مرسل کے حجت ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ اس کی تائید کسی دُوسری مسند یا مرسل سے ہوئی ہو، چونکہ یزید بن رومان کی زیرِ بحث روایت کی تائید میں دیگر متعدد روایات موجود ہیں، اس لئے یہ باتفاق اہلِ علم حجت ہے۔

یہ بحث تو عام مراسیل باب میں تھی، مؤطا کے مراسیل کے بارے میں اہلِ حدیث کا فیصلہ یہ ہے کہ وہ سب صحیح ہیں۔ چنانچہ اِمام الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ حجۃ اللہ البالغہ میں لکھتے ہیں:

"قال الشافعی اصح الکتب بعد کتاب اللہ موطا مالک واتفق اھل الحدیث علی ان جمیع ما فیه صحیح علٰی رأی مالک ومن وافقه واما علٰی رأی غیره فلیس فیه مرسل ولا منقطع الا قد اتصل السند به من طریق اخری فلا جرم انها صحیحة من هذا الوجه وقد صنف فی زمان مالک موطات کثیرة فی تخریج احادیثه ووصل منقطعه مثل کتاب ابن ابی ذئب وابن عیینة والثوری ومعمر۔" (حجۃ اللہ البالغہ ج:۱ ص:۱۳۳، مطبوعہ منیریہ)

ترجمہ:... "اِمام شافعیؒ نے فرمایا کہ کتاب اللہ کے بعد اصح الکتب مؤطا اِمام مالکؒ ہے، اور اہلِ حدیث

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کا اس پر اتفاق ہے کہ اس میں جتنی روایتیں ہیں، وہ سب امام مالکؒ اور ان کے موافقین کی رائے پر صحیح ہیں۔ اور دُوسروں کی رائے پر اس میں کوئی مرسل اور منقطع روایت ایسی نہیں کہ دُوسرے طریقوں سے اس کی سند متصل نہ ہو، پس اس لحاظ سے وہ سب کی سب صحیح ہیں، اور امام مالکؒ کے زمانے میں مؤطا کی حدیثوں کی تخریج کے لئے اور اس کے منقطع کو متصل ثابت کرنے کے لئے بہت سے مؤطا تصنیف ہوئے، جیسے ابنِ ابی ذئب، ابنِ عیینہ، ثوری اور معمر کی کتابیں۔"

اور پھر بیس رکعات پر اصل استدلال تو حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے جس کے "صحیح" ہونے کی تصریح گزر چکی ہے، اور یزید بن رومان کی روایت بطور تائید ذکر کی گئی ہے۔

۲:... یحییٰ بن سعید انصاری کی روایت ہے کہ:

"ان عمر بن الخطاب امر رجلًا ان یصلی بهم عشرین رکعة۔"

(مصنف ابن ابی شیبہ ج:۲ ص:۳۹۳)

ترجمہ:... "حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ لوگوں کو بیس رکعتیں پڑھائے۔"

یہ روایت بھی سنداً قوی، مگر مرسل ہے۔

۳:... عبدالعزیز بن رفیع کی روایت ہے:

"کان ابیّ بن کعب یصلی بالناس فی رمضان بالمدینة عشرین رکعة و وتر بثلث۔" (مصنف ابن ابی شیبہ ج:۲ ص:۳۹۴)

ترجمہ:... "حضرت اُبیّ بن کعب رضی اللہ عنہ لوگوں کو مدینہ میں رمضان میں بیس رکعت تراویح اور تین وتر پڑھایا کرتے تھے۔"

۴:... محمد بن کعب قرظی کی روایت ہے کہ:

"کان الناس یصلون فی زمان عمر بن الخطاب فی رمضان عشرین رکعة یطیلون فیها القرائة ویوترون بثلث۔" (قیام اللیل ص:۹۱، طبع جدید ص:۱۵۷)

ترجمہ:... "لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں رمضان المبارک میں بیس رکعتیں پڑھتے تھے، ان میں طویل قرأت کرتے اور تین وتر پڑھتے تھے۔"

یہ روایت بھی مرسل ہے، اور قیام اللیل میں اس کی سند نہیں ذکر کی گئی۔

۵:... کنز العمال میں خود حضرت اُبیّ بن کعب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ:

"ان عمر بن الخطاب امره ان یصلی باللیل فی رمضان، فقال: ان الناس یصومون النهار ولا یحسنون ان یقرأوا فلو قرأت علیهم باللیل۔ فقال: یا امیر المؤمنین! هذا شیٔ لم

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

یکن. فقال: قد علمت ولکنه حسن. فصلی بهم عشرین رکعة۔"

(کنزالعمال طبع جدید بیروت ج:۸ ص:۴۰۹،حدیث:۲۳۴۷۱)

ترجمہ:..." حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو حکم دیا کہ وہ رمضان میں لوگوں کو رات کے وقت نماز پڑھایا کریں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: لوگ دن کو روزہ رکھتے ہیں، مگر خوب اچھا پڑھنا نہیں جانتے، پس کاش! تم رات میں ان کو قرآن سناتے۔ اُبیؓ نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! یہ ایک ایسی چیز ہے جو پہلے نہیں ہوئی۔ فرمایا: یہ تو مجھے معلوم ہے، لیکن یہ اچھی چیز ہے۔ چنانچہ اُبیؓ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو بیس رکعتیں پڑھائیں۔"

چہارم:... مندرجہ بالا روایات کی روشنی میں اہلِ علم اس کے قائل ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو بیس رکعات پر جمع کیا، اور حضراتِ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ان سے موافقت کی، اس لئے یہ بہ منزلہ اجماع کے تھا، یہاں چند اکابر کے ارشادات ذکر کئے جاتے ہیں:

اِمام ترمذیؒ لکھتے ہیں:

"واختلف اهل العلم فی قیام رمضان فرأی بعضهم ان یصلی احدی واربعین رکعة مع الوتر وهو قول اهل المدینة والعمل علی هذا عندهم بالمدینة واکثر اهل العلم علی ما روی عن علی وعمر وغیرهما من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم عشرین رکعة وهو قول سفیان الثوری وابن المبارک والشافعی، وقال الشافعی: وهکذا ادرکت ببلدنا بمکة یصلون عشرین رکعة۔" (سننِ ترمذی ج:۱ ص:۹۹)

ترجمہ:..." تراویح میں اہلِ علم کا اختلاف ہے، بعض وتر سمیت اکتالیس رکعت کے قائل ہیں، اہلِ مدینہ کا یہی قول ہے اور ان کے یہاں مدینہ طیبہ میں اسی پر عمل ہے، اور اکثر اہلِ علم بیس رکعت کے قائل ہیں، جو حضرت علی، حضرت عمر اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں۔ سفیان ثوریؒ، عبداللہ بن مبارکؒ اور شافعیؒ کا یہی قول ہے، اِمام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ: میں نے اپنے شہر مکہ مکرمہ میں لوگوں کو بیس رکعات ہی پڑھتے پایا ہے۔"

۲:... علامہ زرقانی مالکیؒ شرحِ مؤطا میں ابوالولید سلیمان بن خلف القرطبی الباجی المالکیؒ (متوفی ۴۹۴ھ) سے نقل کرتے ہیں:

"قال الباجی: فأمرهم اولًا بتطویل القراءة لأنه افضل، ثم ضعف الناس فأمرهم بثلث وعشرین فخفف من طول القراءة واستدرک بعض الفضیلة بزیادة الرکعات۔"

(شرح زرقانی علی المؤطا ج:۱ ص:۲۳۹)

ترجمہ:..." باجیؒ کہتے ہیں کہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پہلے ان کو تطویلِ قرأت کا حکم دیا تھا کہ وہ

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

افضل ہے، پھر لوگوں کا ضعف محسوس کیا تو ۲۳ رکعات کا حکم دیا، چنانچہ طولِ قرأت میں کمی کی اور رکعات کے اضافے کی فضیلت کی کچھ تلافی کی۔"

"قال الباجی: وکان الأمر علٰی ذٰلک الی یوم الحرة فثقل علیهم القیام فنقصوا من القراءة وزادوا الرکعات فجعلت ستًّا وثلاثین غیر الشفع والوتر۔"

(زرقانی شرح مؤطا ج:۱ ص:۲۳۹)

ترجمہ:..."باجیؒ کہتے ہیں کہ: یومِ حرہ تک بیس رکعات کا دستور رہا، پھر ان پر قیام بھاری ہوا تو قراءت میں کمی کر کے رکعات میں مزید اضافہ کر دیا گیا، اور وتر کے علاوہ ۳۶ رکعات ہو گئیں۔"

۳:...علامہ زرقانیؒ نے یہی بات حافظ ابنِ عبدالبرؒ (۳۶۸ھ، ۴۶۳ھ) اور ابو مروان عبدالملک بن حبیب القرطبی المالکیؒ (متوفی ۲۳۷ھ) سے نقل کی ہے (زرقانی شرح مؤطا ج:۱ ص:۲۳۹)۔

۴:...حافظ موفق الدین ابنِ قدامہ المقدسی الحنبلیؒ (متوفی ۶۲۰ھ) المغنی میں لکھتے ہیں:

"ولنا ان عمر رضی الله عنه لما جمع الناس علٰی ابیّ بن کعب کان یصلی لهم عشرین رکعة۔"

ترجمہ:..."ہماری دلیل یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب لوگوں کو ابیّ بن کعب رضی اللہ عنہ پر جمع کیا تو وہ ان کو بیس رکعتیں پڑھاتے تھے۔"

اس سلسلے کی روایات، نیز حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اثر ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"وهذا کالإجماع۔"

ترجمہ:..."اور یہ بہ منزلہ اجماعِ صحابہؓ کے ہے۔"

پھر اہلِ مدینہ کے ۳۶ رکعات کے تعامل کو ذکر کر کے لکھتے ہیں:

"ثم لو ثبت ان اهل المدینة کلهم فعلوه لکان ما فعله عمر واجمع علیه الصحابة فی عصره أولٰی بالإتباع۔

قال بعض اهل العلم انما فعل هذا اهل المدینة لأنهم ارادوا مساواة اهل مکة، فان اهل مکة یطوفون سبعًا بین کل ترویحتین فجعل اهل المدینة مکان کل سبع اربع رکعات، وما کان علیه اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم أولی وأحق أن یتبع۔"

(ابنِ قدامہ، المغنی مع الشرح الکبیر ج:۱ ص:۷۹۹)

ترجمہ:..."پھر اگر ثابت ہو کہ اہلِ مدینہ سب چھتیس رکعتیں پڑھتے تھے تب بھی جو کام حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا اور جس پر ان کے دور میں صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اجماع کیا، اس کی پیروی اَوْلٰی ہوگی۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

بعض اہلِ علم نے کہا ہے کہ: اہلِ مدینہ کا مقصود اس عمل سے اہلِ مکہ کی برابری کرنا تھا، کیونکہ اہلِ مکہ دو ترویحوں کے درمیان طواف کیا کرتے تھے، اہلِ مدینہ نے طواف کی جگہ دو ترویحوں کے درمیان چار رکعتیں مقرر کرلیں۔ بہرحال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا جو معمول تھا وہی اَوْلیٰ اور احق ہے۔"

۵:... امام محی الدین نوویؒ (متوفی ۶۷۶ھ) شرح مہذب میں لکھتے ہیں:

"واحتج اصحابنا بما رواه البيهقي وغيره بالاسناد الصحيح عن السائب بن يزيد الصحابي رضي الله عنه قال كانوا يقومون على عهد عمر بن الخطاب رضي الله عنه في شهر رمضان بعشرين ركعة. الحديث." (المجموع شرح مہذب ج:۴ ص:۳۲)

ترجمہ:... "ہمارے اصحاب نے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے جو امام بیہقی اور دیگر حضرات نے حضرت سائب بن یزید صحابی رضی اللہ عنہ سے بہ سندِ صحیح روایت کی ہے کہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں رمضان المبارک میں بیس رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔"

آگے یزید بن رومانؒ کی روایت ذکر کرکے امام بیہقی رحمہ اللہ کی تطبیق ذکر کی ہے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اثر ذکر کرکے اہلِ مدینہ کے فعل کی وہی توجیہ کی ہے جو ابنِ قدامہؒ کی عبارت میں گزر چکی ہے۔

۶:... علامہ شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی شافعیؒ (متوفی ۹۲۳ھ) شرحِ بخاری میں لکھتے ہیں:

"وجمع البيهقي بينهما بأنهم كانوا يقومون باحدى عشرة ثم قاموا بعشرين واوتروا بثلث وقد عدوا ما وقع في زمن عمر رضي الله عنه كالإجماع."

(ارشاد الساری ج:۳ ص:۴۲۶)

ترجمہ:... "اور امام بیہقی رحمہ اللہ نے ان دونوں روایتوں کو اس طرح جمع کیا ہے کہ وہ پہلے گیارہ پڑھتے تھے، پھر بیس تراویح اور تین وتر پڑھنے لگے، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جو معمول جاری ہوا اسے علماء نے بمنزلہ اجماع کے شمار کیا ہے۔"

۷:... علامہ شیخ منصور بن یونس بہوتی حنبلی (متوفی ۱۰۴۶ھ) "کشف القناع عن متن الاقناع" میں لکھتے ہیں:

"وهي عشرون ركعة لما روى مالك عن يزيد بن رومان قال: كان الناس يقومون في زمن عمر في رمضان بثلث وعشرين ركعة .... وهذا في مظنة الشهرة بحضرة الصحابة فكان اجماعًا." (کشف القناع عن متن الاقناع ج:۱ ص:۳۹۲)

ترجمہ:... "تراویح بیس رکعت ہیں، چنانچہ امام مالکؒ نے یزید بن رومانؒ سے روایت کیا ہے کہ: لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں رمضان میں ۲۳ رکعتیں پڑھا کرتے تھے..... اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا صحابہؓ کی موجودگی میں بیس کا حکم دینا عام شہرت کا موقع تھا، اس لئے یہ اجماع ہوا۔"

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

۸:... مسند الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ ''حجۃ اللہ البالغہ'' میں لکھتے ہیں:

''وزادت الصحابة ومن بعدهم فی قیام رمضان ثلثة اشیاء الإجتماع له فی مساجدهم وذالک لأنه یفید التیسیر علی خاصتهم وعامتهم، واداؤه فی اوّل اللیل مع القول بأن صلاة آخر اللیل مشهودة وهی افضل کما نبه عمر رضی الله عنه لهذا التیسیر الذی اشرنا الیه، وعدده عشرون رکعة.'' (حجۃ اللہ البالغہ ج:۲ ص:۱۸)

ترجمہ:... ''اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور ان کے بعد کے حضرات نے قیامِ رمضان میں تین چیزوں کا اضافہ کیا۔ ۱: اس کے لئے مساجد میں جمع ہونا، کیونکہ اس سے عام وخاص کو آسانی حاصل ہوتی ہے۔ ۲: اوّل شب میں ادا کرنا، باوجود اس بات کے قائل ہونے کے کہ آخرِ شب کی نماز میں فرشتوں کی حاضری ہوتی ہے، اور وہ افضل ہے، جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر متنبہ فرمایا، مگر اوّل شب کا اختیار کرنا بھی اسی آسانی کے لئے تھا جس کی طرف ہم نے اشارہ کیا۔ ۳: بیس رکعات کی تعداد۔''

۲:... تراویح عہدِ صحابہؓ وتابعینؒ میں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بیس تراویح کا معمول شروع ہوا تو بعد میں کم از کم بیس کا معمول رہا، بعض صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعینؒ سے زائد کی روایات تو مروی ہیں، لیکن کسی سے صرف آٹھ کی روایت نہیں۔

۱:... حضرت سائب رضی اللہ عنہ کی روایت اُوپر گزر چکی ہے، جس میں انہوں نے عہدِ فاروقیؓ میں بیس کا معمول ذکر کرتے ہوئے اسی سیاق میں عہدِ عثمانیؓ کا ذکر کیا ہے۔

۲:... ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ جن کا وصال عہدِ عثمانی کے اواخر میں ہوا ہے، وہ بھی بیس پڑھا کرتے تھے (قیام اللیل ص:۹۱، طبع جدید ص:۱۵۷)۔[1]

۳:... ''عن ابی عبدالرحمٰن السلمی عن علی رضی الله عنه انه دعا القراء فی رمضان فأمر منهم رجلًا یصلی بالناس عشرین رکعة وکان علی یوتر بهم.''

(سننِ کبریٰ بیہقی ج:۲ ص:۴۹۶)

ترجمہ:... ''ابوعبدالرحمٰن سلمی کہتے ہیں کہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رمضان میں قاریوں کو بلایا، پس ان میں ایک شخص کو حکم دیا کہ بیس رکعتیں پڑھایا کرے، اور وتر حضرت علی رضی اللہ عنہ خود پڑھایا کرتے تھے۔''

اس کی سند میں حماد بن شعیب پر محدثین نے کلام کیا ہے، لیکن اس کے متعدد شواہد موجود ہیں۔

ابوعبدالرحمٰن سلمیؒ کی یہ روایت شیخ الاسلام حافظ ابنِ تیمیہؒ نے منہاج السنۃ میں ذکر کی ہے اور اس سے استدلال کیا ہے کہ

---

(۱) قال الأعمش کان عبدالله بن مسعود رضی الله عنه یصلی عشرین رکعة ویوتر بثلاث ...إلخ۔ (قیام اللیل ص:۹۱)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جاری کردہ تراویح کو اپنے دورِ خلافت میں باقی رکھا (منہاج السنۃ ج:۴ ص:۲۲۴)۔[1]

حافظ ذہبیؒ نے المنتقیٰ مختصر منهاج السنّة (المنتقیٰ ص:۵۴۲) میں حافظ ابنِ تیمیہؒ کے اس استدلال کو بلانکیر ذکر کیا ہے، اس سے واضح ہے کہ ان دونوں کے نزدیک حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عہد میں بیس رکعات تراویح کا معمول جاری تھا۔

۴:... "عن عمرو بن قیس عن ابی الحسناء ان علیًا امر رجلًا یصلی بهم فی رمضان عشرین رکعة." (مصنف ابنِ ابی شیبہ ج:۲ ص:۳۹۳)

ترجمہ:... "عمرو بن قیس، ابوالحسناء سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ لوگوں کو رمضان میں بیس رکعتیں پڑھایا کرے۔"

۵:... "عن ابی سعد البقال عن ابی الحسناء ان علی بن ابی طالب رضی الله عنه امر رجلًا ان یصلی بالناس خمس ترویحات عشرین رکعة وفی هٰذا الاسناد ضعف."

(سننِ کبریٰ بیہقی ج:۲ ص:۴۹۵)

ترجمہ:... "ابوسعد بقال، ابوالحسناء سے نقل کرتے ہیں کہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ لوگوں کو پانچ ترویحے یعنی بیس رکعتیں پڑھایا کرے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: اس کی سند میں ضعف ہے۔"

علامہ ابن الترکمانی "الجوہر النقی" میں لکھتے ہیں کہ: ظاہر تو یہ ہے کہ اس سند کا ضعف ابوسعد بقال کی وجہ سے ہے، جو متکلم فیہ راوی ہے، لیکن مصنف ابنِ ابی شیبہ کی روایت میں (جو اُوپر ذکر کی گئی ہے) اس کا متابع موجود ہے، جس سے اس کے ضعف کی تلافی ہوجاتی ہے (ذیل سننِ کبریٰ ج:۲ ص:۴۹۵)۔[2]

۶:... "عن شتیر بن شکل وکان من اصحاب علی رضی الله عنه انه کان یومهم فی شهر رمضان بعشرین رکعة ویوتر بثلث."

(سننِ کبریٰ ج:۲ ص:۴۹۶، قیام اللیل ص:۹۱ طبع جدید ص:۱۵۷)

ترجمہ:... "شتیر بن شکل، جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے تھے، رمضان المبارک میں

---

(۱) وعن أبی عبدالرحمٰن السلمی أنّ علیًا دعا القراء فی رمضان فأمر رجلًا منهم یصلّی بالنّاس عشرین رکعة. (منهاج السُّنّة ج:۳ ص:۲۲۴، طبع المکتبة السلفیة لاهور). وفیه أیضًا: أنّ هٰذا لو کان قبیحًا منهیًا عنه لکان علیٌّ أبطله لمّا صار أمیر المؤمنین وهو بالکوفة فلما کان جاریًا فی ذالک مجری عمر دلّ علیٰ إستحباب ذالک.

(۲) قلت: الأظهر ان ضعفه من جهة أبی سعد سعید بن المرزبان البقال فإنه متکلم فیه فإن کان کذالک فقد تابعه علیه غیره قال ابن أبی شیبة فی المصنف ثنا وکیع عن الحسن بن صالح عن عمرو بن قیس عن أبی الحسناء أن علیًا أمر رجلًا یصلی بهم فی رمضان عشرین رکعة. (ذیل سنن الکبریٰ ج:۲ ص:۴۹۵، طبع دار الکتب العلمیة).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

لوگوں کو بیس رکعت تراویح اور تین وتر پڑھایا کرتے تھے۔"

اِمام بیہقی رحمہ اللہ نے اس اثر کو نقل کر کے کہا ہے: "وفی ذٰلک قوّة" (اور اس میں قوت ہے)، پھر اس کی تائید میں انہوں نے عبدالرحمٰن سلمی کا اثر ذکر کیا ہے جو اُوپر گزر چکا ہے۔[1]

۷:... "عن ابی الخصیب قال: کان یومنا سوید بن غفلة فی رمضان فیصلی خمس ترویحات عشرین رکعة." (سننِ کبریٰ ج:۲ ص:۴۹۶)

ترجمہ:... "ابوالخصیب کہتے ہیں کہ: سعید بن غفلہ ہمیں رمضان میں نماز پڑھاتے تھے، پس پانچ ترویحے بیس رکعتیں پڑھتے تھے۔"

"قال النیموی: واسنادہ حسن." (آثار السنن ج:۲ ص:۵۵ طبع ہند)

ترجمہ:... "علامہ نیمویؒ فرماتے ہیں کہ: اس کی سند صحیح ہے۔"

حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ کا شمار کبار تابعین میں ہے، انہوں نے زمانۂ جاہلیت پایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں اسلام لائے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہیں کی، کیونکہ مدینہ طیبہ اس دن پہنچے جس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین ہوئی، اس لئے صحابیت کے شرف سے مشرف نہ ہوسکے، بعد میں کوفہ میں رہائش اختیار کی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے خاص اصحاب میں تھے، ۸۰ھ میں ایک سو تیس برس کی عمر میں انتقال ہوا (تقریب التہذیب ج:۱ ص:۳۴۱)۔[2]

۸:... "عن الحارث انه کان یؤم الناس فی رمضان باللیل بعشرین رکعة ویوتر بثلٰث ویقنت قبل الرکوع." (مصنف ابن ابی شیبہ ج:۲ ص:۳۹۳)

ترجمہ:... "حارث، رمضان میں لوگوں کو بیس تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے اور رُکوع سے قبل قنوت پڑھتے تھے۔"

۹:... قیام اللیل میں عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ، سعید بن الحسن اور عمران العبدی سے نقل کیا ہے کہ وہ بیس راتیں بیس تراویح پڑھایا کرتے تھے اور آخری عشرہ میں ایک ترویحہ کا اضافہ کردیتے تھے (قیام اللیل ص:۹۲، طبع جدید ۱۵۸)۔

---

(۱) وفی ذالک قوة لما أخبرنا ..... عن أبی عبدالرحمٰن السلمی عن علیّ رضی الله عنه قال: دعا القراء فی رمضان فأمر منهم رجلًا یصلی بالناس عشرین رکعة قال وکان علی رضی الله عنه یوتر بهم وروی ذالک من وجه آخر عن علیّ. (سنن بیهقی ج:۲ ص:۴۹۶، طبع دار الکتب العلمیة، بیروت).

(۲) سوید بن غفلة، بفتح المعجمة والفاء، أبو امیة الجعفی، مخضرم، من کبار التابعین؛ قدم المدینة یوم دفن النبی صلی الله علیه وسلم، وکان مسلمًا فی حیاته، ثم نزل الکوفة ومات سنة ثمانین، وله مائة وثلاثون سنة. (تقریب التهذیب ج:۱ ص:۳۴۱، رقم:۲۶۰۳، طبع بیروت).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

حارث، عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ (متوفی ۹۶ھ)، اور سعید بن ابی الحسن (متوفی ۱۰۸ھ) تینوں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں۔

۱۰:... ابو البختری بھی بیس تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے (مصنف ابن ابی شیبہ ج:۲ ص:۳۹۳)۔(۱)

۱۱:... علی بن ربیعہ، جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں تھے، بیس تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے (مصنف ابن ابی شیبہ ج:۲ ص:۳۹۳)۔(۲)

۱۲:... ابن ابی ملیکہ (متوفی ۱۱۷ھ) بھی بیس تراویح پڑھاتے تھے (مصنف ابن ابی شیبہ ج:۲ ص:۳۹۳)۔(۳)

۱۳:... حضرت عطا (متوفی ۱۱۴ھ) فرماتے ہیں کہ: میں نے لوگوں کو وتر سمیت ۲۳ رکعتیں پڑھتے ہوئے پایا ہے (مصنف ابن ابی شیبہ ج:۲ ص:۳۹۳)۔(۴)

۱۴:... مؤطا امام مالکؒ میں عبدالرحمٰن بن ہرمز الاعرج (متوفی ۱۱۷ھ) کی روایت ہے کہ میں نے لوگوں کو اس حالت میں پایا ہے کہ وہ رمضان میں کفار پر لعنت کرتے تھے اور قاری آٹھ رکعتوں میں سورۂ بقرہ ختم کرتا تھا، اگر وہ بارہ رکعتوں میں سورۂ بقرہ ختم کرتا تو لوگ یہ محسوس کرتے کہ اس نے قرأت میں تخفیف کی ہے (مؤطا امام مالکؒ ص:۹۹)۔(۵)

اس روایت سے مقصود تو تراویح میں طولِ قرأت کا بیان ہے، لیکن روایت کے سیاق سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف آٹھ رکعات پر اکتفا نہیں کیا جاتا تھا۔

خلاصہ یہ کہ جب سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تراویح کی باقاعدہ جماعت جاری کی، ہمیشہ بیس یا زائد تراویح پڑھی جاتی تھیں، البتہ ایامِ حرہ (۶۳ھ) کے قریب اہلِ مدینہ نے ہر ترویحہ کے درمیان چار رکعتوں کا اضافہ کرلیا، اس لئے وہ وتر سمیت اکتالیس رکعتیں پڑھتے تھے، اور بعض دیگر تابعین بھی عشرۂ اخیرہ میں اضافہ کرلیتے تھے۔ بہرحال صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین وتابعینؒ کے دور میں آٹھ تراویح کا کوئی گھٹیا سے گھٹیا ثبوت نہیں ملتا، اس لئے جن حضرات نے یہ فرمایا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بیس

---

(۱) عن أبی البختری: أنه کان یصلی خمس ترویحات فی رمضان، ویوتر بثلاث۔ (المصنف لابن أبی شیبة ج:۵ ص:۲۲۴، حدیث نمبر:۷۷۶۸، طبع المجلس العلمی بیروت)۔

(۲) ان علی بن ربیعة کان یصلی بهم فی رمضان خمس ترویحات، ویوتر بثلاث۔ (المصنف لابن أبی شیبة ج:۵ ص:۲۲۴، حدیث نمبر:۷۷۷۲، طبع المجلس العلمی بیروت)۔

(۳) وکیع عن نافع بن عمر قال: کان ابن أبی ملیکة یصلی بنا فی رمضان عشرین رکعة۔ (المصنف لابن أبی شیبة ج:۵ ص:۲۲۳، ۲۲۴، حدیث نمبر:۷۷۶۵، طبع المجلس العلمی بیروت)۔

(۴) ابن نمیر عن عبدالملک عن عطاء قال: أدرکت الناس وهم یصلون ثلاثا وعشرین رکعة بالوتر۔ (المصنف لابن أبی شیبة ج:۵ ص:۲۲۴، حدیث نمبر:۷۷۷۰، طبع المجلس العلمی بیروت)۔

(۵) مالک عن داؤد بن الحصین أنه سمع الأعرج یقول: ما أدرکت الناس إلا وهم یلعنون الکفرة فی رمضان قال وکان القارئ یقرأ بسورة البقرة فی ثمان رکعات، فإذا قام بها فی اثنتی عشر رکعة رأی الناس أنه قد خفف۔ (مؤطا إمام مالک ص:۹۹، طبع نور محمد کتب خانه کراچی)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

تراویح پر صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجماع ہوگیا تھا، ان کا ارشاد مبنی برحقیقت ہے، کیونکہ حضراتِ سلف اس تعداد پر اضافے کے تو قائل تھے، مگر اس میں کمی کا قول کسی سے منقول نہیں، اس لئے یہ کہنا صحیح ہے کہ اس بات پر سلف کا اجماع تھا کہ تراویح کی کم سے کم تعداد بیس رکعات ہیں۔

۴:... تراویح اَئمہ اَربعہؒ کے نزدیک

اِمام ابوحنیفہؒ، اِمام شافعیؒ اور اِمام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک تراویح کی بیس رکعات ہیں، اِمام مالکؒ سے اس سلسلے میں دو روایتیں منقول ہیں، ایک بیس کی اور دُوسری چھتیس کی، لیکن مالکی مذہب کے متون میں بیس ہی کی روایت کو اختیار کیا گیا ہے۔ فقہِ حنفی کے حوالے دینے کی ضرورت نہیں، دُوسرے مذاہب کی مستند کتابوں کے حوالے پیش کئے جاتے ہیں۔

فقہِ مالکی:

قاضی ابوالولید ابن رشد مالکی (متوفی ۵۹۵ھ) بدایۃ المجتہد میں لکھتے ہیں:

"واختلفوا فی المختار من عدد الرکعات التی یقوم بها الناس فی رمضان فاختار مالک فی احد قولیه وابو حنیفة والشافعی واحمد وداؤد القیام بعشرین رکعة سوی الوتر، وذکر ابن القاسم عن مالک انه کان یستحسن ستًا وثلاثین رکعة والوتر ثلاث."

(بدایۃ المجتہد ج:۱ ص:۱۵۶، مکتبہ علمیہ لاہور)

ترجمہ:... "رمضان میں کتنی رکعات پڑھنا مختار ہے؟ اس میں علماء کا اختلاف ہے، اِمام مالکؒ نے ایک قول میں اور اِمام ابوحنیفہؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور داؤدؒ نے وتر کے علاوہ بیس رکعات کو اختیار کیا ہے، اور ابنِ قاسمؒ نے اِمام مالکؒ سے نقل کیا ہے کہ وہ تین وتر اور چھتیس رکعات تراویح کو پسند فرماتے تھے۔"

مختصر خلیل کے شارح علامہ شیخ احمد الدردیر المالکی (متوفی ۱۲۰۱ھ) لکھتے ہیں:

"وهی (ثلاث وعشرون) رکعة بالشفع والوتر کما کان علیه العمل (ای عمل الصحابة والتابعین، الدسوقی).

(ثم جعلت) فی زمن عمر بن عبدالعزیز (ستًا وثلاثین) بغیر الشفع والوتر لکن الذی جری علیه العمل سلفًا وخلفًا الأوّل." (شرح الکبیر الدردیر مع حاشیۃ الدسوقی ج:۱ ص:۳۱۵)

ترجمہ:... "اور تراویح، وتر سمیت ۲۳ رکعتیں ہیں، جیسا کہ اسی کے مطابق (صحابہؓ وتابعینؒ کا) عمل تھا، پھر حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے زمانے میں وتر کے علاوہ چھتیس کردی گئیں، لیکن جس تعداد پر سلف وخلف کا عمل ہمیشہ جاری رہا وہ اوّل ہے (یعنی بیس تراویح اور تین وتر)۔"

فقہِ شافعی:

اِمام محی الدین نوویؒ (متوفی ۶۷۶ھ) المجموع شرح مہذب میں لکھتے ہیں:

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

"(فرع) فی مذاهب العلماء فی عدد رکعات التراویح مذهبنا انها عشرون رکعة بعشر تسلیمات غیر الوتر وذالک خمس ترویحات والترویحة اربع رکعات بتسلیمتین هذا مذهبنا وبه قال ابو حنیفة واصحابه واحمد وداوٗد وغیرهم ونقله القاضی عیاض عن جمهور العلماء وحکی ان الأسود بن یزید رضی الله عنه کان یقوم بأربعین رکعة یوتر بسبع وقال مالک التراویح تسع ترویحات وهی ستة وثلاثون رکعة غیر الوتر۔"

(مجموع شرح مہذب ج:۴ ص:۳۲)

ترجمہ:... "رکعاتِ تراویح کی تعداد میں علماء کے مذاہب کا بیان۔ ہمارا مذہب یہ ہے کہ تراویح بیس رکعتیں ہیں، دس سلاموں کے ساتھ، علاوہ وتر کے۔ یہ پانچ ترویحے ہوئے، ایک ترویحہ چار رکعات کا دو سلاموں کے ساتھ۔ امام ابوحنیفہؒ اور ان کے اصحاب، امام احمدؒ اور امام داؤدؒ وغیرہ بھی اسی کے قائل ہیں، اور قاضی عیاضؒ نے اسے جمہور علماء سے نقل کیا ہے۔ نقل کیا گیا ہے کہ اسود بن یزید اکتالیس تراویح اور سات وتر پڑھا کرتے تھے، اور امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ: تراویح نو ترویحے ہیں، اور یہ وتر کے علاوہ چھتیس رکعتیں ہوئیں۔"

فقہِ حنبلی:

حافظ ابنِ قدامہ المقدسی الحنبلی (متوفی ۶۲۰ھ) المغنی میں لکھتے ہیں:

"والمختار عند ابی عبدالله رحمه الله فیها عشرون رکعة وبهذا قال الثوری وابو حنیفة والشافعی، وقال مالک ستة وثلاثون" (مغنی ابنِ قدامہ ج:۱ ص:۷۹۸، ۷۹۹، مع الشرح الکبیر)

ترجمہ:... "امام احمدؒ کے نزدیک تراویح میں بیس رکعتیں مختار ہیں۔ امام ثوریؒ، ابوحنیفہؒ اور شافعیؒ بھی اسی کے قائل ہیں، اور امام مالکؒ چھتیس کے قائل ہیں۔"

خاتمہ بحث، چند ضروری فوائد:

مسک الختام کے طور پر چند فوائد گوش گزار کرنا چاہتا ہوں، تاکہ بیس تراویح کی اہمیت ذہن نشین ہو سکے۔

۱:... بیس تراویح سنتِ مؤکدہ ہے:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں بیس تراویح جاری کرنا، صحابہ کرامؓ کا اس پر نکیر نہ کرنا، اور عہدِ صحابہؓ سے لے کر آج تک شرقاً وغرباً بیس تراویح کا مسلسل زیرِ تعامل رہنا، اس امر کی دلیل ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ دین میں داخل ہے، لقوله تعالیٰ: "ولیمکنن لهم دینهم الذی ارتضٰی لهم" (اللہ تعالیٰ خلفائے راشدینؓ کے لئے ان کے اس دین کو قرار و تمکین بخشیں گے، جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے پسند فرمالیا ہے)۔

الاختیار شرح المختار میں ہے:

"روی اسد بن عمرو عن ابی یوسف قال: سئلت ابا حنیفة رحمه الله عن التراویح

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

وما فعله عمر رضی الله عنه، فقال: التراویح سنة مؤکدة ولم یتخرصه عمر من تلقاء نفسه ولم یکن فیه مبتدعًا ولم یأمر به الّا عن اصل لدیه وعهد من رسول الله صلی الله علیه وسلم ولقد سن عمر هذا وجمع الناس علٰی أبیّ بن کعب فصلاها جماعة والصحابة متوافرون منهم عثمان وعلی وابن مسعود والعباس وابنه وطلحة والزبیر ومعاذ وأبیّ وغیرهم من المهاجرین والأنصار رضی الله عنهم اجمعین وما ردّ علیه واحد منهم بل ساعدوه ووافقوه وامروا بذٰلک۔"

(الاختیار لتعلیل المختار ج:۱ ص:۶۸، الشیخ الإمام ابی الفضل مجد الدین عبد الله بن محمود الموصلی الحنفی، متوفی ۶۸۳ھ)

ترجمہ:... "اسد بن عمرو، امام ابو یوسفؒ سے روایت کرتے ہیں کہ: میں نے حضرت امام ابو حنیفہؒ سے تراویح اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فعل کے بارے میں سوال کیا، تو انہوں نے فرمایا کہ: تراویح سنتِ مؤکدہ ہے، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنی طرف سے اختراع نہیں کیا، نہ وہ کوئی بدعت ایجاد کرنے والے تھے، انہوں نے جو حکم دیا وہ کسی اصل کی بنا پر تھا جو ان کے پاس موجود تھی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی عہد پر مبنی تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سنت جاری کی اور لوگوں کو اُبیّ بن کعبؓ پر جمع کیا، پس انہوں نے تراویح کی جماعت کرائی، اس وقت صحابہ کرامؓ کثیر تعداد میں موجود تھے، حضرات عثمان، علی، ابنِ مسعود، عباس، ابنِ عباس، طلحہ، زبیر، معاذ اُبیّ اور دیگر مہاجرین وانصار رضی اللہ عنہم اجمعین سب موجود تھے، مگر ایک نے بھی اس کو رَد نہیں کیا، بلکہ سب نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے موافقت کی اور اس کا حکم دیا۔"

۲:... خلفائے راشدینؓ کی جاری کردہ سنت کے بارے میں وصیتِ نبوی:

اُوپر معلوم ہو چکا ہے کہ بیس تراویح تین خلفائے راشدینؓ کی سنت ہے اور سنتِ خلفائے راشدینؓ کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

"انه من یعش منکم بعدی فسیری اختلافًا کثیرًا فعلیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدیین تمسکوا بها وعضوا علیها بالنواجذ، وایاکم ومحدثات الأمور فان کل محدثة بدعة وکل بدعة ضلالة۔" (رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وابن ماجہ، مشکوٰۃ ص:۳۰)

ترجمہ:... "جو شخص تم میں سے میرے بعد جیتا رہا وہ بہت سے اختلاف دیکھے گا، پس میری سنت کو اور خلفائے راشدینؓ مہدیین کی سنت کو لازم پکڑو، اسے مضبوط تھام لو اور دانتوں سے مضبوط پکڑ لو، اور نئی نئی باتوں سے احتراز کرو، کیونکہ ہر نئی بات بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے۔"

اس حدیث پاک سے سنتِ خلفائے راشدینؓ کی پیروی کی تاکید معلوم ہوتی ہے، اور یہ کہ اس کی مخالفت بدعت وگمراہی ہے۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

۳:...ائمہ اَربعہ کے مذاہب سے خروج جائز نہیں:

اُوپر معلوم ہو چکا ہے کہ ائمہ اَربعہ کم سے کم بیس تراویح کے قائل ہیں، ائمہ اَربعہ کے مذہب کا اتباع سوادِ اعظم کا اتباع ہے، اور مذاہبِ اَربعہ سے خروج، سوادِ اعظم سے خروج ہے، مسند الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ "عقد الجید" میں لکھتے ہیں:

"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اتبعوا السواد الأعظم. ولما اندرست المذاهب الحقة الّا هذا الأربعة كان اتباعها اتباعًا للسواد الأعظم، والخروج عنها خرجًا عن السواد الأعظم." (رواه ابن ماجه من حديث انسؓ، كما في مشكوٰة ص: ۳۰، وتمامه: "فانه من شذ شذ في النار." عقد الجيد ص: ۳۷ مطبوعہ ترکیہ)

ترجمہ:..." رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ: "سوادِ اعظم کی پیروی کرو!" اور جبکہ ان مذاہبِ اَربعہ کے سوا باقی مذاہبِ حقہ مٹ چکے ہیں تو ان کا اتباع سوادِ اعظم کا اتباع ہوگا، اور ان سے خروج سوادِ اعظم سے خروج ہوگا۔"

۴:...بیس تراویح کی حکمت:

حکمائے اُمت نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق بیس تراویح کی حکمتیں بھی ارشاد فرمائی ہیں، یہاں تین اکابر کے ارشادات نقل کئے جاتے ہیں:

۱:...البحر الرائق میں شیخ ابراہیم الحلبی الحنفی (متوفی ۹۵۶ھ) سے نقل کیا ہے:

"وذكر العلامة الحلبي ان الحكمة في كونها عشرين ان السنن شرعت مكملات للواجبات وهي عشرون بالوتر فكانت التراويح كذالك لتقع المساوات بن المكمل والمكمل انتهٰى." (البحر الرائق ج: ۲ ص: ۷۲)

ترجمہ:..." علامہ حلبیؒ نے ذکر کیا ہے کہ تراویح کے بیس رکعات ہونے میں حکمت یہ ہے کہ سنن، فرائض و واجبات کی تکمیل کے لئے مشروع ہوئی ہیں، اور فرائض پنج گانہ وتر سمیت بیس رکعات ہیں۔ لہٰذا تراویح بھی بیس رکعات ہوئیں، تاکہ مکمل اور مکمل کے درمیان مساوات ہو جائے۔"

۲:...علامہ منصور بن یونس حنبلیؒ (متوفی ۱۰۴۶ھ) کشف القناع میں لکھتے ہیں:

"والسر فيه ان الراتبه عشر فضوعفت في رمضان لأنه وقت جد."

(کشف القناع عن متن الاقناع ج: ۱ ص: ۳۹۲)

ترجمہ:..." اور بیس تراویح میں حکمت یہ ہے کہ سننِ مؤکدہ دس ہیں، پس رمضان میں ان کو دوچند کر دیا گیا، کیونکہ وہ محنت و ریاضت کا وقت ہے۔"

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

۳:... حکیم الاُمت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اس امر کو ذکر کرتے ہوئے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تراویح کی بیس رکعتیں قرار دیں، اس کی حکمت یہ بیان فرماتے ہیں:

"وذالک انهم رأوا النبی صلی الله علیه وسلم شرع للمحسنین احدی عشرة رکعة فی جمیع السنة فحکموا انه لَا ینبغی ان یکون حظ المسلم فی رمضان عند قصده الاقتحام فی لجة التشبه بالملکوت اقل من ضعفها." (حجۃ اللہ البالغہ ج:۲ ص:۱۸)

ترجمہ:... "اور یہ اس لئے کہ انہوں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے محسنین کے لئے (صلوٰۃ اللیل کی) گیارہ رکعتیں پورے سال میں مشروع فرمائی ہیں، پس ان کا فیصلہ یہ ہوا کہ رمضان المبارک میں جب مسلمان تشبہ بالملکوت کے دریا میں غوطہ لگانے کا قصد رکھتا ہے تو اس کا حصہ سال بھر کی رکعتوں کے دوگنا سے کم نہیں ہونا چاہئے۔"

تراویح کے لئے دُوسری مسجد میں جانا

سوال:... اپنے محلے کی مسجد کو چھوڑ کر دُوسری مسجد میں تراویح پڑھنے جانا کیسا ہے؟

جواب:... اگر اپنے محلے کی مسجد میں قرآن مجید ختم نہ ہوتا ہو، یا اِمام قرآن مجید غلط پڑھتا ہو تو تراویح کے لئے محلے کی مسجد کو چھوڑ کر دُوسری جگہ جانا جائز ہے۔(۱)

تراویح کے اِمام کی شرائط کیا ہیں؟

سوال:... تراویح پڑھانے کے لئے کس قسم کا حافظ ہونا چاہئے؟

جواب:... تراویح کی اِمامت کے لئے وہی شرائط ہیں جو عام نمازوں کی اِمامت کے لئے ہیں، اس لئے حافظ کا متبعِ سنت ہونا ضروری ہے، داڑھی منڈانے یا کترانے والے کو تراویح میں اِمام نہ بنایا جائے، اسی طرح معاوضہ لے کر تراویح پڑھانے والے کے پیچھے تراویح جائز نہیں، اس کے بجائے الم ترکیف کے ساتھ پڑھ لینا بہتر ہے۔(۲)

داڑھی منڈے حافظ کی اِقتدا میں تراویح پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے

سوال:... داڑھی کترے حافظ کے پیچھے نماز خواہ فرض ہو یا تراویح کا کیا حکم ہے؟ کیونکہ آج کل تراویح میں عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ کئی حافظ حضرات چھوٹی اور بغیر داڑھی کے تراویح پڑھاتے ہیں، اگر ان سے یہ عرض کیا جائے کہ آپ نے داڑھی کیوں نہیں رکھی؟ تو وہ یہ کہتے ہیں کہ داڑھی کی کوئی خاص اہمیت نہیں ہے، اگر اہمیت ہوتی تو سعودی عرب میں چھوٹی چھوٹی داڑھی ہے، مصر کا

---

(۱) واذا کان إمام مسجد حیة لَا یختم فله أن یترک إلٰی غیره. (البحر الرائق ج:۲ ص:۷۴، باب الوتر والنفل).

(۲) ویکره إمامة عبد ..... وفاسق (وفی الشامیة) أما الفاسق فقد عللو کراهة تقدیمه بأنه لَا یهتم لأمر دینه، وبأن فی تقدیمه للإمامة تعظیمه وقد وجب علیهم إهانته شرعًا ..إلخ. (ردالمحتار علی الدر المختار ج:۱ ص:۵۶۰، باب الإمامة).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

ملک بھی مسلمان ہے، لوگ ۹۵ فیصد کتراتے اور منڈواتے ہیں۔ صحیح جواب سے نوازیں۔

جواب:... داڑھی رکھنا واجب ہے۔ منڈانا یا کترانا (جبکہ ایک مشت سے کم ہو) بالاتفاق حرام ہے،[1] اور ایسے شخص کے پیچھے نماز، خواہ تراویح کی ہو پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے۔[2] گناہ اگر عام ہو جائے تو وہ ثواب نہیں بن جاتا، گناہ ہی رہتا ہے، اس لئے سعودیوں یا مصریوں کا حوالہ غلط ہے۔

نماز کی پابندی نہ کرنے والے اور داڑھی کترانے والے حافظ کی اِقتدا میں تراویح

سوال:... ایک حافظ قرآن پورے سال پابندی کے ساتھ نماز نہیں پڑھتا، مگر جب ماہِ رمضان آتا ہے تو کسی مسجد میں ختمِ قرآن سناتا ہے، سوال یہ ہے کہ ایسے حافظ کے پیچھے تراویح کی نماز پڑھنے کا شرعاً کیا حکم ہے؟ نیز ایک مٹھی کے اندر داڑھی کتروانے والا حافظ یعنی ایک مٹھی سے داڑھی کم ہو تو ایسے حافظ کے پیچھے نمازِ تراویح پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:... ایسے حافظ کو تراویح میں اِمام بنانا جائز نہیں، اس کے بجائے الم ترکیف کے ساتھ تراویح پڑھ لینا بہتر ہے۔[3]

معاوضہ طے کرنے والے حافظ کی اِقتدا میں تراویح ناجائز ہے

سوال:... اکثر حافظ صاحبان جن کے کھانے کمانے کا کوئی ذریعہ نہیں ہوتا، وہ باقاعدہ معاوضہ طے کر کے پھر تراویح پڑھانے کے لئے تیار ہوتے ہیں، کیا ایسی صورت میں جبکہ روزگار وغیرہ نہ ہو قرآنِ عظیم کو ذریعۂ آمدنی بنانا جائز ہے؟

جواب:... اُجرت لے کر تراویح پڑھانا جائز نہیں، اور ایسے حافظ کے پیچھے تراویح مکروہِ تحریمی ہے، اس کے بجائے الم ترکیف کے ساتھ پڑھ لینا بہتر ہے۔[4]

تراویح پڑھانے والے حافظ کو ہدیہ لینا کیسا ہے؟

سوال:... یہ تو ہمیں معلوم ہے کہ قرآنِ پاک سنا کر اُجرت لینا ناجائز ہے، لیکن اگر کوئی حافظ تراویح میں قرآنِ پاک سنائے اور کوئی اُجرت نہ لے، مگر مقتدی اپنی خوشی سے اسے کچھ رقم یا کوئی کپڑا وغیرہ کوئی چیز دے دیں، تو کیا یہ اس کے لئے جائز ہے یا نہیں؟

---

(۱) ولذا يحرم على الرجل قطع لحيته ...إلخ. (درمختار مع الشامي ج:۶ :۴۰۷، كتاب الحظر والإباحة) وأيضًا وأما الأخذ منها وهي دون ذلك كما يفعله بعض المغاربة ومخنثة الرجال فلم يبحه أحد وأخذ كلها فعل يهود الهند ومجوس الأعاجم. (الدر المختار مع الشامي ج:۲ ص:۴۱۸، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، مطلب في الأخذ من اللحية)، وأيضًا: حلق كردن لحيه حرام است وگزاشتن آں بقدر قبضه واجب است۔ (اشعة اللمعات شرح مشكوة ج:۱ ص:۲۲۸)۔

(۲،۳) ويكره إمامة عبد ..... وفاسق. وفي الشامية. أما الفاسق فقد عللوا كراهة تقديمه بأنه لا يهتم لأمر دينه، وبأن في تقديمه للإمامة تعظيمه وقد وجب عليهم إهانته شرعًا۔ (رد المحتار على الدر المختار ج:۱ ص:۵۶۰، باب الإمامة)۔

(۴) وأن القراءة لشيء من الدنيا لا تجوز وأن الآخذ والمعطي آثمان، لأن ذلك يشبه الإستئجار على القراءة ونفس الإستئجار عليها لا يجوز فكذا ما أشبه ..... ولا ضرورة في جواز الإستئجار على التلاوة ...إلخ. (فتاویٰ شامی ج:۲ ص:۷۳)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... جس علاقے میں حافظوں کو اُجرت دینے کا رواج ہو، وہاں ہدیہ بھی اُجرت ہی سمجھا جاتا ہے،[1] چنانچہ اگر کچھ نہ دیا جائے تو لوگ اس کا برا مناتے ہیں، اس لئے تراویح سنانے والے کو ہدیہ بھی نہیں لینا چاہئے۔

تراویح میں تیز رفتار حافظ کے پیچھے قرآن سننا کیسا ہے؟

سوال:... سورۃ مزمل کی ایک آیت کے ذریعہ تاکید کی گئی ہے کہ قرآن ٹھہر ٹھہر کر پڑھو، اس کے برعکس تراویح میں حافظ صاحبان اس قدر روانی سے پڑھتے ہیں کہ الفاظ سمجھ میں نہیں آتے، اگر وہ ایسا نہ کریں تو پورا قرآن وقتِ مقررہ پر ختم نہیں کر سکتے، باپ اور بیٹا دونوں حافظ ہیں، بیٹا باپ سے زیادہ روانی سے پڑھتا ہے، جس پر لوگوں نے باپ کو ''حافظ ریل'' اور بیٹے کو ''حافظ انجن'' کے لقب سے نوازا ہے، اور وہ اب اسی نام سے پہچانے جاتے ہیں، کیا تراویح میں اس طرح پڑھنا دُرست ہے؟

جواب:... تراویح کی نماز میں عام نمازوں کی نسبت ذرا تیز پڑھنے کا معمول تو ہے،[2] مگر ایسا تیز پڑھنا کہ الفاظ صحیح طور پر ادا نہ ہوں، اور سننے والوں کو سوائے یعلمون تعلمون کے کچھ سمجھ نہ آئے، حرام ہے، ایسے حافظ کے بجائے الم ترکیف سے تراویح پڑھ لینا بہتر ہے۔[3]

بغیر عذر کے تراویح بیٹھ کر پڑھنا کیسا ہے؟

سوال:... دیگر نفل کی طرح کیا تراویح بھی بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں؟

جواب:... تراویح بغیر عذر کے بیٹھ کر نہیں پڑھنی چاہئے، یہ خلافِ استحباب ہے، اور ثواب بھی آدھا ملے گا۔[4]

تراویح میں رُکوع تک، لگ بیٹھے رہنا مکروہ فعل ہے

سوال:... تراویح میں جب حافظ نیت باندھ کر قرأت کرتا ہے تو اکثر نمازی یونہی پیچھے بیٹھے یا ٹہلتے رہتے ہیں، اور جیسے ہی حافظ رُکوع میں جاتا ہے تو لوگ جلدی جلدی نیت باندھ کر نماز میں شریک ہو جاتے ہیں، یہ حرکت کہاں تک دُرست ہے؟

جواب:... تراویح میں ایک بار پورا قرآن مجید سننا ضروری اور سنتِ مؤکدہ ہے،[5] جو لوگ اِمام کے ساتھ شریک نہیں ہوتے

---

(۱) المعروف عرفًا كالمشروط شرطًا. (شرح المجلة لسليم رستم باز، ص:۳۷، المادة:۴۳، طبع كوئٹه).

(۲) وفي الدر: يقرأ في الفرض بالترسل حرفًا حرفًا، وفي التراويح بين بين وفي الشامية (قوله بين بين) أي بأن تكون بين الترسل والإسراع ...إلخ. (در مختار مع الشامي ج:۱ ص:۵۴۱، فصل في القراءة، طبع سعيد).

(۳) وشروط الإمامة للرجال الأصحاء ستة أشياء: الإسلام ..... والقراءة والسلامة من الأعذار كالرعاف الفاحش والتمتمة واللثغ ...إلخ. (فتاوىٰ شامي، باب الإمامة ج:۱ ص:۵۵۰)، وأيضًا ويكره الإسراع في القراءة ...إلخ. (عالمگيري ج:۱ ص:۱۱۷، كتاب الصلاة، فصل في التراويح، طبع رشيديه).

(۴) اتفقوا على أن أداء التراويح قاعدًا لا يستحب بغير عذر واختلفوا في الجواز، قال بعضهم يجوز وهو الصحيح إلا أن ثوابه يكون على النصف من صلاة القائم ...إلخ. (عالمگيري ج:۱ ص:۱۱۸، كتاب الصلاة، فصل في التراويح).

(۵) السُّنّة في التراويح إنما هو الختم مرة فلا يترك لكسل القوم كذا في الكافي. (عالمگيري ج:۱ ص:۱۱۷، فصل في التراويح).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

ان سے اتنا حصہ قرآنِ کریم کا فوت ہوجاتا ہے، اس لئے یہ لوگ نہ صرف ایک ثواب سے محروم رہتے ہیں، بلکہ نہایت مکروہ فعل کے مرتکب ہوتے ہیں، کیونکہ ان کا یہ فعل قرآنِ کریم سے اعراض کے مشابہ ہے۔ (۱)

تراویح میں قراءت کی مقدار

سوال:... تراویح میں کتنا قرآن پڑھنا چاہئے؟

جواب:... تراویح میں کم از کم ایک قرآن مجید ختم کرنا سنت ہے، لہٰذا اتنا پڑھا جائے کہ ۲۹ رمضان کو قرآنِ کریم پورا ہوجائے۔ (۲)

دو تین راتوں میں مکمل قرآن کر کے بقیہ تراویح چھوڑ دینا

سوال:... میرے بعض دوست ایسے ہیں جو کہ رمضان کی شروع کی ایک رات یا تین راتوں میں پورا قرآن شریف تراویح میں سن لیتے ہیں اور پھر بقیہ دنوں میں تراویح نہیں پڑھتے، کیا یہ دُرست ہے؟ دوسرے یہ کہ میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ پورا قرآن ایک رات میں سن کر باقی راتوں میں اِمام صاحب کے ساتھ فرض پڑھ کر تراویح خود اکیلے جلدی پڑھ لیتے ہیں، کیا یہ دُرست ہے؟

جواب:... تراویح پڑھنا مستقل سنت ہے، اور تراویح میں پورا قرآنِ کریم سننا الگ سنت ہے، جو شخص ان میں سے کسی ایک سنت کا تارک ہوگا وہ گناہگار ہوگا۔ (۳)

کیا سات روزہ تراویح جائز ہے جبکہ تلفظ بھی صحیح نہیں ہوتا؟

سوال:... کیا پانچ روزہ یا سات روزہ تراویح اِبتدائے اسلام سے رائج ہے یا ہم نے اپنی سہولت کے لئے اسلامی قدروں کو

---

(۱) وفی البحر عن الخانیة یکرہ للمقتدی أن یقعد فی التراویح فإذا أراد الإمام أن یرکع یقوم لأن فیه إظهار التکاسل فی الصلاة والتشبه بالمنافقین، قال تعالٰی: وإذا قاموا إلی الصلوٰة قاموا کسالٰی ...إلخ۔ (شامی ج:۲ ص:۴۸، کتاب الصلاة، مبحث صلاة التراویح، طبع سعید، البحر الرائق ج:۲ ص:۷۵، کتاب الصلاة).

(۲) وصرح فی الهدایة بأن أکثر المشائخ علٰی أن السُّنّة فیها الختم، وفی مختارات النوازل أنه یقرأ فی کل رکعة عشر آیات وهو الصحیح، لأن السُّنّة فیها الختم لأن جمیع عدد الرکعات فی جمیع الشهر ستمائة رکعة وجمیع آیات القرآن ستة آلاف (البحر الرائق ج:۲ ص:۷۴، أیضًا حلبی کبیر ص:۴۰۶)۔ (وأیضًا) وحُکِیَ ان المشائخ رحمهم الله تعالٰی جعلوا القرآن علٰی خمسمائة وأربعین رکوعًا، وأعلموا ذٰلک فی المصاحف حتی یحصل الختم فی لیلة السابع والعشرین ...إلخ. (عالمگیری ج:۱ ص:۱۱۸)۔ (وأیضًا) وما فی الخلاصة من انه یقرأ فی کل رکعة عشر آیات حتّٰی یحصل الختم فی لیلة السابع والعشرین ونحوه ...إلخ۔ (شامی ج:۲ ص:۴۶)۔ (وأیضًا) والجمهور علٰی أن السُّنّة الختم مرة فلا یترک لکسل القوم ویختم فی لیلة السابع والعشرین لکثرة الأخبار أنها لیلة القدر ...إلخ۔ (البحر الرائق ج:۲ ص:۷۴)۔

(۳) لو حصل الختم لیلة التاسع عشر أو الحادی والعشرین لا تترک التراویح فی بقیة الشهر لأنها سُنّة کذا فی الجوهرة النیرة الأصح أنه یکره له الترک کذا فی السراج الوهاج۔ (عالمگیری ج:۱ ص:۱۱۸، کتاب الصلاة، فصل فی التراویح).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

اپنی مرضی سے ڈھال لیا؟ جبکہ تلفظ اور صحیح ادائیگی نہایت ضروری ہے، یہاں یہ پتا ہی نہیں چلتا کہ پیش اِمام صاحب کیا پڑھ رہے ہیں بس قرآن ختم ہوگیا پانچ دنوں میں۔

جواب:... تراویح کی نماز پورے رمضان المبارک کی سنتِ مؤکدہ ہے[1] اور تراویح میں پورا قرآنِ کریم سننا ایک مستقل سنت ہے[2] جو حضرات پانچ یا سات دن میں قرآن مجید سن لیتے ہیں، وہ تراویح کی نماز سے فارغ نہیں ہوجاتے، بلکہ پورے رمضان تراویح ادا کرنا ان کے ذمے رہتا ہے۔[3]

تراویح میں قرآن سنانے کے لئے یہ شرط ہے کہ ایسا صاف پڑھا جائے کہ ایک ایک لفظ سمجھ میں آئے، جو لوگ اتنا تیز پڑھتے ہیں کہ کچھ پتا نہیں چلتا کہ کیا پڑھ رہے ہیں، وہ نہایت غلط کرتے ہیں، ان کا پڑھنا نہ پڑھنا برابر ہے، بلکہ اس طرح پڑھنا ثواب کے بجائے موجبِ وبال ہے۔[4]

رمضان کے چند دِن میں تراویح سننے والے بقیہ مہینے کی تراویح سے فارغ نہیں ہوجاتے

سوال:... اسلام نے نماز اور دیگر معمولات کو ایک نظام میں متعین کیا ہے اور وقت اور ادائیگیوں کے لئے ایک سسٹم ہے، پھر یہ کہ ہر جگہ خواہ وہ روڈ ہو، گلی ہو، ہر جگہ پانچ یا سات روز میں پورے مہینے کا کام نمٹادو اور اپنی اپنی دُکان داری میں لگ جاؤ، کیونکہ رمضان لوٹ کھسوٹ کا مہینہ ہے۔ میں نے اپنی زندگی کے تیس سال انڈیا میں ایسے نظام کو چلتے نہیں دیکھا۔

جواب:... نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، قربانی وغیرہ تمام عبادات کے اوقات وشرائط اِسلام نے مقرر کئے ہیں۔ میں اُوپر لکھ چکا ہوں کہ تراویح کی نماز بھی پورے رمضان المبارک میں سنت مؤکدہ ہے، وہ تین یا پانچ یا سات دن میں ادا نہیں ہوتی، البتہ قرآن مجید پورا سننے کی سنت اَدا ہوجاتی ہے، بشرطیکہ صحیح اور صاف پڑھا جائے۔ جو لوگ پانچ سات دن میں قرآنِ کریم سن کر پورے مہینے کے لئے فارغ ہوجاتے ہیں، وہ غلط کرتے ہیں۔ جو حفاظ پانچ سات دن میں قرآنِ کریم سناتے ہیں، ان پر لازم ہے کہ لوگوں کو یہ مسئلہ سمجھائیں کہ آپ لوگ پورے رمضان کی تراویح سے فارغ نہیں ہوگئے، بلکہ رمضان کی ہر رات کی تراویح آپ لوگوں کے ذمے لازم ہے۔[5]

نمازِ تراویح میں صرف بھولی ہوئی آیات کو دُہرانا بھی جائز ہے

سوال:... تراویح میں تلاوت کرتے کرتے اگر حافظ صاحب آگے نکل جائیں اور بعد میں معلوم ہو کہ بیچ میں کچھ آیتیں رہ گئی

---

(۱) ونفس التراويح سنة على الأعيان عندنا كما روى الحسن عن أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ. (عالمگیری ج:۱ ص:۱۱۶، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، طبع رشيديه).

(۲) السُّنَّة في التراويح إنما هو الختم مرة فلا يترك لكسل القوم. (عالمگیری ج:۱ ص:۱۱۷).

(۳) لو حصل ختم ليلة التاسع عشر أو الحادي والعشرين لَا تترك التراويح في بقية الشهر لأنها سُنَّة كذا في الجوهرة النيرة الأصح أنه يكره الترك كذا في السراج الوهاج. (عالمگیری ج:۱ ص:۱۲۱، طبع رشيديه).

(۴) ويكره الإسراع في القراءة وفي أداء الأركان. (عالمگیری ج:۱ ص:۱۱۷، فصل في التراويح).

(۵) لو حصل الختم ..... لَا تترك التراويح في بقية الشهر لأنها سُنَّة كذا في الجوهرة النيرة، الأصح أنه يكره له الترك كذا في السراج الوهاج. (عالمگیری ج:۱ ص:۱۱۸، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

ہیں، تو کیا ایسی صورت میں تلاوت کیا گیا پورا کلامِ پاک دُہرائے یا صرف چھوٹی ہوئی اور غلط پڑھی گئی آیتیں دُہرائے؟

جواب:... پورا لوٹانا افضل ہے، صرف اتنی آیتوں کا بھی پڑھ لینا جائز ہے۔ (۱)

تراویح میں خلافِ ترتیب سورتیں پڑھی جائیں تو کیا سجدۂ سہو لازم ہوگا؟

سوال:... تراویح میں الم ترکیف سے قل اعوذ برب الناس تک پڑھی جاتی ہیں، کیا ان کو سلسلے وار ہر رکعت میں پڑھا جائے؟ اگر بھول کر آگے پیچھے ہو جاتی ہے تو کیا سجدۂ سہو لازم ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب:... نماز میں سورتوں کو قصداً خلافِ ترتیب پڑھنا مکروہ ہے، مگر اس سے سجدۂ سہو لازم نہیں آتا، اور اگر بھول کر خلافِ ترتیب پڑھ لے تو کراہت بھی نہیں۔ (۲)

تراویح میں ایک مرتبہ بسم اللہ بلند آواز سے پڑھنا ضروری ہے

سوال:... بعض حافظ، قرآنِ کریم میں ایک مرتبہ ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' آواز کے ساتھ پڑھتے ہیں، اگر آہستہ پڑھی جائے تو کیا حرج ہے؟

جواب:... تراویح میں کسی سورۃ کے شروع میں ایک مرتبہ ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' کی آیت بھی بلند آواز سے پڑھ دینی چاہئے، کیونکہ یہ قرآنِ کریم کی ایک مستقل آیت ہے، اگر اس کو جہراً نہ پڑھا گیا تو مقتدیوں کا قرآنِ کریم کا سماع پورا نہیں ہوگا۔ (۳)

دورانِ تراویح ''قل ھو اللہ'' کو تین بار پڑھنا کیسا ہے؟

سوال:... دورانِ تراویح یا شبینہ تلاوتِ کلامِ پاک میں کیا ''قل ھو اللہ'' کی سورۃ کو تین بار پڑھنا چاہئے؟

جواب:... تراویح میں ''قل ھو اللہ'' تین بار پڑھنا جائز ہے، مگر بہتر نہیں، تاکہ اس کو سنتِ لازمہ نہ بنالیا جائے۔ (۴)

تراویح میں ختمِ قرآن کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

سوال:... تراویح میں جب قرآنِ پاک ختم کیا جاتا ہے تو بعض حفاظِ کرام آخری دوگانہ میں تین مرتبہ سورۂ اِخلاص، ایک

---

(۱) واذا غلط فی القراءة فی التراویح فترک سورة أو آیة وقرأ ما بعدها فالمستحب له أن یقرأ المتروکة ثم المقروءة لیکون علی الترتیب کذا فی فتاویٰ قاضیخان. (عالمگیری ج:۱ ص:۱۱۸، أیضًا فی حلبی کبیر ص:۴۰۷).

(۲) وفی الدر: ویکره الفصل بسورة قصیرة وأن یقرأ منکوسًا ..... ثم ذکر یتم وفی الشامیة (قوله ثم ذکر یتم) أفاد أن التنکیس أو الفصل بالقصیرة إنما یکره إذا کان عن قصد فلو سهوًا فلا کما فی شرح المنیة. (الدر المختار مع الشامی ج:۱ ص:۵۴۶، ۵۴۷، باب صفة الصلاة، مطلب الإستماع للقرآن فرض کفایة).

(۳) وذلک ان مذهب الجمهور انها من القرآن لتواترها فی محلها ..إلخ. (شامی ج:۱ ص:۴۹۱، وأیضًا فی البحر الرائق ج:۱ ص:۳۳۰، باب صفة الصلاة، طبع دار الکتب العلمیة).

(۴) قراءة قل هو الله أحد ثلاث مرات عند ختم القرآن لم یستحسنها بعض المشائخ، وقال الفقیه أبو اللیث هذا شیء استحسنه أهل القرآن وأئمة الأمصار فلا بأس به ...إلخ. (حلبی کبیر ص:۴۹۶، طبع سهیل اکیڈمی).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

مرتبہ سورۂ فلق، سورۃ الناس اور دُوسری رکعت میں البقرہ کا پہلا رُکوع پڑھتے ہیں، اور بعض حفاظ سورۂ اِخلاص کو صرف ایک مرتبہ پڑھتے ہیں اور آخری دو رکعتوں میں البقرہ کا پہلا رُکوع اور دُوسری رکعت میں سورۂ والصافات کی آخری آیات پڑھتے ہیں، ختمِ قرآن تراویح کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

جواب:... ویسے تو قرآن شریف سورۂ والناس پر ختم ہوجاتا ہے، لہٰذا اگر کوئی حافظ سورۃ الناس آخری رکعت میں پڑھیں اور سورۃ البقرہ شروع نہ کریں تو یہ دُرست ہے، لیکن جو حفاظِ کرام سورۃ الناس کے بعد بیسویں رکعت میں سورۃ البقرہ شروع کردیتے ہیں یا اُنیسویں رکعت میں سورۃ البقرہ اور بیسویں رکعت میں سورۂ والصافات کی آخری دُعائیہ آیات پڑھتے ہیں تو اگر اس طریقہ کو وہ لازمی نہیں سمجھتے ہیں تو اس طرح سے ختمِ قرآن کرنے میں کوئی حرج نہیں، بلکہ سورۃ الناس کے بعد سورۃ البقرہ شروع کرنے میں اس بات کی طرف لطیف سا اشارہ ہوتا ہے کہ تلاوتِ قرآن میں تسلسل ہونا چاہئے، اور حدیث شریف میں اس کی تعریف آئی ہے کہ آدمی قرآنِ کریم ختم کرکے دوبارہ شروع کردے، اس لئے یہ بہتر ہے کہ ایک قرآن ختم کرکے فوراً دُوسرا قرآن شروع کردیا جائے، البتہ اس طریقہ کو اگر لازمی سمجھا جائے تو دُرست نہیں۔ (۱)

تراویح میں اگر مقتدی کا رُکوع چھوٹ گیا تو کیا اس کی نماز ہوجائے گی؟

سوال:... تراویح میں اِمام صاحب نے کہا کہ دُوسری رکعت میں سجدہ ہے، لیکن دُوسری رکعت میں اِمام نے نہ جانے کس مصلحت کی بناپر سجدہ کی آیت تلاوت کرنے سے پہلے ہی رُکوع کرلیا، جبکہ مقتدی خاص طور پر جو کونوں اور پیچھے کی طرف تھے وہ دُوسری رکعت میں سجدہ کی بناپر سجدہ میں چلے گئے، لیکن جب اِمام نے ''سمع اللہ لمن حمدہ'' کہا تو وہ حیرت اور پریشانی میں کھڑے ہوئے اور اِمام ''اللہ اکبر'' کہتا ہوا سجدہ میں گیا تو مقتدی بھی سجدے میں چلے گئے، اور بقیہ نماز ادا کی۔ یعنی اِمام کی نماز تو دُرست رہی جبکہ مقتدیوں کا رُکوع چھوٹ گیا، اور انہوں نے سلام اِمام کے ساتھ ہی پھیرا، کیا مقتدیوں کی نماز دُرست ہوئی؟ اگر نہیں تو اس صورت میں مقتدیوں کو کیا کرنا چاہئے؟

جواب:... مقتدیوں کو چاہئے تھا کہ وہ اپنا رُکوع کرکے اِمام کے ساتھ سجدے میں شریک ہوجاتے، بہرحال رُکوع نماز میں فرض ہے، جب وہ چھوٹ گیا تو نماز نہیں ہوئی، ان حضرات کو چاہئے کہ اپنی دو رکعتیں قضا کرلیں۔ (۲)

---

(۱) وفی البولوالجیۃ من یختم القرآن فی الصلوٰۃ إذا فرغ من المعوّذتین فی الرکعۃ الأولیٰ یرکع ثم یقوم فی الرکعۃ الثانیۃ ویقرأ بفاتحۃ الکتاب وشیء من سورۃ البقرۃ لأن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: خیر الناس الحال المرتحل أی الخاتم المفتتح۔ (حلبی کبیر ص: ۴۹۴، تتمات فیما یکرہ من القرآن فی الصلاۃ، طبع سہیل اکیڈمی)۔

(۲) (قولہ ومتابعتہ لإمامہ فی الفروض) أی بأن یأتی بما معہ أو بعدہ، حتی لو رکع إمامہ ورفع فرکع ہو بعد، صح بخلاف ما لو رکع قبل إمامہ ورفع ثم رکع إمامہ ولم یرکع ثانیًا مع إمامہ أو بعدہ بطلت صلوٰتہ ...إلخ۔ (شامی ج: ۱ ص: ۴۵۰، کتاب الصلاۃ، مطلب الخروج بصنعہ، طبع ایچ ایم سعید)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

تراویح کی دُوسری رکعت میں بیٹھنا بھول جائے اور چار پڑھ لے تو کتنی تراویح ہوئیں؟

سوال:... دو رکعت نماز سنت تراویح کی نیت کر کے حافظ صاحب نے نماز شروع کی، دُوسری رکعت کے بعد تشہد میں نہیں بیٹھے، تیسری چوتھی رکعت پڑھی، پھر تشہد پڑھ کر سجدۂ سہو نکالا، نماز تراویح کی چاروں رکعت ہوگئیں یا دو سنت و نفل یا چاروں نفل؟

جواب:... صحیح قول کے مطابق اس صورت میں تراویح کی دو رکعتیں ہوئیں:

"فلو صلى الإمام أربعًا بتسليمة ولم يقعد في الثانية فاظهر الروايتين عن ابي حنيفة وابي يوسف عدم الفساد، ثم اختلفوا هل تنوب عن تسليمة او تسليمتين؟ قال ابو الليث تنوب عن تسليمتين، وقال ابو جعفر وابن الفضل تنوب عن واحدة وهو الصحيح، كذا في الظهيرية والخانية وفي المجتبى وعليه الفتوى۔" (البحر الرائق ج:۲ ص:۷۲)

تراویح کے دوران وقفہ

سوال:... تراویح کے دوران کتنا وقفہ کرنا چاہئے؟

جواب:... نمازِ تراویح کی ہر چار رکعت کے بعد اتنی دیر بیٹھنا جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھی گئی تھیں، مستحب ہے، لیکن اگر اتنی دیر بیٹھنے میں لوگوں کو تنگی ہو تو کم وقفہ کیا جائے۔[1]

عشاء کے فرائض تراویح کے بعد ادا کرنے والے کی نماز کا کیا حکم ہے؟

سوال:... ایک صاحب عشاء کے وقت مسجد میں داخل ہوئے، تو عشاء کی نماز ختم ہو چکی تھی، تراویح شروع تھیں، یہ حضرت تراویح میں شامل ہو گئے، بعد از تراویح عشاء کی فرض نماز مکمل کی، آیا اس طرح نماز ہوگئی یا نہیں؟ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ قصداً ایسا نہیں کیا، بلکہ لاعلمی کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔

جواب:... جو شخص ایسے وقت آئے کہ عشاء کی نماز ہو چکی ہو، اس کو لازم ہے کہ پہلے عشاء کے فرض اور سنتِ مؤکدہ پڑھ لے، بعد میں تراویح کی جماعت میں شریک ہو، ان صاحب کی نمازِ تراویح نہیں ہوئی، تراویح کی نماز عشاء کے تابع ہے،[2] اس کی مثال ایسے ہے جیسے بعد کی سنتیں کوئی شخص پہلے پڑھ لے تو ان کا لوٹانا ضروری ہوگا، مگر تراویح کی قضا نہیں۔[3]

---

(۱) (واما الإستراحة) في أثناء التراويح (فيجلس بين كل ترويحتين مقدار ترويحة) أي بين كل أربع ركعات ..... وهذا الإنتظار مستحب ...إلخ. (حلبي كبير ص: ۴۰۴، طبع سهيل اكيڈمي، لاهور).

(۲) ووقته أي وقت التراويح ..... وقال القاضي الإمام أبو علي النسفي الصحيح أن وقتها (بعد العشاء) لا تجوز قبلها ...إلخ. (حلبي كبير ص: ۴۰۳، طبع سهيل اكيڈمي لاهور).

(۳) واذا فاتت التراويح لا تقضى بجماعة والأصح إنها لا تقضى أصلًا ...إلخ. (البحر الرائق ج: ۲ ص: ۷۳، باب الوتر والنوافل، طبع دار المعرفة، بيروت، وأيضًا في الدر مع الشامي ج: ۲ ص: ۴۴، مبحث صلوٰة التراويح).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جماعت سے فوت شدہ تراویح وتروں کے بعد ادا کی جائے یا پہلے؟

سوال:... ہم اگر تراویح میں دیر سے پہنچتے ہیں تو پہلے عشاء کی نماز پڑھ کر امام کے ساتھ تراویح میں شامل ہوجاتے ہیں اور جو ہماری تراویح رہ جاتی ہے اس کو وتر کے بعد میں پڑھنا چاہئے یا وتر سے پہلے پڑھیں؟ اور اگر بقیہ تراویح نہ پڑھیں تو کوئی گناہ تو نہیں ہے؟

جواب:... وتر جماعت کے ساتھ پہلے پڑھ لیں، بعد میں باقی ماندہ تراویح پڑھیں۔[۱]

عشاء کی نماز باجماعت نہ پڑھی تو تراویح بھی بلا جماعت پڑھے

سوال:... اگر کسی مسجد میں نمازِ عشاء جماعت کے ساتھ نہ پڑھی گئی ہو تو وہاں تراویح جماعت سے پڑھنا کیسا ہے؟

جواب:... اگر عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ نہ ہوئی ہو تو تراویح بھی جماعت کے ساتھ نہ پڑھی جائے، کیونکہ تراویح عشاء کی نماز کے تابع ہے،[۲] البتہ اگر کچھ لوگ عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھ کر تراویح پڑھ رہے ہوں اور کوئی شخص بعد میں آئے تو وہ اپنی عشاء کی نماز الگ پڑھ کر تراویح کی جماعت میں شریک ہوسکتا ہے۔[۳]

کیا تراویح کی قضا پڑھنی ہوگی؟

سوال:... جہاز پر ہماری ڈیوٹی رات آٹھ بجے سے بارہ بجے تک ہوتی ہے، اس وقت ہم میں سے اکثر لوگ صرف عشاء کی نماز قضا کرتے ہیں، کیا اس وقت ہم صرف عشاء پڑھیں یا قضا تراویح بھی پڑھ سکتے ہیں؟

جواب:... عشاء کا وقت صبحِ صادق تک باقی رہتا ہے، اگر آپ ڈیوٹی سے پہلے عشاء نہیں پڑھ سکتے تو ڈیوٹی سے فارغ ہوکر بارہ بجے کے بعد جب عشاء کی نماز پڑھیں گے تو ادا ہی ہوگی، کیونکہ عشاء کو اس کے وقت کے اندر آپ نے ادا کرلیا،[۴] اور تراویح کی نماز کا وقت بھی عشاء سے لے کر صبحِ صادق سے پہلے تک ہے، اس لئے آپ لوگ جب عشاء کی نماز پڑھیں تو تراویح بھی پڑھ لیا کریں، اس وقت تراویح بھی قضا نہیں ہوگی، بلکہ ادا ہی ہوگی۔[۵] اگر کوئی شخص صبحِ صادق سے پہلے تراویح نہیں پڑھ سکا، اس کی تراویح قضا ہوگئی،

---

(۱) فلو فاته بعضها (أی التراویح) وقام الإمام إلی الوتر أوتر معه ثم صلّی ما فاته. (درمختار ج:۲ ص:۴۴).

(۲) ولو ترکوا الجماعة فی الفرض لیس لهم ان یصلوا التراویح جماعة لأنها تبع للجماعة ...إلخ. (البحر الرائق ج:۲ ص:۷۵، باب الوتر والنوافل، وأیضًا فی الدر المختار مع الشامی ج:۱ ص:۴۸).

(۳) أما لو صلیت بجماعة الفرض وکان رجل قد صلّی الفرض وحده فله أن یصلیها مع ذلک الإمام، لأن جماعتهم مشروعة فله الدخول فیها معهم لعدم المحذور ...إلخ. (شامی ج:۲ ص:۴۸، وأیضًا فی البحر الرائق ج:۲ ص:۷۵).

(۴) وأما آخر وقت العشاء فحین یطلع الفجر الصادق ...إلخ. (البدائع الصنائع ج:۱ ص:۱۲۴، وأیضًا فی الدر مع الشامی ج:۱ ص:۳۶۱، مطلب فی الصلوٰة الوسطی).

(۵) وقال عامتهم وقتها ما بعد العشاء إلی طلوع الفجر فلا تجوز قبل العشاء لأنها تبع للعشاء ...إلخ. (البدائع الصنائع ج:۱ ص:۲۸۸، وأیضًا در مختار مع الشامی ج:۲ ص:۴۴، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراویح).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

اب اس کی قضا نہیں پڑھ سکتا، کیونکہ تراویح کی قضا نہیں۔ (۱)

نمازِ تراویح سے قبل وتر پڑھ سکتا ہے

سوال:... تراویح سے پہلے وتر پڑھنا کیسا ہے؟

جواب:... وتر تراویح کے بعد پڑھنا افضل ہے، لیکن اگر پہلے پڑھ لے تب بھی دُرست ہے۔ (۲)

رمضان میں وتر بغیر جماعت کے ادا کرنا

سوال:... اگر ہم جلدی میں ہوں تو کیا تراویح پڑھنے کے بعد وتر بغیر جماعت کے پڑھے جاسکتے ہیں؟ اس سے بقیہ نماز پر تو کچھ اثر وغیرہ نہیں پڑے گا یا وتر باجماعت پڑھنا لازمی ہے؟

جواب:... رمضان المبارک میں وتر جماعت کے ساتھ پڑھنا افضل ہے، تنہا پڑھ لینا جائز ہے۔ (۳)

اکیلے تراویح ادا کرنا کیسا ہے؟

سوال:... اگر کوئی انسان نمازِ تراویح باجماعت ادا نہ کرسکے تو کیا وہ الگ پڑھ سکتا ہے؟

جواب:... اگر کسی عذر کی وجہ سے تراویح باجماعت نہیں پڑھ سکتا تو تنہا پڑھ لے، کوئی حرج نہیں۔ (۴)

گھر میں تراویح پڑھنے والا وتر چاہے آہستہ پڑھے چاہے جہراً

سوال:... کیا گھر میں تنہا پڑھنے والا بھی تراویح اور وتر جہراً پڑھے گا؟

جواب:... دونوں طرح سے جائز ہے، آہستہ بھی اور جہراً بھی۔ (۵)

نمازِ تراویح لاؤڈ اسپیکر پر پڑھنا

سوال:... لاؤڈ اسپیکر میں جو نمازِ تراویح بوجہ ضرورت پڑھی جاتی ہے، اس میں کیا کوئی کراہت ہے؟

---

(۱) والصحيح أنها لا تقضى، لأنها ليست بأكد من سنة المغرب والعشاء وتلك لا تقضى وكذلك هذه. (البدائع الصنائع ج:۱ ص:۲۹۰، وأيضًا درمختار مع الشامي ج:۲ ص:۴۴، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح).

(۲) ثم يوتر بهم ..... والأصح ان وقتها بعد العشاء إلى آخر الليل قبل الوتر وبعده ...إلخ. (الجوهرة النيرة ج:۱ ص:۱۰۰، وأيضًا درمختار مع الشامي ج:۲ ص:۴۴، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح).

(۳) وأما في رمضان فهي بجماعة أفضل من أدائها في منزله ...إلخ. (الجوهرة النيرة ج:۱ ص:۱۰۰، وأيضًا في الدر مع الشامي ج:۲ ص:۴۹، وأيضًا في الإختيار ج:۱ ص:۶۹).

(۴) أما لو تخلف عنها رجل من أفراد الناس وصلى في بيته فقد ترك الفضيلة ...إلخ. (شامي ج:۲ ص:۴۵، مبحث صلاة التراويح).

(۵) وفي الليل يتخير اعتبارا بالفرض في حق المنفرد وهذا لأنه مكمل له فيكون تبعا له. (هداية ج:۱ ص:۱۱۶، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، وأيضًا في الدر مع الشامي ج:۱ ص:۵۳۳، وأيضًا في فتح القدير ج:۱ ص:۲۳۰).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... ضرورت کی بنا پر ہو تو کوئی کراہت نہیں، لیکن ضرورت کی چیز بقدرِ ضرورت ہی اختیار کی جاتی ہے، لہٰذا لاؤڈ اسپیکر کی آواز مسجد تک محدود رہنی چاہئے، تراویح میں اُوپر کے اسپیکر کھول دینا جس سے پورے محلے کا سکون غارت ہو جائے، جائز نہیں۔ (۱)

تراویح میں اِمام کی آواز نہ سن سکے تب بھی پورا ثواب ملے گا

سوال:... تراویح میں زیادہ مخلوق ہونے کی وجہ سے اگر پیچھے والی صف قرآن نہ سن پائے تو کیا ثواب وہی ملے گا جو سامع کو مل رہا ہے؟

جواب:... جی ہاں! ان کو بھی پورا ثواب ملے گا۔

تراویح میں قرآن دیکھ کر پڑھنا صحیح نہیں

سوال:... کیا تراویح میں قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا جائز ہے؟

جواب:... تراویح میں قرآن مجید دیکھ دیکھ کر پڑھنا صحیح نہیں، اگر کسی نے ایسا کیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (۲)

تراویح میں قرآن ہاتھ میں لے کر سننا غلط ہے

سوال:... میں نے قرآنِ پاک حفظ کیا ہے، اور ہر ماہ رمضان میں بطور تراویح سنانے کا اہتمام بھی کرتی ہوں، لیکن جو خاتون میرا قرآن سنتی ہے وہ حافظ نہیں ہے، اور قرآن ہاتھ میں لے کر سنتی ہے، یا پھر کسی نابالغ حافظ لڑکے کو بطور سامع مقرر کر کے نفلوں میں یہ اہتمام کیا جا سکتا ہے؟ ہر دو صورت میں جائز صورت کیا ہے؟

جواب:... ہاتھ میں قرآن لے کر سننا تو غلط ہے، (۳) اور عورت کے لئے کسی نابالغ حافظ کو سامع بنانا بھی جائز نہیں ہے۔ (۴)

تراویح جیسے مردوں کے ذمہ ہے، ویسے ہی عورتوں کے ذمہ بھی ہے

سوال:... کیا تراویح کی نماز عورتوں کے لئے ضروری ہے؟ جو عورتیں اس میں کوتاہی کرتی ہیں ان کا کیا حکم ہے؟

جواب:... تراویح سنت ہے، اور تراویح کی نماز جیسے مردوں کے ذمہ ہے، ایسے ہی عورتوں کے ذمہ بھی ہے، مگر اکثر عورتیں اس میں کوتاہی اور غفلت کرتی ہیں، یہ بہت بُری بات ہے۔ (۵)

---

(۱) قال فی الدر: ویجهر الإمام وجوبًا بحسب الجماعة فإن زاد علیه أساء۔ وفی الشامیة تحت قوله فإن زاد علیه أساء، وفی الزاهدی عن أبی جعفر لو زاد علی الحاجة فهو أفضل إلّا إذا أجهد نفسه أو آذیٰ غیره قهستانی۔ (شامی ج: ۱ ص: ۵۳۲، فصل فی القراءة)۔

(۲، ۳) ولو قرأ المصلی من المصحف فصلوٰته فاسدة ...إلخ۔ (البدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۲۳۶)۔

(۴) ولا یصح إقتداء الرجل بالمرأة۔ وفی الشرح: أما غیر البالغ فإن کان ذکرًا تصح إمامته لمثله من ذکرًا وأنثیٰ وخنثیٰ، ویصح إقتداءه بالذکر مطلقًا فقط، وإن کان أنثیٰ تصح إمامتها لمثلها فقط۔ (فتاویٰ شامی ج: ۱ ص: ۵۷۷، باب الإمامة)۔

(۵) (التراویح سُنّة مؤکدة) لمواظبة الخلفاء الراشدین (للرجال والنساء) إجماعًا ...إلخ۔ (درمختار مع الشامی ج: ۲ ص: ۴۳، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراویح، طبع ایچ ایم سعید)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

تراویح کے لئے عورتوں کا مسجد میں جانا مکروہ ہے

سوال:... عورتوں کے لئے مسجد میں تراویح کا انتظام کرنا کیسا ہے؟ کیا وہ گھر میں نہیں پڑھ سکتیں؟

جواب:... بعض مساجد میں عورتوں کے لئے بھی تراویح کا انتظام ہوتا ہے، مگر اِمام ابوحنیفہؒ کے نزدیک عورتوں کا مسجد میں جانا مکروہ ہے، ان کا اپنے گھر پر نماز پڑھنا مسجد میں قرآن مجید سننے کی بہ نسبت افضل ہے۔ (۱)

عورتوں کا تراویح پڑھنے کا طریقہ

سوال:... عورتوں کا تراویح پڑھنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟ وہ تراویح میں کس طرح قرآنِ پاک ختم کریں؟

جواب:... کوئی حافظ محرَم ہو تو اس سے گھر پر قرآنِ کریم سن لیا کریں، اور نامحرَم ہو تو پسِ پردہ رہ کر سنا کریں، اگر گھر پر حافظ کا اِنتظام نہ ہو سکے تو الم ترکیف سے تراویح پڑھ لیا کریں۔ (۲)

کیا حافظِ قرآن عورت، عورتوں کی تراویح میں اِمامت کرسکتی ہے؟

سوال:... عورت اگر حافظ ہو کیا وہ تراویح پڑھا سکتی ہے؟ اور عورت کے تراویح پڑھانے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب:... عورتوں کی جماعت مکروہِ تحریمی ہے، اگر کرائیں تو اِمام آگے کھڑی نہ ہو، جیسا کہ اِمام کا مصلّٰی الگ ہوتا ہے، بلکہ صف ہی میں ذرا کو آگے ہو کر کھڑی ہو، (۳) اور عورت تراویح سنائے تو کسی مرد کو (خواہ اس کا محرَم ہو) اس کی نماز میں شریک ہونا جائز نہیں۔ (۴)

غیر رمضان میں تراویح

سوال:... ماہِ رمضان میں مجبوری کے تحت روزے رکھے جانے سے رہ جاتے ہیں، اور بعد میں جب یہ روزے رکھے جاتے ہیں تو کیا ان کے ساتھ نمازِ تراویح بھی پڑھی جاتی ہے کہ نہیں؟

جواب:... تراویح صرف رمضان میں پڑھی جاتی ہے۔ (۵)

---

(۱) (ولا يحضرن الجماعات) لقوله صلى الله عليه وسلم: صلاة المرأة في بيتها أفضل من صلاتها في حجرتها، وصلاتها في مخدعها أفضل من صلاتها في بيتها. فالأفضل لها ما كان أستر لها، لا فرق بين الفرائض وغيرها كالتراويح. (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح ص: ۱۲۶، فصل في بيان الأحق بالإمامة، وأيضًا في الشامية ج: ۱ ص: ۵۶۶).

(۲) أيضًا.

(۳) ويكره تحريمًا جماعة النساء ولو التراويح ..... فإن فعلن تقف الإمام وسطهن ...إلخ. (التنوير مع شرحه ج: ۱ ص: ۵۲۵، عالمگيري ج: ۱ ص: ۸۵، حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح ص: ۳۰۴).

(۴) ولا يجوز إقتداء رجل بامرأة هكذا في الهدايه. (عالمگيري ج: ۱ ص: ۸۵، الباب الخامس في الإمامة).

(۵) التراويح سنة مؤكدة، ويتبغي أن يجمع الناس في كل ليلة من شهر رمضان بعد العشاء. (الاختيار لتعليل المختار ج: ۱ ص: ۶۹، كتاب الصلاة، باب النوافل، فصل في التراويح، طبع دار المعرفة، بيروت).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

نفل کی نیت سے تراویح میں شامل ہونے والا بعد میں تراویح پڑھا سکتا ہے

سوال:... ایک قاری صاحب نے مسجد میں اِمام صاحب کے پیچھے رمضان المبارک میں تراویح میں نفل کی نیت سے سماعت کی، اور اس کے بعد خود بھی تراویح پڑھائی، کیا یہ طریقہ دُرست تھا؟

جواب:... قاری صاحب کا عمل صحیح تھا۔ (۱)

بھولنے اور لقمہ نہ لینے والے قاری کا کیا کریں؟

سوال:... ہماری مسجد میں جو اِمام صاحب ہیں، وہ عالمِ دِین بھی ہیں، اور حافظ اور قاری بھی، جب وہ اس مسجد میں تراویح پڑھانے تشریف لائے تو بہت سہو ہوتا تھا، اس کی انہوں نے یہ تاویل کی کہ میں پہلے صرف چند اَفراد کی اِمامت کیا کرتا تھا، اور یہاں بہت بڑی تعداد نمازیوں کی ہوتی ہے، اس لئے (شاید گھبراہٹ میں) بھول ہوتی ہے۔ لیکن اب کم وبیش دس سال اِمامت وتراویح پڑھاتے ہوئے ہوگئے ہیں، سہو نسبتاً بڑھتا جاتا ہے، اگر کوئی دُوسرا حافظ (ان کے مقرر کردہ سامع کے علاوہ) لقمہ دے تو قبول نہیں کرتے۔ اِنتظامیہ باوجود شکایت کے اپنے کو اس لئے مجبور پاتی ہے کہ ۱:... مکان رہنے کو دِیا ہے، جو مسجد کی ملکیت ہے، ۲:... شمالی علاقے سے تعلق ہے، انہوں نے اپنے ایک حلقے کو وسعت دے دی ہے، کم از کم اور کسی جھگڑے کے علاوہ مکان خالی نہ ہونے کا خطرہ لازمی محسوس کرتے ہیں، ان حالات میں مقتدی کیا کریں؟ گو اس مسجد میں بالائی منزل پر دُوسرے حافظ (کبھی نوآموز حافظ بھی) تراویح پڑھاتے ہیں، لیکن ضعیف لوگوں کو اُوپر چڑھنا بھی مشکل ہوتا ہے۔ کیا اب وہ لوگ الم ترکیف سے علیحدہ اپنی تراویح پوری کرسکتے ہیں؟

جواب:... اگر قاری صاحب بہ کثرت بھولتے ہیں، اور پیچھے سے لقمہ بھی نہیں لیتے، تو ان کے بجائے دُوسرے آدمی کو مقرر کرنا چاہئے۔ (۲) لوگوں کا قرآن سننے سے محروم رہنا افسوس کی بات ہوگی۔ لیکن اگر قاری صاحب کے پیچھے کھڑے ہونے کا تحمل نہیں، تو اپنی تراویح کرالیا کریں، بہتر ہے کہ ان کے لئے کسی الگ جگہ جماعت کا اِنتظام کردیا جائے۔

---

(۱) لَا بأس لغير الإمام أن يصلي في مسجدين، لأنه إقتداء المتطوع بمن يصلي السُّنّة وأنه جائز كما لو صلى المكتوبة ثم أدرك الجماعة ودخل فيها ... إلخ. (بدائع ج: ۱ ص: ۲۹۰، فصل: وأما بيان سننها أي التراويح).

(۲) لَا ينبغي أن يقدموا في التراويح الخوشخوان ولكن يقدموا الدرستخوان ... إلخ. (عالمگيري ج: ۱ ص: ۱۱۸، الباب التاسع في النوافل). ويكره الإسراع في القراءة وفي أداء الأركان. (أيضًا ج: ۱ ص: ۱۱۸، فصل وأما شرائط الأركان، كتاب الصلاة).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

نفل نمازیں

نفل اور سنتِ غیر مؤکدہ میں فرق

سوال: نفل نماز اور نماز سنتِ غیر مؤکدہ میں کیا فرق ہے؟ جبکہ دونوں کے لئے یہی بتایا جاتا ہے کہ اگر پڑھ لو تو ثواب، اور نہ پڑھو تو کوئی گناہ نہیں۔

جواب: سنتِ غیر مؤکدہ اور نفل قریب قریب ہیں، ان میں کوئی زیادہ فرق نہیں، البتہ یہ فرق ہے کہ سننِ غیر مؤکدہ منقول ہیں، اس لئے ان کا درجہ بطورِ خاص مستحب ہے، اور دُوسرے نوافل منقول نہیں، اس لئے ان کا درجہ عام نفلی عبادت کا ہے۔ (۱)

کیا پنج وقتہ نماز کے علاوہ بھی کوئی نماز ہے؟

سوال: قرآنِ کریم میں صرف پانچ وقت کی نماز کے لئے کہا گیا ہے، یا زیادہ بھی پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: پانچ وقت کی نمازیں تو ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہیں، (۲) ان کے علاوہ نفلی نمازیں ہیں، وہ جتنی چاہے پڑھے، بعض خاص نمازوں کا ثواب بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے، مثلاً: تہجد کی نماز، (۳) اشراق، (۴) چاشت، (۵)

---

(۱) أقول فلا فرق بين النفل وسنن الزوائد من حيث الحكم لأنه لا يكره ترك كل منهما ..... فالنفل ما ورد به دليل ندب عمومًا أو خصوصًا ولم يواظب عليه النبي صلى الله عليه وسلم ولذا كان دون سنة الزوائد كما صرح به في التنقيح. (فتاوىٰ شامية ج: ۱ ص: ۱۰۳، مطلب في السُّنة وتعريفها).

(۲) عن عبادة بن الصامت رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: خمس صلوات افترضهن الله تعالىٰ، من أحسن وضوءهنّ وصلاهنّ لوقتهنّ وأتم ركوعهنّ وخشوعهنّ كان له على الله عهد أن يغفر له، ومن لم يفعل فليس له على الله عهد إن شاء غفر له وإن شاء عذبه. رواه أحمد وأبوداؤد وروى مالك والنسائي نحوه. (مشكوٰة ص: ۵۹، الفصل الثاني، كتاب الصلوٰة).

(۳) عن أبي أمامة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: عليكم بقيام الليل فإنه دأب الصالحين قبلكم وهو قربة لكم إلىٰ ربكم ومكفرة للسيئات ومنهاة عن الإثم. رواه الترمذي. (مشكوٰة ص: ۱۰۹، الفصل الثاني، باب التحريض على القيام).

(۴) عن معاذ بن أنس الجهني رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من قعد في مصلاه حين ينصرف من صلوٰة الصبح حتىٰ يسبّح ركعتي الضحىٰ لا يقول إلا الخير غفر له خطاياه وإن كانت أكثر من زبد البحر. رواه أبوداؤد. (مشكوٰة ص: ۱۱۶، الفصل الثاني، باب صلوٰة الضحىٰ).

(۵) عن أمّ هانئ رضي الله عنها قالت: أن النبي صلى الله عليه وسلم دخل بيتها يوم فتح مكة فاغتسل وصلّى ثماني ركعات فلم أر صلوٰة قط أخف منها غير أنه يتم الركوع والسجود. وقالت في رواية أخرىٰ: وذلك ضحىً. متفق عليه. (مشكوٰة ص: ۱۱۵، الفصل الأوّل، باب صلوٰة الضحىٰ).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

اَوّابین[1]، نمازِ اِستخارہ[2]، نمازِ حاجت[3] وغیرہ۔

اِشراق، چاشت، اوّابین اور تہجد کی رکعات

سوال:... نوافل نمازوں مثلاً: اِشراق، چاشت، اوّابین اور تہجد میں کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ کتنی رکعات پڑھی جاسکتی ہیں؟

جواب:... نوافل میں کوئی پابندی نہیں، جتنی رکعتیں چاہیں پڑھیں، حدیث شریف میں ان نمازوں کی رکعات حسبِ ذیل منقول ہیں:

اِشراق:... چار رکعتیں۔[4] چاشت:... آٹھ رکعتیں۔[5]

اَوّابین:... چھ رکعتیں۔[6] تہجد:... بارہ رکعتیں۔[7]

نمازِ نفل اور سنتیں جہراً پڑھنا

سوال:... نمازِ نفل اور سنتیں جہراً پڑھ سکتے ہیں یا دونوں میں سے کوئی ایک؟ اگر نوافل یا سنتیں جہراً پڑھ لی جائیں تو سجدۂ سہو کرنا لازم ہوگا؟

جواب:... رات کی سنتوں اور نفلوں میں اختیار ہے کہ خواہ آہستہ پڑھے یا جہراً پڑھے، اس لئے رات کی سنتوں اور نفلوں میں

---

(۱) عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: من صلّی بعد المغرب ست ركعات لم يتكلم فيما بينهنّ بسوء عدلن له بعبادة ثنتی عشرة سنة. رواه الترمذی۔ (مشكوٰة ص:۱۰۴، الفصل الثانی، باب السنن).

(۲) عن جابر رضی الله عنه قال: كان رسول الله صلی الله عليه وسلم يعلمنا الإستخارة فی الأمور كما يعلمنا السورة من القرآن، يقول: إذا همّ أحدكم بالأمر فليركع ركعتين من غير الفريضة ثم ليقل: اللّٰهم إنی أستخيرك بعلمك وأستقدرك بقدرتك ...إلخ۔ (مشكوة ص:۱۱۶، الفصل الأوّل، باب التطوع).

(۳) عن عبدالله بن أبی أوفیٰ رضی الله عنه قال. قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: من كان له حاجة إلی الله أو إلی أحد من بنی آدم فليتوضأ فليحسن الوضوء ثم ليصل ركعتين ثم ليثن علی الله تعالیٰ وليصل علی النبی صلی الله عليه وسلم ...إلخ۔ (مشكوة ص:۱۱۷، الفصل الثانی، باب التطوع).

(۴) عن معاذة قالت: سألت عائشة كم كان رسول الله صلی الله عليه وسلم يصلّی صلوٰة الضحیٰ؟ قالت: أربع ركعات ويزيد ما شاء الله۔ رواه مسلم۔ (مشكوٰة ص:۱۱۵، باب صلوٰة الضحیٰ، الفصل الأوّل).

(۵) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۵ ملاحظہ فرمائیں۔

(۶) ایضاً حاشیہ نمبر ۱۔

(۷) وفی رواية: إن صلوٰته بالليل خمس عشرة ركعة ..... وفی أخریٰ سبع عشرة ..... كان يصلی صلی الله عليه وسلم سبع عشرة ركعة من الليل ...إلخ۔ (معارف السنن ج:۴ ص:۱۳۳، بيان أكثر صلاته بالليل وأقل ما ثبت). أيضًا ان ابن عباس أخبره أنه بات عند ميمونة وهی خالته ..... ثم قام رسول الله صلی الله عليه وسلم إلی شنّ معلّقة فتوضأ فأحسن الوضوء ..... ثم صلّی ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم أوتر ثم اضطجع حتّی جآءه المؤذّن فقام فصلی ركعتين ثم خرج فصلی الصبح۔ (صحيح بخاری ج:۱ ص:۱۳۵، باب ما جاء فی الوتر).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جہراً پڑھنے سے سجدۂ سہو لازم نہیں ہوتا، دن کی سنتوں اور نفلوں میں جہراً پڑھنا دُرست نہیں، بلکہ آہستہ پڑھنا واجب ہے۔[1] اور اگر بھول کر تین آیتیں یا اس سے زیادہ پڑھ لیں تو سجدۂ سہو لازم ہوگا یا نہیں؟ اس میں اختلاف ہے، قواعد کا تقاضا یہ ہے کہ سجدۂ سہو واجب ہونا چاہئے اور یہی احتیاط کا مقتضا ہے۔[2]

نوافل میں خلافِ ترتیب سورتیں پڑھنا

سوال:... نوافل میں اگر کوئی سورت ترتیبِ عثمانی کے خلاف پڑھی جائے تو کوئی مضائقہ تو نہیں؟ اور کیا سنت مؤکدہ میں بھی اس حکم کے ماتحت جائز ہے یا نہیں؟

جواب:... بلا قصد اگر ایسا ہو جائے تو کوئی حرج نہیں، قصداً ایسا کرنا مکروہ ہے۔[3]

نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا کیسا ہے؟

سوال:... میں نفل اکثر بیٹھ کر پڑھتی ہوں، میں یہ آپ کو سچ بتادوں کہ نماز بہت کم پڑھتی ہوں، لیکن جب بھی پڑھتی ہوں تو اس کے ساتھ نفل ضرور پڑھتی ہوں، گزارش یہ ہے کہ میں نفل کھڑے ہو کر جس طرح فرض اور سنت پڑھتے ہیں، اسی طرح پڑھتی تھی، لیکن میری خالہ اور نانی نے کہا کہ نفل ہمیشہ بیٹھ کر پڑھتے ہیں، اور اکثر لوگوں نے کہا کہ نفل بیٹھ کر پڑھتے ہیں، مجھے تسلی نہیں ہوئی، آپ یہ بتائیں کہ نفل کس طرح پڑھنے چاہئیں؟

جواب:... آپ کی خالہ اور نانی غلط کہتی ہیں، یہ لوگوں کی اپنی ایجاد ہے کہ تمام نمازوں میں وہ پوری نماز کھڑے ہو کر پڑھتے ہیں، مگر نفل بیٹھ کر پڑھتے ہیں۔ نفل بیٹھ کر پڑھنے کی اجازت ضرور ہے، لیکن بیٹھ کر نفل پڑھنے سے ثواب آدھا ملتا ہے، اس لئے نفل کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے۔[4] پنج وقتہ نماز کی پابندی ہر مسلمان کو کرنی چاہئے، اس میں کوتاہی کرنا دُنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کے غضب و لعنت کا موجب ہے۔[5]

---

(۱) فإن كان متنفلًا إن كان في النهار يخافت وإن كان في الليل يخير بين الجهر والمخافة والجهر أفضل ...إلخ. (خلاصة الفتاوىٰ ج:۱ ص ۹۴، كتاب الصلاة، طبع رشيديه كوئٹه).

(۲) وقال في الفتح: فحيث كانت المخافة واجبة على المنفرد ينبغي أن يجب بتركها السجود اهـ فتأمل. (شامي ج:۱ ص:۵۳۳، كتاب الصلاة، فصل القراءة).

(۳) ويكره أن يقرأ في الثانية سورة فوق التي قرأها في الأولىٰ، لأن فيه ترك الترتيب الذي أجمع عليه الصحابة هذا إذا كان قصدًا وأما سهوًا فلا. (حلبي كبير ص:۴۹۴، تتمات فيما يكره من القرآن في الصلاة وما لا يكره ...إلخ).

(۴) ويتنفل مع قدرته على القيام قاعدًا ..... وفيه أجر غير النبي صلى الله عليه وسلم على النصف إلا بعذر. درمختار. وفي الشامي ويؤيده حديث البخاري من صلّى قائمًا فهو أفضل، ومن صلّى قاعدًا فله نصف أجر القائم ...إلخ. (درمختار مع الشامي ج:۲ ص:۳۶، ۳۷، باب الوتر والنوافل، مبحث المسائل الستة عشرية).

(۵) وفي حديث معاذ أوصاني رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا تتركن صلوٰة مكتوبة متعمدًا فإن من ترك صلوٰة مكتوبة متعمدًا فقد برئت منه ذمة الله. (مسند أحمد ج:۵ ص:۲۳۸).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کیا سنت ونوافل گھر پر پڑھنا ضروری ہے؟

سوال:... ہمارے بھائی جان حال ہی میں سعودی عرب سے آئے ہیں، وہ ہمیں تاکید کرتے ہیں کہ صرف فرض نماز مسجد میں ادا کیا کریں اور باقی تمام سنت ونوافل گھر پر ادا کیا کرو، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ: ''اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور اپنے گھروں میں نماز ادا کرو۔'' لہٰذا ہم لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان اپنے بھائی جان کی زبانی سنا تو ہم بھی اسی پر عمل کر رہے ہیں، جس کا ہمیں حکم ملا ہے، آپ یہ تحریر فرمائیے کہ کیا سنت ونوافل گھر پر پڑھنا لازمی ہے؟

جواب:... یہ ''حدیث'' جس کا آپ کے بھائی جان نے حوالہ دیا ہے، صحیح ہے، اور اس حدیث شریف کی بنا پر سنن ونوافل کا گھر پر ادا کرنا افضل ہے،(۱) لیکن شرط یہ ہے کہ گھر کا ماحول پُرسکون ہو اور آدمی گھر پر اطمینان کے ساتھ سنن ونوافل ادا کر سکے، لیکن گھر کا ماحول پُرسکون نہ ہو، جیسا کہ عام طور پر آج کل ہمارے گھروں میں مشاہدہ کیا جاتا ہے، تو سنن ونوافل کا مسجد میں ادا کر لینا ہی بہتر ہے۔(۲)

صبحِ صادق کے بعد نوافل مکروہ ہیں

سوال:... ایک بزرگ نے مجھے صبح کی نماز کے وقت دو رکعت نفل پڑھنے کے لئے بتائے ہیں، وہ میں دو سال سے برابر پڑھ رہا ہوں، فجر کی سنتوں سے قبل دو رکعت نفل پڑھتا ہوں، ایک دُوسرے بزرگ نے فرمایا کہ تہجد کے بعد فجر کی سنتوں سے قبل سجدہ ہی حرام ہے، صحیح مسئلہ کیا ہے؟

جواب:... صبحِ صادق کے بعد سنتِ فجر کے علاوہ نوافل مکروہ ہیں، سنتوں سے پہلے بھی اور بعد بھی،(۳) اور جن صاحب نے یہ کہا کہ: ''تہجد کے بعد اور فجر کی سنتوں سے قبل سجدہ ہی حرام ہے'' یہ مسئلہ قطعاً غلط ہے، سنتِ فجر سے پہلے سجدۂ تلاوت کر سکتے ہیں اور قضا

---

(۱) عن ابن عمر رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: اجعلوا فی بیوتکم من صلوٰتکم ولا تتخذوها قبورًا. متفق علیه. (مشکوة ص: ۲۹، الفصل الأوّل، باب المساجد ومواضع الصلاة).

(۲) والأفضل فی النفل غیر التراویح المنزل إلّا لخوف شغل عنها، والأصح أفضلیة ما کان أخشع وأخلص. (درمختار) وفی الشامی تحت قوله والأفضل فی النفل ...إلخ ..... وحیث کان هٰذا أفضل یراعی ما لم یلزمه منه خوف شغل عنها لو ذهب لبیته، أو کان فی بیته ما یشغل باله ویقلل خشوعه، فیصلیها حینئذ فی المسجد، لأن إعتبار الخشوع أرجح. (درمختار مع الشامی ج: ۲ ص: ۲۲، باب الوتر والنوافل، مطلب فی الکلام علی حدیث النهی عن النذر).

(۳) ویکره أن یتنفل بعد طلوع الفجر بأکثر من رکعتی الفجر، لأنه علیه السلام لم یزد علیهما مع حرصه علی الصلوٰة. (هدایة ج: ۱ ص: ۸۶، باب المواقیت). أیضًا: ووقتان لا یصلی فیهما نفل ویصلی فیهما الفرض بعد العصر حتّٰی تغرب الشمس وبعد الفجر حتّٰی تطلع الشمس ..... عن النبی صلی الله علیه وسلم لا یتحرّیٰ أحدکم فیصلی عند طلوع الشمس ولا عند غروبها فإنها تطلع بین قرنی شیطان. (شرح مختصر الطحاوی ج: ۱ ص: ۵۲۸).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

نمازیں بھی پڑھ سکتے ہیں،[۱] ہاں! صبحِ صادق کے بعد سنتِ فجر کے علاوہ اور نوافل جائز نہیں۔[۲]

نمازِ فجر کے بعد نوافل کی ادائیگی دُرست نہیں

سوال:... میرا یہ معمول تھا کہ نمازِ فجر کی ادائیگی کے بعد دو نفل پڑھ لیا کرتا تھا، چند روز قبل میں نے ایک کتاب میں پڑھا کہ فجر کی نماز کے بعد نفل نہیں پڑھنا چاہئے، کیا یہ دُرست ہے؟

جواب:... فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے کے بعد (اِشراق کا وقت ہونے) تک، اور عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک نفل نماز جائز نہیں۔[۳]

فجر کی سنتوں کے بعد نوافل پڑھنا

سوال:... فجر کی اَذان کے بعد فجر کی سنتوں کے علاوہ کوئی اور نماز پڑھی جاسکتی ہے؟ مثلاً: قضا نماز، صلوٰۃ الحاجہ، یا دو نفل تحیۃ المسجد، یا دو نفل تحیۃ الوضوء؟ اس وقت میں ان نمازوں کے پڑھنے کا کیا حکم ہے؟ اور اگر کوئی شخص ان مذکورہ نمازوں میں سے کوئی نماز پڑھ لے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب:... صبحِ صادق کے بعد فجر کی دو سنتوں کے علاوہ کوئی نفلی نماز جائز نہیں،[۴] نہ صلوٰۃ الحاجہ، نہ تحیۃ الوضوء، نہ تحیۃ المسجد، نہ کوئی اور نفل۔ اگر کسی نے پڑھ لی تو بُرا کیا، اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے۔ اس وقت قضا نماز پڑھنا جائز ہے، مگر گھر میں چھپ کر پڑھے، لوگوں کے سامنے قضا نماز پڑھنا جائز نہیں۔[۵]

---

(۱) تسعة أوقات يكره فيها النفل وما في معناهما لا الفرائض هكذا في النهاية والكفاية فيجوز فيها قضاء الفائتة وصلاة الجنازة وسجدة التلاوة كذا في فتاوىٰ قاضيخان منها ما بعد طلوع الفجر قبل صلاة الفجر كذا في النهاية والكفاية. (عالمگيرى ج:۱ ص:۵۲، الفصل الثالث في بيان الأوقات التي لا تجوز فيها الصلاة وتكره فيها).

(۲) وكذا الحكم من كراهة نفل وواجب لغيره لا فرض وواجب لعينه بعد طلوع فجر سوىٰ سنته لشغل الوقت به تقديرا. (درمختار مع الشامي ج:۱ ص:۳۷۵، كتاب الصلاة، مطلب يشترط العلم بدخول الوقت).

(۳) تسعة أوقات يكره فيها النوافل ..... منها ما بعد صلاة الفجر قبل طلوع الشمس ..... ومنها ما بعد صلاة العصر قبل التغير ...إلخ. (عالمگيرى ج:۱ ص:۵۳، كتاب الصلاة، الباب الأوّل في المواقيت وما يتصل بها).

(۴) تسعة أوقات يكره فيها النوافل ..... فيجوز فيها قضاء الفائتة منها ما بعد طلوع الفجر قبل صلاة الفجر ..... يكره فيه التطوع بأكثر من سُنّة الفجر ...إلخ. (عالمگيرى ج:۱ ص:۵۲). أيضًا: فصل: وقتان يصلى فيهما الفرض دون النفل، وأما بعد العصر وبعد الفجر فإنما ينهى فيهما عن النوافل والنذور وصلوٰة الطواف ويجوز فيهما فعل الفرض، ودلك لما روى أبو سعيد الخدرى، ومعاذ بن عفراء، وابن عمر، وأبو هريرة رضى الله عنهم: أن النبى صلى الله عليه وسلم نهى عن صلوٰتين بعد الصبح وبعد الفجر. وفى حديث ابن مسعود في سؤال عمر بن عنبسة رضى الله عنهما النبى صلى الله عليه وسلم عن الأوقات: أن الصلاة بالليل مقبولة مشهودة حتى تصلى الفجر، ثم اجتنب الصلوة حتى ترتفع الشمس. وقال ابن عباس رضى الله عنهما حدثنى رجال مرضيون، وأرضاهم عمر رضى الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الصلوة بعد الفجر حتى تطلع الشمس وبعد العصر حتى تغرب. (شرح مختصر الطحاوى ج:۱ ص:۵۳۶، ۵۳۷، كتاب الصلاة).

(۵) وينبغى أن لا يطلع غيره على قضائه لأن التأخير معصية فلا يظهرها ...إلخ. (شامى ج:۲ ص:۷۷).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

حرم شریف میں بھی فجر وعصر کے بعد نفل نہ پڑھے

سوال:... خانۂ کعبہ میں ہر وقت نفل ادا کئے جاسکتے ہیں یا نہیں؟ یعنی جب ہم عمرے کرتے ہیں تو کچھ لوگ کہتے ہیں کہ نمازِ عصر کے بعد نفل نہیں ہوسکتے تو کیا ہم مقامِ ابراہیم پر دو رکعت نفل عصر کے بعد ادا نہ کریں؟

جواب:... بہت سی احادیث میں فجر اور عصر کے بعد نوافل کی ممانعت آئی ہے، امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ان احادیث کی بنا پر حرم شریف میں بھی فجر وعصر کے بعد نوافل جائز نہیں، جو شخص ان اوقات میں طواف کرے، اسے دوگانہ طواف سورج کے طلوع اور غروب کے بعد ادا کرنا چاہئے۔ (۱)

کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر تہجد فرض تھی؟

سوال:... میں بچوں کو قرآنِ کریم کی تعلیم دے رہا تھا کہ اچانک نماز کے بارے میں ایک مولانا نے بچوں کو سمجھاتے ہوئے کہا کہ: ''عام مسلمانوں پر پانچ نمازیں فرض ہیں، اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر چھ نمازیں فرض تھیں۔'' اور نمازِ تہجد حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض بتائی، لہٰذا اس کے بارے میں تفصیلاً جواب دیں، آپ کی نوازش ہوگی۔

جواب:... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تہجد کی نماز فرض تھی یا نہیں؟ اس میں دو قول ہیں، اور اختلاف کا منشاء یہ ہے کہ ابتدائے اسلام میں جب پنج گانہ نماز فرض نہیں ہوئی تھی، اس وقت تہجد کی نماز سب پر فرض تھی، بعد میں اُمت کے حق میں فرضیت منسوخ ہوگئی، لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں بھی فرضیت منسوخ ہوگئی یا نہیں؟ اس میں اختلاف ہوا۔ امام قرطبیؒ اور علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ نے اس کو ترجیح دی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں بھی فرضیت باقی نہیں رہی، اس کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کی پابندی فرماتے تھے، سفر وحضر میں تہجد فوت نہیں ہوتی تھی۔ (۲)

تہجد کی نماز کس عمر میں پڑھنی چاہئے؟

سوال:... میرا سوال ہے کہ کیا تہجد صرف بوڑھے لوگ ہی پڑھ سکتے ہیں؟ اور تہجد کے نفل وغیرہ قضا نہیں کرنے چاہئیں؟

---

(۱) وفی التنویر (وکرہ نفل وکل ما کان واجبًا لغیرہ کمنذور ورکعتی طواف) وفی الشامیۃ تحت قولہ ورکعتی طواف ظاھرہ ولو کان الطواف فی ذٰلک الوقت المکروہ لم أرہ صریحًا ویدل علیہ ما أخرجہ الطحاوی فی شرح الآثار عن معاذ بن عفراء "أنہ طاف بعد العصر أو بعد صلاۃ الصبح ولم یصل فسئل عن ذٰلک، فقال: نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلاۃ بعد الصبح حتی تطلع الشمس وعن صلاۃ بعد العصر حتی تغرب الشمس" ثم رأیتہ مصرحًا بہ فی الحلیۃ وشرح اللباب۔ (الدر المختار مع الرد المحتار ج:۱ ص:۳۷۵، مطلب یشترط العلم بدخول الوقت).

(۲) وقالت طائفۃ: کان فرضًا علیہ فلا تفید مواظبتہ علیہ السنۃ فی حقنا لکن صرح ما فی مسلم وغیرہ عن عائشۃ أنہ کان فریضۃ ثم نسخ، ھٰذا خلاصۃ ما ذکرہ، ومفادہ إعتماد السنۃ فی حقنا، لأنہ صلی اللہ علیہ وسلم واظب علیہ بعد نسخ الفریضۃ، ولذا قال فی الحلیۃ. والأشبہ أنہ سُنّۃ. (درمختار مع الشامی ج:۲ ص:۲۴، مطلب فی صلاۃ اللیل، وأیضًا الجامع لأحکام القرآن (القرطبی) ج:۱۹ ص:۵۴ طبع مصر، تفسیر مظہری ج:۱۰ ص:۱۱۶، تحت آیۃ: فاقرؤا ما تیسر من القرآن، سورۃ المزمّل).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

میری عمر ۴۵ سال سے اُوپر ہے، میں کبھی تہجد پڑھتی ہوں اور کبھی نہیں پڑھ سکتی۔

جواب:... تہجد پڑھنے کے لئے کسی عمر کی تخصیص نہیں، اللہ تعالیٰ توفیق دے ہر مسلمان کو پڑھنی چاہئے، اپنی طرف سے تو اہتمام یہی ہونا چاہئے کہ تہجد کبھی چھوٹنے نہ پائے، لیکن اگر کبھی نہ پڑھ سکے تب بھی کوئی گناہ نہیں، ہاں! جان بوجھ کر بے ہمتی سے نہ چھوڑے، اس سے بے برکتی ہوتی ہے۔ (۱)

رات کے آخری حصے کی فضیلت اور اس کا تعین

سوال:... میں نے کتابوں میں پڑھا ہے کہ جب رات کا ایک تہائی حصہ باقی رہ جائے تو اللہ تعالیٰ آسمان سے دُنیا پر نزولِ اِجلال فرماتے ہیں، اور جو دُعا کی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔ ''ایک تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے'' سے مراد کتنے بجے ہیں؟ یعنی تین بجے، یا دو بجے؟ یعنی صحیح وقت کونسا ہے؟ اور یہ کہ وضو کر کے دو رکعت نفل پڑھنی چاہئے اور پھر دُعا مانگنی چاہئے یا کوئی اور طریقہ ہو؟ مہربانی فرما کر اپنے کالم کی اگلی اشاعت میں جواب ضرور دیں، منتظر رہوں گی، بے انتہا شکریہ۔

جواب:... غروبِ آفتاب سے صبح صادق تک کا وقت تین حصوں میں تقسیم کر دیا جائے تو آخر تہائی مراد ہے۔ مثلاً: آج کل مغرب سے صبح صادق تک تقریباً ۹ گھنٹے کی رات ہوتی ہے، اور سوا ایک بجے تک دو تہائی رات گزر جاتی ہے، سوا ایک بجے سے صبح صادق تک وہ وقت ہے، جس کی فضیلت حدیث میں بیان کی گئی ہے۔ (۲) اس وقت وضو کر کے چار سے لے کر بارہ رکعتوں تک جتنی اللہ تعالیٰ توفیق دے، نمازِ تہجد پڑھنی چاہئے، (۳) اس کے بعد جتنی دُعا مانگ سکیں، مانگیں۔

تہجد کا صحیح وقت کب ہوتا ہے؟

سوال:... تہجد میں ۸، ۱۰ یا ۱۲ رکعتیں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں، لیکن بعض مشائخ اور بزرگوں کے متعلق تحریر ہے کہ وہ رات رات بھر نفلیں پڑھتے تھے، کیا یہ نوافل تہجد میں شمار ہوتے تھے؟ تہجد کی صحیح تعداد کتنی رکعت ہے؟ اور اس کا صحیح وقت کون سا ہے؟

---

(۱) ومن المندوبات صلاة الليل حثت السنة الشريفة عليها كثيرًا وأفادت إن لفاعلها أجرًا كبيرًا ..... وروى ابن خزيمة مرفوعًا عليكم بقيام الليل فإنه دأب الصالحين قبلكم وقربة إلى ربكم ومكفرة للسيئات ومنهاة عن الإثم. وروى الطبراني مرفوعًا: لا بد من صلاة بليل ولو حلب شاة ...إلخ. (البحر الرائق ج: ۲ ص: ۵۶)، وفي الشامي: انه يكره ترك تجهد اعتاده بلا عذر ...إلخ. (درمختار مع شامي ج: ۲ ص: ۲۵، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الليل).

(۲) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم. ينزل ربنا تبارك وتعالى كل ليلة إلى السماء الدنيا حين يبقى ثلث الليل الآخر يقول: من يدعوني فأستجيب له! من يسألني فأعطيه! من يستغفرني فأغفر له! متفق عليه. (مشكوة ص: ۱۰۹، الفصل الأوّل، باب التحريض على قيام الليل).

(۳) ایضاً حوالہ بالا، نیز ص: ۲۰۱ کا حاشیہ نمبر ۷ ملاحظہ فرمائیں۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... سوکر اُٹھنے کے بعد رات کو جو نماز پڑھی جائے، وہ ''تہجد'' کہلاتی ہے۔[۱] رکعتیں خواہ زیادہ ہوں یا کم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چار سے بارہ تک رکعتیں منقول ہیں،[۲] اور اگر آدمی رات بھر نہ سوئے، ساری رات عبادت میں مشغول رہے تو کوئی حرج نہیں، اس کو قیامِ لیل اور تہجد کا ثواب ملے گا، مگر یہ عام لوگوں کے بس کی بات نہیں، اس لئے جن اکابر سے رات بھر جاگنے اور ذکر اور عبادت میں مشغول رہنے کا معمول منقول ہے، ان پر اعتراض تو نہ کیا جائے، اور خود اپنا معمول، اپنی ہمت و استطاعت کے مطابق رکھا جائے۔[۳]

سحری کے وقت تہجد پڑھنا

سوال:... مجھے تہجد کی نماز پڑھنے کا شوق ہے، اور اکثر میں یہ نماز دو بجے اُٹھ کر پڑھتی بھی ہوں، ماہِ رمضان میں سحری کے وقت یہ نماز ہوسکتی ہے یا نہیں؟ (صبحِ صادق کی اَذان سے پہلے)۔

جواب:... صبحِ صادق سے پہلے تک تہجد کا وقت ہے، اس لئے اگر صبحِ صادق نہ ہوئی ہو تو سحری کے وقت تہجد پڑھ سکتے ہیں۔[۴]

تہجد کی نماز میں کون سی سورۃ پڑھنی چاہئے؟

سوال:... تہجد کی نماز میں کیا پڑھا جاتا ہے؟ کوئی کہتا ہے کہ دو رکعت نفل میں ۱۲ قل پڑھنے چاہئیں، آپ اس کا صحیح طریقہ بتادیجئے۔

جواب:... جو سورتیں یاد ہوں پڑھ لیا کریں، شریعت نے کوئی سورتیں متعین نہیں کیں۔[۵]

کیا تہجد کی نماز میں تین دفعہ سورۂ اِخلاص پڑھنی چاہئے؟

سوال:... تہجد کی نماز میں کتنی رکعتیں ہوتی ہیں؟ ہر رکعت میں کیا تین مرتبہ سورۂ اِخلاص پڑھنا لازمی ہوتی ہے؟

---

(۱) وأید بما فی معجم الطبرانی من حدیث الحجاج بن عمرو رضی اللہ عنہ قال: یحسب أحدکم إذا قام من اللیل یصلی حتّی یصبح أنہ قد تہجد إنما التہجد المرأ یصلی الصلاۃ بعد رقدۃ ...إلخ۔ (رد المحتار ج:۲ ص:۲۴، مطلب فی صلوٰۃ اللیل)۔

(۲) ص:۲۰۱ کا حاشیہ نمبر ۷ ملاحظہ ہو۔

(۳) وأقل ما ینبغی أن یتنفل باللیل ثمان رکعات کذا فی الجوہرۃ وفضلہا لَا یحصر قال تعالٰی: فلا تعلم نفس ما أُخفی لہم من قرّۃ أعین۔ وفی صحیح مسلم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: علیکم بصلاۃ اللیل، فإنہ دأب الصالحین قبلکم وقربۃ إلٰی ربکم ومکفرۃ للسیئات ومنہاۃ عن الإثم۔ (طحطاوی علٰی مراقی الفلاح ص:۲۱۷، فصل فی تحیۃ المسجد، وأیضًا: درمختار مع شامی ج:۲ ص:۲۵، ۲۶، عالمگیری ج:۱ ص:۵۹، إمداد الفتاویٰ ج:۱ ص:۳۰۹، ابن ماجۃ ص:۹۷)۔

(۴) عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت: کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فیما بین أن یفرغ من صلوٰۃ العشاء إلی الفجر احدی عشر رکعۃ یسلم من کل رکعتین ...إلخ۔ (مشکوٰۃ ص:۱۰۵، الفصل الأوّل، باب صلوٰۃ اللیل)۔

(۵) ویکرہ أن یوقت شیئًا من القرآن بشیء من الصلوٰۃ ...إلخ۔ (عالمگیری ج:۱ ص:۷۴، وأیضًا ہدایۃ ج:۱ ص:۱۰۰، وأیضًا درمختار مع الشامی ج:۱ ص:۵۴۴)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... تہجد کی نماز میں چار سے لے کر بارہ رکعتیں ہوتی ہیں، ان کے ادا کرنے کا کوئی الگ طریقہ نہیں، عام نفل کی طرح ادا کی جاتی ہیں۔ ہر رکعت میں تین بار سورۂ اِخلاص پڑھنا جائز ہے، مگر لازم نہیں۔ جن لوگوں کے ذمہ قضا نمازیں ہوں، میں ان کو مشورہ دیا کرتا ہوں کہ وہ تہجد کے وقت بھی نفل کے بجائے اپنی قضا نمازیں پڑھا کریں، ان کو اِن شاء اللہ تہجد کا ثواب بھی ملے گا اور سر سے فرض بھی اُترے گا۔ (۱)

تہجد کی نماز باجماعت ادا کرنا دُرست نہیں

سوال:... مسئلہ یہ ہے کہ میں ایک جماعت میں ہوں، پچھلے دنوں رمضان میں تین دن کے لئے میں اعتکاف میں بیٹھا، جماعت کے کہنے پر ہم لوگ ساری رات جاگتے اور عبادت کرتے، تہجد کے وقت یہ لوگ تہجد کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھتے ہیں، کیا یہ جائز ہے کہ تہجد کی نماز باجماعت پڑھی جائے؟ میں نے پوچھا تو کہتے ہیں کہ اس طرح تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پڑھائی ہے، جبکہ میں نے تو کہیں بھی نہیں سنا یا پڑھا کہ تہجد کی نماز باجماعت بھی پڑھی جاتی ہے۔

جواب:... امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک نوافل کی جماعت (جبکہ مقتدی دو تین سے زیادہ ہوں) مکروہ ہے، اس لئے تہجد کی نماز میں بھی جماعت دُرست نہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح کی جماعت کرائی تھی، ورنہ تہجد کی نماز باجماعت ادا کرنے کا معمول نہیں تھا۔ (۲)

آخرِ شب میں نہ اُٹھ سکنے والا تہجد وتر سے پہلے پڑھ لے

سوال:... ایک صاحب کہتے ہیں کہ تہجد آدھی رات کے علاوہ بعد نمازِ عشاء بھی پڑھی جاسکتی ہے، ذرا یہ بتایئے کہ آیا یہ کہاں تک دُرست ہے؟

جواب:... جو شخص آخرِ شب میں نہ اُٹھ سکتا ہو، وہ وتر سے پہلے کم از کم چار رکعتیں تہجد کی نیت سے پڑھ لیا کرے، اِن شاء اللہ اس کو ثواب مل جائے گا، (۳) تاہم آخرِ شب میں اُٹھنے کا ثواب بہت زیادہ ہے، اس کی کوشش بھی کرنی چاہئے۔ (۴)

---

(۱) وفی الحجة والإشتغال أولیٰ وأهم من النوافل إلّا السنن المعروفة وصلوٰة الضحیٰ وصلوٰة التسبیح والصلوات التی رویت فی الأخبار فیها سور معدودة وأذکار معهودة فتلک نیة النفل وغیرها بنیة القضاء. (عالمگیری ج:۱ ص:۱۲۵، کتاب الصلاة، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت).

(۲) واعلم ان النفل بالجماعة علیٰ سبیل التداعی مکروه علیٰ ما تقدم ما عدا التراویح ...إلخ. (حلبی کبیر ص:۴۳۲، تتمات من النوافل، أیضًا: عالمگیری ج:۱ ص:۸۳، وأیضًا درمختار مع الشامی ج:۲ ص:۴۸، ۴۹).

(۳) وما کان بعد صلاة العشاء فهو من اللیل وهٰذا یفید أن هٰذه السنة تحصل بالنفل بعد صلاة العشاء قبل النوم اهـ. (شامی مطلب فی صلاة اللیل ج:۲ ص:۲۴).

(۴) عن أبی هریرة رضی الله عنه (مرفوعًا) وأفضل الصلاة بعد الفریضة صلاة اللیل. (ترمذی ج:۱ ص:۹۰).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

تہجد کی نماز کے لئے نہ اُٹھ سکنے کا گمان ہو تو کیا کریں؟

سوال:... آدمی کو گمان ہو کہ وہ رات کو تہجد کے لئے نہیں اُٹھ سکتا تو وہ بعد عشاء اور سونے سے پہلے تہجد کی نماز پڑھ سکتا ہے؟

جواب:... پڑھ سکتا ہے، مگر ہمیشہ آخر شب میں اُٹھنے کی نیت کر کے سونا چاہئے۔ (۱)

تہجد کی نماز کے لئے سونا یا اونگھنا ضروری ہے

سوال:... کیا تہجد کی نماز کے لئے عشاء کی نماز کے بعد سونا یا اونگھ آنا ضروری ہے؟

جواب:... تہجد اصل میں اسی کو کہتے ہیں جو سونے کے بعد پڑھی جائے، (۲) لیکن جس کو اُٹھنے کا بھروسہ نہ ہو وہ عشاء کے بعد پڑھ لے، اِن شاء اللہ اس کو ثواب مل جائے گا۔

اگر عشاء کے ساتھ وتر پڑھ لئے تو کیا تہجد کے ساتھ دوبارہ پڑھے؟

سوال:... وتر کی نماز کو رات کی آخری نماز کہا جاتا ہے، اگر کسی نے عشاء کی نماز کے بعد وتر پڑھ لئے اور وہ رات کو تہجد کے وقت اُٹھ گیا تو کیا اس کو تہجد پڑھنا چاہئے یا وتر دوبارہ پڑھنے چاہئیں؟

جواب:... اگر وتر پہلے پڑھ لئے تو تہجد کے وقت وتر دوبارہ نہ پڑھے جائیں، صرف تہجد کے نوافل پڑھے جائیں۔ (۳)

کیا ظہر، عشاء اور مغرب میں بعد والے نفل ضروری ہیں؟

سوال:... کیا ظہر، عشاء اور مغرب میں بعد والے نفل ان نمازوں میں شامل ہیں؟ کیا ان نفلوں کے بغیر یہ نمازیں ہو جائیں گی؟ کوئی شخص ان نفلوں کو ان نمازوں کا لازمی حصہ سمجھے اور ان نفلوں کے بغیر اپنی نمازوں کو ادھوری سمجھے کیا یہ بدعت میں شامل ہوگی؟

جواب:... ظہر سے پہلے چار اور ظہر کے بعد دو رکعتیں، اور مغرب و عشاء کے بعد دو دو رکعتیں تو سنتِ مؤکدہ ہیں، ان کو نہیں

---

(۱) "وما كان بعد صلاة العشاء فهو من الليل" وهذا يفيد أن هذه السُّنّة تحصل بالنّفل بعد صلاة العشاء قبل النوم ...إلخ. (شامي ج:۲ ص:۲۴، مطلب في صلاة الليل).

(۲) وقد ذكر القاضي حسين من الشافعية أنه في الإصطلاح التطوع بعد النوم وأيد بما في معجم الطبراني من حديث الحجاج بن عمرو رضي الله عنه قال يحسب أحدكم إذا قام من الليل يصلي حتّى يصبح أنه قد تهجد إنما التهجد المرء يصلي الصلاة بعد رقدة ..... أقول الظاهر أن حديث الطبراني الأوّل بيان لكون وقته بعد صلاة العشاء ...إلخ. (شامي ج:۲ ص:۲۴، مطلب في صلاة الليل).

(۳) وفي مراقي الفلاح: إذا صلّى الوتر قبل النوم ثم تهجد لَا يعيد الوتر لقوله صلى الله عليه وسلم لَا وتران في ليلة. (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح ص:۲۱۱، فصل في بيان النوافل).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

چھوڑنا چاہئے،[۱] اور عشاء کے بعد وتر کی رکعتیں واجب ہیں، ان کو بھی ترک کرنے کی اجازت نہیں۔[۲] باقی رکعتیں نوافل ہیں، اگر کوئی پڑھے تو بڑا ثواب ہے، اور نہ پڑھے تو کوئی حرج نہیں، ان کو ضروری سمجھنا صحیح نہیں۔[۳]

مغرب سے پہلے نفل پڑھنا جائز ہے مگر افضل نہیں

سوال:... ہمارے حنفی مذہب میں عصر کے فرض کے بعد اور مغرب کے فرض سے پہلے نفل پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ یہاں سعودیہ میں مغرب کی اَذان ہوتے ہی دو رکعت نفل پڑھتے ہیں، قرآن وسنت کی روشنی میں واضح کریں۔

جواب:... چونکہ مغرب کی نماز جلدی پڑھنے کا حکم ہے، اس لئے حنفیہ کے نزدیک مغرب سے پہلے نفل پڑھنا مناسب نہیں، گو جائز ہے، اس لئے خود تو نہ پڑھیں، مگر جو حضرات پڑھتے ہیں، انہیں منع نہ کریں۔[۴]

مغرب کی اَذان کے بعد دو نفل پڑھنا جبکہ جماعت کھڑی ہو جائے

سوال:... اگر میں مسلم شریف اور ابوداؤد کی حدیث کی روشنی میں مغرب کی اَذان کے فوراً بعد دو رکعت نفل نماز پڑھوں، جبکہ میرے علاوہ تمام مقتدی اِمام کے پیچھے جماعت میں شامل ہو جائیں، جبکہ میں (نفل نماز پڑھنے کی وجہ سے) جماعت میں ایک رکعت گزرنے کے بعد شامل ہو جاؤں، تو کیا میرا یہ عمل جائز ہوگا؟

جواب:... اگر جماعت کھڑی ہو جائے تو مغرب کے نفل پڑھنا جائز نہیں۔[۵]

کیا نفل چھوڑ سکتے ہیں؟

سوال:... بعض لوگوں کو میں نے دیکھا ہے کہ عشاء کی نماز میں بعد نماز فرض سنت پڑھتے ہیں اور نفل ادا کئے بغیر ہی وتر پڑھنا شروع کر دیتے ہیں، اور کوئی کوئی تو سنت اور وتر کے بعد کے نوافل ترک کر دیتے ہیں، ایسا کرنا کہاں تک دُرست ہے؟

---

(۱) السُّنّة رکعتان قبل الفجر وأربع قبل الظهر ورکعتان بعد المغرب وأربع قبل العشاء ...إلخ۔ (هداية ج:۱ ص:۱۴۶)، وأيضًا: وسنن مؤكدًا أربع قبل الظهر وأربع قبل الجمعة ورابع بعدها بتسليمة ..... ورکعتان قبل الصبح وبعد الظهر والمغرب والعشاء ...إلخ۔ (الدر المختار مع الرد ج:۲ ص:۱۲، ۱۳، باب الوتر والنوافل)۔

(۲) عن أبي حنيفة رضي الله عنه في الوتر ثلاث روايات ..... وفي رواية واجب وهي آخر أقواله وهو الصحيح كذا في محيط السرخسي۔ (عالمگيري ج:۱ ص:۱۱۰، وأيضًا في الدر المختار مع الشامي ج:۱ ص:۳، ۴)۔

(۳) والنفل ومنه المندوب يثاب فاعله ولَا يسئ تاركه ...إلخ۔ (شامي ج:۱ ص:۱۰۳، مطلب في السُّنّة وتعريفها)۔

(۴) عن منصور عن أبيه قال: ما صلّى أبوبكر ولَا عمر ولَا عثمان الركعتين قبل المغرب۔ (كنز العمال ج:۸ ص:۵۰، باب المغرب وما يتعلق به، طبع بيروت)، وأيضًا عن ابن عمر قال: ما رأيت أحدًا يصليهما على عهد النبي صلى الله عليه وسلم وعن الخلفاء الأربعة وجماعة من الصحابة انهم كانوا لَا يصلونهما۔ (فتح الباري ج:۲ ص:۱۰۸، باب كم بين الأذان والإقامة، وأيضًا في الدر المختار مع الشامي ج:۱ ص:۳۶۹، وأيضًا إعلاء السنن ج:۲ ص:۵۸)۔

(۵) لقيام الإجماع عليه كونه سنة وكرهوا النفل قبلها، لأن فعل المباح والمستحب إذا أفضى إلى الإخلال بالسُّنّة يكون مكروهًا ...إلخ۔ (إعلاء السنن ج:۲ ص:۵۸، طبع إدارة القرآن)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... نفل کی تعریف ہی یہ ہے کہ جو چاہے پڑھے، جو نہ چاہے، نہ پڑھے۔[1]

مغرب کے نوافل چھوڑنا کیسا ہے؟

سوال:... مغرب کی نماز میں فرضوں کے بعد دو سنت کے بعد دو نفل پڑھنے ضروری ہیں؟ اور اگر کوئی پڑھے تو گناہگار تو نہ ہوگا؟

جواب:... نفل کے معنی ہی یہ ہیں کہ اس کے پڑھنے کا ثواب ہے، چھوڑنے کا کوئی گناہ نہیں۔[2]

نوافل کی وجہ سے فرائض کو چھوڑنا غلط ہے

سوال:... ہم لوگ یہاں جدہ میں رہتے ہیں، ہمارے اقامتی کمرے میں بعض احباب اکثر عشاء کی نماز گول کر جاتے ہیں، ان کا استدلال یہ ہے کہ ۱۷ رکعتیں کون پڑھے؟ ان کے ذہنوں میں یہ بات بیٹھی ہوئی ہے کہ ۱۷ رکعتوں کے بغیر نماز ہی نہیں ہوتی، ہم لاکھ ان سے کہتے ہیں کہ ۹ رکعتیں پڑھ لیجئے، ۴ فرض، ۲ سنت، تین واجب (وتر)، لیکن وہ نہیں مانتے۔ چونکہ ۱۷ رکعتوں کی تکمیل ان کے لئے بوجھ محسوس ہوتی ہے، اس لئے پوری نماز ہی ترک کر دیتے ہیں۔ براہِ کرم اس کی وضاحت فرمائیں کہ کیا واقعی ۱۷ رکعتوں کے بغیر عشاء کی نماز نہیں ہوتی؟ کیا عشاء میں پوری ۱۷ رکعتیں پڑھنی ضروری ہیں؟ کیا صرف ۹ رکعتیں یعنی ۴ فرض، ۲ سنت اور ۳ واجب (وتر) پڑھنے سے عشاء کی نماز مکمل نہیں ہوگی؟

جواب:... عشاء کی ضروری رکعتیں تو اتنی ہیں جتنی آپ نے لکھی ہیں، یعنی ۴ فرض، ۲ سنت اور تین وتر واجب، کل ۹ رکعتیں۔ عشاء سے پہلے سنتیں اگر پڑھ لے تو بڑا ثواب ہے، نہ پڑھے تو کچھ حرج نہیں، اور وتر سے پہلے دو، چار رکعت تہجد کی نیت سے بھی پڑھ لے تو اچھا ہے، لیکن نوافل کو ایسا ضروری سمجھنا کہ ان کی وجہ سے فرائض و واجبات بھی ترک کر دیئے جائیں، بہت غلط بات ہے۔

وتر تہجد سے پہلے پڑھے یا بعد میں؟

سوال:... اگر وتر عشاء کی نماز کے بعد نہ پڑھے جائیں، بلکہ تہجد کی نماز کے ساتھ پڑھے جائیں، اس صورت میں پہلے تین رکعات وتر کی پڑھی جائیں، اور بعد میں تہجد کی رکعتیں یا پہلے تہجد کی رکعتیں پڑھیں اور بعد میں وتر کی تین رکعتیں؟ نیز یہ کہ تہجد کی رکعتیں اگر کبھی چار، کبھی چھ، کبھی آٹھ اور کبھی دس، بارہ پڑھی جائیں تو کوئی حرج تو نہیں؟

جواب:... اگر جاگنے کا بھروسا ہو تو وتر، تہجد کی نماز کے بعد پڑھنا افضل ہے، اس لئے اگر صبحِ صادق سے پہلے وقت میں اتنی گنجائش ہو کہ نوافل کے بعد وتر پڑھ سکے گا تو پہلے تہجد کے نفل پڑھے، اس کے بعد وتر پڑھے،[3] اور اگر کسی دن آنکھ دیر سے کھلے اور یہ

---

(۱) النافلة وهو في اللغة الزيادة وفي الشرع العبادة التي ليست بفرض ولا واجب ...الخ. (حلبي كبير ج: ۱ ص: ۳۸۳)، والنفل في اللغة الزيادة وفي الشريعة زيادة عبادة شرعت لنا لا علينا. (شامي ج: ۲ ص: ۳، باب الوتر والنوافل).

(۲) ايضاً۔

(۳) وتأخير الوتر إلى آخر الليل لو اثق بالإنتباه وإلا قبل النوم ...الخ. (درمختار مع تنوير الأبصار، كتاب الصلاة ج: ۱ ص: ۳۶۹، طبع ايچ ايم سعيد)، وأيضا ويستحب تأخيره إلى آخر الليل ...الخ. (هندية ج: ۱ ص: ۱۱۱، كتاب الصلاة، الباب الثامن في صلاة الوتر، طبع رشيديه كوئٹه).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

اندیشہ ہو کہ اگر نوافل میں مشغول ہوا تو کہیں وتر قضا نہ ہو جائیں تو ایسی صورت میں پہلے وتر کی تین رکعتیں پڑھ لے، پھر اگر صبحِ صادق میں کچھ وقت باقی ہو تو نفل بھی پڑھ لے، تہجد کی نماز کا ایک معمول تو مقرر کر لینا چاہئے کہ اتنی رکعتیں پڑھا کریں گے، پھر اگر وقت کی وجہ سے کمی بیشی ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔

وتر کے بعد نفل پڑھنا بدعت نہیں

سوال:... کیا وتر پڑھنے کے بعد نفل پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ زید کہتا ہے کہ وتر کے بعد نفل پڑھنا بدعت ہے، کیا زید کا یہ کہنا دُرست ہے یا نہیں؟

جواب:... وتر کے بعد بیٹھ کر دو نفل پڑھنے کی احادیث، صحاح میں موجود ہیں، اس لئے اس کو بدعت کہنا مشکل ہے،[1] البتہ وتر کے بعد اگر نفل پڑھنا چاہے تو ان کو بھی کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے۔[2]

وتر کے بعد دو رکعت نفل کی شرعی حیثیت

سوال:... میں نے آنجناب سے یہ دریافت کیا تھا کہ ''آپ کے مسائل اور اُن کا حل'' جلد دوم، میں صفحہ: ۳۳۶ پر وتر کے بعد دو رکعت نفل پڑھنے کے بارے میں یہ عبارت درج ہے: ''اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وتر کے بعد دو رکعتیں پڑھنا ثابت ہے، مگر عام معمول وتر کے بعد نفل پڑھنے کا نہیں تھا، اس لئے اگر کوئی وتر کے بعد نفل پڑھتا ہے تو اسے منع نہ کیا جائے، البتہ عام لوگ یہ نفل بیٹھ کر پڑھتے ہیں، یہ غلط ہے، یہ نفل بھی کھڑے ہو کر پڑھنے چاہئیں۔'' اس میں خط کشیدہ عبارت میں بیٹھ کر نفل پڑھنے کو غلط کہا گیا ہے، کیا شریعت میں ان نوافل کو کھڑے ہو کر پڑھنے کا خاص حکم ہے؟ کیونکہ نفل نمازیں بیٹھ کر بھی پڑھی جا سکتی ہیں، البتہ ثواب آدھا ملتا ہے، یا ایسا کرنا مکروہ ہے؟ یا سرے سے نماز ہی فاسد ہو جاتی ہے؟ آپ نے جواب میں تحریر فرمایا تھا: ''اس عبارت میں واقعی سقم ہے، اس کی اصلاح نظرِ ثانی میں کر دی جائے گی۔'' اُمید ہے کہ آنجناب نے نظرِ ثانی فرمالی ہوگی، لہٰذا حتمی جواب مرحمت فرمائیں۔

جواب:... میں نے جو کہا تھا، اس کا مطلب یہی تھا کہ عام نفلوں کی طرح یہ نفل بھی ادا کئے جا سکتے ہیں، لوگوں کے طرزِ عمل

---

(۱) عن أُمّ سلَمة رضی اللہ عنها أن النبی صلی اللہ علیه وسلم کان یصلی بعد الوتر رکعتین، وقد روی نحو هذا عن أبی أُمامة وعائشة وغیر واحد من أصحاب النبی صلی اللہ علیه وسلم. (سنن ترمذی ج:۱ ص:۱۰۸). وأیضًا روایة عائشة مرفوعًا بسند صحیح. (بخاری ج:۱ ص:۱۵۵، ابن ماجة ص:۸۳، طحاوی ج:۱ ص:۲۰۲)، وأیضًا روایة ثوبان مرفوعًا بسند حسن. (دارمی ج:۱ ص:۳۱۲، طحاوی ج:۱ ص:۲۰۲، دارقطنی ج:۲ ص:۳۶)، وأیضًا روایة أبی أُمامة مرفوعًا بسند حسن. (طحاوی ج:۱ ص:۲۰۲، مسند أحمد ج:۵ ص:۲۶۰).

(۲) ویتنفل مع قدرته علی القیام قاعدًا ..... وفیه أجر غیر النبی صلی اللہ علیه وسلم علی النصف إلّا بعذر. وفی الشامی ویؤیده حدیث البخاری من صلّی قائمًا فهو أفضل، ومن صلّی قاعدًا فله نصف أجر القائم ...إلخ. (درمختار مع الشامی ج:۲ ص:۳۶، ۳۷، باب الوتر والنوافل، مبحث المسائل الستة عشریة).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان نفلوں کو بیٹھ کر ہی پڑھنا ضروری سمجھتے ہیں، یہ غلط ہے، بیٹھ کر پڑھنے کو ضروری نہ سمجھیں، پھر چاہے بیٹھ کر پڑھیں، چاہے کھڑے ہوکر پڑھیں۔ اور یہ مسئلہ بھی ذہن میں رکھیں کہ بیٹھ کر پڑھنے میں ثواب آدھا ملے گا۔ (۱)

کیا وتر کے بعد کے نفل بیٹھ کر پڑھنا زیادہ بہتر ہے؟

سوال:... نفل نماز کھڑے ہوکر پڑھنے سے زیادہ، جبکہ بیٹھ کر پڑھنے سے تھوڑا ثواب ملتا ہے۔ ایک مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ وتر کے بعد جو دو نفل ہیں، ان کو کھڑے ہوکر پڑھنے کی بہ نسبت بیٹھ کر پڑھنے سے زیادہ ثواب ملتا ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان دو نفلوں کو تہجد کے وقت وتر کے بعد ہمیشہ بیٹھ کر ہی ادا فرمایا کرتے تھے۔ ان دو نفلوں کے بارے میں آپ فرمایئے گا کہ بیٹھ کر پڑھنا بہتر ہے یا کھڑے ہوکر؟

جواب:... ثواب تو ان نفلوں کے بیٹھ کر پڑھنے میں بھی آدھا ہی ملے گا۔ (۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان نوافل کو ہمیشہ ادا نہیں فرماتے تھے، اور پھر تہجد کی نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام طویل ہوتا تھا، اس لئے نفل کبھی بیٹھ کر پڑھ لیتے تھے۔

نفل نماز شروع کر کے توڑنے کے بعد کیا فرض ہوجاتی ہے؟

سوال:... سننے میں آیا ہے کہ بیٹھ کر نفل پڑھنے کا آدھا ثواب ہے، جبکہ قیام فرض ہے، مسئلہ یہ ہے کہ بیٹھ کر نفل کی نیت باندھ لی، بیچ میں کسی وجہ سے نماز توڑ دی، اب یہ لازم ہوگیا، اسی لازم کو ہم فرض کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟ اگر فرض ہوگیا تو اب بیٹھ کر اِعادہ کریں؟

جواب:... کھڑے ہوکر پڑھیں، اس کو فرض کہنا صحیح نہیں، لیکن نفل نماز شروع کرنے سے واجب ہوجاتی ہے۔ (۳)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد دو نفل بیٹھ کر اَدا فرماتے تھے

سوال:... تمام نفل جو کہ ہر نماز میں پڑھے جاتے ہیں، سب کے سب کھڑے ہوکر پڑھے جاتے ہیں، لیکن وتروں کے بعد دو نفل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر پڑھے ہیں، وہ بھی بیٹھ کر، کیا یہ دُرست ہے؟

جواب:... نفل بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے، وتر کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیٹھ کر نفل پڑھنا منقول ہے، مگر ایسا ایک

---

(۱) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۲ ملاحظہ ہو۔

(۲) ويجوز التطوع قاعدًا بغير عذر ...إلخ۔ (حلبي كبير ج: ۱ ص: ۲۷۰)۔ أيضًا: أكثر الصحابة ومن بعدهم من أهل العلم على تركها اهـ والمحققون من أكابرنا على أن إتيانها قيامًا أفضل اهـ (إعلاء السُّنن ج: ٦ ص: ۱۰۹)۔ أيضًا: قلت: الصواب أن هاتين الركعتين فعلهما صلى الله عليه وسلم بعد الوتر جالسا لبيان جواز الصلوٰة بعد الوتر وبيان جواز النفل جالسًا، ولم يواظب على ذالك بل فعله مرّة أو مرّتين أو مرات قليلة۔ (شرح الكامل للنووي على مسلم ج: ۱ ص: ۲۵۴)۔

(۳) ولزم نفل شرع فيه ...إلخ أي لزم المضي فيه حتى إذا أفسده لزم قضاءه ...إلخ۔ (شامي ج: ۱ ص: ۲۹)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

آدھ بار ہوا، ہمیشہ کا معمول نہیں تھا۔ (۱)

وتر کے بعد نفل ضروری نہیں

سوال:... کیا تہجد کی نماز کے بعد وتر اور وتر کے بعد کی نفل پڑھنا ضروری ہے یا صرف وتر ہی کافی ہے؟

جواب:... وتر کے بعد نفل ضروری نہیں۔ (۲)

نمازِ حاجت کا طریقہ

سوال:... نمازِ حاجت کا کیا طریقہ ہے؟

جواب:... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ الحاجت کا طریقہ یہ بتایا ہے کہ آدمی خوب اچھی طرح وضو کرے، اس کے بعد دو رکعت نفل پڑھے، نماز سے فارغ ہو کر حق تعالیٰ شانہ کی حمد و ثنا کرے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود شریف پڑھے، مسلمانوں کے لئے دُعائے مغفرت کرے اور خوب توبہ، اِستغفار کے بعد یہ دُعا پڑھے:

"لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَمُنْجِيَاتِ اَمْرِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ." (۳)

اس کے بعد اپنی حاجت کے لئے خوب گڑگڑا کر دُعا مانگے، اگر صحیح شرائط کے ساتھ دُعا کی تو انشاء اللہ ضرور قبول ہوگی۔

صلوٰۃ الحاجت کیسے پڑھیں؟ اور افضل وقت کونسا ہے؟

سوال:... نمازِ حاجات پڑھنے کا کیا طریقہ ہے؟ کتنی رکعت ہوتی ہیں؟ اور پڑھنے کا افضل وقت کونسا ہے؟

جواب:... صلوٰۃ الحاجت کی دو رکعتیں ہیں، دو رکعتیں پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے حمد و ثنا کرے، پھر دُرود شریف پڑھے، پھر تمام

---

(۱) وقد ثبت أنه عليه الصلوٰة والسلام شفع بعد الوتر روى الترمذى عن أُمّ سلمة انه عليه السلام كان يصلى بعد الوتر ركعتين وزاد ابن ماجة خفيفتين وهو جالس۔ (حلبى كبير ج: ۱ ص: ۴۲۴)۔ أيضا: هٰذا الحديث أخذ بظاهره الأوراعى وأحمد فيما حكاه القاضى عنهما فأباحا ركعتين بعد الوتر جالسًا، وقال أحمد: لَا أفعله ولَا أمنعه من قوله۔ قال: وأنكره مالك، قلت: الصواب أن هاتين الركعتين فعلهما صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بعد الوتر جالسًا لبيان جواز الصلوٰة بعد الوتر وبيان جواز النفل جالسًا، ولم يواظب علىٰ ذالك بل فعله مرّة أو مرّتين أو مرّات قليلة اهـ (شرح الكامل للنووى على الصحيح المسلم ج: ۱ ص: ۲۵۴، كتاب صلوٰة المسافرين وقصرها، باب صلوٰة الليل وعدد ركعات النبى صلى الله عليه وسلم)۔

(۲) والنفل فى اللغة: الزيادة، وفى الشريعة: زيادة عبادة شرعت لنا لَا علينا۔ (شامى ج: ۲ ص: ۳، باب الوتر والنوافل)۔

(۳) ترمذى ج: ۱ ص: ۱۰۸، باب ما جاء فى صلاة الحاجة، طبع قديمى كتب خانه۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

مسلمانوں کی بخشش کی دُعا مانگے، پھر اپنی حاجت کی دُعا کرے، ایک دُعا حدیث میں آتی ہے، اس کو ''فضائلِ نماز'' میں دیکھ لیا جائے۔(۱)

کیا صلوٰۃ الحاجت اپنی تمام حاجتوں کے لئے پڑھ سکتے ہیں؟

سوال:... ایک سال پہلے تقریباً میں نے اپنی ماں کی طبیعت خراب ہوجانے پر پریشان ہوکر اللہ تعالیٰ کے حضور دو رکعت نمازِ حاجت پڑھی تھی، پھر میں مسلسل روزانہ پڑھنے لگی، لیکن اب صورتِ حال یہ ہے کہ اب میں ان حاجت کی رکعتوں میں اللہ سے اپنی تمام حاجتیں کہنے لگی، کیا یہ صحیح ہے؟

جواب:... اللہ تعالیٰ سے اپنی تمام جائز حاجتیں مانگنی ہی چاہئیں، اس کا غیر صحیح ہونے کا شبہ کیوں ہوا...؟(۲)

صلوٰۃ الحاجت کب تک پڑھتے رہنا چاہئے؟

سوال:... کیا حاجت کی رکعتوں کو اس وقت تک پڑھتے رہنا چاہئے جب تک کہ وہ حاجت پوری نہ ہوجائے؟

جواب:... جی ہاں! جب تک حاجت پوری نہ ہو، مسلسل مانگتے ہی رہنا چاہئے اور مانگنے کے لئے نمازِ حاجت بھی پڑھتے رہیں تو نورٌ علیٰ نور ہے۔(۳)

نمازِ حاجت کی رکعتیں پڑھنا چھوڑ دُوں

سوال:... اگر میرے پاس ٹائم نہ ہو اور مجھے پوری حاجت کی نماز کی رکعتوں کو پڑھنا مشکل ہو رہا ہو، ایسی صورت میں مجھے حاجت کی رکعتیں پڑھنا بے حد مشکل ہوتا ہے، اگر میں اب یہ حاجت کی رکعتیں پڑھنا چھوڑ دوں اور صرف کسی حاجت کے لئے ہی حاجت کے موقع پر پڑھوں تو مجھے کوئی گناہ تو نہیں ملے گا؟ کیونکہ حاجت کی رکعتوں کو پڑھنا اب میرے روٹین میں شامل ہوگیا ہے، اور اللہ تعالیٰ میرے ان حاجت کی رکعتوں کو چھوڑنے سے کیا مجھ پر ایسے ہی اپنا رحم وکرم کرتا رہے گا، میری والدہ بھی اب تقریباً ٹھیک ہیں۔

---

(۱) عن عبداللہ بن أبی أوفٰی رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من کانت لہ إلی اللہ حاجۃ أو إلٰی أحد من بنی آدم فلیتوضأ ولیحسن الوضوء ثم لیصل رکعتین ثم لیثن علی اللہ تعالٰی ولیصل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم لیقل لَا إلٰہ إلَّا اللہ الحلیم الکریم، سبحان اللہ رب العرش العظیم، الحمد للہ رب العالمین، أسألک موجبات رحمتک، وعزائم مغفرتک، والغنیمۃ من کل برٍّ والسلامۃ من کل إثم، لَا تدع لی ذنبا إلَّا غفرتہ، ولَا ہمًّا إلَّا فرّجتہ، ولَا حاجۃً ہی لک رضًا إلَّا قضیتہا یا أرحم الراحمین. (جامع ترمذی ج:۱ ص:۶۳، باب ما جاء فی صلاۃ الحاجۃ، طبع رشیدیہ ساہیوال، أیضًا: فتاویٰ شامی ج:۲ ص:۲۸۰، أیضًا: فضائل نماز ص:۱۴، فضائل اعمال ص:۳۰۲)۔

(۲) وَإِذَا سَأَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَإِنِّیْ قَرِیْبٌ أُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّہُمْ یَرْشُدُوْنَ۔ (البقرۃ:۱۸۶)۔

(۳) ومن المندوبات صلاۃ الحاجۃ..... قال مشایخنا: صلینا ہذہ الصلوٰۃ فقضیت حوائجنا مذکور فی الملتقط ...إلخ. (شامی ج:۲ ص:۲۸، باب الوتر والنوافل، مطلب فی صلاۃ الحاجۃ)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... نمازِ حاجت نفلی نماز ہے، اگر آدمی روزانہ پڑھتا رہے اور اس کو معمول بنالے تو بہت اچھا ہے، نہ پڑھے تو کوئی گناہ نہیں۔ (۱)

صلوٰۃ التسبیح سے گناہوں کی معافی

سوال:... صلوٰۃ التسبیح سے اگلے پچھلے، چھوٹے بڑے، نئے پرانے، عمداً سہواً تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں، کیا یہ صحیح حدیث ہے؟

جواب:... بعض محدثین اس کو صحیح کہتے ہیں، اور بعض ضعیف۔ (۲)

صلوٰۃ التسبیح سے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں

سوال:... کتاب میں نماز صلوٰۃ التسبیح کے بارے میں لکھا ہے کہ اس کو پڑھنے سے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں، اس کی تصدیق بھی فرمائیں۔

جواب:... صلوٰۃ التسبیح کے بارے میں وارد شدہ روایات پر اگرچہ کلام کیا گیا ہے، لیکن فی نفسہٖ یہ روایات لائقِ قبول ہیں، اور قدیم زمانے سے صلوٰۃ التسبیح اکابر کے معمولات میں شامل رہی ہے، اس لئے اس کو ضرور پڑھنا چاہئے۔ (۳)

صلوٰۃ التسبیح کی تسبیح اگر ایک رُکن میں بھول کر دُوسری میں پڑھ لے تو نماز کا حکم

سوال:... کیا اگر آدمی ''صلوٰۃ التسبیح'' میں جو مخصوص تسبیح پڑھی جاتی ہے دورانِ نماز اس کی تعداد بھول جائے یا سجدے میں سبحان ربی الاعلی کی جگہ وہ تسبیح پڑھنا شروع کرے، یعنی دس میں سے ایک دفعہ بھی پوری نہ پڑھی ہو تو پتا چلے کہ سبحان ربی الاعلیٰ کہے اور بعد میں پوری نماز اَدا کرے تو کیا نماز ہوجائے گی؟

جواب:... نماز ہوجائے گی، یہ تسبیحات اگر ایک رُکن میں بھول جائیں تو دُوسرے میں پوری کرلی جائیں، مثلاً: رُکوع میں بھول جائیں تو سجدوں میں بیس مرتبہ پڑھ لے۔ (۴)

---

(۱) ومن المندوبات صلاة الحاجة ..... قال مشايخنا: صلينا هذه الصلاة فقضيت حوائجنا مذكور في الملتقط والتجنيس ...إلخ. (شامي ج:۲ ص:۲۸، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الحاجة).

(۲) والحديث في صلوٰة التسبيح مختلف فيه قيل ضعيف وقيل انه حسن وهو المختار عند جمهور المحدثين ...إلخ. (حاشية عرف الشذي على الترمذي ج:۱ ص:۱۰۹). وأيضًا وبالجملة لم يذهب أحد من قدماء المحدثين إلى وضعه وبطلانه وانما ذهب جمهرتهم إلى التصحيح أو التحسن ولو كان ضعيفًا لكفى حجة في باب الفضائل ...إلخ. (معارف السنن شرح ترمذي ج:۴ ص:۲۸۵).

(۳) (وأربع صلاة التسبيح) يفعلها في كل وقت لا كراهة فيه أو في كل يوم أو ليلة مرة والا ففي كل أسبوع أو جمعة أو شهر أو العمر، وحديثها حسن لكثرة طرقه، ووهم من زعم وضعه وفيها ثواب لا يتناهى ...إلخ. (شامي ج:۲ ص:۲۷).

(۴) قال الملا علي في شرح المشكوة: مفهومه أنه إن سها ونقص عددًا من محل معين يأتي به في محل آخر تكملة للعدد المطلوب ...إلخ. (شامي ج:۲ ص:۲۷، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة التسبيح).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

صلوٰۃ التسبیح کا کونسا طریقہ صحیح ہے؟

سوال:... مختلف کتابوں میں صلوٰۃ التسبیح کے ادا کرنے کے مختلف طریقے ہیں، تھوڑا سا فرق ہے، آدمی جو بھی طریقہ اپنائے اس سے یہ نماز اَدا کرسکتا ہے، حالانکہ میں سمجھتا ہوں کہ صرف اس مخصوص تسبیح کو ۳۰۰ مرتبہ مکمل کرنا ہوتا ہے۔

جواب:... آپ صحیح سمجھتے ہیں، صلوٰۃ التسبیح کے دو طریقے لکھے ہیں، اور دونوں صحیح ہیں۔ (۱)

صلوٰۃ التسبیح میں تسبیح دُوسری رکعت میں کس طرح پڑھی جاتی ہے؟

سوال:... صلوٰۃ التسبیح میں یہ مخصوص تسبیح دُوسری رکعت میں التحیات کے بعد پڑھے یا پہلے؟ اور اللہ اکبر کہہ کر اُٹھے یا بغیر اللہ اکبر کہے، جیسے پہلی رکعت میں بغیر اللہ اکبر کہے اُٹھنا ہوتا ہے؟

جواب:... یہ تسبیح پڑھنے کے بعد التحیات پڑھے، اور پہلی اور تیسری رکعت میں تسبیحات پڑھنے کے بعد بغیر تکبیر کہے اُٹھ جائے۔ (۲)

اندھیرے میں تہجد، صلوٰۃ التسبیح پڑھنا

سوال:... رات کو کمرے میں بغیر کوئی روشنی کئے اندھیرے میں کوئی بھی نماز یعنی تہجد، یا صلوٰۃ التسبیح وغیرہ ادا کرسکتا ہے یا بلب یا تھوڑی روشنی کرنا لازمی ہے؟ کیونکہ میں یہ نمازیں خفیہ ادا کرنا پسند کرتا ہوں، اس لئے کمرے میں روشنی وغیرہ نہیں جلایا کرتا۔

جواب:... روشنی کرنا ضروری نہیں، قبلہ رُخ صحیح ہو تو اندھیرے میں بھی پڑھ سکتے ہیں۔ (۳)

---

(۱) الکیفیة هی التی رواها الترمذی فی جامعه عن عبدالله بن المبارک أحد أصحاب أبی حنیفة الذی شارکه فی العلم والزهد والورع وعلیها اقتصر فی القنیة وقال إنها المختار من الروایتین ... إلخ۔ (شامی ج:۲ ص:۲۷، طبع سعید)۔

طریقۂ اوّل: عن أبی رافع قال. قال رسول الله صلی الله علیه وسلم للعباس: یا عَمّ! ألا أصِلُک، ألا احبُوک، ألا أنفعک؟ قال: بلٰی یا رسول الله! قال: یا عَمّ! صل أربع رکعات تقرأ فی کل رکعة بفاتحة الکتاب وسورة، فإذا انقضت القراءة فقل: الله أکبر والحمد لله وسبحان الله خمس عشرة مرة قبل أن ترکع، ثم ارکع فقلها عشرًا، ثم أرفع رأسک فقلها عشرًا، ثم اسجد فقلها عشرًا، ثم ارفع رأسک فقلها عشرًا، ثم اسجد فقلها عشرًا، ثم ارفع رأسک فقلها عشرًا قبل أن تقوم، فذالک خمس وسبعون فی کل رکعة، وهی ثلاث مائة فی أربع رکعات ... إلخ۔ (جامع الترمذی ج:۱ ص:۶۳، باب ما جاء فی صلوٰة التسبیح)۔

طریقۂ دوم: حدثنا أحمد بن عبدة الضبی نا أبو وهب قال: سألت عبدالله بن المبارک عن الصلوٰة التی یسبح فیها، قال: یکبّر، ثم یقول سبحانک اللّٰهم وبحمدک ..... ثم یقول خمس عشرة مرة سبحان الله والحمدلله ولَا إله إلّا الله والله أکبر، ثم یتعوذ ویقرأ بسم الله الرحمٰن الرحیم وفاتحة الکتاب وسورة، ثم یقول عشر مرات سبحان الله والحمدلله ..... ثم یرکع فیقلها عشرًا، ثم یرفع رأسه فیقولها عشرًا، ثم یسجد فیقولها عشرًا، ثم یرفع رأسه ویقولها عشرًا، ثم یسجد الثانیة فیقولها عشرًا، یصلی أربع رکعات علٰی هٰذا، فذالک خمس وسبعون تسبیحة فی کل رکعة ... إلخ۔ (جامع الترمذی ج:۱ ص:۶۴، باب ما جاء فی صلوٰة التسبیح)۔

(۲) وفی الجلسة بینها عشرًا عشرًا بعد تسبیح الرکوع والسجود ... إلخ۔ (شامی ج:۲ ص:۲۷، باب الوتر والنوافل)۔

(۳) لَا یجوز لِاحد أداء فریضة ولَا نافلة ..... إلّا متوجها إلی القبلة ... إلخ۔ (عالمگیری ج:۱ ص:۶۳)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

صلوٰۃ التسبیح کی نماز باجماعت پڑھنے کی شرعی حیثیت

سوال:... ہمارے محلے کی مسجد میں ہر جمعرات کو بعد نمازِ عشاء باقاعدہ اِقامت کے ساتھ بالجہر صلوٰۃ التسبیح پڑھی جاتی ہے، ایسا کرنا فقہِ حنفی کی رُو سے کیسا ہے؟ اور اس اِمام کے پیچھے ہمارا نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب:... صلوٰۃ التسبیح کی نماز باجماعت پڑھنا بدعت ومکروہ ہے، اس اِمام سے کہا جائے کہ آئندہ اس سے توبہ کرلے، اگر وہ توبہ کرلے تو نماز اس کے پیچھے جائز ہے، ورنہ مکروہ تحریمی ہے۔ (۱)

کیا صلوٰۃ التسبیح کا کوئی خاص وقت ہے؟

سوال:... صلوٰۃ التسبیح کے لئے کیا کوئی دن یا وقت مقرر ہے؟

جواب:... صلوٰۃ التسبیح کے لئے کوئی دن اور وقت مقرر نہیں، اگر توفیق ہو تو روزانہ پڑھا کرے، ورنہ جس دن بھی موقع ملے پڑھ لے، اور مکروہ اوقات کو چھوڑ کر دن رات میں جب چاہے پڑھے، البتہ زوال کے بعد افضل ہے، یا پھر رات کو، خصوصاً تہجد کے وقت۔ (۲)

صلوٰۃ التسبیح کی جماعت بدعتِ حسنہ نہیں

سوال:... کافی تحقیق کے بعد بھی یہ پتا نہ چل سکا کہ صلوٰۃ التسبیح کبھی باجماعت پڑھی گئی ہو، کیا یہ نفل نماز جماعت سے پڑھی جاسکتی ہے یا اس فعل کو "بدعتِ حسنہ" میں شمار کرتے ہوئے اسے جائز قرار دیا جاسکتا ہے؟

جواب:... حنفیہ کے نزدیک نوافل کی جماعت مکروہ ہے، جبکہ مقتدی تین یا زیادہ ہوں، یہی حکم "صلوٰۃ التسبیح" کا ہے، اس کی جماعت بدعتِ حسنہ نہیں، بلکہ بدعتِ سیئہ ہے۔ (۳)

صلوٰۃ التسبیح کی جماعت جائز نہیں

سوال:... صلوٰۃ التسبیح کے بارے میں ارشاد فرمائیں کہ باجماعت پڑھنا جائز ہے یا غلط؟ میں اور میرے بہت سے پاکستانی ترکی ساتھی تقریباً پانچ سال سے اپنے کیمپ میں باجماعت ادا کرتے ہیں، اسی سال ۱۵ر شعبان شبِ برأت والی رات ہمارے ایک

---

(۱) التطوع بالجماعة إذا كان على سبيل التداعي يكره ... إلخ. (عالمگيری ج: ۱ ص: ۸۳). أيضًا: واعلم أن النفل بالجماعة على سبيل التداعي مكروه على ما تقدم ما عدا التراويح. (حلبی كبير ص: ۴۳۲، أيضًا: فتاوىٰ شامی ج: ۲ ص: ۴۹).

(۲) وأربع صلوٰة التسبيح يفعلها كل وقت لا كراهة فيه أو في كل يوم أو ليلة مرة ..... وقال المعلىٰ: يصليها قبل الظهر ... إلخ. (شامی مطلب في صلوٰة التسبيح ج: ۲ ص: ۴۷).

(۳) ولا يصلى الوتر ولا التطوع بجماعة خارج رمضان أي يكره ذلك على سبيل التداعي بأن يقتدى أربعة بواحدة كما في الدرر. (قوله على سبيل التداعي) هو أن يدعو بعضهم بعضًا كما في المغرب وفسره الوافي بالكثرة وهو لازم معناه قوله أربعة بواحدا أما اقتداء واحد بواحد أو اثنين بواحد فلا يكره وثلاثة بواحد فيه خلاف بحر عن الكافي. (ردالمحتار على در المختار ج: ۲ ص: ۴۹، مطلب في كراهة الإقتداء في النفل على سبيل التداعي).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

ساتھی صوفی صاحب نے اعتراض کیا کہ: ''چونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صلوٰۃ التسبیح باجماعت ثابت نہیں ہے، نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ مبارک ہے کہ باجماعت ادا کریں، تو پھر ہمیں باجماعت نہیں پڑھنی چاہئے، بلکہ انفرادی طور پر پڑھنی چاہئے۔'' باجماعت پڑھنے کا ہمارا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ جو اَن پڑھ ساتھی ترتیب وار ۵ ۷ دفعہ تسبیح نہ پڑھ سکیں وہ بھی ادا کرسکیں۔

جواب:... شریعت نے عبادت کو جس انداز میں مشروع کیا ہے، اس کو اسی طریقے سے ادا کرنا مطلوب ہے، شریعت نے نمازِ پنج گانہ اور جمعہ وعیدین وغیرہ کو باجماعت ادا کرنے کا حکم دیا ہے، لیکن نوافل کو اِنفرادی عبادت تجویز کیا ہے، اس لئے کسی نفلی نماز (خواہ صلوٰۃ التسبیح ہو یا کوئی اور) جماعت سے ادا کرنا منشائے شریعت کے خلاف ہے، اس لئے حضراتِ فقہاء نے نفل نماز کی جماعت کو (جبکہ مقتدی دو سے زیادہ ہوں) مکروہ لکھا ہے، اور خاص راتوں میں اِجتماعی نماز اَدا کرنے کو بدعت قرار دیا ہے،[1] اس لئے صلوٰۃ التسبیح کا جماعت سے ادا کرنا صحیح نہیں۔ اور آپ نے جو مصلحت لکھی ہے، وہ لائقِ التفات نہیں، جس کو صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کا شوق ہو اس کو ان کلمات کا یاد کرلینا اور ترتیب کا سیکھ لینا کیا مشکل ہے...؟

اِستخارے کی حقیقت

سوال:... حدیث شریف میں ہے کہ اِستخارہ کرنا مؤمن کی خوش بختی ہے اور نہ کرنے والا بدبخت ہے۔ اور طریقہ اِستخارے کا یہ بتایا گیا ہے کہ آدمی دو رکعت نماز نفل پڑھے اور پھر دُعائے اِستخارہ پڑھے۔ میرا سوال یہ ہے کہ نفل پڑھنے اور دُعائے اِستخارہ کے بعد کیا آدمی اس مقصد کے لئے نکل کھڑا ہو جس کے لئے اِستخارہ کیا ہو؟ مثلاً: ایک شخص کوئی مکان خریدنا چاہتا ہے، کیا وہ اِستخارے کے بعد جا کر مکان کی بابت بات کرلے یا کہ اللہ تعالیٰ اسے اِستخارہ کرنے کے بعد خواب میں کچھ اشارہ دیں گے یا دِل میں ایسا خیال پیدا کریں گے کہ وہ بعد میں مکان خریدنے کے لئے نکلے۔ بہت سے علماء کہتے ہیں کہ جو کام یا مقصد ہو، آدمی تین یا سات دن اِستخارہ کرے، اس عرصے میں یا تو اسے خواب آجائے گا یا پھر اللہ تعالیٰ دِل میں ایسا خیال پیدا کردے گا کہ کام کرو یا نہ کرو، لیکن اگر ایسا ہے تو پھر خواب وغیرہ کا ذکر حدیث پاک میں کیوں نہیں ہے؟ مجھ سے ایک جماعت کے شخص نے کہا ہے کہ خواب وغیرہ کچھ نہیں آتا، پس تم اپنے مقصد کے لئے اِستخارہ کرو اور پھر اس مقصد کے لئے روانہ ہوجاؤ، اللہ نے بہتر کرنا ہوگا تو وہ مقصد تمہیں فوراً حاصل ہوجائے گا، ورنہ ایسی رُکاوٹ ڈال دے گا کہ تم سمجھ جاؤ گے کہ اللہ کو تمہارے لئے یہی منظور ہے کہ یہ کام نہ ہو، بہرحال آپ بتائیے، شکریہ۔

جواب:... اِستخارے کی حقیقت ہے اللہ تعالیٰ سے خیر کا طلب کرنا اور اپنے معاملے کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کردینا کہ اگر یہ بہتر ہو تو اللہ تعالیٰ میسر فرمادیں، بہتر نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو ہٹادیں۔ اِستخارے کے بعد خواب کا آنا ضروری نہیں، بلکہ دِل کا رُجحان کافی ہے۔ اِستخارے کے بعد جس طرف دِل کا رُجحان ہو، اس کو اِختیار کرلیا جائے۔ اگر خدانخواستہ کام کرنے کے بعد محسوس ہو کہ یہ اچھا نہیں

---

(۱) وبعد ذلک فالصلوٰة خير موضوع ما لم يلزم منها ارتكاب كراهة، واعلم ان النفل بالجماعة علىٰ سبيل التداعي مكروه ..... فعلم ان كلًا من صلاة الرغائب ..... بالجماعة بدعة مكروهة. (حلبی کبیر ص: ۴۳۲، طبع لاهور)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

ہوا، تو یوں سمجھئے کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں اسی میں بہتری ہوگی، کیونکہ بعض چیزیں بظاہر اچھی نظر آتی ہیں مگر وہ ہمارے حق میں بہتر نہیں ہوتیں، اور بعض ناگوار ہوتی ہیں مگر ہمارے لئے انہی میں بہتری ہوتی ہے۔

الغرض! اِستخارے کی حقیقت کامل تفویض وتوکل اور قضاوقدر کے فیصلوں پر رضامند ہوجانا ہے۔ (۱)

اہم اُمور سے متعلق اِستخارہ

سوال:... زندگی کے تمام اہم اُمور کے متعلق فیصلے کرنے سے قبل کیا اِستخارہ کرنا واجب ہے؟

جواب:... اِستخارہ واجب نہیں، البتہ اہم اُمور پر اِستخارہ کرنا مستحب ہے، حدیث میں ہے:

''عن سعد قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من سعادة ابن آدم رضاه بما قضى الله له، ومن شقاوة ابن آدم تركه استخارة الله ومن شقاوة ابن آدم سخطه بما قضى الله له.'' (مشکوٰۃ ص:۴۵۳)

ترجمہ:... ''ابنِ آدم کی سعادت میں سے ہے اس کا راضی ہونا اس چیز کے ساتھ جس کا اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے فیصلہ فرمایا، اور ابنِ آدم کی بدبختی سے ہے اس کا اللہ تعالیٰ سے اِستخارے کو ترک کردینا، اور ابنِ آدم کی بدبختی میں سے ہے اس کا اللہ تعالیٰ کے قضاوقدر کے فیصلے سے ناراض ہونا۔''

(مشکوٰۃ ص:۴۵۳ بروایت مسند احمد وترمذی)

ایک اور حدیث میں ہے:

''من سعادة ابن آدم استخارته الى الله ومن شقاوة ابن آدم تركه استخارة الله.''

(مستدرک حاکم ج:۱ ص:۵۱۸)

ترجمہ:... ''اللہ سے اِستخارہ کرنا ابنِ آدم کی سعادت میں داخل ہے، اور اس کا اللہ تعالیٰ سے اِستخارہ کرنے کو ترک کردینا اس کی شقاوت میں داخل ہے۔''

منّت کے نوافل کس وقت ادا کئے جائیں؟

سوال:... میں نے کہا تھا کہ اے اللہ تعالیٰ! اگر میں امتحان میں کامیاب ہوگیا تو ۱۰۰ رکعت نماز نفل ادا کروں گا، میں کامیاب ہوگیا، آپ یہ بتائیں کہ یہ ۱۰۰ رکعت نفل نماز کے لئے کوئی وقت ہے یا جب چاہے ادا کرلوں؟

---

(۱) وعن جابر قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمنا الإستخارة أى طلب تيسر الخير فى الأمرين من الفعل أو الترك من الخير وهو ضد الشر فى الأمور أى التى نريد الإقدام عليها مباحة كانت أو عبادة ..... ويمضي بعد الإستخارة لما ينشرح له صدره إنشراحًا خاليًا عن هوىٰ النفس فإن لم ينشرح لشيء فالذى يظهر أنه يكرر الصلاة حتّٰى يظهر له الخير قيل إلى سبع مرات۔ (مرقاة شرح مشكوة ج:۲ ص:۱۸۷، باب التطوع)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... جب چاہیں ادا کر سکتے ہیں، بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو، اور فجر اور عصر کے بعد بھی نہیں پڑھ سکتے۔ (۱)

اِستخارہ کرنے کا شرعی طریقہ

سوال:... اِستخارہ کرنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟ اور اِسلام کی رُو سے اِستخارے کی کیا حیثیت ہے؟

جواب:... دو رکعت نماز اَدا کر کے اِستخارے کی دُعا پڑھ لی جائے، حدیث شریف میں اِستخارہ کرنے کی ترغیب دی گئی ہے، اِستخارے کے بعد خدا تعالیٰ کام میں بہتری فرماتے ہیں۔ (۲)

اِستخارہ کرنے کا طریقہ، نیز کیا اِستخارے میں کوئی چیز نظر آنا ضروری ہے؟

سوال:... مجھے اِستخارہ کرنے کے بارے میں کچھ معلومات درکار ہیں۔

۱:... اِستخارہ کرنے کے لئے اِجازت کی ضرورت ہے یا نہیں؟

۲:... ایک مقصد کے لئے کتنی بار اِستخارہ کرنا چاہئے؟

۳:... کیا اِستخارے میں کوئی چیز نظر آنا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب:... اِستخارے کے لئے کسی سے اِجازت لینے کی ضرورت نہیں، جس کام کا اِرادہ ہو، دو رکعت نماز پڑھ کر دُعائے اِستخارہ کرنی چاہئے، تین دن، سات دن یا اس سے زیادہ اِستخارہ کر سکتا ہے۔ اِستخارے میں خواب میں کوئی چیز نظر آنا ضروری نہیں، بلکہ اِستخارہ کر کے جس طرف دِل مطمئن ہو، وہ کام کر لینا چاہئے۔ (۳)

نمازِ اِستخارہ کا طریقہ، نیت اور کون سی سورتیں پڑھیں؟

سوال:... نمازِ اِستخارہ پڑھنے کا کیا طریقہ ہے؟ اس کی نیت کس طرح ہے؟ اور دورانِ نماز کون کون سی آیات پڑھنی چاہئیں؟

---

(۱) قال أبو جعفر: ولَا يصلى أحد عند طلوع الشمس، وعند الزوال، وعند الغروب. قال أحمد: ثلاثة أوقات لَا يُصَلّٰى فيها نفل ولَا فرض: عند طلوع الشمس، وعند الزوال وعند الغروب ..... ووقتان لَا يُصَلّٰى فيهما نفل، ويصلى فيهما الفرض بعد العصر حتى تغرب الشمس، وبعد الفجر حتّٰى تطلع الشمس، فأما الصلاة في الأوقات الثلاثة، فالأصل: ما روى عن النبي صلى الله عليه وسلم في الآثار المتواترة نهى عن الصلاة في هذه الأوقات الثلاثة، منها حديث ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم: لَا يتحرى أحدكم فيصلي عند طلوع الشمس ولَا عند غروبها، فإنها تطلع بين قرني شيطان. (شرح مختصر الطحاوي ج: ۱ ص: ۵۲۸، كتاب الصلاة). وفيه أيضًا: وأما بعدِ العصر، وبعد الفجر فإنما ينهى فيهما عن النوافل والنذور ..... وذالك لما روى أبو سعيد الخدري، ومعاذ بن عفراء، وابن عمر، وأبوهريرة رضي الله عنهم أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن صلاتين بعد الصبح وبعد العصر ..... وقال ابن عباس رضي الله عنهما ..... ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الصلاة بعد الفجر حتّٰى تطلع الشمس وبعد العصر حتى تغرب. (شرح مختصر الطحاوي ج: ۱ ص: ۵۳۶، ۵۳۷).

(۲) تفصیل اور حوالہ جات کے لئے گزشتہ صفحہ دیکھئے۔

(۳) تفصیل کے لئے دیکھئے ص: ۲۱۹ ''اِستخارے کی حقیقت''۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

اور نمازِ تہجد پڑھنے کا کیا طریقہ ہے؟ اور اس میں کون کون سی آیات پڑھنی چاہئیں؟

جواب:... نمازِ اِستخارہ دو رکعت نفل ہے، اس کے بعد حمد وثنا اور اِستغفار کیا جاتا ہے، اور اِستخارے کی دُعا پڑھی جاتی ہے، وہ مشہور ہے، کسی کتاب مثلاً: بہشتی زیور میں دیکھ لیا جائے۔[1] نمازِ تہجد کا کوئی خاص طریقہ نہیں، ۴، ۶، ۸، ۱۰، ۱۲ جتنی رکعتیں پڑھ سکتے ہوں، پڑھیں، اور ان میں جو سورتیں یاد ہوں پڑھیں۔

اِستخارہ قرآن وسنت سے ثابت ہے

سوال:... اِستخارہ کیا ہے؟ کیا کہیں اس کی بنیاد عمل اَحکامِ قرآنی یا سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے منسلک وثابت ہے یا اس کی کوئی اور مذہبی وعملی منطق موجود ہے؟

جواب:... اِستخارہ کے معنی ہیں: اللہ تعالیٰ سے کسی معاملے میں مشورہ کرنا، اس کی تعلیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے کہ جب کسی کو کوئی اہم معاملہ درپیش ہو تو دو رکعت نماز پڑھے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور دُرود شریف کے بعد یہ دُعا پڑھے، (دُعائے اِستخارہ مشہور ہے)۔[2]

سنت کے مطابق اِستخارہ کیا جائے

سوال:... اسلام میں کسی بھی کام کے شروع کرنے کے سلسلے میں اِستخارہ کرنے کو کہا گیا ہے جو کہ تین، پانچ، سات دن تک

---

(۱) اِستخارے کی نماز کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دو رکعت نفل پڑھے، اس کے بعد خوب دِل لگا کے یہ دُعا پڑھے: "اللّٰھم إنّی أستخیرک بعلمک وأستقدرک بقدرتک وأسألک من فضلک العظیم، فإنک تقدر ولا أقدر، وتعلم ولا أعلم، وأنت علّام الغیوب، اللّٰھم إن کنت تعلمُ أن ھٰذا الأمر خیر لی فی دینی ومعاشی وعاقبة أمری، فاقدرہ ویسرہ لی، ثم بارک لی فیه، وان کنت تعلم أن ھٰذا الأمر شر لی فی دینی ومعاشی وعاقبة أمری، فاصرفه عنّی واصرفنی عنه، واقدر لی الخیر حیث کان ثم أرضنی به" اور جب "ھذا الأمر" پر پہنچے، جس لفظ پر لکیر بنی ہے، اس کے پڑھتے وقت اسی کام کا دھیان (خیال) کرے جس کے لئے اِستخارہ کرنا چاہتے ہیں، اس کے بعد پاک صاف بچھونے پر قبلے کی طرف منہ کر کے باوضو سو جائے، جب سو کر اُٹھے، اس وقت جو بات دِل میں مضبوطی سے آئے وہی بہتر ہے، اسی کو کرنا چاہئے۔ (بہشتی زیور، حصہ دوم ص:۱۳۵، اِستخارے کی نماز کا بیان)۔

(۲) عن جابر بن عبداللہ قال: کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یعلمنا الإستخارة فی الأمور کلها کما یعلمنا السورة من القرآن الکریم، یقول: إذا ھمّ أحدکم بالأمر فلیرکع رکعتین من غیر الفریضة ثم لیقل: اللّٰھم إنّی أستخیرک بعلمک، وأستقدرک بقدرتک، وأسألک من فضلک العظیم، فإنک تقدر ولا أقدر، وتعلم ولا أعلم، وأنت علام الغیوب، اللّٰھم إن کنت تعلم أن ھذا الأمر خیر لی فی دینی ومعاشی وعاقبة أمری، أو قال: فی عاجل أمری وآجله، فیسرہ لی ثم بارک لی فیه، وان کنت تعلم أن ھذا الأمر شر لی فی دینی ومعاشی وعاقبة أمری، أو قال: فی عاجل أمری وآجله، فاصرفه عنی واصرفنی عنه، واقدر لی الخیر حیث کان ثم ارضنی به، قال: ویسمی حاجته۔ (جامع الترمذی واللفظ له، ج:۱ ص:۶۳، باب ما جاء فی الإستخارة، أیضًا: فتاویٰ شامی ج:۲ ص:۲۶، مطلب فی رکعتی الإستخارة)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

ہوتا ہے، میرا آپ سے یہ سوال ہے کہ اگر اِستخارے میں کچھ محسوس نہ ہو (جیسا کہ کوئی چیز نظر آتی ہے یا دِکھائی دیتی ہے) تب کیا کیا جائے؟ کیسے فیصلہ کیا جائے؟

جواب:... سنت کے مطابق اِستخارہ کیا جائے (بہشتی زیور میں اس کا طریقہ لکھا ہے)، اور پھر جس طرف دِل کا رُجحان ہو، وہ کام کرلیا جائے، اِن شاء اللہ اس میں خیر و برکت ہوگی۔ اِستخارے میں کسی چیز کا نظر آنا ضروری نہیں، فیصلے کے لئے ایک طرف رُجحان کافی ہے، سو فیصد اِطمینان ضروری نہیں۔ (۱)

اِستخارے کو دُہرانا کیسا ہے؟ نیز کیا اِستخارے کا جواب آنا ضروری ہے؟

سوال:... اِستخارے کے نتیجے کی صورت میں جواب کے نہ میں آنے، جواب کے ہاں میں آنے، یا کوئی جواب نہ آنے کی صورت میں، کیا اسے دُہرایا جاسکتا ہے؟ اگر دُہرانا چاہئے تو کیا ایک ہی آدمی سے دوبارہ درخواست کی جائے یا کسی اور سے رُجوع کرنا چاہئے؟

جواب:... اِستخارے کا جواب آنا ضروری نہیں، بلکہ اِستخارے کے بعد جس طرف دِل کا رُجحان ہو، اس کو کرلیا جائے، تین دن، سات دن، چالیس دن بھی بعض اکابر اِستخارہ کرتے رہے ہیں۔ (۲)

دورانِ خواب میں بارش دیکھنا

سوال:... میری بہن کا رشتہ چچا کے گھر سے آیا تھا، چونکہ پہلے کی ناراضگی کی وجہ سے دِل مطمئن نہیں تھا، اس لئے ہم نے اِستخارہ کروایا، خواب میں بہت زیادہ بارش آئی، کسی عالم سے پوچھا تو معلوم ہوا کہ بارش خوشی کا اِظہار ہے، کیا یہ بات صحیح ہے؟

جواب:... صحیح ہے۔

کیا ہر عمل سے پہلے اِستخارہ کروانا ضروری ہے؟

سوال:... کیا ہر عمل سے پہلے اِستخارہ کروانا ضروری ہے؟ یا کسی عمل کے بارے میں تردّد و دِل کے عدمِ اِطمینان کی صورت ہی میں اِستخارہ کروانا چاہئے؟

---

(۱) واذا استخار مضى لما ينشرح له صوره وينبغى أن يكررها سبع مرات لما روى ابن السنى عن أنس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يا أنس! إذا هممت بأمر فاستخر ربك فيه سبع مرات. ثم انظر إلى الذى سبق إلى قلبك فإن الخير فيه. (حلبى كبير ص: ۴۳۱، تتمات من النوافل، طبع سهيل اكيڈمى لاهور)۔

(۲) وينبغى أن يكررها سبعًا لما روى ابن السنى يا أنس! إذا هممت بأمر فاستخر ربك فيه سبع مرات ثم انظر إلى الذى سبق إلى قلبك فإن الخير فيه۔ (شامى ج: ۲ ص: ۴۷، باب الوتر والنوافل، مطلب فى صلاة التسبيح)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... اُوپر لکھ چکا ہوں کہ اہم کام کے لئے اِستخارہ کیا جاتا ہے، اور اِستخارہ کروایا نہیں جاتا، بلکہ خود اِستخارہ کرنے کا حکم ہے۔ (۱)

کاروبار کے لئے اِستخارے کا طریقہ

سوال:... میں جس فیکٹری میں ملازمت کرتا ہوں، وہ لوگ ملاؤٹ کرتے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ جو تھوڑی بہت رقم فیکٹری سے ملے، اس سے اپنا کاروبار کرلوں، کیا میں اس طرح اِستخارہ کرسکتا ہوں کہ میں کونسا کاروبار کروں جو میرے اور میری اولاد کے لئے رزقِ حلال اور خیر و برکت والا ہو؟

جواب:... اِستخارہ کرنا چاہئے کہ میں فلاں کام کروں یا نہیں کروں۔ (۲)

بیعت ہونے کے لئے اِستخارہ

سوال:... کیا کسی پیر صاحب سے بیعت ہونے کے لئے بھی اِستخارہ کیا جاسکتا ہے؟

جواب:... کسی بزرگ سے بیعت ہونا ہو تو اس کے لئے بھی اِستخارہ کرلینا چاہئے۔ (۳)

کیا بیک وقت کئی اُمور کے لئے اِستخارہ کرسکتے ہیں؟

سوال:... کیا نمازِ اِستخارہ صرف ایک کام کے واسطے پڑھ سکتے ہیں؟ اگر بیک وقت کئی اُمور لاحق ہوں تو ان کے لئے فقط ایک بار نفل پڑھ کر دُعائے اِستخارہ کے دوران مقرّرہ مقامات پر متعدّد اُمور کے بارے میں خیال کرسکتے ہیں؟

جواب:... کئی اُمور کا تصوّر کرسکتے ہیں۔

کیا شادی کے لئے اِستخارہ کرنا ضروری ہے؟

سوال:... آج کل شادی بیان کے معاملات میں لوگوں کو جب اِنکار کرنے کے لئے کوئی بہانا نہیں مل پاتا تو یہ کہہ کر اِنکار کردیتے ہیں کہ ہم نے ''اِستخارہ'' کروایا تھا، جس میں پتا چلا ہے کہ یہ شادی صحیح ثابت نہیں ہوسکتی، اور اس بنا پر اِنکار کردیا جاتا ہے، کیا یہ صحیح ہے؟ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا شادی کے معاملے میں اِستخارہ ضروری ہے؟ اِستخارہ کس طرح کیا جانا چاہئے؟ خود کرنا چاہئے یا

---

(۱) عن جابر بن عبدالله رضی الله عنه قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمنا الإستخارة في الأمور كلها كما يعلمنا السورة من القرآن يقول: إذا هم أحدكم بالأمر فليركع ركعتين من غير الفريضة ثم ليقل: اللّٰهم إني أستخيرك ...إلخ. (سنن ترمذی ج:۱ ص:۶۲، باب ما جاء في الإستخارة، أيضًا: رد المحتار ج:۲ ص:۲۶، باب الوتر والنوافل).

(۲) قال الشيخ إسماعيل وفي شرح الشرعة من هم بأمر وكان لا يدري عاقبته ولا يعرف ان الخير في تركه أو الإقدام عليه فقد أمره رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يركع ركعتين ..... فإذا فرغ قال اللّٰهم ...إلخ. (منحة الخالق على البحر الرائق ج:۲ ص:۵۶، كتاب الصلاة، طبع بيروت).

(۳) ایضاً حوالہ بالا۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کسی اور کے ذریعے کروانا چاہئے؟ اور اِستخارہ کرنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

جواب:... اِستخارہ کرنے کا طریقہ صحیح ہے، اور شادی کے معاملے میں اِستخارہ ضرور کر لینا چاہئے، اس کا طریقہ ''بہشتی زیور'' میں لکھا ہے، اس کے مطابق عمل کیا جائے۔ (۱)

شادی وغیرہ کے لئے اِستخارہ کرنا

سوال:... کوئی بھی کام کرنے سے پہلے کسی بزرگ سے اِستخارہ کرایا جاتا ہے یا خود کیا جاتا ہے، مثلاً: شادی کے لئے یا مکان، پلاٹ خریدنے کے لئے، تجارت میں لین دین یا پھر ملازمت کے لئے۔ بعض لوگوں کو دیکھا ہے کہ فال کھلواتے ہیں، کچھ لوگ تو سڑک پر طوطے لے کر بیٹھے رہتے ہیں، کیا فال کھلوانا شرعی لحاظ سے دُرست ہے یا نہیں؟ جواب دے کر مشکور فرمائیں۔

جواب:... سنت طریقے کے مطابق اِستخارہ تو مسنون ہے، حدیث شریف میں اس کی ترغیب آئی ہے، (۲) اور فال کھلوانا ناجائز ہے۔ (۳)

کیا شادی کے لئے لڑکے اور لڑکی دونوں کو اِستخارہ کرنا چاہئے؟

سوال:... اگر کسی شادی کے بارے میں اِستخارہ کروانا ہو تو کیا لڑکے والوں اور لڑکی والوں میں سے صرف ایک ہی کو کروالینا چاہئے یا دونوں الگ الگ اِستخارہ کروائیں؟ اور دونوں صورتوں میں ہاں ہونے پر ہی رشتہ کیا جائے؟

جواب:... لڑکے والے بھی کریں، اور لڑکی والے بھی کریں۔ (۴)

اِشراق کی نماز جہاں فجر پڑھی ہو، وہیں پڑھنا ضروری ہے

سوال:... فجر کی نماز ایک مسجد میں پڑھی، پھر کسی کام سے مسجد سے باہر جانا ہوا، اِشراق کی نماز دُوسری مسجد میں یا گھر پر پڑھ

---

(۱) بہشتی زیور کی عبارت یہ ہے: مسئلہ ۲:- اِستخارے کی نماز کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دو رکعت نفل پڑھے، اس کے بعد خوب دِل لگا کے یہ دُعا پڑھے: "اللّٰھم إنّی أستخیرک بعلمک وأستقدرک بقدرتک وأسألک من فضلک العظیم، فإنک تقدر ولا أقدر، وتعلم ولا أعلم، وأنت علّام الغیوب، اللّٰھم إن کنت تعلم أن هٰذا الأمر خیر لی فی دینی ومعاشی وعاقبة أمری، فاقدره ویسره لی، ثم بارک لی فیه، وإن کنت تعلم أن هٰذا الأمر شر لی فی دینی ومعاشی وعاقبة أمری، فاصرفه عنّی واصرفنی عنه، واقدر لی الخیر حیث کان ثم أرضنی به" اور جب "هذا الأمر" پر پہنچے، جس لفظ پر لکیر بنی ہے، اس کے پڑھتے وقت اسی کام کا دھیان (خیال) کرے جس کے لئے اِستخارہ کرنا چاہتے ہیں، اس کے بعد پاک صاف بچھونے پر قبلے کی طرف منہ کر کے باوضو سو جائے، جب سو کر اُٹھے، اس وقت جو بات دِل میں مضبوطی سے آئے وہی بہتر ہے، اسی کو کرنا چاہئے۔ (بہشتی زیور، حصہ دوم ص:۱۳۵، اِستخارے کی نماز کا بیان)۔

(۲) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۱ ملاحظہ ہو۔

(۳) عن أبی هریرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: لا عدوی ولا طیرة ولا هامة ولا صفر ...إلخ۔ (مشکوة ص:۳۹۱، باب الفال والطیرة، الفصل الأوّل)۔

(۴) ایضاً حاشیہ نمبر ۱ ملاحظہ ہو۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

سکتے ہیں یا کہ اسی مسجد میں بیٹھے رہیں؟

جواب:... اگر کسی ضرورت سے جانا پڑے تو دُوسری جگہ بھی اِشراق کی نماز پڑھ سکتے ہیں، خواہ گھر پر پڑھیں یا کسی اور مسجد میں۔ البتہ حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے کہ جو شخص فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھے اور پھر اپنی جگہ بیٹھا رہے، یہاں تک کہ اِشراق کا وقت ہو جائے، اور پھر اُٹھ کر دو رکعتیں یا چار رکعتیں اِشراق کی نماز پڑھے، تو اس کو ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب ملتا ہے۔(۱)

شکرانے کی نماز کب ادا کرنی چاہئے؟

سوال:... شکرانے کی نماز کے لئے کوئی وقت مقرّر ہے یا نہیں؟ اور یہ کہ ان کی تعداد کتنی ہوتی ہے؟ یعنی دو رکعت یا چار رکعت؟

جواب:... نہ وقت مقرّر ہے، نہ تعداد، البتہ مکروہ وقت نہیں ہونا چاہئے،(۲) اور تعداد دو رکعت سے کم نہیں ہونی چاہئے۔(۳)

فرض نمازوں سے پہلے نمازِ استغفار اور شکرانہ پڑھنا

سوال:... نمازِ فجر، ظہر اور عصر سے پہلے دو رکعات نفل نماز اِستغفار اور دو رکعت نماز نفل شکرانہ روزانہ پڑھنا جائز ہے یا نماز کے بعد؟

جواب:... یہ نمازیں ظہر اور عصر سے پہلے پڑھنے میں تو کوئی اِشکال نہیں، البتہ فجر سے پہلے اور صبحِ صادق کے بعد سوائے فجر کی دو سنتوں کے اور نوافل پڑھنا دُرست نہیں۔(۴)

پچاس رکعت شکرانہ کی نماز چار چار رکعات کر کے ادا کر سکتے ہیں

سوال:... نفل نماز پچاس رکعت شکرانہ ادا کرنا ہے، تو کیا دو دو کے بجائے چار چار رکعت نماز نفل ادا کی جا سکتی ہے؟

---

(۱) من صلى الفجر في جماعة ثم قعد يذكر الله تعالىٰ حتّٰى تطلع الشمس، ثم صلّى ركعتين كانت له كأجر حجةٍ وعمرةٍ تامةٍ تامة تامة. (كنز العمال ج:۷ ص:۸۰۸، أيضًا: مشكوٰة ص:۸۹، باب الذكر بعد الصلاة).

(۲) حوالہ کے لئے دیکھئے موجودہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۴۔

(۳) کیونکہ دو رکعت سے کم تعداد کی نماز مشروع نہیں۔ وفي الدر المختار: وسجدة الشكر: مستحبة به يفتى. (قوله به يفتى) هو قولهما وأما عنه الإمام ..... وقيل شكرًا تامًا لأن تمامه بصلاة ركعتين كما فعل عليه الصلوٰة والسلام يوم الفتح. (ردالمحتار مع الدر المختار، مطلب في سجدة الشكر ج:۲ ص:۱۱۹).

(۴) وكذا الحكم من كراهة نفل وواجب لغيره ..... بعد طلوع فجر سوى سنته لشغل الوقت به. (التنوير وشرحه ج:۱ ص:۴۷۵). أيضًا: فصل (وقتان يصلى فيهما الفرض دون النفل) أما بعد العصر، وبعد الفجر فإنما ينهى فيهما عن النوافل والنذور وصلوٰة الطواف ويجوز فيهما فعل الفرض، وذالك لما روى أبو سعيد الخدري، ومعاذ بن عفراء، وابن عمر، وأبوهريرة رضي الله عنهم أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن صلاتين بعد الصبح وبعد العصر ..... وقال ابن عباس رضي الله عنهما: حدثني رجال مرضيون، وأرضاهم عمر رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الصلاة بعد الفجر حتّٰى تطلع الشمس، وبعد العصر حتّٰى تغرب. (شرح مختصر الطحاوي للإمام أبو بكر الجصاص الرازي ج:۱ ص:۵۳۶، ۵۳۷).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... کرسکتے ہیں۔[1]

دُلہن کے آنچل پر نمازِ شکرانہ ادا کرنا

سوال:... جناب آج کل ایک رسم ہے کہ جب شادی ہوتی ہے تو اکثر لوگ کہتے ہیں کہ شادی کی پہلی رات دو رکعت نماز شکرانے کی دُولہا پڑھتا ہے، کیا عورت کے آنچل پر جائز ہے؟ جس سے اس مرد کا نکاح ہوا ہے، یعنی دُولہا، دُلہن کے آنچل پر نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب:... آنچل پر نماز پڑھنا محض رسم ہے، شکرانے کی نماز عام معمول کے مطابق بھی پڑھی جاسکتی ہے۔[2]

بلا سے حفاظت اور گناہوں سے توبہ کے لئے کون سی نماز پڑھے؟

سوال:... کیا میں اس نیت سے نفل پڑھ سکتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے یا میرے گھر والوں کو ہر بلا سے، ہر قسم کی بیماری سے محفوظ رکھے؟ یا میں اپنے امتحانات میں کامیابی کے لئے یا اپنے گناہوں کی بخشش کے لئے نوافل ادا کرسکتا ہوں؟

جواب:... کوئی کام درپیش ہو، اس کی آسانی کی دُعا کرنے کے لئے شریعت نے ''صلوٰۃ الحاجۃ'' بتائی ہے،[3] اور کوئی گناہ سرزد ہوجائے تو اس سے توبہ کرنے کے لئے ''صلوٰۃ التوبہ'' فرمائی ہے، اور یہ نفلی نمازیں ہیں۔[4]

کیا عورت تحیۃ الوضو پڑھ سکتی ہے؟

سوال:... اگر عورت پانچ نمازوں کی پابند ہے، کیا وہ پانچوں نمازوں میں تحیۃ الوضو پڑھ سکتی ہے؟ اور کیا عصر اور فجر کی نماز سے پہلے تحیۃ الوضو پڑھ سکتی ہے؟

جواب:... ظہر، عصر اور عشاء سے پہلے پڑھ سکتی ہے، صبحِ صادق کے بعد سے نمازِ فجر تک صرف فجر کی سنتیں پڑھی جاتی ہیں، دُوسرے نوافل دُرست نہیں،[5] سنتوں میں تحیۃ الوضو کی نیت کرلینے سے وہ بھی ادا ہوجائے گا،[6] اور مغرب سے پہلے پڑھنا اچھا نہیں،

---

(۱) قوله والأفضل فيهما أى فى صلوٰة الليل والنهار الرباع ...إلخ. (شامى ج:۲ ص: ۱۱، باب الوتر والنوافل).

(۲) دیکھئے گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۴۔

(۳) تفصیل کے لئے دیکھئے: جامع الترمذى ج:۱ ص.۱۰۸، باب ما جاء فى صلاة الحاجة، طبع قديمى كتب خانه.

(۴) دیکھئے: جامع الترمذى ج:۱ ص.۹۲، باب ما جاء فى الصلاة عند التوبة، طبع قديمى كتب خانه.

(۵) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۴ ملاحظہ ہو۔

(۶) قال فى النهر: ويثوب عنها كل صلاة صلاها عند الدخول فرضًا كانت أو سنة ...إلخ. (شامى مطلب فى تحية المسجد ج:۲ ص:۱۸).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کیونکہ اس سے نمازِ مغرب میں تاخیر ہوجائے گی، اس لئے نمازِ مغرب سے پہلے بھی تحیۃ الوضو کی نماز نہ پڑھی جائے،[1] بہرحال اس مسئلے میں مرد وعورت کا ایک ہی حکم ہے۔

تحیۃ الوضو کس نماز کے وقت پڑھنی چاہئے؟

سوال:... تحیۃ الوضو کس نماز کے وقت پڑھنا ہے؟ میں نے نماز کی کتاب میں پڑھا ہے کہ جس وقت نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے، اس وقت نہیں پڑھنا چاہئے، مگر میں پھر بھی یہ نہیں جانتا کہ کس وقت تحیۃ الوضو پڑھوں اور کس وقت نہ پڑھوں؟

جواب:... پانچ اوقات میں نفل پڑھنے کی اجازت نہیں، فجر سے پہلے اور بعد سورج نکلنے تک، عصر کے بعد، سورج کے طلوع وغروب کے وقت، اور نصف النہار کے وقت۔ ان اوقات کے علاوہ جب بھی آپ وضو کریں تحیۃ الوضو پڑھ سکتے ہیں۔[2]

وقت کم ہو تو تحیۃ الوضو پڑھے یا تحیۃ المسجد؟

سوال:... اگر کوئی شخص مسجد میں جاتا ہے اور جماعت ہونے میں دو تین منٹ باقی ہیں، کیا وہ نفل تحیۃ الوضو پڑھے یا تحیۃ المسجد پڑھے؟

جواب:... دونوں کی نیت کرلے،[3] اور اگر وقت میں گنجائش ہو تو دونوں کا الگ الگ پڑھنا مستحب ہے۔

مغرب کی نماز سے پہلے تحیۃ المسجد پڑھنا

سوال:... حرم اور مسجدِ نبوی کے علاوہ پورے سعودیہ میں مغرب کی نماز اَذان کے دس منٹ بعد ادا کی جاتی ہے، اور اس وقفے میں آنے والے تحیۃ المسجد دو نفل ادا کرتے ہیں، ہم حنفی بھی دو نفل تحیۃ المسجد مغرب کی اَذان کے بعد ادا کرسکتے ہیں یا نہیں؟ بعض حنفی کہتے ہیں کہ سورج غروب ہونے کے بعد آپ نفل ادا کرسکتے ہیں۔

جواب:... امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک سورج غروب ہونے کے بعد مغرب کی فرض نماز ادا کرنے سے قبل نوافل پڑھنا اس وجہ سے مکروہ ہے کہ اس سے مغرب کی نماز میں تاخیر ہوتی ہے، ورنہ بذاتِ خود وقت میں کوئی کراہت نہیں،[4] آپ کے یہاں چونکہ

---

(۱) وتعجيل مغرب مطلقًا وتأخيره قدر ركعتين يكره تنزيهًا ...إلخ. (درمختار مع الشامي ج: ۱ ص: ۳۶۹)، وأيضًا: تسعة أوقات يكره فيها النوافل وما في معناها لَا الفرائض ..... منها ما بعد غروب الشمس قبل صلوٰة المغرب ...إلخ. (هندية ج: ۱ ص: ۵۳، كتاب الصلاة، الباب الأوّل).

(۲) تسعة أوقات يكره فيها النوافل وما في معناها لَا الفرائض ..... منها ما بعد طلوع الفجر قبل صلاة الفجر كذا في النهاية والكفاية ..... ومنها ما بعد صلاة الفجر قبل طلوع الشمس هكذا في النهاية والكفاية ..... ومنها ما بعد صلاة العصر قبل التغيير ..... ومنها ما بعد غروب الشمس قبل صلاة المغرب ...إلخ. (فتاوىٰ عالمگيرية ج: ۱ ص: ۵۲ كتاب الصلاة، الباب الأوّل، الفصل الثالث).

(۳) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۶ ملاحظہ ہو۔

(۴) ایضاً حاشیہ نمبر ۱۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

مغرب سے پہلے نوافل کا معمول ہے اور جماعت میں تأخیر کی جاتی ہے، اس لئے تحیۃ المسجد پڑھ لینے میں مضائقہ نہیں۔

تحیۃ المسجد کا حکم اور تعیین اوقات

سوال:... حدیث شریف ہے کہ جب آپ مسجد میں جائیں تو وہاں دو رکعت ادا کریں۔ کیا یہ دو رکعتیں مسجد میں ہر نماز کے ساتھ ضروری ہیں یا کسی نئی مسجد میں نماز یا کسی کی رُوح کے ایصالِ ثواب کے لئے جائیں تب پڑھیں؟

جواب:... آدمی کسی مسجد میں جائے تو دو رکعت تحیۃ المسجد کے اِرادے سے پڑھنا چاہئے، لیکن شرط یہ ہے کہ نماز کا وقت بھی ہو، مثلاً: عصر کے بعد غروب سے پہلے نفل پڑھنا صحیح نہیں، اسی طرح فجر کی نماز کے بعد اِشراق سے پہلے نفل پڑھنا دُرست نہیں، اور نصف النہار کے وقت نماز پڑھنا ممنوع ہے۔ الغرض یہ دیکھ لیا جائے کہ اس وقت نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں...؟[1]

شبِ برأت میں باجماعت نفل نماز جائز نہیں

سوال:... حالیہ شبِ برأت میں ایک مسجد میں بعد نمازِ مغرب چھ رکعت نماز، دو دو رکعت کی ترتیب سے نفل باجماعت ادا کی گئی اور اختتام پر سورۂ یٰسین شریف کی تلاوت ہوئی، پھر طویل اجتماعی دُعا مانگی گئی، پھر تقریباً ۳ بجے تہجد کی نفلیں بھی باجماعت ادا کی گئیں، کچھ لوگوں کے اعتراض کرنے پر قبلہ اِمام صاحب نے اسی نفل باجماعت کی حمایت میں جمعہ کی تقریر میں فرمایا کہ یہ حدیث شریف سے ثابت ہے اور مشکوٰۃ شریف کے فلاں فلاں صفحے پر حوالہ ہے۔ گزارش خدمت ہے کہ ان نوافلِ شبِ برأت کی اصل حقیقت سے آگاہ فرمائیں، تاکہ اگر یہ اختراع تھی تو اسے آئندہ سے روک دیا جائے، نہیں تو پھر ہر شبِ برأت پر اس کو معمول بنالیا جائے، اور اہتمام اس کی ادائیگی کا ہو۔

جواب:... شبِ برأت میں اجتماعی نوافل ادا کرنا بدعت ہے،[2] اِمام صاحب نے مشکوٰۃ شریف کا جو حوالہ دیا ہے، وہ ان کی غلط فہمی ہے، مشکوٰۃ شریف میں ایسی کوئی روایت نہیں جس میں شبِ برأت میں نوافل باجماعت ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہو۔

نفل نماز کی جماعت کرنا

سوال:... اگر مسجد میں رمضان المبارک میں تراویح کے بعد اس طریقہ پر نفل کی جماعت کی جائے کہ حافظ تبدیل ہوتا رہے

---

(۱) (ويسن تحيّة المسجد وهي ركعتان) وفي الشامية: بحر عن الحلية ثم قال وقد حكى الإجماع على سنّيتها غير أن أصحابنا يكرهونها في الأوقات المكروهة ...إلخ. (شامي ج:۲ ص.۱۸). مسألة: الأوقات المنهي عن الصلاة فيها: قال أبو جعفر ولَا يصلي أحد عند طلوع الشمس، وعند الزوال، وعند الغروب ..... فالأصل ما روى عن النبي صلى الله عليه وسلم ..... لَا يتحرىٰ أحدكم فيصلي عند طلوع الشمس، ولَا عند غروبها، فإنها تطلع بين قرني شيطان، وحديث عقبة بن عامر رضي الله عنه: نهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم أن نصلي في ثلاث ساعات وان نقبر فيهن موتانا: عند طلوع الشمس، وعند الزوال، وعند الغروب. (شرح مختصر الطحاوي ح:۱ ص:۵۲۷، ۵۲۸).

(۲) ويكره الإقتداء في صلوٰة رغائب وبراءة وقدر ...إلخ. وفي الشامية. قوله وبراءة هي ليلة النصف من شعبان ...إلخ. (ردالمحتار على الدر المختار ج:۲ ص:۴۹، باب الوتر والنوافل).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

اور مقتدیوں کی تعداد پانچ چھ ہو، بغیر لاؤڈ اسپیکر کے پورا قرآن سنایا جائے تو کیا یہ جائز ہوگا؟

جواب:... نفل کی نماز باجماعت ادا کرنا جبکہ مقتدی تین یا اس سے زیادہ ہوں، حنفیہ کے نزدیک مکروہ ہے۔[1] عام طور پر ایسا ہوتا ہے کہ جن حفاظ کو تراویح کے بعد قرآن سنانا ہوتا ہے، وہ اتنی رکعتیں تراویح کی چھوڑ دیتے ہیں، اگر امام تراویح پڑھ رہا ہو اور مقتدی نفل پڑھنے والے ہوں تو بغیر کراہت کے جائز ہے،[2] واللہ اعلم!

---

(۱) وقیده فی الکافی بأن یکون علٰی سبیل التداعی أما لو اقتدیٰ واحد بواحد أو إثنان بواحد لَا یکره وإذا اقتدی ثلاثة بواحد اختلفوا فیه وان اقتدیٰ أربعة بواحد کره إتفاقًا. (البحر الرائق ج:۲ ص:۷۵).

(۲) وکره أن یؤم فی التراویح مرتین فی لیلة واحدة، وعلیه الفتویٰ لأن السُّنّة لَا تتکرر فی الوقت الواحد، فتقع الثانیة نفلًا مضمرات، بخلاف ما لو صلاها مأمومًا مرتین لَا یکره کما لو أم فیها. (حاشیة الطحطاوی علٰی مراقی الفلاح ص:۲۲۴، فصل فی التراویح). أیضًا: إمام یصلی التراویح فی مسجدین فی کل مسجد علی الکمال لَا یجوز کذا فی محیط السرخسی والفتویٰ علٰی ذالک کذا فی المضمرات والمقتدی إذا صلاها فی مسجدین لَا بأس به. (عالمگیری ج:۱ ص:۱۱۶، حلبی کبیر ص:۴۰۸، ردالمحتار ج:۲ ص:۴۶).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

سجدۂ تلاوت

سجدۂ تلاوت کی شرائط

سوال:... کیا سجدۂ تلاوت کے لئے بھی انہیں تمام شرائط کا پورا کرنا ضروری ہے جو نماز کے سجدے کے لئے ضروری ہیں (جگہ کا پاک ہونا، کعبہ کی طرف منہ ہونا وغیرہ)؟

جواب:... جی ہاں! نماز کی شرائط سجدۂ تلاوت کے لئے بھی ضروری ہیں۔ (۱)

سجدۂ تلاوت کی ادائیگی کی شرائط

سوال:... جمعہ کو محلہ میں ختمِ قرآن کے موقع پر میری نظر ایک شخص پر پڑی جو کہ سجدے میں پڑا ہے، میں سمجھا یہ عصر کی نماز پڑھ رہا ہے، اور یہ سمجھا کہ یہ شخص شاید سمتِ قبلہ سے واقف نہیں، کیونکہ وہ قبلے سے مخالف یعنی مشرق کی طرف سجدہ کر رہا تھا، میں نے قریب بیٹھے لوگوں سے اس کی سمتِ قبلہ نہ ہونے کی طرف توجہ دِلائی، چونکہ وہ نماز نہیں پڑھ رہا تھا بلکہ ''سجدۂ تلاوت'' کر رہا تھا، خود بھی فوراً بول اُٹھا کہ میں تو سجدۂ تلاوت کر رہا تھا، اور یہ جس سمت میں بھی ادا کیا جائے، صحیح ہے، اور قبلے کا تعین اور قبلے کو منہ نہ کر کے بھی ادا ہو جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ایک اور شخص نے بھی اس کی تائید کر دی کہ ہاں سجدۂ تلاوت ہر طرف جائز ہے، اور قبلے کی طرف منہ نہ بھی ہو تو ادا ہو جاتا ہے۔ آپ بتائیں کہ صحیح مسئلہ کیا ہے؟

جواب:... سجدۂ تلاوت کے جواز کے لئے بھی وہی شرائط ہیں جو نماز کے لئے شرط ہیں، یعنی بدن کا پاک ہونا، جگہ کا پاک ہونا، کپڑوں کا پاک ہونا، ستر کا چھپانا، قبلہ رُخ ہونا، اِستقبالِ قبلہ کے بغیر سجدۂ تلاوت ادا نہیں ہوتا۔ (۲)

سجدۂ تلاوت ادا کرنے کا طریقہ

سوال:... قرآن مجید میں جو ۱۴ سجدے ہیں، ان کے ادا کرنے کا کیا طریقۂ کار ہے؟

---

(۱) فكل ما هو شرط جواز الصلاة من طهارة الحدث وهي الوضوء والغسل ..... فهو شرط جواز السجدة، لأنها جزء من أجزاء الصلاة ...إلخ. (البدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۱۸۶). أيضاً: وشرط لصحتها أن تكون شرائط الصلوٰة موجودة في الساجد الطهارة من الحدث والخبث وستر العورة واستقبال القبلة ...إلخ. (مراقي الفلاح ص: ۲۷۱).

(۲) فإذا قرأ آية السجدة ..... فإنه يجب عليه أن يسجد بشرائط الصلاة إلّا التحريمة سجدة بين تكبيرتين مستقبلتين ...إلخ. (حلبي كبير ج: ۱ ص: ۴۹۸)، لا يجوز لأحد أداء فريضة ولا نافلة ولا سجدة تلاوة ولا صلاة جنازة إلّا متوجها إلى القبلة. (عالمگيري ج: ۱ ص: ۶۳). ایضاً حوالہ بالا۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... جب سجدے کی آیت پڑھے تو اگر باوضو ہو تو فوراً سجدہ کرلے، بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو، اور اگر وضو نہ ہو تو وضو کرکے سجدہ کرے۔[1] سجدے کا طریقہ یہ ہے کہ باوضو قبلہ رُخ ہوکر تکبیر کہتا ہوا سجدے میں چلا جائے اور تکبیر کہتا ہوا اُٹھ جائے، بس سجدہ ادا ہوگیا۔[2]

سجدۂ تلاوت کی نیت

سوال:... قرآن مجید پڑھتے ہوئے سجدۂ تلاوت کی کیا نیت ہے؟

جواب:... یہی نیت ہے کہ میں سجدۂ تلاوت اَدا کرتا ہوں۔[3]

سجدۂ تلاوت کا صحیح طریقہ

سوال:... قرآنِ کریم میں سجدہ اگر کہیں آجائے تو اَدا کرنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

جواب:... باوضو اللہ اکبر کہہ کر سجدے میں چلے جائیں، اور اللہ اکبر کہتے ہوئے اُٹھ جائیں، بس سجدہ ادا ہوگیا۔[4]

سجدۂ تلاوت کا صحیح طریقہ

سوال:... بہت دفعہ لوگوں کو مختلف طریقوں سے سجدۂ تلاوت ادا کرتے دیکھا گیا ہے، براہِ کرم سجدۂ تلاوت کا صحیح طریقہ تحریر فرمائیں۔

جواب:... ''اللہ اکبر'' کہہ کر سجدے میں چلا جائے اور سجدے میں تین بار ''سبحان ربی الاعلیٰ'' کہے، ''اللہ اکبر'' کہہ کر اُٹھ جائے، بس یہی سجدۂ تلاوت ہے،[5] کھڑے ہوکر ''اللہ اکبر'' کہتے ہوئے سجدے میں جانا افضل ہے، اور اگر بیٹھے بیٹھے کرلے تو بھی جائز ہے۔[6]

---

(۱) وفی المراقی: وغیرها تجب موسعًا ولٰکن کره تأخیره السجود عن وقت التلاوة فی الأصح إذا لم یکن مکروهًا. وفی الحاشیة الطحطاوی: أی إذا لم یکن وقت التلاوة وقتًا مکروهًا. (حاشیة الطحطاوی مع المراقی ص: ۳۶۱).

(۲) فإذا أراد السجود کبّر ولَا یرفع یدیه وسجد ثم کبّر ورفع رأسه ولَا تشهد علیه ولَا سلام. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۳۵، کتاب الصلاة، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة).

(۳) ثم إذا أراد السجود ینویها بقلبه ویقول بلسانه أسجد لله تعالٰی سجدة التلاوة الله أکبر. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۳۵).

(۴، ۵) فإذا أراد السجود کبّر ولَا یرفع یدیه وسجد ثم کبّر ورفع رأسه ولَا تشهد علیه ولَا سلام کذا فی الهدایة ویقول فی سجوده سبحان ربی الأعلٰی ثلاثًا ...إلخ. (هندیة ج: ۱ ص: ۱۳۵، کتاب الصلاة، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، طبع رشیدیه). وفی البحر الرائق (ج: ۲ ص: ۲۲۳، طبع رشیدیه) وکیفیته أن یسجد بشرائط الصلاة بین تکبیرتین بلا رفع ید وتشهد وتسلیم ..... والمراد بالتکبیرتین تکبیرة الوضع وتکبیرة الرفع وکل منهما سنة کما صححه فی البدائع لحدیث أبی داوٗد.

(۶) ومما یستحب لأدائها أن یقوم فیسجد لأن الخرور سقوط من القیام والقرآن ورد به وهو مروی عن عائشة رضی الله عنها وان لم یفعل لم یضره. (البحر الرائق ج: ۲ ص: ۱۳۷).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

سجدۂ تلاوت میں صرف ایک سجدہ ہوتا ہے

سوال:... سجدۂ تلاوت میں دو سجدے ہوتے ہیں یا صرف ایک؟

جواب:... ایک آیت کی تلاوت پر ایک سجدہ واجب ہوتا ہے، البتہ مجلس بدلنے پر وہی آیت پھر پڑھی تو اس کا الگ سجدہ واجب ہوگا۔ (۱)

سجدۂ تلاوت میں نیت نہیں باندھی جاتی، بلکہ سجدہ کی نیت سے ''اللہ اکبر'' کہہ کر سجدے میں چلے جائیں اور ''اللہ اکبر'' کہہ کر اُٹھ جائیں، سلام پھیرنے کی ضرورت نہیں، بیٹھے بیٹھے سجدۂ تلاوت کر لینا جائز ہے، اور کھڑے ہو کر سجدے میں جانا افضل ہے۔ (۲)

نماز میں آیتِ سجدہ پڑھ کر رُکوع وسجدہ کر لیا تو سجدۂ تلاوت ہو گیا

سوال:... اگر نماز میں سجدۂ تلاوت کی آیت پڑھی اور فوراً رُکوع میں چلا گیا اور رُکوع میں سجدۂ تلاوت کی نیت نہیں کی اور پھر نماز کا سجدہ ادا کیا تو کیا سجدۂ تلاوت بھی اس سجدے سے ادا ہو گیا یا نہیں؟

جواب:... اس صورت میں سجدۂ تلاوت ادا ہو گیا۔ (۳)

کیا سجدۂ تلاوت سپارے پر بغیر قبلہ رُخ کر سکتے ہیں؟

سوال:... سجدۂ تلاوتِ قرآن پاک، کیا اسی وقت کرنا چاہئے جس وقت ہی اس کو پڑھیں یا پھر دیر سے بھی کر سکتے ہیں؟ اور کیا سپارے پر سجدہ کر سکتے ہیں جبکہ سامنے قبلہ نہ ہو؟ بعض لوگ ایسا کرتے ہیں کہ قرآنِ پاک پڑھنے کے بعد کہتے ہیں کہ ایک انسان چودہ سجدے کرے، آیا یہ دُرست ہے یا نہیں؟

جواب:... سجدۂ تلاوت فوراً کرنا افضل ہے، لیکن ضروری نہیں، بعد میں بھی کیا جا سکتا ہے، اور قرآنِ کریم ختم کر کے سارے سجدے کر لے تو بھی صحیح ہے، لیکن اتنی تاخیر اچھی نہیں، (۴) کیا خبر کہ قرآن کے ختم کرنے سے پہلے انتقال ہو جائے اور سجدے، جو کہ

---

(۱) ولو کررها فی مجلسین تکررت وفی مجلس واحد لا تتکر بل کفته واحدة۔ (الدر المختار مع الرد ج:۲ ص:۱۱۴، باب سجود التلاوة).

(۲) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۶ ملاحظہ فرمائیں، وأیضًا وفی السراج الوهاج ثم إذا أراد السجود ینویها بقلبه ویقول بلسانه أسجد لله سجدة التلاوة الله أکبر ...إلخ. (البحر الرائق ج:۲ ص:۱۳۷، وأیضًا فی الهندیة ج:۱ ص:۱۳۵).

(۳) قوله نعم لو رکع وسجد لها أی للصلاة فورا ناب أی سجود المقتدی عن سجود التلاوة بلا نیة تبعا لسجود إمامه ...إلخ. (شامی ج:۲ ص:۱۱۲)، وأیضًا فی البحر: اما إن رکع أو سجد صلبیة فإنه ینوب عنها إذا کان علی الفور ...إلخ. (ج:۲ ص:۱۳۳).

(۴) وفی التجنیس وهل یکره تأخیرها عن وقت القراءة؟ ذکر فی بعض المواضع أنه إذا قرأها فی الصلاة فتأخیرها مکروه وان قرأها خارج الصلاة لا یکره تأخیرها وذکر الطحاوی ان تأخیرها مکروه مطلقًا وهو الأصح وهی کراهة تنزیهیة فی غیر الصلاتیة، لأنها لو کانت تحریمیةً لکان وجوبها علی الفور ولیس کذالک. (البحر الرائق ج:۲ ص:۱۲۹).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

واجب ہیں اس کے ذمہ رہ جائیں؟ سپارے پر سجدہ نہیں ہوتا، قبلہ رُخ ہوکر زمین پر سجدہ کرنا چاہئے، سپارے کے اُوپر سجدہ کرنا قرآنِ کریم کی بے ادبی بھی ہے۔

سجدۂ تلاوت فرداً فرداً کریں یا ختمِ قرآن پر تمام سجدے ایک ساتھ؟

سوال:... ہر سجدۂ تلاوت کو اسی وقت ہی کرنا مسنون ہے یا ختمِ قرآن الحکیم پر تمام سجدے تلاوت ادا کر لئے جائیں؟ کون سا طریقہ افضل ہے؟

جواب:... قرآنِ کریم کے تمام سجدوں کو جمع کرنا خلافِ سنت ہے، تلاوت میں جو سجدہ آئے حتی الوسع اس کو جلد سے جلد ادا کرنے کی کوشش کی جائے، تاہم اگر اکٹھے سجدے کئے جائیں تو ادا ہو جائیں گے۔ (۱)

اِکٹھے چودہ سجدے کرنا

سوال:... سجدۂ تلاوت کا طریقہ بتلا دیجئے، اِکٹھے چودہ سجدے کس طرح کئے جاتے ہیں؟

جواب:... سجدہ کر لینا چاہئے، (۲) چودہ سجدوں کو جمع کر لینا اچھا نہیں۔

قرآن مجید پڑھتے ہوئے سجدۂ تلاوت کرنا چاہئے یا نہیں؟

سوال:... قرآن مجید پڑھتے وقت سجدۂ تلاوت کرنا چاہئے یا نہیں؟

جواب:... اس وقت بھی ادا کر سکتے ہیں اور بعد میں بھی ادا کیا جا سکتا ہے۔ (۳)

جو سجدے چھوٹ گئے اُن کا کیا کروں؟

سوال:... قرآن مجید میں جو سجدے آتے ہیں وہ بالکل اسی طرح کرتے ہیں ناں جس طرح نماز میں سجدے کرتے ہیں؟ مجھے پہلے معلوم نہیں تھا، اس لئے میں نے جتنے سپارے پڑھے یا قرآن خوانی میں گئی، کبھی سجدے نہ کئے، مہربانی فرما کر بتایئے کہ اب وہ سجدے جن کی تعداد کا بھی مجھے پتا نہیں، کیا کروں؟ اور سجدے نماز میں سجدوں ہی کی طرح ہیں یا کوئی اور طریقہ ہے؟

جواب:... سوچ کر اندازہ کر لیجئے کہ اتنے سجدے آپ کے ذمے ہوں گے، ان کو ادا کر لیجئے۔ (۴)

سجدۂ تلاوت کا طریقہ

سوال:... میں نے منّت مانی تھی کہ ایک قرآن شریف ختم کروں گی، پوچھنا یہ ہے کہ قرآن شریف میں جہاں آیتِ سجدہ

---

(۱) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۴ ملاحظہ فرمائیں، وأیضًا فی الهندیة ج: ۱ ص: ۱۳۵.

(۲) ولو كان عليه سجدات متعددة فعليه أن يسجد عددها وليس عليه أن يعين أن هذه السجدة لآية كذا وهذه لآية كذا. (حلبی كبير ج: ۱ ص: ۵۰۱، أيضًا: حاشية الطحطاوی على المراقی ص: ۲۶۱).

(۳ و ۴) وأداءها ليس على الفور حتى لو أدّاها فی أیّ وقت كان يكون مؤدّيًا لا قاضيًا. (عالمگيری ج: ۱ ص: ۱۳۵).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

ہوتے ہیں اس وقت سجدہ کرنا لازم ہوتا ہے یا بعد میں پورا قرآن ختم کر کے سجدہ کیا جائے تو گناہ تو نہیں ہے؟ میں قرآن ختم کرنے والی ہوں، اگر اس کے بعد میں نے سجدۂ تلاوت کیا تو مجھے گناہ ملے گا یا نہیں؟ یہ بھی بتادیں کہ سجدہ کس طرح کرنا ہے؟ بالکل اس طرح جس طرح نماز میں کرتے ہیں؟ اور سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ کہنا لازمی ہے؟

جواب:... تلاوت کا سجدہ اگر تلاوت کے ساتھ ہی ادا کرلیا جائے تو بہتر ہے۔ ایک مجلس پر جب تلاوت ختم کریں اسی وقت سجدہ کرلیا کریں، اکٹھے چودہ سجدے کرلینا جائز ہے، مگر بہتر نہیں۔ سجدۂ تلاوت کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ اکبر کہہ کر سجدے میں چلے جائیں اور سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھیں، کم سے کم تین بار، پھر تکبیر کہہ کر اُٹھ جائیں، بس سجدہ ادا ہوگیا۔ (۱)

جن سورتوں کے اواخر میں سجدے ہوں وہ پڑھنے والا سجدہ کب کرے؟

سوال:... جن سورتوں کے اواخر میں سجدے ہیں، اگر ان کو نماز میں پڑھا جائے تو سجدہ کیسے کیا جائے؟ کیا تین سجدے کرنے یا دو سجدے سے یعنی نماز کے دو سجدوں کے بعد سجدۂ تلاوت بھی ادا ہوجائے گا؟

جواب:... سجدہ والی آیت پر تلاوت ختم کر کے رُکوع میں چلا جائے تو رُکوع میں سجدۂ تلاوت کی نیت ہوسکتی ہے، اور رُکوع کے بعد نماز کے سجدے میں بھی سجدۂ تلاوت ادا ہوجاتا ہے، اس صورت میں مستقل سجدۂ تلاوت کی ضرورت نہیں، (۲) اور اگر سجدۂ تلاوت والی آیت کے بعد بھی تلاوت کرنی ہو تو پہلے سجدۂ تلاوت کرے، پھر اُٹھ کر آگے تلاوت کرے۔ (۳)

زوال کے وقت تلاوت جائز ہے، لیکن سجدۂ تلاوت جائز نہیں

سوال:... کیا دن میں بارہ بجے قرآن مجید کی تلاوت کی جاسکتی ہے؟

جواب:... ٹھیک دوپہر کے وقت جبکہ سورج سر پر ہو، نماز اور سجدۂ تلاوت منع ہے، (۴) مگر قرآن مجید کی تلاوت جائز ہے۔

---

(۱) وفی الغیاثیة وأداءها لیس علی الفور حتّی لو أدّاها فی أیّ وقت کان یکون مؤدّیًا لا قاضیًا کذا فی التتارخانیة. (عالمگیری ج:۱ ص:۱۳۵)، فإذا أراد السجود کبّر ولا یرفع یدیه وسجد ثم کبّر ورفع رأسه ولا تشهد علیه ولا سلام ویقول فی سجوده سبحان ربی الأعلی ثلاثًا ولا ینقص عن الثلاث کما فی المکتوبة ...إلخ. (عالمگیری ج:۱ ص:۱۳۵). أیضًا: وفی المراقی: وغیرها تجب موسعًا ولکن کره تأخیر السجود عن وقت التلاوة فی الأصح إذا لم یکن مکروهًا: أی إذا لم یکن وقت التلاوة مکروهًا بأن کان أحد أوقات الثلاثة. (حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح ص:۲۶۱، باب سجود التلاوة، وأیضًا فی البدائع ج:۱ ص:۱۸۰، فصل وأما سبب وجوب السجدة، طبع سعید).

(۲) حوالہ کے لئے دیکھئے ص:۲۳۳ کا حاشیہ نمبر ۳۔ وأیضًا: وتؤدی برکوع صلاة إذا کان الرکوع علی الفور من قراءة آیة .....إن نواه أی کون الرکوع لسجود التلاوة علی الراجح ...إلخ. (التنویر وشرحه ج:۲ ص:۱۱۱، ۱۱۲).

(۳) وإن کانت عند ختم السورة فینبغی أن یقرأ آیات من سورة أخری ثم یرکع ...إلخ. (البدائع الصنائع ج:۱ ص:۱۸۸).

(۴) ثلاث ساعات لا تجوز فیها المکتوبة ولا صلوٰة الجنازة ولا سجدة التلاوة: إذا طلعت الشمس حتّی ترتفع، وعند الإنتصاف إلی أن تزول، وعند إحمرارها إلی أن تغیب ...إلخ. (هندیة ج:۱ ص:۵۲).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

فجر اور عصر کے بعد مکروہ وقت کے علاوہ سجدۂ تلاوت جائز ہے

سوال:... تلاوت کا سجدہ عصر کی نماز کے بعد مغرب تک یا فجر کی نماز کے بعد جائز ہے یا نہیں؟ یعنی ان دونوں اوقات میں سجدہ ادا کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ ہمیں اہلِ سنت علماء نے منع کیا ہے، ہم خود بھی اہلِ سنت سے وابستہ ہیں، ہم دو آپس میں دوست ہیں، میں نے اس کو سجدہ کرنے سے منع کیا لیکن اس نے آپ کا حوالہ دیا۔

جواب:... فقہِ حنفی کے مطابق نمازِ فجر اور عصر کے بعد سجدۂ تلاوت جائز ہے[1]، البتہ طلوعِ آفتاب سے لے کر دُھوپ کے سفید ہونے تک، اور غروب سے پہلے دُھوپ کے زرد ہونے کی حالت میں سجدۂ تلاوت بھی منع ہے۔[2]

سجدۂ تلاوت و سجدۂ شکر کس وقت کرنے چاہئیں؟

سوال:... سجدۂ تلاوت اور سجدۂ شکر وغیرہ کی وضاحت کردیجئے گا کہ یہ کس وقت کرنے چاہئیں؟ اکثر لوگ کہتے ہیں کہ فجر کی نماز کے بعد ظہر تک کوئی سجدہ نہیں کرسکتے، اسی طرح عصر کی نماز کے بعد کوئی سجدہ نہیں کرسکتے جب تک کہ مغرب کی نماز نہ پڑھ لی جائے، برائے مہربانی جواب وضاحت سے دیجئے گا۔

جواب:... تین اوقات مکروہ ہیں: طلوع کا وقت سورج کے بلند ہونے تک، غروب کا وقت اور اس سے پہلے تقریباً پندرہ بیس منٹ، دوپہر کا وقت۔ ان تین اوقات میں سجدۂ تلاوت ممنوع ہے، باقی تمام اوقات میں جائز ہے۔ سجدۂ شکر بھی ان تین اوقات کے علاوہ جائز ہے، مگر لوگوں کے سامنے نہ کیا جائے۔[3]

عصر کے بعد سجدۂ تلاوت کرنا

سوال:... اگر ہم عصر کے بعد قرآنِ کریم کی تلاوت کررہے ہوں اور اس دوران آیتِ سجدہ آجاتی ہے تو کیا سجدۂ تلاوت اسی وقت ادا کرنا چاہئے یا کسی اور وقت ادا کیا جاسکتا ہے؟

---

(۱) تسعة أوقات يكره فيها النوافل وما فى معناهما لَا الفرائض ..... فيجوز فيها قضاء الفائتة وصلاة الجنازة وسجدة التلاوة ..... منها ما بعد صلوٰة الفجر قبل طلوع الشمس ..... ومنها ما بعد صلوٰة العصر قبل مغيب الشمس ...إلخ. (هندية ج: ۱ ص: ۵۲، ۵۳، كتاب الصلاة، الباب الأوّل فى المواقيت وما يتصل بها).

(۲، ۳) ثلاث ساعات لَا تجوز فيها المكتوبة ولَا صلوٰة الجنازة ولَا سجدة التلاوة: إذا طلعت الشمس حتّٰى ترتفع، وعند الإنتصاف إلى أن تزول، وعند إحمرارها إلى أن تغيب ...إلخ. (هندية ج: ۱ ص: ۵۲، كتاب الصلاة، الباب الأوّل فى المواقيت وما يتصل بها، طبع رشيديه). ويكره أن يسجد شكرًا بعد الصلاة فى الوقت الذى يكره فيه النفل ولَا يكره فى غيره. (عالمگيرى ج: ۱ ص: ۱۳۶، الباب الثالث عشر فى سجود التلاوة). أيضًا: وسجدة الشكر مستحبة به يفتى لكنها تكره بعد الصلاة لأن الجهلة يعتقدونها سُنَّة أو واجبة وكل مباح يؤدى إليه فمكروه. (در مختار ج: ۲ ص: ۱۱۹، ۱۲۰، كتاب الصلاة، مطلب فى سجدة الشكر، طبع ايچ ايم سعيد).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... عصر کے بعد سجدۂ تلاوت جائز ہے۔[1]

چارپائی پر بیٹھ کر تلاوت کرنے والا کب سجدۂ تلاوت کرے؟

سوال:... اگر چارپائی پر بیٹھ کر قرآنِ پاک کی تلاوت کر رہے ہیں اور آیتِ سجدہ بھی دورانِ تلاوت آتی ہے، لہٰذا اس کے لئے سجدہ ادا کرنا فوراً ضروری ہے یا بعد تلاوت (جتنا قرآن پڑھے) سجدہ کرلیا جائے؟ صحیح طریقہ تحریر فرمائیں۔

جواب:... فوراً کرلینا افضل ہے، تلاوت ختم کرکے کرنا بھی جائز ہے۔[2] اگر چارپائی سخت ہو کہ اس پر پیشانی دھنسے نہیں اور اس پر پاک کپڑا بھی بچھا ہوا ہو تو چارپائی پر بھی سجدہ ادا ہوسکتا ہے، ورنہ نہیں۔[3]

تلاوت کے دوران آیتِ سجدہ کو آہستہ پڑھنا بہتر ہے

سوال:... قرآن کی تلاوت کرتے وقت جس رُکوع میں سجدہ آجائے تو اس کو دِل میں پڑھنا چاہئے یا کہ بلند آواز سے پڑھے؟ کہتے ہیں کہ اگر سجدہ کی آیت کوئی سن لے تو اس پر سجدہ واجب ہے، اگر سجدہ نہ کرے تو اس کا کفارہ کیا ہے؟ اور سجدہ کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ مفصل بتائیں۔

جواب:... سجدہ کی آیت پڑھنے سے، پڑھنے اور سننے والے دونوں پر سجدہ واجب ہوجاتا ہے،[4] اس لئے کسی دُوسرے شخص کے سامنے سجدے کی آیت آہستہ پڑھے، تاکہ اس کے ذمہ سجدہ واجب نہ ہو۔[5] جس شخص کے ذمہ سجدۂ تلاوت واجب تھا اور اس نے نہیں کیا تو اس کا کفارہ یہی ہے کہ سجدہ کرلے۔ سجدۂ تلاوت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تکبیر کہتا ہوا سجدے میں چلا جائے، سجدے میں تین بار "سبحان ربی الاعلیٰ" پڑھے اور تکبیر کہتا ہوا اُٹھ جائے، بس سجدۂ تلاوت ہوگیا۔[6]

آیتِ سجدہ اور اس کا ترجمہ پڑھنے سے صرف ایک سجدہ لازم آئے گا

سوال:... میں قرآن شریف ترجمے کے ساتھ پڑھ رہی ہوں، اور اس طرح پڑھتی ہوں کہ پہلے جتنا پڑھنا ہو وہ میں پڑھ لیتی

---

(۱) تسع أوقات يكره فيها النوافل وما في معناهما لَا الفرائض ..... فيجوز فيها قضاء الفائتة وصلاة الجنازة وسجدة التلاوة ..... منها ما بعد صلاة العصر قبل التغير. (عالمگيری ج: ۱ ص: ۵۳، كتاب الصلاة، الباب الأوّل).

(۲) وفي المراقي: وغيرها تجب موسعًا ولٰكن كره تأخيره السجود عن وقت التلاوة في الأصح إذا لم يكن مكروهًا ...إلخ. وفي حاشية الطحطاوي: أي إذا لم يكن وقت التلاوة وقتًا مكروهًا ...إلخ. (حاشية الطحطاوی علٰی مراقی الفلاح ص: ۲۶۱، باب سجود التلاوة، وأيضًا في الهندية ج: ۱ ص: ۱۳۵، وأيضًا في البدائع ج: ۱ ص: ۱۸۰).

(۳) ولو سجد ..... إن استقرت جبهته وأنفه ويجد حجمه يجوز وإن لم تستقر لَا ...إلخ. (هندية ج: ۱ ص: ۷۰).

(۴) فسبب وجوبها أحد شيئين التلاوة أو السماع ...إلخ. (البدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۱۸۰، وأيضًا هندية ج: ۱ ص: ۱۳۲).

(۵) ولو قرأ آية السجدة وعنده ناس ..... ينبغي أن يخفض قراءتها، لأنه لو جهر بها لصار موجبًا عليهم شيئا ربما يتكاسلون عن أدائه فيقعون في المعصية. (البحر الرائق ج: ۲ ص: ۱۳۸، باب سجود التلاوة).

(۶) فإذا أراد السجود كبّر ولَا يرفع يديه وسجد ثم كبّر ورفع رأسه ولَا تشهد عليه ولَا سلام كذا في الهداية ويقول في سجوده ثلاثًا سبحان ربي الأعلٰى ...إلخ. (هندية ج: ۱ ص: ۱۳۵، وأيضًا في البحر ج: ۲ ص: ۱۳۷).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

ہوں، اس کے بعد اس کا ترجمہ، تو کیا مجھ کو قرآن شریف میں جو سجدہ آتا ہے، وہ دو مرتبہ دینا ہوگا؟

جواب:... نہیں! سجدہ صرف ایک ہی واجب ہوگا، آیتِ سجدہ اگر ایک ہی مجلس میں کئی بار پڑھی جائے تو ایک ہی سجدہ واجب ہوتا ہے،(۱) جس طرح قرآنِ کریم کے الفاظ پڑھنے سے سجدہ واجب ہوتا ہے، اسی طرح صرف ترجمہ پڑھنے سے بھی سجدہ واجب ہوتا ہے۔(۲)

ایک آیتِ سجدہ کئی بچوں کو پڑھائی، تب بھی ایک ہی سجدہ کرنا ہوگا

سوال:... ایک اُستاذ کئی لڑکوں کو ایک ہی آیتِ سجدہ علیحدہ علیحدہ پڑھاتا ہے، تو معلم کو ایک ہی سجدہ کرنا پڑے گا یا کہ جتنے لڑکے ہوں گے اتنے سجدے کرنے پڑیں گے؟ یعنی معلم ایک ہی جگہ بیٹھا رہتا ہے اور لڑکے باری باری پڑھتے جاتے ہیں۔

جواب:... اُستاذ کے کہلانے سے تو ایک ہی سجدہ واجب ہوگا، بشرطیکہ مجلس ایک ہو،(۳) لیکن اُستاذ جتنے بچوں سے سجدے کی آیت سنے گا، اتنے سجدے سننے کی وجہ سے واجب ہوں گے۔(۴)

دو آدمی ایک ہی آیتِ سجدہ پڑھیں تو کتنے سجدے واجب ہوں گے؟

سوال:... آیتِ سجدہ اگر اُستاذ پڑھائے، شاگرد پڑھے تو کیا ہر ایک کو ایک سجدہ کرنا ہوگا یا دو؟ جبکہ ایک ہی آیتِ سجدہ ہر ایک نے پڑھی اور سنی۔

جواب:... دونوں پر دو سجدے واجب ہو گئے، ایک خود پڑھنے کا، دُوسرا سننے کا۔(۵)

آیتِ سجدہ نماز سے باہر کا آدمی بھی سن لے تو سجدہ کرے

سوال:... تراویح میں آیتِ سجدہ بھی آتی ہے، تو ظاہر ہے کہ جو خارجِ صلوٰۃ ہوگا وہ بھی سنے گا، کیا اس پر بھی سجدہ واجب ہے؟

جواب:... جی ہاں! اس پر بھی واجب ہوگا۔(۶)

---

(۱) حتی ان من تلا آیة واحدة مرارًا فی مجلس واحد تکفیه سجدة واحدة. (البدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۱۸۱).

(۲) فتاویٰ قاضی خان میں ہے: ولو تلی بالفارسیة تجب علیه وعلی من سمعها السجدة فهم السامع أو لم یفهم ...الخ. (فتاویٰ قاضیخان علی هامش الهندیة ج: ۱ ص: ۱۵۶، فتاویٰ هندیة ص: ۱۳۳، إذا قرأ آیة السجدة بالفارسیة ...الخ.

(۳) ومن کرر تلاوة سجدة واحدة فی مجلس واحد أجزأته سجدة واحدة ...الخ. (هدایة ج: ۱ ص: ۱۴۴).

(۴) قال الأصل ان التلاوة سبب بالإجماع لأن السجدة تضاف إلیها وتتکرر بتکررها ...الخ. (فتح القدیر ج: ۱ ص: ۳۱۹).

(۵) والسجدة واجبة فی هذه المواضع علی التالی والسامع ...الخ. (هندیة ج: ۱ ص: ۱۳۲). فسبب وجوبها أحد الشیئین، التلاوة أو السماع. (البدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۱۸۰).

(۶) ولو سمعها من الإمام أجنبی لیس معهم فی الصلاة ولم یدخل معهم فی الصلاة لزمه السجود وکذا فی الجوهرة النیرة وهو الصحیح کذا فی الهدایة. (هندیة ج: ۱ ص: ۱۳۳، کتاب الصلاة، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

لاؤڈ اسپیکر پر سجدۂ تلاوت

سوال:... اگر کسی شخص نے لاؤڈ اسپیکر پر تلاوتِ قرآن پاک سن لی اور اس میں سجدہ آئے تو سننے والے پر سجدہ واجب ہے یا نہیں؟ اور سجدہ نہ کرنے والے شخص پر گناہ ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب:... جس شخص کو معلوم ہو کہ یہ سجدہ کی آیت ہے، اس پر سجدہ واجب ہے، اور ترکِ واجب گناہ ہے۔[1]

لاؤڈ اسپیکر، ریڈیو اور ٹیلی ویژن سے آیتِ سجدہ پر سجدۂ تلاوت

سوال:... عام طور پر تراویح لاؤڈ اسپیکر پر پڑھائی جاتی ہے، سجدہ کی جو آیات تلاوت کی جاتی ہیں، اس کی آواز باہر بھی جاتی ہے، اگر کوئی شخص باہر یا گھر میں سجدہ کی آیات سنے تو اس پر سجدہ واجب ہوتا ہے یا نہیں؟ اسی طرح ختم والے دن ریڈیو اور ٹی وی پر سعودی عرب سے براہِ راست تراویح سنائی اور دِکھائی جاتی ہیں، اور لوگ کافی شوق سے (خاص طور پر خواتین) انہیں سنتے ہیں، جبکہ آخری پارے میں دو سجدے ہیں، کیا عوام جب وہ آیاتِ سجدہ سنیں تو ان پر سجدہ واجب ہوتا ہے یا نہیں؟ حالانکہ اکثریت صرف ذوق و شوق سے ہی دیکھتی ہے، عملی طور پر کچھ نہیں، یعنی اکثر لوگ صرف سن اور دیکھ لیتے ہیں، سجدہ وغیرہ ادا نہیں کرتے۔

جواب:... جن لوگوں کے کان میں سجدے کی آیت پڑے، خواہ انہوں نے سننے کا قصد کیا ہو یا نہ کیا ہو، ان پر سجدۂ تلاوت واجب ہوجاتا ہے،[2] بشرطیکہ ان کو معلوم ہوجائے کہ آیتِ سجدہ تلاوت کی گئی،[3] (اگر اسی تراویح کی ریکارڈنگ دوبارہ ریڈیو اور ٹی وی سے براڈ کاسٹ یا ٹیلی کاسٹ کی جائے تو سجدۂ تلاوت نہیں واجب ہوگا)[4]، البتہ عورتیں اپنے خاص ایام میں سنیں تو ان پر واجب نہیں۔[5]

ٹیپ ریکارڈ اور سجدۂ تلاوت

سوال:... کیا ٹیپ ریکارڈ پر آیتِ سجدہ سننے سے سجدہ واجب ہوجاتا ہے؟

جواب:... اس سے سجدہ واجب نہیں ہوتا۔[6]

---

(۱) ولو تليت بالعربية تجب على كل من سمعها ولم يفهمها من العجم إذا أخبر بها إجماعًا۔ (حلبی کبیر ص: ۵۰۱)۔

(۲) والسجدة واجبة في هذه المواضع على التالي والسامع سواء قصد سماع القرآن أو لم يقصد كذا في الهداية۔ (هندية ج: ۱ ص: ۱۳۲، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة)۔

(۳) ولو قرأ بالعربية يلزمه مطلقًا لكن يعذر بالتأخير ما لم يعلم۔ (هندية ج: ۱ ص: ۱۳۳، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة)۔

(۴) ولا تجب إذا سمعها من الطائر أو الصدى لا تجب لأنه محاكاة وليس بقراءة۔ (حلبی کبیر ص: ۵۰۰)۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: آلاتِ جدیدہ، تالیف: مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ، ص: ۱۶۵، طبع ادارۃ المعارف کراچی۔

(۵) حتى لا تجب على الكافر ..... والحائض والنفساء قرأوا أو سمعوا لأن هؤلاء ليسوا من أهل وجوب الصلاة عليهم۔ (البدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۱۸۶، فصل في بيان من تجب عليه السجدة)۔

(۶) دیکھئے حاشیہ نمبر ۴۔ وأيضًا البدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۱۸۶، فصل واما بيان من تجب عليه السجدة، طبع سعيد۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: آلاتِ جدیدہ کے شرعی اَحکام، ص: ۱۶۵، طبع ادارۃ المعارف کراچی۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

آیتِ سجدہ معلوم نہیں تو سجدۂ تلاوت واجب نہیں

سوال:... قرآن پاک کی مختلف آیاتِ طیبات کے پڑھتے وقت سجدہ لازم ہے، میں نے سنا ہے کہ پڑھنے والے اور سننے والے اَشخاص پر یہ سجدہ فرض ہے، میرا مسئلہ یہ ہے کہ آج کل ریڈیو، ٹی وی حتیٰ کہ مسجدوں میں بھی اکثر ٹیپ ریکارڈ پر قرآن پاک کے کیسٹ لگائے جاتے ہیں، جو لاؤڈ اسپیکر کے ذریعے بآوازِ بلند بجتے ہیں، میں چونکہ پورا قرآن شریف پڑھا ہوا نہیں، اس لئے مجھے علم نہیں کہ کن آیات پر سجدہ کرنا فرض ہے؟ اگر مذکورہ ذرائع کے ذریعے وہ آیاتِ سجدہ سنائی دیں اور لاعلمی کی وجہ سے میں سجدہ نہ کروں تو کیا یہ گناہ ہوگا یا نہیں؟

جواب:... کیسٹ کی آواز سننے سے سجدۂ تلاوت واجب نہیں ہوتا، ریڈیو پر بھی اگر کیسٹ لگی ہوئی ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔[1] اور اگر براہِ راست تلاوت ہو رہی ہو تو جن لوگوں کو معلوم ہو کہ یہ سجدے کی آیت ہے، ان پر سجدۂ تلاوت واجب ہے، اور جن کو معلوم نہیں وہ معذور ہیں۔

آیتِ سجدہ سن کر سجدہ نہ کرنے والا گناہگار ہوگا یا پڑھنے والا؟

سوال:... آیتِ سجدہ تلاوت کرنے والے اور تمام سامعین پر سجدہ واجب ہے، لیکن جس کو سجدے کے متعلق معلوم نہیں اور نہ ہی صاحبِ تلاوت نے بتایا تو کیا وہ سامع گناہگار ہوگا؟

جواب:... جن لوگوں کو معلوم نہیں کہ آیتِ سجدہ تلاوت کی گئی ہے اور تلاوت کرنے والے نے یا کسی اور نے ان کو بتایا بھی نہیں، وہ گناہگار نہیں، اور جن لوگوں کو علم ہو گیا کہ آیتِ سجدہ کی تلاوت کی گئی ہے، اس کے باوجود انہوں نے سجدہ نہیں کیا، وہ گناہگار ہوں گے، اور اس صورت میں تلاوت کرنے والا بھی گناہگار ہوگا، اس کو چاہئے تھا کہ آیتِ سجدہ کی تلاوت آہستہ کرتا۔[2]

سوال:... نیز اگر آیتِ سجدہ خاموشی سے پڑھ لی جائے تو جائز ہے؟

جواب:... اگر آدمی تنہا تلاوت کر رہا ہو، اس کو آیتِ سجدہ آہستہ ہی پڑھنی چاہئے،[3] لیکن اگر نماز میں (مثلاً: تراویح میں) پڑھ رہا ہو تو آہستہ پڑھنے کی صورت میں مقتدیوں کے سماع سے یہ آیت رہ جائے گی، اس لئے بلند آواز سے پڑھنی چاہئے۔

سجدۂ تلاوت صاحبِ تلاوت خود کرے، نہ کہ کوئی دُوسرا

سوال:... قرآن خوانی کرواؤں اور پھر جب تمام قرآن ختم کرلیا جائے تو ایک عورت ان سب کے سجدے (جو ۱۴ ہیں) ادا کر دیتی ہے، آپ وضاحت فرمائیں کہ جہاں سجدہ آئے، وہیں کیا جائے؟ یا علیحدہ ایک ساتھ سب سجدے ادا کر لئے جائیں؟ کیا کوئی

---

(۱) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۴ اور ۶ ملاحظہ فرمائیں۔

(۲) ويستحب للتالي إخفائها إذا لم يكن السامع متهيئا للسجود وإن كان متهيئا يستحب جهرها... إلخ. (حلبي كبير ص: ۵۰۱، القراءة خارج الصلاة، طبع سهيل اكيڈمی).

(۳) ایضاً۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

قید یا پابندی تو نہیں ہے؟

جواب:... قرآنِ کریم کے کئی سجدے اکٹھے کرنا بھی جائز ہے،(۱) مگر جس نے سجدہ کی آیت تلاوت کی ہو، اسی کے ادا کرنے سے سجدہ ادا ہوگا، کوئی دُوسرا شخص اس کی جگہ سجدہ ادا نہیں کرسکتا۔ آپ نے جو لکھا ہے کہ ایک عورت ان سب کے سجدے ادا کردیتی ہے، یہ غلط ہے، تلاوت کرنے والوں کے ذمہ سجدۂ تلاوت بدستور واجب ہے۔(۲)

سورۃ السجدۃ کی آیت کو آہستہ پڑھنا چاہئے، نہ کہ پوری سورۃ کو

سوال:... قرآن مجید میں ایک سورۂ سجدہ ہے، اس کا کیا حکم ہے؟ کیا اس پوری سورۃ کو دِل میں پڑھے؟

جواب:... اس سورۃ میں جو سجدے کی آیت آتی ہے، اس کو دُوسروں کے سامنے آہستہ پڑھے، پوری سورۃ دِل میں پڑھنے کی ضرورت نہیں۔(۳)

سورۃ الحج کے کتنے سجدے کرنے چاہئیں؟

سوال:... قرآن الحکیم میں سورۂ حج میں دو جگہ سجدۂ تلاوت آتے ہیں، ان سجدوں میں سے ایک سجدے کے سامنے شافعی لکھا ہوا ہے، کیا ہم حنفی عقیدہ رکھنے والوں کو بھی اس آیتِ سجدہ پر سجدہ کرنا لازم ہے یا نہیں؟

جواب:... حنفیہ کے نزدیک سورۃ الحج میں دُوسرا سجدہ، سجدۂ تلاوت نہیں، کیونکہ اس آیت میں رُکوع اور سجدہ دونوں کا حکم دیا گیا ہے، اس لئے آیت میں گویا نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔(۴)

قرآن مجید میں کتنے سجدے ہیں؟ اور ان میں سے کتنے واجب ہیں؟

سوال:... قرآن مجید میں ۱۴ سجدے ہیں، میں آپ سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ ان چودہ سجدوں میں سے کتنے واجب ہیں؟ کتنے فرض ہیں اور کتنے سنت ہیں؟

جواب:... امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ۱۴ کے ۱۴ سجدے واجب ہیں۔(۵)

---

(۱) فأما خارج الصلاة فإنها تجب على سبيل التراخي دون الفور عند عامة أهل الأصول لأن دلائل الوجوب مطلقة عن تعيين الوقت. (البدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۱۸۰، كتاب الصلاة، وأما بيان كيفية وجوبها).

(۲) والحاصل ان الوجوب إنما يكون بأحد الأمرين إما بالتلاوة أو بالسماع ...إلخ. (خلاصة الفتاوىٰ ج: ۱ ص: ۱۸۴).

(۳) ولا بأس بأن يخفي آية السجدة إذا كان بقربه قوم يسمعون ولا يسجدون. (فتاوىٰ سراجية ص: ۱۴).

(۴) وقال عبدالله بن عباس وعبدالله بن عمر رضي الله عنهم: سجدة التلاوة في الحج هي الأولىٰ، والثانية سجدة الصلاة ..... وهذا لأن السجدة متى قرنت بالركوع كانت عبارة عن سجدة الصلاة كما في قوله تعالىٰ: فاسجدي واركعي ...إلخ. (البدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۱۹۳، وأما بيان مواضع السجدة في القرآن، طبع سعيد).

(۵) فإذا قرأ آية السجدة وهي في أربعة عشر موضعًا ..... فكان الثابت الوجوب ...إلخ. (حلبي كبير ج: ۱ ص: ۴۹۸، القراءة خارج الصلاة، طبع سهيل اكيڈمي لاهور، أيضًا: بدائع ج: ۱ ص: ۱۹۳، وأما بيان مواضع السجدة).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

سجدۂ تلاوت کا اِعلان

سوال:... تراویح میں سجدۂ تلاوت کا اِعلان کیا جاتا ہے کہ فلاں رکعت میں سجدہ ہے، اس کا شرعاً کیا حکم ہے؟ جبکہ بعض مقتدی معترض ہوں کہ اِعلان کیا جائے۔

جواب:... سجدۂ تلاوت کے اِعلان کی ضرورت نہیں، لیکن اگر مقتدیوں کو تشویش ہو تو اِعلان کر دیا جائے۔

بغیر زبان ہلائے تلاوت کرنے کا ثواب ملتا ہے؟

سوال:... عام عورتوں کو میں نے دیکھا ہے کہ قرآن کو زبان سے پڑھنے کے بجائے صرف دیکھتی رہتی ہیں، یعنی دِل میں پڑھتی ہیں، جیسے ہم کوئی اخبار یا کتاب وغیرہ کا مطالعہ کرتے ہیں، کیا اس صورت میں بھی ثواب اتنا ہی ہوتا ہے جتنا قرآن کو زبان سے پڑھ کر ہوتا ہے یا اس طرح تلاوت کرنی جائز ہے کہ نہیں؟

جواب:... جب تک زبان سے الفاظ کا تلفظ نہ کیا جائے، تلاوت کا ثواب نہیں ملے گا۔

نماز سے باہر لوگوں کے لئے سجدۂ تلاوت کا حکم

سوال:... مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ میں نماز جیسے فجر، مغرب، عشاء چونکہ جلد پڑھی جاتی ہیں اور اسپیکر کا بندوبست بھی ماشاء اللہ بہت ہی وسیع ہے، اکثر اِمام صاحب سورۃ جس میں سجدہ آتا ہے، قراءت فرماتے ہیں، جتنے آدمی نماز پڑھ رہے ہیں، اس سے ڈیڑھ گنا وضو کا اِنتظار اور بازاروں میں موجود ہوتے ہیں، وہ سجدے کی آیات سنتے ہیں، کسی کو پتا ہوتا ہے اور کچھ کو پتا بھی نہیں ہوتا، کیا احمد بن حنبلؒ کے نزدیک سجدہ لازم نہیں؟ اگر ہے تو اس آواز کو وہاں تک پہنچائیں، تاکہ لوگ اس گناہ سے بچ سکیں۔

جواب:... حنبلی مذہب میں سجدۂ تلاوت سنتِ مؤکدہ ہے، واجب نہیں۔ اور ہمارے نزدیک واجب ہے، مگر ایک شخص پر جو یہ جانتا ہو کہ سجدے کی آیت پڑھی گئی ہے، ایسے لوگ اگر اس رکعت میں اِمام کے ساتھ شریک ہو جاتے ہیں جس میں آیتِ سجدہ پڑھی گئی تو ان کا سجدہ ادا ہو جائے گا، خواہ اِمام کے سجدہ ادا کرنے سے پہلے شریک ہوں یا بعد میں، اور اگر اس رکعت میں شریک نہیں ہو سکے تو یہ اپنا سجدہ الگ کر لیں۔ (۱)

---

(۱) ومن سمعها من مصل واقتدى به قبل أن يسجد المصلي لها سجد المصلي معه وان اقتدى بعد ما سجد لها فإن كان إقتداءه في الركعة التي تلاها فيها سقطت عنه ..... ولو لم يدرك معه تلك الركعة أو لم يقتد لا تسقط فلا بد من سجوده لها۔ (حلبي كبير ص: ۵۰۱، القراءة خارج الصلاة)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

نماز کے متفرق مسائل

وظیفہ پڑھنے کے لئے نماز کی شرط

سوال:... یہ بتائیں کہ اگر ہم کوئی وظیفہ شروع کریں جس کے لئے پانچوں وقت کی نماز ضروری ہے، لیکن اگر کسی وجہ سے کسی وقت کی نماز قضا ہو جائے تو کیا ہم وہ وظیفہ جاری رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب:... جب نماز وظیفے کے لئے شرط ہے تو وہ وظیفہ بغیر نماز کے بے کار ہے۔[1]

نماز میں زبان نہ چلنے کا علاج

سوال:... بندہ الحمدللہ! نماز کی پابندی کرتا ہے، لیکن ایک بڑی زبردست پریشانی ہے کہ جب نماز پڑھتا ہوں تو زبان نہیں چلتی اور ایک ایک آیت کو کئی کئی بار دُہرانا پڑتا ہے، اور ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے زبان میں لکنت ہے، لیکن عام بول چال کے اندر یہ چیز محسوس نہیں ہوتی، مہربانی فرما کر اس کے لئے کوئی وظیفہ بتلائیں، آپ کی عین نوازش ہوگی۔

جواب:... اس کے لئے کسی وظیفے کی ضرورت نہیں، بس یہ کیجئے کہ جو آیت ایک دفعہ پڑھ لی اس کو دوبارہ نہ پڑھئے، چاہے آپ کو چند سیکنڈ ٹھہرنا پڑے، اِن شاء اللہ چند دِنوں بعد یہ پریشانی دُور ہو جائے گی۔ اور اگر آپ نے مکرّر پڑھنے کی عادت جاری رکھی تو یہ بیماری پختہ ہوتی جائے گی۔

تارک الصلوٰۃ نعت خواں احترام کا مستحق نہیں

سوال:... کیا تارک الصلوٰۃ نعت خواں کا احترام کرنا دُرست ہے؟

جواب:... ایسا شخص احترام کا مستحق نہیں،[2] اور ایسے شخص کا نعت خوانی کرنا بھی نعت کی توہین ہے۔

---

(۱) المعلق بالشرط معدوم قبل الشرط۔ (قواعد الفقه ص:۱۲۶، طبع صدف پبلشرز)۔

(۲) هی (أی الصلاة) فرض عین علٰی کل مکلف بالإجماع ..... وتارکها عمدًا مجانة أی تکاسلًا فاسق۔ (درمختار ج:۱ ص:۳۵۲، کتاب الصلاة، طبع سعید)۔ (قوله وفاسق) من الفسق، وهو الخروج عن الإستقامة ولعل المراد به من یرتکب الکبائر کشارب الخمر وآکل الربا ونحو ذالک، کذا فی البرجندی والمعراج قال أصحابنا لا ینبغی ان یقتدیٰ بالفاسق .....وأما الفاسق فقد عللو کراهة تقدیمه بأنه لا یهتم لأمر دینه وبأن فی تقدیمه للإمامة تعظیمه وقد وجب علیهم إهانته شرعًا۔ (ج:۱ ص:۵۶۰)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

قنوتِ نازلہ کب پڑھی جاتی ہے؟

سوال:... اخبارات میں پڑھا کہ ممتاز علمائے کرام نے اپیل کی ہے کہ فجر کی نماز میں دُعائے قنوت کا اہتمام کریں، براہِ کرم یہ بتلائیں کہ دُعائے قنوت کو نماز سنت یا نماز فرض میں پڑھا جائے؟ کیا یہ دُعائے قنوت عشاء کے وتروں والی ہے؟

جواب:... جب مسلمانوں پر کوئی بڑی آفت نازل ہو، مثلاً: مسلمان، کافروں کے پنجے میں گرفتار ہو جائیں یا اسلامی ملک پر کافر حملہ آور ہوں تو نمازِ فجر کی جماعت میں دُوسری رکعت کے رُکوع کے بعد اِمام ''قنوتِ نازلہ'' پڑھے اور مقتدی آمین کہتے جائیں، سنتوں میں یا تنہا ادا کئے جانے والے فرضوں میں قنوتِ نازلہ نہیں پڑھی جاتی، اور وتر کی تیسری رکعت میں جو دُعائے قنوت ہمیشہ پڑھی جاتی ہے، وہ الگ ہے۔ (۱)

ٹی وی کم از کم نماز کے اوقات کا احترام تو کرے

سوال:... مولانا صاحب! ٹی وی کی فضول نشریات نے مسلمانوں بالخصوص ہماری نئی نسل کو تباہی کے اس موڑ پر لا کر رکھ دیا ہے جہاں سے نکلنا ناممکن نہیں تو دُشوار ضرور ہے، اور اس پر بس نہیں، بلکہ وہ پروگرام کو بھی ایسے موقع پر نشر کرتے ہیں جس وقت عین نماز کا وقت ہوتا ہے، ایمان کمزور ہونے کی وجہ سے وہ نماز جیسی اہم عبادت کو ترک کر دیتے ہیں، مسلمان کا کام تو یہ ہے کہ خود بُرائی سے بچتے ہوئے دُوسروں کو بُرائی سے بچانے کی محنت اور کوشش کرے، کیا یہ لوگ نماز کے اوقات میں پروگرام کے وقت کو کم وبیش نہیں کر سکتے؟

جواب:... اوّل تو ٹی وی ہی قوم کی صحت کے لئے ''ٹی بی'' ہے، اور یہ اُمّ الخبائث ہے جو شیطان نے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو گمراہ کرنے کے لئے ایجاد کی ہے، پھر اس کی نشریات لغو اور فضول ہیں، جو سراپا گناہ اور وبال ہیں، پھر نماز کے اوقات میں اس گندگی کو پھیلانا بہت ہی سنگین ہے، اللہ تعالیٰ اپنے قہر وغضب سے بچائے! ٹی وی کے کارپردازوں کو چاہئے کہ اگر وہ اس گندگی سے مسلمان معاشرہ کو نہیں بچا سکتے تو کم از کم نماز کے اوقات کا تو احترام کریں۔ (۲)

ٹی وی پر نمازِ جمعہ کے وقت پروگرام پیش کرنا

سوال:... آج کل ٹی وی پر جمعہ کی نشریات جو صبح کی ہوتی ہیں، ان میں عین اس وقت ڈرامہ شروع ہوتا ہے جب نمازِ جمعہ شروع ہوتی ہے، جس سے کئی ٹی وی دیکھنے کے شوقین اور نمازِ جمعہ پڑھنے والوں کی نماز قضا ہو جاتی ہے، بتائیے یہ گناہ کس کے سر ہوگا؟

---

(۱) وقال الحافظ أبو جعفر الطحاوی: إنما لا يقنت عندنا في صلوٰة الفجر من غير بلية، فإن وقعت فتنة أو بلية فلا بأس به، فعله رسول الله صلى الله عليه وسلم ..... وظاهر تقييدهم بالإمام أنه لا يقنت المنفرد ..... والذي يظهر لي أن المقتدي يتابع إمامه إلا إذا جهر فيؤمن وأنه يقنت بعد الركوع لا قبله ...إلخ. (حاشية رد المحتار ج:۲ ص:۱۱، باب الوتر والنوافل، وأيضًا في البحر الرائق ج.۳ ص:۴۷، باب الوتر).

(۲) "إِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ" (النور: ۱۹).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... جمعہ قضا کرنے والوں پر بھی اس کا وبال پڑے گا،[1] اور ٹی وی والوں پر بھی، معلوم نہیں کہ کیا یہ لوگ مسلمان نہیں کہ لوگوں کو نمازِ جمعہ سے روکنے کا سبب بنتے ہیں...؟[2]

بجائے قرعہ اندازی کے نمازِ اِستخارہ پڑھ کر فیصلہ کیجئے

سوال:... میری عادت ہے کہ جب کبھی کسی بات کا فیصلہ نہ کرسکوں اور بہت پریشان ہوجاؤں اور سمجھ میں کچھ نہ آئے کہ کیا فیصلہ کیا جائے؟ تو میں دو رکعت نفل پڑھ کر قرعہ پر دونوں چیزیں لکھ دیتی ہوں اور پھر اللہ تعالیٰ سے دُعا کر کے اُٹھالیتی ہوں، اور نیت کرلیتی ہوں کہ چونکہ خدا کے حکم کے بغیر پتا بھی نہیں ہل سکتا، جو قرعہ میرے ہاتھ آئے گا اس فیصلے پر وہ کام کروں گی۔ یا پھر اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر دُعا مانگتی ہوں کہ خدایا قرآن مجید تیرا کلام ہے، اور اس میں ہر قسم کی مثالیں اور احوال موجود ہیں، تیرا مبارک نام لے کر اس کو کھولوں گی، اس صفحے پر جو فیصلہ میری پریشانی کے مطابق ہو مجھ کو بتادے، تاکہ میں ویسا کرلوں اور تیری مرضی اور خوشی کے مطابق ہو، اور پھر خدا کا نام لے کر قرآن پاک کو کھول کر اس صفحے پر اپنے مسئلے کے مطابق جو حال ملتا ہے اس کو خدا کی رائے سمجھ کر عمل کرتی ہوں۔ کیا مندرجہ بالا دونوں صورتوں میں کفر یا شرک کا خطرہ تو نہیں ہوتا؟ ضرور جواب تحریر فرمائیں تاکہ آئندہ ایسا کروں، اکثر جب بہت پریشان کن مسئلہ ہو اور میری سمجھ میں کوئی فیصلہ نہ آرہا ہو تو میں ایسا کر کے فیصلہ کرلیتی ہوں۔

جواب:... کفر و شرک تو نہیں، لیکن ایک فضول حرکت ہے، یہ ایک طرح کا فال نکالنا ہے، جس کی ممانعت ہے، اور اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا، یہ عقیدہ کا فساد ہے۔[3] اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جو تعلیم دی ہے، وہ یہ ہے کہ جب کوئی اہم کام درپیش ہو تو دو رکعت نماز پڑھ کر اِستخارے کی دُعا کی جائے، اور پھر جس طرف دِل مائل ہو، اس صورت کو اِختیار کرلیا جائے، اِن شاء اللہ اسی میں خیر ہوگی۔[4]

---

(۱) عن ابن مسعود رضی الله عنه أن النبی صلی الله علیه وسلم قال لقوم یتخلفون عن الجمعة: لقد هممت أن آمر رجلًا یصلی بالناس ثم أحرق علی رجال یتخلفون عن الجمعة بیوتهم. رواه مسلم. وعن ابن عباس رضی الله عنهما أن النبی صلی الله علیه وسلم قال: من ترک الجمعة من غیر ضرورة، کتب منافقًا فی کتاب لَا یمحٰی ولَا یبدل. وفی بعض الروایات: ثلاثًا. رواه الشافعی. (مشکوٰة ج: ۱ ص: ۱۲۱، کتاب الصلاة، باب وجوبها).

(۲) إن الإعانة علی المعصیة حرام مطلقًا بنص القرآن أعنی قوله تعالٰی: ولَا تعاونوا علی الإثم والعدوان، وقوله تعالٰی: فلن أکون ظهیرًا للمجرمین. ولٰکن الإعانة حقیقةٌ هی ما قامت المعصیة بعین فعل المعین، ولَا یتحقق إلَا بنیة الإعانة أو التصریح بها أو تعینها فی إستعمال هٰذا الشیء بحیث لَا یحتمل غیر المعصیة، وما لم تقم المعصیة بعینه لم یکن من الإعانة حقیقةً بل من التسبب ..... ثم السبب إن کان سببًا محرکًا وداعیًا إلی المعصیة فالتسبب فیه حرام کالإعانة علی المعصیة بنص القرآن کقوله تعالٰی: ولَا تسبوا الذین یدعون من دون الله. (تفصیل الکلام فی مسئلة الإعانة علی الحرام ص: ۱۵، جواهر الفقه ج: ۲ ص: ۴۵۳).

(۳) (قوله والکهانة) ..... ومنهم انه یعرف الأمور بمقدماتٍ یستدل بها علٰی مرافقها من کلام من یسأله أو حاله أو فعله ...إلخ. (فتاویٰ شامیة ج: ۱ ص: ۴۵، طبع ایچ ایم سعید).

(۴) (قوله ومنها رکعتا الإستخارة) عن جابر بن عبدالله قال: کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یعلمنا الإستخارة فی الأمور کلها کما یعلمنا السورة من القرآن یقول إذا هم أحدکم بالأمر فلیرکع رکعتین من غیر الفریضة ثم لیقل اللّٰهم إنّی أستخیرک بعلمک ...إلخ. (فتاویٰ شامیة ج: ۲ ص: ۲۶، مطلب فی رکعتی الإستخارة).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

بہ مجبوری فیکٹری میں کم از کم فرض اور وتر ضرور پڑھیں

سوال:... آج امریکا سے میرے ایک دوست کا خط آیا ہے جو اکیس سال سے وہاں رہ رہا ہے، اب اس نے نماز پڑھنا شروع کی ہے، وہ جس فیکٹری میں کام کرتا ہے اس میں تین شفٹ میں کام ہوتا ہے، ایک ہفتہ دن میں، ایک ہفتہ شام میں، اور ایک ہفتہ رات میں ڈیوٹی کا وقت ہونے کی وجہ سے پوری نماز نہیں پڑھ سکتا، وہ فجر کی نماز میں دو سنت دو فرض، ظہر کی نماز میں چار فرض دو سنت، عصر میں چار فرض، مغرب میں تین فرض دو سنت، اور عشاء میں چار فرض دو سنت اور تین وتر پڑھ لیتا ہے، اس نے لکھا ہے کہ کسی عالم سے پوچھ کر لکھوں کہ کیا یہ ٹھیک ہے؟

جواب:... آپ کے دوست نے جتنی رکعات لکھی ہیں، وہ صحیح ہیں، البتہ ظہر کی نماز میں چار فرض سے پہلے چار سنتیں بھی پڑھ لیا کریں۔ (۱)

دفتری اوقات میں نماز کے لئے مسجد میں جانا

سوال:... زید اکثر نماز ظہر جماعت کے ساتھ ادا کرتا ہے، جبکہ مسجد دفتر سے ایک میل دُور ہے، زید مسجد تک پیدل جاتا ہے، نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد وہاں سے پیدل واپس آتا ہے، کیا زید کا یہ طریقۂ کار دُرست ہے؟

جواب:... اگر دفتر کی طرف سے اس کی اجازت ہو تو اتنی دُور جانا صحیح ہے، ورنہ دفتر ہی میں نماز باجماعت کا انتظام کیا جائے۔ (۲)

آفس میں نماز کس طرح ادا کریں؟

سوال:... ہم پورٹ قاسم کے ایک ویران علاقے میں کے ای ایس سی کے آفس میں کام کرتے ہیں، ہماری ڈیوٹی ''۲۴ گھنٹے'' کی ہوتی ہے، وہاں قریب میں کوئی مسجد وغیرہ نہیں ہے، اور نہ ہی اَذان کی آواز آتی ہے، کچھ عرصہ پہلے آفس کے احاطے میں چند افراد نے مسجد کی طرح ایک جگہ بنا دی تھی، جہاں نماز ادا کرتے ہیں، ہم سب ہی لوگ جن کی تعداد تقریباً آٹھ ہے، ماشاء اللہ نماز کے پابند ہیں، لیکن ہم لوگ الگ الگ نماز پڑھتے ہیں، اور بغیر اَذان دیئے ہوئے نماز پڑھتے ہیں، یعنی جب نماز کا وقت ہوا اس وقت سے نماز کا وقت ختم ہونے تک کبھی وقفے وقفے سے کبھی ایک ساتھ اپنی اپنی نماز ادا کر لیتے ہیں، جماعت سے اس لئے ادا نہیں کرتے کہ ہم لوگ علم میں بہت کم ہیں اور کسی کی شرعی داڑھی بھی نہیں ہے، لیکن یہ بات ضرور ہے کہ نماز جماعت سے پڑھا سکتے ہیں،

---

(۱) (وسن) مؤكدًا (أربع قبل الظهر) (قوله وسن مؤكدًا) أي استنانا مؤكدا بمعنى انه طلب طلبا مؤكدا زيادة على بقية النوافل ولهذا كانت السنة المؤكدة قريبة من الواجب في لحوق الإثم كما في البحر ويستوجب تاركها التضليل واللوم كما في التحرير. (الدر المختار مع الشامي ج:۲ ص:۱۲، باب الوتر والنوافل).

(۲) وإذا استأجر رجلا يومًا يعمل كذا فعليه ان يعمل ذلك العمل إلى تمام المدة ولا يشتغل بشيء آخر سوى المكتوبة ...إلخ. (شامي ج:٦ ص:٧٠، مطلب ليس للأجير الخاص أن يصل النافلة، طبع ايچ ايم سعيد).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

اب مسئلہ یہ ہے کہ کیا بغیر اَذان دیئے نماز پڑھنا جائز ہے، جبکہ اَذان کی آواز بھی نہ آئے؟ کیا ایسی صورت میں الگ الگ اپنی اپنی نماز ہو جائے گی، جبکہ پڑھنے کی جگہ بھی ایک ہو؟ یہ وضاحت بھی کردیں کہ اگر جماعت ضروری ہے تو کیا غیر شرعی داڑھی والے یا بغیر داڑھی والے حضرات نماز پڑھا سکتے ہیں؟

جواب:...اَذان و اِقامت نماز کی سنت ہے،(۱) داڑھی منڈے کی اِقتدا میں نماز مکروہ ہے،(۲) لیکن تنہا پڑھنے سے بہتر ہے، آپ حضرات اَذان و اِقامت اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھا کریں،(۳) کیا اچھا ہو کہ آپ میں سے کوئی باتوفیق داڑھی بھی رکھ لے، بلکہ سبھی کو رکھنی چاہئے تاکہ نماز مکروہ نہ ہو۔(۴)

دفتری اوقات میں نماز کی ادائیگی کے بدلے میں زائد کام

سوال:...اگر ہم کسی کے ملازم ہیں اور نماز کے اوقات میں نماز کی ادائیگی کے لئے جاتے ہیں تو کیا ہمیں ان اوقات کے بدلے میں زیادہ کام کرنا چاہئے؟

جواب:...نماز فرض ہے، اتنے وقت کے بدلے میں زائد کام کرنے کی ضرورت نہیں، دفتری اوقات میں ایمانداری سے کام کیا جائے تو بہت ہے۔(۵)

ہر وقت عمامہ پہننا سنت ہے

سوال:...عمامہ اور ٹوپی پہننا کیسا ہے؟ فرض، واجب، سنتِ مؤکدہ یا مستحب؟ اور کب پہننا ہے، صرف نماز کے لئے یا پورا دن (چوبیس گھنٹے)؟ یا صرف بازاروں یعنی جس وقت گھر سے باہر ہوتے ہیں، اس وقت تک؟

جواب:...عمامہ پہننا سنتِ مستحبہ ہے، اور یہ صرف نماز کے ساتھ مخصوص نہیں، بلکہ ایک مستقل سنت ہے، اور ہمیشہ کی سنت ہے۔(۶)

---

(۱) ثم هما (الأذان والإقامة) سنة للصلوات الخمس ... إلخ۔ (حلبی کبیر، فصل فی السنن ص: ۳۷۲)۔

(۲) ویکره إمامة عبد وأعرابی وفاسق ... إلخ۔ وفی الشامیة: وأما الفاسق فقد عللوا کراهة تقدیمه بأنه لَا یهتم لأمر دینه وبأن فی تقدیمه للإمامة تعظیمه وقد وجب علیهم إهانته شرعًا ... إلخ۔ (ردالمحتار، باب الإمامة ج: ۱ ص: ۵۵۹، ۵۶۰)۔

(۳) فإن أمکن الصلاة خلف غیرهم فهو أفضل وإلّا فالإقتداء أولٰی من الإنفراد۔ (شامی، باب الإمامة ج: ۱ ص: ۵۵۹)۔

(۴) دیکھیں حاشیہ نمبر ۲۔ وأیضًا: والسنة فیها القبضة ولذا یحرم علی الرجل قطع لحیته ... إلخ۔ (درمختار، کتاب الحظر والإباحة، فصل فی البیع ج: ۶ ص: ۴۰۷)۔

(۵) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۲ ملاحظہ ہو۔

(۶) عن جابر رضی الله عنه قال: دخل النبی صلی الله علیه وسلم مکة یوم الفتح وعلیه عمامة سوداء۔ وعن ابن عمر رضی الله عنه قال: کان النبی صلی الله علیه وسلم إذا أعتم سدل عمامته من کتفیه۔ قال نافع: وکان ابن عمر یسدل عمامته بین کتفیه۔ (ترمذی ج: ۱ ص: ۳۰۴، باب ما جاء فی العمامة السوداء)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جماعت میں شرکت کے لئے دوڑنا منع ہے

سوال:... جب جماعت کھڑی ہو جاتی ہے تو بہت سے لوگ مسجد میں دوڑتے ہوئے جماعت میں شامل ہو جاتے ہیں، آپ بتائیں کہ مسجد میں دوڑنا کیسا ہے؟

جواب:... حدیث میں اس سے منع فرمایا ہے۔[1]

رُکوع وسجدہ کی تسبیح کا صحیح تلفظ سیکھئے

سوال:... ہمارے ہاں ایک صاحب کہتے ہیں کہ رُکوع اور سجدہ میں ''سبحان ربی الاعلیٰ'' اور ''سبحان ربی العظیم'' کہتے ہوئے ''ی'' کا استعمال نہیں کرتے، قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیں کہ آیا یہ طریقہ دُرست ہے یا نہیں؟

جواب:... غلط ہے! کسی عربی دان سے تلفظ سیکھ کر پڑھیں۔[2]

---

(۱) عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: إذا أقيمت الصلاة فلا تأتوها وأنتم تسعون وأتوها تمشون وعليكم السكينة ... إلخ۔ (ابن ماجة ص: ۵۶، باب المشی إلی الصلاة)۔

(۲) السنة فی تسبيح الركوع سبحان رَبِّیَ الْعَظِيْم۔ (شامی ج: ۱ ص: ۴۹۴، قبل مطلب فی اطالة الركوع)، ويقول فی سجوده سبحان رَبِّیَ الْاَعْلٰی ثلاثًا۔ (عالمگيری ج: ۱ ص: ۷۵، كتاب الصلاة، الباب الرابع)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

اوراد و وظائف

قرض سے خلاصی کا وظیفہ

سوال:... میں تین لاکھ کا قرض دار ہو گیا ہوں، آنجناب کچھ پڑھنے کے لئے بتادیں۔

جواب:... سورۃ الشوریٰ (۲۵ واں پارہ) کے دُوسرے رُکوع کی آخری آیت: "اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ ..." آخر تک اَسّی مرتبہ فجر کے بعد پڑھا کریں، اگر داڑھی منڈاتے یا کتراتے ہیں تو اس سے توبہ کریں، والسلام۔

نوکری کے لئے وظیفہ

سوال:... مولانا صاحب! میں انٹر پاس نوجوان ہوں، نوکری نہیں ملتی، کوئی وظیفہ تحریر فرمادیجئے۔

جواب:... ہر نماز باجماعت تکبیر کی پابندی کے ساتھ ادا کیجئے اور نماز کے بعد تین بار سورۂ فاتحہ اور تین بار آیت الکرسی پڑھ کر دُعا کیا کیجئے، والسلام۔

فراخیٔ رزق اور پریشانیوں سے بچاؤ کا اکسیر وظیفہ

سوال:... ایک اور اکسیر وظیفہ تحریر فرمایئے کہ جس سے دِین و دُنیا کا بھلا ہو، قرضے اُتر جائیں، تنگدستی دُور ہو جائے، رزق فراخ ہو اور برکت بڑھ جائے، اور دُنیاوی مسائل حل ہو جائیں۔ کافی پریشانی ہے، وظیفوں کا وقت و تعداد ضرور تحریر فرمائیں، شکریہ۔

جواب:... سب گھر والے پانچ وقت کی نماز پڑھا کریں، اور رات کو سورۂ واقعہ کی تلاوت کیا کریں، عشاء کے بعد ٹیلی ویژن نہ چلایا کریں۔

کاروبار کی بندش کے لئے وظیفہ

سوال:... بندہ ابھی تک مسائل کا شکار ہے، دِن بدن حالت گر رہی ہے، اللہ کا شکر ہے کہ میرا گھرانہ دِین دار ہے، ہماری ایک دُکان ہے، ڈیڑھ سال پہلے ہمارا کاروبار بالکل ٹھیک تھا، اسی دوران والد صاحب حج پر گئے، ان کے آنے کے بعد ہمارا کام ٹھپ ہو گیا۔ دُکان میں آپس میں نااِتفاقی، کاریگروں سے لڑائی معمول بن گئی۔ عملیات کرنے والوں سے پتا چلا کہ دُکان کی بندش کالے علم

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

سے کردی گئی ہے۔ اس کے توڑ کے لئے کئی جگہ گھوم چکا ہوں، مگر کسی کے پاس حل نہیں۔ خودکشی کو دِل چاہتا ہے۔ قرآنی عملیات والے اس کالے علم کا توڑ نہیں نکال سکے۔ کیا مجھے اب غیر مسلم کا سہارا لینا پڑے گا؟ شریعت میں چیز کہاں تک جائز ہے؟

جواب:... آپ نے اتنا لمبا خط لکھا ہے، میں اس کا کیا جواب دُوں؟ میں عامل نہیں کہ اس کا توڑ کروں۔ البتہ یہ کہتا ہوں کہ حق تعالیٰ شانہٗ کی ذاتِ عالی سے اُمید رکھیں، وہی توڑ کرنے والا ہے۔ مغرب کی نماز کے بعد گھر کے تمام افراد مل کر تین سو تیرہ مرتبہ قرآنِ کریم کی آخری دو سورتیں معوّذتین پڑھا کریں، اور حق تعالیٰ شانہٗ کی بارگاہ میں اس مصیبت کے کٹنے کی دُعا کیا کریں۔ اگر خودکشی کرو گے تو جہنم میں جاؤ گے، آدمی کو چاہئے کہ جو حالات بھی پیش آئیں، اللہ پر توکل رکھے اور اس کی بارگاہِ عالی میں دُعا کرتا رہے، والسلام۔

کاروبار میں ترقی اور اُدھار کی واپسی کا وظیفہ

سوال:... میری ایک چھوٹی سی دُکان ہے، اسی سے گزر اوقات ہوتی ہے، لیکن اس دُکان سے چند لوگ اُدھار پر کافی سامان لے گئے ہیں اور ان سے پیسے واپس ملنے کی مجھے کوئی اُمید نہیں ہے، جس کی وجہ سے میری دُکان ٹھپ ہونے لگی ہے۔ لہٰذا مہربانی فرما کر بندہ کو کوئی وظیفہ عنایت فرمادیں جس سے پیسے واپس مل سکیں اور کاروبار میں بھی ترقی ہو۔

جواب:... تکبیرِ تحریمہ کا اِہتمام کیجئے، اور نماز کے بعد سورۂ فاتحہ، آیت الکرسی، آیت: "شَهِدَ اللّٰهُ" (آل عمران:۱۸) اور آیت: "قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ" سے "بِغَيْرِ حِسَابٍ" (آل عمران:۲۶، ۲۷) تک پڑھ کر دُعا کیا کیجئے۔ اللہ تعالیٰ پریشانیاں دُور فرمائیں، واللہ اعلم!

سورۂ فاتحہ پڑھ کر کان پر دَم کریں، اِن شاء اللہ ٹھیک ہوجائے گا

سوال:... مجھے سننے میں پریشانی ہوتی ہے، خصوصاً دائیں کان سے تو بلکی آواز تقریباً سنائی ہی نہیں دیتی، اور بایاں کان کافی بہتر ہے۔ مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ پریشانی روز بروز بڑھتی ہی چلی جارہی ہے۔ ہمارے خاندان میں ویسے بہرا پن موروثی مرض ہے۔ میں نے دو جگہ علاج بھی کروایا مگر کوئی خاص اِفاقہ نہ ہوا۔ میرے ذہن میں یہ بات بھی ہے کہ یہ موروثی مرض ہے، یہ کیسے ختم ہوسکتا ہے؟ مگر پھر خیال آیا کہ جس اللہ نے اس کو پیدا کیا ہے، تو ختم کرنا اس کے اِختیار سے باہر تو نہیں۔ میں نے اللہ سے اپنے فرسودہ خیال کی توبہ کی اور اَب بہت اُمید سے ہوں کہ اِن شاء اللہ یہ مرض دُور ہوجائے گا۔ آپ اگر کوئی دُعا وغیرہ بتاسکتے ہیں تو برائے مہربانی بتادیں۔

جواب:... سورۂ فاتحہ پڑھ کر دُعا کیا کریں، حدیث شریف میں ہے کہ اگر (اوّل و آخر دُرود شریف تین، تین بار اور درمیان میں) یہ دُعا پڑھ کر دَم کیا جائے تو اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائیں گے۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

بدتمیز بچے کے لئے وظیفہ

سوال:... میرا بچہ جس کی عمر ساڑھے دس سال ہے، بہت غصّے والا ہے، غصّے میں آکر وہ اِنتہائی بدتمیزی کی باتیں کرتا ہے، جس کی وجہ سے بعض دفعہ دُوسروں کے سامنے شرمندگی اُٹھانا پڑتی ہے، کوئی ایسا وظیفہ بھیج دیں جس کی وجہ سے وہ بدتمیزی چھوڑ دے اور پڑھائی میں اچھا ہو جائے۔

جواب:... بچوں کی بدتمیزی و نافرمانی کا سبب عموماً والدین کے گناہ ہوتے ہیں، خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنا معاملہ دُرست کریں، اور تین بار سورۂ فاتحہ پانی پر دَم کر کے بچے کو پلایا کریں۔

بچے کی بیماری اور اس کا وظیفہ

سوال:... گزارش ہے کہ میرے پوتے کا نام محمد عمر خان ہے، اکثر بیمار رہتا ہے، والدین کا خیال ہے کہ شاید نام موافق نہیں آیا، اگر ایسا ہے تو کیا نام تبدیل کر دیں؟

جواب:... نام ٹھیک ہے، بدلنے کی ضرورت نہیں، سورۂ فاتحہ سات مرتبہ، آیۃ الکرسی اور چاروں قل تین تین مرتبہ پڑھ کر دَم کر دیا کریں۔

رشتے کے لئے وظیفہ

سوال:... میں ایک بیوہ عورت ہوں، میری ایک بیٹی ہے جس کا رشتہ کافی سالوں کی کوششوں کے باوجود نہیں ہو رہا ہے، میری خواہش ہے کہ اس کا رشتہ کسی صالح اور دِین دار گھرانے میں ہو جائے، آنجناب اس کے لئے کوئی وظیفہ ارشاد فرمائیں۔ میرا بیٹا دُبئی میں ملازمت کرتا ہے، پہلے پہل تو کام صحیح ہوتا رہا، لیکن کچھ عرصے سے حالات صحیح نہیں ہیں، ہمارے گھر میں تعویذ بھی کوئی پھینکتا ہے، اس کے بعد پریشانی آتی ہے۔

جواب:... دِل سے دُعا کرتا ہوں، نمازِ عشاء کے بعد اوّل و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ دُرود شریف اور درمیان میں گیارہ سو مرتبہ ''یالطیف'' پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دُعا کریں، اللہ ربّ العزّت آپ کی مشکل کو آسان فرمائے۔

شادی کے لئے وظیفہ

سوال:... میں نے والد صاحب کی تربیت اور رہنمائی کی وجہ سے سب بچوں کو قرآن مجید حفظ کروایا، سوائے ایک کے جو گونگا بہرہ ہے۔ بچی بھی حافظہ ہے، ایم اے اسلامیات بھی کیا ہے، شرعی پردہ کرتی ہے، ہماری کوشش ہے کہ اس کا رِشتہ ایسے لوگوں میں کیا جائے جو پردے کو پسند کرتے ہوں، خصوصی دُعا فرمائیں اور اس سلسلے میں اگر کوئی وظیفہ پڑھنے کے لئے اِرشاد فرما دیں تو مہربانی ہوگی۔

جواب:... اللہ تعالیٰ بچی کے لئے بہت ہی موزوں رِشتہ میسر فرمائیں۔ عشاء کی نماز کے بعد اوّل و آخر گیارہ، گیارہ مرتبہ

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

دُرود شریف اور درمیان میں ''یالطیف'' پڑھ کر دُعا کیا کریں، بچی بھی پڑھے، اس کی والدہ بھی، اور آپ بھی پڑھ لیا کریں۔

اولاد کے لئے وظیفہ

سوال:... میری شادی کو دس سال ہو چکے ہیں، لیکن اولاد نہیں ہوئی۔ ڈاکٹروں سے کافی علاج کرا چکا ہوں، لیکن ابھی تک شفا نصیب نہیں ہوئی۔ ڈاکٹروں نے بتایا ہے کہ کمزوری مجھ میں ہے۔ آپ برائے کرم مجھے ایسے کلمات یا وظیفہ بتادیں جس کا میں ذِکر جاری رکھوں تا کہ اللہ تعالیٰ مجھے شفائے کاملہ عطا فرمادیں۔ کلمات پڑھنے کا طریقہ اور وقت بھی بتادیں۔

جواب:... چالیس عدد لونگ لیں، آیت شریف سورۂ نور آیت: ۴۰، ایک لونگ پر سات مرتبہ پڑھیں، اور پھر ہر لونگ پر سات سات مرتبہ پڑھیں، یہاں تک کہ چالیس لونگ پورے ہو جائیں۔ رات کو سوتے وقت ایک لونگ چبا کر کھالیا کریں، اُوپر سے پانی نہ پئیں۔ اور یہ وظیفہ پڑھتے وقت اللہ تعالیٰ سے دُعا بھی کرلیں، اگر اللہ کو منظور ہوگا نرینہ اولاد عطا فرمائیں گے۔

سوال:... کئی سال شادی کو ہو گئے ہیں، اولاد کی نعمت سے محروم ہوں، کوئی وظیفہ ارشاد فرمادیں۔

جواب:... ۴۰ عدد لونگ لیں، ہر لونگ پر سات مرتبہ سورۃ النور کی آیت: ۴۰ جو ''او کظلمات'' سے شروع ہو کر ''فما لہ من نور'' پر ختم ہوتی ہے، پڑھیں۔ جب عورت ماہواری سے فارغ ہو تو رات کو سوتے وقت ایک لونگ چبا کر کھالیا کرے، اُوپر سے پانی نہ پیئے، متواتر چالیس دن تک بلا ناغہ کھائے، اور اس دوران میاں بیوی کبھی کبھی مل لیا کریں، اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا تو اولاد ہو جائے گی۔

میاں بیوی کے درمیان محبت پیدا کرنے کا وظیفہ

سوال:... میاں بیوی کے درمیان محبت پیدا کرنے کا کوئی وظیفہ تحریر فرمادیں، مہربانی ہوگی۔

جواب:... عشاء کی نماز کے بعد گیارہ دانے سیاہ مرچ کے لے کر، آگے پیچھے گیارہ، گیارہ بار دُرود شریف اور درمیان میں گیارہ بار تسبیح ''یالطیف یاودود'' پڑھیں، اور دونوں میاں بیوی کے درمیان محبت کا دھیان رکھیں، جب سب پڑھ چکیں تو ان سیاہ مرچوں پر دَم کر کے تیز آگ میں ڈال دیں، اور دونوں کی محبت کے لئے دُعا کریں۔ کم از کم چالیس روز یہی عمل کریں، اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے گا۔

حافظے کو قوی کرنے کا وظیفہ

سوال:... حافظہ قوی کرنے کے لئے کوئی آسان سا وظیفہ لکھئے۔

جواب:... ہر نماز کے بعد سر پر ہاتھ رکھ کر ''یاقوی یاعزیز'' پڑھا کیجئے، دس مرتبہ۔

آیت الکرسی پڑھ کر سر پر ہاتھ رکھ کر ''یاقوی'' گیارہ مرتبہ پڑھنا

سوال:... آیت الکرسی پڑھنے کے بعد لوگ سر پر ہاتھ رکھ کر گیارہ بار ''یاقوی'' پڑھتے ہیں، اس کا کیا فائدہ ہے؟ اور ''یاقوی'' پڑھا جائے یا کچھ اور پڑھا جائے؟

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... قوتِ حافظہ کے لئے پڑھتے ہیں۔

ہر نماز کے بعد دایاں ہاتھ سر پر رکھ کر گیارہ مرتبہ ''یا قوی'' اور گیارہ مرتبہ ''یا حافظ'' پڑھنا

سوال:... میں ہر نماز کے بعد دایاں ہاتھ سر پر رکھ کر گیارہ مرتبہ ''یا قوی'' اور گیارہ مرتبہ ''یا حافظ'' حافظے میں اِضافے کے لئے پڑھتا ہوں، یہ مجھے کسی شیخ نے نہیں بتایا، ایک ساتھی سے سن کر یہ عمل شروع کر دیا ہے، کیا یہ دُرست ہے؟

جواب:... آپ کا یہ عمل صحیح ہے، کرتے رہیں۔

یادداشت کے لئے وظیفہ

سوال:... میں طالبِ علم ہوں، سوالات بڑی مشکل سے یاد ہوتے ہیں، اور جلد بھول جاتے ہیں، کوئی حل بتایئے۔

جواب:... سورۂ فاتحہ سات مرتبہ پڑھ کر سینے پر دَم کر لیا کرو۔

گول دائرہ بنا کر حصار کھینچنا اور تالی بجانا

سوال:... بعض لوگ کچھ پڑھ کر گول دائرے میں بیٹھ جاتے ہیں اور کہتے ہیں اب ہم نے حصار کر لیا ہے، اور پھر تالی بجاتے ہیں اور اُنگلی گھماتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ اب جب تک حصار موجود ہے اس میں کوئی بلا نہیں آسکتی۔ اس طرح کرنا کیسا ہے؟ میرے ناقص خیال میں یہ دُرست نہیں ہے۔

جواب:... آیت الکرسی وغیرہ پڑھ کر چاروں طرف پھونک دینا کافی ہے، تالی بجانے یا اُنگلی گھمانے کی ضرورت نہیں۔

نماز کی شرط والے وظیفے میں نماز چھوڑ دینا

سوال:... یہ بتائیں کہ اگر ہم کوئی وظیفہ شروع کریں جس کے لئے پانچوں وقت کی نماز ضروری ہے، لیکن اگر کسی وجہ سے کسی وقت کی نماز قضا ہو جائے تو کیا ہم وہ وظیفہ جاری رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب:... جب نماز وظیفے کے لئے شرط ہے، تو وظیفہ بغیر نماز کے بے کار ہے۔

بلا وضو ذِکر کرنا

سوال:... میرا یہ معمول ہے کہ رات کو سونے سے قبل رات کے اَذکار سورۂ فاتحہ، چاروں قل، دُرود شریف اور بعض دیگر تسبیحات شامل ہیں، پڑھ کر سوتی ہوں، لیکن یہ اَذکار صرف کلی کر کے پڑھتی ہوں، یعنی بلا وضو، کیا میرا یہ عمل صحیح ہے؟ یا ان اَذکار کے لئے وضو کرنا ضروری ہے جبکہ انہیں صرف زبان سے پڑھا جا رہا ہو؟ نیز کیا ان اَذکار کے پڑھنے کے لئے بھی وضو ہونا ضروری ہے؟

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... بلا وضو پڑھنا جائز ہے، البتہ وضو ہو تو اَفضل ہے۔[1]

شہد کی مکھی کے کاٹے کا دَم

سوال:... ہمارے گھر کسی کو شہد کی مکھی کاٹ لیتی تھی تو ہماری والدہ سورۃ الناس پڑھ کر دَم کرتی تھیں، مگر سورۃ الناس پڑھتے ہوئے ''ناس'' کا ''س'' ہٹا کر صرف حرف ''نا'' پڑھتی تھیں، کچھ دن پہلے میں نے بھی اسی طرح سورۃ پڑھی تو مجھے خیال آیا کہ کہیں یہ قرآن شریف کی تحریف تو نہیں ہے؟ آنجناب رہنمائی فرمائیں۔

جواب:... اگر ''نا'' کا لفظ آیت کے ساتھ ملایا نہیں جاتا، بلکہ آیت پوری پڑھ کر پھر یہ لفظ بولا جاتا ہے تو کوئی حرج معلوم نہیں ہوتا۔

سانس کی تکلیف کا وظیفہ

سوال:... میرے بھائی کو ڈاکٹر حضرات بڑا بخار بتاتے ہیں کہ بگڑ گیا ہے، سانس کی تکلیف کی وجہ سے ایک ڈاکٹر نے ناک کا آپریشن بھی کیا ہے، اکثر بیٹھے بیٹھے دِماغ سن ہو جاتا ہے، کوئی آسان عمل لکھ دیں۔

جواب:... السلام علیکم! یہ ناکارہ عملیات کے فن سے تو واقف نہیں، البتہ دُعا کرتا ہوں۔ سورۂ فاتحہ کو حدیث میں شفا فرمایا گیا ہے،[2] اکتالیس بار پڑھ کر پانی پر دَم کر کے پلایا کریں، کیا بعید ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کلام کی برکت سے شفا عطا فرما دیں۔

ذہنی اور مالی پریشانی دُور کرنے کا وظیفہ

سوال:... ہمارے گھر میں پچھلے دو ڈھائی سال سے بڑی پریشانی ہے۔ والد صاحب جو بینک میں ملازم تھے، ریٹائرمنٹ کے بعد پراپرٹی کی خرید و فروخت کا کام شروع کیا، مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ میں نیوی میں بحیثیت آفیسر منتخب ہوا، جس میں میرے شوق کا بھی بڑا دخل تھا، ٹریننگ کے دوران میرا دِل ملازمت میں نہیں لگا اور میں نے سروِس چھوڑ دی۔ پھر چارٹرڈ اکاؤنٹینٹ کا ٹیسٹ دیا، لیکن دو بار امتحان دینے کے باوجود فیل ہو گیا، سمجھ میں نہیں آتا کہ اچانک ایسے حالات کس طرح پیدا ہو گئے؟ گھر کے افراد کا یہ عالم ہے کہ باہم اکثر اوقات معمولی باتوں پر نااِتفاقی اور بات بات پر جھگڑا ہوتا رہتا ہے۔ سخت ذہنی اور مالی پریشانی ہے، ان حالات کی بنا پر میں اپنے مستقبل کے بارے میں بھی بہت پریشان ہوں، اس حوالے سے کوئی عمل یا وظیفہ بتا دیں۔

جواب:... آپ مغرب کے بعد سورۂ قریش ۴۱ مرتبہ، اور عشاء کے بعد سورۂ واقعہ تین مرتبہ، اور فجر کے بعد سورۂ بقرہ ایک

---

(۱) (ولا یکرہ النظر إلیہ) أی القرآن (لجنب وحائض ونفسا) أن الجنابۃ لا تحل العین کما لا تکرہ (أدعیۃ) أی تحریمًا والا فالوضوء لمطلق الذکر مندوب وترکہ خلاف الأولٰی۔ (رد المحتار ج:۱ ص:۱۷۴)۔

(۲) باب الرقیٰ بفاتحۃ الکتاب، عن سعید الخدری ان ناسًا من أصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم أتوا علٰی حیّ من احیاء العرب فلم یقروھم فبینما ھم کذالک إذا لدغ سید أولئک ..... فجعل یقرأ بأمّ القرآن ..... حتی نسئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم، فسألوہ فضحک وقال: ما أدراک انھا رقیۃ ...الخ۔ (بخاری ج:۲ ص:۸۵۴)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

مرتبہ پڑھ کر دُعا کریں، اللہ تعالیٰ فضل فرمائیں گے۔

پریشانیوں سے نجات کا وظیفہ

سوال:... اِمتحان میں ناکامی کا خطرہ ہے، اقدامِ خودکشی کو دِل چاہتا ہے، ان پریشانیوں کا حل بتادیں۔

جواب:... پریشانیاں آدمی کو آتی ہیں، اور ان پر حق تعالیٰ اِنسانوں کے درجے بلند کرتے ہیں، اس لئے جہان سے رُخصت ہونے کا خیال آزادانہ نہیں، بچکانہ ہے، آپ سورۂ برائت کی آخری دو آیتیں فجر اور مغرب کے بعد گیارہ گیارہ بار پڑھا کریں، میں آپ کے لئے دِل سے دُعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کی ساری پریشانیاں دُور فرما کر دونوں جہان میں راحت و سکون نصیب فرمائیں۔

بیماری کے لئے وظیفہ

سوال:... میری والدہ صاحبہ تقریباً ایک سال سے وقتاً فوقتاً بیمار رہتی ہیں، کافی ڈاکٹروں سے علاج کروایا، کچھ دن اچھے گزر جانے کے بعد پھر وہی حال رہتا ہے۔ اکثر چکر آتے ہیں، کچھ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ انہیں بلڈ پریشر ہے، اور کچھ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ بلڈ پریشر نہیں ہے۔ ایکسرے بھی کرایا ہے، وہ بھی ٹھیک ہے۔ اس کے لئے کوئی آسان اور اکسیر قسم کا وظیفہ بتاویجئے۔

جواب:... پنج گانہ نماز کے بعد پانی پر سورۂ فاتحہ تین بار، دُرود شریف تین بار پڑھ کر دَم کر کے ایک گھونٹ پلا دیا کریں۔

شوہر کی اِصلاح کا آسان طریقہ

سوال:... میرے شوہر بہت سی بُری حرکات میں مبتلا ہیں۔ رات کو دیر سے گھر آتے ہیں، زیادہ وقت دوستوں میں گزارتے ہیں، کہیں بھی جانا ہو، بتا کر نہیں جاتے، شراب اور زِنا جیسے گناہِ کبیرہ میں مبتلا ہیں۔ میں ان کی ان حرکات سے بہت پریشان ہوں، میرے دو بچے بھی ہیں۔ میں نے ان کو بہت سمجھایا، اپنے ماں باپ کے پاس چلی گئی، مگر ان پر کسی بات کا اثر نہیں ہوا۔ کوئی ایسا وظیفہ بتادیں کہ وہ سیدھے راستے پر آجائیں۔

جواب:... آپ نے جو حالات لکھے ہیں، ان سے بہت صدمہ ہوا۔ دراصل ہم لوگوں کو مرنے کے بعد کی زندگی کا علم نہیں، اور جب علم ہوگا تو ہم روئیں گے، پیٹیں گے، مگر کوئی شنوائی نہیں ہوگی۔ میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ آپ کو اپنی قبر میں جانا ہے، اور آپ کے شوہر کو اپنی قبر میں، آپ جہاں تک ہو سکے پیار محبت سے رہیں، اور حق تعالیٰ شانہٗ سے دُعا کرتی رہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو بُری عادتوں سے نجات عطا فرمائے۔

لڑکیوں کا پابندی سے سورۂ یٰسٓ پڑھنا

سوال:... میں پانچ وقت کی نماز پابندی سے پڑھتی ہوں، سورۂ یٰسین مجھے زبانی یاد ہے، لہٰذا میں دُرود شریف اور یٰسین شریف کی ایک خاص تعداد روزانہ پڑھ کر یہ دُعا کرتی ہوں کہ اللہ میاں اسے قبول فرمالیں۔ مسئلہ دراصل یہ ہے کہ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ اس طرح لڑکیوں کو روزانہ کسی چیز کا پڑھنا صحیح نہیں ہوتا۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... لڑکیوں کو روزانہ پڑھنے کی کوئی ممانعت نہیں، کسی عمل کی پابندی اچھی بات ہے۔

جادو کا توڑ

سوال:... میں گزشتہ نو دس سال سے تجارت کے پیشے سے وابستہ ہوں، لیکن انتہائی سعی اور جدوجہد کے باوجود حالات بتدریج خراب ہوتے جارہے ہیں، حتیٰ کہ یہ نوبت آگئی ہے کہ گھر کا خرچہ اور بچوں کی فیسوں تک کے لالے پڑ گئے ہیں۔ شک گزرتا ہے کہ کسی بداندیش نے مجھ پر جادو نہ کردیا ہو۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ مجھ پر حسب البحر نامی جادو کیا گیا ہے، آپ اس سلسلے میں رہنمائی فرمائیں۔

جواب:... آپ کی پریشانی سے بہت دِل دُکھا، دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی پریشانیوں کو دُور فرمائے۔ کسی اچھے عامل کو دِکھالو تو بہتر ہے۔ میں تو ان عملیات کو جانتا نہیں۔ ایک عمل بتاتا ہوں، وہ کریں، اِن شاء اللہ، اللہ تعالیٰ مدد فرمائیں گے۔ مغرب یا عشاء کے بعد گھر کے تمام افراد بیٹھ کر تین سو تیرہ مرتبہ آخری دونوں سورتیں (معوذتین) پڑھ کر دُعا کیا کریں، اور گھر میں ٹی وی وغیرہ نہ چلائیں۔ دُعا کرتا ہوں کہ آپ کی تمام مشکلات کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے آسان فرمائے۔

پریشانیوں سے حفاظت کا وظیفہ

سوال:... ہماری ساری زندگی عذابوں میں گزری، باپ نشئی اور غلط عورتوں کے چکر میں رہنے والا تھا، ماں اس غم میں چل بسی۔ ایک اُمید تھی کہ شادی ہوئی تو حالات بدل جائیں گے، مگر شوہر بھی نشئی نکلا، ہم چار بہنیں ہیں، مگر ایک بھی سکھی نہیں، ایک کو طلاق ہوچکی ہے، ایک کی اتنی عمر ہونے کے باوجود شادی نہیں ہوئی، میرے شوہر روزانہ شراب کے نشے میں مار کٹائی کا بازار گرم رکھتے ہیں، طلاق تک نوبت پہنچتی ہے، چوتھی کا بھی یہی حال ہے، کوئی وظیفہ بتائیں اور دُعا بھی فرمائیں۔

جواب:... آپ نے جو حالات لکھے ہیں، اس پر صدمہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی تمام پریشانیوں کو دُور فرمائے۔ یہ دُنیا راحت کی جگہ نہیں، بلکہ راحت کی زندگی تو آخرت کی زندگی ہے، اللہ نصیب فرمائے۔ اس لئے جیسے بھی حالات ہوں، صبر و شکر کے ساتھ وقت گزارنا چاہئے، پانچ وقت کی نماز کی پابندی کریں اور ہر نماز کے بعد سورۂ فاتحہ سات مرتبہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دُعا کریں۔ یہ سب سے بڑا وظیفہ ہے۔ اپنے بچوں کو دِینی تعلیم دِلائیں، ٹی وی وغیرہ ہے تو اس کو گھر سے نکال دیں، اور اپنے شوہر کو میرے پاس بھیجیں، میں ان کو مفید مشورہ دوں گا۔

بے خوابی کا وظیفہ

سوال:... میں بے خوابی کی تکلیف سے پریشان رہتی ہوں، ایک صاحب نے مجھ کو دُرود تاج اور سورۂ توبہ کی آخری دو آیات پڑھ کر پانی پر دَم کر کے پینے کو کہا ہے، مجھے پہلے سے آرام ہے، مگر کچھ لوگوں نے مجھے کہا کہ دُرودِ تاج نہیں پڑھنا چاہئے، کیا یہ بات صحیح ہے؟

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... سورۂ یٰسین پڑھ کر دَم کر کے پانی پی لیا کریں، اللہ تعالیٰ آپ کو شفا عطا فرمائے۔

چلتے پھرتے ''حسبنا اللہ ونعم الوکیل، نعم المولیٰ ونعم النصیر'' پڑھنا

سوال:... میں اکثر و بیشتر چلتے پھرتے ''حسبنا اللہ ونعم الوکیل، نعم المولی ونعم النصیر'' پڑھتا رہتا ہوں، کیا یہ دُرست ہے؟ کیونکہ میرے بعض دوستوں کا کہنا ہے کہ کسی سے اِجازت لئے بغیر ایسی کوئی تسبیح پڑھنا نہیں چاہئے، کیونکہ ان تسبیحات کے خاص اثرات ہوتے ہیں جو بلا اِجازت پڑھنے کی صورت میں کبھی نقصان کا باعث بھی بن جاتے ہیں۔ ان دوستوں کا یہ مشورہ کہاں تک دُرست ہے؟ اُمید ہے تفصیل سے لکھیں گے۔

جواب:... آپ کے دوست غلط کہتے ہیں۔

آیتِ کریمہ کا ختم کتنے وقت میں کرنا صحیح ہے؟

سوال:... اسلامی فقہ کی رُو سے فرمائیں کہ آیتِ کریمہ یعنی سوا لاکھ ختم ایک دن میں کئی لوگ بیٹھ کر ختم کروانا، یا پانچ چھ دن میں ختم کروایا جاسکتا ہے؟

جواب:... جتنی مدت میں ممکن ہو، کرنا صحیح ہے۔

آیتِ کریمہ کے ختم کے دوران کسی ضرورت سے اُٹھنا

سوال:... ہمارے خاندان میں اکثر آیتِ کریمہ کا ختم ہوتا رہتا ہے، جس میں زیادہ تر خواتین شرکت کرتی ہیں، ختم کے دوران نہ تو وہ کسی ضرورت کے لئے درمیان میں اُٹھتی ہیں اور نہ بات کرتی ہیں۔ کیا آیتِ کریمہ کے دوران کسی ضروری کام سے اُٹھ کر باہر جاسکتے ہیں؟ اور کیا شرکاء آپس میں بات کرسکتے ہیں؟ کیا اس سے ختم آیتِ کریمہ میں فرق پڑتا ہے؟

جواب:... جائز ہے۔ اس طرح آرام کی غرض سے تھوڑی دیر کے لئے باہر جاسکتے ہیں، ضرورت کی گفتگو بھی کرسکتے ہیں۔

بچوں کا آیتِ کریمہ کے ختم میں شریک ہونا

سوال:... جن بچوں کو آیتِ کریمہ اور دُرود شریف پڑھنی آتی ہو، اور پاک بھی ہوں، تو وہ ساتھ بیٹھ کر یہ ختم کرسکتے ہیں یا نہیں؟

جواب:... اگر وہ صحیح پڑھ سکتے ہیں، تو اِن کی زبان تو معصوم ہے۔

غیر مؤکدہ سنتیں اور نوافل نہ پڑھنے والوں کا ذِکر و اَذکار پر زور دینا کیسا ہے؟

سوال:... اکثر دیکھا گیا ہے بعض لوگ ذِکر اور اَوراد و وظائف کا بہت اِہتمام کرتے ہیں، جبکہ غیر مؤکدہ سنت، نفل، صلوٰۃ اَوّابین، چاشت، مغرب کی نفل، عشاء کی نفل اور ظہر کی نفل نمازوں کا اِہتمام اتنا نہیں کرتے، کیا ان کا یہ عمل دُرست ہے؟

جواب:... اگر فرض ادا کرتے ہیں اور اللہ کا ذِکر کرتے ہیں، تو آپ کو ان کے اس عمل سے خوش ہونا چاہئے، اللہ تعالیٰ ان کو

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

نوافل ادا کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

کیا قرآن وحدیث میں مذکورہ دُعائیں پڑھنے کے لئے کسی کی اجازت ضروری ہے؟

سوال:... قرآن اور حدیث کے اندر جو دُعائیں اور اَذکار وغیرہ ہیں، اور جن کے پڑھنے کی حضور پاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تاکید فرمائی ہے، کو پڑھنے کے لئے اِجازت ضروری ہے؟ اور اگر ہے تو کس سے لی جائے؟

جواب:... ان اَذکارِ مسنونہ اور دعواتِ مأثورہ کے لئے خصوصی اِجازت کی ضرورت نہیں، ہر مسلمان کو اس کی اِجازت ہے، البتہ اگر کسی شیخ ومرشد کے حکم سے کیا جائے تو اس پر برکت زیادہ ہوتی ہے۔ دیگر وظائف وعملیات جو کسی خاص مقصد کے لئے کئے جاتے ہیں، وہ کسی کی اِجازت ورہنمائی کے بغیر نہ کئے جائیں، ورنہ بعض اوقات نقصان اُٹھانا پڑتا ہے۔

کیا ''اعمالِ قرآنی'' کے وظائف کی اجازت لینے کی ضرورت نہیں؟

سوال:... بعض دفعہ انسان کو اپنی کسی بیماری یا کسی حاجت کے حصول کے لئے تعویذ کی ضرورت پڑتی ہے، تو وہ حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانویؒ کی کتاب ''اعمالِ قرآنی'' سے دیکھ کر تعویذ خود لکھ سکتا ہے اپنے لئے؟ یا کسی بزرگ سے اِجازت کی ضرورت ہوگی؟

جواب:... یوں تو ''اعمالِ قرآنی'' کے وظائف کی حضرت مؤلفؒ کی طرف سے اِجازت ہے، مگر وظائف کسی سے مشورے کے بغیر نہیں کرنے چاہئیں۔

کیا وظائف کے لئے پشت پناہی ضروری ہے؟ نیز وظائف سے نقصان ہونا

سوال:... وظائف پڑھنے کے متعلق کیا حکم ہے؟ کیا کسی کی پشت پناہی لازمی ہے؟ زیادہ وظائف پڑھنے سے کیا نقصان کا اِحتمال ہے؟ حالانکہ ہر وقت خداوند کریم کی تعریف کی جاتی ہے۔

جواب:... جن اَوراد و وظائف کی قرآنِ کریم میں تعلیم دی گئی ہے، ان کو محض اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے پڑھا جائے تو کسی نقصان کا اِحتمال نہیں، اور اگر کسی خاص مقصد کے لئے وِرد و وظیفہ کرنا ہو، اس کے لئے کسی سے اِجازت لے لینی چاہئے۔

کیا اللہ تعالیٰ کے ناموں کا وِرد کے لئے کسی سے اجازت کی ضرورت ہے؟

سوال:... کیا اللہ تعالیٰ کے اسمائے گرامی کسی خاص تعداد میں وقتِ مقرّرہ پر پڑھنے کے لئے کسی بزرگ یا پیر وغیرہ سے اِجازت کی ضرورت ہے؟ کیونکہ بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نام یا آیتِ کریمہ بہت جلالی ہوتی ہے، اس کا وظیفہ یا مسلسل وِرد بغیر اِجازت نہیں کرنا چاہئے۔ کیا یہ صحیح ہے؟

جواب:... بہتر ہے کہ کسی بزرگ سے اِجازت لے لی جائے، کیونکہ اگر آدمی اپنے طور پر پڑھے گا تو اس کو یہ اِحساس نہیں رہے گا کہ مجھے کتنا پڑھنا چاہئے، کتنا نہیں پڑھنا چاہئے۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کیا ''حصن حصین'' مستند ہے؟

سوال:... ۲۲ر جون کے ''اِقرأ'' صفحے پر ایک صاحب نے سوال پوچھا ہے کتاب ''حصن حصین'' مستند ہے یا نہیں؟ لیکن آپ نے اس کا جواب نہیں دیا، برائے مہربانی آپ یہ بتائیں کہ یہ کتاب مستند ہے یا نہیں؟

جواب:... ''حصن حصین'' میں تمام دُعائیں باحوالہ نقل کی ہیں، اس لئے مستند ہے، اگرچہ بعض روایات کمزور بھی ہیں۔

ٹی وی دیکھتے ہوئے تسبیح پڑھنا

سوال:... میں ٹی وی دیکھنے کے دوران تسبیح پر دُرود یا دُوسرے مبارک کلمات پڑھتا ہوں، اس سے کوئی گناہ تو نہیں؟ اگر ایسا کرنے سے کوئی گناہ ہوا ہے تو اس کا کفارہ کیا ہے؟

جواب:... ٹی وی کا دیکھنا گناہِ کبیرہ ہے، اور یہ ملعون ہے، ایک طرف زبان سے پاک کلمات پڑھنا اور دُوسری طرف اس ملعون چیز کو دیکھنا سوائے گناہ کے اور کیا ہے...؟

مختلف رنگوں کے دانوں کی تسبیح کرنا

سوال:... ایک دھاگے میں مختلف قسم کے دانے پرو کر جو تسبیح بنائی جاتی ہے، اور اس پر کلمہ یا دُرود وغیرہ کے وِرد کئے جاتے ہیں، بعض لوگ کہتے ہی کہ یہ ہندوؤں کی ''مالا'' کی نقل ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا ذِکرِ اِلٰہی وغیرہ کے لئے قرونِ اُولیٰ میں ایسی تسبیحیں اِستعمال ہوتی تھیں؟ اگر نہیں تو کیا اسے بدعت کہا جائے گا؟

جواب:... ذِکرِ اِلٰہی کی گنتی کا تو بے شمار احادیث میں ذِکر آیا ہے۔[1] اگر ان احادیث کو جمع کروں تو ایک اچھا رسالہ بن جائے گا۔ اب گنتی کے لئے اگر کوئی ذریعہ اِختیار کیا جائے (مثلاً: گٹھلیاں رکھ لی جائیں یا تسبیح بنالی جائے) تو یہ مطلوبِ شرعی کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ ہوگا۔ اور مطلوباتِ شرعیہ کے ذرائع کو بدعت نہیں کہا جاتا۔

مثلاً: بیت اللہ شریف کا سفر کرنا مطلوبِ شرعی ہے، اور اُونٹ سے لے کر ہوائی جہاز تک تمام سواریاں اس کا ذریعہ ہیں، ان سواریوں کے اِستعمال کو بدعت نہیں کہا گیا۔

احادیثِ نبویہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیمات) کا سیکھنا سکھانا بھی مطلوبِ شرعی ہے، اور حدیث کی کتابیں جو لکھی گئی ہیں، یا لکھی جاتی ہیں، یہ اس مطلوبِ شرعی کا ذریعہ ہے۔ کبھی کسی نے نہیں سنا ہوگا کہ کتابیں لکھنا بدعت ہے۔

---

(۱) وعن عكرمة عن ابن عباس قال: جاء الفقراء إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا ..... فإذا صليتم فقولوا سبحان الله ثلاثًا وثلاثين مرة، والحمدلله ثلاثًا وثلاثين مرة، والله أكبر ثلاثًا وثلاثين مرة، ولا إله إلا الله عشر مرات ...إلخ. (ترمذی ج: ۱ ص: ۵۵، باب ما جاء في التسبيح إدبار الصلاة). أيضًا: عن صفية رضي الله عنها قالت: دخل علَيَّ رسول الله صلى الله عليه وسلم وبين يدي أربعة آلاف نواة اسبح بهن، فقال: يا بنت حيي! ما هذا؟ قلت: أسبّح بهنّ! قال: سبحت منذ قمت على رأسك أكثر من هذا، قلت: علّمني يا رسول الله! قال: قولي: سبحان الله عدد ما خلق من شيء. هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه. (مستدرک حاکم ج: ۱ ص: ۵۴۷).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

اسی طرح تسبیح کو سمجھ لیا جائے۔ یہ تسبیح بھی ذِکرِ اِلٰہی کا... جو مطلوبِ شرعی ہے... ایک ذریعہ ہے، اس کے بدعت ہونے کا کیا سوال۔ عربی میں تسبیح کو ''مذکرہ''... یاد دِلانے والی... کہا جاتا ہے، یہ ہاتھ میں ہو تو زبان بھی ذِکر سے تر رہتی ہے، ورنہ غفلت ہو جاتی ہے۔

اگر محض اسی مصلحت کے لئے ہاتھ میں تسبیح رکھے کہ اس کے ذریعے حدیثِ نبوی کی تعمیل ہوتی ہے، تب بھی اس کو بدعت نہیں کہا جائے گا، کیونکہ سب جانتے ہیں کہ مقدمہ واجب کا، واجب ہوتا ہے، حرام کا حرام ہوتا ہے، مستحب کا مقدمہ، مستحب ہوتا ہے۔ ''ہندوؤں کی مالا کی نقل'' کا شبہ اس لئے غلط ہے کہ ساری عمر میں کبھی اس کا وسوسہ بھی نہیں آیا کہ تسبیح کا تخیل ہندوؤں سے لیا گیا ہے، کیونکہ خود ہماری شریعت میں ذِکرِ اِلٰہی کی خاص خاص مقداروں کا ذِکر ہے۔ کل کو... نعوذ باللہ... کوئی یہ کہہ دے گا کہ یہ مقداریں بھی ہندوؤں سے لی گئی ہیں۔

آپ کو یہ خیال کیوں نہ آیا کہ ہندوؤں نے مالا کا تصور مسلمانوں سے لیا ہے! مسلمانوں میں تسبیح تو قدیم زمانے سے چلی آتی ہے، چنانچہ حضرت جنید بغدادیؒ سے منقول ہے کہ ان سے عرض کیا گیا کہ اب تو آپ کو معیت اللہ اور دوامِ ذِکر کی دولت نصیب ہے، اب تسبیح کی کیا ضرورت ہے؟ فرمایا: جس رفیق کی معیت پر راستہ طے ہوا ہے، اب اس سے قطع تعلق کر لینا بے وفائی ہے۔

تسبیح پر ذِکر کرنے پر اِعتراض اور اُس کا جواب

سوال:... آپ نے مؤرخہ ۲۴ فروری ۱۹۸۹ء کے روزنامہ ''جنگ'' میں ''اسلامی صفحہ'' پر نجمہ رفیق صاحبہ کراچی کے سوال کے جواب میں چلتے پھرتے تسبیح پڑھنے کو جائز بلکہ بہت اچھی بات لکھا ہے۔ یہاں پر میرا مقصود آپ کے علم میں کسی قسم کا شک وشبہ کرنا نہیں، بلاشبہ آپ کا علم وسیع ہے، مگر جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے وہ یہ کہ تسبیح کے دانے پڑھنا حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں داخل نہ تھا، اور نہ ہی اسے ذِکر اللہ کہا جا سکتا ہے، ذِکر اللہ کے عملی معنی اس سے بالکل مختلف ہیں۔ یہ ایک شرعی بدعت ہے، جو آج کل ہماری زندگی میں فیشن کی شکل میں داخل ہو گئی ہے۔

جواب:... تسبیح بذاتِ خود مقصود نہیں، بلکہ ذِکر کے شمار کرنے کا ذریعہ ہے، بہت سی احادیث میں یہ مضمون وارِد ہوا ہے کہ فلاں ذِکر اور فلاں کلمے کو سو مرتبہ پڑھا جائے تو یہ اَجر ملے گا۔[1] حدیث کے طلبہ سے یہ احادیث مخفی نہیں ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ اس تعداد کو گننے کے لئے کوئی نہ کوئی ذریعہ ضرور اِختیار کیا جائے گا، خواہ اُنگلیوں سے گنا جائے، یا کنکریوں سے، یا دانوں سے، اور جو ذریعہ بھی اِختیار کیا جائے وہ بہرحال اس شرعی مقصد کے حصول کا ذریعہ ہوگا، اور جو چیز کسی مطلوبِ شرعی کا ذریعہ ہو، بدعت نہیں کہلاتا، بلکہ فرض کے لئے ایسے ذریعے کا اِختیار کرنا فرض، اور واجب کے لئے ایسے ذریعے کا اِختیار کرنا واجب ہے، اسی طرح مستحب کے ایسے ذریعے کا اِختیار کرنا مستحب ہوگا۔

---

(۱) وعن عكرمة عن ابن عباس قال: جاء الفقراء إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا ..... فإذا صليتم فقولوا سبحان الله ثلاثًا وثلاثين مرة، والحمدلله ثلاثًا وثلاثين مرة، والله أكبر ثلاثًا وثلاثين مرة، ولَا إله إلّا الله عشر مرات ...إلخ. (ترمذی ج:۱ ص:۵۵، باب ما جاء فی التسبیح إدبار الصلاة).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

آپ جانتے ہیں کہ حج پر جانے کے لئے بحری، بری اور فضائی تینوں راستے اِختیار کئے جاسکتے ہیں، لیکن اگر کسی زمانے میں ان میں سے دو راستے مسدود ہو جائیں، صرف ایک کھلا ہو، تو اسی کا اِختیار کرنا فرض ہوگا، اور اگر تینوں راستے کھلے ہوں تو ان میں کسی ایک کو اِختیار کرنا فرض ہوگا۔ اس طرح جب تسبیحات واَذکار کا گننا شریعت میں مطلوب ہے اور اس کے حصول کا ذریعہ تسبیح بھی ہے، تو اس کو بدعت نہیں کہیں گے۔

۲:... متعدّد اَحادیث سے ثابت ہے کہ کنکریوں اور دَانوں پر گننا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاحظہ فرمایا اور اس سے منع نہیں فرمایا، چنانچہ:

الف:... سنن ابی داوٗد[1] (ج:۱ ص:۲۱۰، باب التسبیح بالحصی) اور مستدرک حاکم (ج:۱ ص:۵۴۸) میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک خاتون کے پاس گئے جس کے آگے کھجور کی گٹھلیاں یا کنکریاں رکھی تھیں، جن پر وہ تسبیح پڑھ رہی تھیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تجھے ایسی چیز بتاؤں جو اس سے زیادہ آسان اور اَفضل ہے؟

ب:... ترمذی شریف اور مستدرک حاکم (ج:۱ ص:۵۴۷) میں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، میرے آگے چار ہزار گٹھلیاں تھیں جن پر میں تسبیح پڑھ رہی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ عرض کیا: میں ان پر تسبیح پڑھ رہی ہوں! فرمایا: میں جب سے تیرے پاس کھڑا ہوا ہوں میں نے اس سے زیادہ تسبیح پڑھ لی ہے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے بھی سکھایئے۔ فرمایا: یوں کہا کرو سبحان اللہ عدد ما خلق من شیء۔[2]

حدیثِ اوّل کے ذیل میں صاحبِ ''عون المعبود'' لکھتے ہیں:

> ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گٹھلیوں پر نکیر نہ فرمانا تسبیح کے جائز ہونے کی صحیح اصل ہے، کیونکہ تسبیح بھی گٹھلیوں کے ہم معنی ہیں، کیونکہ شمار کرنے کے لئے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ گٹھلیاں پروئی ہوئی ہوں یا بغیر پروئی ہوئی ہوں، اور جو لوگ اس کو بدعت شمار کرتے ہیں ان کا قول لائقِ اِعتبار نہیں۔''[3]

۳:... تسبیح ایک اور لحاظ سے بھی ذِکرِ اِلٰہی کا ذریعہ ہے، وہ یہ کہ تسبیح ہاتھ میں ہو تو زبان پر خود بخود ذِکر جاری ہو جاتا ہے، اور تسبیح

---

(۱) عن عائشة بنت سعد بن أبي وقاص عن أبيها انه دخل مع رسول الله صلى الله عليه وسلم على إمرأة وبين يديها نوىً أو حصى تسبح به فقال: أخبرك بما هو أيسر عليك من هٰذا أو أفضل؟ فقال: سبحان الله عدد ما خلق في السماء .. إلخ۔ (سنن أبوداوٗد ج:۱ ص:۲۱۰، باب التسبيح بالحصى، طبع ايچ ايم سعيد)۔

(۲) عن صفية رضى الله عنها قالت: دخل علَيَّ رسول الله صلى الله عليه وسلم وبين يدى أربعة آلاف نواة اسبح بهن، فقال: يا بنت حيي! ما هٰذا؟ قلت: أسبّح بهنّ! قال: سبحت منذ قمت على رأسك أكثر من هٰذا، قلت: علّمني يا رسول الله! قال. قولي: سبحان الله عدد ما خلق من شيء۔ هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه۔ (مستدرک حاكم ج:۱ ص:۵۴۷)۔

(۳) (نوى) جمع نواة وهى عظم التمر (أو حصًى) شك من الراوى (تسبح) أى المرأة (به) أى بما ذكر من النواى أو الحصًى وهٰذا أصل صحيح لتجويز السبحة بتقريره صلى الله عليه وسلم فإنّه فى معناها إذ لَا فرق بين المنظومة والمنثورة فيما يعد به ولَا يعتد بقول من عدها بدعة۔ (عون المعبود ج:۱ ص:۵۵۵، ۵۵۶، طبع نشر السنة، ملتان)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

نہ ہو تو آدمی کو ذِکر یاد نہیں رہتا، اسی بنا پر تسبیح کو ''مذکرہ'' کہا جاتا ہے، یعنی یاد دِلانے والی، اور اسی بنا پر صوفیاء اس کو ''شیطان کے لئے کوڑا'' کہتے ہیں کہ اس کے ذریعے شیطان دفع ہو جاتا ہے اور آدمی کو ذِکر سے غافل کرنے میں کامیاب نہیں ہوتا۔ پس جب ذِکرِ اِلٰہی میں مشغول رہنا مطلوب ہے اور تسبیح کا ہاتھ میں ہونا اس مشغولی کا ذریعہ ہے تو اس کو بدعت کہنا غلط ہوگا، بلکہ ذریعہ ذِکرِ اِلٰہی ہونے کی وجہ سے اس کو مستحب کہا جائے تو بعید نہ ہوگا۔

چلتے پھرتے یا مجلس میں ذکر کرتے رہنا جبکہ ذہن متوجہ نہ ہو، کیسا ہے؟

سوال:... میری عادت ہے کہ میں اکثر یہ کوشش کرتا ہوں کہ ''لا اِلٰہ اِلَّا اللہ'' کا وِرد کرتا رہوں، چنانچہ یوں ہوتا ہے کہ میں کسی مجلس میں بیٹھا ہوتا ہوں اور دِل میں وِرد کرتا رہتا ہوں، اسی طرح کالج آتے جاتے یا کلاس رُوم میں بیٹھے وِرد کرتا رہتا ہوں اور درمیان میں لوگوں سے بات چیت بھی کر لیتا ہوں، یعنی یہ ذکر خشوع وخضوع کے بغیر ہوتا ہے اور دھیان اکثر کسی اور طرف ہوتا ہے، کیا جان بوجھ کر اس طرح ذکر کرنا صحیح ہے یا ذکر کی بے ادبی ہے؟ نیز ایک عالم فرماتے ہیں کہ صرف ''لا اِلٰہ اِلَّا اللہ'' کا وِرد صحیح نہیں بلکہ نو دس دفعہ کے بعد ''لا اِلٰہ اِلَّا اللہ'' کے ساتھ کم از کم ایک بار ''محمد رسول اللہ'' (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی کہنا ضروری ہے، نیز صرف یہ ذکر نہ کریں بلکہ بدل بدل کر سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر وغیرہ سب کا وِرد کریں۔ جبکہ میرے خیال میں تو یہ پابندی لازمی نہیں جبکہ احادیث میں کثرت کلمہ طیبہ کی ترغیب آئی ہے اور کہیں بھی یہ نہیں کہا گیا کہ صرف یہی ذکر کرنا منع ہے، اس بارے میں بھی آپ رہنمائی فرما دیں۔

جواب: کلمہ شریف کا لساناً یا قلباً ذکر کرتے رہنا مطلوب بھی ہے اور محمود بھی۔[1] اور درمیان میں ضروری بات چیت کا ہو جانا خلافِ ادب نہیں، خشوع اور خضوع اگر نصیب ہو جائے تو سبحان اللہ، ورنہ نفسِ ذکر بھی خالی از فائدہ نہیں کہ اس کی برکت سے اِن شاء اللہ خشوع بھی نصیب ہوگا، وقفے وقفے سے درمیان میں ''محمد رسول اللہ'' صلی اللہ علیہ وسلم بھی ضرور کہہ لینا چاہئے، اور دیگر اذکار بھی اگر وقتاً فوقتاً ہو تو بہت اچھا ہے، ورنہ جس ذکر کے ساتھ قلب کو مناسبت ہو جائے وہی اَنفع ہے، اِن شاء اللہ اسی سے بیڑا پار ہو جائے گا۔

کیا دُرودِ اِبراہیمی صرف مرد ہی پڑھ سکتے ہیں؟ نیز کیا یہ وظائف میں رُکاوَٹ ہے؟

سوال:... مجھے دُرودِ اِبراہیمی کی فضیلت کے بارے میں بتائیے، چونکہ میں پابندی کے ساتھ ایک عرصے سے پڑھتی رہی ہوں، مگر اَب میں نے سنا ہے کہ یہ صرف مرد پڑھ سکتے ہیں، اور عورتوں کو اس کی سخت ممانعت ہے۔ اس کا پڑھنا دیگر وظائف میں رُکاوَٹ کا سبب بھی ہے۔ مولانا صاحب! مجھے تفصیلاً دُرودِ اِبراہیمی کی فضیلت اور آداب کے بارے میں معلومات درکار ہیں۔

جواب: نماز کے آخری قعدہ میں ''التحیات'' کے بعد جو دُرود شریف پڑھا جاتا ہے، اس کو ''دُرودِ اِبراہیمی'' کہتے ہیں، یہ دُرود کے تمام صیغوں سے افضل ہے۔ آپ کو کسی نے غلط بتایا کہ عورتوں کو اس کے پڑھنے کی ممانعت ہے۔ اور یہ بھی غلط ہے کہ یہ دُوسرے وظائف میں رُکاوَٹ کا سبب ہے۔

---

(۱) عن عبداللہ بن بسر أن رجلًا قال: یا رسول اللہ! إن شرائع الإسلام قد کثرت علیّ فأخبرنی بشیء أتشبث بہ، قال: لا یزال لسانک رطبًا من ذکر اللہ۔ وعن أبی سعیدِ الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل أی العباد أفضل درجة عند اللہ یوم القیامة؟ قال: الذاکرین اللہ کثیرًا ...إلخ۔ (ترمذی ج:۲ ص:۱۷۳، باب ما جاء فی فضل الذکر).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

دُرود شریف کتنا پڑھنا چاہئے؟

سوال:... میں ہر نماز کے بعد دُرود شریف کی ایک تسبیح پڑھتا ہوں، کیا دُرود شریف زیادہ سے زیادہ پڑھ سکتا ہوں؟

جواب:... اپنی صحت، قوت اور فرصت کا لحاظ رکھتے ہوئے جتنا زیادہ دُرود شریف پڑھیں، موجبِ سعادت و برکت ہے۔

دُرود شریف پڑھنا کب واجب ہوتا ہے؟

سوال:... میں نے پڑھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اِسمِ گرامی پڑھتے اور سنتے ہی دُرود شریف پڑھنا چاہئے، پوچھنا یہ ہے کہ پڑھتے اور سنتے وقت آپ کا اِسمِ گرامی ایک سے زیادہ دفعہ ذِکر ہوا ہو، تو ہر اِسمِ گرامی کے بعد دُرود شریف پڑھنا چاہئے یا ایک دفعہ دُرود شریف پڑھ لیا جائے تو بہتر ہوگا؟ اور اس طرح کرنے سے کوئی گناہ تو نہیں ہوگا؟

جواب:... جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام مجلس میں پہلی بار آئے تو تمام اہلِ مجلس پر دُرود شریف پڑھنا واجب ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور جب مکرّر آئے تو ہر بار دُرود شریف پڑھنا واجب نہیں، بلکہ مستحب ہے۔[1]

سب سے افضل دُرود شریف کونسا ہے؟

سوال:... سب سے افضل دُرود شریف کونسا ہے جو کہ افضل بھی ہو اور مختصر بھی؟ مثلاً میں نماز والے دُرود شریف (وہ دُرود شریف جو التحیات کے بعد نماز میں پڑھا جاتا ہے) کے علاوہ مندرجہ ذیل دُرود شریف کا کثرت سے وِرد کرتا ہوں: "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ"۔

جواب:... سب سے افضل تو نماز والا دُرود شریف ہے، اور جو اَلفاظ آپ نے لکھے ہیں، وہ بھی بہت خوب ہیں، مختصر ہونے کی وجہ سے اس کا وِرد آسان ہے۔

کیا اکیلے دُرود شریف کے وِرد کا اُتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا مل بیٹھ کر پڑھنے کا؟

سوال:... کیا تنِ تنہا خضوع و خشوع کے ساتھ دُرود شریف کا وِرد کرنے کا بھی اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا لوگوں کے ساتھ حلقہ بنا کر ختم شریف میں دُرود شریف پڑھنے کا ملتا ہے؟

جواب:... تنہائی میں پڑھنے کا ثواب زیادہ ہے کہ اس میں رِیاکاری کا اندیشہ نہیں۔

بغیر وضو دُرود شریف کا وِرد کرنا

سوال:... بغیر وضو دُرود شریف پڑھنا کیسا ہے؟ ایک شخص بغیر وضو راستے میں جاتے ہوئے منہ میں دُرود شریف کا وِرد کرتا جاتا ہے، اس کا یہ فعل قابلِ گرفت تو نہیں؟

---

(۱) وحاصله أن الوجوب يتداخل في المجلس فيكتفى بمرة للحرج كما في السجود إلّا انه يندب تكرار الصلوٰة في المجلس الواحد. (ردالمحتار ج: ۱ ص: ۵۱۶، باب صفة الصلاة، مطلب في وجوب الصلاة عليه كلما ذكر عليه الصلاة والسلام).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... دُرود شریف باوضو پڑھنا افضل ہے، اور وضو کے بغیر جائز ہے۔

دُرود ''صلوٰۃ تنجینا'' کا حکم

سوال:... میں نے پڑھا تھا کہ ''صلوٰۃ تنجینا'' ایک ہزار بار پڑھنے سے اللہ تعالیٰ ہر مشکل آسان کر دیتے ہیں، یا جس مشکل میں پڑھیں مراد پوری کرتے ہیں، کیا میں کسی بھی نیک حاجت کے لئے بار بار پڑھ سکتی ہوں؟ یعنی جب تک وہ پوری نہیں ہوتی۔

جواب:... مجھے یہ معلوم نہیں۔ بہرحال یہ دُرود شریف اچھا ہے، اور اللہ تعالیٰ کے لئے کیا مشکل ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دُرود شریف کی برکت سے مشکلات آسان فرمادے...!

ناپاکی کے دِنوں میں اسمائے حسنیٰ کی تسبیح کرنا

سوال:... کیا اسمائے حسنیٰ کی تسبیح ناپاکی کے دِنوں میں کی جاسکتی ہے؟

جواب:... کوئی حرج نہیں۔ ناپاکی میں قرآنِ کریم کی تلاوت ممنوع ہے، دُوسرا کوئی ذِکر ممنوع نہیں۔

''تسبیح فاطمہ'' کو کس اُنگلی سے شروع کریں؟

سوال:... ''تسبیحِ فاطمہ'' پڑھتے وقت شہادت کی اُنگلی سے شروع کرے یا چھوٹی اُنگلی سے شروع کرے؟

جواب:... جہاں سے چاہے شروع کرے۔

مغرب سے عشاء تک کا وقت مسجد میں تلاوت و تسبیحات میں گزارنا

سوال:... ہم چند اَحباب عموماً روزانہ مغرب سے لے کر نمازِ عشاء تک مسجد میں بیٹھے رہتے ہیں، اس مختصر عرصے میں کبھی ہم اِنفرادی طور پر تلاوت و تسبیحات کرتے ہیں، کبھی روزہ، نماز، طہارت کے مسائل سیکھتے یا سکھاتے ہیں، کبھی مستند علمائے کرام کی کتابیں وغیرہ پڑھ کر سناتے ہیں۔ ہم میں ملازمت پیشہ اور تاجر حضرات بھی ہیں، ہمارا واحد مقصد اس قیام میں یہ ہے کہ روپیہ پیسہ کمانے کے چکر سے نجات حاصل کر کے یہ مختصر وقت اللہ اور رسول کے ذِکر میں گزاریں۔ کچھ حضرات کہتے ہیں یہ بدعت ہے اور سنت کے خلاف ہے۔

جواب:... اس میں تین عمل ذِکر کئے گئے ہیں:

۱:... مغرب سے عشاء تک کا وقت مسجد میں گزارنا، اور یہ عمدہ ترین عبادت ہے۔

۲:... اِنفرادی اعمال تلاوت و تسبیحات، ان کا عبادت ہونا واضح ہے۔

۳:... دِین کے مسائل سیکھنا سکھانا اور علمی مذاکرہ کرنا، یہ بھی بہترین عبادت ہے۔

الغرض! آپ کا یہ معمول شرعاً مامور بہ مستحب ہے، اس کو بدعت کہنا غلط ہے۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

"لَا اِلٰہ اِلّا اللہ وحدہٗ لَا شریک لہ"، "اللّٰھم أجِرنی من النار" وغیرہ پڑھنے کے فضائل

سوال:... ایک جگہ کتاب میں، میں نے پڑھا کہ "اللھم اصبحت اشھدک" جو شخص دن میں پڑھے، تو دِن کے گناہ معاف، اور رات میں پڑھے تو رات کے گناہ معاف۔ اسی طرح "لَا اِلٰہ اِلّا اللہ وحدہٗ لَا شریک لہٗ" پڑھنے سے دس گناہ مٹ جاتے ہیں، اور دس نیکیوں کا اِضافہ ہوتا ہے۔ اسی طرح صبح کے وقت بعد نمازِ فجر اور شام کے وقت بعد نمازِ مغرب "اللّٰھم اجرنی من النار" سات یا گیارہ دفعہ پڑھیں تو اگر اس دن اس کا اِنتقال ہوگیا تو جہنم سے آزاد ہوجائے گا۔ یہ تینوں باتیں کہاں تک دُرست ہیں؟

جواب:... تینوں باتیں ٹھیک ہیں،(۱) واللہ اعلم!

درجات کی بلندی کے لئے وظائف پڑھنا

سوال:... سوال یہ ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک حدیث ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن بعد نمازِ عصر اسی ہیئت پر بیٹھ کر ۸۰ دفعہ دُرود شریف پڑھے گا اس کے اَسّی سال کے گناہ معاف ہوں گے اور اَسّی درجے جنت میں بڑھیں گے۔ سوال یہ ہے کہ جن کی عمر ابھی ۸۰ سال نہیں ہوئی تو ان کے ۸۰ سال کے گناہ کیسے معاف ہوں گے؟

جواب:... اگر اَسّی سال کی عمر ہوئی تو گناہ معاف ہوجائیں گے، ورنہ اتنے درجات بلند ہوجائیں گے۔

سوال:... اِستغفار، دُرود شریف، دُعائیں، تیسرا کلمہ سب سے زیادہ ثواب کس چیز کے پڑھنے کا ہے؟

جواب:... کلمہ شریف سب سے اَفضل ہے (تیسرا کلمہ بھی اس میں داخل ہے)،(۲) دُوسرے مرتبے پر دُرود شریف ہے، اور تیسرے مرتبے پر اِستغفار ہے، مگر ہم جیسے لوگ جو گناہوں میں ملوّث ہیں ان کے لئے اِستغفار اَفضل ہے، تاکہ ظاہری و باطنی گناہوں سے پاک ہوکر دُرود شریف اور کلمہ شریف پڑھ سکیں۔

عذابِ قبر کی کمی اور نزع کی تکلیف کی کمی کا وظیفہ

سوال:... وہ وظیفہ بتلائیں جس کے کرنے سے قبر کا عذاب کم ہوتا ہو، اور نزع کے وقت کی تکلیف کم ہوتی ہو۔

جواب:... عذابِ قبر کے لئے سونے سے پہلے سورۂ تبارک الذی پڑھنی چاہئے، اور نزع کی آسانی کے لئے یہ دُعا پڑھنی چاہئے: "اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی سَکَرَاتِ الْمَوْتِ وَغَمَرَاتِ الْمَوْتِ"۔(۳)

---

(۱) "اللّٰھم إنی أصبحت أُشھدک" (ابوداؤد)۔ "لَا إلٰہ إلّا اللہ وحدہ لَا شریک لہ ...إلخ" (مشکوۃ ص:۲۱۰، باب ما یقول عند الصباح والمساء)۔ "اللّٰھم اجرنی من النار" (ابوداؤد)۔

(۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: أفضل الذکر لَا إلٰہ إلّا اللہ، وأفضل الدعاء الحمد للہ۔ (ترمذی ج:۲ ص:۱۷۶، باب الدعوات)۔

(۳) عن عائشۃ انھا قالت: رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو بالموت وعندہ قدح فیہ ماء وھو یدخل یدہ فی القدح ثم یمسح وجھہ بالماء ثم یقول اللّٰھم أعنّی علٰی غمرات الموت وسکرات الموت۔ (سنن الترمذی ج:۱ ص:۱۱۷)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مظلوم کو ظالم کے خلاف بددُعا سے منع فرمایا ہے؟

سوال:... میں نے کہیں پڑھا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ظالم کے لئے بددُعا کرنے سے مظلوم کو منع فرمایا ہے۔ حقیقت سے آگاہ کریں۔

جواب:... مجھے یہ حدیث تو یاد نہیں، البتہ ایک حدیث میں مذکور ہے کہ حضرت عائشہؓ ایک شخص کو بُرا بھلا کہہ رہی تھیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا کہ: عائشہ! تم اس کا بوجھ ہلکا کیوں کرتی ہو...؟[1]

غیر مسلم مذہبی پیشوا سے دُعا کروانا

سوال:... کیا مسلمان کسی اور مذہب کے عالم یا مذہبی پیشوا سے یہ درخواست کرسکتا ہے کہ وہ اس کے لئے یا اس کے گناہوں کی مغفرت کے لئے اللہ تعالیٰ سے دُعا کرے؟

جواب:... غیر مذہب کا آدمی یا مذہبی پیشوا خود ہی مبتلائے عذاب ہے، اس سے یہ کہنا کہ میرے لئے دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے عذاب سے بچائے، بالکل فضول بات ہے۔

کیا ٹخنوں سے نیچے شلوار، پاجامہ پہننے والے کی دُعا قبول ہوتی ہے؟

سوال:... اگر کوئی مرد ٹخنوں سے نیچے پاجامہ یا شلوار پہنتا ہے اور پھر اس حالت میں دُعا بھی کرتا ہے تو شرعاً کیا اس مرد کی دُعا قبول ہوگی کہ نہیں؟

جواب:... خود سوچ لیجئے کہ عین اس حالت میں جبکہ آدمی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر رہا ہو، اس کی دُعا کیا قبول ہوگی...؟[2]

ٹخنے ڈھانپنے والے کی دُعا نہ قبول ہونے پر اِعتراض کا جواب

سوال:... دُوسرا مسئلہ دُعا سے متعلق ہے، جس میں سائل نے یہ سوال کیا ہے کہ: ''اگر کوئی مرد ٹخنوں سے نیچے پائجامہ یا شلوار پہنتا ہے اور پھر اس حالت میں دُعا بھی کرتا ہے تو شرعاً کیا اس کی دُعا قبول ہوگی کہ نہیں؟'' جواب مرحمت فرمایا گیا کہ: ''خود سوچ لیجئے کہ عین اس حالت میں جبکہ آدمی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر رہا ہو، اس کی دُعا قبول ہوگی؟''

جنابِ والا! کیا خیال ہے؟ ایک داڑھی منڈے شخص اور منافق کی دُعا کے علاوہ مشرک، کافر، زِندیق اور خود شیطان کی اس

---

(۱) عن عائشة قالت: سرق لها شيء فجعلت تدعو عليه فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا تسبخي عنه. وفي الحاشية: قوله لا تسبخي عنه ..... أي لا تخففي إثم السرقة عنه أو العقوبة بدعائك عليه. زاد أحمد اى الإمام دعيه بذنبه وكانه صلى الله عليه وآله وسلم رآها وهي في الغضب فأشار إلى أن مقتضى الغضب تتميم العقوبة له والدعاء عليه يخفف العقوبة عنه فاللايق بذالك ترك الدعاء ومراده صلى الله عليه وسلم أن تترك الدعاء إلا أن تتم له العقوبة. (سنن أبي داؤد ج:۲ ص:۳۱۶، كتاب الأدب، باب فيمن دعا على من ظلمه).

(۲) وعن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: لا ينظر الله يوم القيامة إلى من جرّ إزاره بطرًا. متفق عليه. (مشكوة ص:۳۷۳، كتاب اللباس، الفصل الأوّل).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

وقت کی دُعا جب وہ نافرمانی کے عروج پر تھا، اور اللہ تعالیٰ سے دُعا کر کے اپنی حیات تا قیامت کی قبولیت حاصل کر چکا تھا، مولانا تھانویؒ، ڈاکٹر عبدالحیؒ، مولانا رُومؒ سب آپ کی نگاہ میں اور ان کی تعلیمات آپ کے پیشِ نظر ہیں، کیا دُعا کوئی بھی رَدّ ہوتی ہے؟ بس اس کے درجے مختلف ہیں، کوئی فی الفور اور کوئی آخرت میں!

آپ کی خدمت میں عرض ہے کہ آپ مجھ سے واقف بھی ہیں اور میں ایک علمی جواب چاہتا ہوں۔ صرف منہ بند کرنے یا عوام الناس کو مسکت ہونے والا جواب مجھے درکار نہیں۔ خدا کرے آپ بخیریت ہوں، دُعاؤں میں یاد رکھئے، اُمید ہے آپ کو میرا لہجہ ناگوار نہ گزرے گا۔

جواب:... آنجناب نے حضرت تھانویؒ، حضرت عارفیؒ اور حضرت رُومیؒ کا حوالہ جو نقل فرمایا ہے، وہ سر آنکھوں پر، لیکن میں آپ کو صحیح مسلم شریف کی حدیث سناتا ہوں:

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: بے شک اللہ تعالیٰ پاک (طیب) ہیں، نہیں قبول فرماتے مگر پاک چیز کو، اور بے شک اللہ تعالیٰ نے اِیمان والوں کو بھی اسی بات کا حکم فرمایا ہے، جس کا رسولوں کو حکم فرمایا ہے، چنانچہ اِرشاد فرمایا کہ: ''اے رسولو! تم پاکیزہ چیزیں کھاؤ، اور نیک عمل کرو۔'' (یہ حکم تو رسولوں کو ہوا) اور (اہلِ اِیمان کو حکم کرتے ہوئے) اِرشاد فرمایا کہ: ''اے ایمان والو! ہم نے تم کو جو رِزق دیا ہے اس کی پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ۔''

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کا ذِکر فرمایا جو (حج کے لئے) طویل سفر کرتا ہے، بال پراگندہ، بدن غبار سے اَٹا ہوا، وہ آسمان کی طرف ہاتھ پھیلاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو ''یا رَبّ! یا رَبّ!'' کہہ کر پکارتا ہے، حالانکہ اس کا کھانا حرام، اس کا پینا حرام، اس کا لباس حرام، اور اس کی غذا حرام، اب اس کی دُعا کیسے قبول ہو؟''(۱)

حدیث شریف کے آخری فقرے میں آنجناب کے سوال کا جواب ہے کہ ایسے نافرمان کی دُعا کیسے قبول ہو؟

ٹخنوں سے نیچے پاجامہ رکھنا تکبر ہے،(۲) اور تکبر تمام باطنی گناہوں میں سب سے بدتر گناہ ہے۔ جس کو ''اُمّ الکبائر'' اور ''اُمّ الخبائث'' کہا جاتا ہے۔ جو شخص عین حالتِ دُعا میں اُم الکبائر کا مرتکب ہو، فرمایئے! اس کی دُعا کیا قبول ہوگی...؟

رہا ان اکابرؒ کا حوالہ! تو یہ سمجھ لیجئے کہ قبولیتِ دُعا کے دو معنی ہیں، ایک مطلوبہ چیز کا مل جانا، ان اکابرؒ کے حوالوں میں یہی معنی مراد ہیں۔ اور دُوسرے، دُعا پر حق تعالیٰ شانہٗ کی رضا کا مرتب ہونا، اور اللہ تعالیٰ کا دُعا کرنے والے بندے سے خوش ہو جانا۔ حدیث شریف میں اسی قبولیت کی نفی ہے، اور میرے فقرے میں بھی یہی معنی مراد ہیں۔ عین دُعا کی حالت میں بھی جو شخص اللہ تعالیٰ کی

---

(۱) عن أبی هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يا أيها الناس! إن الله طيّب لا يقبل إلّا طيّبًا، وإن الله أمر المؤمنين بما أمر المرسلين، فقال: يا أيها الرسل كلوا من الطيبات واعملوا صالحًا، إنّي بما تعملون عليم. وقال: يا أيها الذين اٰمنوا كلوا من طيبات ما رزقناكم. قال: وذكر الرجل يطيل السفر أشعث أغبر يمد يده إلى السماء يا رَبّ! يا رَبّ! ومطعمه حرام ومشربه وملبسه حرام وغذى بالحرام فأنّى يستجاب لذالك. (سنن الترمذی ج:۲ ص:۱۲۳، باب ومن سورة البقرة، طبع دهلی)

(۲) وعن ابن عمر أن النبی صلى الله عليه وسلم قال: لا ينظر الله يوم القيامة إلى من جرّ إزاره بطرًا. متفق عليه. (مشكوٰة ص:۳۷۳، كتاب اللباس، الفصل الأوّل).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

نافرمانی کرتے ہوئے کبیرہ گناہ (بلکہ اُمّ الکبائر) کا مرتکب ہو، اس کی دُعا پر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کیا مرتب ہوگی...؟ اُمید ہے مزاج بعافیت ہوں گے۔

دُعا کی قبولیت کے لئے وظائف پڑھنا کیوں ضروری ہیں؟

سوال:... ہم اللہ پاک سے سیدھے سادے الفاظ میں دُعا مانگتے ہیں اور اپنا مقصد پیش کرتے ہیں۔ کسی وجہ سے دُعا قبول نہیں ہوتی، لیکن اگر کوئی بزرگ بتادے (یا بہت سی کتابیں بھی ملتی ہیں) کہ ہر نماز کے بعد یا فجر کی نماز کے بعد (وغیرہ) یہ آیت اتنی بار پابندی سے پڑھو، اس کے بعد مقصد پورا بھی ہوجاتا ہے، تو ایسا کیوں ہے؟ دُعاؤں کو قبول کرنے والا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے، تو یہ فرق کیوں ہے کہ وظیفہ پڑھا جائے تب ہی کامیابی ہو، ورنہ نہیں؟

جواب:... دُعا تو ہر ایک کی قبول ہوتی ہے، مگر شرط یہ ہے کہ حضورِ قلب کے ساتھ ہو۔ اور بعض وظائف جو قبولیتِ دُعا کے لئے بتائے جاتے ہیں، ان کی حیثیت ایک درجہ وسیلے کی ہوتی ہے، روز تسلسل کے ساتھ جو دُعا کی جائے وہ اقرب اِلی القبول ہے، اس لئے کوئی اِشکال نہیں۔

دُعا ضرور قبول ہوتی ہے، مایوس نہیں ہونا چاہئے

سوال:... محترم! دُعا کی قبولیت کے لئے کونسا عمل کرنا اللہ کو قبول ہے، جس سے دُعا جلدی قبول ہو؟ اس لئے کہ دُعا کرتے رہو اور قبول نہ ہو، تو پھر اِنسان مایوسی کا شکار ہوجاتا ہے، اور بعض دفعہ یقین میں کمزوری آنے لگتی ہے۔

جواب:... دُعا بارگاہِ اِلٰہی میں اپنے عجز و عبدیت کو پیش کرنے کے لئے ہے، اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ تم دُعا کرو، میں قبول کروں گا۔ اس لئے دُعا تو ہر حال میں قبول ہوتی ہے۔ البتہ قبولیت کی صورتیں مختلف ہیں:

۱:... کبھی حکمتِ اِلٰہی میں بہتر ہوتا ہے تو وہی چیز عنایت فرمادیتے ہیں۔

۲:... کبھی اس سے بہتر چیز دے دی جاتی ہے۔

۳:... کبھی اس دُعا کی برکت سے کوئی آفت و مصیبت ٹال دی جاتی ہے۔

۴:... کبھی ان دُعاؤں کو آخرت کا ذخیرہ بنادیا جاتا ہے۔

بہرحال یقین رکھنا چاہئے کہ دُعا ضرور قبول ہوگی، مایوس نہیں ہونا چاہئے۔

الحمد شریف اور تعوّذ پڑھنے کے باوجود اَحکامِ اِلٰہی کی خلاف ورزی اور شیطان کا تسلط کیوں ہوتا ہے؟

سوال:... ہم ہر نماز میں الحمد شریف پڑھتے ہیں، جو اللہ تعالیٰ سے خاص دُعا ہے۔ اس کے بعد اَحکامِ اِلٰہی کی خلاف ورزی

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

بھی کرتے ہیں۔ دُوسرے یہ کہ شیطان کو کھلی چھٹی ملی ہوئی ہے کہ لوگوں کو بہکاتا ہے۔ دُوسری طرف ہم ہر نماز میں اعوذ باللہ پڑھتے ہیں، اس کے باوجود نماز میں شیطان بہکاتا رہتا ہے۔ اعوذ باللہ پڑھ کر ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، تو جب اللہ کی پناہ حاصل ہوجاتی ہے، تو پھر شیطان کیسے بہکاتا ہے؟ یعنی شیطان ہی کا غلبہ رہتا ہے ایسا کیوں ہے؟

جواب:... اوّل تو جس حضورِ قلب سے دُعا کرنی چاہئے وہ ہم نہیں کرتے۔ علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ جن بندوں کو پناہ عطا فرمادیتے ہیں اس کا مطلب یہ نہیں کہ شیطان ان کو بہکانے کی کوشش بھی نہیں کرتا، وہ کوشش کرتا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ ان بندوں کی حفاظت فرماتے ہیں، اور اگر کبھی نفس وشیطان کی شرارت سے ان سے غلطی ہوجاتی ہے تو فوراً رُجوع اِلی اللہ کرتے ہیں اور توبہ واِستغفار کرتے ہیں، جن سے ان کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ یہ بھی پناہ کی ایک صورت ہے کہ ان پر شیطان کو ہمہ وقتی تسلط حاصل نہیں ہوا، بلکہ توبہ واِستغفار کی برکت سے ان کے درجاتِ قرب اور بھی بلند ہوگئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہم دُعائیں کیوں مانگتے ہیں؟

سوال:... حضور صلی اللہ علیہ وسلم اُمت کی دُعاؤں کے محتاج نہیں، اگر یہ صحیح ہے تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دُعا کیوں مانگتے ہیں؟

جواب:... دو وجہ سے، ایک یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم محتاج نہیں، مگر ہم محتاج ہیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مانگنے کا حکم دینا ہمارے احتیاج کی وجہ سے ہے، تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے رحمتِ خداوندی ہماری طرف متوجہ ہو اور ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق ومحبت میں اضافہ نصیب ہو۔ خلاصہ یہ کہ ہمارے حق محبت کا تقاضا ہے۔ دُوسری وجہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرب ورضائے خداوندی کے درجاتِ عالیہ پر فائز ہیں، مگر ہر لحہ ان درجات میں اضافہ ہوتا رہتا ہے اور اُمت کے مخلصین کی جتنی بھی دُعائیں اور دُرود وسلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچیں گے اسی قدر ان درجات میں اضافہ ہوگا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درجات قرب ورضا میں ترقی کے انوار بھی اُمت کی طرف منعکس ہوں گے۔ (۱)

مأثورہ دُعائیں پڑھنے کا اثر کیوں نہیں ہوتا؟

سوال:... مختلف احادیث میں بعض دُعاؤں کے پڑھنے پر جان ومال وغیرہ کی حفاظت کا وعدہ فرمایا گیا ہے، یا طلب پوری ہونے کی خوشخبری وغیرہ ہے۔ اس بارے میں ایک آدمی کی سوچ یہ ہے کہ مسلمان ہونے کے ناتے ہمارا یہ ایمان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بات غلط نہیں ہوسکتی، دُوسری طرف بعض اوقات ہم دیکھتے ہیں کہ ہم حدیث میں منقول کوئی دُعا وغیرہ پڑھتے ہیں لیکن حدیث میں منقول مقصد حاصل نہیں ہوتا، اس کی وجہ دراصل یقین کی کمی اور اعمال کی کمی ہوتی ہے، کیا یہ صحیح ہے؟

---

(۱) مزید تفصیل اور حوالہ جات کے لئے دیکھئے: ص:۴۱۱ تا ۴۱۷ عنوان "ایصالِ ثواب"۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ برحق ہے،[1] لیکن بعض اوقات ہمارے ان دُعاؤں کے پڑھنے میں جیسا اِستحضار ہونا چاہئے وہ نہیں ہوتا،[2] اور کبھی ہمارے اعمالِ بد اس مقصد سے مانع ہوجاتے ہیں،[3] اس کی مثال ایسی ہے کہ اطباء ایک دوا کی خاصیت بیان کرتے ہیں جس کا بارہا تجربہ ہو چکا ہے لیکن کبھی دوا کا وہ مطلوب اثر ظاہر نہیں ہوتا، تو اس کا سبب یہ نہیں کہ یہ دوا اثر نہیں رکھتی بلکہ اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ کوئی عارض اس اثر سے مانع ہوجاتا ہے۔

ہماری دُعا قبول کیوں نہیں ہوتی؟

سوال:... آپ سے ایک بات پوچھنا ہے، وہ یہ کہ ہماری دُعائیں کیوں پوری نہیں ہوتیں؟ بعض لوگ نہ نماز قرآن پڑھتے ہیں، نہ حقوق العباد کا خیال رکھتے ہیں، مگر پھر بھی انہیں کوئی پریشانی، کوئی غم نہیں، کوئی بیماری نہیں، خوشحال ہیں اور ہر طرح سے خوش اور دُنیاداری میں مگن ہیں، جبکہ بعض لوگ نماز، قرآن کے پابند بھی ہیں، مختلف پریشانیوں میں گھرے ہوئے ہیں، بیماری جان نہیں چھوڑتی، ایسے میں بہت افسوس ہوتا ہے، آخر اس طرح سے کیوں ہے؟ خدا تعالیٰ ان کی کیوں نہیں سنتا؟ اس پر خودکشی کے خیال آنے لگتے ہیں۔

جواب:... یہاں چند باتیں اچھی طرح سمجھ لینی چاہئیں۔

اوّل یہ کہ کسی شخص کی دُعا کا بظاہر قبول ہونا، اس کے مقبول عنداللہ ہونے کی دلیل نہیں، اور کسی شخص کی دُعا کا بظاہر قبول نہ ہونا اس کے مردود ہونے کی علامت نہیں، بلکہ بعض اوقات معاملہ برعکس ہوتا ہے کہ ایک شخص عنداللہ مقبول ہے مگر اس کی دُعائیں بظاہر قبول نہیں ہوتیں، اور دُوسرا شخص اللہ تعالیٰ کی نظر میں ناپسندیدہ ہے مگر اس کی دُعا فوراً قبول ہوجاتی ہے۔ شیخ تاج الدین ابن عطاء اللہ اسکندری رحمہ اللہ کی کتاب میں ایک حدیث پڑھی تھی، جس کا مفہوم کچھ اس طرح ہے کہ ایک شخص دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھاتا ہے، اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ اس کا کام فوراً کردو، کیونکہ اس کا ہاتھ پھیلانا مجھے پسند نہیں، اور ایک شخص دُعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ اس کا کام کرنے میں توقف کرو، کیونکہ اس کا ہاتھ پھیلانا اور میرے سامنے اس کا گڑگڑانا مجھے بہت اچھا لگتا ہے۔

دوم یہ کہ کسی شخص کو دُعا کی توفیق ہوجانا بہت بڑی نعمت ہے، جو شخص اللہ تعالیٰ کے سامنے ہاتھ پھیلائے اس کو یہ بدگمانی ہرگز نہیں ہونی چاہئے کہ اس کی دُعا قبول ہوگی یا نہیں؟ بلکہ یقین رکھنا چاہئے کہ حق تعالیٰ شانہ اپنی رحمت سے دُعا ضرور قبول فرمائیں گے۔ ابوداؤد، ترمذی، ابنِ ماجہ اور مستدرک حاکم میں حدیث ہے کہ حق تعالیٰ بہت ہی کریم اور صاحبِ حیا ہیں، جب بندے اس کی پاک بارگاہ میں ہاتھ پھیلاتے ہیں تو اس کو شرم آتی ہے کہ وہ ان کو خالی ہاتھ واپس کردیں۔[4]

---

(۱) "وما ینطق عن الهوٰی إن هو إلّا وحیٌ یوحٰی" (النجم: ۳)۔

(۲) عن أبی هریرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: ادعوا الله وأنتم موقنون بالإجابة، واعلموا ان الله لَا یستجیب دعاء من قلب غافل لَاهٍ. رواه الترمذی. (مشکوٰة ص: ۱۹۵، کتاب الدعوات، الفصل الثانی)۔

(۳) عن حذیفة بن الیمان رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال: والذی نفسی بیده! لتأمرن بالمعروف ولتنهون عن المنکر، أو لیوشکن الله أن یبعث علیهم عذابًا منه فتدعونه فلا یستجیب لکم. (ترمذی ج: ۲ ص: ۳۹)۔

(۴) حدثنی أبو عثمان رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: إنّ ربکم حیٌّ کریم یستحی من عبده إذا رفع یدیه إلیه أن یردّهما صفرا۔ (أبوداؤد ج: ۱ ص: ۲۱۶ باب الدعاء، طبع ایچ ایم سعید)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

سوم یہ کہ ہماری کوتاہ نظری اور غلط فہمی ہے کہ ہم جو چیز اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں، اگر وہی چیز مل جائے تو ہم سمجھتے ہیں دُعا قبول ہوگئی، اور اگر وہی مانگی ہوئی چیز نہ ملے تو سمجھتے ہیں کہ دُعا قبول نہیں ہوئی، حالانکہ قبولیتِ دُعا کی صرف یہی ایک شکل نہیں۔ مسندِ احمد کی حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جب بھی بندۂ مسلم دُعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس دُعا کی برکت سے تین چیزوں میں سے ایک چیز ضرور عطا فرماتے ہیں، یا تو جو کچھ اس نے مانگا وہی عطا فرما دیتے ہیں، یا اس کی دُعا کو ذخیرۂ آخرت بنا دیتے ہیں، یا اس دُعا کی برکت سے اس شخص سے کسی آفت کو ٹال دیتے ہیں (مشکوٰۃ)۔ (۱)

الغرض! دُعا تو ضرور قبول ہوتی ہے، لیکن قبولیت کی شکلیں مختلف ہیں، اس لئے بندے کا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ سے مانگتا رہے اور پورا اطمینان رکھے کہ حق تعالیٰ شانہ اس کے حق میں بہتر معاملہ فرمائیں گے، دُعاؤں کے قبول نہ ہونے کی وجہ سے تنگ دِل ہوجانا، اور اللہ تعالیٰ سے ناراض ہوکر خودکشی کے خیالات میں مبتلا ہونا آدمی کی کم ظرفی ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ بندے کی دُعا ضرور قبول ہوتی ہے، بشرطیکہ جلد بازی سے کام نہ لے، عرض کیا گیا کہ جلد بازی کا کیا مطلب؟ ارشاد فرمایا کہ: جلد بازی یہ ہے کہ آدمی یوں سوچنے لگے کہ میں نے بہتیری دُعائیں کیں مگر قبول ہی نہیں ہوئیں اور تھک کر دُعا کرنا چھوڑ دے۔ (۲)

جب ہر چیز کا وقت مقرّر ہے، تو پھر دُعائیں کیوں مانگتے ہیں؟

سوال:... میں نے سنا ہے اور یقین بھی ہے اس بات پر کہ ہر چیز کا ایک وقت مقرّر ہے، مثلاً: شادی، موت، پیدائش وغیرہ۔ تو پھر ہم لوگ دُعائیں کیوں مانگتے ہیں؟ مثلاً: بعض لڑکیاں شادی کے لئے وظیفے پڑھتی ہیں تو کیا فائدہ؟ اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے شادی کا جو وقت مقرّر کیا ہے، شادی تو اسی وقت پر ہوگی۔ کیا ہمارے وظیفے پڑھنے اور دُعائیں مانگنے سے پہلے ہوجائے گی؟ ہمارے دُعائیں مانگنے سے کیا خدا تعالیٰ تقدیر کا لکھا بدل دے گا؟

جواب:... اللہ تعالیٰ نے دُنیا کو دار الاسباب بنایا ہے، اور دُعا بھی اسباب میں سے ایک سبب ہے، اور اسباب تقدیر کے مخالف نہیں بلکہ تقدیر کے ماتحت ہیں۔ (۳) دیکھئے! ہم بیمار پڑتے ہیں تو علاج معالجہ کرتے ہیں، یہ علاج معالجہ بھی تقدیر کے ماتحت ہے، اگر

---

(۱) عن أبی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: ما من مسلم یدعو بدعوۃ لیس فیھا إثم ولا قطیعۃ رحم إلا أعطاہ اللہ بھا إحدیٰ ثلاث، إما ان یعجل لہ دعوتہ، وإما أن یدّخرھا لہ فی الآخرۃ، وإما أن یصرف عنہ من السوء مثلھا، قالوا: إذًا نکثر، قال: اللہ اکثر۔ رواہ أحمد۔ (مشکوٰۃ ص:۱۹۶، کتاب الدعوات)۔

(۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: یستجاب للعبد ما لم یدع بإثم أو قطیعۃ رحم ما لم یستعجل، وقیل: یا رسول اللہ! ما الإستعجال؟ قال: یقول: قد دعوت، وقد دعوت فلم أر یستجاب لی، فیستحسر عند ذالک ویدع الدعاء۔ (مشکوٰۃ ص:۱۹۴، کتاب الدعوات)۔

(۳) عن سلمان الفارسی قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لا یرد القضاء إلا الدعاء، ولا یزید فی العمر إلا البر۔ رواہ الترمذی۔ عن ابن عمر قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ان الدعاء ینفع مما نزل ومما لم ینزل، فعلیکم عباد اللہ بالدعاء۔ رواہ الترمذی۔ (مشکوٰۃ ص:۱۹۵، کتاب الدعوات، الفصل الثانی)۔ أیضًا: ان من القضاء ردّ البلاء بالدعاء فالدعاء سبب لرد البلاء۔ (إحیاء العلوم ج:۱ ص:۳۲۸، کتاب الأذکار والدعوات، الباب الخامس ... إلخ)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا تو علاج معالجے سے شفا ہو جائے گی، اور اگر منظور نہیں ہوگا تو نہیں ہوگی۔ یہی حال دُعاؤں کا سمجھنا چاہئے کہ یہ بھی تقدیر کے ماتحت ہیں، اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا تو مانگی ہوئی چیز مل جائے گی، نہیں منظور ہوگا تو نہیں ملے گی، اور یہ بھی یاد رہنا چاہئے کہ دُعا اپنی احتیاج اور بندگی کے اظہار کے لئے ہے، اس لئے بندے کو اپنا کام (اظہار عجز و بندگی) کرتے رہنا چاہئے، اللہ تعالیٰ کا کام اس پر چھوڑ دینا چاہئے:

حافظ وظیفہ تو دُعا گفتن است و بس
در بند آں مباش کہ نہ شنید یا شنید

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا وظیفہ

سوال:... میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتی ہوں، مہربانی کر کے کوئی ایسا پڑھنے کا عمل بتایئے کہ ہمیں خواب میں یا بیداری میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہو، مجھے بڑا شوق ہے، کوئی ایسا پڑھنے کا عمل بتایئے کہ ہم آسانی سے کر سکیں اور میری طرح دُوسرے لوگ جو اس کے خواہش مند ہیں وہ کر سکیں۔

جواب:... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہو جانا بڑی سعادت ہے، یہ ناکارہ تو حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے ذوق کا عاشق ہے، ان کی خدمت میں کسی نے عرض کیا کہ: حضرت! دُعا کیجئے کہ خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو جائے۔

ارشاد فرمایا: ''بھائی! تمہارا بڑا حوصلہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت چاہتے ہو، ہم تو اپنے آپ کو اس لائق بھی نہیں سمجھتے کہ خواب میں روضۂ اطہر ہی کی زیارت ہو جائے۔''

بہرحال اکابر فرماتے ہیں کہ دو چیزیں زیارت میں معین و مددگار ہیں، ایک ہر چیز میں اِتباعِ سنت کا اہتمام، دوم کثرت سے دُرود شریف کو وِرد زبان بنانا۔

تحفۂ دُعا (دُعائے انسؓ)

سوال:... آج کل جیسا کہ آپ جانتے ہیں ملکی حالات خراب ہیں، جلاؤ گھیراؤ کی فضا ہے، کسی کی جان و مال اور عزت محفوظ نہیں، اس کے لئے دُعا بتلا دیں۔ ہم نے سنا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی کوئی دُعا حضرت انس رضی اللہ عنہ کو سکھلائی تھی، اگر اس کی نشاندہی ہو جائے تو عنایت ہوگی۔

جواب:... آپ کی خواہش پر وہ دُعا تحریر کی جاتی ہے، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خادمِ خاص حضرت انس رضی اللہ عنہ کو سکھلائی تھی۔ اس کی برکت سے وہ ہر قسم کے مظالم اور فتنوں سے محفوظ رہے۔ اس دُعا کو علامہ سیوطیؒ نے جمع الجوامع میں نقل فرمایا ہے اور شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے اس کی شرح فارسی زبان میں تحریر فرمائی ہے، اور اس کا نام ''استیناس انوار القبس فی شرح دعاء انس'' تجویز فرمایا ہے، ذیل میں ہم دُعائے انسؓ اور اس کی فارسی شرح کا اُردو ترجمہ پیش کرتے ہیں، آنجناب، حضرات

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

علماء وطلباء ومبلغینِ اسلام اور تمام اہلِ اسلام صبح وشام اس دُعا کو پڑھا کریں، اِن شاء اللہ انہیں کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی، وہ دُعا یہ ہے:

"بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِىْ وَدِيْنِىْ، بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى اَهْلِىْ وَمَالِىْ وَوَلَدِىْ، بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى مَا اَعْطَانِىَ اللّٰهُ، اَللّٰهُ رَبِّىْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا. اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَعْظَمُ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ. اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِىْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ مَّرِيْدٍ، وَّمِنْ شَرِّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ، فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِىَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، اِنَّ وَلِيِّ اللّٰهُ الَّذِىْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ."

"ایں دُعا انس بن مالک است رضی اللہ عنہ کہ خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بود دہ سال خدمت آنحضرت کرد، وآنحضرت اورا بالتماس مادرش بدعاء خیر در دُنیا وآخرت مشرف ومخصوص ساختہ وحق سبحانہ وتعالیٰ بدعاء آنحضرت در عمر ومال واولاد وے برکت عظیم دادہ، وعمرش از صد سال متجاوز شدہ اولاد صلبی اش بصد تن رسیدہ ہفتاد وسہ تن از ذکور وباقی اناث وباغ وبستان وے در یک سال دوبار میوہ مے داد، ایں برکات دُنیا است، برکات آخرت را خود چہ تواں گفت۔

شیخ جلال الدین سیوطی کہ از اعاظم علماء حدیث است در کتاب جمع الجوامع مے آرد کہ ابوالشیخ در کتاب ثواب وابن عساکر در تاریخ آوردند کہ روزے انس رضی اللہ عنہ نزد حجاج بن یوسف ثقفی نشستہ بود۔ حجاج حکم کردتا چہار صد اسپ از اجناس مختلفہ در نظر وے آوردند پس بانس گفت۔ ہرگز دیدی کہ صاحب ترا یعنی محمد رسول اللہ را مثل ایں، اسپاں ودیگر اسباب دولت ومکنت بود؟ فرمود بخدا سوگند تحقیق دیدم من نزد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چیز ہا بہتر ازیں وشنیدم از رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمودہ است۔ اسپ کہ مردم نگاہ دارند سہ قسم است، یکے: اسپ نگاہ دارد تا در راہ خدا جہاد کند، وبا دشمنانِ دِین داد غزا دہد۔ بول وسرگین وگوشت وپوست وخون آں روز قیامت ہمہ در میزان اعمال وے باشد۔ ودیگرے اسپ نگہدارد تا در حاجات خود سوار شود ورفع پیادگی کند۔ ودیگرے اسپاں نگہدارد برائے نام وآوازہ، تا مردم بینند بگویند کہ فلاں چنیں وچنداں اسپ دارد۔ جائے او در آتش ووزخ بود۔ واسپان تو اے حجاج! ازیں قبیل است۔ حجاج بشنید ن ایں حدیث بہم برآشفت ونائرہ غضب وے تیز شد۔ وگفت اگر ملاحظہ خدمت تو اے انس کہ پیغمبر را کردہ صلی اللہ علیہ وسلم وکتاب امیر المؤمنین یعنی عبدالملک بن مروان کہ در سفارش ورعایت احوال تو بمن نوشتہ نمی بود۔ مے کردم بتو امروز آنچہ مے کردم۔ انس گفت لا واللہ ہرگز نتوانی کرد وبچشم بد بجانب من؟ دید۔ بدرستی شنیدم من از پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کلماتے کہ ہمیشہ در پناہ آں کلماتم۔ ونترسم بآں کلمات از سطوت ہیچ سلطانے وشر ہیچ شیطان۔ حجاج از ہیبت ایں کلام از خود

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

رفت۔ واز ساعتے برآورد و گفت بیاموز آں مرا، یا اباحمزہ آں کلمات را۔ گفت ہرگز نیاموزم ترا بخدا سوگند کہ تو نہ اہل آنی۔

تا چوں وقت رحلت انس رضی اللہ عنہ در رسید آبان کہ خادم وے بود بر سرش آمد فریادش زد۔ انس رضی اللہ عنہ گفت چہ خواہی؟ گفت! آں کلمات را کہ حجاج از تو طلبید و تو بوے ندادی و در انیا موختی۔ گفت بلے بیاموزم ترا آں کلمات را و تو اہل آنی۔ خدمت کردم من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دہ سال پس درگزشت وے از دُنیا در حالے کہ راضی بود از من و تو نیز، اے آبان خدمت کردی مرا دہ سال و در مے گزرم من از دُنیا در حالے کہ راضی ام از تو بگو در بامداد و شام ایں کلمات را نگاہ دار دخدائے تعالیٰ از ہمہ آفات۔

"بسم اللہ علی نفسی و دینی" حرزے کنم و پناہ سازم بنام خدا بر نفس خود و دِین خود، تواند کہ مراد بہ بسم اللہ مجموع بسم اللہ الرحمٰن الرحیم باز دکہ بجزء اولش اکتفا نمودہ۔ چنانچہ گویند چہ مے خوانی گوید الحمدللہ مے خوانم و مراد تمام سورہ است، و تخصیص کرد حرز را بنفس و دین، زیرا کہ بناء تحصیلی بر کمال و اصل در مبدا و مآل نفس و دین است، باز تقدیم کرد نفس را از جہت بودن وے موقوف علیہ تحصیلی کمال دِینی و دُنیاوی۔ ولہٰذا بقا او در تہلکہ حرام است و ابقائے او حتی الامکان واجب و در مسائل شرعیہ مے آرند کہ اگر یکے را لقمہ در گلو بند شود و دم آبے کہ بوے آں لقمہ بند شدہ را فرو برد بہم نرسد شراب خوردن کہ باجماع در شرع حرام است در یں حالت او را حلال گردد۔ بلکہ واجب بود تا بقاء نفس و حیات فانی کہ سبب حصول حیات حقیقی جاودانی ست گردد و اجراء کلمہ کفر بر زبان باطمینان قلب بایماں در حالت جبر و اکراہ نیز از ہمیں قبیل است و از برائے نگاہداشت جاں اگر ناشائستگی بگویند و دل برقرار خود بود رخصت است بجہت ابقاء نفس و دِین، و اگر صبر کنند، و عمل بہ عزیمت نمایند آں خود اعلیٰ و ارفع است ایں مسئلہ در کتب فقہ بتفصیل مذکور است از آنجا باید طلب داشت۔

"بسم اللہ علیٰ اھلی و مالی و ولدی" بعد از حفظ و احراز نفس و دین و اہل و مال و ولد را یاد کرد کہ اسباب بقائے نفس و دین و ممد و معاون آنند و جدا بسم اللہ بر سر آنہا آورد و بہماں لفظ بسم اللہ کہ در اول آورد بسندگی، نکرد و نگفت بسم اللہ علیٰ نفسی و دینی و اہل و مالی و ولدی۔ و سلوک ایں طریقہ در عبادت نزد ارباب معانی اشارت کند بر آنکہ ہر دو قسم یعنی ہر چہ اول مذکور شدہ و آنچہ در آخر ذکر یافتہ مقصود است، و اعتناء و اہتمام بہر دو علی السویہ است و اہل و آل ہر دو بیک معنی است گاہے بمعنی تابعاں و پسراں استعمال یابند و گاہے بمعنی اولاد۔ ایں جا چوں اولاد در آخر ذکر یافتہ معنی اول مناسب تر ست و مال و منال چوں در مقام مدح و استحسان مذکور گردد مراد بداں مال حلال افتد۔ کہ وسیلہ آخرت گردد و حفظ و احراز آں تخم سعادت و مثمر کمال ست۔ باقی ہمہ مایہ وبال و نکال۔ و ولد بمعنی اولاد بود خواہ ذکور خواہ اناث، و وجود اولاد نیز از اسباب قوت و معاضدت بازوی دین و دولت است۔

و فرزند اگر رشید بود و صالح موجب سعادت دُنیا و آخرت است۔ و در حدی آمدہ است کہ سہ چیز از

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

آدمی زاد بعد از رفتن وے از دُنیا باقی مے ماند یکے علم دین کہ با اہل آں آموختہ باشد وایں سلسلہ را کہ منتہی بجناب رسالت است صلی اللہ علیہ وسلم برپا دارد۔ ودیگر خیر جاری کہ در آنجا منفعت بندگان خدا باشد۔ وبعد از وے بجا ماند:

خوش آنکس کہ ماند پس از وے بجا
پل و مسجد و چاہ و مہماں سرا

ودیگر فرزند صالح کہ بعد از مردنش بدعا ایماں یاد آورد تا موجب آمرزیدن گناہاں و باعث رفع درجات پدر گردد۔ ودر حدیث بہ ہمیں ترتیب واقع است ذکر شاں بدیں ترتیب اشارت است بفضل علم و مال بردار دریں باب۔ ازاں کہ وجود ولد صالح در آخر زمان نادر است۔ ودر بعضے روایات ذکر ولد بر ذکر مال تقدیم یافتہ وبیشک ولد از مال عزیز تر ومحبوب تر باشد، وحفظ واحراز وے مطلوب تر ومقدم تر بود۔

"بسم اللہ علی ما اعطانی اللہ" حرزے کنم بنام خدا بر ہر نعمتے کہ داد مرا خدا۔ چوں ذکر کرد چند نعمت مخصوص را کہ اصل وعمدۂ نعمتہائے دُنیا وآخرت است۔ بعد از اں لفظ عام آورد تا ہمہ نعمتہائے اصل وفرع وکلی وجزی را شامل باشد وبحقیقت ہر نعمتہائے وے تعالیٰ بیرون دائرہ امکان است وان تعدوا نعمة اللہ لا تحصوها۔ ان الإنسان لظلوم کفار۔ آدمی بر نفس خود ظلم کند وکفران نعمت ورزد۔ ازیں جہت فرمودان الانسان لظلوم کفار بصیغہ مبالغہ وجائے دیگر میفرمایدوان تعدوا نعمة اللہ لا تحصوها، ان اللہ لغفور رحیم۔ یعنی اگر نہ مغفرت ورحمت وے تعالیٰ بودے کار بر آدمی زاد بدیں کافر نعمتی وناسپاسی کہ در او تنگ بودے، مغفرت ورحمت وے تعالیٰ نیز از نعمت ہائے او است۔ اصل ایں است باقی ہمہ ہیچ در حدیث آمدہ است در دنیا مدہیچ یکے بہشت را الا بفضل خدا ورحمت وے تعالیٰ، شکر ایں نعمت باید گزارد۔ وبیکار نہ نشست سیّد العالمین صلی اللہ علیہ وسلم چنداں در نماز شب ایستادے کہ پایہائے مبارکش بیاماسیدے وخون از انہا واں شدے گفتند یا رسول اللہ! آخر نہ گناہان اوّل وآخر ترا امرزیدہ اند؟ قولہ تعالیٰ: لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر۔ دیگر ایں ہمہ تعب ومشقت چیست۔ فرمودے وے تعالیٰ مرا بخشید وبخشید ن وے نعمتی است عظیم، اگر شکر ایں نعمت نکنم، بندۂ شاکر نباشم۔ سیّد اوّلین وآخرین کہ عالم وعالمیاں طفیل او بند، ایں ہمہ تعب کشد وبندگی کند دیگراں را خود چہ گوید۔

"اللہ ربی لا اشرک بہ شیئا" خدا است پروردگار من! شریک نمی گردانم باوے ہیچ چیز را۔ فضل ایں کلمہ وخاصیت وے در رفع محنت وشدت آنچہ پیش آید مرد را از حوادث ودواہی در احادیث بسیار واقع شدہ و حقیقت معنی وے شہود توحید افعالی است کہ ہر چہ پیش آید ہمہ را از پیش گاہ داند ودروام شرک خفی نیفتد بہ حسن ظن بہ پروردگارش کہ چو در تربیت اوست ہر چہ کند صلاح کار بندہ ہمدراں خواہد بود ولیکن ایں در حق کسی بود کہ دائم

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

متوجہ و ملتجی بجناب لطف و کرم اوست تعالیٰ شانہ و تمام امور خود را بوے تفویض نمودہ و پرتو از نور ولایت بر ناصیہ حالش تافتہ و پروردگار تعالیٰ بلطف خاص متولی اُمور او شدہ، والا مذہب آنست کہ اصلح بر باری تعالیٰ واجب نبود، ہر چہ خواہد کند لَا یسئل عما یفعل وھم یسئلون۔

تنبیہ:... مراد حقیقی بآنکہ در شرع ورود یافتہ ہر کہ ایں دُعا بخواند جزائش انیست آں بود کہ متحقق براں حال و متصف بمعنی آں شود والا مجرد حرکت جوارح و جنبانیدن زبان چنداں کفایت نہ کند۔ مگر آنکہ بنص شارع معلوم شود کہ ایں خاصیت در مجرد لفظ و نفس صرف وصوت است۔ آں زماں اثر بخاصیت براں لفظ مرتبیت گردد و حاجت بدرک معنی نباشد۔

و باوجود آں بے کار نباید نشست و عمل موقوف آں حال نباید داشت۔ فضل خدا واسع است و وے سبحانہ مجیب الدعوات بندگان است بہر حال کہ بکنند رعایت شرائط و آداب حسابے ست۔ ولیکن فضل و کرم وے تعالیٰ بیرون دائرہ حساب است۔ مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ و باللہ التوفیق چنانچہ در باب اخلاص در یاد عمل از شیخ شیوخ زمان خود شہاب الملۃ والدین السہر وردی پرسیدند چہ کار باید کرد چوں عمل کنیم ریا راہ یابد و اگر نکنیم بیکار نشینیم۔ فرمود عمل کنید واز ریا استغفار نمائید بیکار نشستن مصلحت نیست آخر ایں عمل اگر دوام پذیرفت ہم بنورانیت عمل سر اخلاص در دل پیدا شود اِن شاء اللہ تعالیٰ۔

"اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر واعز واجل واعظم مما اخاف و احذر" خدا بزرگ تر و غالب تر ست از چیز یکہ مے ترسم من۔ دبیم و رام ازاں چیز۔ در بعضے روایات واعظم بعد از اجل نیز مذکور ست۔ کبریا و عزت و عظمت و جلال در معنی نزدیک ہم آیند و اگر کبریا را باعتبار ذات و عزت را بافعال و عظمت را باسماء و جلالت را بصفات اعتبار نمایند دور نہ باشد، و چوں نفس بجبلیت بے یقینی و خود ترسی و ہراسے از اغیار دارد خصوصاً در جائیکہ معاملہ با غالب تر از خودش افتد چنانچہ سلاطین و جباراں، دریں کلمہ با استحضار عظمت و کبریا الٰہی کہ مستلزم اشتعال و انقداح نور یقین ست دلیرش ساخت۔ کہ ہاں اے نفس مترس! کہ پروردگار تو بزرگ تر و غالب تر از دُشمن تست:

گر دشمنت قوی ست نگہبان قوی ترست- تو
از مولیٰ تعالیٰ بترس تا ہمہ از تو بترمند

من خاف عن اللہ خاف عنہ کل شیء و دریں کلمہ تنبیہ است براں کہ در وقت معاملہ با غالب باطن را مملو و معمور بکبریائے حق دار تا ہیبت و عظمت بیگانہ را در دل جائے نماند و در سطوت نور عظمت و جلال وے تعالیٰ جباریت و قہاریت دیگراں مضمحل و متواری گردد۔

"عز جارک" غالب است ہمسایہ تو دپناہ آرندہ بتو چوں احضار کبریا۔ حق و شہود عظمت او کرد از غیب

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

بمقام حضور آمد و خطاب کرد و ہمسائیگی حق بدوام توجہ و التجا بجناب لطف و تمسک بذیل عزت اوست ہر کہ ملتجی بجناب عزت اوست ہرگز مقہور و مغلوب نگردد۔

عزیز تو خواری بیند زکس

"وجل ثناؤک" و بزرگ است ثنائے تو ہیچ کس بکنہ صفات کمال تو و قدرت لایزال نرسد۔ ضعیف را قوت دہی و قوی را ضعیف گردانی، تعز من تشاء و تذل من تشاء صفت تست۔

"ولا الٰہ غیرک" و نیست ہیچ معبود بحق جز تو "اللّٰھم انی اعوذ بک من شر نفسی" چوں منبع تمام۔ شرور و قبائح۔ و باعث بے یقینی و بے ثباتی نفس است پناہ جست بخدا از شر وے و ہر چہ از شر بآدمی زاد رسد ہمہ از نفس اوست پیغمبر فرمود صلی اللہ علیہ وسلم رَبِّ لَا تَکِلْنِی اِلٰی نَفْسِی طرفة عین ولا اقل من ذلک، پروردگارا! مگزار مرا بنفس من یک چشم زدن بلکہ کمتر ازاں۔ مرا دائم باخود دار! و در مشاہدہ عظمت خود بگزار، تا یک چشم زدن اغیار مجال تاثیر و تصرف و غلبہ بر من نباشد۔

"ومن شر کل شیطان مرید، ومن شر کل جبار عنید" و پناہ بجویم بتو از شر ہر شیطان راندہ شدہ و از شر ہر سلطان متکبر مائل از راہ راست معاند حق۔ معنی عناد از راہ است برآمدن و مخالف شدن بر حق را باوجود شناخت آں۔ چوں تدبیر کار شر و سلطنت و ملک اغوا و اضلال بشیطان حوالہ کردہ اند و بریں قیاس حال جباراں و قہاراں را کہ مسلط بر خلائق اند استفادہ از شر ایشاں از واجبات وقت باشد۔ و شیاطین دو قسم اند۔ شیاطین جن ابلیس و جنود وے۔ و شیطان انس ظلمہ و اعوان ایشاں۔ اوّل اشارت باول است۔ و ثانی بثانی و قوت وہمیہ کہ در سرشت آدمی زاد نہادہ اند و او را شیطان عالم النفس گویند نمونہ از شیطان عالم آفاق است کہ بر عقل و جمیع قویٰ و مشاعر سلطنتے دارد مگر بر عقل مصفا و منور بنور یقین کہ بحکم "ان عبادی لیس لک علیھم سلطان" سلطنت وے ازاں مقہور و منتفی ست و استعاذہ از شر وے کہ معدوم را بصفت موجود و باطل را در لباس حق نماید نیز واجب است و زوال خوف از ما سوائے حق جز بدفع و ازالہ و ہم صورت نہ بندد و در حقیقت استعاذہ از شر نفس ست چنانچہ در فقرۂ اول مذکور شد۔

"فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الٰہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم" ایں آیتے است از قرآن مجید کہ حق سبحانہ و تعالیٰ بر سول خود صلی اللہ علیہ وسلم امر کردہ مے فرماید۔ پس اگر پشت دہند کافراں روئے بجانب حق نیابند۔ و از قبول آں اعراض نمایند بگو اے محمد و اے محبوب من و اے محفوظ و معصوم من "حسبی اللہ" بس است مرا خدا۔ لا الٰہ الا ھو۔ نیست ہیچ معبودے بحق مگر وے علیہ توکلت بر وے گزاشتم کار و بار خود را و کیل خود گردانیدم او را۔ وھو رب العرش العظیم وے پروردگار عرشِ عظیم است کہ عظیم تر و بالا تر از وے خلقے در عالم اجسام پیدا نہ شدہ چوں سوق کلام در رفع جباراں و قہاراں و دفع بیم و ہراس ایشاں بود۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

واصل و مادہ آں شہود قہر و عظمتِ الٰہی تعالیٰ است مقطع کلام بر سنن مطلع آوردہ ختم سخن بر عظمت کردہ۔ و اگر اصحاب حرز و ارباب دعوت مراقبہ احاطہ عرشِ الٰہی با ملاحظہ ایں اضافت دریں وقت نمایند در حفظ و صیانت ادخل باشد۔

چنانچہ قطب الوقت شیخ ابوالحسن شاذلی رضی اللہ عنہ در حزب البحر کہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تلقین نمودہ است در باب حرز و حفظ تریاقِ اکبر است فرمودہ: ستر العرش مسبول علینا وعین اللہ ناظرۃ الینا، وبحول اللہ لا یقدر احد علینا واللہ من ورائھم محیط۔ پردۂ عرش بر ما زر ہشتہ و عین عنایت و عصمتِ الٰہی۔ بجناب ما ناظر دیگر بقوت الٰہی ہیچ کس را قدرت بر ما نباشد۔ قدرت وے تعالیٰ ہمہ را محیط ست کہ راہ بیرون آمدن از حیطہ قدرت او محال ست وھو الکبیر المتعال۔

فائدہ:... وصیت مشائخ شاذلیہ است قدس اللہ اسرارہم مر مریداں را بخواندن ایں دُعا یعنی: "حسبی اللہ لا الٰہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم" گفتہ اند کہ یکے باشد کہ وے را در ہیچ وردے نباشد الا ہمیں ورد کفایت کند او را از جمیع اوراد۔ و گفتہ اند کہ در خواندن ایں دُعا گر فہم و حضور نباشد نیز مؤثر و مقبول ست۔ و عدد خواندن آں دہ کرات است بعد از نماز صبح و بعد مغرب و اگر ہفت بار بخوانند نیز کفایت است بلکہ ایں بصحت روایت اقرب است و حاصل آں توحید وجہ بجناب حق و اِخلاص مطلب است باشہود و عظمت وے تعالیٰ و تبری از ما سوا و ترک تدبیر و اختیار۔ رزقنا اللہ وثبتنا علیٰ ھٰذہ الطریقۃ المستقیمۃ۔

"ان ولیّ اللہ الذی نزل الکتٰب وھو یتولی الصّٰلحین" در بعضے روایات ایں کلمہ نیز در آخر دُعا مذکور است۔

ترجمہ: بدرستی و راستی کہ دوست و متولی تمام امور من خدا است کہ فرو فرستادہ است کتاب کہ در وے تدبیر تمامہ اُمور دُنیا و آخرت کردہ است یعنی قرآن مجید را۔ وی سبحانہ وتعالیٰ دوست میدارد و تولیت اُمور میکند مر صالحین را اللّٰھم اجعلنا من الصالحین، و دُعا قنوت و التحیات را نیز در وقتی بتقریبی ترجمہ و شرحی کردہ شدہ بود آں نیز منقول و مسطور میگردد۔ فقط۔"

ترجمہ:... "یہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی دُعا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادمِ خاص تھے۔ دس سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی والدہ کی استدعا پر ان کو خیر دُنیا و آخرت کی دُعا سے مشرف و مخصوص فرمایا تھا، اور حق سبحانہ وتعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا کی برکت سے ان کی عمر و مال اور اولاد میں عظیم برکت عطا فرمائی، چنانچہ ان کی عمر سو سال سے زیادہ ہوئی اور ان کی صلبی اولاد کی تعداد سو کو پہنچی ہے۔ جن میں تہتر مرد تھے اور باقی عورتیں۔ اور ان کا باغ سال میں دو بار پھل لاتا، یہ دُنیا کی برکات تھیں (جو بطفیل دُعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو حاصل ہوئیں) باقی آخرت کی برکات کا اندازہ کون کرسکتا ہے۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

شیخ جلال الدین سیوطیؒ جلیل القدر حافظِ حدیث ہیں، انہوں نے ''جمع الجوامع'' میں نقل کیا ہے کہ ابو الشیخؒ نے ''کتاب الثواب'' میں اور ابنِ عساکرؒ نے اپنی تاریخ میں یہ واقعہ روایت کیا ہے کہ ایک دن حضرت انس رضی اللہ عنہ حجاج بن یوسف ثقفی کے پاس بیٹھے تھے۔ حجاج نے حکم دیا کہ ان کو مختلف قسم کے چار سو گھوڑوں کا معائنہ کرایا جائے۔ حکم کی تعمیل کی گئی، حجاج نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا: فرمایئے! اپنے آقا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھی اس قسم کے گھوڑے اور ناز و نعمت کا سامان کبھی آپ نے دیکھا؟ فرمایا: بخدا! یقیناً میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بدر جہا بہتر چیزیں دیکھیں اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: جن گھوڑوں کی لوگ پرورش کرتے ہیں، ان کی تین قسمیں ہیں، ایک شخص گھوڑا اس نیت سے پالتا ہے کہ حق تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرے گا اور دادِ شجاعت دے گا۔ اس گھوڑے کا پیشاب، لید، گوشت پوست اور خون قیامت کے دن تمام اس کے ترازوئے عمل میں ہوگا۔ اور دوسرا شخص گھوڑا اس نیت سے پالتا ہے کہ ضرورت کے وقت سواری کیا کرے اور پیدل چلنے کی زحمت سے بچے (یہ بھی ثواب کا مستحق ہے اور نہ عذاب کا)۔ اور تیسرا وہ شخص ہے جو گھوڑے کی پرورش نام اور شہرت کے لئے کرتا ہے، تاکہ لوگ دیکھا کریں کہ فلاں شخص کے پاس اتنے اور ایسے ایسے عمدہ گھوڑے ہیں، اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اور حجاج! تیرے گھوڑے اسی قسم میں داخل ہیں۔ حجاج یہ بات سن کر بھڑک اُٹھا اور اس کے غصّے کی بھٹی تیز ہوگئی اور کہنے لگا: اے انس! جو خدمت تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کی ہے اگر اس کا لحاظ نہ ہوتا، نیز امیر المؤمنین عبدالملک بن مروان نے جو خط مجھے تمہاری سفارش اور رعایت کے باب میں لکھا ہے، اس کی پاسداری نہ ہوتی تو نہیں معلوم کہ آج میں تمہارے ساتھ کیا کر گزرتا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! تو میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا اور نہ تجھ میں اتنی ہمت ہے کہ تو مجھے نظرِ بد سے دیکھ سکے۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چند کلمات سن رکھے ہیں، میں ہمیشہ ان ہی کلمات کی پناہ میں رہتا ہوں اور ان کلمات کی برکت سے مجھے نہ کسی سلطان کی سطوت سے خوف ہے، نہ کسی شیطان کے شر سے اندیشہ ہے۔ حجاج اس کلام کی ہیبت سے بے خود اور مبہوت ہوگیا۔ تھوڑی دیر بعد سر اُٹھایا اور (نہایت لجاجت سے) کہا: اے ابوحمزہ! وہ کلمات مجھے بھی سکھا دیجئے! فرمایا: تجھے ہرگز نہ سکھاؤں گا، بخدا! تو اس کا اہل نہیں۔

پھر جب حضرت انس رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت آیا، آبان جو آپؓ کے خادم تھے، حاضر ہوئے اور آواز دی، حضرتؓ نے فرمایا: کیا چاہتے ہو؟ عرض کیا: وہی کلمات سیکھنا چاہتا ہوں جو حجاج نے آپؓ سے چاہے

---

(۱) بہ تقدیرِ صحت یہ فقرہ حجاج کی غباوت سے ناشی ہے، اس کے حالات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ نشہ امارت و دولت میں مخمور ہونے کی وجہ سے خود پسندی کے مرض میں وہ مسکین مبتلا تھا۔ اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی فضیلت جتلانے میں بعض ناگفتہ بہ اقوال و افعال اس سے سرزد ہو جایا کرتے تھے، یہ فقرہ بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے۔ مترجم۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

تھے مگر آپؓ نے اس کو سکھائے نہیں۔ فرمایا: ہاں! تجھے سکھاتا ہوں، تو ان کا اہل ہے۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دس برس خدمت کی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال اس حالت میں ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے راضی تھے، اسی طرح تو نے بھی میری خدمت دس سال تک کی اور میں دُنیا سے اس حالت میں رُخصت ہوتا ہوں کہ میں تجھ سے راضی ہوں۔ صبح وشام یہ کلمات پڑھا کرو، حق سبحانہ وتعالیٰ تمام آفات سے محفوظ رکھیں گے، وہ کلمات یہ ہیں:

"بسم اللہ علیٰ نفسی و دینی" یعنی حفاظت مانگتا ہوں اور پناہ لیتا ہوں نام خدا کی اپنے نفس پر اور اپنے دِین پر۔ ہوسکتا ہے، بسم اللہ سے مراد پوری بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہو، جس کے جزءِ اوّل پر اکتفا کیا، جیسے جب کہا جائے کہ کیا پڑھتے ہو؟ تو جواب میں کہا جاتا ہے کہ الحمدللہ پڑھتا ہوں، مراد پوری سورت ہوتی ہے۔ حفاظت میں تخصیص نفس اور دِین کی اس وجہ سے فرمائی کہ ہر کمال کے حاصل کرنے کی بنیاد اور مبداء مآل کی اصل نفس و دِین ہیں۔ پھر نفس کو مقدم فرمایا، کیونکہ نفس ہر کمالِ دِینی و دُنیاوی کی تحصیل کے لئے موقوف علیہ ہے۔ اسی وجہ سے نفس کو ہلاکت میں ڈالنا حرام اور مقدور بھر اس کی حفاظت واجب ہے۔ مسائلِ شرعیہ میں لکھا ہے کہ اگر لقمہ کسی کے گلے میں پھنس جائے (جس سے جان پر بن آئے) اور پانی وہاں موجود نہ ہو جس سے اس پھنسے ہوئے لقمے کو نیچے اُتار سکے (نہ کوئی اور صورت اس کے اُتارنے کی ہو سکے) تو ایسے وقت شراب کا گھونٹ پی لینا جو قطعی حرام ہے، اس کے لئے حلال ہوگا، بلکہ واجب ہوگا۔ تاکہ نفس وحیاتِ فانی کو جو حیاتِ حقیقی جاودانی کے حصول کا سبب ہے باقی رکھا جاسکے۔ جبر و اِکراہ کی حالت میں کلمۂ کفر زبان پر جاری کرنا بشرطیکہ قلب پوری طرح ایمان کے ساتھ مطمئن ہو نیز اسی قبیل سے ہے۔ یعنی مجبوری کی حالت میں جان بچانے کے لئے کوئی نامناسب لفظ اگر کہہ دیا جائے اور دِل بدستور ایمان پر قائم رہے تو نفس و دِین کی خاطر اس کی اجازت ہے۔ ہاں! اگر کوئی باہمت عزیمت پر عمل کرتے ہوئے جان دے دے، اگر کلمہ کفر زبان پر نہ لائے تو بہت ہی بہتر اور بلند کام ہے۔ یہاں اس مسئلے کی پوری تفصیل کا موقع نہیں، اس لئے کتبِ فقہ میں دیکھا جائے، یا کسی عالم سے رُجوع کیا جائے۔

"بسم اللہ علیٰ اھلی ومالی وولدی" نفس و دِین کی حفاظت کے بعد اہل، مال اور ولد کو یاد کیا، کیونکہ یہ چیزیں بھی نفس و دِین کے بقا کے لئے سبب اور ممد و معاون ہیں، اور ان پر بسم اللہ جدا ذکر کی، اسی بسم اللہ پر جو پہلے ذکر ہو چکی تھی کفایت کرتے ہوئے یوں نہیں کہا: "بسم اللہ علیٰ نفسی ودِینی واھلی ومالی وولدی" عبارت میں یہ طریق اختیار کرنا اصحابِ بلاغت کے نزدیک اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ اوّل الذکر اور ثانی الذکر دونوں قسمیں مقصود ہیں اور دونوں کا قصد و اہتمام یکساں ہے۔ اہل و آل دونوں لفظ ہم معنی ہیں، کبھی تابع اور پسر کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں، کبھی اولاد کے معنی میں، یہاں اولاد کا ذکر چونکہ بعد میں

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

موجود ہے، اس لئے معنی اوّل زیادہ مناسب ہیں۔ یہ یاد رہے کہ مال و اسباب کا ذکر جب مدح اور خوبی کے موقع پر کیا جائے تو مراد وہاں مالِ حلال ہوتا ہے، جو آخرت کے لئے وسیلہ ہے اور اس کا جمع کرنا سعادت کا باعث اور کمال کا موجب ہے، باقی تمام وبال وعذاب کا سامان ہے۔ اور ولد کے معنی اولاد کے ہیں، مذکر ہو یا مؤنث، اور اولاد کا وجود بھی من جملہ اسبابِ قوت کے ہے، جو دِین و دولت کے لئے مددگار ہے۔ اور لڑکا اگر نیک اور رشید ہو تو سعادتِ دُنیا و آخرت کا موجب ہے۔ حدیث میں ہے کہ آدمی کے دُنیا سے رُخصت ہو جانے کے بعد تین چیزیں باقی رہ جاتی ہیں۔ اوّل: علمِ دِین، جو اس کے اہل لوگوں کو سکھایا ہو اور علمی سلسلے کو جو جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم پر منتہی ہوتا ہے قائم رکھتا ہو۔ دوم: صدقۂ جاریہ، جس میں بندگانِ خدا کا نفع ہو اور مرنے والے کے بعد تک قائم رہے۔ مبارک ہے وہ شخص جس کے مرنے کے بعد پل، کنواں، مسجد اور مہمان خانے باقی رہیں۔ سوم: نیک لڑکا جو اس کے انتقال کے بعد دُعا ایمان کے ساتھ یاد کرتا رہے، تاکہ باپ کے گناہوں کی بخشش اور اس کے رفع درجات کا موجب بنے۔ حدیث میں ان تین اُمور کا ذکر اسی ترتیب سے واقع ہوا ہے جو ذکر کی گئی۔ اس ترتیبِ ذکری میں اشارہ اس طرف ہے کہ علم و مال اولاد، اس باب میں فضیلت رکھتے ہیں کیونکہ ولدِ صالح کا وجود آخر زمان میں نادر ہوگا اور بعض روایات میں ولد کا ذکر مال سے مقدم ہے، بے شک اولاد، مال سے عزیز تر اور محبوب تر ہے، اس کی حفاظت و نگہداشت بھی زیادہ مطلوب اور مقدم ہے۔

"بسم اللہ علی ما اعطانی اللہ" حفاظت لیتا ہوں نامِ خدا کی ہر نعمت پر جو حق تعالیٰ نے عطا فرمائی۔ جب چند نعمتوں کا جو دُنیا و آخرت کی تمام نعمتوں کے لئے اصل اور مدار ہیں، ذکر کیا، اس کے بعد عام لفظ ذکر کیا، تاکہ اصل و فرع اور چھوٹی بڑی سب نعمتوں کو شامل ہو جائے۔ درحقیقت حق تعالیٰ کی نعمتوں کا شمار دائرۂ امکان سے خارج ہے، فرمایا ہے: "وان تعدوا نعمة اللہ لا تحصوها، ان الإنسان لظلوم كفار" صیغہ مبالغہ کے ساتھ فرمایا، (یعنی بلاشبہ انسان بڑا ظالم اور بڑا ناشکرا ہے۔ بڑا ظالم اس لئے کہ خالق و مالک کی نعمتوں کا شکر کرنے کی بجائے ان کی دُوسروں کی طرف نسبت کرتا ہے)۔ دُوسری جگہ: "ان اللہ لغفور رحیم" فرمایا، یعنی اگر خالق تعالیٰ کی مغفرت و رحمت نہ ہوتی تو اس ناسپاسی کی وجہ سے آدمی پر کام تنگ ہو جاتا۔ اس کی مغفرت و رحمت خود ایک نعمت ہے، بلکہ اصل نعمت ہے، باقی اس کے مقابلے میں سب ہیچ ہیں۔ حدیث میں ہے کہ بدوں فضل و رحمتِ خداوندی کوئی بھی جنت میں داخل نہ ہوگا۔ اس نعمت کا شکر ادا کرنا چاہئے، بیکار بیٹھنا زیبا نہیں۔ سیّد العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ تہجد میں اس قدر قیام فرماتے کہ قدم مبارک پر وَرم آ جاتا اور ان سے خون جاری ہو جاتا، عرض کیا گیا: یارسول اللہ! کیا آپ کے اگلے پچھلے سب قصور معاف نہیں کر دیئے گئے، خود حق جل مجدہٗ کا ارشاد ہے: "لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تأخر" پھر اس قدر تعب اور مشقت کس لئے اُٹھاتے ہیں؟ ارشاد فرماتے کہ: حق تعالیٰ نے میری بخشش فرما دی ہے اور اس کی بخشش بڑی نعمت ہے، اگر اس

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

نعمت کا شکر نہ کروں تو بندۂ شاکر کیسے کہلاؤں۔ غور کا مقام ہے کہ سیّدِ اوّلین و آخرین کہ عالم و عالمین جن کا طفیل ہے، جب یہ مشقت برداشت فرماتے ہیں اور بندگی میں مشغول ہیں، تو دُوسروں کو کیوں ضرورت نہ ہوگی؟

"اللہ ربی لَا اشرک بہٖ شیئًا" خدا میرا پروردگار ہے، میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروں گا۔ آدمی کو جو مصائب اور حوادث پیش آتے ہیں ان کی شدّت اور محنت کو دفع کرنے میں اس کلمے کی فضیلت اور خاصیت احادیث میں بہت واقع ہوئی ہے اور اس کی حقیقت حق تعالیٰ کی توحیدِ افعالی کا مشاہدہ کرنا ہے کہ جو کچھ پیش آئے سب کو اسی کی پیش گاہ سے جانے، اور شرکِ خفی کے دام میں گرفتار نہ ہو۔ اپنے پروردگار کے ساتھ حسنِ ظن رکھے کہ جب بندہ اسی ذات بے چون و بے چگون کی تربیت میں ہے تو جو معاملہ اس کی طرف سے ہوگا، بندہ کی صلاح و فلاح اسی میں ہوگی۔ لیکن یہ اس شخص کے لئے ہے جو دائماً اس کے لطف و کرم کی جانب متوجہ اور ملتجی رہے اور اپنے تمام اُمور اسی کے سپرد کئے ہوئے ہو اور نورِ ولایت کا عکس اس کی پیشانی پر درخشاں ہو، اور پروردگارِ عالم اپنے لطفِ خاص کے ساتھ اس کے اُمور کا متولّی ہو، ورنہ مذہب یہی ہے کہ اصلح حق تعالیٰ پر واجب نہیں وہ جو چاہے کرے، کسی کی مجال نہیں کہ دَم مار سکے۔

تنبیہ:... جس دُعا کے متعلق شریعت میں آیا ہے کہ اس کے پڑھنے کی یہ جزا ہے، اس کا صحیح مطلب یہ ہے کہ اس حال کو اپنے اندر پیدا کرلے اور اس معنی کے ساتھ متصف ہو جائے ورنہ اعضاء کی خالی حرکت اور محض زبان پر کلمات کا جاری کرلینا کافی نہیں مگر یہ کہ شارع کی جانب سے تصریح ہو جائے کہ یہ خاصیت محض لفظ اور نفسِ حروف میں ہے تو اس وقت وہ اثر بالخاصہ اس لفظ پر مرتب ہوگا اور معنی جاننے کی حاجت نہ ہوگی۔

لیکن اس کے باوجود بے کار نہ بیٹھنا چاہئے اور عمل کو اس حال کے حصول پر موقوف نہ رکھنا چاہئے، خدا کا فضل نہایت وسیع ہے اور حق تعالیٰ بندوں کی دُعا قبول فرمانے والے ہیں۔ شرائط و آداب کی رعایت جس قدر بھی کی جائے گی وہ بہرحال محدود ہوگی لیکن حق تعالیٰ کا فضل و کرم دائرۂ حساب سے خارج ہے، جو چیز پوری حاصل نہ ہو سکے اسے بالکلیہ چھوڑا بھی نہیں جاسکتا، اللہ توفیق دے۔ چنانچہ اِخلاص و رِیا کے باب میں حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ: کیا کیا جائے؟ اگر ہم عمل کریں تو رِیا کی آمیزش ہو جاتی ہے، نہ کریں تو بے کاری ہے۔ فرمایا: عمل کرتے رہو اور رِیا سے اِستغفار کرتے رہو، بے کار بیٹھنا مصلحت نہیں، عمل پر اگر دوام کیا جائے تو نورانیتِ عمل سے دِل میں اِخلاص بھی پیدا ہو جائے گا، اِن شاء اللہ تعالیٰ۔

"اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر واعز واجل واعظم مما اخاف واحذر" خدا بزرگ تر اور غالب تر ہے، ہر اس چیز سے جس سے میں ڈرتا ہوں اور اندیشہ رکھتا ہوں۔ بعض روایات میں "اجل" کے بعد "اعظم" بھی ذکر ہوا ہے۔ کبریائی، عزت، عظمت اور جلال قریب المعنی ہیں، اگر کبریائی کا تعلق ذات سے، عزت کا افعال سے، عظمت کا اسماء سے اور جلالت کا صفات سے اعتبار کیا جائے تو بعید نہ ہوگا۔ چونکہ نفس جبلی طور

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

پر بے یقینی، خود ترسی اور ہر آسانی کا خوگر ہے، خصوصاً جہاں معاملہ اپنے سے غالب کے ساتھ ہو جیسے سلطان و جبار، اس لئے اس کلمے میں عظمت و کبریائی خداوندی کے استحضار کے ساتھ (جس سے لازماً شعلۂ نورِ یقین مشتعل ہو جاتا ہے) اسے دلیر بنا دیا۔

کہ ہاں اے نفس! ڈر نہیں، تیرا پروردگار دُشمن سے بزرگ تر ہے اور غالب بھی، دُشمن اگر قوی ہے، نگہبان قوی تر ہے، تو اپنے مولا سے ڈر، تاکہ سب تجھ سے ڈریں۔ سچ ہے کہ جو خدا سے ڈرے اس سے ہر چیز ڈرتی ہے۔ اس کلمے میں اس پر بھی تنبیہ ہے کہ معاملہ جب غالب کے ساتھ ہو تو باطن کو حق تعالیٰ کی کبریائی سے معمور رکھا جائے، تاکہ بیگانہ کی ہیبت اور عظمت کے لئے دِل میں گنجائش نہ رہے اور حق تعالیٰ کی عظمت کے غلبے میں دُوسروں کی جباری و قہاری مضمحل اور مغلوب ہو جائے۔

"عز جارک" غالب ہے تیرا ہمسایہ اور تیری پناہ لینے والا، جب حق تعالیٰ کی کبریائی کا استحضار اور اس کی عظمت کا مشاہدہ ہو گیا، غیبت سے مقامِ حضور نصیب ہوا، اور خطاب کا شرف حاصل ہوا، حق تعالیٰ کی ہمسائیگی دوام توجہ، جنابِ لطف میں التجا اور اس کے دامنِ عزت کے مضبوط پکڑنے سے حاصل ہوتی ہے، جو شخص اس کی جنابِ عزت میں ملتجی رہے وہ ہرگز مغلوب و مقہور نہ ہوگا۔

"وجل ثناؤک" تیری ثنا بزرگ ہے، تیری صفاتِ کمال اور قدرتِ لایزال کی گہرائی میں کون جا سکتا ہے، کمزور کو قوی کر دے اور بازور کو بے زور بنا دے، جسے چاہے عزت دے، جسے چاہے ذلیل کر دے، یہ تیری شان ہے۔

"ولا الٰہ غیرک" اور تیرے سوا کوئی معبودِ حقیقی نہیں، "اللّٰھم انی اعوذ بک من شر نفسی" چونکہ تمام شرور و قبائح کا منبع اور بے یقینی و بے ثباتی کا باعث نفس ہے اس لئے اس سے حق تعالیٰ کی پناہ لی جو شر، کہ آدمی کو پیش آتا ہے، تمام اس کے نفس کی جانب سے ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دُعا فرمایا کرتے: "رَبِّ لَا تکلنی الیٰ نفسی طرفة عین ولا اقل من ذلک" اے پروردگار! مجھے ایک لمحے کے لئے بھی میرے نفس کے سپرد نہ کیجئے، بلکہ ہمہ دَم باخود رکھئے اور اپنی عظمت کے مشاہدے میں مشغول رکھئے تاکہ چشم زدن کے لئے بھی اغیار کو مجھ پر تاثیر و تصرف اور غلبے کی مجال نہ ہو۔

"ومن شر کل شیطان مرید، ومن شر کل جبار عنید" اور میں آپ کی پناہ لیتا ہوں ہر شیطان مردود کے شر سے اور ہر شیطان متکبر کے شر سے جو راہِ حق میں حائل ہو۔ عناد کے معنی راہِ راست سے ہٹ جانا اور حق کو جان لینے کے باوجود اس کا مخالف ہونا، چونکہ کارِ شر کی تدبیر اور اغوا و اضلال کی سلطنت شیطان کے حوالے کی گئی ہے، بالکل یہی حال ان جبار و قہار قسم کے لوگوں کا ہے جو مخلوق پر مسلط ہیں، اس لئے ان کے شر سے پناہ مانگنا بھی واجباتِ وقت میں سے ہے۔ اور شیاطین کی دو قسمیں ہیں، اوّل شیاطینِ جن یہ ابلیس اور اس

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کی ذُریت ہے۔ دوم شیطانِ انس، یہ ظالم اور ان کے ہم نوا ہیں۔ فقرۂ اوّل مین قسم اوّل کی طرف اور ثانی میں ثانی کی طرف اشارہ ہے اور قوتِ وہمیہ جو آدمی کی سرشت میں رکھی گئی ہے اور اسے شیطان عالم انفس کہا جاتا ہے، یہ شیطان عالم آفاق کا نمونہ ہے کہ عقل قویٰ اور آلات شعور پر تسلط رکھتی ہے البتہ جو عقل نورِ یقین سے منوّر اور مصفا ہو اس پر اس کا تسلط نہیں، حکم: "ان عبادی لیس لک علیھم سلطان" پس یہ قوت معدوم کو موجود کی شکل میں اور باطل کو حق کے لباس میں پیش کرنے کی خوگر ہے۔ اس اسے استعاذہ ضروری ہے، ماسوا اللہ کا خوف زائل ہونے کی بجز دفعِ وہم کے کوئی صورت نہیں۔ یہ بھی درحقیقت استعاذہ از شرِ نفس کی فرع ہے، جیسا کہ فقرۂ اوّل میں ذکر ہوا۔

"فان تولوا فقل حسبی اللہ لَا الٰہ الّا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم" یہ قرآن مجید کی ایک آیت ہے جس میں حق تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "پس اگر کافر لوگ منہ پھیر لیں، حق کی جانب متوجہ نہ ہوں اور اس کے قبول کرنے سے پہلوتہی کریں، تو اے محمد! اے محبوب! اے میرے محفوظ و معصوم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دیں: "حسبی اللہ" اللہ مجھے کافی ہے، "لَا الٰہ الّا ھو" اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، "علیہ توکلت" میں نے اپنا تمام کاروبار اسی کے سپرد کر دیا، اس کو اپنا کارساز بنالیا، "وھو رب العرش العظیم" وہ عرشِ عظیم کا مالک ہے، جس سے عظیم تر اور بالاتر عالم اجسام میں کوئی مخلوق پیدا نہیں کی گئی۔

سیاقِ کلام چونکہ جباروں اور قہاروں کے دفع کرنے اور ان کے خوف و اندیشہ کو دُور کرنے میں تھا اور اس کی اصل اور مادّہ ہے عظمت و قہرِ خداوندی کا مشاہدہ کرنا اس لئے مقطع کلام مطلع کے طرز پر لایا گیا اور بات کو عظمت پر ختم کیا گیا، اگر اَصحابِ حفظ اور اَربابِ دعوت احاطہ عرشِ الٰہی کا مراقبہ مع ملاحظہ اس اضافت کے کریں تو حفظ و صیانت میں زیادہ دخیل ہوگا۔

چنانچہ قطبِ وقت شیخ ابوالحسن شاذلی رحمہ اللہ نے حزب البحر میں (جو کہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا ہے اور حفاظت و نگہداشت کے باب میں تریاقِ اکبر ثابت ہوا ہے) فرمایا: "سقر العرش مسبول علینا وعین اللہ ناظرۃ الینا وبحول اللہ لَا یقدر احد علینا، واللہ من ورائھم محیط" یعنی پردۂ عرش ہم پر لٹکا ہوا ہے اور عنایت و عصمتِ الٰہی کی نظر ہماری طرف نگراں ہے، پھر قوتِ الٰہی کے ساتھ ہم پر کسی کو قدرت نہ ہوگی، اس کی قوت سب کو محیط ہے کہ اس قدرت کے احاطے سے باہر نکلنے کا راستہ محال ہے۔

فائدہ:... مشائخِ شاذلیہ قدس اللہ اسرارہم نے مریدوں کو اس دُعا کے پڑھنے کی وصیت فرمائی ہے، یعنی: "حسبی اللہ لَا اِلٰہ الّا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم" اور ان کا ارشاد ہے کہ اگر کوئی

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

شخص صرف یہی وظیفہ اختیار کئے ہوئے ہو تو اس کو تمام وظائف سے کفایت کرے گا۔ ان کا یہ بھی ارشاد ہے کہ اگر اس دُعا کے پڑھنے میں فہم و حضور نہ ہو تب بھی مؤثر اور مقبول ہے، اس کی تعداد دس دس مرتبہ بعد نماز صبح و بعد نمازِ مغرب ہے، اگر سات سات مرتبہ پڑھا جائے تو بھی کافی ہے، بلکہ یہ صحتِ روایت سے قریب تر ہے، اس کا خلاصہ حق جل مجدہٗ میں اپنی ذات کا یکسو کرنا اور اِخلاص کا مطلب ہے۔ مع ہذا عظمتِ خداوندی کا مشاہدہ کرنا اور ماسوا سے تبرّیٰ اختیار کرنا اور تدبیر و اختیار سے فارغ ہو جانا، حق تعالیٰ اپنے فضلِ خاص سے ہم کو بھی اس طریقۂ مستقیمہ کی توفیق عطا فرمائیں اور اس پر ثابت قدم رکھیں۔

بعض روایات میں یہ کلمہ بھی دُعائے مذکور (یعنی دُعائے انسؓ) میں مذکور ہے: ''ان ولی اللہ الذی نزل الکتٰب وھو یتولی الصّٰلحین''۔

اس کا ترجمہ یہ ہے: بے شک میرے تمام اُمور کا دوست اور متولّی خدا تعالیٰ ہے، جس نے ایسی کتاب نازل فرمائی جس میں تمام اُمورِ دُنیا و آخرت کی تدبیر ہے، یعنی قرآن مجید، اور وہی نیک لوگوں کے تمام اُمور کو دوست رکھتا ہے اور ان کو تولیت فرماتا ہے۔ اے اللہ! اپنی رحمت سے ہمیں نیک لوگوں میں شامل فرما، آمین!''

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

میّت کے اَحکام

نامحرَم کو کفن دفن کے لئے ولی مقرّر کرنا صحیح نہیں

سوال:... سوال یہ ہے کہ ایک خاتون نے بحالتِ نزع اپنی بڑی بہن کو وصیت کی کہ میرے مرنے کے بعد میرے والی وارث کی حیثیت سے دُولہا بھائی میری موت مٹی کریں، وغیرہ وغیرہ۔ چنانچہ حسبِ وصیتِ مرحومہ، اس کے بہنوئی نے اس پر عمل آوری کردی۔ لیکن اس وصیت کا شریکِ غم مستورات میں چرچا ہے کہ ایک خوشحال شوہر اور کھاتے پیتے جوان لڑکوں اور حقیقی بھائیوں اور بزرگوں کی موجودگی میں مرحومہ کو اپنے بہنوئی کو وارث و والی مقرّر کرنا شرعاً جائز ہوسکتا ہے یا نہیں؟ اور آئندہ کبھی یہ صورتِ حال واقع ہو تو بحکمِ شرعی کیا عمل ہونا چاہئے؟ تاکہ جمیع مسلمان اس مسئلے سے واقف ہوکر کسی اُلجھن میں نہ پڑنے پائیں اور دین و ایمان کی سلامتی کے ساتھ میّت کی آخرت بھی بحکمِ الٰہی بخیر ہو۔ مسئلہ محرَم نامحرَم کا ہے، ازراہ کرم اس بارے میں جو حکمِ خداوندی اور اس کے رسولِ مقبول کا ہو، اس سے بالتفصیل آگاہ فرمائیں۔

جواب:... کسی عورت کے ولی اس کے بیٹے یا بھائی ہیں،(۱) بہنوئی ولی نہیں، نہ وارث، اس لئے اس کو ولی مقرّر کرنا غلط ہے، البتہ اگر وہ نیک دین دار اور شرعی مسائل سے واقف ہے تو یہ وصیت کرنا کہ وہ کفن دفن کی نگرانی کرے، یہ دُرست ہے۔

جس میّت کا مذہب معلوم نہ ہو، اُسے کس طرح کفن دفن کریں گے؟

سوال:... اگر کسی کو راہ میں ایک لاش ملتی ہے (عورت یا مرد) اور لاش کے مذہب کے بارے میں معلوم نہیں ہے، تو اسے ایک مسلمان کیسے دفنائے گا؟

جواب:... اگر کسی مسلمان ملک میں ہے تو اس کو مسلمان ہی سمجھا جائے گا، اگر کوئی علامت اس کے غیر مسلم ہونے کی نہ ہو، لہٰذا اس کا کفن اسلام کے مطابق ہوگا۔ اور اگر اس کے غیر مسلم ہونے کی کوئی واضح علامت موجود ہے (مثلاً اس عورت کے ماتھے پر تلک

---

(۱) وأقرب الأولياء إلى المرأة الإبن ثم إبن الإبن وإن سفل ثم الأب ..... ثم الأخ لأب وأم ...إلخ. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۲۸۳، الباب الرابع فی الأولیاء، کتاب النکاح، طبع رشیدیه کوئٹه).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

ہے، جو اس کے ہندو ہونے کی علامت ہے) تو اس کو غیر مسلم سمجھا جائے گا۔ (۱)

اگر عورت کہیں مردہ پائی جائے تو اس کے مسلمان ہونے کی کیا نشانی ہے؟

سوال:... ایک مسلمان عورت مردہ حالت میں پائی جاتی ہے، تو اس عورت کی مسلمان ہونے کی نشانی کیا ہے؟

جواب:... جس علاقے میں وہ عورت ملی ہے، اگر وہ مسلمانوں کا علاقہ ہے تو یہ عورت مسلمان ہے، اور اگر غیر مسلموں کا علاقہ ہے تو اس عورت کو غیر مسلم تصور کیا جائے گا۔ البتہ اگر کوئی اور علامت اس کے مسلمان یا غیر مسلم ہونے کی نمایاں ہو، تو اس پر عمل کیا جائے گا۔ (۲)

مردہ پیدا شدہ بچے کا کفن دفن

سوال:... میرے ایک دوست کے یہاں ایک بچہ ماں کے پیٹ سے مردہ پیدا ہوا، ہم نے سنا ہوا ہے کہ اس کو غسل وغیرہ نہیں دینا چاہئے اور اسے کسی سفید کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دینا چاہئے، میرے دوست نے ایک مسجد کے پیش اِمام صاحب سے معلوم کیا کہ اس کو کہاں دفن کرنا چاہئے؟ مولوی صاحب نے یہ بتایا کہ اس بچے کو قبرستان کے باہر دفن کیا جائے۔ از رُوئے شرع آپ سے درخواست ہے کہ اس مسئلے میں آپ ہماری رہنمائی فرمائیں۔

بچے کو غسل دینا چاہئے یا نہیں؟

بچے کا نام بھی رکھا جانا ضروری ہے یا نہیں؟

بچے کو قبرستان کے اندر دفن کیا جائے یا باہر کسی اور جگہ؟

جواب:... جو بچہ مردہ پیدا ہو، اسے غسل دینے اور اس کا نام رکھنے میں اختلاف ہے، ہدایہ میں اسی کو مختار کہا ہے کہ غسل دیا جائے اور نام رکھا جائے، البتہ اس کا جنازہ نہیں، بلکہ کپڑے میں لپیٹ کر قبرستان میں دفن کر دیا جائے، قبرستان سے باہر دفن کرنا غلط ہے۔ (۳)

---

(۱) (فروع) لو لم يدر أمسلم أم كافر ولا علامة فإن في دارنا غسل وصلى عليه وإلا لا (قوله فإن في دارنا ...إلخ) أفاد بذكر التفصيل في المكان بعد إنتفاء العلامة أن العلامة مقدمة وعند فقدها يعتبر المكان في الصحيح لأنه يحصل به غلبة الظن كما في النهر عن البدائع وفيها ان علامة المسلمين أربعة الختان والخضاب ولبس الثواب وحلق العانة. (رد المحتار مع الدر المختار ج:۲ ص:۲۰۰، باب صلاة الجنازة)، ومن لا يدرى أنه مسلم أو كافر فإن كان عليه سيما المسلمين أو في بقاع دار الإسلام يغسل وإلا فلا. (فتاوىٰ عالمگيرية ج:۱ ص:۱۵۹، كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون في الجنائز).

(۲) إن كان للمسلمين علامة يعرفون بها يميز بينهم وإن لم تكن علامة إن كانت الغلبة للمسلمين يصلى على الكل ..... وإن كانت الغلبة للمشركين فإنه لا يصلى على الكل ...إلخ. (عالمگيرية ج:۱ ص:۱۵۹، الباب الحادى والعشرون في الجنائز، كتاب الصلاة).

(۳) ومن لم يستهل أدرج في خرقة وحفر لبنى آدم ولم يصل عليه لما روينا ويغسل في غير ظاهر من الرواية لأنه نفس من وجه وهو المختار. (هداية ج:۱ ص:۱۸۱، باب الجنائز، وأيضًا في درالمختار مع رد المحتار ج:۲ ص:۲۲۸).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

میّت کے پاس قرآنِ کریم کی تلاوت کرنا

سوال:... اگر کسی شخص کا انتقال ہوگیا ہے اور اس کی میت جب تک گھر میں موجود ہوتی ہے، تو اس جگہ تلاوتِ قرآن شریف کرنی چاہئے یا نہیں؟

جواب:... میت جس کمرے میں ہو اس کے بجائے دُوسرے کمرے میں تلاوت کی جائے، البتہ غسل کے بعد میت کے پاس پڑھنے میں بھی مضائقہ نہیں۔ (۱)

مرنے والے کو کلمے کی تلقین کرنا

سوال:... قریب الموت ورثا کا مریض کو کلمہ طیبہ پڑھنے کی تلقین کرنا یا خود بآواز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب:... مرنے والے کو کلمہ شریف کی تلقین کرنے کا حکم ہے، اور تلقین کا مطلب یہ ہے کہ اس کے پاس اتنی اُونچی آواز سے کلمہ شریف پڑھا جائے کہ وہ سن لے، تاکہ اس کو بھی کلمہ پڑھنے کی ترغیب ہو۔ لیکن خود اس کو کلمہ پڑھنے کے لئے نہ کہا جائے۔ (۲)

غسلِ میّت کے لئے پانی میں بیری کے پتے ڈالنا

سوال:... اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ مردہ جسم کو غسل دیتے وقت لوگ پانی میں بیری کے پتے ڈالتے ہیں، براہِ مہربانی اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ ضرور مطلع کریں۔

جواب:... بیری کے پتے ڈالنا سنت سے ثابت ہے۔ (۳)

غسل کے وقت مردہ کو کیسے لٹایا جائے؟

سوال:... گزشتہ دنوں زید کا انتقال ہوگیا، ان کے رشتہ داروں نے میت کو غسل دینے سے پہلے اور اس کے بعد اس کا چہرہ و سر مشرق کی طرف کردیا اور پاؤں مغرب (قبلہ) کی طرف کردیئے، بموجب ان حضرات کے جو اس وقت یہ کہہ رہے تھے کہ یہ عمل اس لئے کیا جاتا ہے کہ میت کا منہ قبلہ کی طرف رہے، ان کا یہ عمل کس حد تک جائز ہے؟ کیا مرنے کے بعد میت کے سر کو مشرق کی طرف اور پیر کو مغرب کی طرف کردینا چاہئے؟

---

(۱) وعبارة الزيلعي وغيره تكره القراءة عنده حتى يغسل ...إلخ. (درمختار مع الشامي ج:۲ ص:۱۹۳)، وأيضًا في العالمگيرية ج:۱ ص:۱۵۷ ويكره قراءة القرآن عنده حتى يغسل كذا في التبيين. الباب الحادي والعشرون، كتاب الصلاة).

(۲) ولقن الشهادتين وصورة التلقين أن يقال عنده في حالة النزع قبل الغرغرة جهرًا أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أنّ محمّدًا رسول الله، ولا يقال له: قل! (عالمگيري ج:۱ ص:۱۵۷، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، كتاب الصلوٰة).

(۳) عن عبدالله بن عباس قال: ان رجلا كان مع النبي صلى الله عليه وسلم فوقصته ناقته وهو محرم فمات، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اغسلوه بماء وسدر. الحديث. (مشكوٰة المصابيح، باب غسل الميت وتكفينه ج:۱ ص:۱۴۳، نسائي ج:۱ ص:۲۶۶، وأيضًا في العالمگيري ج:۱ ص:۱۵۸، وأيضًا في الدر المختار مع الشامي ج:۲ ص:۱۹۶).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... غسل کے لئے مردہ کو تختہ پر رکھنے کی دو صورتیں لکھی ہیں، ایک تو قبلہ کی طرف پاؤں کر کے لٹانا، دُوسرے قبلہ کی طرف منہ کرنا جیسے قبر میں لٹاتے ہیں، دونوں میں سے جگہ کی سہولت کے مطابق جو صورت اختیار کر لی جائے جائز ہے، مگر زیادہ بہتر دُوسری صورت ہے۔ (۱)

میّت کو دوبارہ غسل کی ضرورت نہیں

سوال:... میّت کو غسل دے کر کتنی دیر گھر میں رکھا جا سکتا ہے جبکہ اس کے لواحقین جلدی نہ آسکتے ہوں؟ اگر میّت کو غسل دے کر ایک رات گھر میں رکھا جائے تو کیا دُوسرے دن نمازِ جنازہ سے پہلے اس کو دوبارہ غسل دینا لازم ہوتا ہے؟ کیا شوہر اپنی بیوی کو کندھا دے سکتا ہے اور اس کو لحد میں اُتار سکتا ہے؟ جبکہ کچھ لوگوں کا خیال اس کے برعکس ہے۔

جواب:... ۱: میّت کو جلد سے جلد دفن کرنے کا حکم ہے، لواحقین کے انتظار میں رات بھر اٹکائے رکھنا بہت بُری بات ہے۔ (۲)

۲:... ایک بار غسل دینے کے بعد غسل دینے کی ضرورت نہیں۔ (۳)

۳:... شوہر کا بیوی کے جنازے کو کندھا دینا جائز ہے۔ (۴)

۴:... اگر عورت کے محرم موجود ہوں تو لحد میں ان کو اُتارنا چاہئے، اور اگر محرم موجود نہ ہوں یا کافی نہ ہوں تو لحد میں اُتارنے میں شوہر کے شریک ہونے میں کوئی حرج نہیں۔ (۵)

---

(۱) وكيفية الوضع عند بعض أصحابنا الوضع طولًا كما في حالة المرض إذا أراد الصلاة بإيماء ومنهم من اختار الوضع كما يوضع في القبر والأصح يوضع كما تيسر كذا في الظهيرية. (عالمگيري، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز الفصل الثاني في الغسل ج: ۱ ص: ۱۵۸، وأيضًا بدائع ج: ۱ ص: ۳۰۰، وأيضًا في الدر مع الرد ج: ۲ ص: ۱۹۵).

(۲) عن عبدالله بن عمر: إذا مات أحدكم فلا تحبسوه وأسرعوا به إلى قبره ...إلخ. (مشكوة ج: ۱ ص: ۱۴۹)، (وفي المرقاة) فلا تحبسوه أي لا تؤخروا دفنه من غير عذر قال ابن الهمام يستحب الإسراع بتجهيزه كله من حين يموت (وأسرعوا به إلى قبره) هو تاكيد واشارة إلى سنة الإسراع في الجنازة. (مرقاة ج: ۲ ص: ۳۸۱. باب دفن الميت، طبع بمبئي)، وأيضًا ويستحب ان يسرع في جهازه لما روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال: عجلوا بموتاكم فإن يك خيرًا قدمتموه إليه، وإن يك شرًا فبعدًا لأهل النار، ندب النبي صلى الله عليه وسلم إلى التعجيل ونبه على المعنىٰ. (بدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۲۹۹، فصل وأما صلاة الجنازة، طبع ايچ ايم سعيد)، وإذا يتيقن موته يعجل بتجهيزه إكرامًا له لما في الحديث وعجلوا به فإنه لا ينبغي لجيفة مسلم ان تحبس بين ظهراني أهله. (مراقي الفلاح على هامش الطحطاوي ص: ۳۰۹، باب أحكام الجنائز، طبع مير محمد كتب خانه)، ويبادر إلى تجهيزه ولا يؤخر ...إلخ. (عالمگيري ج: ۱ ص: ۱۸۷، وأيضًا في الدر مع الرد ج: ۲ ص: ۱۹۳).

(۳) ولا يعيد غسله ولا وضوءه. (عالمگيري ج: ۱ ص: ۱۵۸، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، وأيضًا في الدر مع الرد ج: ۲ ص: ۱۹۷، وأيضًا بدائع ج: ۱ ص: ۳۰۱).

(۴) سن في حمل الجنازة أربعة من الرجال ...إلخ. (هندية ج: ۱ ص: ۱۶۲، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون).

(۵) وذوالرحم المحرم أولىٰ بإدخال المرأة من غيرهم كذا في الجوهرة النيرة وكذا ذوالرحم غير المحرم أولىٰ من الأجنبي فإن لم يكن فلا بأس للأجانب وضعها كذا في البحر الرائق. (هندية ج: ۱ ص: ۱۶۶، كتاب الصلاة، الجنائز).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

میّت کو غسل دیتے وقت زخم سے پٹی اُتار دی جائے

سوال:... ایک شخص زخمی تھا، زخم پر مرہم پٹی باندھی ہوئی تھی، پھر اسی حالت میں انتقال ہوگیا، اب اس میّت کو غسل دیتے وقت وہ مرہم پٹی اُتار دی جائے گی یا کہ اسی حالت میں غسل دے کر دفنا دیں گے؟

جواب:... غسل دیتے وقت زخم سے پٹی اُتار دی جائے، کیونکہ اب پٹی کی ضرورت نہیں رہی۔ (۱)

میّت کے مصنوعی دانت نکالنا

سوال:... مسئلہ یہ ہے کہ میں نے چند دانت نکلوائے ہیں اور اب میں فکس دانت لگوانا چاہتا ہوں، اگر سونے کے دانت لگواؤں تو غسل ہوگا یا نہیں؟ اور کیا نماز اَدا ہوگی؟ مزید یہ کہ میّت کے سونے کے دانت نکالنے چاہئیں یا اس کے ساتھ دفن کر دینا چاہئے (یا کوئی اور مصنوعی دانت ہو)؟

جواب:... اگر دُوسرے دانت خراب ہوجاتے ہوں تو سونے کے دانت لگانا جائز ہے، (۲) اور ان کے ساتھ (جبکہ ان کو اُتارنا ممکن نہ ہو) غسل اور وضو صحیح ہے۔ میّت کے مصنوعی دانت اگر نکالے جاسکتے ہیں تو ان کو اُتار لینا چاہئے۔

ایکسیڈنٹ کی صورت میں غسل میّت

سوال:... ہمارے ہاں روہڑی میں ایک ٹرک کی ٹکر ایک گدھا گاڑی سے ہوگئی، جس کے نتیجے میں گاڑی بان ہلاک ہوگیا، جب اس کی میّت گھر پہنچی تو وہاں کے اِمامِ مسجد نے اسے بغیر غسل دیئے دفنا دیا۔ ٹکر لگنے کی وجہ سے مردہ کے جسم سے خون نکلا اور کافی چوٹیں آئیں، اور اس کا جسم مٹی میں لتھڑا ہوا تھا، اس ساری گندگی سمیت اسے جنازہ پڑھا کر دفنا دیا گیا، یہ مردہ جنگی شہداء کے حکم میں ہے اور اس صورت میں اس کا جنازہ ہوگیا؟ اگر نہ ہوا تو اَب کیا کرنا چاہئے؟

جواب:... اس کو غسل دینا ضروری تھا، اور غسل کے بغیر اس کا جنازہ صحیح نہیں تھا، مگر اَب کچھ نہیں ہوسکتا۔ ایسا شخص جنگ میں

---

(۱) ویجرد المیت إذا اُرید غسله وهٰذا مذهبنا کذا فی الظهیریة. (هندیة ج:۱ ص:۱۵۸)، وأما کیفیة الغسل فنقول یجرد المیت إذا أُرید غسله عندنا ..... أن المقصود من الغسل هو التطهیر ومعنی التطهیر لا یحصل بالغسل وعلیه الثواب لتنجس الثوب بالغسالات التی تنجست بما علیه من النجاسات الحقیقیة وتعذر عصره. (البدائع الصنائع ج:۱ ص:۳۰۰، فصل وأما بیان کیفیة الغسل ما جاز لعذر بطل بزواله، شرح المجلة لرستم باز اللبنانی ج:۱ ص:۳۰، المادة:۲۳، المقالة الثانیة، طبع مکتبة حبیبیه کوئٹه).

(۲) وفی التتارخانیة وعلی هٰذا الإختلاف إذا جدع أنفه أو أذنه أو سقط سنّه فأراد أن یتخذ سنًّا أخرًا فعند الإمام یتخذ ذٰلک من الفضة فقط وعند محمد من الذهب أیضًا. (شامی ج:۶ ص:۳۶۲)، ما جاز لعذر بطل بزواله. (شرح المجلة ج:۱ ص:۳۰، المادة:۲۳، المقالة الثانیة).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

شہید ہونے والوں کے حکم میں نہیں۔ (۱)

کیا شوہر بیوی کو اور بیوی شوہر کو غسل دے سکتی ہے؟

سوال:... میّت کو غسل کون دے سکتا ہے؟ بیوی شوہر کو یا شوہر بیوی کو غسل دے سکتے ہیں؟

جواب:... بیوی شوہر کو غسل دے سکتی ہے، مگر شوہر بیوی کو غسل نہیں دے سکتا۔ (۲) مرد، مرد کو غسل دیں، اور عورتیں، عورت کو۔ اگر مرد کو غسل دینے والا کوئی مرد نہ ہو، یا عورت کو غسل دینے والی کوئی عورت نہ ہو، تو تیمّم کرا دیا جائے۔ (۳)

ہیجڑہ کو غسل کون دے گا؟

سوال:... ہمارے گاؤں میں ہیجڑہ عرصہ دراز سے رہتا ہے، موت تو آنی ہے، اگر یہ فوت ہو جائے تو اس کو مرد یا عورت غسل دے سکتی ہے؟ اور کیا اس کی نمازِ جنازہ ہو سکتی ہے؟

جواب:... اس کو غسل نہیں دیا جائے گا، اگر اس کا کوئی محرَم ہو تو اس کو تیمّم کرا دے، اور اگر کوئی محرَم نہ ہو تو اَجنبی آدمی ہاتھوں پر کپڑا لپیٹ کر اس کو تیمّم کرا دے۔ یہ تیمّم غسل کے قائم مقام ہوگا، اور نمازِ جنازہ اس کی پڑھی جائے گی۔ (۴)

---

(۱) لو مات حتف أنفه أو تردى من موضع أو إحتراق بالنّار أو مات تحت هدم أو غرق لا يكون شهيدًا أى فى حكم الدنيا وإلّا فقد شهد رسول الله صلى الله عليه وسلم للغريق وللحريق والمبطون والغريب بأنّهم شهداء فينالون ثواب الشهداء۔ (بحر الرائق باب الشهيد ج:۲ ص:۱۹۶)، وعامة مشائخنا قالوا: أنّ بالموت يتنجس الميت لما فيه من الدم المسفوح كما يتجنس سائر الحيوانات ..... إلّا أنه إذا غسل يحكم بطهارته كرامة له۔ (البدائع الصنائع ج:۱ ص:۲۹۹، فصل والكلام فى الغسل)، الصلاة على الجنازة فرض كفاية ..... وشرطها إسلام الميت وطهارته ما دام الغسل ممكنًا وإن لم يمكن بأن يدفن قبل الغسل ولم يمكن إخراجه إلّا بالنبش تجوز الصلاة على قبره للضرورة۔ (الفتاوى الهندية ص:۱۶۳، الفصل الخامس فى الصلاة على الميت، كتاب الصلاة، باب الجنائز)، ولو صلّى عليه بلا غسل ودفن وأهيل عليه التراب تعاد لفساد الأولى، وقيل تنقلب الأولى صحيحة لتحقق العجز فلا تعاد. (حلبى كبير ص:۵۸۳، طبع سهيل اكيڈمى لاهور)۔

(۲) ويغسل الرجال الرجال والنساء النساء ولا يغسل أحدهما الآخر ..... ويجوز للمرأة أن تغسل زوجها إذا لم يحدث بعد موته ما يوجب البينونة ..... وأما هو فلا يغسلها عندنا كذا فى السراج الوهاج ..... إذا كان للمرأة محرم ييممها باليد وأمّا الأجنبى فبخرقة على يده ..... ويغض بصره عن ذراعيها وكذا الرجل فى امرأته إلّا فى غض البصر ...الخ۔ (الفتاوى الهندية ج:۱ ص:۱۶۰، باب الجنائز، الفصل الثانى فى الغسل)۔ والمرأة تغسل زوجها ..... بخلافه أى الرجل فإنه لا يغسل زوجته لانقطاع النكاح، وإذا لم توجد امرأة لتغسيلها ييممها أى زوجها بخلاف الأجنبى أى فإنه يلف يده بخرقة ويممها مع كف بصره عن ذراعيها۔ (مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى ص:۳۱۳، باب أحكام الجنائز، طبع مير محمد كتب خانه)۔

(۳) لو مات امرأة مع الرجال تيمموها كعكسه بخرقة، وإن وجد ذو رحم محرم تيمم بلا خرقة۔ (نور الإيضاح مع مراقى الفلاح، كتاب الصلاة، باب أحكام الجنائز ص:۵۷۲)۔ أيضًا: ماتت بين رجال أو هو بين نساء ييممه المحرم، فإن لم يكن فالأجنبى بخرقة۔ (الدر المختار، باب الجنائز ج:۲ ص:۲۰۱، طبع ايچ ايم سعيد كراچى)۔

(۴) جرد عن ثيابه إن لم يكن خنثى ..... وإلّا بأن كان خنثى يمم وقيل يغسل فى ثيابه ...الخ۔ (حاشية الطحطاوى على المراقى ص:۳۱۰، باب أحكام الجنائز، وأيضًا عالمگيرى ج:۱ ص:۱۶۰، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

میّت کے لئے دو دفعہ غسل کی ضرورت نہیں

سوال:... میری پھوپھی زاد بہن جن کا اِنتقال زچگی کے بعد ہوا تھا، اور اب تین سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ مرنے سے ایک دن قبل اس نے مجھ سے کہا تھا کہ اگر میرا اِنتقال ہو جائے تو مجھے دو مرتبہ غسل دیا جائے۔ دُوسرے دن اس کا اِنتقال ہو گیا۔ تو میں غسل دینے والی خاتون کو یہ بات بتانا بالکل بھول گئی، اب میں یہ معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ مجھے اس کا کوئی گناہ ہوگا یا نہیں؟ اور دُوسری بات یہ کہ اس نے دو دفعہ غسل کا کیوں کہا تھا؟ اور یہ کہ مردے کو کسی وجہ سے دو مرتبہ غسل دیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ ہم نے تو یہ ہی سنا ہے کہ کئی ناپاکیاں بھی ہوں تو ایک ہی غسل سے پاک ہو جاتے ہیں، جواب دے کر اُلجھن و پریشانی دُور کریں۔

جواب:... دو دفعہ غسل کی ضرورت نہیں تھی، ایک ہی دفعہ کا غسل تمام ناپاکیوں کے لئے کافی ہو جاتا ہے، اس مرحومہ نے کسی سے یوں ہی سن لیا ہوگا، اسے مسئلے کا علم نہیں ہوگا۔ (۱)

غسل دینے والے کو اُجرت دینا

سوال:... میت کو جو آدمی غسل دیتا ہے، وہ کوئی باہر کا آدمی ہو یا برادری یا ورثاء میں سے نہ ہو، تو کیا اس کو کچھ دیا جائے یا ہیں؟ ہمارے گاؤں کے رِواج کے مطابق صابن اور خوشبو اور میت کے کپڑے یا نئے کپڑے غسل دینے والا لے جاتا ہے۔

جواب:... غسل وارثوں کو دینا چاہئے، لیکن اگر وہ اُجرت دے کر کسی سے غسل دِلوائیں تو جائز ہے۔ (۲)

میّت کو غسل دینے والے پر غسل واجب نہیں ہوتا

سوال:... ایک شخص جو اپنے آپ کو جماعت المسلمین کا ممبر کہتا ہے، اس نے ایک شخص کو کسی میت کے غسل دینے سے اس لئے منع کیا کہ غسل دینے کے بعد اس پر غسل واجب ہوگا، اور بغیر غسل کئے وہ نمازِ جنازہ نہیں پڑھ سکے گا۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا میت کو غسل دینے والے شخص پر خود غسل کرنا واجب ہو جاتا ہے یا نہیں؟

جواب:... جو شخص میت کو غسل دے، اس پر غسل واجب نہیں، البتہ مستحب ہے کہ غسل کرے، اور یہ ائمہ اربعہ (امام ابوحنیفہؒ،

---

(۱) وما خرج منه غسله فقط تنظيفًا ولم يعد غسله ولا وضوءه ...إلخ. (مراقي الفلاح على هامش الطحطاوي ص: ۳۱۱، باب أحكام الجنائز، أيضًا: فتاوىٰ عالمگيري ص: ۱۵۸، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني).

(۲) وأما ما يستحب للغاسل فالأولىٰ أن يكون أقرب الناس إلى الميت، فإن لم يعلم الغسل فأهل الأمانة والورع. (البحر الرائق ج: ۲ ص: ۳۶، باب الجنائز، طبع رشيدية). ويستحب أن يكون أقرب الناس إلى الميت فإن لم يعلم الغسل فأهل الأمانة والورع كذا في الزاهدي. (عالمگيري ج: ۱ ص: ۱۵۹، وأيضًا در مختار ج: ۲ ص: ۲۰۲)، والأفضل أن يغسل الميت مجانًا وإن ابتغى الغاسل الأجر فإن كان هناك غيره يجوز أخذ الأجر ...إلخ. (فتاوىٰ عالمگيري ج: ۱ ص: ۱۶۰، الباب الحادي والعشرون، الفصل الثاني في الغسل، وأيضًا في البحر ج: ۲ ص: ۳۰۴).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

اِمام مالکؒ، اِمام شافعیؒ اور اِمام احمد بن حنبلؒ) کا اجماعی مسئلہ ہے۔[1]

بعض روایات میں آیا ہے کہ جو شخص میت کو غسل دے وہ غسل کرے، اور جو شخص جنازہ اُٹھائے وہ وضو کرے۔[2] (مشکوۃ ص:۵۵) مگر اوّل تو اکابر محدثین نے ان روایات کو کمزور قرار دیا ہے۔ اِمام ترمذیؒ نے اِمام بخاریؒ سے نقل کیا ہے کہ اِمام احمد بن حنبلؒ اور اِمام علی بن المدینیؒ فرماتے ہیں کہ اس باب میں کوئی چیز صحیح نہیں، اور اِمام بخاریؒ کے اُستاذ محمد بن یحییٰ الذہلیؒ فرماتے ہیں کہ اس مسئلے میں مجھے کسی حدیث کا علم نہیں جو ثابت ہو (شرح مہذب ج:۵ ص:۱۸۵)۔[3]

علاوہ ازیں اس روایت میں غسل کا جو حکم دیا گیا ہے وہ استحباب پر محمول ہے، جس طرح جنازہ اُٹھانے سے وضو لازم نہیں آتا، اسی طرح میت کو غسل دینے سے بھی غسل لازم نہیں آتا، بلکہ دونوں حکم استحباب پر محمول ہوں گے۔ چنانچہ اِمام خطابیؒ معالم السنن میں لکھتے ہیں: ”مجھے فقہاء میں کوئی ایسا شخص معلوم نہیں جو غسلِ میت کی وجہ سے غسل کو واجب قرار دیتا ہو، اور نہ ایسا شخص معلوم ہے جو جنازہ اُٹھانے کی وجہ سے وضو کو واجب قرار دیتا ہو، اور ایسا لگتا ہے کہ یہ حکم استحباب کے لئے ہے، بطور استحباب غسل کا حکم دینے کی وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ میت کو غسل دینے والے کے بدن پر چھینٹے پڑ سکتے ہیں، اور کبھی ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ میت کے بدن پر نجاست ہو تو اس کے چھینٹوں سے بدن کے ناپاک ہونے کا احتمال ہے، اس لئے غسل کا حکم دیا گیا تاکہ اگر کہیں گندے چھینٹے پڑے ہوں تو دُھل جائیں“ (مختصر سنن ابی داوٗد للمنذری مع معالم السنن ج:۴ ص:۳۰۵)۔[4]

---

(۱) قال الخطابی لا أعلم أحدًا أوجب الغسل من غسل الميت ..... قال ابن المنذر فی الإشراف رحمه الله قال ابن عمر وابن عباس والحسن البصری والنخعی والشافعی وأحمد واسحاق وأبو ثور وأصحاب الرأی لا غسل علیه۔ (المجموع شرح المهذب ج:۵ ص:۱۸۵، ۱۸۶، باب غسل المیت، طبع دارالفکر بیروت)۔

(۲) عن أبی هریرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: من غسل میتًا فلیغتسل۔ رواه ابن ماجة وزاد أحمد والترمذی وأبو داوٗد: وممن حمله فلیتوضأ۔ (مشکوٰة ج:۱ ص:۵۵، باب الغسل المسنون، کتاب الطهارة)۔

(۳) حدیث أبی هریرة رضی الله عنه هذا رواه أبو داوٗد وغیره وبسط البیهقی رحمه الله القول فی ذکر طرقه وقال التصحیح أنه موقوف علی أبی هریرة قال: وقال الترمذی عن البخاری قال أن أحمد بن حنبل وعلی بن المدینی قالا لا یصح فی الباب شیء، وکذا قال محمد بن یحیی الذهلی شیخ البخاری لا أعلم فیه حدیثًا ثابتًا۔ (شرح المهذب ج:۵ ص:۱۸۵، باب غسل المیت، طبع دار الفکر)۔

(۴) قلت لا أعلم أحدًا من الفقهاء یوجب الإغتسال من غسل المیت، ولا الوضوء من حمله، ویشبه أن یکون الأمر فی ذلک علی الإستحباب، وقد یحتمل أن یکون المعنی فیه: أن غاسل المیت لا یکاد یأمن أن یصیبه نضحٌ من رشاش الغسول، وربما کان علی بدن المیت نجاسة، فإذا أصابه نضحه وهو لا یعلم مکانه کان علیه غسل جمیع البدن، لیکون الماء قد أتی علی الموضع الذی أصابه النجس من بدنه ...إلخ۔ (مختصر سنن أبی داوٗد للمنذری مع معالم السنن ج:۴ ص:۳۰۵، باب فی الغسل من غسل المیت، طبع المکتبة الأثریة، پاکستان)۔ وفی المرقاة المفاتیح: (فلیغتسل) لازالة الرائحة الکریهة التی حصلت له منه، والأمر للإستحباب وعلیه الأکثر للخبر الصحیح لیس علیکم فی میتکم غسل إذا غسلتموه۔ (رواه ابن ماجة) قال أبو داوٗد وهذا منسوخ سمعت أحمد بن حنبل سئل عن غسل المیت قال یجزئه الوضوء کذا فی التصحیح ..... وعلی کل فالأمر هنا للندب إتفاقًا۔ (مرقاة المفاتیح ج:۱ ص:۳۷۱، طبع أصح المطابع بمبئی)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

مردے کو ہاتھ لگانے سے غسل واجب نہیں ہوتا

سوال:... عرض یہ ہے کہ ہمیں ایک اُلجھن درپیش ہے، وہ یہ کہ مردہ اجسام کو ہاتھ لگانے سے غسل واجب ہوتا ہے یا نہیں؟ ہمیں یہ جان کر بھی اطمینان میسر ہوگا کہ دیگر فقہ نے اس مسئلے کے سلسلے میں کیا لکھا ہے؟ اُمید ہے کہ آپ فقہِ حنفی، حنبلی، شافعی اور مالکی سے بھی ہمارے اس مسئلے کا حل بتائیں گے۔

جواب:... جہاں تک مجھے معلوم ہے میّت کو ہاتھ لگانے سے کسی کے نزدیک غسل واجب نہیں ہوتا، ایک حدیث میں ہے کہ: ''جس نے میّت کو غسل دیا وہ غسل کرے، اور جو میّت کو اُٹھائے وہ وضو کرے۔'' اس کی سند میں محدثین کو کلام ہے۔[1] اور فقہائے اُمت نے اس حکم کو استحباب پر محمول کیا ہے، اِمام ابوسلیمان خطابیؒ ''معالم السنن'' میں لکھتے ہیں: ''مجھے کوئی ایسا فقیہ معلوم نہیں جو میّت کو غسل دینے پر غسل واجب ہونے کا، اور میّت کو اُٹھانے پر وضو واجب ہونے کا حکم دیتا ہو۔'' بہرحال مردہ کے جسم کو ہاتھ لگانے کے بعد غسل یا وضو واجب نہیں، صرف ہاتھ دھولینا کافی ہے۔[2]

اگر دورانِ سفر عورت انتقال کر جائے تو اس کو کون غسل دے؟

سوال:... ہم تین افراد ہم سفر تھے، اور ہمارا سفر ریگستان کا تھا، میرے ساتھ میرا ایک شفیق دوست بھی جس کی بیوی کا انتقال ہوگیا، اب آپ یہ بتائیں کہ اس کو کون غسل دے؟

جواب:... عورت کو مرد، اور مردوں کو عورتیں غسل نہیں دے سکتیں۔[3] خدانخواستہ ایسی صورت پیش آجائے کہ عورت کو غسل دینے والی کوئی عورت نہ ہو، یا مرد کو غسل دینے والا کوئی مرد نہ ہو تو تیمّم کرادیا جائے، اگر عورت کا کوئی محرم مرد یا مرد کی کوئی محرم عورت ہو تو وہ تیمّم کرائے، اور اگر محرم نہ ہو تو اجنبی اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر تیمّم کرائے۔ صورتِ مسئولہ میں شوہر کپڑا ہاتھ پر لپیٹ کر تیمّم کرادے۔[4] اس مسئلے کی پوری تفصیل کسی عالم سے سمجھ لی جائے۔

---

(۱) گزشتہ صفحے کے حاشیہ نمبر ۱ تا ۴ ملاحظہ فرمائیں۔

(۲) قلت لَا أعلم أحدا من الفقهاء يوجب الْإغتسال من غسل الميت ولَا الوضوء من حمله. (مختصر سنن أبي داوٗد للمنذري مع معالم السنن ج:۴ ص ۳۰۵)۔

(۳) وأما الغاسل فمن شرطه أن يحل له النظر إلى المغسول فلا يغسل الرجل المرأة ولَا المرأة الرجل ...إلخ. (البحر الرائق ج:۲ ص:۱۸۸، كتاب الجنائز، طبع دار المعرفة، بيروت، وأيضًا في الشامي ج:۲ ص:۱۹۸، طبع سعيد)۔

(۴) وإذا ماتت المرأة في السفر بين الرجال ييممها ذو رحم محرم منها وإن لم يكن لف الأجنبي على يده خرقة ثم ييممها ..... وكذا إذا مات رجل بين النساء تيممه ذات رحم محرم منه أو زوجته أو أمته بغير ثوب وغيرهن بثوب ..... ولَا يغسل الرجل زوجته ...إلخ. (البحر الرائق ج:۲ ص:۱۸۸)، ماتت بين رجال أو هو بين نساء يممه المحرم، فإن لم يكن فالأجنبي بخرقة. (درمختار، كتاب الصلاة، باب الجنائز ج:۲ ص:۲۰۱)، مزید تفصیل کے لئے دیکھئے: بدائع الصنائع، كتاب الصلاة، باب الجنائز ص:۳۰۴ تا ۳۰۶، فصل وأما بيان الكلام فيمن يغسل)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

مرد اور عورت کے لئے مسنون کفن

سوال:... کفن دفن کے لئے جیسا کہ آج کل عام رواج ہے کہ ۲۲ گز لٹھے کا استعمال ہوتا ہے، کیا شرعی طور پر یہ پابندی ضروری ہے؟ اگر نہیں تو صحیح طریقہ کیا ہے؟

جواب:... مرد کے لئے مسنون کفن یہ ہے:

۱:... بڑی چادر، پونے تین گز لمبی، سوا گز سے ڈیڑھ گز تک چوڑی۔

۲:... چھوٹی چادر، اڑھائی گز لمبی، سوا گز سے ڈیڑھ گز تک چوڑی۔

۳:... کفنی یا کرتا، اڑھائی گز لمبا، ایک گز چوڑا۔ (۱)

عورت کے کفن میں دو کپڑے مزید ہوتے ہیں:

۱:... سینہ بند، دو گز لمبا، سوا گز چوڑا۔ (۲)

۲:... اوڑھنی ڈیڑھ گز لمبی، قریباً ایک گز چوڑی، نہلانے کے لئے تہبند اور دستانے اس کے علاوہ ہوتے ہیں۔

کفن کے لئے نیا کپڑا خریدنا ضروری نہیں

سوال:... اگر کوئی کفن کے لئے کپڑا خرید کر رکھے تو کیا اسے ہر سال کفن کے لئے نیا کپڑا دوبارہ خریدنا ہوگا؟ اکثر لوگ یہی کہتے ہیں کہ کفن کا کپڑا صرف ایک سال کے لئے کارآمد ہوتا ہے، اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب:... اس کی کوئی شرعی حیثیت نہیں، کفن کے لئے نیا کپڑا خریدنا بھی ضروری نہیں، دُھلی ہوئی چادروں میں بھی کفن دینا صحیح ہے۔ (۳)

---

(۱) عن ابن عباس رضی الله عنه قال: كفن رسول الله صلى الله عليه وسلم فى ثلاثة أثواب نجرانية. الحلة ثوبان: وقميصه الذى مات فيه. (سنن أبى داوٗد، كتاب الجنائز، باب فى الكفن ج:۲ ص:۹۳، طبع إمدادية ملتان). قوله وكفنه سنة إزار وقميص ولفافة لحديث البخارى كفن رسول الله صلى الله عليه وسلم فى ثلاثة أثواب سحولية. (البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ج:۲ ص:۱۸۹، طبع دار المعرفة، بيروت، وأيضًا عالمگيرى، الفصل الثالث فى التكفين، الباب الحادى والعشرون ج:۱ ص:۱۶۰، طبع رشيديه، درمختار ج:۲ ص:۲۰۲ طبع سعيد).

(۲) عن رجل من بنى عروة بن مسعود يقال له داوٗد وقد ولدته أمّ حبيبة بنت أبى سفيان زوج النبى صلى الله عليه وسلم أن ليلى بنت قانف الثقفية قالت: كنت فيمن غسل أمّ كلثوم ابنة رسول الله صلى الله عليه وسلم عند وفاتها، فكان أوّل ما أعطانا رسول الله صلى الله عليه وسلم الحقاء، ثم الدرع، ثم الخمار، ثم الملحفة، ثم ادرجت بعد فى الثوب الآخر ورسول الله صلى الله عليه وسلم جالس عند الباب ومعه كفنها يناولناها ثوبًا ثوبًا. (سنن أبى داوٗد، كتاب الجنائز، باب فى كفن المرأة ج:۲ ص:۹۴، طبع إمدادية ملتان). (قوله وكفنها سنة درع وإزار ولفافة وخمار) وخرقة تربط بها ثدياها لحديث أمّ عطية أنّ النبى صلى الله عليه وسلم أعطى اللواتى غسلن ابنته خمسة أثواب. (البحر الرائق ج:۲ ص:۱۹۰ كتاب الجنائز، طبع دار المعرفة، بيروت، وأيضًا درمختار ج:۲ ص:۲۰۳، كتاب الجنائز).

(۳) وفى المجتبى: والجديد والخلق فيه سواء بعد أن يكون نظيفًا من الوسخ والحدث ...إلخ. (البحر الرائق ج:۲ ص:۱۸۹، كتاب الجنائز، طبع دار المعرفة، وأيضًا فى الهندية ج:۱ ص:۱۶۱، فصل فى التكفين، طبع رشيديه).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کفن میں سلے ہوئے کپڑے استعمال کرنا خلافِ سنت ہے

سوال:... جب کوئی عورت یا مرد وفات پا جاتے ہیں، ان کے لئے سلے سلائے کپڑے جو وہ زندگی میں پہنتے تھے، گھر میں موجود ہوتے ہیں، اس کے باوجود مزید رقم خرچ کر کے کفن خریدا اور سلوایا جاتا ہے، کیا پاجامہ قمیص یا شلوار قمیص میں دفن کیا جا سکتا ہے؟

جواب:... کفن میں سلے ہوئے کپڑے استعمال نہیں ہوتے، سلے ہوئے کپڑے کفن میں استعمال کرنا خلافِ سنت ہے۔ (۱)

عام لٹھے کا کفن تیار رکھ سکتے ہیں لیکن اس پر آیات یا مقدس نام نہ لکھیں

سوال:... کیا مسلمان زندہ ہوتے ہوئے اپنے لئے کفن خرید کر رکھ سکتا ہے؟ اور اس پر قرآنی آیتیں یا پھر مقدس نام وغیرہ لکھ سکتا ہے؟ اور کفن اچھے سے اچھا لوں یا صرف لٹھے کا؟ کفن اپنے لئے ماں باپ، بہن بھائی کے لئے بھی لے سکتا ہوں یا کہ نہیں؟

جواب:... ۱: کفن تیار رکھنا درست ہے۔ (۲)

۲:... کفن پر آیتیں یا مقدس نام لکھنا صحیح نہیں، اس سے آیاتِ مقدسہ کی اور پاک ناموں کی بے حرمتی ہوگی۔ (۳)

۳:... مرنے والا جس قسم کے کپڑے زندگی میں جمعہ اور عیدین کے لئے پہنا کرتا تھا اور عورت اپنے میکے جانے کے لئے جیسے کپڑے پہنا کرتی تھی، اس معیار کے کپڑے کفن میں استعمال کرنے چاہئیں، (۴) مگر حکم یہ ہے کہ میت کو سفید رنگ کے کپڑے میں کفن

---

(۱) (وكفنه سنة إزار وقميص ولفافة) لحديث البخاري ..... والإزار واللفافة من القرن إلى القدم والقرن هنا بمعنى الشعر واللفافة هي الرداء طولًا ..... والقميص من المنكب إلى القدم بلا دحاريص لأنها تفعل في قميص الحي ليتسع أسفله للمشي وبلا جيبٍ ولا كمين ولا يكف أطرافه ...إلخ. (البحر الرائق ج:۲ ص:۱۸۹، كتاب الجنائز، طبع دار المعرفة، بيروت، رد المحتار، كتاب الصلوٰة، باب الجنائز ج:۲ ص:۲۰۲، طبع سعيد).

(۲) عن سهل أن امرأة جائت النبي صلى الله عليه وسلم ببردة منسوجة فيها حاشيتها تدرون ما البردة قالوا الشملة قال نعم قالت نسجتها بيدي فجئت لأكسوكها فأخذها النبي صلى الله عليه وسلم محتاجًا إليها فخرج إلينا وانها إزارة فحسنها فلان فقال اكسنيها ما أحسنها، فقال القوم: ما أحسنت لبسها النبي صلى الله عليه وسلم محتاجًا إليها ثم سالته وعلمت أنه لا يرده قال: إني والله ما سألته لألبسه وإنما سألته لتكون كفني، قال سهل. فكانت كفنه. (صحيح البخاري، كتاب الجنائز، باب من استعد الكفن في زمن النبي صلى الله عليه وسلم فلم ينكر عليه، ج:۱ ص:۱۷۰، طبع قديمي، ابن ماجة ص:۲۵۴، طبع قديمي). والذي ينبغي أن لا يكره تهيئه نحو الكفن ...إلخ. (قوله والذي ينبغي إلخ) كذا قاله في شرح المنية، وقال لأن الحاجة إليه متحققة غالبًا. (درمختار مع رد المحتار ج:۲ ص:۲۴۴، باب الجنائز، كتاب الصلاة).

(۳) وقد أفتى ابن الصلاح بأنه لا يجوز أن يكتب على الكفن يٰسٓ والكهف ونحوهما خوفًا من صديد الميت ..... وقدمنا قبيل باب المياه عن الفتح أنه تكره كتابة القرآن وأسماء الله تعالىٰ على الدراهم والمحاريب والجدران وما يفرش وماداك إلا لإحترامه وحشية وطينه ونحوه مما فيه إهانة فالمنع هنا أولىٰ ما لم يثبت عن المجتهد أو ينقل فيه حديث ثابت. (شامي ج:۲ ص:۲۴۶، ۲۴۷، باب الجنائز).

(۴) ويكفن بكفن مثله وهو أن ينظر إلىٰ مثل ثيابه في الحياة لخروج العيدين وفي المرأة ينظر إلىٰ ما تلبس إذا خرجت إلىٰ زيارة أبويها كذا في الزاهدي. (هندية ج:۱ ص:۱۶۱، كتاب الصلاة، في الشامية ج:۲ ص:۲۰۲، طبع سعيد).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

دفن دیا جائے،[1] اس لئے عام طور سے سفید لٹھے کا کفن استعمال کیا جاتا ہے۔

کفن کا کپڑا تہ کرنے سے حرام نہیں ہوتا

سوال:... یہ بات کہاں تک صحیح ہے کہ مردے کو جو کفن پہنایا جاتا ہے اگر اس کو خرید کر تہہ کرلیا جائے تو یہ مردے کے لئے حرام ہوجاتا ہے۔

جواب:... یہ بالکل مہمل بات ہے۔

آبِ زمزم سے دُھلے ہوئے کپڑے سے کفن دینا جائز ہے

سوال:... آبِ زمزم سے دُھلے ہوئے کپڑے میں کفن دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:... آبِ زمزم سے دُھلے ہوئے کپڑے میں کفن دینا جائز ہے، البتہ اس طرح آبِ زمزم سے کفن دُھونا سلف سے ثابت نہیں، غالباً حصولِ برکت کے لئے لوگوں میں اس کا رواج ہوا۔

کفن زمزم سے دھوکر رکھنا، اپنی قبر کی جگہ مخصوص کرنا

سوال:... اگر کسی شخص نے عالمِ شباب میں اپنے لئے اور اپنی بیوی کے لئے مکہ معظمہ سے کفن خرید کر اس کو آبِ زمزم سے غسل دے کر رکھا، تو کیا یہ بدعت کہلاتی ہے؟ اور اگر مرنے سے پہلے ہی اپنی قبر کھود کر تیار رکھے اور اپنے متعلقین کو یہ تاکید کردے کہ وفات کے بعد مجھے اس جگہ دفن کیا جائے، تو کیا یہ فعل بدعت ہے؟

جواب:... دونوں باتیں جائز ہیں، بدعت نہیں، مگر ذاتی ملکیت کی جگہ میں بنائی جائے، وقف کی جگہ کو روکنا صحیح نہیں۔[2]

مردے کے کفن میں عہد نامہ رکھنا بے ادبی ہے

سوال:... مردے کے کفن میں عہد نامہ ڈالا جاتا ہے، کہتے ہیں کہ اس برکت سے بخشش ہوجاتی ہے، کیا یہ صحیح ہے؟

جواب:... عہد نامہ قبر میں رکھنا بے ادبی ہے، نہیں رکھنا چاہئے۔ درمختار میں ہے کہ: ''اگر میت کی پیشانی پر یا اس کے عمامہ پر یا اس کے کفن پر ''عہد نامہ'' لکھ دیا تو اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ میت کی بخشش فرمادیں گے۔'' لیکن علامہ شامیؒ نے اس کی پُرزور

---

(۱) واجب الأكفان الثياب البيض هكذا في النهاية. (هندية ج: ۱ ص: ۱۶۱، كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون، فصل في التكفين وأيضًا في البخارى، باب الثياب البيض في الكفن، ج: ۱ ص: ۱۶۹).

(۲) ويحفر قبرًا لنفسه وقيل يكره والذى ينبغى أن لا يكره تهيئة نحو الكفن بخلاف القبر. وفي شرحه: لا بأس به، وفي التتارخانية: لا بأس به ويؤجر عليه، هكذا عمل عمر بن عبدالعزيز والربيع بن خيثم وغيرهما، قوله والذى ينبغى ...الخ، كذا قاله في شرح المنية، وقال: لأن الحاجة إليه متحققة غالبًا بخلاف القبر لقوله تعالىٰ وما تدرى نفس بأى أرض تموت. (شامى ج: ۲ ص: ۲۴۴، باب الجنائز، كتاب الصلاة، طبع سعيد).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

تردید کی ہے۔[۱]

مردہ عورت کے پاؤں کو مہندی لگانا جائز نہیں

سوال:... میری والدہ کا انتقال ہوا تو میں ایک مردے نہلانے والی خاتون کو بلا کر لایا، انہوں نے مجھ سے مہندی منگوائی، والدہ کو نہلانے کے بعد انہوں نے والدہ کے پاؤں یعنی دونوں پیروں کے تلوے میں مہندی لگادی، ہمارے گھر والوں نے تو بہت منع کیا، لیکن وہ خاتون مسئلے مسائل بتانے لگیں، مختصراً یہ کہ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کفن میں لپٹی لاش (عورت) کے کیا مہندی پاؤں میں لگانے کا کہیں ذکر آیا ہے یا نہیں؟

جواب:... اس نے غلط کیا، میّت کو مہندی نہیں لگانی چاہئے تھی۔[۲]

کفن پہنانے کے وقت میّت کو کافور لگانا اور خوشبو کی دُھونی دینا چاہئے

سوال:... جیسا کہ آج کل ہم مسلمانوں میں رائج ہے کہ میّت کے پاس اگربتی اور لوبان سلگایا جاتا ہے، نیز قبروں پر بھی اگربتی اور موم بتی وغیرہ لگاتے ہیں، حالانکہ میری معلومات کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آگ سے مُردوں کو تکلیف ہوتی ہے، کیا اَحکام ہیں؟ نیز پھر مُردوں کو کس طرح خوشبو میں بسایا جائے، ہار پھول ڈال کر یا خوشبوئیں بکھیر کر؟ جواب واضح دیجئے گا۔

جواب:... مردے کو کفن پہنانے سے پہلے کفن کو لوبان کی دُھونی دینا مسنون ہے۔[۳]

۲:... میّت کے سر، داڑھی اور پورے بدن کو خوشبو لگانا اور اعضائے سجدہ (پیشانی، ناک، دونوں ہاتھوں، دونوں گھٹنوں اور دونوں قدموں) پر کافور لگانا مستحب ہے۔[۴]

---

(۱) كتب على جبهة الميت أو عمامته أو كفنه عهد نامه يرجى ان يغفر الله للميت، درمختار · وفي الشامية: وقد أفتى ابن الصلاح بأنه لَا يجوز أن يكتب على الكفن يٰسٓ والكهف ونحوهما خوفًا من صديد الميت ..... وقد قدمنا قبيل باب المياه عن الفتح أنه تكره كتابة القرآن وأسماء الله تعالىٰ على الدراهم والمحاريب والجدران وما يفرش وما ذٰلك إلّا لِاحترامه وخشية وطئه ونحوه مما فيه إهانة فالمانع بالأولىٰ ما لم يثبت عن المجتهد أو ينقل فيه حديث ثابت فتأمل. (رد المحتار على الدر المختار ج:۲ ص:۲۴۶، مطلب فيما يكتب علىٰ كفن الميت). الإستفسار · قد تعارف في بلادنا أنهم يلقون علىٰ قبر الصلحاء ثوبًا مكتوبًا فيه سورة الإخلاص هل فيه بأس؟ الإستبشار: هو إستهانة بالقرآن، لأن هٰذا الثوب إنما يلقى تعظيمًا للميت، ويصير هٰذا الثوب مستعملًا مبتذلًا وابتذال كتاب الله من أسباب عذاب الله. (فتاوىٰ لكهنوى ص:۴۰۳).

(۲) قال في القنية: أما التزين بعد موتها لَا يجوز ...إلخ. (البحر الرائق ج:۲ ص:۱۸۷).

(۳) قوله وتجمر الأكفان أولَا وترا لأنه عليه السلام أمر باجمار أكفان إمرأته والمراد به التطيب قبل ان يدرج فيها الميت ...إلخ. (البحر الرائق ج:۲ ص:۱۹۱، كتاب الصلاة، باب الجنائز، طبع دار المعرفة، بيروت).

(۴) قوله وجعل الحنوط علىٰ رأسه ولحيته لأن التطيب سنة ..... والكافور علىٰ مساجده زيادة في تكرمتها وصيانة للميت عن سرعة الفساد وهي موضع سجوده ...إلخ. (البحر الرائق ج:۲ ص:۱۸۷، باب الجنائز). وكذا في الفتاوى العالمگيرية، كتاب الصلاة، الفصل الثالث في التكفين، الباب الحادى والعشرون في الجنائز ج:۱ ص:۱۶۱).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

۳:...میت پر یا قبر پر پھول ڈالنا اور قبروں میں اگربتی سلگانا غلط ہے۔[1]

میّت کے بارے میں عورتوں کی توہم پرستی

سوال:...یہ کہا جاتا ہے کہ لاش کو ہلانا اور اِدھر اُدھر کرنا ٹھیک نہیں، کیونکہ اس سے مردے کو سخت تکلیف ہوتی ہے، اگر اس کو سانس ہو تو سب کو چیر پھاڑ دے۔ میرے محترم بزرگ! نواب شاہ ہی میں ایک اتفاق ہوا، ایک لڑکی کا انتقال ہوا، پتا نہیں غسل دے کر لے کر آئے تو کفن پہنانے کے بعد اس لڑکی کو جس کا انتقال ہوا غسل دینے والی نے اس کی آنکھوں کو کھول کر کاجل لگایا، محترم! ایک غسل والی نہیں، بلکہ نواب شاہ کی جتنی ایسی عورتیں ہیں وہ سب یہ ہی رسم کرتی ہیں، کاجل لگانا اُنگلی سے، ویسے یہ کہاں تک دُرست ہے؟

اگر کسی کے گھر میں کوئی بچہ یا لڑکی لڑکا، عورت مرد، بڈھی بڈھا، عمر رسیدہ یا کسی کی بھی موت واقع ہو جائے، تو عورتیں پرہیز کرتی ہیں کہ ہماری پرہیز یا ہمیں تعویذ ہے، ایسی عورتیں موت والے گھر میں نہیں جاتیں، حتیٰ کہ ان کی دس یا بارہ سال کی لڑکیوں کے بھی پرہیز ہوں گے، اور یہاں تک کہ اس یعنی میت والے گھر کے آگے سے بھی نہیں گزریں گے، خدانہ کرے ان کو میت کی کوئی رُوح چمٹ جائے گی، یہ پرہیز چالیس دن یا اس سے بھی زیادہ چلتا ہے، یہ پرہیز اپنے سگے رشتوں یعنی بھتیجوں بھتیجیوں یا کوئی برادری وغیرہ عزیز رشتہ دار اور پڑوسیوں تک چلتا ہے۔

جواب:...یہ بھی توہم پرستی ہے کہ لاش کو اپنی جگہ سے اِدھر اُدھر نہ کیا جائے، میت کے کاجل یا سرمہ لگانا ممنوع ہے۔[2] بعض عورتیں جو میت والے گھر نہیں جاتیں، اسی طرح زچگی والے گھر سے پرہیز کرتی ہیں، یہ غلط لوگوں کی پھیلائی ہوئی گمراہی ہے، وہ ان کو ایسے تعویذ دیتے ہیں کہ وہ ساری عمر ان کے چکر سے باہر نہ نکل سکیں۔

میّت کے لئے حیلہ اسقاط اور قدم گننے کی رسم

سوال:...ہمارے گاؤں میں جب کوئی فوت ہوتا ہے تو پہلے تو جنازے کی چارپائی جب اُٹھاتے ہیں تو مولوی قدم گنتا ہے، نہ جانے یہ بات صحیح ہے یا کہ نہیں؟ پھر نمازِ جنازہ پڑھ کر ایک دائرہ سا مولوی حضرات بنا کر بیٹھ جاتے ہیں، ہاتھ میں قرآن لے کر جسے حیلہ کے نام سے کہتے ہیں، خدانخواستہ اگر کسی نے حیلہ نہ کیا اپنے فوت ہونے والے حضرات کا تو مولوی حضرات سب سے پہلے فتویٰ

---

(۱) وذكر ابن الحاج في المدخل، أنه ينبغي أن يجتنب ما أحدثه بعضهم من أنهم يأتون بماء الورد فيجعلونه على الميت في قبره، وإن ذلك لم يرو عن السلف رضي الله عنهم فهو بدعة، قال ويكفيه من الطيب ما عمل له وهو في البيت، فنحن متبعون لا مبتدعون فحيث وقف سلفنا وقفنا۔ (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، فصل في حملها ودفنها ص:۳۳۳، طبع مير محمد كتب خانه)۔ واعلم ان النذر الذي يقع للأموات من أكثر العوام وما يؤخذ من الدراهم والشمع والزيت ونحوها إلى ضرائح الأولياء الكرام تقربًا إليهم فهو بالإجماع باطل وحرام ..... وقد ابتلي الناس بذلك لا سيما في هذه الأعصار وقد بسطه العلامة قاسم في شرح درر البحار۔ (درمختار، قبيل باب الإعتكاف ج:۲ ص:۴۳۹، طبع ايچ ايم سعيد)، تفصیل کے لئے دیکھئے: اِختلافِ اُمت اور صراطِ مستقیم ص:۶۹ تا ۷۴۔

(۲) ایضاً۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

لگاتے ہیں: ''اوجی! بغیر حیلہ کے دفن کیا ہے، اس کی بخشش نہیں ہوگی'' کیا یہ حیلہ اسلام میں جائز ہے؟ اس طرح قرآن ساتھ لے کر جانا کیا قرآن کی بھی بے حرمتی نہیں؟

جواب:... مستحب یہ ہے کہ آدمی جنازے کی چارپائی کو چالیس قدم اُٹھائے، پہلے دائیں کندھے پر اگلی جانب کو دس قدم اُٹھائے، پھر دائیں کندھے پر پچھلی جانب کو دس قدم، پھر بائیں کندھے اگلی جانب کو دس قدم، پھر بائیں کندھے پر پائینتی کی جانب کو دس قدم۔[1] ظاہر ہے کہ ہر اُٹھانے والا اپنے قدم گنے گا، مولوی صاحب کا لوگوں کے قدم گننا بے معنی ہے، ہاں اپنے قدم گنے۔

جہاں تک حیلہ اسقاط کا تعلق ہے، جس شکل میں یہ حیلہ آج کل رائج ہے یہ خالص بدعت ہے، اور نہایت قبیح بدعت...![2] اور اس بدعت کے لئے قرآنِ کریم کا استعمال بلاشبہ قرآنِ کریم کی بے حرمتی ہے۔

جنازے کو کندھا دینے کا مسنون طریقہ

سوال:... جب کسی شخص کا جنازہ اس کے گھر سے اُٹھایا جاتا ہے تو اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ لوگ جنازے کو کندھا دیتے ہیں، اور پھر کچھ مخصوص قدم چلنے کے بعد بدل دیتے ہیں، اور کافی دُور تک یہ عمل جاری رہتا ہے، اس عمل کو یہ لوگ ''دہ قدم'' کہتے ہیں، اس عمل (دہ قدم) کی اصل حقیقت کیا ہے؟ ذرا تفصیل سے سمجھایئے، کیونکہ جس علاقے کا میں رہنے والا ہوں، وہاں پر صد فی صد لوگ ایسا کرتے ہیں۔

جواب:... میت کے جنازے کو کندھا دینا مسنون ہے، اور بعض احادیث میں جنازے کے چاروں طرف کندھا دینے کی فضیلت بھی آئی ہے۔

طبرانی کی معجم اوسط میں بہ سندِ ضعیف حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''من حمل جوانب السرير الأربع كفّر الله عنه اربعين كبيرة.''

(مجمع الزوائد ج:۳ ص:۲۶)

ترجمہ:... ''جس شخص نے میت کے جنازے کے چاروں پایوں کو کندھا دیا، اللہ تعالیٰ اسے اس کے

---

(۱) واما نفس السنة فهي ان يأخذ بقوائمها الأربع على طريق التعاقب بأن تحمل من كل جانب عشر خطوات ..... فيحمله على عاتقه الأيمن ثم المؤخر الأيمن على عاتقه الأيمن ثم المقدم الأيسر على عاتقه الأيسر ثم المؤخر الأيسر على عاتقه الأيسر ..إلخ. (فتاوىٰ عالمگيری، كتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الرابع فی حمل الجنازة ج:۱ ص:۱۶۲)، وينبغي أن يحمل من كل جانب عشر خطوات لما روی فی الحديث من حمل جنازة أربعين خطوة كفرت أربعين كبيرة. (البدائع الصنائع، فصل والكلام فی حمله على الجنائزة ج:۱ ص:۳۰۹، البحر ج:۳ ص.۳۳۸).

(۲) عن عائشة رضی الله عنها قالت: قال النبی صلی الله عليه وسلم: من أحدث فی أمرنا هذا ما ليس منه فهو ردّ. (صحيح بخاری، كتاب الصلح، ج:۱ ص:۳۷۰، طبع قديمی). وعرفها (أی البدعة) الشمنیّ بأنها ما أحدث على خلاف الحق المتلقی عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من علم أو عمل أو حال بنوع شبهة واستحسان، وجعل دينًا قويمًا وصراطًا مستقيمًا. (رد المحتار، باب الإمامة، مطلب البدعة خمسة أقسام ج:۱ ص:۵۶۰).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

چالیس بڑے گناہوں کا کفارہ بنادیں گے۔"

اِمام سیوطیؒ نے الجامع الصغیر (ج:۲ ص:۱۷۰) میں بروایت ابنِ عساکرؒ، حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہ حدیث نقل کی ہے۔

فقہائے اُمت نے جنازہ کو کندھا دینے کا سنت طریقہ یہ لکھا ہے کہ پہلے دس قدم تک دائیں جانب کے اگلے پائے کو کندھا دے، پھر دس قدم تک اسی جانب کے پچھلے پائے کو، پھر دس قدم تک بائیں جانب کے اگلے پائے کو، پھر دس قدم تک بائیں جانب کے پچھلے پائے کو، پس اگر بغیر ایذا دہی کے اس طریقے پر عمل ہوسکے تو بہتر ہے۔ (۱)

جنازہ کے لئے کھڑا ہونا؟

سوال:... جب ہمارے قریب سے جنازہ گزر رہا ہو اور ہم بیٹھے ہوئے ہوں تو کیا احتراماً کھڑے ہوجانا چاہئے یا نہیں؟ کیونکہ بعض افراد دُکان میں بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں تو کھڑے ہوجاتے ہیں اور بعض نہیں؟

جواب:... اگر جنازے میں شرکت کرنا مقصود ہو تو کھڑے ہوجانا بہتر ہے، ورنہ کھڑا نہ ہو۔ (۲)

میّت کو دفنانے کے لئے سواری میں لے جانا

سوال:... میّت کو دفنانے کے لئے سواری میں لے جانا چاہئے یا پیدل؟

جواب:... قبرستان دُور ہو تو سواری پر لے جانے کا بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ (۳)

شوہر اپنی بیوی کے جنازہ میں شریک ہوسکتا ہے

سوال:... بعض لوگوں میں یہ بات مشہور ہے کہ بیوی کا جب انتقال ہوجائے تو خاوند نہ تو اپنی بیوی کا منہ دیکھ سکتا ہے، نہ ہی اس کو ہاتھ لگا سکتا ہے، حتیٰ کہ چارپائی کو کندھا بھی نہ دے، اور نمازِ جنازہ میں بھی شریک نہ ہو، قبر میں بھی خاوند بیوی کو نہیں اُتار سکتا، اب آپ ہی مطلع فرمائیں کہ یہ باتیں کہاں تک دُرست ہیں؟ کہتے ہیں بیوی کے انتقال کے بعد خاوند غیر محرم بن جاتا ہے۔

---

(۱) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۱ ملاحظہ فرمائیں۔

(۲) ولا يقوم للجنازة إلا أن يريد أن يشهدها كذا في الإيضاح۔ (هندية، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الرابع في حمل الجنازة)، ولا يقوم أحد للجنازة إذا مرت به، إلا إذا أراد أن يتبعها، وعليه الجمهور، وما ورد في الأحاديث الصحيحة من القيام لها منسوخ بما روى عن علي رضي الله عنه قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم أمرنا بالقيام في الجنازة ثم جلس بعد ذلك وأمرنا بالجلوس۔ رواه أبو داؤد ... إلخ۔ (حلبي كبير، فصل في الجنازة ص:۵۹۳)۔

(۳) أما إذا كان عذر بأن كان المحل بعيدًا يشق حمل الرحال له أو لم يكن الحامل إلا واحد فحمله على ظهره فلا كراهة إذن۔ (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، كتاب الجنائز ص:۳۳۱)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... بیوی کے انتقال کے بعد شوہر اس کا منہ دیکھ سکتا ہے، ہاتھ نہیں لگا سکتا۔[1] جنازہ کو کندھا دے سکتا ہے، نمازِ جنازہ میں بھی شریک ہوسکتا ہے، عورت کو لحد میں اُتارنے کے لئے اس کے محرم رشتہ دار ہونے چاہئیں، اگر وہ نہ ہوں تو دُوسرے لوگ اُتاریں، ان میں شوہر بھی شریک ہوسکتا ہے۔[2] یہ صحیح ہے کہ بیوی کے مرتے ہی دُنیوی اَحکام کے اعتبار سے میاں بیوی کا رشتہ ختم ہوجاتا ہے، اور شوہر کی حیثیت ایک لحاظ سے اجنبی کی ہوجاتی ہے۔[3]

موت کے بعد بیوی کا چہرہ دیکھ سکتا ہے، ہاتھ نہیں لگا سکتا

سوال:... آپ نے ایک صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا ہے: ''شوہر کو بیوی کا چہرہ دیکھنا جائز ہے، اس کے بدن کو ہاتھ لگانا جائز نہیں۔'' آپ سے استدعا ہے کہ قرآن پاک سے کوئی حوالہ یا دلیل مرحمت فرمائیں۔ کیونکہ راقم کے علم میں تو یہ حقیقت ہے کہ حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ کو بعد از انتقال خود غسل دیا تھا، اور اسی طرح حضرت ابوبکر صدیقؓ کے انتقال پر ان کی زوجہ محترمہ نے ان کو غسل دیا تھا، اسی طرح یہ بات تو ضرور پایۂ ثبوت اور دلیلِ شرعی کو پہنچتی ہے کہ بعد از انتقال شوہر کا بیوی کو یا بیوی کا شوہر کو دیکھنا، چھونا وغیرہ نہ صرف یہ کہ جائز ہے، بلکہ غسل دینا افضل ہے۔ صحابہ کرامؓ تو جائز بلکہ بہترین اور افضل افعال اور اعمال انجام دیتے تھے، ہمارے عامۃ المسلمین میں جو یہ باتیں مشہور و مقبول ہیں کہ بعد از انتقال نکاح ٹوٹ جاتا ہے، اور دیکھنا منع ہے یا چھونا منع ہے وغیرہ، وغیرہ، یہ سب باتیں غلط اور بنائے کم علمی و لاعلمی ہیں، اگر میری باتیں غلط ہیں تو برائے مہربانی دلیلِ شرعی مرحمت فرمائیں۔

جواب:... بیوی کے انتقال سے نکاح ختم ہوجاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اس کی بہن سے نکاح کرسکتا ہے، اس لئے شوہر کا بیوی کے مرنے کے بعد اسے ہاتھ لگانا اور غسل دینا جائز نہیں،[4] اور شوہر کے مرنے پر نکاح کے آثار عدّت تک باقی رہتے ہیں، اس لئے بیوی کا شوہر کے مرنے کے بعد اس کو ہاتھ لگانا اور غسل دینا صحیح ہے۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ان کی زوجہ محترمہ کے غسل دینے پر تو

---

(۱) ویمنع زوجها من غسلها ومسها لا من النظر إليها على الأصح. (درمختار مع الشامي، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة ج: ۲ ص: ۱۹۸، طبع ايچ ايم سعيد).

(۲) وذی الرحم المحرم أولٰی بإدخال المرأة من غيرهم وكذا ذو الرحم غير المحرم أولٰی من الأجنبی. (هندية ج: ۱ ص: ۱۶۶، كتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السادس).

(۳) بخلاف ما إذا ماتت المرأة حيث لا يغسلها الزوج لأن هناك انتهى ملك النكاح لإنعدام المحل فصار الزوج أجنبيًا ...إلخ. (البدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۳۰۴، طبع ايچ ايم سعيد)، وأما بيان الكلام فيمن يغسل. (وأيضًا رد المحتار، كتاب الصلاة، باب الجنائز ج: ۲ ص: ۱۹۸، طبع ايچ ايم سعيد).

(۴) ولنا ما روی عن ابن عباس رضی الله عنه أن رسول الله صلی الله عليه وسلم سئل عن امرأة تموت بين رجال فقال يتيمم بالصعيد ولم يفصل بين أن يكون فيهم زوجها أو لا يكون، ولأن النكاح ارتفع بموتها فلا يبقٰی حل المس والنظر كما لو طلقها قبل الدخول ودلالة الوصف انها صارت محرمة على التأبيد والحرمة على التأبيد تنافی النكاح ابتداء وبقاء ولهٰذا جاز للزوج أن يتزوج بأختها وأربع سواها وإذا زال النكاح صارت أجنبية فبطل حل المس والنظر بخلاف ما إذا مات الزوج لأن هناك ملك النكاح قائم ...إلخ. (البدائع الصنائع، فصل وما بيان الكلام فيمن يغسل ج: ۱ ص: ۳۰۵).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کوئی اِشکال نہیں،[1] البتہ حضرت علیؓ کا واقعہ محلِ اِشکال ہے، لیکن اوّل تو اس سلسلے میں تین روایتیں مروی ہیں، ایک یہ کہ حضرت علیؓ نے غسل دیا تھا، دوم یہ کہ اسماء بن عمیسؓ اور حضرت علیؓ نے غسل دیا تھا،[2] سوم یہ کہ حضرت فاطمہؓ نے انتقال سے پہلے غسل فرمایا اور نئے کپڑے پہنے اور فرمایا کہ: ''میں رُخصت ہو رہی ہوں، میں نے غسل بھی کرلیا ہے، اور کفن بھی پہن لیا ہے، مرنے کے بعد میرے کپڑے نہ ہٹائے جائیں۔'' یہ کہہ کر قبلہ رُو لیٹ گئیں اور رُوح پرواز کرگئی، ان کی وصیت کے مطابق انہیں غسل نہیں دیا گیا۔ پس جب روایات اس سلسلے میں متعارض ہیں تو اس واقعے پر کسی شرعی مسئلے کی بنیاد رکھنا صحیح نہیں ہوگا۔ اور اگر حضرت علیؓ کے غسل دینے کی روایت کو تسلیم بھی کرلیا جائے تو زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ حضرت فاطمہؓ و علیؓ کی خصوصیت تھی، اس سے عام حکم ثابت نہیں ہوتا، اس لئے مسئلہ صحیح وہی ہے جو اس ناکارہ نے لکھا تھا کہ بیوی کے مرنے کے بعد شوہر اس کا چہرہ دیکھ سکتا ہے، مگر ہاتھ نہیں لگا سکتا۔[3]

میاں بیوی میں سے کوئی مرجائے تو ایک دُوسرے کا چہرہ دیکھ سکتے ہیں

سوال:... کچھ لوگوں سے سنا ہے کہ میاں بیوی میں سے کوئی ایک مرجائے تو شوہر اپنی مری ہوئی بیوی کا منہ نہیں دیکھ سکتا، اور اسی طرح بیوی اپنے مرے شوہر کا منہ نہیں دیکھ سکتی، اور اگر بیوی اپنے مرے ہوئے شوہر کا یا شوہر اپنی مری ہوئی، بیوی کو آخری دیدار کے طور پر دیکھ لیتے ہیں تو اِسلام میں یہ کس قسم کا گناہ ہوگا؟

---

(۱) أما المرأة فتغسل زوجها ..... وروى أن أبابكر الصديق رضى الله عنه أوصى إلى امرأته أسماء بنت عميس ان تغسله بعد وفاته ..... ولأن اباحة الغسل مستفادة بالنكاح فتبقى ما بقى النكاح، والنكاح بعد الموت باق إلى وقت انقطاع العدة بخلاف ما إذا ماتت المرأة حيث لا يغسلها الزوج لأن هناك انتهى ملك النكاح لإنعدام المحل فصار الزوج أجنبيًا فلا يحل له غسلها. (بدائع الصنائع، فصل واما بيان الكلام فيمن يغسل ج:۱ ص:۳۰۴، طبع ايچ ايم سعيد، وأيضا فى البحر ج:۲ ص:۱۸۸، كتاب الصلاة، باب الجنائز، طبع دار المعرفة، بيروت).

(۲) قلنا هذا محمول على بقاء الزوجية لقوله عليه السلام كل سبب ونسب ينقطع بالموت إلا سببى ونسبى مع ان بعض الصحابة أنكر عليه شرح المجمع للعينى. (قوله قولنا ...إلخ) قال فى شرح المجمع لمصنفه فاطمة رضى الله عنها غسلتها أم أيمن ..... ولئن ثبت الراوية فهو مختص به، ألا ان ابن مسعود رضى الله عنه لما اعترض عليه بذلك أجابه بقوله: أما علمت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: إن فاطمة زوجتك فى الدنيا والآخرة، فادعاه الخصوصية دليل على ان المذهب عندهم عدم الجواز. (فتاوىٰ شامي، باب صلاة الجنازة ج:۲ ص:۱۹۸)، وروى البيهقى وأبو الفرج عن فاطمة رضى الله عنها قالت لأسماء بنت عميس: يا أسماء! إذا مت فاغسلنى أنت وعلى فغسلاها قال أبو الفرج فى اسناده عبدالله بن نافع قال يحيىٰ ليس بشىء وقال النسائى متروك ورووا أحاديث أخر ليس فيها ما يعتمد عليه. (حلبى كبير، فصل فى الجنائز ص:۲۰۴، طبع سهيل اكيڈمى).

(۳) عن أم سلمة قالت: اشتكت فاطمة شكواها الذى قبضت فيه، فكنت أمرضها فأصبحت يومًا كامثل ما رأيتها، وخرج على لبعض حاجته، فقالت: يا أمّه! اسكبى لى غسلًا فاغتسلت كأحسن ما رأيتها تغتسل، ثم قالت: يا أمّه! اعطنى ثيابى الجدد، فأعطيتها، فلبستها، ثم قالت: يا أمّه! قدمى لى فراشى وسط البيت، ففعلت واضطجعت، فاستقبلت القبلة وجعلت يدها تحت خدها ثم قالت: يا أمّه! إنه مقبوضة الآن وقد تطهرت فلا يكشفنى أحد، فقبضت مكانها. انتهى. واعلم أن الحديث ذكره ابن الجوزى فى الموضوعات ..... هذا مما لا ينسب إلى على وفاطمة بل ينزهون عن مثل هذا. (نصب الراية لأحاديث الهداية، كتاب الصلاة، باب الجنائز ج:۲ ص:۲۵۰، ۲۵۱، طبع مؤسسة الريان المكتبة الملكية).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:...دونوں ایک دُوسرے کا منہ دیکھ سکتے ہیں۔ بیوی اپنے مرحوم شوہر کو ہاتھ بھی لگا سکتی ہے، مگر شوہر مرحومہ بیوی کو ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ (۱)

میّت کو گھر میں کتنی دیر تک رکھ سکتے ہیں؟

سوال:...جب موت واقع ہو جائے تو میت کو گھر میں کتنی دیر تک رکھ سکتے ہیں؟

جواب:...وفات کے بعد جہاں تک ممکن ہو جلد اَز جلد تجہیز و تکفین اور تدفین ہونی چاہئے۔ (۲)

لوگوں کے اِنتظار کے لئے میّت رکھنا

سوال:...اگر کچھ لوگوں کے اِنتظار کے لئے میت رکھ دی جائے تو کیسا ہے؟

جواب:...دُور کے رشتہ داروں کے اِنتظار پر میت کو کئی کئی گھنٹے رکھ کر چھوڑنا بہت بُری بات ہے۔ (۳)

ناپاک آدمی کا جنازے کو کندھا دینا

سوال:...جنازے کو جب کندھا دیا جاتا ہے تو بہت سے لوگ جنازے کو کندھا دیتے ہیں، اگر کوئی شخص ناپاکی کی حالت میں جنازے کو کندھا دے تو کیا ہوگا؟ اگر اس شخص کا دِل پاک ہو اور کپڑے ناپاک ہوں تو کیا وہ اس حالت میں جنازے کو کندھا دے سکتا ہے یا نہیں؟

جواب:...ناپاک آدمی کا جنازے کو کندھا دینا مکروہ ہے، دِل کے ساتھ جسم اور کپڑوں کو بھی پاک کرنا چاہئے، جس شخص کو اپنے بدن اور کپڑوں کے پاک رکھنے کا اہتمام نہ ہو، وہ دِل کو پاک رکھنے کا کیا خاک اہتمام کرے گا؟

عورت کی میّت کو ہر شخص کندھا دے سکتا ہے

سوال:...کیا عورت کی میت کو ہر شخص کندھا دے سکتا ہے؟ یا کہ صرف محرَم مرد ہی اس کو کندھا دے سکتے ہیں؟

جواب:...قبر میں تو صرف محرَم مردوں کو ہی اُتارنا چاہئے (اگر محرَم نہ ہوں یا کافی نہ ہوں تو غیر محرَم بھی شامل ہو سکتے ہیں)، (۴)

---

(۱) ويمنع زوجها من غسلها ومسها لا من النظر إليها على الأصح ..... وهي لا تمنع من ذلك ...إلخ. وفي الشرح: ولعل وجهه أن النظر أخف من المس فجاز لشبهة الإختلاف. (شامي ج:۲ ص:۱۹۸، باب الجنائز، كتاب الصلاة).

(۲) ويستحب أيضا أن يسارع إلى قضاء دينه ابرائه منه ويبادر إلى تجهيزه ولا يؤخر. (عالمگيري ج:۱ ص:۱۵۷).

(۳) وكره تأخير صلاته ودفنه ليصلى عليه جمع عظيم بعد صلاة الجمعة إلا إذا خيف فوتها بسبب دفنه. (الدر المختار مع الرد ج:۲ ص:۲۳۲). والأفضل أن يعجل بتجهيزه كله من حين يموت ..... وفي القنية ولو جهز الميت صبيحة يوم الجمعة يكره تأخير الصلاة ودفنه ليصلى عليه الجمع العظيم ...إلخ. (البحر الرائق ج:۲ ص:۱۹۱، باب الجنائز).

(۴) وذو الرحم المحرم أولى بإدخال المرأة من غيرهم كذا في الجوهرة النيرة وكذا ذو الرحم غير المحرم أولى من الأجنبي فإن لم يكن فلا بأس للأجانب وضعها كذا في البحر الرائق. (هندية ج:۱ ص:۱۶۶، كتاب الصلاة).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

لیکن کندھا دینے کی سب کو اجازت ہے۔ (۱)

قبرستان میں جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھنا خلافِ ادب ہے

سوال:... قبرستان میں جنازے کو زمین پر رکھنے سے پہلے آدمیوں کا بیٹھنا کیسا ہے؟

جواب:... ادب کے خلاف ہے، جنازے کو رکھنے کے بعد بیٹھنا چاہئے۔ (۲)

میّت کو دفناتے وقت کی رُسومات

سوال:... جب قبر میں مردہ کو اُتارتے ہیں تو قبر کی دیواروں اور مردہ پر گلاب کا عرق اور دُوسری خوشبوئیں چھڑکتے ہیں، مردہ پر ''عہدنامہ'' وغیرہ رکھتے ہیں، گھر سے میّت کو لے جاتے وقت مردہ کے لئے توشہ (باقاعدہ کھانا وغیرہ) لے جاتے ہیں، اور قبر پر پھول اور خوشبو استعمال کرتے ہیں، کیا ان چیزوں سے مردہ کو کوئی فائدہ ہوتا ہے؟ شرعی حیثیت سے بیان کریں۔

جواب:... یہ تمام رسمیں غلط ہیں، ان کی کوئی شرعی سند نہیں۔ (۳)

قبر میں رُوئی فوم وغیرہ بچھانا دُرست نہیں

سوال:... کیا قبر میں کوئی چیز بچھانا مثلاً رُوئی، فوم، وغیرہ جائز ہے؟

جواب:... قبر میں کوئی بھی چیز بچھانا دُرست نہیں۔ (۴)

قبر میں قرآن یا کلمہ رکھنا جائز نہیں

سوال:... کیا میّت کے ساتھ قبر میں قرآن مجید یا قرآن مجید کا کوئی حصہ یا کوئی دُعا یا کلمہ طیبہ رکھنا جائز ہے یا نہیں؟ قرآن،

---

(۱) سن في حمل الجنازة أربعة من الرجال .. إلخ. (هندية ج: ۱ ص: ۱۶۲، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز)، وأيضًا يكره الناس ان يمنعوا حمل جنازة المرأة لزوجها .. إلخ. (خلاصة الفتاوىٰ ج: ۱ ص: ۲۲۵).

(۲) وإنما يكره قبل أن توضع عن مناكب الرجال كذا في الخلاصة. (هندية ج: ۱ ص: ۱۶۲)، وأيضًا ويكره لمتبعي الجنازة أن يقعد وأقبل وضع الجنازة لأنهم أتباع الجنازة والتبع لا يقعد قبل قعود والأصل ولأنهم إنما حضروا تعظيمًا للميت وليس من التعظيم الجلوس قبل الوضع. (البدائع الصنائع، فصل والكلام في حمله على الجنازة ج: ۱ ص: ۳۱۰).

(۳) كتب علىٰ جبهة الميت أو عمامته أو كفنه عهدنامه ..... وقد افتى ابن الصلاح بأنه لا يجوز ان يكتب على الكفن يٰسٓ والكهف ونحوهما خوفًا من صديد الميت ..... تكره كتابة القرآن ..... ونحوه مما فيه اهانة فالمنع بالأولىٰ ما لم يثبت عن المجتهد أو ينقل فيه حديث ثابت فتأمل. (رد المحتار مع الدر المختار، مطلب فيما يكتب على الكفن ج: ۲ ص: ۲۴۶)، وذكر ابن الحاج في المدخل أنه ينبغي ان يجتنب ما أحدثه بعضهم من انهم يأتون بماء الورد فيجعلونه على الميت في قبره وإن ذلك لم يرو عن السلف رضي الله عنهم فهو بدعة قال ويكفيه من الطيب ما عمل له وهو في البيت فنحن متبعون لا مبتدعون فحيث وقف سلفنا وقفنا. (حاشية الطحطاوي علىٰ مراقي الفلاح، فصل في حملها، ص: ۳۳۳، طبع مير محمد كتب خانه)، وكذلك ما يفعله أكثر الناس من وضع ما فيه رطوبة من الرياحين والبقول ونحوهما على القبور ليس بشيء. (عمدة القاري، كتاب الوضوء، ج: ۳ ص: ۱۲، طبع منيرية).

(۴) ويكره أن يوضع تحت الميت في القبر مضربة أو مخدة أو حصير أو نحو ذلك اهـ ..إلخ. (شامي ج: ۲ ص: ۲۳۴).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

حدیث، فقہِ حنفی اور سلف صالحین کے تعامل کی روشنی میں تفصیلاً وضاحت فرمائیں، مہربانی ہوگی۔

جواب:... قبر میں مردے کے ساتھ قرآن مجید یا اس کا کچھ حصہ دفن کرنا ناجائز ہے، کیونکہ مردہ قبر میں پھول پھٹ جاتا ہے، قرآن مجید ایسی جگہ رکھنا بے ادبی ہے، یہی حکم دیگر مقدس کلمات کا ہے، سلف صالحین کے یہاں اس کا تعامل نہیں تھا۔ (۱)

میّت کا صرف منہ قبلہ رُخ کردینا کافی نہیں

سوال:... ہمارے ایک عزیز کی والدہ کا انتقال ہوگیا، مرحومہ کا چھوٹا بیٹا اہلِ حدیث ہے، وہ قبرستان گیا اور قبر کے اندر اُتر کر ماں کو کروٹ کے بل لٹا کر پیٹھ کی طرف پتھر لگا آیا، تدفین کے بعد بات نکلی تو لڑکے نے بتایا کہ خدا میری مغفرت کرے، اس سے قبل میں نے اپنے مرحوم بھائی کو چت لٹایا تھا اور منہ قبلے کی طرف کیا گیا تھا، لیکن اس بار صحیح طریقہ اختیار کیا ہے۔ واضح ہو کہ بقیہ تمام لوگ اہلِ سنت والجماعت ہیں، یہ سن کر ہم سب سے وہ لڑکا کہنے لگا ہمیں ہماری جماعت میں ایسا ہی بتایا گیا تھا۔ مولانا! آپ بتائیں کیا مردے کو کروٹ کے بل لٹانا جائز تھا؟ (منہ قبلے کی طرف تھا) اور اب اگر لٹایا جاچکا تو اس غلطی پر دوبارہ کیا کیا جائے؟

جواب:... میّت کو قبر میں قبلہ رُخ لٹانا چاہئے، چت لٹا کر صرف منہ قبلہ کی طرف کردینا کافی نہیں، یہ مسئلہ صرف اہلِ حدیث کا نہیں، فقہِ حنفی کا بھی یہی مسئلہ ہے، لیکن میّت کے پیچھے پتھر رکھنے کے بجائے دیوار کے ساتھ مٹی کا سہارا دے دیا جائے تاکہ میّت کا رُخ قبلہ کی طرف ہوجائے۔ (۲)

مردہ عورت کا منہ غیر محرَم مردوں کو دِکھانا جائز نہیں

سوال:... یہ بات کہاں تک صحیح ہے کہ مری ہوئی عورت کا منہ اگر اس کے گھر والے کسی غیر مرد کو دِکھادیں تو اس کا گناہ بھی مری ہوئی عورت کو ملے گا؟

جواب:... غیر مردوں کو مردہ عورت کا منہ دِکھانا جائز نہیں، (۳) اور گناہ منہ دِکھانے والوں کو ہوگا، اور مردہ عورت بھی اس پر اپنی زندگی میں راضی تھی تو وہ بھی گناہگار ہوگی، ورنہ نہیں۔ (۴) عورتوں کو وصیت کردینی چاہئے کہ ان کے مرنے کے بعد نامحرموں کو ان کا منہ نہ دِکھایا جائے۔ (۵)

---

(۱) حوالے کے لئے دیکھئے گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۳۔

(۲) قوله ووجه إلى القبلة بذلك أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم ويكون على شقه الأيمن ...إلخ۔ (البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۸، كتاب الجنائز)، وأيضًا ويوضع في القبر على جنبه الأيمن مستقبل القبلة ...إلخ۔ (هندية ج: ۱ ص: ۱۶۶)۔

(۳) وقد رويت انها (أى فاطمة الزهراء بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم) اغتسلت لما حضرها الموت وتكفنت وأمرت عليًا أن لا يكشفها إذا توفيت ...إلخ۔ (أسد الغابة في معرفة الصحابة رقم: ۷۱۷۵، مناقب فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم)۔

(۴) والحاصل ان الميت إذا كان له تسبب في هذه المعصية فالعذاب على حقيقته ويعذب بفعل نفسه حيث تسبب في ذلك لا بفعل غيره ...إلخ۔ (حاشية الطحطاوى على المراقى، باب أحكام الجنائز، ص: ۳۰۹، طبع مير محمد)۔

(۵) ایضاً حاشیہ نمبر ۳۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

قبر کے اندر میّت کا منہ دِکھانا اچھا نہیں

سوال:... آج کل اکثر یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ جب میّت کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو پھر قبر کے اندر ایک آدمی جا کر میّت کے چہرے سے کفن ہٹا دیتا ہے، قبر کے باہر چاروں طرف لوگ کھڑے ہو کر میّت کا آخری دیدار کرتے ہیں اور اس کے بعد میّت کا چہرہ ڈھانپ دیا جاتا ہے، کیا قبر میں اُتار دینے کے بعد یا قبرستان میں میّت کا چہرہ لوگوں کو دِکھانا جائز ہے؟

جواب:... قبر میں رکھ دینے کے بعد پھر منہ کھول کر دِکھانا اچھا نہیں، بعض اوقات چہرے پر برزخ کے آثار نمایاں ہو جاتے ہیں، ایسی صورت میں لوگوں کو مرحوم کے بارے میں بدگمانی کا موقع ملے گا۔ (۱)

قبر میں میّت کو کس کروَٹ پر لٹانا چاہئے؟

سوال:... میں نے کہیں پڑھا تھا کہ میّت کو جب قبر میں لٹایا جائے تو سیدھی کروَٹ سے، اس کی وضاحت سمجھنا چاہتا ہوں کہ میّت کو سیدھی طرف کروَٹ دے کر لٹایا جائے، یا صرف اس کا چہرہ قبلہ رُخ کر دیا جائے اور میّت چت رکھی جائے، اگر میّت کو سیدھی کروَٹ کرنا ہے تو وہ ٹھہر کیسے سکے گی؟

جواب:... کروَٹ پر لٹانا چاہئے، ذرا سا سہارا کمر کی طرف دے دیا جائے، چت لٹا کر صرف منہ قبلہ کی طرف کر دینا خلافِ سنت ہے۔ (۲)

میّت کو لحد میں اُتارنے کے بعد مٹی ڈالنے کا طریقہ

سوال:... مسئلہ یہ ہے کہ جب میّت کو دفن کیا جاتا ہے تو جیسا عام طور پر ہوتا ہے کہ میّت کو لحد میں لٹانے اور لحد کو ڈھانپنے کے بعد جنازے کے ساتھ آنے والے تمام لوگ تین تین مٹھی مٹی دیتے ہیں، اور اس کے بعد مٹی بھری جاتی ہے، از راہِ کرم آپ ہمیں مٹی دینے کی اہمیت کے بارے میں بتائیں۔

جواب:... مٹی کی تین مٹھیاں ڈالنا مستحب ہے، پہلی مٹھی ڈالتے وقت "مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ" پڑھے، دُوسری کے وقت "وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ"، اور تیسری کے وقت "وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى" پڑھے، اگر یہ عمل نہ کیا جائے تب بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔ (۳)

---

(۱) وينبغي للفاسل ولمن حضر إذا رأى ما يجب الميت ستره أن يستره ولا يحدث به لأنه غيبة، وكذا إذا كان عيبًا حادثًا بعد الموت كسواد وجهٍ ونحوه ما لم يكن مشهورًا ببدعة فلا باس بذكره تحذيرًا من بدعته. (رد المحتار، باب صلاة الجنازة ج:۲ ص:۲۰۲، طبع ايچ ايم سعيد، حلبي كبير ص:۵۸۰، طبع سهيل اكيڈمی).

(۲) ويوضع في القبر على جنبه الأيمن مستقبل القبلة. (عالمگيری ج:۱ ص:۱۶۶، كتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون في الجنائز)، ويوضع على شقه الأيمن متوجها إلى القبلة. (بدائع ج:۱ ص:۳۱۹، (فصل) وأما سنة الدفن).

(۳) وفي الهندية: ويستحب لمن شهد دفن الميت أن يحثو في قبره ثلاث حثيات من التراب بيديه جميعًا ويكون من قبل رأس الميت ويقول في الحثية الأولى: منها خلقناكم، وفي الثانية: وفيها نعيدكم، وفي الثالثة: ومنها نخرجكم تارة أخرى، كذا في الجوهرة النيرة. (الفتاوى الهندية ج:۱ ص:۱۶۶، كتاب الصلاة، وأيضًا في الشامية ج:۲ ص:۲۳۷، كتاب الجنائز).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

قبر بند کرنے کے قریب ہو جائے تو اُسے کھولنا

سوال:... ایک میّت نمازِ جنازہ کے بعد دفن کر دی جاتی ہے، ابھی صرف تختے رکھے ہی جاتے ہیں اور مٹی ڈالی جانے والی تھی کہ میّت کا کوئی رشتہ دار جو بعد میں آیا اِصرار کرتا ہے مجھے میّت کا چہرہ دِکھاؤ، اس کو تختے اُکھاڑ کر چہرہ دِکھا دیا جاتا ہے، کیا یہ عمل دُرست ہے؟

جواب:... قبر کو بند کرنے کے بعد کھولنا بُرا ہے، خدانخواستہ کوئی ناگوار حالت دیکھنے میں آئی تو لوگ گاتے پھریں گے۔ (۱)

قبر پر اَذان دینا بدعت ہے

سوال:... قبر پر میّت کو دفنا کر اَذان دینا جائز ہے یا ناجائز؟ چونکہ ریڈیو پر جو سوال و جواب ہوتے ہیں اس میں ایک مولوی صاحب نے کہا ہے کہ جائز ہے۔

جواب:... علامہ شامی نے باب الاَذان اور کتاب الجنائز میں نقل کیا ہے کہ قبر پر اَذان دینا بدعت ہے۔ (۲)

قبر پر اَذان کہنا بدعت ہے، اور کچھ دیر قبر پر رُکنا سنت ہے

سوال:... کیا میّت کو دفنانے کے بعد قبر پر اَذان دینا جائز ہے؟ اور بعد از اَذان قبر پر رُکنا اور میّت کے لئے اِستغفار پڑھنا جائز ہے؟

جواب:... قبر پر اَذان کہنا بدعت ہے، سلف صالحین سے ثابت نہیں، (۳) البتہ دفن کے بعد کچھ دیر کے لئے قبر پر ٹھہرنا اور میّت کے لئے دُعا و اِستغفار کرنا سنت سے ثابت ہے۔ (۴)

کبھی کبھی زمین بہت گناہگار مردے کو قبول نہیں کرتی

سوال:... یہ بات تمام لانڈھی کے لوگوں میں عام ہوگئی ہے کہ گیدڑ کالونی کے قبرستان میں ایک مردہ دفن کیا گیا، لیکن جب اس کو دفن کرنے کے بعد کچھ قدم لوگ آگے آجاتے تو وہ مردہ قبر سے نکل کر دوبارہ زمین پر پڑا ہوتا، کافی مرتبہ اس کا جنازہ پڑھا کر اس کو دفن کیا گیا، مگر ہر مرتبہ لوگ جو مردے کو دفن کر رہے تھے، ناکام ہوگئے، آخر مولوی صاحب نے کہا کہ اس کو زمین پر ہی ڈال کر مٹی ڈال

---

(۱) ولا ينبغي إخراج الميت من القبر بعد ما دفن۔ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۶۷)۔ نیز گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۱ ملاحظہ ہو۔

(۲) لا يسن الأذان عند إدخال الميت في قبره كما هو المعتاد الآن وقد صرح ابن حجر في فتاويه بأنه بدعة ... إلخ۔ (فتاویٰ شامي، مطلب في دفن الميت ج: ۲ ص: ۲۳۵، وأيضًا فتاویٰ شامي، مطلب في المواضع التي يندب لها الآذان ... إلخ۔ (ج: ۱ ص: ۳۸۵، طبع ايچ ايم سعيد)۔

(۳) حوالہ سابقہ۔

(۴) قوله وجلوس ساعة بعد دفنه ... إلخ۔ لما في سنن أبي داوٗد كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا فرغ من دفن الميت وقف على قبره وقال استغفروا لأخيكم واسألوا الله له التثبيت فإنه الآن يسئل۔ (فتاوی شامي ج: ۲ ص: ۲۳۷)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

دی جائے، اور اسی پر عمل کیا گیا۔ میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ آخر ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ بہت گناہگار تھا۔

جواب:... غالباً کسی علانیہ گناہ میں مبتلا ہوگا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی اس قسم کے متعدد واقعات پیش آئے کہ ایک مردہ کو کئی بار دفن کیا گیا، مگر زمین اس کو اُگل دیتی تھی،... نعوذ باللہ من ذالک .. اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ: ''زمین تو اس سے بھی زیادہ گناہگار لوگوں کو قبول کر لیتی ہے، مگر اللہ تعالیٰ تمہیں عبرت دلانا چاہتے ہیں[1]۔'' ان واقعات کی تفصیل ماہنامہ ''بینات'' بابت ربیع الثانی ۱۴۱۰ھ میں باحوالہ درج کر دی گئی ہے۔

میّت کو زمین کھود کر دفن کرنا فرض ہے

سوال:... ہمارے محلے میں ایک صاحب کا انتقال ہوا، ان کی میّت کو سوسائٹی کے قبرستان میں دفنایا گیا، بلکہ ''دفنانا'' یہاں کہنا صحیح نہ ہوگا، کیونکہ وہ قبر زمین کھود کر نہیں بنائی گئی تھی، بلکہ زمین کے اُوپر چار دیواری بنائی گئی تھی، جس میں ان کی میّت رکھ کر اُوپر سیمنٹ کی سلوں سے ڈھک کر چاروں طرف اُوپر مٹی لیپ دی گئی، ظاہر ہے جب بارش ہوگی تو مٹی بہ جائے گی، اور سات آٹھ سال کا بچہ ان سلوں کو آسانی سے ہٹا سکتا ہے۔ اس طرح کی کئی قبریں مسجد رحمانیہ والے کونے میں ہیں، آپ بتائیں کیا اس طرح میّت کو دفنایا جاسکتا ہے یا نہیں؟ جبکہ قرآن میں زمین کھود کر دفنانے کو آیا ہے۔

جواب:... علامہ شامیؒ حاشیہ درمختار میں لکھتے ہیں: ''اس پر اجماع ہے کہ اگر میّت کو دفن کرنا ممکن ہو تو دفن کرنا فرض ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر زمین پر میّت کو رکھ کر اُوپر قبر کی شکل بنادی جائے تو کافی نہیں اور فرض ادا نہیں ہوگا'' (ردالمحتار ج:۲ ص:۳۲۲)[2]۔

میّت کو دَریا بُرد کرنا

سوال:... جاپان میں مردے کو دَفنانے کے بجائے جلایا جاتا ہے۔ جاپانی مسلمانوں کو دفن کرنے کے لئے ایک قبرستان کے حصول کے لئے خطیر رقم درکار ہوتی ہے، عموماً مرنے کے بعد چندہ جمع کرنے کی نوبت آتی ہے، میّت کو وطن بھیجنے پر بھی بہت خطیر رقم کی ضرورت ہوتی ہے، جو اَکثر لوگ برداشت نہیں کر پاتے۔ اس ملک میں دفن کرنا قانوناً منع ہے، اور چند جگہوں پر جہاں اِجازت ہے، وہاں بھی لوگ مخالفت کرتے ہیں، کیا ایسی صورت میں قبر میں دفن کرنا ہی واجب یا فرض ہے؟ اس ملک میں ۹۹ فیصد مُردوں کو جلانے کا رِواج ہے، اس کے لئے خاص مقامات ہیں، کیونکہ مسلمان میّت کو جلایا نہیں جاسکتا تو کیا میّت کو دَریا میں پھینک سکتے ہیں؟

---

(۱) عن عمران بن حصين رضي الله عنه قال: بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم في سرية فحمل رجل من المسلمين على رجل من المشركين فذكر الحديث. وزاد فيه: فنبذته الأرض فأخبر النبي صلى الله عليه وسلم وقال: إن الأرض لتقبل من هو أشر منه ولكن الله أحب أن يريكم تعظيم حرمة لَا إله إلّا الله. (سنن ابن ماجة، ابواب الفتن ص: ۲۸۱، طبع نور محمد)، مزید تفصیل کے لئے دیکھئے: دلائل النبوة للبيهقي، باب ما ظهر على من ارتد عن الإسلام ج:۷ ص:۱۲۶ تا ۱۲۸۔

(۲) شروع في مسائل الدفن. وهو فرض كفاية إن أمكن إجماعًا ..... ومفاده انه لَا يجزى دفنه على وجه الأرض بناء عليه ...إلخ. (ردالمحتار ج:۲ ص:۲۳۳، باب صلاة الجنازة).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... مسلمان مُردے کو جلانا تو صحیح نہیں، البتہ اس کی تجہیز و تکفین کے بعد اگر دفن کرنے کی جگہ نہ ملے تو اس کو دریا بُرد کرنا صحیح ہے۔[1]

اپنی زندگی میں قبر بنوانا مباح ہے

سوال:... جنگ میں آپ نے فتویٰ دیا ہے کہ زندگی میں آدمی اپنے لئے قبر بنا سکتا ہے، حالانکہ "وما تدری نفس بای ارض تموت" کے خلاف ہے، اور فتاویٰ دار العلوم دیوبند میں مکروہ لکھا ہے، اور تفسیر مدارک میں بھی نظر سے گزرا ہے، لہٰذا کچھ وضاحت کیجئے بمع حوالہ۔

جواب:... فتاویٰ دار العلوم دیوبند میں تو یہ لکھا ہے: "پہلے سے قبر اور کفن تیار کرنے میں کچھ حرج اور گناہ نہیں ہے۔"

(ج:۵ ص:۴۰۶)

اور کفایت المفتی میں لکھا ہے: "اپنی زندگی میں قبر تیار کرا لینا مباح ہے۔" (ج:۴ ص:۳۸)

علامہ شامیؒ نے تاتارخانیہ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ اپنے لئے قبر تیار رکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں، اور اس پر اجر ملے گا، حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ، ربیع بن خیثمؒ اور دیگر حضرات نے ایسا ہی کیا تھا (شامی ج:۲ ص:۲۴۴ مطبوعہ مصر جدید)۔[2]

فتاویٰ عالمگیری میں بھی تاتارخانیہ سے یہی نقل کیا ہے (ج:۱ ص:۱۶۶)،[3] جہاں تک آیت شریفہ کا تعلق ہے، اس میں قطعی علم کی نفی نہیں کی گئی ہے، ہزاروں کام ہیں جن کے بارے میں ہمیں قطعی علم نہیں ہوتا کہ ان کا آخری انجام کیا ہوگا؟ اس کے باوجود ظاہر حالات کے مطابق ہم ان کاموں کو کرتے ہیں، یہی صورت یہاں بھی سمجھ لینی چاہئے۔

قبر پکی ہونی چاہئے یا کچی؟

سوال:... لوگ قبریں عموماً شوق میں سیمنٹ کی خوبصورت بناتے ہیں، بعض لوگ کہتے ہیں کہ پکی قبر منع ہے، آپ بتائیں کہ کیا پکی اور خوبصورت قبر بنانا جائز نہیں؟

جواب:... حدیث میں پکی قبریں بنانے کی ممانعت آئی ہے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو پختہ کرنے سے، ان پر لکھنے سے اور ان کو روندنے سے منع فرمایا (ترمذی، مشکوٰۃ ص:۱۴۸)۔[4]

---

(۱) مات في سفينة غسل وكفن وصلّى عليه وأُلقي في البحر إن لم يكن قريبًا من البرّ. وفي الشرح: قوله وألقي في البحر، قال في الفتح وعن أحمد يثقل ليرسب وعن الشافعية كذلك إن كان قريبًا من دار الحرب وإلّا شد بين لوحين ليقذفه البحر فيدفن. (الدر المختار مع الرد ج:۲ ص:۲۳۵، باب صلاة الجنائز، دفن الميت).

(۲) وفي التاتارخانية: لَا بأس به ويؤجر عليه هكذا عمل عمر بن عبدالعزيز والربيع بن خيثم وغيرهما. (ردالمحتار على الدرالمختار ج:۲ ص:۲۴۴، باب صلاة الجنازة، مطلب في إهداء ثواب القراءة للنبي صلى الله عليه وسلم).

(۳) من حفر قبرًا لنفسه فلا بأس به ويؤجر عليه كذا في التتارخانية. (هندية ج:۱ ص:۱۶۶، كتاب الصلاة).

(۴) وعن جابر رضي الله عنه قال: نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يجصص القبر وأن يبنى عليه وأن يقعد عليه. (مشكوة، باب دفن الميت ص:۱۴۸، طبع قديمي كتب خانه).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس مہم پر بھیجا کہ میں جس مورتی کو دیکھوں، اسے توڑ ڈالوں، اور جس اُونچی قبر کو دیکھوں، اس کو ہموار کردوں (صحیح مسلم، مشکوٰۃ)۔ (۱)

قاسم بن محمد (جو اُمّ المؤمنین حضرت عائشہؓ کے بھتیجے ہیں) فرماتے ہیں کہ: میں حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے درخواست کی کہ: اماں جان! مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں رفیقوں کی (رضی اللہ عنہما) قبورِ مبارکہ کی زیارت کرائیے، انہوں نے میری درخواست پر تین قبریں دِکھائیں جو اُونچی نہ تھی، نہ بالکل زمین کے برابر تھیں (کہ قبر کا نشان ہی نہ ہو) اور ان پر بطحا کی سرخ کنکریاں پڑی تھیں (ابوداؤد، مشکوٰۃ ص:۱۴۹)۔ (۲)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کی قبور شریفہ بھی روضۂ اقدس میں پختہ نہیں۔

یہاں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ فقہائے اُمت نے بوقتِ ضرورت کچی قبر کی لپائی کی اجازت دی ہے، (۳) اور ضرورت ہو تو نام کی تختی لگانے کی بھی اجازت ہے، جس سے قبر کی نشانی رہے، مگر قبریں پختہ بنانے، ان پر قبے تعمیر کرنے اور قبروں پر قرآن مجید کی آیات یا میّت کی مدح میں اشعار لکھنے کی اجازت نہیں دی، دراصل قبریں زینت کی چیز نہیں، بلکہ عبرت کی چیز ہیں۔ (۴) شرح صدور میں حافظ سیوطیؒ نے لکھا ہے کہ ایک نبی کا کسی قبرستان سے گزر ہوا تو انہیں کشف ہوا کہ قبرستان والوں کو عذاب ہو رہا ہے، ایک عرصے کے بعد پھر اسی قبرستان سے گزر ہوا تو معلوم ہوا کہ عذاب ہٹا لیا گیا، اس نبی نے اللہ تعالیٰ سے اس عذاب ہٹائے جانے کا سبب دریافت کیا تو ارشاد ہوا کہ پہلے ان کی قبریں تازہ تھیں، اب بوسیدہ ہو چکی ہیں، اور مجھے شرم آتی ہے کہ میں ایسے لوگوں کو عذاب دُوں جن کی قبروں کا نشان تک مٹ چکا ہے۔ (۵)

---

(۱) عن أبی الهیاج الأسدی قال: قال لی علی: ألا أبعثک علی ما بعثنی علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم أن لا تدع تمثالًا إلا طمسته ولا قبرًا امشرفًا إلا سویته۔ رواه مسلم۔ (مشکوٰة ص:۱۴۸، باب دفن المیت)۔

(۲) وعن القاسم بن محمد قال: دخلت علی عائشة فقلت یا أُمّاه! اکشفی لی عن قبر النبی صلی الله علیه وسلم وصاحبیه، فکشفت لی عن ثلاثة قبور لا مشرفة ولا لاطئة مطبوحة ببطحاء العرصة الحمراء۔ رواه أبوداؤد۔ (مشکوٰة ص:۱۴۹)۔

(۳) وقال فی الشرح: وقد اعتاد أهل مصر وضع الأحجار حفظًا للقبور عن الاندراس والنبش ولا بأس به۔ وفی الدر: ولا یجصص ولا یطین ولا یرفع علیه بناء وقیل لا بأس به وهو المختار، وفی النوازل لا بأس بتطیینه وفی التجنیس والمزید لا بأس بتطیین القبور۔ (حاشیة الطحطاوی مع المراقی ص:۳۳۵، وأیضًا فی رد المحتار ج:۲ ص:۲۳۷)، وفی الهندیة: وإذا أخربت القبور فلا بأس بتطیینها...إلخ۔ (هندیة ج:۱ ص:۱۶۶، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون، الفصل السادس)۔

(۴) قوله لا بأس بالکتابة ...إلخ ..... وإن احتیج إلی الکتابة حتّٰی لا یذهب الأثر ولا یمتهن فلا بأس به فأما الکتابة بغیر عذر فلا، حتّٰی أنه یکره کتابة شیء علیه من القرآن أو الشعر أو اطراء مدح ونحو ذٰلک، حلیة ملخصًا ..إلخ۔ (فتاویٰ شامی ص:۲۳۸)۔

(۵) حدثنا عبدالصمد ابن معقل عن وهب بن منبه قال: مر أرمیاء النبی صلی الله علیه وسلم بقبور یعذب أهلها فلما أن کان بعد سنة مر بها فإذا العذاب قد سکن عنها، فقال: قدوس قدوس مررت بهٰذه القبور عام أوّل وأهلها یعذبون ومررت فی هٰذه السنة وقد سکن العذاب عنها، فإذا النداء من السماء: یا أرمیاء! یا أرمیاء! تمزقت أکفانهم وتمعطت شعورهم ودرست قبورهم فنظرت إلیهم فرحمتهم وهٰکذا أفعل بأهل القبور الدراسات والأکفان المتمزقات والشعور المتمعطات۔ (شرح الصدور ص:۳۱۳، ۳۱۴، طبع دار الکتب العلمیة بیروت)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کچی قبر کی وضاحت

سوال:... آپ نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا ہے کہ قبر کچی ہونی چاہئے۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ اکثر قبریں چاروں طرف سے پکی ہوتی ہیں، البتہ اُوپر سطح پر وسط میں کچی ہوتی ہیں۔ مہربان فرما کر "کچی قبر" کی وضاحت فرمادی جائے، کیونکہ قبر ظاہری اور اندرونی ہیئت پر مشتمل ہوتی ہے۔ ۲: کیا اندر کی قبر، زمین یعنی فرش اور چہار اطراف کی دیواریں کچی ہوں، پھر اُوپر کی سطح سیمنٹ کے بلاک سے بند کردی جائے اور اُوپر کچھ مٹی ڈال دی جائے؟ یا کسی اور طرح؟

جواب:... قبر اندر اور باہر سے کچی ہونی چاہئے، یہ صورت کہ قبر چاروں طرف سے پکی کردی جائے اور اُوپر کی سطح میں تھوڑا سا نشان کچا چھوڑ دیا جائے، یہ بھی صحیح نہیں۔ (۱)

۲:... قبر کی چھت بھی کچی ہونی چاہئے، لیکن اگر زمین نرم ہو کہ سیمنٹ کے بلاک کے بغیر چھت ٹھہر ہی نہیں سکتی (جیسا کہ کراچی میں یہ صورتِ حال ہے) تو بامرِ مجبوری یہ صورت جائز ہے۔ (۲)

قبر کی دیواروں کو بہ مجبوری پختہ کیا جاسکتا ہے

سوال:... قبر کا احاطہ پکا کرنا کیسا ہے؟ نیز یہ بتائیں کہ قبر پر نام کی تختی لگا سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب:... اگر قبر اس کے بغیر نہ ٹھہرتی ہو تو دیواروں کو پختہ کیا جاسکتا ہے، (۳) مگر قبر پکی بنانا گناہ ہے۔ (۴) تختی لگانا شناخت کے

---

(۱) (قال) ويسنم القبر ولا يربع لحديث النخعي قال: حدثني من رأى قبر رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبي بكر وعمر رضي الله تعالىٰ عنهما مسنمة عليها فلق من مدر بيض ولأن التربيع في الأبنية للإحكام ويختار للقبور ما هو أبعد من إحكام الأبنية وعلىٰ قول الروافض السنة التربيع في القبور ولا تجصص لما روى أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن تجصيص القبور وتربيعها ولأن التجصيص في الأبنية اما للزينة أو لإحكام البناء. (المبسوط للسرخسي ج: ۲ ص: ۶۲، باب غسل الميت).

(۲) وصفة اللحد أن يحضر القبر بتمامه ثم يحفر في جانب القبلة منه حفيرة فيوضع فيه الميت كذا في المحيط ويجعل ذلك كالبيت المسقف كذا في البحر الرائق فإن كانت الأرض رخوة فلا بأس بالشق كذا في فتاوىٰ قاضي خان وصفة الشق أن تحفر حفيرة كالنهر وسط القبر ويبنى جانباه باللبن أو غيره ويوضع الميت فيه ويسقف كذا في معراج الدراية. (هندية ج: ۱ ص: ۱۶۶، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، وأيضًا في البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۹، باب الجنائز).

(۳) في مبسوط للسرخسي: وانما اختاروا الشق في ديارنا لتعذر اللحد فإن الأرض فيها رخاوة فإذا ألحد انهار عليه فلهذا استعملوا الشق ..... لا بأس باستعمال اللبن ويكره الآجر لأنه إنما إستعمل في الأبنية للزينة أو لإحكام البناء والقبر موضع البلىٰ فلا يستعمل فيه الآجر وكان الشيخ الإمام أبو بكر محمد بن الفضل رحمه الله تعالىٰ يقول: لا بأس به في ديارنا لرخاوة الأرض وكان يجوز إستعمال رفوف الخشب واتخاذ التابوت للميت حتىٰ قالوا لو إتخذوا تابوتًا من حديد لم أر به بأسًا في هذه الديار ...إلخ. (المبسوط للسرخسي ج: ۲ ص: ۶۲، باب الجنائز).

(۴) عن جابر رضي الله عنه قال: نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يجصص القبر وأن يبنىٰ عليه وأن يقعد عليه. (مشكوة ص: ۱۴۸، باب دفن الميت، طبع قديمي).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

لئے جائز ہے، مگر شرط یہ ہے کہ آیات اور دیگر مقدس کلمات نہ لکھے جائیں، تاکہ ان کی بے حرمتی نہ ہو۔ (۱)

قبر کے چند اَحکام

سوال:... اسلام میں قبر کس طرح بنائی جاتی ہے، پختہ یا کچی؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیں، مہربانی ہوگی۔

جواب:... اسلام نے قبر کے بارے میں جو تعلیم دی ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے:

۱:... قبر کشادہ اور گہری کھودی جائے (کم از کم آدمی کے سینے تک ہو)۔ (۲)

۲:... قبر کو نہ زیادہ اُونچا کیا جائے، نہ بالکل زمین کے برابر رہے، بلکہ قریباً ایک بالشت زمین سے اُونچی ہونی چاہئے۔ (۳)

۳:... قبر کو پختہ نہ کیا جائے، نہ اس پر کوئی قبہ تعمیر کیا جائے، بلکہ قبر کچی ہونی چاہئے، خود روضۂ اقدس کے اندر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضراتِ شیخین رضی اللہ عنہما کی قبورِ مبارکہ بھی کچی ہیں، البتہ کچھ مٹی سے لپائی کر دینا جائز ہے۔ (۴)

۴:... قبر کی نہ تو ایسی تعظیم کی جائے کہ عبادت کا شبہ ہو، مثلاً: سجدہ کرنا، اس کی طرف نماز پڑھنا، اس کے گرد طواف کرنا، اس کی طرف ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا، وغیرہ وغیرہ۔ (۵) اور نہ اس کی بے حرمتی کی جائے، مثلاً: اس کو روندنا، اس کے ساتھ ٹیک لگانا، اس پر پیشاب پاخانہ کرنا، اس پر گندگی پھینکنا یا اس پر تھوکنا وغیرہ۔ (۶)

منہدم قبر کی دُرستگی

سوال:... میرے والدِ محترم کا اِنتقال ۳۱ر دسمبر ۱۹۹۲ء کو ہوا، تقریباً دو ماہ بعد ۲۷ر فروری ۱۹۹۳ء میں بارش کی وجہ سے ان

---

(۱) وان احتیج إلی الکتابة حتّٰی لَا یذهب الأثر ولَا یمتهن فلا بأس به فأما الکتابة بغیر عذر فلا اهـ حتّٰی انه یکره کتابة شیء علیه من القرآن أو الشعر ... إلخ۔ (شامی ج:۲ ص:۲۳۸، باب صلاة الجنازة)۔

(۲) ومقدار عمق القبر قدر نصف قامة وذکره فی الروضة وفی الذخیرة إلٰی صدر الرجل أو وسط القامة فإن زادوا فهو أفضل وإن عمقوا مقدار قامة فهو أحسن فعلم بهذا أن الأولٰی نصف القامة وإلَا علٰی القامة وما بینهما ... إلخ. (حلبی کبیر ص:۵۹۶، فصل فی الجنائز، وأیضًا فی الشامیة ج:۲ ص:۲۳۴، باب صلاة الجنازة)۔

(۳) ورفع قبره من الأرض نحو شبر ... إلخ. (حلبی کبیر ص:۵۹۵، وأیضًا فی الشامی ج:۲ ص:۲۳۷)۔

(۴) قوله ولَا یجصص لحدیث جابر نهٰی رسول الله صلی الله علیه وسلم أن یجصص القبر وأن یقعد علیه وأن یبنی علیه ..... وقال فی الفتاوی الیوم اعتاد والسفط ولَا بأس بالتطیین ... إلخ۔ (البحر الرائق ج:۲ ص:۲۰۹، وأیضًا فی الشامی ج:۲ ص:۲۳۷، والبدائع الصنائع ج:۱ ص:۳۲۰، فصل وأما سنة الدفن)۔

(۵) سجدہ کردن بسوئے قبور انبیاء واولیاء وطواف گرد قبور کردن ودُعا از آں ہا خواستن ونذر برائے آں ہا قبول کردن حرام است، بلکہ چیز ہا ازاں بکفر میرساند پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم برآں ہا لعنت گفتہ، وازاں منع فرمودند وگفتہ کہ قبر مرابت نہ کنند۔ (ما لَا بُد منه ص:۸۸، ارشاد الطالبین ص:۱۸، وأیضًا فتاویٰ عالمگیری ج:۵ ص:۳۵۱، کتاب الکراهیة، الباب السادس عشر فی زیارة القبور)۔

(۶) وکره أبو حنیفة أن یوطأ علٰی قبر ویجلس علیه أو ینام علیه أتقضی علیه حاجته من بول أو غائط لما روی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه نهی عن الجلس علی القبور ... إلخ۔ (البدائع الصنائع ج:۱ ص:۳۲۰، (فصل) وأما سنة الدفن، وأیضًا فی الشامی ج:۲ ص:۲۴۵، باب صلاة الجنازة، وفی البحر الرائق ج:۲ ص:۲۰۹)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کی قبر دھنس گئی، جب ہم وہاں پہنچے تو گورکن اور ایک صاحب نے دیکھا کہ والد مرحوم کی میّت بالکل اسی طرح جیسے آج ہی دفنائی گئی ہو، ایسا ہونا کیا ظاہر کرتا ہے؟ اور دُوسری بات اب قبر کا کیا کریں؟

جواب:... میّت کے بدن کا محفوظ رہنا اِن شاء اللہ اچھی علامت ہے، شہیدوں کا بدن محفوظ رہتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کے کچھ دُوسرے بندے بھی ان کے ساتھ ملحق ہیں۔[1] منہدم شدہ قبر کو دوبارہ دُرست کر دینا چاہئے۔[2]

قبر پر شناخت کے لئے پتھر لگانا

سوال:... میرے دوست کی والدہ کا انتقال ہوگیا ہے، وہ کہہ رہا ہے کہ قبر کے اُوپر نام وغیرہ لکھا ہوا پتھر لگا سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب:... شناخت کے لئے پتھر لگانا دُرست ہے، مگر اس پر آیات وغیرہ نہ لکھی جائیں، شناخت کے لئے نام لکھ دیا جائے۔[3]

مٹی دینے جانے والے قبرستان میں کن چیزوں پر عمل کریں؟

سوال:... میّت کے ساتھ لوگ مٹی دینے جاتے ہیں، مگر اکثریت سے لوگ پاؤں میں چپل اور جوتے پہنے ہوئے مٹی دیتے ہیں، اور فاتحہ ختم ہوئے بغیر ہی ایک طرف جا کر بیٹھ جاتے ہیں، کیا یہ حرکت ان لوگوں کی جائز ہے؟ اگر نہیں تو پوری تفصیل سے جواب صادر فرمائیں کہ مٹی دینے جانے والوں کو قبرستان میں کن کن چیزوں پر عمل کرنا چاہئے؟

جواب:... عالمگیری میں ہے کہ: قبرستان میں جوتے پہن کر چلنا جائز ہے،[4] تاہم ادب یہ ہے کہ جوتے اُتار دے، اور یہ

---

(۱) وأخرج مالک عن عبدالرحمٰن بن صعصعة أنه بلغه أن عمرو بن الجموح، وعبدالله بن عمرو الأنصاريين كانا قد حفر السيل قبرهما، وكان قبرهما مما يلي السيل، وكانا في قبر واحد، وهما ممن استشهد يوم أحد، فحفرا ليغيرا من مكانهما، فوجدا لم يتغيرا كأنهما ماتا بالأمس، وكان أحدهما قد جرح، فوضع يده على جرحه فدفن وهو كذالک فأمطيت يده عن جرحه، ثم أرسلت فرجعت كما كانت، وكان بين أحد وبين يوم حفر عنهما ست وأربعون سنة. وأخرج البيهقي في الدلائل من وجه آخر وزاد بعد قوله: فأمطيت يده عن جرحه، فانبعث الدم فردت إلى مكانهما، فرد الدم ..... وأخرج الطبراني عن ابن عمرو قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: المؤذن المحتسب كالشهيد المتشحط في دمه، وإذا مات لم يدود في قبره ..... وأخرج ابن منده، عن جابر بن عبدالله قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا مات حامل القرآن أوحى الله إلى الأرض أن لا تأكل لحمه، فتقول الأرض. أي رَبِّ! كيف آكل لحمه وكلامک في جوفه؟ قال ابن منده: وفي الباب أبو هريرة، وعبدالله بن مسعود، وأخرج المروزي عن قتادة قال: بلغني أن الأرض لا تسلط على جسد الذي لم يعمل خطيئةً. (شرح الصدور ص:۳۱۶ تا ۳۱۸، باب نتن الميت وبلاء جسده إلا الأنبياء ومن ألحق بهم، طبع بيروت).

(۲) وإذا خربت القبور فلا بأس بتطيينها كذا في التتارخانية وهو الأصح وعليه الفتوىٰ. (عالمگيري ج:۱ ص:۱۶۶).

(۳) وإن احتيج إلى الكتابة حتى لا يذهب الأثر ولا يمتهن فلا بأس به فأما الكتابة بغير عذر فلا اهـ حتى انه يكره كتابة شيء عليه من القرآن ...إلخ. (شامي ج:۲ ص:۲۳۸، باب صلاة الجنازة).

(۴) والمشي في المقابر بنعلين لا يكره عندنا. (عالمگيري ج:۱ ص:۱۶۷، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل السادس)، في شرعة الإسلام من السنة أن لا يتطأ القبور في نعليه ويستحب أن يمشي على القبور حافيا ويدعو الله لهم. (حاشية طحطاوي على المراقي، فصل في زيارة القبور ص:۳۴۰ طبع مير محمد).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

بھی لکھا ہے کہ میّت کے دفن ہونے کے بعد واپسی کے لئے کسی سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔[۱] جو حضرات دفن کے وقت موجود ہوں وہ تدفین کے بعد کچھ دیر وہاں ٹھہر کر میّت کے لئے دُعا و اِستغفار میں مشغول رہیں، اور میّت کے لئے منکر نکیر کے جواب میں ثابت قدمی کی دُعا کریں۔[۲]

قبر پر غلطی سے پاؤں پڑنے کی تلافی کس طرح ہو؟

سوال:... ایک دفعہ غلطی سے پاؤں ایک قبر پر پڑ گیا تھا، تو اس کی تلافی کس طرح ممکن ہے؟ سنا ہے اس کی سزا بہت سخت ہوتی ہے۔

جواب:... اِستغفار کرنا چاہئے اور خدا سے توبہ کرنا چاہئے۔[۳]

قبروں کو روندنے کے بجائے دُور ہی سے فاتحہ پڑھ دے

سوال:... قبرستانوں میں اکثر قبریں ملی ملی ہوتی ہیں، اور کسی مخصوص قبر تک پہنچنے کے لئے قبروں پر چلنا ناگزیر ہے، ایسے میں کیا کیا جائے؟

جواب:... قبروں کو روندنا جائز نہیں، پس بچ بچا کر اس قبر تک جا سکتا ہے تو چلا جائے، ورنہ دُور ہی سے فاتحہ پڑھ لے، قبروں کو روندنے سے پرہیز کرے۔[۴]

قبروں پر چلنا اور ان سے تکیہ لگانا جائز نہیں

سوال:... بعض لوگ آنے جانے میں قبرستان کو اپنا راستہ بناتے ہیں، اور اس کی وجہ سے ان کے پاؤں کبھی قبر پر بھی پڑ جاتے ہیں اور کبھی قبر کا پتا بھی نہیں چلتا، میں نے لوگوں سے کہا کہ اچھی بات نہیں ہے جو آپ قبروں کے اُوپر سے گزرتے ہیں اور قبروں کی بے حرمتی کرتے ہیں، مگر ان لوگوں پر کوئی اثر نہیں ہوتا، کیا اس طرح قبرستان میں مرد یا عورت کا آنا جانا جائز ہے؟

جواب:... حدیث میں قبروں کو روندنے، ان پر بیٹھنے اور ان سے تکیہ لگانے کی ممانعت آئی ہے، اس لئے یہ اُمور جائز نہیں۔[۵]

---

(۱) وبعد الدفن يسعه الرجوع بغير إذنهم كذا في المحيط. (عالمگيری ج: ۱ ص: ۱۶۵، كتاب الصلاة).

(۲) ويستحب إذا دفن الميت أن يجلسوا ساعة عند القبر بعد الفراغ بقدر ما ينحر جزور ويقسم لحمها يتلون القرآن ويدعون للميت كذا في الجوهرة النيرة. (هندية ج: ۱ ص: ۱۶۶، وأيضًا في الشامية ج: ۲ ص: ۲۳۷).

(۳) وعن عائشة رضي الله عنها قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إنّ العبد إذا اعترف ثم تاب، تاب الله عليه. متفق عليه. (مشكوة المصابيح ج: ۱ ص: ۲۰۳، باب الإستغفار والتوبة، الفصل الأوّل).

(۴) ويكره الجلوس على القبر ووطؤه ..... وفي خزانة الفتاوىٰ وعن أبي حنيفة لَا يوطأ القبر إلّا لضرورة ويزار من بعد ...إلخ. (شامي ص: ۲۴۵، باب صلاة الجنازة).

(۵) وعن جابر رضي الله عنه قال: نهىٰ رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يجصص القبر وأن يبنى عليه وأن يقعد عليه. رواه مسلم. وأيضًا عن جابر رضي الله عنه قال: نهىٰ رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يجصص القبور وأن يكتب عليها وأن توطأ. رواه الترمذي. (مشكوة المصابيح ج: ۱ ص: ۱۴۸، ۱۴۹، باب دفن الميت، الفصل الثاني).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

قبر کو جانوروں سے بچانے کے لئے غلاف چڑھانا

سوال:... جس کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے، ہم نے اس کو اپنے آبائی گاؤں میں دفنا دیا ہے، مگر وہاں پر جنگل ہونے کے باعث جانور یا بکریاں، بھینسیں وغیرہ قبرستان میں قبر پر بیٹھ جاتی ہیں، یا ان کے اُوپر سے گزرنے کی وجہ سے قبر بیٹھ جاتی ہے، یا قبر کو نقصان پہنچتا ہے، ہم چاہتے ہیں کہ قبر پر چادر (غلاف) چڑھادیں جس سے قبر کی بے وقعتی نہیں ہوگی، ویسے اس کی عمر ۱۳ سال ۷ مہینے ہے، اور بہت ہی نیک اور اچھا بچہ تھا۔

جواب:... قبریں تو مٹنے کے لئے ہیں، جب آدمی نہ رہا تو قبر کب تک رہے گی...؟ قبر پر غلاف نہ چڑھایا جائے۔ (۱)

میّت کو بطورِ امانت دفن کرنا جائز نہیں

سوال:... میری کافی عرصے سے یہ خواہش تھی کہ ایک اہم قومی مسئلے کے بارے میں آپ سے رُجوع کروں۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہی ہوگا کہ ہمارے عظیم فراموش کردہ رہبر و راہ نما چوہدری رحمت علی مرحوم بانیٔ تحریکِ پاکستان جنہوں نے ہمیں تقسیمِ برِصغیر کا اُصول بتایا اور اس سلطنتِ خداداد کو ''پاکستان'' کا نام دیا، بطورِ امانت دیارِ افرنگ کیمبرج کے قبرستان میں دفن ہیں۔ انہیں دفن بھی ان کے ایک معتقد عیسائی پروفیسر مسٹر ویلبورن نے اپنے عقیدے کے مطابق کیا تھا، آپ کی وفات کو ۳رفروری کو تیس برس ہوگئے ہیں۔ سنا ہے کہ جمال الدین افغانی کو بھی ان کے ہم وطنوں نے چالیس برس بعد ان کے آبائی وطن میں دفن کیا تھا۔ اب آپ سے دریافت یہ کرنا ہے کہ اگر موجودہ حکومت یا چوہدری رحمت علی میموریل ٹرسٹ، چوہدری صاحب کی میت کو پاکستان لانے کے انتظامات کرے تو ان کی آخری رسومات دینِ اسلام کے مطابق کس طرح ادا کرنی ہوں گی؟ اور مزید یہ کہ میت کتنے عرصے تک بطور امانت دفن رکھی جاسکتی ہے؟

جواب:... میت کو امانت کے طور پر دفن کرنے کے کوئی معنی نہیں، اور دفن کے بعد میت کو نکالنا دُرست نہیں۔ عالمگیریہ میں التبیین سے نقل کیا ہے کہ: ''اگر غلطی سے میت کا رُخ قبلہ سے دُوسری طرف کردیا گیا، یا اس کو بائیں پہلو پر لٹادیا گیا، یا اس کا سر پائینتی کی طرف اور پاؤں سرہانے کی طرف کردیا تو مٹی ڈالنے کے بعد اس کو دوبارہ کھولنا جائز نہیں، اور اگر ابھی تک مٹی نہیں ڈالی تھی صرف لحد پر اینٹیں لگائی تھیں تو اینٹیں ہٹا کر اس کو سنت کے مطابق بدل دیا جائے'' (ج:۱ ص:۱۶۷)۔ (۲)

---

(۱) فی الأحکام عن الحجة: تکره الستور علی القبور۔ (شامی ج:۲ ص:۲۳۸، باب صلاة الجنائز). ویکره عند القبر ما لم یعهد من السنة والمعهود منها لیس إلّا زیارته والدعا عنده قائمًا کذا فی البحر الرائق۔ (عالمگیری ج:۱ ص:۱۶۶)۔ لا تجصصوا القبور ولا تهنوا علیها ..... لأن ذلک من باب الزینة ولا حاجة بالمیت إلیها ولأنه تضییع المال بلا فائدة فکان مکروها۔ (بدائع الصنائع ج:۱ ص:۳۲۰، (فصل) وأما سنة الدفن)۔

(۲) ولو وضع المیت لغیر القبلة أو علی شقه الأیسر أو جعل رأسه موضع رجلیه وأهیل علیه التراب لم ینبش ولو سوی علیه اللبن ولم یهل علیه التراب نزع اللبن وروعی السنة کذا فی التبیین. (هندیة ج:۱ ص:۱۶۷، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون)۔ وفی الشامیة: وأما نقله (أی المیت) بعد دفنه فلا مطلقًا قال فی الفتح: واتفقت کلمة المشایخ فی امرأة دفن ابنها وهی غائبة فی غیر بلدها فلم تصبر وأرادت نقله علی أنه لا یسعها ذلک۔ (فتاوی شامی ج:۲ ص:۲۳۹)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

میّت کو آبائی جگہ لے جانا شرعاً کیسا ہے؟

سوال:... ایک آدمی کراچی یا حیدرآباد میں اِنتقال کر جاتا ہے، بجائے اس کے کہ میّت کو غسل دے کر کفن و جنازہ سے فارغ ہو کر میّت کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفنایا جائے، بلکہ کچھ ہمارے مسلمان بھائیوں نے ایک رسم قائم کی ہے کہ میّت کو اس کے آبائی گاؤں یا شہر میں ضرور لے جانا ہے۔ پسماندگان اس دُور دراز سفر کے بھاری اِخراجات کے متحمل ہوں یا نہ ہوں، قرض اُدھار لے کر میّت کو بذریعہ ہوائی جہاز یا بذریعہ روڈ لے کر جائیں گے، ورنہ ناک کٹنے کا خطرہ محسوس کرتے ہیں۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں وضاحت فرمائیں کیا یہ ضروری ہے کہ میّت کو چاہے مرحوم کی وصیت ہو یا نہ ہو، کراچی سے پاکستان کے دُوسرے کونے آبائی گاؤں (شہر) سیکڑوں یا ہزاروں میل دُور لے جانا جائز ہے؟ کیا مرحوم اسی جگہ جہاں دَم دے گیا ہے، دُوسرے مسلمانوں کے قبرستان، جو ہر جگہ موجود ہیں، میّت کو اتنی مالی جانی تکالیف کے بعد لے جا کر وہاں دفنانا محض اس خیال سے کہ مرحوم کے دُوسرے لواحقین اور آبائی قبرستان وہاں پر ہے، صحیح ہے؟

جواب:... شرعی حکم یہی ہے کہ جس شہر میں کسی کا اِنتقال ہوا، اس کو اسی شہر کے قبرستان میں دفن کیا جائے، وہاں سے دُوسری جگہ منتقل کرنا مکروہ تحریمی ہے۔[1] جس رِواج کا آپ نے ذکر کیا ہے، وہ چند وجوہ سے ناجائز اور لائقِ ترک ہے:

اوّل:... میّت کو اس کے آبائی گاؤں یا شہر میں منتقل کرنے کو ضروری سمجھنا، گویا اپنی طرف سے نئی شریعت کا گھڑنا ہے۔

دوم:... ایک ناجائز چیز کے لئے قرضہ لینا اور بے جا مصارف برداشت کرنا، فعلِ حرام ہے۔

سوم:... اور اس ناجائز فعل کو ناک اور عزّت کا مسئلہ بنانا حرام در حرام ہے۔

چہارم:... اس منتقلی میں بعض اوقات کئی کئی دن لگ جاتے ہیں، جس سے لاش کی بے حرمتی ہوتی ہے، اور مسلمان کی لاش کو اس طرح ذلیل و خوار کرنا بھی حرام ہے۔

ان وجوہ کی بنا پر میّت کو خواہ مخواہ ایک شہر سے دُوسرے شہر میں منتقل کرنے کا رِواج نہایت غلط اور لائقِ اِصلاح ہے۔

قبر کے اَطراف میں گناہوں کی وجہ سے میّت کو دُوسری جگہ منتقل کرنا

سوال:... جس قبر کے اَطراف میں گناہ ہونے لگ جائے تو مردے کو دُوسری جگہ منتقل کر دیا جاتا ہے، ٹھیک ہے؟

جواب:... مردے کا منتقل کرنا جائز نہیں، گناہوں کو بند کرنا چاہئے۔[2]

---

(۱) قال فی البزازیة: نقل المیت من بلد إلٰی بلد قبل الدفن لا یکرہ وبعدہ یحرم۔ قال السرخسی: وقبلہ یکرہ أیضًا إلّا قدر میل أو میلین. (شامی ج:۲ ص:۲۲۸، فصل فی البیع)۔ قولہ ولا بأس بنقلہ قبل دفنہ، قیل مطلقًا وقیل إلٰی ما دون مدة السفر، وقیدہ محمد بقدر میل أو میلین، لأن مقابر البلد ربما بلغت ھذہ المسافة فیکرہ فیما زاد، قال فی النھر عن عقد الفرائد: وھو الظاھر۔ (شامی ج:۲ ص:۲۳۹، باب صلاة الجنازة).

(۲) ولا ینبغی إخراج المیت من القبر بعد ما دفن. (عالمگیری ج:۱ ص:۱۶۷، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز)، قال فی رد المحتار: وأما نقلہ بعد دفنہ فلا مطلقًا قال فی الفتح واتفقت کلمة الشیخ فی إمرأة دفن إبنھا وھی غائبة فی غیر بلدھا فلم تصبر وأرادت نقلہ علٰی أنہ لا یسعھا ذٰلک. (شامی ج:۲ ص:۲۳۹، باب صلاة الجنازة).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

میّت کو دُوسری جگہ منتقل کرنے کے لئے تابوت استعمال کرنا

سوال:... کیا مردے کو دُوسری جگہ لے جایا جاسکتا ہے؟ اگر لے جایا جاسکتا ہے تو تابوت کا رواج ٹھیک ہے؟ اور تابوت کی جسامنیت اور ساخت کیسی ہونی چاہئے؟ اکثر تابوت دیکھ کر مجھے یہ مشکل پیش آتی ہے، جب اس شہر کراچی کے بنے ہوئے تابوت دیکھتا ہوں جس کی اُونچائی مشکل سے ۲ فٹ ہوتی ہے۔

جواب:... یہاں دو مسئلے الگ الگ ہیں، ایک مسئلہ ہے مردے کو دُوسری جگہ لے جانے کا، اس کا حکم یہ ہے کہ بعض حضرات نے تو اس کو مطلقاً جائز رکھا ہے، اور بعض فرماتے ہیں کہ مسافتِ سفر (۴۸ میل) سے کم لے جانا تو صحیح ہے، اس سے زائد مسافت پر منتقل کرنا مکروہ ہے۔ (۱)

یہ مسئلہ تو دفن کرنے سے پہلے منتقل کرنے کا ہے، لیکن ایک جگہ دفن کرنے کے بعد پھر مردے کو دُوسری جگہ منتقل کرنا قطعاً جائز نہیں۔ (۲)

رہا تابوت کا مسئلہ! تو درمختار وغیرہ میں لکھا ہے کہ اگر زمین نرم ہو تو تابوت میں دفن کرنا جائز ہے، ورنہ مکروہ ہے۔ (۳) تابوت کی اُونچائی اتنی ہونی چاہئے کہ آدمی اس میں بیٹھ سکے، آج کل جو رواج ہے کہ میّت کو دُور دراز ملکوں سے لایا جاتا ہے، اور کئی کئی دن تک لاش خراب ہوتی ہے، یہ رسم بہت سی وجوہ سے قبیح ہے۔ (۴)

فوت شدہ بچے، شفاعت کا ذریعہ

سوال:... میرا بیٹا تین ماہ ہوئے اللہ کو پیارا ہوگیا، اس دن سے لے کر آج تک مجھے کسی پل سکون نہیں ہے، دن رات بچے کی یاد مجھے بے چین رکھتی ہے، آج تک سکون نہیں ہے، مجھے یہ بتائیں کہ میرا نومولود بیٹا ہمارے لئے کس اَجر وثواب کا مستحق بن سکتا ہے؟ مجھے میرے گھر والے بہلانے کے لئے بہت سی باتیں کرتے ہیں، کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ بچہ ماں باپ کے لئے جنت کے راستوں کا نشان ہے، جبکہ میرا خیال ہے کہ ہر شخص خواہ مرد ہو یا عورت اپنے اپنے اعمال کا جواب دہ ہے، خدا تعالیٰ کسی کو بھی اولاد کی

---

(۱) (قوله ولا بأس بنقله قبل دفنه) قبل مطلقًا، وقيل إلى ما دون مدة السفر ..... فيكره فيما زاد ...إلخ. (الفتاوىٰ الشامية ج:۲ ص:۲۳۹، باب صلاة الجنازة).

(۲) قوله ولا بأس بنقله قبل دفنه قبل مطلقا وقيل إلى ما دون مدة السفر وقيده محمد بقدر ميل أو ميلين لأن مقابر البلاد ربما بلغت هذه المسافة فيكره فيما زاد ..... وأما نقله بعد دفنه فلا مطلقًا. (شامي ج:۲ ص:۲۳۹، باب صلاة الجنازة، دفن الميت، وأيضًا في الهندية ج:۱ ص:۱۶۷، طبع رشيديه).

(۳) قوله ولا بأس باتخاذ التابوت ...إلخ، أى يرخص ذلك عند الحاجة وإلا كره .. إلخ. (شامي ج:۲ ص:۲۳۴، وأيضًا في الهندية ج:۱ ص:۱۶۶، طبع رشيديه).

(۴) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: أسرعوا بالجنازة فإن تك صالحة فخير تقدمونها إليه، وإن تك سوىٰ ذلك فشر تضعونه عن رقابكم. متفق عليه. (مشكوة المصابيح ج:۱ ص:۱۴۴، باب المشي بالجنازة والصلاة عليها وأيضًا في البدائع ج:۱ ص:۲۹۹، وأما صلاة الجنازة، طبع سعيد).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جدائی نہ دے، مجھے بتائیں کہ مجھے صبر کیسے آئے اور میں اس کے لئے کیا کروں؟ کیا یہ بات صحیح ہے کہ مرحوم بچہ والدین کے لئے باعثِ رحمت ہوگا؟

جواب:... اللہ تعالیٰ آپ کو اس بچے کا نعم البدل عطا فرمائیں۔ مسلمان والدین کا چھوٹا بچہ اگر انتقال کر جائے تو ان کی شفاعت اور بخشش کا ذریعہ بن جاتا ہے، بشرطیکہ کوئی بے صبری کی بات منہ سے نہ نکالے، بلکہ صبر وشکر سے کام لے۔ اِن شاء اللہ آپ کا بچہ آپ کے لئے مغفرت کا ذریعہ بنے گا۔ (۱)

کیا میّت پر رونا اُس کے لئے تکلیف کا باعث بنتا ہے؟

سوال:... کہا جاتا ہے کہ مرنے کے بعد میّت یعنی مردے پر رونا مردے کی تکلیف کا باعث بنتا ہے۔ مجھے پوچھنا یہ ہے کہ تکلیف سے مردے کا کیا تعلق ہے؟ اور جب رُوح جسم سے نکل گئی تو رُوح جسے لطیف شے کا نام دیا جاتا ہے، اس کو رونے کی تکلیف کے اِحساس کا اِدراک کیونکر ہوتا ہے؟ جبکہ رونا ایک قسم کا وزن ہے، آیا کیا یہ وزن رُوح محسوس کر لیتی ہے؟ یا پھر رونے کی تکلیف اس گوشت پوست کے بے جان جسم پر ہوتی ہے؟ جبکہ رُوح وجسم یک صورت یعنی لازم وملزوم ہونے ہی کی صورت میں تکلیف محسوس کرتے ہیں، نہ مرنے کے بعد جب رُوح وجسم ایک دُوسرے سے جدا ہو جاتے ہیں؟

جواب:... مرنے کے بعد رُوح اور بدن کا یہ تعلق تو باقی نہیں رہتا، لیکن ایک خاص طرح کا دُوسرا تعلق دونوں کے ساتھ قائم کر دیا جاتا ہے، جس سے مردے کو برزخ کے واقعات اور عذاب وثواب کا اِحساس ہوتا ہے۔ (۲) اور اسی تعلق کا نام ''برزخی زندگی'' ہے، جو دُنیا کی زندگی سے مختلف ہے۔ خلاصہ یہ کہ قبر میں مردہ جمادِ محض نہیں، بلکہ ایک خاص نوعیت کی حیات اس وقت بھی اس کو حاصل رہتی ہے، جس کی بنا پر اس کو ثواب وعذاب اور لذت وألم کا اِحساس عالمِ برزخ کی شان کے مطابق ہوتا ہے۔

میّت کا سوگ کتنے دِن منانا چاہئے؟

سوال:... میّت کے ورثاء کو سوگ کتنے دِن تک منانا چاہے؟

جواب:... تین دن۔ (۳)

---

(۱) عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم لنسوة من الأنصار: لَا يموت لأحد لكن ثلاثة من الولد فتحتسبه إلّا دخلت الجنّة، فقالت امرأة منهنّ: أو إثنان يا رسول الله؟ قال: أو إثنان. (مشكوة، باب البكاء على الميت ص: ۱۵۰). وعن أبی موسى الأشعری رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: إذا مات ولد العبد قال الله تعالٰى لملائكته: قبضتم ولد عبدی؟ فيقولون: نعم! فيقول: قبضتم ثمرة فؤاده؟ فيقولون: نعم! فيقول: ماذا قال عبدی؟ فيقولون: حمدك واسترجع، فيقول الله: ابنوا لعبدی بيتًا فی الجنّة وسمّوه بيت الحمد. رواه أحمد والترمذی. (مشكوة ص: ۱۵۱).

(۲) واعلم أنّ أهل الحق إتفقوا علٰى أنّ الله تعالٰى يخلق فی الميت نوع حيوةٍ فی القبر قدر ما يتألّم أو يتلذّذ. (شرح فقه اكبر ص: ۱۲۲، طبع مجتبائی دهلی).

(۳) ولَا بأس لأهل المصيبة أن يجلسوا فی البيت أو فی مسجد ثلاثة أيام والناس يأتونهم ويعزونهم. (عالمگيری ج: ۱ ص: ۱۶۷، كتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السادس).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

میّت والوں کے سوگ کی مدّت اور کھانا کھلانے کی رسم

سوال:... بعض لوگ کہتے ہیں کہ میّت کے گھر والوں کو سوگ کرنا چاہئے، اور گھر میں کھانا نہ پکایا جائے، اور برادری والوں میں کھانا تقسیم کیا جائے، اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب:... میّت کی بیوہ کے علاوہ باقی گھر والوں کو تین دن تک سوگ کرنے کی اجازت ہے، اور بیوہ کو عدّت ختم ہونے تک سوگ کرنا واجب ہے۔[1] میّت والے گھر میں کھانا پکانے کی ممانعت نہیں، مگر چونکہ وہ لوگ غم کی وجہ سے کھانے کا اہتمام نہیں کریں گے، اس لئے میّت کے گھر والوں کو قریبی عزیزوں یا ہمسایوں کی طرف سے دو وقت کھانا بھیجنا مستحب ہے۔[2] برادری والوں کو کھانا تقسیم کرنا محض ریا و نمود کی رسم ہے، اور ناجائز ہے۔[3]

میّت کے گھر والوں کو ایک دن ایک رات کا کھانا دینا مستحب ہے

سوال:... جس گھر میں میّت ہوئی، اس کو کتنے دن تک دُوسرے ہمسایہ کھانا کھلائیں؟ یہ واجب ہے یا مستحب ہے؟

جواب:... میّت کے گھر والوں کو ایک دن ایک رات کا کھانا دینا مستحب ہے۔[4]

میّت کے گھر چولہا جلانے کی ممانعت نہیں

سوال:... یہ مشہور ہے کہ جس گھر میں کوئی مرجائے وہاں تین روز تک چولہا نہیں جلنا چاہئے، اکثر ایسا ہوتا ہے کہ رشتہ دار وغیرہ تین دن یا ۴ دن تک کھانا گھر پہنچا دیتے ہیں، اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اس پر اگر کسی صحابیؓ کا واقعہ مل جائے تو بہت اچھا ہے۔

جواب:... جس گھر میں میّت ہوجائے وہاں چولہا جلانے کی کوئی ممانعت نہیں، چونکہ میّت کے گھر والے صدمے کی وجہ سے کھانا پکانے کا اہتمام نہیں کریں گے، اس لئے عزیز و اقارب اور ہمسایوں کو حکم ہے کہ ان کے گھر کھانا پہنچائیں اور ان کو کھلانے کی کوشش کریں۔ اپنے چچازاد حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی شہادت کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لوگوں کو یہ حکم فرمایا

---

(۱) وفی روایة زینب بنت أبی سلَمة رضی الله عنها ..... سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول. لَا یحل لِامرأة تؤمن بالله والیوم الآخر ان تحد علٰی میت فوق ثلاث لیال إلّا علٰی زوج أربعة أشهر وعشرا ... الحدیث. (ترمذی شریف ج: ۱ ص: ۱۴۳، وأیضًا فی الهندیة ج: ۱ ص: ۱۶۷، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون).

(۲) قوله وباتخاذ الطعام لهم قال فی الفتح. ویستحب لجیران أهل المیت والأقرباء الأباعد تهیئة طعام لهم یشبعهم یومهم ولیلتهم لقوله صلی الله علیه وسلم: اصنعوا لآل جعفر طعاما، فقد جاءهم ما یشغلهم ... إلخ. (شامی ج: ۲ ص: ۲۴۰).

(۳) ویکره اتخاذ الضیافة من الطعام من أهل المیت لأنه شرع فی السرور لَا فی الشرور وهی بدعة مستقبحة ... إلخ. (ردالمحتار علی الدر المختار ج: ۲ ص: ۲۴۰، مطلب فی کراهة الضیافة من أهل المیت).

(۴) ایضاً حاشیہ نمبر ۲۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

تھا، اور یہ حکم بطور استحباب کے ہے، اگر میت کے گھر والے کھانا پکانے کا انتظام کرلیں تو کوئی گناہ نہیں، نہ کوئی عار یا عیب کی بات ہے۔[۱]

میّت کے گھر کا کھانا

سوال:... میت کے گھر کھانا اور جو لوگ میت کے گھر آئیں ان کو کھلانا دونوں کو علماء منع کرتے ہیں جب کہ بہت سے صحابہؓ اور اہل اللہ سے منقول ہے کہ انہوں نے وصیت کی کہ میرے جنازے میں شریک لوگوں کو کھانا کھلانا، حضرت ابوذرؓ نے بکری اور حضرت عمران بن حصینؓ نے اونٹ ذبح کر کے کھلانے کی وصیت کی، خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک میت کو دفن کر کے اہل میت کے گھر کھانے کو گئے مگر بکری چونکہ مالک کی مرضی کے بغیر ذبح ہوئی تھی اس لئے بغیر کھائے واپس آگئے۔

جواب:... میت والوں کو کھلانے کا تو حکم ہے، اس سے منع نہیں کیا جاتا۔[۲] جس چیز سے منع کیا جاتا ہے وہ میت کے ایصال ثواب کا کھانا کھانا ہے،[۳] "طعام المیّت یمیتُ القلب" (مردے کا کھانا دل کو مردہ کرتا ہے) حضرت ابوذرؓ کی وصیت آنے والے مہمانوں کو کھلانے کی تھی اور مہمانوں کو کھلانے سے منع نہیں کیا جاتا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جس واقعہ کی طرف آپ نے اشارہ کیا ہے اس روایت کے نقل کرنے میں صاحب مشکوٰۃ سے تسامح ہوا ہے، مشکوٰۃ میں "فاستقبله داعی امراته" کے الفاظ ہیں،[۴] جس کا مفہوم ہے: "آپ اہل میت کے یہاں کھانے کے لئے گئے" اصل کتاب میں جو الفاظ منقول ہیں اس کا مفہوم ہے: "واپسی میں کسی عورت کے قاصد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا۔" یہ بلانے والی عورت اہل میت سے نہیں تھی، لہٰذا اس روایت سے میت کے گھر کا کھانا کھانے پر اِستدلال صحیح نہیں۔[۵]

---

(۱) قال فی الفتح: ویستحب لجیران أهل المیت والأقرباء الأباعد تهیئة طعام لهم یشبعهم یومهم ولیلتهم لقوله صلی الله علیه وسلم: إصنعوا لآل جعفر طعامًا، فقد جاءهم ما یشغلهم. الترمذی. (ردالمحتار مع الدر المختار، مطلب فی الثواب علی المصیبة، ص: ۲۴۰، وأیضًا فتح القدیر، باب صلوٰة الجنازة، قبیل باب الشهید ج: ۲ ص: ۱۴۲).

(۲) عن عبدالله بن جعفر قال: لما جاء نعی جعفر قال النبی صلی الله علیه وسلم: اصنعوا لآل جعفر طعامًا فقد أتاهم ما یشغلهم. (مشکوة ص: ۱۵۱، باب البکاء علی المیت، الفصل الثانی).

(۳) عن جریر بن عبدالله البجلی قال: کنّا نریٰ الإجتماع إلی أهل المیت وصنعة الطعام من النیاحة. (ابن ماجة ص: ۱۱۶، مسند أحمد ج: ۲ ص: ۲۰۴). ویکره إتخاذ الضیافة فی هٰذه الأیام وکذا کلها کما فی حیرة الفتاویٰ. (جامع الرموز ج: ۳ ص: ۴۴۳).

(۴) عن عاصم بن کلیب عن أبیه عن رجل من الأنصار قال: خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی جنازة فرأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو علی القبر یوصی الحافر یقول: أوسع من قِبل رجلیه، أوسع من قِبل رأسه، فلما رجع استقبله داعی امرأته فأجاب ونحن معه ...إلخ. رواه أبو داوٗد والبیهقی فی دلائل النبوة. (مشکوٰة ص: ۵۴۴، باب فی المعجزات، الفصل الثالث، طبع قدیمی).

(۵) عاصم بن کلیب عن أبیه عن رجل من الأنصار قال: خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی جنازة فرأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو علیٰ قبر یوصی الحافر أوسع من قِبل رجلیه، أوسع من قبل رأسه، فلما رجع استقبله داعی امرأة فجاء فجیء بالطعام فوضع یده ...إلخ. (سنن أبی داوٗد ج: ۲ ص: ۱۱۷، کتاب البیوع، باب فی إجتناب الشبهات). أیضًا: عن عاصم بن کلیب عن أبیه عن رجل من الأنصار قال: خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی جنازة ..... فلما رجع استقبل داعی امرأة فجاء وجیء بالطعام ...إلخ. (سنن الکبریٰ للبیهقی ج: ۵ ص: ۳۳۵، باب کراهیة مبایعة من أکثر ماله من الربا أو ثمن المحرم، طبع دار الکتب العلمیة).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

اہلِ میّت کا گھر میں کھانا

سوال:...آپ نے فرمایا ہے: ''جس چیز سے منع کیا جاتا ہے وہ میّت کے ایصال ثواب کا کھانا کھانا ہے، اور حضرت ابوذرؓ کی وصیت مہمانوں کو کھلانے کی تھی اور مہمانوں کو کھلانے سے منع نہیں کیا جاتا۔''

۱:...جب کسی کی موت واقع ہوتی ہے تو جو لوگ دور سے اور قریب سے جنازے میں شرکت کے لئے آتے ہیں وہ سب مہمان ہی ہوتے ہیں، بعد دفن وہی لوگ اور ان کی عورتیں کھانا کھاتے ہیں، یہ کھانا کیسا ہے؟

جواب:...اس کے جواز میں کیا شبہ ہے؟ مگر حکم یہ ہے کہ اہلِ میّت اور ان کے مہمانوں کو دوسرے لوگ کھانا دیں۔

ایصالِ ثواب کے کھانے سے خود کھانے کا حکم

سوال:...آپ نے فرمایا ''ایصال ثواب کا کھانا منع ہے'' میں جب اپنے والدین یا مشائخ کے ایصال ثواب کے لئے کھانا تیار کراتا ہوں تو اس میں سے خود بھی کھاتا ہوں اور اپنے ہمسایوں اور کچھ فقراء و مساکین کو بھی دیتا ہوں۔ ابھی عید پر ایک جانور حضور علیہ السلام کی طرف سے ایصال ثواب کیا، خود بھی کھایا اور دوسروں کو بھی کھلایا، کیا یہ سب ناجائز ہوا؟ خانقاہ مشائخ میں جو ہر وقت دیگیں چڑھی رہتی ہیں جس کو عرف میں لنگر کہتے ہیں وہ ایصال ثواب ہی کا کھانا ہوتا ہے جس کو بڑے بڑے اولیاء اللہ بڑی رغبت سے کھایا کرتے تھے، حضرت نظام الدین اولیاء کا لنگر، حضرت گنج شکر رحمہ اللہ کا لنگر مشہور ہے، جس پر وہ اپنے مشائخ کی فاتحہ ایصال ثواب کیا کرتے تھے، سچے عقیدت مند لنگر کی دال اور سوکھی روٹی کو اپنے گھر کے مرغن کھانوں پر ترجیح دیتے اور تبرک کہتے تھے، شہدائے کربلا کو کھانے اور شربت وغیرہ سے ایصال ثواب کرتے ہیں، غنی اور فقیر سب کھاتے ہیں، اور ایصال ثواب صرف کھانے ہی سے نہیں بلکہ ہر نیک کام جس سے لوگوں کو فائدہ پہنچے، کر کے، ہوسکتا ہے؟ لوگ اپنے مردوں کے ایصال ثواب کے لئے درخت لگاتے ہیں، پل، سڑک، کنواں بنواتے ہیں، اس سے غنی فقیر سب مستفید ہوتے ہیں، سو اگر ایصال ثواب کا کھانا ناجائز تو ان اشیاء سے استفادہ بھی ناجائز، حضرت سعدؓ نے اپنی ماں کے ایصال ثواب کے لئے جو کنواں کھدوایا تھا اس سے بغیر تخصیص غنی فقیر سب مسلمان استفادہ کرتے تھے، جس زمانے کے اعراس جائز تھے وہاں بڑے بڑے مشائخ اولیاء اللہ جاتے تھے اور ایصال ثواب کا کھانا کھایا کرتے تھے۔

جواب:...۱:...ایصال ثواب تو اسی طعام کا ہوگا جو مستحقین کو کھلایا جائے، جو خود کھالیا یا عزیز و اقارب کو کھلایا اس کا ایصال ثواب نہیں۔[1]

۲:...قربانی سے مقصود ''اراقۃ الدم'' ہے،[2] جب آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قربانی کردی تو بشرط

---

(۱) واذا تصدق بعشرة دراهم أو وهبها لفقيرين صح لأن الهبة للفقير صدقة والصدقة يراد بها وجه الله تعالىٰ ..... لا لغنيين لأن الصدقة على الغني هبة. (ردالمحتار مع الدر المختار ج:۵ ص:۶۹۸، كتاب الهبة).

(۲) لأن الاراقة قربة. (البحر الرائق ج.۸ ص:۱۹۸، كتاب الأضحية).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

قبولیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا ثواب پہنچ گیا۔ گوشت خود کھالیں یا محتاجوں میں تقسیم کردیں یا دعوت کر کے کھلا دیں۔ (۱)

۳:... مشائخ کے یہاں لنگر ایصالِ ثواب کے لئے نہیں ہوتے بلکہ واردین اور صادرین کی ضیافت کے لئے ہوتے ہیں اور اس کو تبرک سمجھنا مشائخ سے محبت اور عقیدت کی بنا پر ہے، اس لئے نہیں کہ یہ کھانا چونکہ فلاں بزرگ کے ایصال ثواب کے لئے ہے، اس لئے متبرک ہے۔ اور اس کھانے پر اپنے مشائخ کا نام پڑھنا بھی ان مشائخ کی نسبت کے لئے ہے گویا اپنے مشائخ کو بھی اس ایصال ثواب میں شریک کرلیا گیا ہے اور سب سے اہم تر یہ کہ مشائخ کا عمل شریعت نہیں کہ اس کی اِقتداء لازمی ہو، البتہ ان اکابر سے ہماری عقیدت اور حسن ظن کا تقاضا ہے کہ ہم ان کے افعال واقوال اور ان کے احوال کی ایسی توجیہہ کریں کہ یہ چیزیں شریعت کے مطابق نظر آئیں، اگر ہم کوئی ایسی توجیہہ نہیں کرسکتے تب بھی ان کے ساتھ حسن ظن رکھتے ہوئے یہ سمجھیں کہ ان بزرگوں کے پیش نظر کوئی توجیہہ ہوگی، الغرض ان پر طعن بھی نہ کریں اور ان کے افعال کو شریعت بھی نہ بنائیں۔

ضیافت، ایصالِ ثواب اور مکارمِ اخلاق کا فرق

سوال:... آپ نے فرمایا ہے کہ ایصالِ ثواب تو اسی کھانے کا ہوگا جو مستحقین کو کھلایا جائے، جو خود کھالیا یا عزیز واقربا کو کھلایا اس کا ایصالِ ثواب نہیں۔ اس جواب سے مندرجہ ذیل سوال پیدا ہوتے ہیں:

۱:... بقول حضرت تھانویؒ ایصالِ ثواب کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے کوئی نیک عمل کیا، اس پر ہمیں ثواب ملا، ہم نے درخواست کی کہ الٰہی! اس عمل نیک کے ثواب کو ہم اپنے فلاں عزیز یا شیخ کو بخشتے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا: ''اطعموا الطعام'' یہ حکم مطلق ہے، اس میں غنی یا فقیر کی کوئی قید نہیں۔ اب اگر اس حدیث کے اِمتثالِ اَمر میں اپنے عزیز واقربا اور دُوسرے بزرگوں کو کھانا کھلاؤں اور نیت کروں کہ اِلٰہی! اس کا ثواب میرے والدین یا شیخ کو ملے، تو اس میں کیا شرعی قباحت ہے؟ اور کھانے والوں نے کون سا گناہ کیا؟

۲:... جیسے پہلے سوال میں عرض کیا تھا کہ ایصالِ ثواب کھانے کے علاوہ سڑک بنوا کر، سایہ دار، میوہ دار درخت لگوا کر، پانی کی سبیل لگوا کر یا کنواں وغیرہ کھدوا کر بھی کیا جاتا ہے، اور اس سے غنی فقیر سب فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ تو اگر ایصالِ ثواب کا کھانا صرف فقراء اور مساکین کے لئے ہے تو یہ اُمور بھی صرف ان کے ہی لئے ہونے چاہئیں، مگر ایسا نہیں ہے، غنی فقیر سب سائے میں بیٹھتے ہیں، کنویں کا پانی پیتے ہیں، سڑک پر چلتے ہیں، راستے میں سبیل سے پانی پیتے ہیں۔ حضرت سعد بن معاذؓ کے کنویں سے جو انہوں نے اپنی ماں کے ثواب کے لئے بنوایا تھا سب مسلمان استفادہ کرتے تھے۔

۳:... شریعت کے فقہاء نے جس کھانے کو منع کیا ہے، وہ میّت کے گھر کا کھانا ہے، اور وہ بھی مکروہ کہا گیا ہے۔ اور علت اس کی یہ بیان کی گئی ہے کہ ضیافت خوشی کے موقع پر ہوتی ہے، سو جو کام خوشی کے موقع پر کیا جائے وہ اگر غمی میں ہو تو مکروہ ہے۔ بزرگوں اور

---

(۱) ويأكل من لحم الأضحية ويؤكل ويدخر ..... لما جاز أن يأكل منه وهو غنى فأولى أن يجوز له إطعام غيره وإن كان غنيًا قال رحمه الله وندب أن لا ينقص الصدقة من الثلث لأن الجهات ثلاثة الإطعام والأكل والإدخار لما روينا ولقوله تعالى: وأطعموا القانع والمعتر أى السائل والمتعرض للسؤال فانقسم عليه اثلاثًا وهذا فى الأضحية الواجبة والسُّنّة سواء. (البحر الرائق ج:۸ ص:۲۰۳، كتاب الأضحية).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

اولیاء اللہ کے ثواب کے لئے جو کھانا پکتا ہے، وہاں یہ علت نہیں پائی جاتی، کیونکہ ان کی وفات کو عرصہ گزر چکا ہوتا ہے، اور وہ کوئی غمی کا موقع نہیں ہوتا۔

مولانا سرفراز خان صفدر صاحب نے ''راہِ سنت'' کتاب میں اس سلسلے میں جتنے بھی حوالے دیئے ہیں، ان سب میں موت سے تین دن کے اندر اندر جو ضیافت ہے، وہ مکروہ بتائی گئی ہے۔ برسوں کے بعد مشائخ یا والدین کے ایصالِ ثواب کے لئے جو کھانا پکاتے ہیں، اس کا کوئی حوالہ نہیں۔ براہِ کرم ان تین اِشکالات کا نمبروار جواب عطا فرمائیں۔

جواب:... کھانا کھلانا مکارمِ اخلاق میں سے ہے،(۱) مگر نیک کام غرباء کو کھانا کھلانا ہے،(۲) اسی کا ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے۔ خود کھا پی لینا، یا دولت مند اَحباب کو کھلا دینا اور نیت بزرگوں کے ایصالِ ثواب کی کر لینا، یہ عقل میں نہیں آتا۔ ہاں! ایک صورت اور ہے، اہلِ حرمین میں مشہور ہے کہ مکہ مکرمہ میں کوئی شخص کسی کی دعوت کرتا ہے تو یہ دعوت اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہوتی ہے، کیونکہ حجاج ''ضیوف الرحمٰن'' ہیں، اور جو مدینہ منورہ میں دعوت کرتا ہے، وہ دعوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے ہوتی ہے، کیونکہ زائرینِ مدینہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان ہیں، پس اس کھانے میں بھی ایصالِ ثواب کی نیت نہیں ہوتی، بلکہ یہ کھانا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمانوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کھلایا جاتا ہے۔

صدقہ نہیں صلۂ رحمی ہے

سوال:... آپ نے سوال کے دوسرے اور تیسرے حصہ کا جواب نہیں دیا، آپ نے فرمایا: ''نیک کام غرباء کو کھلانا ہے'' بندے کے خیال میں ہر ایک کھلانا نیک کام ہے، ''اَطْعِمُوا الطَّعَامَ'' میں غرباء کی تخصیص کہاں ہے؟ ''وَاٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّهٖ ذَوِی الْقُرْبٰی'' میں غریب کی تخصیص کہاں ہے؟ غنی فقیر ہر رشتہ دار اس میں آتا ہے۔

جواب:... غرباء کو کھلانا صدقہ ہے، ذَوِی القربیٰ کو دینا صلہ رحمی ہے اور عام لوگوں، واردین وصادرین کو کھانا دینا مکارمِ اخلاق ہے، بزرگوں کے ایصالِ ثواب کے لئے کھانا دینا صدقہ ہے، اور ''عَلٰی حُبِّهٖ'' کی شرط سب میں ملحوظ ہے، البتہ بزرگوں کی طرف سے کھلانا ضیافت ہے۔

کیا یہ صدقہ میں شمار نہیں ہوگا؟

سوال:... اس مرتبہ بھی آپ نے سابقہ سوال کے دوسرے اور تیسرے حصہ کا جواب نہیں دیا، غالباً ذہن سے نکل گیا ہوگا، اس لئے وہ سوال دوبارہ منسلک کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: غریبوں کو کھلانا صدقہ، رشتہ داروں کو کھلانا صلہ رحمی اور عام لوگوں کو کھلانا

---

(۱) عن أبی هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه ...إلخ. (مشكوة ص: ۴۲۸، باب الضيافة، الفصل الأوّل).

(۲) "فكلوا منها وأطعموا القانع والمعترّ" (الحج: ۳۶)، "ويطعمون الطعام علٰى حبّه مسكينًا ويتيمًا وأسيرًا، إنما نطعكم لوجه الله لَا نريد منكم جزاءً ولَا شكورًا" (الدهر: ۸). وعن أنس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: أفضل الصدقة ان تشبع كبدًا جائعًا. رواه البيهقي في شعب الإيمان. (مشكوة ص: ۱۷۲، باب أفضل الصدقة، الفصل الثالث).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

مکارمِ اخلاق سے ہے۔ محترم! یہ سارے کام صدقہ ہی کے ذیل میں آتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: راستے سے کانٹا ہٹانا صدقہ، بیوی کے منہ میں لقمہ دینا صدقہ، ماں باپ کو محبت کی نظر سے دیکھنا صدقہ۔ اور صلہ رحمی کے ضمن میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صلہ رحمی کرو اپنے رشتہ داروں سے امیر ہوں یا غریب۔''

جواب:... میں پہلے لکھ چکا ہوں کہ کھانا کھلانا مکارمِ اخلاق میں سے ہے، لیکن جو کھانا ثواب کی نیت سے کھلایا جائے اس کا ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے۔ قرآنِ کریم میں ہے: "وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا"[1] گھر والوں کو کھلانا بھی صدقہ، دوست احباب کو کھلانا بھی صدقہ، مگر ان کھانوں کا ایصالِ ثواب کوئی نہیں کرتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری ذبح کرائی اور فرمایا: اس کا گوشت تقسیم کر دیا جائے۔ یہ فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے، واپسی پر پوچھا کہ گوشت سارا تقسیم ہو گیا، عرض کیا گیا کہ صرف ایک ران بچی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سارا بچ گیا، بس صرف یہی ران نہیں بچی۔[2]

الغرض! اس ناکارہ کے خیال میں ایصالِ ثواب اس کھانے کا کیا جاتا ہے جو صرف ثواب کی غرض سے کھلایا جائے۔ دُوسرے کھانوں میں دُوسری اغراض بھی شامل ہو جاتی ہیں، خواہ وہ بھی خیر کی اور بالواسطہ ثواب کی ہوں، مگر ان کا ایصالِ ثواب نہیں کیا جاتا۔ آپ اگر اس کو عام سمجھتے ہیں تو میں منازعت نہیں کرتا۔ بس یہ بحث ختم۔

تعزیت میّت کے گھر جا کر کریں اور فاتحہ ایصالِ ثواب اپنے گھر پر

سوال:... ہمارے گاؤں میں بعض لوگ کسی کے گھر میت ہو جانے کی صورت میں وہاں فاتحہ پڑھنے کی غرض سے نہیں جاتے کہ وہاں فاتحہ پڑھنا بدعت ہے، ہم نے اِمام صاحب سے معلوم کیا تو فرمایا کہ جس گھر میں میت ہو جائے وہاں صرف تین دن افسوس کے لئے جانا چاہئے، لیکن ہمارے ہاں اکثر پورا ہفتہ فاتحہ کی غرض سے بیٹھے رہتے ہیں، آپ بتلائیں کہ یہ بدعت ہے یا کارِ ثواب؟ تاکہ دونوں فریق راہِ راست پر آجائیں۔

جواب:... تعزیت سنت ہے، جس کا مطلب ہے اہلِ میت کو تسلی دینا، فاتحہ پڑھنے کے لئے میت کے گھر جانے کی ضرورت نہیں، تعزیت کے لئے جانا چاہئے، فاتحہ اور ایصالِ ثواب اپنے گھر پر بھی کر سکتے ہیں، جو شخص ایک دفعہ تعزیت کر لے، اس کا دوبارہ تعزیت کے لئے جانا سنت نہیں، تین دن تک افسوس کا حکم ہے، دُور کے لوگ اس کے بعد بھی اظہارِ افسوس کر سکتے ہیں، فاتحہ کی غرض سے بیٹھنا خلافِ سنت ہے۔[3]

---

(۱) سورة الدهر: ۸.

(۲) عن عائشة أنهم ذبحوا شاةً فقال النبي صلى الله عليه وسلم: ما بقي منها إلّا كتفها قال بقي كلها غير كتفها. رواه الترمذي وصححه. (مشكوة ص: ۱۶۹، باب فضل الصدقة).

(۳) التعزية لصاحب المصيبة حسن كذا في الظهيرية وروى الحسن بن زياد إذا عزىٰ أهل الميت مرة فلا ينبغي أن يعزيه مرة أخرىٰ كذا في المضمرات ووقتها من حين يموت إلى ثلاثة أيام ويكره بعدها إلّا أن يكون المعزي أو المعزى إليه غائبًا فلا بأس بها ...إلخ. (هندية ج: ۱ ص: ۱۶۷، طبع رشيديه، وأيضًا في الشامي ج: ۲ ص: ۲۴۰، ۲۴۱، مطلب في كراهة الضيافة).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

تعزیت کب تک کر سکتے ہیں؟

سوال:... تعزیت کے لئے لوگ مردے کے گھر جاتے ہیں، تو مدّتِ تعزیت کتنی ہے؟

جواب:... تعزیت کا کوئی وقت مقرر نہیں، تعزیت سے مقصود اہلِ میّت کے غم میں شریک ہونا اور ان کو تسلی دینا ہے۔[1]

میّت پر رشتہ دار کی طرف سے کفن ڈالنا

سوال:... بعض علاقوں میں رِواج ہے کہ میّت پر ہر ایک رشتہ دار اپنی اپنی طرف سے ایک عدد کفن ڈالتے ہیں، یا کفن کے بدلے رقم دیتے ہیں، کیا یہ جائز ہے؟

جواب:... یہ محض دُنیا کی رسم ہے، اور نہایت فضول رسم ہے۔[2]

بیوہ کو تیجے پر نیا دوپٹہ اُڑھانا

سوال:... ہماری طرف رواج ہے کہ جب کسی شخص کا انتقال ہوجاتا ہے تو اس کی بیوہ کو اس کے متعلقین نیا دوپٹہ تیجے میں اُڑھاتے ہیں، اس طرح بیوہ کے پاس نئے سفید دوپٹے کئی کئی آجاتے ہیں، اگر نئے سفید دوپٹے کے عوض کچھ روپے نقد مدد کے لئے دے دیں تو اس میں کچھ حرج تو نہیں؟ اور پھر شوہر کے انتقال پر چونکہ سوگ چار ماہ دس دن مناتے ہوئے زینت کرنا عورت کو منع ہے، اس نئے دوپٹے اُڑھانے میں کیا راز پوشیدہ ہے؟ اس میں مسئلہ مذکورہ کی خلاف ورزی تو نہیں ہوتی؟ وضاحت فرمائیں۔

جواب:... بیوہ کو تیجے میں نیا دوپٹہ اُڑھانے کی رسم جو آپ نے لکھی ہے، یہ بھی غلط اور خلافِ شریعت ہے۔[3] بیوہ کی عدّت چار مہینے دس دن ہے،[4] اور اس دوران بیوہ کو نیا کپڑا پہننے کی اجازت نہیں۔[5] معلوم نہیں کہ اس رسم کے جاری کرنے والوں کا منشا کیا ہوگا؟

---

(۱) التعزية لصاحب المصيبة حسن كذا في الظهيرية وروى الحسن بن زياد إذا عزىٰ أهل الميت مرة فلا ينبغي أن يعزيه مرة أخرىٰ كذا في المضمرات ووقتها من حين يموت إلىٰ ثلاثة أيام ويكره بعدها إلّا أن يكون المعزى أو المعزى إليه غائبًا فلا بأس به وهي بعد الدفن أولىٰ منها قبله وهٰذا إذا لم ير منهم جزع شديد فإن رؤى ذٰلك قدمت التعزية ويستحب أن يعم بالتعزية جميع أقارب الميّت الكبار والصغار والرجال والنساء إلّا أن يكون امرأة شابة فلا يعزيها إلّا محارمها كذا في السراج الوهاج۔ (عالمگیری ج:۱ ص:۱۶۷، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون، الفصل السادس)۔

(۲، ۳) عن عائشة رضي الله عنها قالت: قال النبي صلى الله عليه وسلم: من أحدث في أمرنا هٰذا ما ليس منه فهو ردّ۔ (الصحیح البخاری، کتاب الصلح ج:۱ ص:۳۷۰)۔

(۴) وعدة المتوفى عنها زوجها أربعة أشهر وعشرًا، سواء دخل بها أو لم يدخل بها إذا كانت حرة لقول الله تعالىٰ: والذين يتوفون منكم ويذرون أزواجًا يتربصن بأنفسهن أربعة أشهر وعشرًا۔ (شرح مختصر الطحاوی ج:۵ ص:۲۳۹، کتاب الطلاق، باب العدد والإستبراء)۔ أيضًا: وعدة الوفاة على الحرة أربعة أشهر وعشر ...إلخ۔ (قاضی خان علىٰ هامش الهندية ج:۱ ص:۵۵۰، باب العدة)۔

(۵) وتجتنب المعتدة كل زينة نحو الكحل والحناء والخضاب والدهن والتحلي والتطيب ولبس المطيب والمصبوغ بالمعصفر والزعفران ...إلخ۔ (قاضی خان علىٰ هامش الهندية ج:۱ ص:۵۵۴)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

ممکن ہے دُوسری قوموں سے یہ رسم مسلمانوں میں درآئی ہو، یا مقصود بیوہ کی خدمت کرنا ہو، بہرحال یہ رسم خلافِ شرع ہے، اس کو ترک کردینا چاہئے، بیوہ کی خدمت اور اشک شوئی کے لئے اگر نقد روپیہ پیسہ دے دیا جائے تو اس کا کوئی مضائقہ نہیں، لیکن رسم اس کو بھی نہیں بنانا چاہئے۔

بزرگوں کو خانقاہ یا مدرسے میں دفن کرنا فقہاء کے نزدیک مکروہ ہے

سوال:... بزرگوں کو عام طور پر عام قبرستان کے بجائے خانقاہ یا مدرسے میں دفن کرنا، جبکہ تاریخ صاف بتاتی ہو کہ اسلاف میں صدی یا نصف صدی گزرنے کے بعد بزرگوں کے مقابر شرک و بدعت کے اڈّے بن گئے، کیسا ہے؟

جواب:... اکابر و مشائخ کو مساجد یا مدارس کے احاطے میں دفن کرنے کو فقہائے کرامؒ نے مکروہ لکھا ہے۔ (۱)

---

(۱) ولَا يدفن صغير ولَا كبير في البيت الذي مات فيه فإن ذلك خاص بالأنبياء بل ينقل إلى مقابر المسلمين اهـ ومقتضاه أنه لَا يدفن في مدفن خاص كما يفعله من يبني المدرسة ونحوها ويبني له بقربها مدفنا فتأمل۔ (شامي، كتاب الصلاة، باب الجنائز، مطلب في دفن الميت، ج:۲ ص:۲۳۵ طبع ايچ ايم سعيد)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

متفرّق مسائل
(میّت سے متعلق)

ہر مسلمان پر زندگی میں سات میّتوں کو نہلانا فرض نہیں

سوال:... عام طور پر یہ مشہور ہے کہ ہر مسلمان پر اپنی زندگی میں سات میّت نہلانا فرض ہے، قرآن وحدیث کی روشنی میں اس مسئلے کی وضاحت فرماد یجئے کہ یہ بات کہاں تک دُرست ہے؟

جواب:... میّت کو غسل دینا فرضِ کفایہ ہے، اگر کچھ لوگ اس کام کو کرلیں تو سب کی طرف سے یہ فرض ادا ہو جائے گا، ہر مسلمان کے ذمہ فرض نہیں۔[1]

غیر مسلم کی موت کی خبر سن کر ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' پڑھنا

سوال:... جب ہم کسی مسلمان کی موت کی خبر سنتے ہیں تو سننے کے بعد ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' پڑھتے ہیں، لیکن اگر کسی دُوسرے مذہب یا کسی غیر مسلم کی موت کی خبر سنیں تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب:... اس وقت بھی اپنی موت کو یاد کر کے یہ آیت پڑھ لی جائے۔

میّت کے بعد اس کے بیٹے کو اِجتماعی پگڑی پہنانا

سوال:... بعض علاقوں میں باپ کے مرنے کے بعد اس کے بڑے بیٹے کو وارث بنانے کے لئے اِجتماعی حالت میں اس کے سر پر پگڑی باندھتے ہیں، کیا یہ جائز ہے؟

جواب:... یہ بھی محض رسم ہے، اور اگر کسی شرعی حکم کے خلاف نہ ہو، مثلاً: تمام وارثوں پر وراثت تقسیم کی جائے، تو کوئی حرج نہیں۔

---

(۱) غسل الميت حق واجب على الأحياء بالسنة وإجماع الأمّة كذا في النهاية ولكن إذا قام به البعض سقط عن الباقين كذا في الكافي. (هندية ج:۱ ص:۱۵۸، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الثاني في الغسل، طبع رشيديه كوئٹه).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

والد کی تجہیز و تکفین پر رقم کس نے خرچ کی؟ معلوم نہ ہو تو اولاد پر گناہ نہیں

سوال:... میرے والد صاحب کا تیس برس پہلے ہارٹ اٹیک سے اِنتقال ہوگیا تھا، اس وقت ہم تینوں بھائی بہن نابالغ تھے، اور اس وقت پاکستان میں موجود نہیں تھے، بلکہ انڈیا گئے ہوئے تھے، اور اِنتقال کے بیس پچیس دن کے بعد ہم واپس آئے تھے۔ آج تک ہم کو یہ خیال نہ آیا کہ والد صاحب کی تجہیز و تکفین کی رقم کس نے خرچ کی؟ بہت سے قریبی رشتہ دار جو اس وقت تھے ان کا بھی اِنتقال ہو چکا ہے، اب اس بات کا پتا لگانا کہ کس نے یہ رقم خرچ کی تاکہ یہ مسئلہ حل ہو جائے۔ آپ سے رہنمائی مطلوب ہے۔

جواب:... جس نے بھی کردی، تمہارے ذمے کوئی گناہ نہیں، اور نہ تم سے کسی نے اس کا مطالبہ کیا ہے، تمہیں فکرمند ہونے کی کیا ضرورت ہے...؟

مرحوم کا قرض ادا ہو، ورنہ وہ عذاب کا مستحق ہے

سوال:... اگر مرحوم کے ذمہ ایسے قرض ہوں جن کا اس کے وارثوں کو علم نہ ہو، یا قرض دینے والا نہ بتائے تو اس سلسلے میں کیا حکم ہے؟

جواب:... جو شخص قرض لے کر مرے اس کا معاملہ بڑا شدید ہے، اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو بچائے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے شخص کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھتے تھے جس کے ذمہ قرض ہو، بعد میں جب فتوحات ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم میّت کا قرض اپنے ذمہ لے لیتے تھے۔[1]

ایک حدیث میں ہے کہ مؤمن کی جان اس کے قرض کے ساتھ لٹکی رہتی ہے، جب تک اس کا قرضہ ادا نہ کردیا جائے (ترمذی، ابنِ ماجہ)۔[2]

ایک اور حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز سے فارغ ہوکر فرمایا کہ: کیا یہاں فلاں قبیلے کے لوگ ہیں؟ دیکھو تمہارا آدمی جنت کے دروازے پر رُکا ہوا ہے، اس قرض کی وجہ سے جو اس کے ذمہ ہے، اب تمہارا جی چاہے تو اس کا فدیہ (یعنی قرض) ادا کر کے اسے چھڑالو، اور جی چاہے تو اسے اللہ تعالیٰ کے عذاب کے سپرد کردو۔[3]

ایک صحابی فرماتے ہیں کہ: ہمارے والد کا انتقال ہوا، تین سو درہم ان کا ترکہ تھا، پیچھے ان کے اہل وعیال بھی تھے، اور ان کے

---

(۱) عن أبی هريرة رضی الله عنه أن رسول الله صلی الله عليه وسلم كان يؤتى بالرجل المتوفى عليه الدين فيقول: هل ترك لدينه من قضاء؟ فإن حدث أنه ترك وفاء صلى عليه وإلّا قال للمسلمين صلوا علىٰ صاحبكم، فلما فتح الله عليه الفتوح قام فقال: أنا أولىٰ بالمؤمنين من أنفسهم ...الحديث. (ترمذی شريف ج: ۱ ص: ۲۰۵، باب ما جاء فی المديون).

(۲) عن أبی هريرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله عليه وسلم أنه قال: نفس المؤمن معلقة بدينه حتّى يقضىٰ عنه. (ترمذی، باب ما جاء أن نفس المؤمن معلقة بدينه ج: ۱ ص: ۲۰۶، طبع قديمی كتب خانه).

(۳) عن سمرة رضی الله عنه من هاهنا من رهط فلان إن صاحبكم قد احتبس عن الجنّة بدين كان عليه فأما ان تفدوه من عذاب الله وإما أن تسلموه. (كنز العمال ج: ۶ ص: ۲۳۵، حديث نمبر: ۱۵۵۰۴، طبع مؤسسة الرسالة).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

ذمہ قرض بھی تھا، میں نے ان کے اہل وعیال پر خرچ کرنے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تیرا باپ قرضے میں پکڑا ہوا ہے، اس کا قرضہ ادا کر!'' (مسندِ احمد)۔ (۱)

مسلمان آدمی کے ذمہ اوّل تو قرضہ ہونا ہی نہیں چاہئے، اور اگر بأمرِ مجبوری قرض لیا تو اس کو حتی الوسع جلد سے جلد ادا ہونا چاہئے، خدانخواستہ اسی حالت میں موت آگئی تو یہ خود غرض وارث خدا جانے ادا کریں گے بھی یا نہیں؟ اور اگر زندگی میں قرضہ ادا کر سکنے کا إمکان نہ ہو تو وصیت کرنا فرض ہے کہ اس کے ذمہ فلاں فلاں کا اتنا قرضہ ہے وہ ادا کر دیا جائے، (۲) اگر وصیت کے بغیر مر گیا اور گھر والوں کو کچھ پتا نہیں تو گناہگار بھی ہوگا اور پکڑا بھی جائے گا، اب نہ اس کا قرضہ ادا ہو، نہ اس کی رہائی ہو، نعوذ باللہ!

ہاں! اللہ تعالیٰ ہی اپنی رحمت سے کوئی صورت پیدا فرما دیں تو ان کا کرم ہے۔

اس تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ نے جو صورت لکھی ہے، ایک مسلمان کو اس کی نوبت ہی نہیں آنے دینی چاہئے، اور اگر بالفرض ایسی صورت پیش ہی آجائے تو اعلانِ عام کر دیا جائے کہ اس میّت کے ذمہ کسی کا قرض ہو تو ہم سے وصول کر لے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اعلان کیا کہ جس شخص کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ قرض ہو یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سے کوئی وعدہ کر رکھا ہو، وہ ہمارے پاس آئے۔ (۳) مگر وارث بغیر ثبوتِ شرعی کے قرضہ ادا کرنے کے پابند نہیں ہیں۔ (۴) یہ مسئلہ بھی یاد رہنا چاہئے کہ میّت کا قرض اس کے کل مال سے ادا کیا جائے گا، خواہ اس کے وارثوں کے لئے ایک پیسہ بھی نہ بچے۔ (۵)

مرحوم ترکہ نہ چھوڑے تو وارث اس کے قرض کے ادا کرنے کے ذمہ دار نہیں

سوال:... جب کوئی آدمی مرجاتا ہے اور جو کچھ وہ باقی چھوڑ جاتا ہے، وہ اس کے رشتہ دار، عزیز بھائی وغیرہ ایک حد کے

---

(۱) عن سعد بن الأطول قال: مات أخي وترک ثلاث مأة دينار وترک ولدًا صغارًا فأردت أن أنفق عليهم فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن أخاک محبوس بدينه فاذهب فاقض عنه ...إلخ. (مسند أحمد ج:۴، ص:۱۳۶، طبع المكتب الإسلامي بيروت).

(۲) والوصية أربعة أقسام، واجبة كالوصية برد الودائع والديون المجهولة ..... وفي المواهب تجب على مديون بما عليه لله تعالىٰ أو للعباد. (رد المحتار ج:۶ ص ۶۴۸ كتاب الوصايا، طبع ايچ ايم سعيد).

(۳) لمّا قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أبوبكر لمّا جاءه مالٌ من البحرين: من كانت له على النبي عدةٌ يأتيني، قال فجاءه جابر بن عبدالله الأنصاري فقال: إنّ النبي وعدني إذا أتاه مال البحرين أن يعطيني هكذا هكذا هكذا، وأشار بكفّيه، فقال أبوبكر: خُذ! فأخذ بكفيه فعدّه خمسمائة درهم فأعطاه إياه وألفًا، ثم جاء ناس كان وعدهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخذ كل إنسان ما كان وعده ثم قسم ما بقي من المال فأصاب كل إنسان منهم عشرة دراهم. (الطبقات الكبرىٰ لإبن سعد ج:۲ ص:۳۱۷، طبع بيروت).

(۴) قوله ويقدم دين الصحة وهو ما كان ثابتا بالبينة مطلقا أو بالإقرار في حال الصحة ..إلخ. (شامي ج:۶ ص:۷۶۰).

(۵) يبدأ من تركة الميت بتجهيزه ودفنه ثم قضا ديونه ثم تنفيذ وصاياه، والباقي لوارثه. (فتاوىٰ بزازية على الهندية، كتاب الفرائض ج:۶ ص:۴۴۷). وأيضًا يبدأ من تركة الميت الخالية عن تعلق حق الغير بعينها كالرهن ..... ثم تقدم ديونه التي لها مطالب من جهة العباد ...إلخ. (درمختار ج:۶ ص:۷۶۰، كتاب الفرائض، طبع سعيد).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

مطابق تقسیم کر لیتے ہیں، یہ تو ہوئی سیدھی بات، اس کے علاوہ ایک اور آدمی مرجاتا ہے جس کے اُوپر لوگوں کا بے حساب قرض ہے، جبکہ اس کا کوئی بیٹا نہیں، باقی لوگ ہیں، مثلاً: بیوی، بچیاں، بھائی سگے اور سوتیلے وغیرہ، تو کیا یہ قرض جو وہ چھوڑ کر دُنیا سے چلا گیا یا چلا جائے تو ان رشتہ داروں کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟ جبکہ متعلقہ شخص کی وارثت میں کچھ بھی نہیں ہے، ماسوائے چار گز جھونپڑی کے، رشتہ دار، بھائی وغیرہ بھی غریب، قرض ادا نہ کرنے کے قابل، قرض کس طرح ادا ہو؟

جواب:... جب مرحوم نے کوئی ترکہ نہیں چھوڑا تو وارثوں کے ذمہ اس کا قرض ادا کرنا لازم نہیں۔ (۱)

مردے کے مال اور قرض کا کیا کیا جائے؟

سوال:... میرے بھائی کی شادی ۱۹ ستمبر ۱۹۸۰ء کو ہوئی اور دو مہینے بعد یعنی ۲۸ نومبر کو اس کا انتقال ہوگیا، میرے بھائی نے مرنے سے پہلے ۱۴ تولہ کے جو زیورات بنوائے تھے اس کی کچھ رقم اُدھار دینی تھی، میرے بھائی نے دو مہینے کا وعدہ کیا تھا، لیکن وہ رقم ادا کرنے سے پہلے خالقِ حقیقی سے جاملا۔ آپ قرآن وسنت کی روشنی میں جواب دیں کہ رقم لڑکے کے والدین ادا کریں گے یا لڑکے کے بنائے ہوئے زیورات میں سے وہ رقم ادا کردی جائے؟

جواب:... اگر آپ کے مرحوم بھائی کے ذمہ قرض ہے تو جو زیورات انہوں نے بنوائے تھے ان کو فروخت کر کے قرض ادا کرنا ضروری ہے، (۲) والدین کے ذمہ نہیں۔ وہ زیورات جس کے پاس ہوں وہ قرض ادا نہ کرنے کی صورت میں گناہگار ہوگا، مردے کے مال پر ناجائز قبضہ جمانا بڑی سنگین بات ہے۔

مرحوم کا اگر کسی نے قرض اُتارنا ہو تو شرعی وارثوں کو ادا کرے

سوال:... مولانا صاحب! میں نے ایک دوست سے دس روپے اُدھار لئے تھے اور اس سے وعدہ کیا تھا کہ دو دن بعد اسے یہ پیسے واپس کردوں گا، لیکن افسوس کہ پیسے دینے سے قبل ہی میرا دوست اس جہانِ فانی سے رُخصت ہوگیا۔ بتایئے کہ اب میں کیا کروں؟ اس کے وہ دس روپے اب میں کس طرح اُتاروں؟

جواب:... میت کا جو قرض لوگوں کے ذمہ ہوتا ہے، وہ اس کی وراثت میں شامل ہے، اور جن لوگوں کے ذمہ قرض ہو ان کا فرض ہے کہ میت کے شرعی وارثوں کو قرض ادا کریں، اور اگر کسی کا کوئی وارث موجود نہ ہو یا معلوم نہ ہو تو میت کی طرف سے اتنی رقم صدقہ کردے۔ (۳)

---

(۱) اَحکامِ میت ص:۱۶۰ اور ۱۶۳، تالیف: ڈاکٹر عبدالحی عارفی رحمہ اللہ۔

(۲) ثم تقدم ديونه التي لها مطالب من جهة العباد ويقدم دين الصحة على دين المرض ...إلخ۔ (درمختار ج:۶ ص:۷۶۰)۔

(۳) عليه ديون ومظالم جهل أربابها وأيس من عليه ذالك من معرفتهم فعليه التصدق بقدرها من ماله وإن إستغرقت جميع ماله هذا مذهب أصحابنا ..... ومتى فعل ذالك سقط عنه المطالبة من أصحاب الديون. وفي الشامية. وإن لم يجد المديون ولا وارثه صاحب الدين ولا وارثه فتصدق المديون أو وارثه عن صاحب الدين برئ في الآخرة. (ردالمحتار على الدر المختار، كتاب اللقطة ج:۴ ص:۲۸۳)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

مرحوم کا قرض اگر کوئی معاف کردے تو جائز ہے

سوال:... مرحوم کو ایک دو افراد کے کچھ پیسے دینے ہیں، بہترین دوست ہونے کے ناتے وہ پیسے نہیں لے رہے، اب کیا کیا جائے؟

جواب:... اگر وہ معاف کردیں تو ٹھیک ہے۔[1]

مرحوم کی نماز، روزوں کی قضا کس طرح کی جائے؟

سوال:... میری والدہ محترمہ معراج کی شب اپنے مالکِ حقیقی سے جاملی ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے، آمین! اب میں ان کی قضا نمازیں ادا کرنا چاہتی ہوں، بلکہ آج کل ادا کر رہی ہوں، لیکن مختلف لوگوں نے مختلف باتیں بتا کر مجھے اُلجھن میں ڈال دیا ہے، مثلاً: کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہر شخص اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے، لہٰذا مرنے والے کی قضا نمازیں نہیں ہوسکتیں، لیکن بعض لوگ کہتے ہیں کہ جب مرنے والے کے گناہوں کا بوجھ ہلکا کرنے کے لئے قرآن شریف پڑھ کر بخشا جاسکتا ہے، مرنے والے کے قرض کا بوجھ ختم کرنے کے لئے قرض چکایا جاسکتا ہے تو پھر اس کی قضا نمازیں آخر کیوں نہیں ادا کی جاسکتیں، آپ میرے ان دو سوالوں کا جواب جلد سے جلد دیں۔

۱:... کیا میں اپنی والدہ محترمہ کی قضا نمازیں ادا کرسکتی ہوں؟

۲:... قضا نماز کے ادا کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب:... فرض نماز اور روزہ ایک شخص دُوسرے کی طرف سے ادا نہیں کرسکتا،[2] البتہ نماز روزے کا فدیہ مرحوم کی طرف سے اس کے وارث ادا کرسکتے ہیں۔ پس اگر آپ اپنی والدہ کی طرف سے نمازیں قضا کرنا چاہتی ہیں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ اگر آپ کے پاس گنجائش ہو تو ان کی نمازوں کا حساب کرکے ہر نماز کا فدیہ صدقۂ فطر کے برابر ادا کریں، وتر کی نماز سمیت ہر دن کی نمازوں کے چھ فدیے ہوں گے،[3] ویسے آپ نوافل پڑھ کر اپنی والدہ کو ایصالِ ثواب کرسکتی ہیں۔[4]

---

(۱) الدين الصحيح وهو الدين الثابت بحيث لا يسقط إلا بالأداء أو الإبراء كدين القرض ودين المهر ودين الإستهلاك وأمثالها۔ (كشاف إصطلاحات الفنون ج:۱ ص:۵۰۲، طبع سهيل اكيڈمی لاهور)۔

(۲) ولا يصح أن يصوم الولي ولا غيره عن الميت ولا يصح أن يصلي أحد عنه لقوله صلى الله عليه وسلم: لا يصوم أحد عن أحد ولا يصلّي أحد عن أحد ولكن يطعم عنه ...إلخ۔ (مراقي الفلاح علىٰ هامش الطحطاوی، فصل في إسقاط الصلاة والصوم ص:۲۳۸)، قوله فلا نيابة فيها أصلًا لأن المقصود من العبادة البدنية إتعاب البدن وقهر النفس الأمارة بالسوء ولا يحصل بفعل النائب ...إلخ۔ (شامی ج:۱ ص:۳۵۵، مطلب فيما يصير الكافر به مسلمان من الأفعال)۔

(۳) إذا مات وعليه فوائت فدفع الوارث عن الميت لكل صلاة نصف صاع من بر أو قيمته لكل مسكين أو مسكين واحد عن كل الفوائت يجوز ...إلخ۔ (فتاویٰ سراجية ص:۱۷)۔

(۴) الأصل في هذا الباب أن الإنسان له أن يجعل ثواب عمله لغيره صلاة كان أو صومًا أو صدقة ...إلخ۔ (هندية ج:۱ ص:۲۵۷، وأيضًا في الشامی ج:۲ ص:۵۹۵، مطلب في إهداء ثواب الأعمال للغير)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

نانی کے مرنے کے بعد چالیسویں سے قبل نواسی کی شادی کرنا کیسا ہے؟

سوال:... میری ایک عزیزہ نے جس کی بیٹی کی شادی کی تاریخ ایک سال پہلے مقرر ہو چکی تھی کہ شادی کی تاریخ سے دس یوم پہلے اس کی بوڑھی والدہ صاحبہ کا انتقال ہوگیا، سوئم اور دسویں کے بعد اس نے اپنی بیٹی کا تاریخِ مقررہ پر نکاح اور رُخصتی کردی، جس کی بنا پر اس کے عزیز رشتہ دار اس کو مطعون کررہے ہیں کہ تم نے شادی انجام دے کر شرع کے خلاف کیا ہے، اس کا گناہ ہوگا۔

جواب:... شرعاً سوگ تین دن کا ہوتا ہے، اس کے بعد سوگ کرنا شرعاً ممنوع ہے، (البتہ جس عورت کا شوہر فوت ہوجائے وہ چار مہینے دس دن سوگ کرے گی)،[1] آپ کی عزیزہ نے مقررہ تاریخ پر بچی کا عقد کردیا، بالکل ٹھیک کیا، جو لوگ اس کو گناہ کہتے ہیں یہ ان کی نادانی اور جہالت ہے۔

شہید کون ہے؟

سوال:... گزشتہ تحریکِ نظامِ مصطفیٰ کے دوران جو لوگ پولیس کے ہاتھوں گولیوں کا نشانہ بن کر اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے انہیں شہید کہا جاتا ہے، دُوسری طرف اگر پولیس اور ڈاکوؤں کے درمیان مقابلہ ہو اور اس میں کوئی مارا جائے اور دُوسرے جو قتل ہوتے ہیں ان میں قاتل بھی مسلمان ہوتا ہے اور مقتول بھی، مہربانی فرما کر یہ بتائیے کہ مسلمان شہید کب کہلاتا ہے؟ صرف غیر مسلم کے ہاتھوں قتل ہونے سے یا کسی مسلمان کے ہاتھوں بھی؟ اُمید ہے تسلی بخش جواب مرحمت فرمائیں گے۔

جواب:... دُنیوی اَحکام کے لحاظ سے شہید وہ ہے:

الف:... جس کو کافروں یا باغیوں یا ڈاکوؤں نے قتل کردیا ہو۔

ب:... یا وہ مسلمانوں اور کافروں کی لڑائی کے دوران مقتول پایا جائے۔

ج:... یا کسی مسلمان نے اسے ظلماً جان بوجھ کر قتل کیا ہو۔

اس اُصول کو جزئیات پر خود منطبق کرلیجئے۔[2]

کیا سزائے موت کا مجرم شہید ہے؟

سوال:... کیا کوئی شخص جس کے بارے میں عدالت پھانسی یا سزائے موت کا فیصلہ صادر کرے، پھانسی پانے کے بعد شہید کہلائے گا؟

---

(۱) ووقتها من حين يموت إلى ثلاثة أيام ويكره بعدها ... إلخ. (هندية ج: ۱ ص: ۱۶۷)، وأيضًا في رواية زينب بنت أبي سلمة رضي الله عنها ..... سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر ان تحد على ميت فوق ثلاث ليال إلا على زوج أربعة أشهر وعشرًا ... الحديث. (ترمذي ج: ۱ ص: ۱۴۳، باب ما جاء في عدة المتوفى عنها زوجها).

(۲) وهو في الشرع من قتله أهل الحرب والبغي وقطاع الطرق أو وجد في معركة وبه جرح ..... أو قتله مسلم ظلمًا ... إلخ. (هندية ج: ۱ ص: ۱۶۷، ۱۶۸، كتاب الصلاة، الفصل السابع، وأيضًا في الدر مع الرد ج: ۲ ص: ۲۴۸، ۲۴۹).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:...ایسا مجرم شہید نہیں کہلاتا۔[1]

پانی میں ڈُوبنے والا اور علمِ دین حاصل کرنے کے دوران مرنے والا معنوی شہید ہوگا

سوال:...کیا پانی میں ڈُوب کر انتقال کر جانے والا شہید ہے؟

جواب:...جی ہاں! لیکن اس پر شہید کے دُنیوی اَحکام جاری نہ ہوں گے، معنوی شہید ہے۔[2]

سوال:...کیا حصولِ علم، جس میں کالج میں وی جانے والی این سی سی کی فوجی ٹریننگ بھی شامل ہے، کے لئے جانے والا اگر حصولِ علم کے دوران انتقال کر جائے تو کیا وہ شہید ہے؟

جواب:...دینی علم یا دین کے لئے علم کے حصول کے دوران انتقال کرنے والا معنوی شہید ہے۔[3]

کیا محرّم میں مرنے والا شہید کہلائے گا؟

سوال:...اکثر سنا ہے کہ محرّم الحرام کے مہینے میں مرنے والوں کا درجہ شہید کے درجے کے برابر ہوتا ہے، خاص طور پر محرّم کی ۹ر اور ۱۰ر تاریخ کو مرنے والوں کا، کیا یہ بات دُرست ہے؟

جواب:...محرّم میں مرنے والا شہید جب ہوگا جبکہ اس کی موت شہادت کی ہو، محض اس مہینے میں مرنا شہادت نہیں۔

ڈیوٹی کی ادائیگی میں مسلمان مقتول شہید ہوگا

سوال:...کیا پولیس کا کوئی فرد اگر جرائم پیشہ افراد کا مقابلہ کرتے ہوئے یا حکومت کے باغی لوگ جو سرکاری یا نجی املاک کو نقصان پہنچا رہے ہوں یا حکومت کے افسرانِ بالا مثلاً: سربراہِ مملکت یا وزراء وغیرہ کی حفاظت کرتے ہوئے اور اپنی ڈیوٹی کو فرض سمجھتے ہوئے حملہ آوروں کا مقابلہ کرتے ہوئے مارا جائے تو کیا وہ شہید ہوگا؟ اگر شہید تصوّر کیا جاتا ہے تو کیسے؟ اگر نہیں تو کیوں؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں وضاحت کریں۔

جواب:...اُصول یہ ہے کہ جو مسلمان ظلماً قتل کر دیا جائے وہ شہید ہے، اس اُصول کے مطابق پولیس کا سپاہی اپنی ڈیوٹی ادا

---

(۱) قتل ظلمًا بغير حق ...إلخ. وفي الشرح. وبقوله ظلمًا لما يأتي من أنه لو قتل بحد أو قصاص مثلًا لَا يكون شهيدًا. (الدر المختار مع رد المحتار ج:۲ ص:۲۴۸). أيضًا: وكل من صار مقتولًا بمعنى غير مضاف إلى العدوّ لَا يكون شهيدًا كذا في المحيط. (هندية ج:۱ ص:۱۶۹، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل السابع في الشهيد).

(۲) لو ..... حرق أو غرق أو هدم لم يكن شهيدًا في حكم الدنيا وإن كان شهيد الآخرة ...إلخ. (شامي ج:۲ ص:۲۴۸، باب الشهيد، وأيضًا في البدائع الصنائع ج:۱ ص:۳۲۰).

(۳) ..... ومن مات وهو يطلب العلم ...إلخ. وفي الشرح: بأن كان له اشتغالًا به تأليفًا أو تدريسًا أو حضورًا فيما يظهر، ولو كل يوم درسًا وليس المراد الإنهماك. (ردالمحتار مع الدر المختار، باب الشهيد، مطلب في تعداد الشهداء ج:۲ ص:۲۵۲، طبع ايچ ايم سعيد).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کرتا ہوا مارا جائے (بشرطیکہ مسلمان ہو) تو یقیناً شہید ہوگا۔ (۱)

غسل کے بعد میّت کی ناک سے خون بہنے سے شہید نہیں شمار ہوگا

سوال:... غسل کے بعد قبرستان تک جاتے وقت ناک سے اتنا خون بہے کہ ڈولی سے بہتا ہوا زمین تک آجائے تو کیا یہ اس کے شہید ہونے کی نشانی ہے؟ نیز شہید کہلانے کی کیا نشانی اسلام میں ہے؟

جواب:... شہید تو وہ کہلاتا ہے جس کو کافروں نے قتل کیا ہو یا کسی مسلمان نے ظلماً قتل کیا ہو، (۲) ناک سے خون بہنے سے شہید نہیں بنتا۔ (۳)

اگر عورت اپنی آبرو بچانے کے لئے ماری جائے تو شہید ہوگی

سوال:... اگر کوئی عورت اپنی عزّت بچانے کے لئے اپنی جان قربان کردے تو کیا یہ خودکشی ہوگی؟ اور اسے اس بات کی آخرت میں سزا ملے گی یا نہیں؟

جواب:... اگر اپنی آبرو بچانے کے لئے ماری جائے تو وہ شہید ہوگی۔ (۴)

انسانی لاش کی چیر پھاڑ اور اس پر تجربات کرنا جائز نہیں

سوال:... آج کل جو ڈاکٹر بنتے ہیں، مختلف قسم کے تجربات کرتے ہیں، جن میں پوسٹ مارٹم بھی شامل ہے، جس میں انسانی اعضاء کی بے حرمتی ہوتی ہے، یہ کہاں تک دُرست ہے؟ قرونِ اُولیٰ میں اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا، بعض حضرات کا کہنا ہے کہ مسلمان کی لاش پر تجربات نہیں کئے جاسکتے، اور غیر مسلم کی لاش پر کرسکتے ہیں، یہ کہاں تک دُرست ہے؟

جواب:... کسی انسانی لاش کی بے حرمتی جائز نہیں، نہ مسلمان کی، نہ غیر مسلم کی۔ (۵)

پوسٹ مارٹم کی شرعی حیثیت

سوال:... آج کل جو لوگ گولی مار کر قتل کردیئے جاتے ہیں ان کی میّت کا اسپتال میں پوسٹ مارٹم کیا جاتا ہے، جس سے یہ

---

(۱) قال فی التنویر: باب الشهید هو کل مکلف مسلم طاهر ..... قتل ظلمًا بغیر حق ...إلخ۔ (درمختار ج: ۲ ص: ۲۴۷، باب الشهید)۔

(۲) ایضاً۔

(۳) قوله کخروج الدم أی إن کان الدم یخرج من مخارقه ینظر إن کان موضعًا یخرج منه الدم من غیر آفة فی الباطن کالأنف ..... لم یکن شهیدًا وأن المرء قد یبتلی بالرعاف ...إلخ۔ (شامی، باب الشهید ج: ۲ ص: ۲۴۹، وأیضًا فی الهندیة ج: ۱ ص: ۱۶۹، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون، الفصل السابع فی الشهید)۔

(۴) ومن ماتت صابرة علی الغیرة لها أجر شهید۔ (شامی ج: ۲ ص: ۲۵۲، مطلب فی تعداد الشهداء)۔

(۵) إمداد الفتاوی ج: ۱ ص: ۵۰۸، ۵۰۹، وأیضًا: وحرمته الإنتفاع بأجزاء الآدمی لکرامته لئلا یتجاسر الناس علی من کرّمه الله بابتزال أجزائه ...إلخ۔ (شرح العنایة علی الهدایة بر حاشیة فتح القدیر ج: ۱ ص: ۶۵)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

معلوم کیا جاتا ہے کہ جسم پر کتنی گولیاں ماری گئیں؟ کہاں کہاں ماری گئیں؟ پوسٹ مارٹم کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ میّت کو ماورزاد برہنہ کرکے میز پر ڈال دیتے ہیں، پھر ڈاکٹر آکر اس کا معائنہ کرتا ہے، عورت، مرد دونوں کا پوسٹ مارٹم اسی طرح ہوتا ہے۔ کیا شریعت میں یہ پوسٹ مارٹم جائز ہے؟ جبکہ میّت کے وارث منع کرتے ہیں کہ ہم پوسٹ مارٹم نہیں کرائیں گے، ایک تو ظلم کہ فائرنگ کرکے قتل کیا اور پھر ظلم قتل کے بعد پوسٹ مارٹم کے ذریعے کیا جاتا ہے، اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب:... پوسٹ مارٹم کا جو طریقہ آپ نے ذکر کیا ہے یہ صریح طور پر ظلم ہے،(۱) اور اس کو فحاشی میں شمار کیا جاسکتا ہے۔(۲) اور جب ایک آدمی مرگیا اور اس کے قاتل کا بھی پتا نہیں تو اس کی لاش کی بے حرمتی کرنے کا کیا فائدہ؟ لاش وارثوں کے حوالے کردی جائے، اور اگر لاش لاوارث ہو تو اس کی تدفین کردی جائے۔ بہرحال برہنہ پوسٹ مارٹم حد سے زیادہ تکلیف دہ ہے، خصوصاً جبکہ مردوں اور عورتوں کا ایک طرح پوسٹ مارٹم کیا جاتا ہے، یہ چند در چند قباحتوں کا مجموعہ ہے، گورنمنٹ کو چاہئے کہ اس کو از رُوئے قانون بند کردے۔

لاش کی چیر پھاڑ کا شرعی حکم

سوال:... کیا سائنسی تحقیق کے لئے اسلامی شریعت کی رُو سے لاشوں کی چیر پھاڑ جائز ہے؟ کیا اس سے لاشوں کی بے حرمتی کا احتمال تو نہیں، جبکہ لاشوں میں مرد اور عورتیں بھی ہوتی ہیں، اور لاشیں بالکل ننگی ہوتی ہیں، اور چیرنے پھاڑنے والے مرد اور عورتیں دونوں ہوتے ہیں۔ اگر بے حرمتی ہے تو اس کی سزا کیا ہے؟ اور کیا لڑکیوں کو اس طرح سے تعلیم حاصل کرنا جائز ہے؟ اور پھر مردوں کی موجودگی میں یہ کام کرنا جائز ہے؟ بصورتِ دیگر کیا سزا ہے؟

جواب:... لاشوں کی چیر پھاڑ شرعاً حرام ہے،(۳) خصوصاً جنسِ مخالف کی لاش کی بے حرمتی اور بھی سنگین جرم ہے، پھر لڑکوں

---

(۱) وعن عائشة رضی الله عنها أن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: کسر عظم المیّت ککسره حیًا. رواه مالک وأبوداؤد وابن ماجة. (مشکوٰة ص: ۱۴۹، باب دفن المیت، الفصل الثانی).

(۲) وتستر عورته بخرقة من السرة إلی الرکبة کذا فی محیط السرخسی. وصورة استنجائه أن یلف الغاسل علی یدیه خرقة ویغسل السوأة لأن مس العورة حرام کالنظر إلیها کذا فی الجوهرة النیرة. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۵۸). وقال فی ردالمحتار: لقوله علیه الصلاة والسلام لعلی: لا تنظر إلی فخذ حیّ ولا میّت، لأن ما کان عورة لا یسقط بالموت ولذا لا یجوز مسه، حتی لو ماتت بین رجال أجانب یممها رجل بخرقة ولا یمسها ... إلخ. (شامی ج: ۲ ص: ۱۹۵، القراءة عند المیت).

(۳) عن عائشة رضی الله عنها قالت: انّ رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: کسر عظم المیّت ککسره حیًا. (رواه مالک ص: ۲۲۰). عن عمرو بن حزم قال: رآنی النبی صلی الله علیه وسلم متکئًا علی قبر فقال: لا تؤذ صاحب هٰذا القبر، أو: لا تؤذه. رواه أحمد. (مشکوٰة ص: ۱۴۹). قال ابن عابدین: لأن المیت یتأذی بما یتأذی به الحی. (رد المحتار ج: ۲ ص: ۱۹۶، مطلب فی القراءة عند المیت).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

لڑکیوں کے سامنے اور بھی قبیح ہے۔[1] گورنمنٹ سے اس کے انسداد کا مطالبہ کرنا چاہئے، اور جب تک یہ نہ ہو اس کو ناجائز سمجھتے ہوئے اِستغفار کرتے رہنا چاہئے۔

چھ ماہ کی حاملہ عورت کے مرنے پر بچے کو آپریشن کے ذریعے نکالنا

سوال:... اسلامی عقیدے کے مطابق ۱۲۰ دن میں بچہ ماں کے پیٹ میں جاندار شمار ہوتا ہے، یعنی ۱۲۰ دن میں ماں کے پیٹ میں پرورش پانے والے بچے میں جان آجائے گی۔ جبکہ میڈیکل تھیوری کے لحاظ سے بھی ۱۲۰ دن کے بعد بچے میں جان پیدا ہوجاتی ہے۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ اگر کسی بیماری کی وجہ سے یا دِل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے حاملہ عورت ۶ ماہ کے حمل میں وفات پاجاتی ہے جبکہ بچے کی پیدائش ۹ ماہ میں ہوتی ہے، اب اگر بچے کو آپریشن کے ذریعے مردہ ماں کے پیٹ سے نکال لیا جائے تو شاید وہ بچ جائے، لیکن اگر ماں کے پیٹ میں رہنے دیا جائے اور مردہ عورت کو دفنا دیا جائے تو جاندار بچے کو بھی زندہ درگور کردیا گیا، اب اس صورت میں کہ اگر عورت ۶ ماہ کے حمل میں وفات پاجائے تو اس بچے کا کیا بنے گا جو ماں کے پیٹ میں پرورش پارہا تھا؟

جواب:... اگر اس کا وثوق ہو کہ بچہ زندہ ہے اور یہ کہ اگر آپریشن کے ذریعہ بچے کو نکالا جائے تو اس کے زندہ رہنے کے امکانات ہیں تو آپریشن کے ذریعہ بچے کو نکال لینا صحیح ہے۔[2]

---

(۱) قال فی شرح المنیة: إن الثانی هو المأخوذ به لقوله علیه الصلاة والسلام لعلیّ: "لَا تنظر إلٰی فخذ حیّ ولَا میّت" لأن ما کان عورة لَا یسقط بالموت ولذا لَا یجوز مسه، حتّٰی لو ماتت بین رجال أجانب یممها رجل بخرقة ولَا یمسها ..إلخ. وفی الشرنبلالیة: وهٰذا شامل للمرأة والرجل لأن عورة المرأة للمرأة کالرجل للرجل. (رد المحتار ج:۲ ص:۱۹۵).

(۲) وفی فتاوٰی أبی اللیث رحمه الله تعالٰی فی امرأة حامل ماتت وعلم أن ما فی بطنها حیٌّ فإنه یشق بطنها من الشق الأیسر وکذٰلک إذا کان أکبر رأیهم انه حیٌّ یشقُ بطنها کذا فی المحیط وحکی أنه فعل ذٰلک بإذن أبی حنیفة فعاش الولد، کذا فی السراجیة. (عالمگیری ج:۵ ص:۳۶۰، الباب الحادی والعشرون فیما یسع من جراحات ..إلخ، طبع مکتبه رشیدیه).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

آنکھوں کا عطیہ اور اعضاء کی پیوند کاری

آنکھوں کے عطیہ کی وصیت کرنا شرعاً کیسا ہے؟

سوال:... دُکھی انسانیت کی خدمت کرنا بہت بڑا ثواب ہے، اسلام میں کیا یہ جائز ہے کہ کوئی آدمی فوت ہونے سے پہلے وصیت کر جائے کہ مرنے کے بعد میری آنکھیں کسی نابینا آدمی کو لگا دی جائیں؟

جواب:... کچھ عرصہ پہلے مولانا مفتی محمد شفیعؒ اور مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ نے علماء کا ایک بورڈ مقرّر کیا تھا، اس بورڈ نے اس مسئلے کے مختلف پہلوؤں پر غور وخوض کرنے کے بعد آخری فیصلہ یہی دیا تھا کہ ایسی وصیت جائز نہیں اور اس کو پورا کرنا بھی جائز نہیں۔ یہ فیصلہ ''اعضائے انسانی کی پیوند کاری'' کے نام سے چھپ چکا ہے۔

شاید یہ کہا جائے کہ یہ تو دُکھی انسانیت کی خدمت ہے، اس میں گناہ کی کیا بات ہے؟ میں اس قسم کی دلیل پیش کرنے والوں سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ واقعتاً اس کو انسانیت کی خدمت اور کارِ ثواب سمجھتے ہیں تو اس کے لئے مرنے کے بعد کا انتظار کیوں کیا جائے؟ بسم اللہ! آگے بڑھئے اور اپنی دونوں آنکھیں دے کر انسانیت کی خدمت کیجئے اور ثواب کمائیے۔ دونوں نہیں دے سکتے تو کم از کم ایک آنکھ ہی دیجئے، انسانیت کی خدمت بھی ہوگی اور ''مساوات'' کے تقاضے بھی پورے ہوں گے۔

غالباً اس کے جواب میں یہ کہا جائے گا کہ زندہ کو تو آنکھوں کی خود ضرورت ہے، جبکہ مرنے کے بعد وہ آنکھیں بیکار ہو جائیں گی، کیوں نہ ان کو کسی دُوسرے کام کے لئے وقف کر دیا جائے؟

بس یہ ہے وہ اصل نکتہ، جس کی بنا پر آنکھوں کا عطیہ دینے کا جواز پیش کیا جاتا ہے، اور اس کو بہت بڑا ثواب سمجھا جاتا ہے، لیکن غور کرنے کے بعد معلوم ہوگا کہ یہ نکتہ اسلامی ذہن کی پیداوار نہیں، بلکہ حیات بعد الموت (مرنے کے بعد کی زندگی) کے انکار پر مبنی ہے۔

اسلام کا عقیدہ یہ ہے کہ مرنے کے بعد آدمی کی زندگی کا سلسلہ ختم نہیں ہو جاتا، بلکہ زندگی کا ایک مرحلہ طے ہونے کے بعد دُوسرا مرحلہ شروع ہو جاتا ہے، مرنے کے بعد بھی آدمی زندہ ہے، مگر اس کی زندگی کے آثار اس جہان میں ظاہر نہیں ہوتے۔ زندگی کا تیسرا مرحلہ حشر کے بعد شروع ہوگا اور یہ دائمی اور ابدی زندگی ہوگی۔

جب یہ بات طے ہوئی کہ مرنے کے بعد بھی زندگی کا سلسلہ تو باقی رہتا ہے مگر اس کی نوعیت بدل جاتی ہے۔ تو اَب اس پر غور کرنا چاہئے کہ کیا آدمی کو دیکھنے کی ضرورت صرف اسی زندگی میں ہے؟ کیا مرنے کے بعد کی زندگی میں اسے دیکھنے کی ضرورت نہیں؟

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

معمولی عقل وفہم کا آدمی بھی اس کا جواب یہی دے گا کہ اگر مرنے کے بعد کسی نوعیت کی زندگی ہے تو جس طرح زندگی کے اور لوازمات کی ضرورت ہے اسی طرح بینائی کی بھی ضرورت ہوگی۔

جب یہ بات طے ہوئی کہ جو شخص آنکھوں کے عطیہ کی وصیت کرتا ہے اس کے بارے میں دو میں سے ایک بات کہی جاسکتی ہے، یا یہ کہ وہ مرنے کے بعد کی زندگی پر ایمان نہیں رکھتا، یا یہ کہ وہ ایثار وقربانی کے طور پر اپنی بینائی کا آلہ دُوسروں کو عطا کردینا اور خود بینائی سے محروم ہونا پسند کرتا ہے۔ لیکن کسی مسلمان کے بارے میں یہ تصور نہیں کیا جاسکتا کہ وہ مرنے کے بعد کی زندگی کا قائل نہیں ہوگا، لہٰذا ایک مسلمان اگر آنکھوں کے عطیہ کی وصیت کرتا ہے تو اس کا مطلب یہی ہوسکتا ہے کہ وہ خدمتِ خلق کے لئے رضا کارانہ طور پر اندھا ہونا پسند کرتا ہے۔ بلاشبہ اس کی یہ بہت بڑی قربانی اور بہت بڑا ایثار ہے، مگر ہم اس سے یہ ضرور کہیں گے کہ جب وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بہ اختیارِ خود اندھا پن قبول فرمارہے ہیں تو اس چند روزہ زندگی میں بھی یہی ایثار کیجئے اور اس قربانی کے لئے مرنے کے بعد کا انتظار نہ کیجئے...!

ہماری اس تنقیح سے معلوم ہوا ہوگا کہ:

۱:... آنکھوں کا عطیہ دینے کے مسئلے میں اسلامی نقطۂ نظر سے مرنے سے پہلے اور بعد کی حالت یکساں ہے۔

۲:... آنکھوں کا عطیہ دینے کی تجویز اسلامی ذہن کی پیداوار نہیں، بلکہ حیات بعد الموت کے انکار کا نظریہ اس کی بنیاد ہے۔

۳:... زندگی میں انسانوں کو اپنے وجود اور اعضاء پر تصرف حاصل ہوتا ہے، اس کے باوجود اس کا اپنے کسی عضو کو تلف کرنا نہ قانوناً صحیح ہے، نہ شرعاً، نہ اخلاقاً۔ اسی طرح مرنے کے بعد اپنے کسی عضو کے تلف کرنے کی وصیت بھی نہ شرعاً دُرست ہے، نہ اخلاقاً۔ بقدرِ ضرورت مسئلے کی وضاحت ہوچکی، تاہم مناسب ہوگا کہ اس موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چند ارشادات نقل کردیئے جائیں۔

"عن عائشة رضی الله عنها قالت: ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: کسر عظم المیت ککسره حیًّا۔" (رواہ مالک ص:۲۲۰، ابوداؤد ص:۴۵۸، ابن ماجہ ص:۱۱۷)

ترجمہ:... "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میّت کی ہڈی توڑنا، اس کی زندگی میں ہڈی توڑنے کے مثل ہے۔"

"عن عمرو بن حزم قال: رانی النبی صلی الله علیه وسلم متکئًا علی قبر، فقال: لَا تؤذ صاحب هذا القبر، أو لَا تؤذه۔ رواه أحمد۔" (مسند احمد، مشکوٰۃ ص:۱۴۹)

ترجمہ:... "عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا کہ میں قبر کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قبر والے کو ایذا نہ دے۔"

"عن ابن مسعود: أذی المؤمن فی موته کأذاه فی حیاته" (ابنِ ابی شیبہ، حاشیہ مشکوٰۃ ص:۱۴۹)

ترجمہ:... "حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مؤمن کو مرنے کے بعد ایذا دینا

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

ایسا ہی ہے جیسا کہ اس کی زندگی میں ایذا دینا۔"

حدیث میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا لمبا قصہ آتا ہے کہ وہ ہجرت کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے، کسی جہاد میں ان کا ہاتھ زخمی ہوگیا، درد کی شدت کی تاب نہ لاکر انہوں نے اپنا ہاتھ کاٹ لیا جس سے ان کی موت واقع ہوگئی، ان کے رفیق نے کچھ دنوں کے بعد ان کو خواب میں دیکھا کہ وہ جنت میں ٹہل رہے ہیں مگر ان کا ہاتھ کپڑے میں لپٹا ہوا ہے، جیسے زخمی ہوتا ہے، ان سے حال احوال پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ: اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی برکت سے میری بخشش فرمادی۔ اور ہاتھ کے بارے میں کہا کہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: جو تو نے خود بگاڑا ہے اس کو ہم ٹھیک نہیں کریں گے۔ (۱)

ان احادیث سے واضح ہوجاتا ہے کہ میّت کے کسی عضو کو کاٹنا ایسا ہی ہے جیسا کہ اس کی زندگی میں کاٹا جائے، اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو عضو آدمی نے خود کاٹ ڈالا ہو یا اس کے کاٹنے کی وصیت کی ہو وہ مرنے کے بعد بھی اسی طرح رہتا ہے، یہ نہیں کہ اس کی جگہ اور عضو عطا کردیا جائے گا۔ اس سے بعض حضرات کا یہ استدلال ختم ہوجاتا ہے کہ جو شخص اپنی آنکھوں کے عطیہ کی وصیت کر جائے، اللہ تعالیٰ اس کو اور آنکھیں عطا کر سکتے ہیں۔

بے شک اللہ تعالیٰ کو قدرت ہے کہ وہ اس کو نئی آنکھیں عطا کردے، مگر اس کے جواب میں یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تو آپ کو بھی نئی آنکھیں عطا کر سکتے ہیں، لہٰذا آپ اس "کر سکتے ہیں" پر اعتماد کر کے کیوں نہ اپنی آنکھیں کسی نابینا کو عطا کردیں...! نیز اللہ تعالیٰ اس بینا کو بھی بینائی عطا کر سکتے ہیں تو پھر اس کے لئے آنکھوں کے عطیہ کی وصیت کیوں فرماتے ہیں...؟

خلاصہ یہ کہ جو شخص مرنے کے بعد بھی زندگی کے تسلسل کو مانتا ہو اس کے لئے آنکھوں کے عطیہ کی وصیت کرنا کسی طرح صحیح نہیں، اور جو شخص حیات بعد الموت کا منکر ہو اس سے اس مسئلے میں گفتگو کرنا بے کار ہے۔

آنکھوں کا عطیہ کیوں ناجائز ہے؟ جبکہ انسان قبر میں گل سڑ جاتا ہے

سوال:... آنکھوں کے عطیہ کے بارے میں آپ نے جس رائے کا اظہار کیا، میں اس سے پوری طرح مطمئن ہوں، لیکن چند اُلجھنیں ذہن میں پیدا ہوتی ہیں، جواب دے کر شکریہ کا موقع دیں۔

ہم مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ قبر میں جانے کے ایک سال کے بعد انسان کا سارا کا سارا جسم ختم ہوجاتا ہے، یعنی زمین میں جو کیمیکل ہوتے ہیں انسان کا جسم ان میں مل جاتا ہے، بس انسان کی رُوح جو ہوتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہوتی ہے، قبر میں کچھ بھی نہیں ہوتا ہے۔ اور مسلمانوں کے ہاں یہ بھی ہوتا ہے کہ قبرستان کی ایک حد ہوتی ہے اس کے بعد اس قبرستان کو ختم کردیا جاتا ہے اور اس کے

---

(۱) عن جابر ان الطفيل بن عمرو الدوسي لما هاجر النبي صلى الله عليه وسلم إلى المدينة هاجر إليه وهاجر معه رجل من قومه فمرض فجزع فأخذ مشاقص له فقطع بها براجمه فشخبت يداه حتى مات فرآه الطفيل بن عمرو في منامه وهيئته حسنة ورآه مغطيًا يديه فقال له: ما صنع بك ربك؟ فقال: غفر له بهجرتي إلى نبيه صلى الله عليه وسلم، فقال: مالي أراك مغطيًا يديك؟ قال: قيل لي: لن نصلح منك ما أفسدت. فقصها الطفيل على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اللّٰهم ولديه فاغفر. رواه مسلم. (مشكوة ص: ۳۰۰، كتاب القصاص).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

اُوپر دُوسری قبر بنادی جاتی ہے۔ اس لئے اگر آنکھوں کو مرنے کے بعد کسی زندہ شخص کو دے دیا جائے تو کیا حرج ہے؟ کیونکہ جب اللہ تعالیٰ زمین میں پگھلے ہوئے انسان کو دُوسری زندگی عطا کریں گے تو کیا آنکھوں کے عطیہ سے محروم کردیں گے؟ (نعوذ باللہ)

جواب:... جی ہاں! قانون یہی ہے کہ جو چیز بہ اختیارِ خود ضائع کی ہو وہ نہ دی جائے، ویسے اللہ تعالیٰ کسی کا گناہ معاف کردیں یا گناہ کی سزا دے کر وہ چیز عطا کردیں، اس میں کسی کو کیا اعتراض؟ مگر ہم تو قانونِ الٰہی کے پابند ہیں۔ اس جرأت پر اپنی آنکھیں پھوڑ لینا کہ اللہ تعالیٰ اور دیدے گا، حماقت ہے۔ باقی یہ خیال غلط ہے کہ قبر میں جسم بالکل معدوم ہوجاتا ہے، جسم مٹی بن جاتا ہے اور مٹی کے ان ذرّات کے ساتھ (خواہ وہ کہیں کے کہیں منتشر ہوجائیں) رُوح کا تعلق باقی رہتا ہے۔ جس کی وجہ سے برزخ میں (یعنی روزِ محشر سے پہلے پہلے) عذاب وراحت کا سلسلہ رہتا ہے۔[1]

سوال:... گزارش ہے کہ ہر انسان اور اس کی زندگی اللہ تعالیٰ کی امانت ہے، مردہ جسم کا قرنیہ جو مُردے کے لئے بے کار ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی امانت دُوسرے زندہ کی آنکھ میں منتقل کردی، یہ زندہ آدمی بھی اللہ تعالیٰ کی امانت ہے، گویا ایک امانت دُوسری امانت میں منتقل ہوگئی، اور اس عمل سے وہ زندہ انسان اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی نعمتوں کو دیکھنے لگا اور اس کا شکر ادا کرنے لگا، ظاہراً تو یہ نہایت ہی نیک کام ہے، اور جب یہ آدمی مرے گا تو یہ قرنیہ بھی واپس دفن ہوجائے گا، اور جس سے یہ قرنیہ مستعار لیا گیا تھا اس کو واپس مل جائے گا۔ دُوسری بات یہ ہے کہ یہ قرنیہ اجازت سے لیا گیا ہے، کیونکہ انسان ہمدردی کے تحت اجازت دیتا ہے اس سے تو امانت، امانت ہی رہی۔ علماء کے فیصلے سے اپنی تسلی چاہتا ہوں۔

جواب:... اس سلسلے میں صحیح فیصلہ تو علمائے کرام ہی کرسکتے ہیں، اور ہمیں ان کے فیصلے پر اعتماد کرنا چاہئے۔ آنکھ اگر امانتِ الٰہی ہے تو ہمیں اس امانت میں تصرف کا حق بھی باذنِ الٰہی ہی حاصل ہوسکتا ہے، بحث یہ ہے کہ کیا اس تصرف کا حق شریعت نے دیا ہے؟ علمائے اُمت کی رائے یہ ہے کہ شرعاً اس تصرف کا ہمیں حق نہیں۔

سوال:... بزرگوارم! آپ نے انسانی اعضاء کا عطیہ ناجائز لکھا ہے، چند دن قبل روزنامہ ''نوائے وقت'' میں ایک مفتی صاحب نے بہت سارے دلائل کے ساتھ جائز قرار دیا ہے کہ بطور علاج حرام اشیاء کا استعمال بھی جائز ہے، ویسے بھی:

دردِ دِل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لئے کم نہ تھے کرو بیان

کے پیشِ نظر سینکڑوں ہزاروں نابیناؤں کو بینائی مل جائے تو اِسلام کو اس خدمتِ خلق سے منع نہیں کرنا چاہئے۔

جواب:... ضروری نہیں کہ ہر مسئلے میں دُوسرے حضرات بھی مجھ سے متفق ہوں۔ ''دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو'' کوئی

---

(۱) واعلم ان أهل الحق اتفقوا علىٰ أن الله تعالىٰ يخلق في الميّت نوع حياة في القبر قدر ما يتألم أو يتلذذ. (شرح فقه الأكبر، ضغطة القبر ص: ۱۰۱). فيعذب اللحم متصلًا بالروح والروح متصلًا بالجسد وان كان خارجا عنه. (أبو المعين علىٰ هامش شرح العقائد، عذاب القبر ص: ۷۲). ان عذاب القبر هو عذاب البرزخ، فكل من مات وهو مستحق العذاب ناله نصيبه منه قبر أو لم يقبر فلو أكلته السباع أو أحرق حتّٰى صار رمادًا ونسف في الهواء أو صلب أو غرق في البحر وصل إلىٰ روحه وبدنه من العذاب ما يصل إلى القبور. (كتاب الروح، المسئلة السادسة ص: ۸۱ طبع دار الكتب العلمية، بيروت).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

شرعی قاعدہ نہیں۔ اور یہ کہنے کی میں جرأت نہیں کرسکتا کہ ''اسلام کو فلاں چیز سے منع کرنا چاہئے، فلاں سے نہیں''، عقل کو حاکم سمجھنا اہلِ سنت کے عقیدے کے خلاف ہے،[1] اسلام نے انسانی اعضاء کی منتقلی کی اجازت نہیں دی۔

خون کے عطیہ کا اِہتمام کرنا اور مریضوں کو دینا شرعاً کیسا ہے؟

سوال:... ہم لوگ ڈاؤ میڈیکل کالج میں ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کرتے ہیں، اور چونکہ تیسرے اور چوتھے سال سے ہمارا تعلق براہِ راست مریضوں کی دیکھ بھال سے ہوجاتا ہے، جس میں ہم لوگوں نے محسوس کیا کہ بہت سارے مریض غربت کی وجہ سے اپنا علاج معالجہ صحیح طور پر نہیں کراسکتے اور نہ ہی دوائیاں وغیرہ خرید سکتے ہیں۔ اس لئے ہم لوگوں نے ایک امدادی جماعت ''پیشنٹ ویلفیئر ایسوسی ایشن'' (مریضوں کی امدادی جماعت) کے نام سے بنائی ہے۔ جس میں ہم مختلف لوگوں سے چندہ وغیرہ لے کر دوائیاں خریدتے ہیں اور پھر خود مریضوں کو مہیا کرتے ہیں۔ اب ہماری اس انجمن نے اپنے کالج میں ''بلڈ بینک'' بنانا شروع کیا ہے، جس میں ہم خون جمع کر کے رکھا کریں گے تاکہ جاں بلب مریضوں کو خون پہنچاسکیں۔ اس کا طریقۂ کار یہ ہوگا کہ ہم اس مریض کے کسی رشتہ دار سے خون لے کر اپنے بینک میں رکھ لیا کریں گے اور اس مریض کے نمبر کا خون اس مریض کو مہیا کردیا کریں گے۔ کیا اس طرح ہم لوگوں کا مریضوں کے لئے خون جمع کرنا اور پھر مریضوں کو مہیا کرنا شریعت کے مطابق دُرست ہے یا نہیں؟ اور ہم طلبہ کو اس کام کا ثواب ملے گا؟

جواب:... اِضطرار کی حالت میں مریض کی جان بچانے کے لئے خون دینا جائز ہے، اور اسی ضرورت کے پیشِ نظر خون کا مہیا رکھنا اور اس کی خرید وفروخت بھی جائز ہے، اور خدمتِ خلق جبکہ حدِ جواز کے اندر ہو، ظاہر ہے کہ بڑے ثواب کا کام ہے۔[2]

انسانی اعضاء کی پیوندکاری اور خون کا مسئلہ

سوال:... مولانا صاحب! آج کل انسانی اعضاء کی پیوندکاری کا سلسلہ چلا ہوا ہے، کیا یہ جائز ہے؟ نئی تحقیقات اور سائنسی ایجادات نے ہمارے لئے ایک چیلنج کی شکل اختیار کرلی ہے، بعض لوگ ان تحقیقات سے نفع اُٹھانے کو عقل مندی اور اس سلسلے کی غیر شرعی تحقیقات سے بچنے والے حضرات کو تنگ نظر کہتے ہیں، اس طرح خون چڑھانے کا مسئلہ بھی ہے۔ آپ اس سلسلے میں ہماری رہنمائی فرمائیں۔

جواب:... اس سلسلے میں حال ہی میں حضرت مفتی صاحب مدظلہم کی تازہ تألیف ''انسانی اعضاء کی پیوندکاری'' کے نام

---

(۱) ومنها ان القول بالرأی والعقل المجرّد فی الفقه والشریعة بدعة وضلالة فاولیٰ أن یکون ذٰلک فی علم التوحید والصفات بدعة وضلالة، فقد قال فخر الإسلام علی البزدوی فی أصول الفقه انه لم یرد فی الشرع دلیل علیٰ أن العقل موجب ولا یجوز ان یکون موجبا وعلة بدون الشرع إذا لعلل موضوعات الشرع ولیس إلی العباد ذٰلک لأنه ینزع أی یسوق إلی الشرکة فمن جعله موجبا بلا دلیل شرعا فقد جاوز حدّ العباد وتعدی عن حدّ الشرع علیٰ وجه العناد۔ (شرح فقه الأکبر ص:۷، ۸ طبع مجتبائی)۔

(۲) الضرورات تبیح المحظورات أی ان الأشیاء الممنوعة تعامل کالأشیاء المباحة وقت الضرورة۔ (شرح المجلة ص:۲۹)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

سے شائع ہوئی ہے، جس میں ان دونوں مسائل کے بارے میں متعدّد علمائے کرام (جن کے اسمائے گرامی حضرت مفتی صاحب نے تمہید میں ذکر کردیئے ہیں) کی متفقہ تحقیق کتاب وسنت اور فقہِ اسلامی کے دلائل کی روشنی میں درج کی گئی ہے، اس کا مختصر سا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے، تفصیلی دلائل کے لئے اصل کتاب کا مطالعہ فرمائیے۔

تمہید

زیرِ نظر مسئلہ انسانی خون اور انسانی اعضاء کے تباولے کا معاملہ اس زمانے میں ایک ابتلائے عام کا معاملہ ہے، اور مسئلہ کتبِ فقہ میں منصوص نہیں، جب اس کے متعلق پاکستان اور بیرونِ پاکستان سے متعدّد سوالات آئے تو احقر (مفتی صاحب) نے سنتِ اکابر کے مطابق مناسب سمجھا کہ انفرادی رائے کے بجائے ماہر علماء کی ایک جماعت اس میں غور وفکر اور بحث وتمحیص کرکے کوئی رائے متعین کرے، چنانچہ اس کے لئے ایک سوال نامہ مرتب کرکے فقہ وفتویٰ کے مراکز پاکستان میں کراچی، ملتان، پشاور وغیرہ اور انڈیا میں دیوبند، سہارنپور، دہلی وغیرہ میں بھیجے، اکثر حضرات کے جوابات موصول ہوئے، تو ان پر بھی اجتماعی غور وفکر مناسب تھا، مگر ملک گیر وسائل بھی آسان نہ تھے، اس کے لئے جتنے وقت اور طویل فرصت کی ضرورت تھی اس کا میسر ہونا بھی دُشوار تھا، اس لئے بحکم "ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ" یہ صورت اختیار کی کہ صرف کراچی کے اہلِ فتویٰ علماء کا اجتماع کرکے ان پر غور کیا جائے اور یہ اجتماع جس نتیجے پر پہنچے اس کو منضبط کرکے ملک اور بیرونِ ملک کے اربابِ فتویٰ کے پاس بھیج کر ان کی آراء اور فتاویٰ حاصل کئے جائیں تاکہ یہ ماہرین اہلِ فتویٰ کا اجتماعی فتویٰ ہوسکے۔ اس اجتماع میں حسبِ ذیل حضرات نے شرکت کی، اور مختلف تاریخوں کی پانچ چھ نشستوں میں باہر سے آئے ہوئے جوابات اور اس مسئلے کے ہر پہلو پر غور کیا گیا اور اس معاملے کے متعلق مذاہبِ اربعہ کی کتابوں کو سامنے رکھا گیا، یہ مجلس اتفاقِ رائے سے جس نتیجے پر پہنچی وہ آئندہ صفحات میں مع دلائل کے لکھا جارہا ہے، اسمائے شرکائے مجلس یہ ہیں:

دارالعلوم کراچی سے:

۱:... محمد شفیع خادم دارالعلوم کراچی۔

۲:... مولانا محمد صابر صاحب نائب مفتی۔

۳:... مولانا سلیم اللہ صاحب مدرّس دارالعلوم۔

۴:... مولانا سبحان محمود صاحب دارالعلوم کراچی۔

۵:... مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب دارالعلوم کراچی۔

۶:... مولانا محمد رفیع صاحب دارالعلوم کراچی۔

۷:... مولانا محمد تقی صاحب دارالعلوم کراچی۔

مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیوٹاؤن کراچی سے:

۸:... حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری شیخ الحدیث ومہتمم مدرسہ۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

۹:...مولانا محمد ولی حسن صاحب مفتی مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیوٹاؤن کراچی۔

۱۰:...مولانا محمد ادریس صاحب مدرّس مدرسہ عربیہ اسلامیہ۔

اشرف المدارس سے:

۱۱:...مولانا مفتی رشید احمد صاحب مفتی و مہتمم مدرسہ۔

باہر سے جن حضرات کے تحقیقی فتاویٰ موصول ہوئے ہیں وہ حسبِ ذیل ہیں:

۱:...حضرت مولانا مفتی مہدی حسن صاحب مفتی دارالعلوم دیوبند۔

۲:...حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب مفتی خیر المدارس ملتان۔

۳:...مولانا عبدالستار صاحب مفتی خیر المدارس ملتان۔

۴:...مولانا محمد اسحاق صاحب نائب مفتی خیر المدارس ملتان۔

۵:...مولانا جمیل احمد صاحب تھانوی مفتی جامعہ اشرفیہ لاہور۔

۶:...مولانا مفتی محمود صاحب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان۔

۷:...مولانا عبداللطیف صاحب معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان۔

۸:...مولانا وجیہ صاحب مفتی دارالعلوم ٹنڈوالہ یار۔

اس مجلس نے خون اور اعضاء کے مسائل کے علاوہ اسی طرح کے دُوسرے اہم اور ابتلائے عام کے مسائل میں بحث وتمحیص کا بھی فیصلہ کیا ہے اور بحمداللہ! اس وقت تک بہت سے اہم مسائل زیرِ بحث آکر مجلس کی رائے کی حد تک طے کر کے منضبط کر لئے گئے ہیں، جس میں مسائلِ ذیل شامل ہیں:

۱:...بیمۂ زندگی کا مسئلہ۔

۲:... پراویڈنٹ فنڈ کے سود اور اس فنڈ کی رقم پر زکوٰۃ کا مسئلہ۔

۳:... بلاسود بینکاری کا مفصل نظام۔

۴:... یہود ونصاریٰ کا ذبیحہ اور ان سے گوشت خریدنے کا مسئلہ۔

۵:... مشینی ذبیحہ کا مسئلہ۔

اس وقت خون اور اعضاء کے زیرِ بحث مسئلے کے متعلق جس قدر جوابات بیرونی حضرات سے وصول ہوئے یا ارکانِ مجلس نے اپنی تحقیق سے لکھے، ان سب پر غور وفکر کے بعد مجلس جس نتیجے پر پہنچی، اس کو ان اوراق میں پیش کیا جاتا ہے۔ ہر ایک کو الگ الگ لکھنے میں تکرار بھی ہوتا اور بے ضرورت ضخامت بھی بڑھتی، اس لئے بحث وتمحیص کے بعد جو کچھ منقح ہوا، اس کو ایک ترتیب سے لکھ لیا گیا اور دلائل کے حوالوں کو عوام کی سہولت کے لئے الگ لکھ دیا گیا ہے، واللہ المستعان!

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

مقدمہ

چند اُصولی مسائل

مسائل کی تفصیل سے پہلے چند اُصولی باتیں سمجھ لینا ضروری ہے، تاکہ آنے والے مسائل کے سمجھنے میں سہولت ہو۔

اوّل:... ہر حرام چیز انسانیت کے لئے مضر ہے:

خدائے حکیم و برتر نے جن چیزوں کو بندوں کے لئے حرام اور ممنوع قرار دیا ہے خواہ بظاہر ان میں کتنا ہی فائدہ نظر آئے لیکن درحقیقت وہ انسان اور انسانیت کے لئے مضر ہیں اور نفع کے بجائے نقصان کا پہلو ان میں غالب ہے۔ یہ نقصان کبھی جسمانی ہوتا ہے، کبھی رُوحانی۔ پھر کبھی تو اس قدر واضح ہوتا ہے کہ ہر عام و خاص اسے جانتا ہے، اور کبھی ذرا خفی ہوتا ہے جسے حاذق طبیب اور ماہر ڈاکٹر ہی جان سکتے ہیں، اور کبھی اتنا لطیف ہوتا ہے کہ نہ افلاطون و ارسطو کی عقل کی وہاں تک رسائی ہوسکتی ہے، نہ کسی جدید سے جدید آلے کی مدد سے اسے دریافت کیا جاسکتا ہے، بلکہ صرف حاسۂ وحی اور فراستِ نبوّت ہی سے اسے دیکھا اور پہچانا جاسکتا ہے، اِنِّیْ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۔ (۱)

دوم:... تکریمِ انسان اور اس کے دو پہلو

حق تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے انسان کو ظاہری و معنوی شرف و امتیاز بخشا ہے، وہ شکل و صورت میں سب سے حسین اور علم و ادراک میں سب سے فائق پیدا کیا گیا اور اسے کائنات کا مخدوم و مکرم بنایا گیا ہے، اس تکریم و شرف کا ایک پہلو یہ ہے کہ تمام کائنات اسی کی خدمت پر مأمور ہے، بہت سی چیزوں کو اس کی غذا یا دوا کے لئے حلال کردیا گیا ہے،(۲) اور اِضطراری حالت میں حرام چیزوں کے استعمال کی بھی اسے اجازت دی گئی ہے۔(۳) اور دُوسرا پہلو یہ کہ انسان کے اعضاء کو غذا اور دوا کے لئے ممنوع اور ان کی خرید و فروخت کو ناجائز قرار دیا گیا ہے۔(۴)

سوم:... علاج میں شرعی سہولتیں:

اسلام کی نظر میں انسانی جان درحقیقت امانتِ اِلٰہیہ ہے، جسے تلف کرنا سنگین جرم ہے، اس کی حفاظت کے لئے بڑے سامان تیار کئے گئے ہیں، جن کے استعمال کا حکم ہے اور ایسی تدابیر اور علاج معالجے کو ضروری قرار دیا ہے جس سے مریض کی جان بچ سکے، مریض کی سہولت کے لئے نماز، روزہ، غسل، طہارت وغیرہ کے اَحکام الگ وضع فرمائے ہیں، اس سے بڑھ کر کیا ہوگا کہ اِضطرار کی

---

(۱) سورۃ یوسف: ۹۶۔

(۲) وسخر لکم اللیل والنهار والشمس والقمر۔ (النحل: ۱۲)۔ وهو الذی سخر البحر لتأکلوا منه لحمًا طریًا۔ (النحل: ۱۴)۔ ویسخر لکم الفلک لتجری فی البحر۔ (ابراهیم: ۳۲)۔ وسخر لکم ما فی السمٰوٰت وما فی الأرض جمیعًا۔ (الجاثیة: ۱۳)۔

(۳) فمن اضطر غیر باغ ولا عادٍ فلا إثم علیه۔ (البقرة: ۱۷۳)۔

(۴) ولأنه یحرم الإنتفاع بشعر الآدمی وسائر أجزائه لکرامته بل یدفن شعرهٗ وظفرهٗ وسائر أجزائه۔ (امام نووی رحمه الله، شرح مسلم ج: ۲ ص: ۲۰۴، باب تحریم فعل الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة والنامصة والمتنمصة ...إلخ)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

حالت میں جان بچانے کے لئے کلمۂ کفر بکنے کی، جو اسلام کی نظر میں بدترین جرم ہے، اجازت دے دی گئی،[1] اسی طرح جو شخص بھوک سے مر رہا ہو اس کے لئے سدِ رمق تک خنزیر اور مردار کھانے کو مباح بلکہ ضروری کر دیا گیا۔[2]

چہارم:... اِضطرار کا صحیح درجہ کیا ہے؟

ناواقف حضرات ہر معمولی حاجت کو ''اِضطراری حالت'' کا نام دے لیتے ہیں، اس لئے ضروری ہوا کہ اس کی تنقیح کر دی جائے۔

علامہ حمویؒ ''شرح اشباہ'' میں لکھتے ہیں کہ: یہاں پانچ درجے ہیں: ضرورت (اِضطرار)، حاجت، منفعت، زینت اور فضول۔

اِضطرار:... یہ ہے کہ ممنوع چیز کو استعمال کئے بغیر جان بچانے کی کوئی صورت ہی نہ ہو، یہی وہ اِضطراری صورت ہے جس میں خاص شرائط کے ساتھ حرام کا استعمال مباح ہو جاتا ہے۔

حاجت:... یہ ہے کہ ممنوع چیز کو استعمال نہ کرنے سے ہلاکت کا اندیشہ تو نہیں لیکن مشقت اور تکلیف شدید ہوگی، اس حالت میں نماز، روزہ، طہارت وغیرہ کے اَحکام کی سہولتیں تو ہوں گی مگر حرام چیزیں مباح نہ ہوں گی۔

منفعت:... یہ ہے کہ کسی چیز کے استعمال کرنے سے بدن کی تقویت کا فائدہ ہوگا، اور نہ کرنے سے نہ ہلاکت کا اندیشہ ہے، نہ شدید تکلیف کا، اس حالت میں نہ کسی حرام کا استعمال جائز ہے، نہ روزہ کے اِفطار کی اجازت ہے، کسی حلال چیز سے یہ نفع حاصل ہوسکتا ہو تو کرے، ورنہ صبر کرے۔

زینت:... یہ ہے کہ اس میں بدن کی تقویت بھی نہ ہو، محض تفریحِ طبع ہو، ظاہر ہے کہ اس کے لئے کسی ناجائز چیز کے جواز کی گنجائش کہاں ہوسکتی ہے؟

فضول:... یہ کہ تفریح سے بھی آگے محض ہوس رانی مقصود ہو۔[3]

ہماری بحث چونکہ اِضطرار کی حالت سے ہے، اس لئے یہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ اِضطرار کی حالت میں کسی حرام چیز کے استعمال کی تین شرطیں ہیں:

---

(۱) وإن أكره (على الكفر) بالله تعالىٰ أو سب النبي صلى الله عليه وسلم مجمع، وقدوري (بقطع أو قتل رخص له إن يظهر ما أمر به) علىٰ لسانه ويوري (وقلبه مطمئن بالإيمان). (الدر المختار ج:٦ ص:١٣٤، كتاب الإكراه).

(۲) فمن اضطر غير باغٍ ولا عادٍ فلا إثم عليه. (البقرة:١٧٣).

(۳) قوله ما ابيح للضرورة في الفتح القدير ههنا خمسة مراتٍ ضرورة، وحاجة، ومنفعة، وزينة، وفضول فالضرورة بلوغه حدا ان لم يتناول الممنوع هلك إذا قارب وهذا يبيح تناول الحرام والحاجة كالجائع الذي لو لم يجد ما يأكله لم يهلك غير انه يكون في جهد ومشقة وهذا لا يبيح الحرام ويبيح الفطر في الصوم والمنفعة كالذي يشتهي خبز البر ولحم الغنم والطعام الدسم والزينة كالمشتهي بحلوى والسكر والفضول التوسع بأكل الحرام والشبهة ...إلخ. (الأشباه والنظائر مع حاشية الحموي ج:١ ص:١١٩ طبع إدارة القرآن).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

الف:... مریض کی حالت واقعتاً ایسی ہو کہ حرام چیز کے استعمال نہ کرنے سے جان کا خطرہ ہو۔

ب:... یہ خطرہ محض وہمی نہ ہو بلکہ کسی معتمد حکیم یا ڈاکٹر کے کہنے کی بنا پر یقینی ہو، اور کسی حلال چیز سے علاج ممکن نہ ہو۔

ج:... اس حرام چیز سے جان کا بچ جانا بھی کسی معتمد حکیم یا مستند ڈاکٹر کی رائے میں عادۃً یقینی ہو۔

ان شرائط کے ساتھ حرام چیز کا استعمال مباح ہو جاتا ہے، مگر پھر بھی بعض صورتیں اس سے مستثنیٰ رہیں گی، مثلاً ایک شخص کی جان بچانے کے لئے دُوسرے کی جان لینا جائز نہیں، کہ دونوں کی جان یکساں محترم ہے۔ (۱)

پنجم:... غیر اِضطراری حالت میں علاج کی شرعی سہولت:

اگر اِضطرار کی حالت تو نہ ہو (جس میں جان کا خطرہ ہوتا ہے) مگر بیماری اور تکلیف کی شدّت سے مریض بے چین ہے (اسی حالت کو اُوپر حاجت سے تعبیر کیا گیا) تو اس صورت میں حرام اور نجس دوا کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟ چونکہ اس کا حکم قرآن وسنت میں صراحتاً مذکور نہیں اس لئے فقہائے اُمت کا اس میں اختلاف ہے، بعض حضرات کے نزدیک جائز نہیں، اور جمہور فقہاء مذکورہ بالا شرائط کے ساتھ اس کی اجازت دیتے ہیں، یعنی کسی معتمد ڈاکٹر یا حکیم کی رائے میں اس کے علاوہ کوئی علاج نہ ہو، اور اس حرام چیز سے شفا حاصل ہونے کا پورا وثوق ہو۔ (۲)

ان مقدمات کی روشنی میں اب زیرِ بحث دونوں مسئلوں کا حکم لکھا جاتا ہے۔

خون کا مسئلہ

سوال:... ایک انسان کا خون دُوسرے کے بدن میں داخل کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:... خون، انسان کا جزو ہے، اور جب بدن سے نکال لیا جائے تو نجس بھی ہے، انسان کا جزو ہونے کی حیثیت سے اس کی مثال عورت کے دُودھ کی ہوگی جس کا استعمال علاج کے لئے فقہاء نے جائز لکھا ہے۔ (۳) خون کو بھی اگر اسی پر قیاس کر لیا جائے تو

---

(۱) قالوا لو اکرہ علی قتل غیرہ بقتل لَا یرخص له فإن قتله أثم لأن مفسدة قتل نفسه أخف من مفسدة قتل غیرہ۔ (الأشباہ والنظائر ج:۱ ص:۱۱۹، القاعدة الخامسة الضّرور یزال)۔

(۲) ولم یبح الإرضاع بعد مدته لأنه جزء آدمی والإنتفاع به لغیر ضرورة حرام علی الصحیح شرح الوهبانیة۔ وفی البحر: لَا یجوز التداوی بالمحرم فی ظاهر المذهب، أصله بول المأکول کما مر، الدر المختار۔ وفی الشرح: (قوله وفی عبارته) وعلی هذا أی الفرع المذکور لَا یجوز الإنتفاع به للتداوی. قال فی الفتح: وأهل الطب یثبتون للبن البنت أی الذی نزل بسبب بنت مرضعة نفعًا لوجع العین، واختلف المشایخ فیه، قیل لَا یجوز، وقیل یجوز إذا علم أنه یزول به الرمد۔ ولَا یخفی أن حقیقة العلم متعذرة، فالمراد إذا غلب علی الظن وإلَا فهو معنی المنع اهـ۔ ولَا یخفی أن التداوی بالمحرم لَا یجوز فی ظاهر المذهب أصله بول ما یؤکل لحمه فإنه لَا یشرب أصلًا اهـ۔ قوله بالمحرم أی المحرم إستعماله طاهرًا کان أو نجسًا، قوله کما مر أی قبیل فصل فی البئر حیث قال: فرع اختلف فی التداوی بالمحرم، وظاهر المذهب المنع کما فی إرضاع البحر لٰکن نقل المضف ثمة وهنا عن الحاوی. وقیل یرخص إذا علم فیه الشفاء ولم یعلم دواء آخر کما خص الخمر للعطشان وعلیه الفتوی اهـ۔ (ردالمحتار مع الدر المختار ج:۳ ص:۲۱۱، باب الرضاع)۔

(۳) ایضاً حوالہ بالا۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

یہ قیاس بعید نہیں ہوگا، البتہ اس کی نجاست کے پیشِ نظر اس کا حکم وہی ہوگا جو حرام اور نجس چیزوں کے استعمال کا اُوپر مقدمہ میں ذکر کیا گیا، یعنی:

۱:... جب مریض اِضطراری حالت میں ہو، اور ماہر ڈاکٹر کی نظر میں خون دیئے بغیر اس کی جان بچانے کا کوئی راستہ نہ ہو تو خون دینا جائز ہے۔

۲:... جب ماہر ڈاکٹر کی نظر میں خون دینے کی ''حاجت'' ہو، یعنی مریض کی ہلاکت کا خطرہ تو نہ ہو لیکن اس کی رائے میں خون دیئے بغیر صحت کا امکان نہ ہو تب بھی خون دینا جائز ہے۔

۳:... جب خون نہ دینے کی صورت میں ماہر ڈاکٹر کے نزدیک مرض کی طوالت کا اندیشہ ہو، اس صورت میں خون دینے کی گنجائش ہے، مگر اجتناب بہتر ہے۔

۴:... جب خون دینے سے محض منفعت یا زینت مقصود ہو، یعنی ہلاکت یا مرض کی طوالت کا اندیشہ نہ ہو، بلکہ محض قوت بڑھانا یا حسن میں اضافہ کرنا مقصود ہو، تو ایسی صورت میں خون دینا ہرگز جائز نہیں۔

سوال دوم:... کیا کسی مریض کو خون دینے کے لئے اس کی خرید وفروخت اور قیمت لینا بھی جائز ہے؟

جواب:... خون کی بیع تو جائز نہیں، لیکن جن حالات میں، جن شرائط کے ساتھ نمبر اوّل میں مریض کو خون دینا جائز قرار دیا ہے، ان حالات میں اگر کسی کو خون بلا قیمت نہ ملے تو قیمت دے کر خون حاصل کرنا صاحبِ ضرورت کے لئے جائز ہے، مگر خون دینے والے کے لئے اس کی قیمت لینا دُرست نہیں۔

سوال سوم:... کسی غیر مسلم کا خون مسلم کے بدن میں داخل کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:... نفسِ جواز میں کوئی فرق نہیں، لیکن یہ ظاہر ہے کہ کافر یا فاسق فاجر انسان کے خون میں جو اثراتِ خبیثہ ہیں ان کے منتقل ہونے اور اخلاق پر اثر انداز ہونے کا قوی خطرہ ہے، اسی لئے صلحائے اُمت نے فاسقہ عورت کا دُودھ پلوانا بھی پسند نہیں کیا، اس لئے کافر اور فاسق فاجر انسان کے خون سے حتی الوسع اجتناب بہتر ہے۔

سوال چہارم:... شوہر اور بیوی کے باہم تبادلۂ خون کا کیا حکم ہے؟

جواب:... میاں بیوی کا خون اگر ایک دُوسرے کو دیا جائے تو شرعاً نکاح پر کوئی اثر نہیں پڑتا، نکاح بدستور قائم رہتا ہے، واللہ اعلم!

اعضائے انسانی کا مسئلہ

سوال:... کسی بیمار یا معذور انسان کا علاج دُوسرے زندہ یا مردہ انسان کے اعضاء کا جوڑ لگا کر کرنا کیسا ہے؟

جواب:... اس وقت تک ڈاکٹروں نے بھی زندہ انسان کے اعضاء کا استعمال کہیں تجویز نہیں کیا، اس لئے اس پر مزید بحث کی ضرورت نہیں۔ بحث طلب مسئلہ وہ ہے جو آج کل ہسپتالوں میں پیش آرہا ہے، اور جس کے لئے اپیلیں کی جارہی ہیں، وہ یہ کہ جو

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

انسان دُنیا سے جارہا ہو، خواہ کسی عارضے کے سبب یا کسی جرم میں قتل کئے جانے کی وجہ سے، اس کی اجازت اس پر لی جائے کہ مرنے کے بعد اس کا فلاں عضو لے کر کسی دُوسرے انسان میں لگا دیا جائے۔

بظاہر یہ صورت مفید ہی مفید ہے کہ مرنے والے کے تو سارے ہی اعضاء فنا ہونے والے ہیں، ان میں سے کوئی عضو اگر کسی زندہ انسان کے کام آجائے اور اس کی مصیبت کا علاج بن جائے تو اس میں کیا حرج ہے؟ یہ ایسا معاملہ ہے کہ عام لوگوں کی نظر صرف اس کے مفید پہلو پر جم جاتی ہے اور اس کے وہ مہلک نتائج نظروں سے اوجھل ہوجاتے ہیں جن کا کچھ ذکر شروع بحث میں آچکا ہے (اصل کتاب میں اس کے مضر پہلوؤں پر مفصل بحث کی گئی ہے، تلخیص میں وہ حصہ حذف کردیا گیا)۔

مگر شریعتِ اسلام کے لئے، جو انسان اور انسانیت کی ظاہری اور معنوی صلاح وفلاح کی ضامن ہے، اس کے مضر اور مہلک نتائج سے صرفِ نظر کرلینا اور محض ظاہری فائدے کی بنا پر اس کی اجازت دے دینا ممکن نہیں۔ شریعتِ اسلام نے صرف زندہ انسان کے کارآمد اعضاء ہی کا نہیں بلکہ قطع شدہ بیکار اعضاء واجزاء کا استعمال بھی حرام قرار دیا ہے، اور مردہ انسان کے کسی عضو کی قطع وبرید کو بھی ناجائز کہا ہے، اور اس معاملے میں کسی کی رضامندی اور اجازت سے بھی اس کے اعضاء واجزاء کے استعمال کی اجازت نہیں دی، اور اس میں مسلم وکافر سب کا حکم یکساں ہے، کیونکہ یہ انسانیت کا حق ہے جو سب میں برابر ہے، تکریمِ انسان کو شریعتِ اسلام نے وہ مقام عطا کیا ہے کہ کسی وقت، کسی حال میں، کسی کو انسان کے اعضاء واجزاء حاصل کرنے کی طمع دامن گیر نہ ہو، اور اس طرح یہ مخدومِ کائنات اور اس کے اعضاء عام استعمال کی چیزوں سے بالاتر رہیں، جن کو کاٹ چھانٹ کر یا کوٹ پیس کر غذاؤں اور دواؤں اور دُوسرے مفادات میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اس پر ائمہ اربعہؒ اور پوری اُمت کے فقہاء متفق ہیں،[1] اور نہ صرف شریعتِ اسلام بلکہ شرائعِ سابقہ اور تقریباً ہر مذہب وملت میں یہی قانون ہے، واللہ اعلم!

انسانی اعضاء کی حرمت

سوال:... میں ایم بی بی ایس کے سال آخر کی طالبہ ہوں، میں آپ کے مشورے اخبار "جنگ" کے کالم میں پڑھتی رہتی ہوں، اس وقت میں بھی اپنا ایک مسئلہ لے کر حاضر ہوئی ہوں۔ اس وقت میری سول اسپتال کے وارڈ S.I.U.T (سندھ انسٹیٹیوٹ آف یورولوجی اینڈ ٹرانسپلانٹیشن) میں پوسٹنگ لگی ہوئی ہے۔ ابھی کچھ عرصہ پہلے پاکستان میں پہلی دفعہ Cadaver Kidney Transplantation (مردہ جسم سے گردہ نکال کر زندہ آدمی کے لگانا) ہوا ہے۔ یہ S.I.U.T میں ہی پرفارم کیا گیا ہے اور آج کل میں دُوسرا اس نوعیت کا آپریشن ہونے والا ہے۔ یہ دونوں گردے جو مردہ اشخاص کے جسم سے نکالے گئے، باہر کے ملک سے بھیجے گئے ہیں۔

---

(۱) وقد فصّله أصحابنا قالوا ان وصلت شعرها بشعر آدمي فهو حرام بلا خلاف سواءٌ كان شعر رجل أو إمرأة وسواء المحرم والزوج وغيرها بلا خلاف لعموم الأحاديث ولأنّه يحرم الإنتفاع بشعر الآدمي وسائر أجزائه لكرامته بل يدفن شعرهٗ وظفرهٗ وسائر أجزائه. (شرح مسلم ج:۲ ص:۲۰۴، باب تحريم الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة والنامصة ...الخ).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

اب مسئلہ یہ ہے کہ اس وارڈ کی جو ایڈمنسٹریشن ہیں وہ ہم سب اسٹوڈنٹس کے ساتھ مل کر یہ ڈسکشن کرنا چاہتی ہیں کہ آیا اگر کوئی ہم سے کہے کہ ہم مرنے کے بعد اپنے جسم کا کوئی عضو کسی مرتے ہوئے انسان کی جان بچانے کے لئے دے دیں تو ہمارا کیا رَدِّعمل ہوگا؟ ان کا کہنا ہے کہ کچھ لوگ اسلامی نقطۂ نظر سے اس بات کو غلط سمجھتے ہیں، تو سعودی عرب بھی ایک اسلامی ملک ہے اور وہاں شاید ۷ یا ۸ سال سے کیڈایورٹرانسپلانٹ ہورہا ہے۔ میری کچھ اور دوستوں کا کہنا یہ ہے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک انسان کی جان بچانا ساری انسانیت کی جان بچانا ہے۔ تو اس لئے اگر ہم Donorcard بھردیں کہ ہمارے مرنے کے بعد ہمارے جسم سے ہمارا کوئی بھی عضو نکال کر کسی کے لگادیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

میرا اپنا اس بارے میں یہ خیال ہے کہ اس طرح کرنا مُردے کی بے حرمتی ہے اور یہ اسلام میں جائز نہیں۔ اب میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ قرآن وسنت کی روشنی میں یہ فرمائیے کہ آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے؟ پلیز آپ اپنے دلائل ثبوت کے ساتھ دیجئے گا تاکہ مجھے آپ کا موقف دُوسروں تک پہنچانے اور سمجھانے میں آسانی رہے۔

جواب:... اس مسئلے میں آپ کا موقف صحیح ہے، اور آپ کی رفیقاؤں کا موقف غلط ہے، اس سلسلے میں چند باتیں ذہن میں رکھی جائیں:

۱:... آپ کی تحریر سے اندازہ ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص مرنے سے پہلے ایسی وصیت کرجائے کہ اس کے جسم کے اجزاء نکال کر کسی ضرورت مند کے بدن میں لگادیئے جائیں، تب تو اس کے بدن کے اجزاء نکالے جاتے ہیں، ورنہ نہیں۔ گویا یہ اُصول تسلیم کرلیا گیا ہے کہ مرنے والے کی اجازت کے بغیر اس کے بدن کے اجزاء استعمال نہیں کئے جاسکتے۔

۲:... اب جو لوگ کہ کسی دین ومذہب کے قائل ہی نہیں، یا دین ومذہب کے قائل تو ہیں لیکن ان کا خیال ہے کہ مذہب ہماری زندگی کے جائز وناجائز سے کوئی تعلق نہیں رکھتا، ایسے لوگوں کو تو مذکورہ بالا اجازت نامے کے لئے مذہب سے اجازت لینے کی ضرورت ہی نہیں۔ لیکن ایک مسلمان کی حیثیت سے ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ آیا ہمارا دین ومذہب اس کی اجازت دیتا ہے یا نہیں؟ اگر مذہب کی طرف سے اجازت ہو تو مذکورہ بالا وصیت جائز ہوگی، ورنہ ایسی وصیت غلط اور لغو وباطل ہوگی۔

۳:... یہ اُصول طے ہوا، تو اَب یہ دیکھنا ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس کے اعضاء کا اور اس کے وجود کا مالک بنایا ہے؟ آدمی ذرا بھی غور کرے تو معلوم ہوجائے گا کہ انسان کا وجود اور اس کے اعضاء اس کی ملکیت نہیں۔

بلکہ یہ ایک سرکاری مشین ہے جو اس کے استعمال کے لئے اس کو دی گئی ہے، اور سرکاری چیز سمجھ کر اس کی حفاظت ونگرانی بھی اس کے ذمہ لگائی ہے، لہٰذا اس کو ان اعضاء کے تلف کرنے کی اجازت نہیں،[1] نہ فروخت کرنے ہی کی اجازت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس

---

(۱) مضطر لم يجد ميتة وخاف الهلاك فقال له رجل: اقطع يدى وكلها، أو قال: اقطع منّى قطعة وكلها، لا يسعه أن يفعل ذالك ولا يصح أمره به كما لا يسع للمضطر أن يقطع قطعة من نفسه فيأكل، كذا فى فتاوىٰ قاضيخان. (عالمگيرى ج:۵ ص:۳۳۸، الباب الحادى عشر فى الكراهة فى الأكل وما يتصل به).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کو خودکشی کی اجازت نہیں بلکہ فرمایا گیا ہے کہ جو شخص خودکشی کرے وہ تا قیامت اسی عذاب میں مبتلا رہے گا۔[1] پس جب انسان اپنے وجود کا مالک نہیں تو اعضاء کو فروخت بھی نہیں کرسکتا، نہ ہبہ کرسکتا ہے، نہ اس کی وصیت کرسکتا ہے، اور اگر ایسی وصیت کر جائے تو یہ وصیت غیر ملک میں ہونے کی وجہ سے باطل ہوگی۔[2]

۴:... علاوہ ازیں احترامِ آدمیت کا بھی تقاضا ہے کہ اس کے اعضاء کو ''بکاؤ مال'' اور استعمال کی چیز نہ بنایا جائے، پس اعضاء ہبہ کی وصیت کرنا احترامِ آدمیت کے خلاف ہے۔

۵:... عام طور سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ مرنے کے بعد آدمی بے حس ہوتا ہے، یہ خیال بھی صحیح نہیں، وہ صرف ہمارے جہان اور ہمارے مشاہدے کے اعتبار سے بے حس نظر آتا ہے، ورنہ دُوسری زندگی کے اعتبار سے اس میں احساس موجود ہے۔ اس بنا پر مردہ کے جسم کی چیر پھاڑ جائز نہیں کہ اس سے مردہ کو بھی ایسی ہی تکلیف ہوتی ہے جیسی زندہ آدمی کو تکلیف ہوتی ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے یعنی: ''میّت کی ہڈی توڑنا ایسا ہی ہے جیسے زندہ کی ہڈی توڑنا'' (مشکوٰۃ ص:۱۴۹، باب دفن المیّت)۔[3]

۶:... لوگ اپنی زندگی میں نہ آنکھوں کا عطیہ دیتے ہیں، نہ گردوں کا، کیونکہ جانتے ہیں کہ اس زندگی میں اس کو خود ان اعضاء کی ضرورت ہے، لیکن مرنے کے بعد کے لئے بڑی فیاضی سے وصیت کر جاتے ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ اس زندگی کو تو زندگی سمجھتے ہیں لیکن مرنے کے بعد کی زندگی پر ایمان نہیں رکھتے، یوں سمجھتے ہیں کہ مرنے کے بعد اعضاء گل سڑ جائیں گے، خاک میں مل جائیں گے اور ان اعضاء کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ یہی عقیدہ کفارِ مکہ کا تھا اور یہی عقیدہ عام کافروں کا ہے۔ جو مسلمان ایسی وصیت کرتے ہیں وہ بھی انہی کافروں کے عقیدے کے مطابق مرنے کے بعد کی زندگی پر ایمان نہیں رکھتے۔

الغرض! اعضائے انسانی کی پیوند کاری جائز نہیں، اور ان اعضاء کے ہبہ کی وصیت باطل ہے۔

---

(۱) عن أبی هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من تردّى من جبل فقتل نفسه فهو فى نار جهنم يتردّى فيها خالدًا مخلدًا فيها أبدا، ومن تحسّى سمًّا فقتل نفسه فسمه فى يده يتحساه فى نار جهنم خالدًا مخلدًا فيها أبدًا، ومن قتل نفسه بحديدة فحديدته فى يده يتوجّأ بها فى بطنه فى نار جهنم خالدًا مخلدًا فيها أبدًا۔ متفق عليه۔ وعنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الذى يخنق نفسه يخنقها فى النار، والذى يطعنها يطعنها فى النار۔ رواه البخارى۔ (مشكوة ص:۲۹۹، كتاب القصاص، طبع قديمى كتب خانه)۔

(۲) ومن شرائط الوصية أن يكون الرجل مالكًا وكون الشىء قابلًا للتمليك۔ (البحر الرائق ج:۸ ص:۴۰۳، رد المحتار ج:۶ ص:۶۴۹، كتاب الوصايا، طبع ايچ ايم سعيد)۔

(۳) عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: كسر عظم الميت ككسره حيًّا۔ رواه مالك وأبو داؤد وابن ماجة۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

نمازِ جنازہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ جنازہ اور تدفین کس طرح ہوئی اور خلافت کیسے طے ہوئی؟

سوال:... نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ان کی نمازِ جنازہ کس نے پڑھائی؟ اور آپ کی تدفین اور غسل میں کن کن حضرات نے حصہ لیا؟ اور آپ کے بعد خلافت کے منصب پر کس کو فائز کیا گیا اور کیا اس میں بالاتفاق فیصلہ کیا گیا؟

جواب:... ۳۰ر صفر (آخری بدھ) کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الوصال کی ابتدا ہوئی، ۸ر ربیع الاوّل کو بروز پنجشنبہ منبر پر بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرمایا، جس میں بہت سے اُمور کے بارے میں تاکید و نصیحت فرمائی۔[1] ۹ر ربیع الاوّل شبِ جمعہ کو مرض نے شدّت اختیار کی، اور تین بار غشی کی نوبت آئی، اس لئے مسجد تشریف نہیں لے جاسکے، اور تین بار فرمایا کہ: ”ابوبکر کو کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں!“ چنانچہ یہ نماز حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پڑھائی اور باقی تین روز بھی وہی اِمام رہے، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سترہ نمازیں پڑھائیں، جن کا سلسلہ شبِ جمعہ کی نمازِ عشاء سے شروع ہوکر ۱۲ر ربیع الاوّل دوشنبہ کی نمازِ فجر پر ختم ہوتا ہے۔[2]

علالت کے ایام میں ایک دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں (جو بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری آرام گاہ بنی) اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم کو وصیت فرمائی:

> ”انتقال کے بعد مجھے غسل دو اور کفن پہناؤ اور میری چارپائی میری قبر کے کنارے (جو اسی مکان میں ہوگی) رکھ کر تھوڑی دیر کے لئے نکل جاؤ، میرا جنازہ سب سے پہلے جبریلؑ پڑھیں گے، پھر میکائیلؑ، پھر

---

(۱) وفيها مرض رسول الله صلى الله عليه وسلم في آخر الأربعاء من صفر وكان ذالك اليوم الثلاثين من شهر صفر المذكور ..... وفيها في أيام ذالك المرض خرج إلى المنبر فخطب عليه قاعدًا لعذر المرض وأخبر فيها بأمور كثيرة تحتاج إليه أُمّته وكانت تلك الخطبة يوم الخميس الثامن من شهر ربيع الأوّل ...إلخ۔ (بذل القوة في حوادث سني النبوة ص: ۲۹۶ تا ۲۹۸، فصل في حوادث السنة الحادية عشرة من الهجرة)۔

(۲) فيها لما اشتد عليه صلى الله عليه وسلم المرض ليلة الجمعة التي هي التاسعة من شهر ربيع الأوّل فاغمي عليه صلى الله عليه وسلم ثلاث مرات، ولم يستطع الخروج إلى صلاة العشاء، قال ثلاث مرات: مروا أبابكر فليصل بالناس! فصلى أبوبكر رضي الله تعالىٰ عنه مقام النبي صلى الله عليه وسلم تلك العشاء، ثم لم يزل يصلي بهم الصلوٰة الخمس في تلك الأيام الثلاثة الباقية، حتّٰى كانت صلوٰة أبي بكر رضي الله تعالىٰ عنه التي صلاها بهم في حياته صلى الله عليه وسلم سبع عشرة صلوٰة مبدأها صلاة العشاء من ليلة الجمعة ومنتهاها صلوٰة الفجر من يوم الإثنين الثاني عشر من شهر ربيع الأوّل۔ (بذل القوة ص: ۳۰۰)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

اسرافیلؑ، پھر عزرائیلؑ، ہر ایک کے ہمراہ فرشتوں کے عظیم لشکر ہوں گے، پھر میرے اہلِ بیت کے مرد، پھر عورتیں بغیر امام کے (تنہا تنہا) پڑھیں، پھر تم لوگ گروہ در گروہ آکر (تنہا تنہا) نماز پڑھو۔"

چنانچہ اسی کے مطابق عمل ہوا، اوّل ملائکہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھی، پھر اہلِ بیت کے مردوں نے، پھر عورتوں نے، پھر مہاجرین نے، پھر انصار نے، پھر عورتوں نے، پھر بچوں نے، سب نے اکیلے اکیلے نماز پڑھی، کوئی شخص امام نہیں تھا۔ (۱)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل حضرت علی کرّم اللہ وجہہ نے دیا، حضرت عباس اور ان کے صاحبزادے فضل اور قثم رضی اللہ عنہم ان کی مدد کر رہے تھے، نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو موالی حضرت اُسامہ بن زید اور حضرت شقران رضی اللہ عنہما بھی غسل میں شریک تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تین سحولی (موضع سحول کے بنے ہوئے) سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا۔ (۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے روز (۱۲ ربیع الاوّل) کو سقیفہ بنی ساعدہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعتِ خلافت ہوئی، اوّل اوّل مسئلہ خلافت پر مختلف آراء پیش ہوئیں، لیکن معمولی بحث وتمحیص کے بعد بالآخر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے انتخاب پر اتفاق ہوگیا اور تمام اہلِ حل وعقد نے ان کے ہاتھ پر بیعت کرلی۔ (۳)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ جنازہ کس نے پڑھائی تھی؟

سوال:... نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ جنازہ ہوئی تھی یا نہیں؟ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ جنازہ کس نے پڑھائی تھی؟ براہِ کرم جواب عنایت فرمائیں، کیونکہ آج کل یہ مسئلہ ہمارے درمیان کافی بحث کا باعث بنا ہوا ہے۔

جواب:... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ جنازہ عام دستور کے مطابق جماعت کے ساتھ نہیں ہوئی، اور نہ اس میں کوئی امام بنا، ابنِ اسحاق وغیرہ اہلِ سِیَر نے نقل کیا ہے کہ تجہیز وتکفین کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازہ مبارک حجرۂ شریف میں رکھا گیا، پہلے مردوں نے گروہ در گروہ نماز پڑھی، پھر عورتوں نے، پھر بچوں نے۔ حکیم الاُمت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نشر الطیب میں لکھتے ہیں:

"اور ابنِ ماجہ میں حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: جب آپ کا جنازہ تیار کرکے

---

(۱) وفيها في أيام مرضه صلى الله عليه وسلم وكونه صلى الله عليه وسلم في بيت عائشة رضي الله تعالىٰ عنها أوصى لأصحابه فقال: إذا أنا مت فاغسلوني وكفنوني واجعلوني على سريري هٰذا على شفير قبري في بيتي هٰذا ثم أخرجوا عني ساعة فأوّل من يصلي عليَّ جبريل، ثم ميكائيل، ثم إسرافيل، ثم ملك الموت، كل واحد منهم بجنوده، ثم يصلي عليَّ رجال أهل بيتي، ثم نسائهم، ثم ادخلوا أنتم فوجًا فوجًا فصلّوا عليَّ. فوقع كما قال صلى الله عليه وسلم فصلى عليه صلى الله عليه وسلم أوّلًا الملائكة عليهم السلام، ثم رجال أهل بيته، ثم نساءهم، ثم رجال المهاجرين، ثم الأنصار، ثم النساء، ثم الغلمان، فصلّوا كلهم أفذاذا منفردين لَا يؤمهم أحد. (بذل القوة ص:۲۹۹، فصل في حوادث السَّنَة الحادية عشرة من الهجرة).

(۲) وفيها وقع انه لما توفي صلى الله عليه وسلم غسله عَلِيٌّ وحضر معه العبّاس وابناه الفضل وقثم ومولیا رسول الله صلى الله عليه وسلم ورضي عنهما أسامة وشقران ..... رضي الله تعالىٰ عنهم وكفن في ثلاثة أثواب بيض سهولية. (بذل القوة ص:۳۰۳، فصل في حوادث السَّنَة الحادية عشرة من الهجرة، طبع حيدرآباد).

(۳) البداية والنهاية ج:۵ ص:۲۲۳ تا ۲۷۰، طبع دار الفكر، بيروت.

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

رکھا گیا تو اوّل مردوں نے گروہ در گروہ ہو کر نماز پڑھی، پھر عورتیں آئیں، پھر بچے آئے، اور اس نماز میں کوئی امام نہیں ہوا۔" (نشر الطیب ص: ۲۴۴ مطبوعہ تاج کمپنی)

علامہ سہیلیؒ "الروض الانف" (ج: ۲ ص: ۳۷۷ مطبوعہ ملتان) میں لکھتے ہیں:

"یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی، اور ایسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم ہی سے ہوسکتا تھا، ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وصیت فرمائی تھی۔"

علامہ سہیلیؒ نے یہ روایت طبرانی اور بزار کے حوالے سے، حافظ نور الدین ہیثمیؒ نے مجمع الزوائد (ج: ۹ ص: ۲۵) میں بزار اور طبرانی کے حوالے سے اور حضرت تھانویؒ نے نشر الطیب میں واحدی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے، اس کے الفاظ یہ ہیں:

"ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ پر نماز کون پڑھے گا؟ فرمایا: جب غسل کفن سے فارغ ہوں، میرا جنازہ قبر کے قریب رکھ کر ہٹ جانا، اوّل ملائکہ نماز پڑھیں گے، پھر تم گروہ در گروہ آتے جانا اور نماز پڑھتے جانا، اوّل اہلِ بیت کے مرد نماز پڑھیں، پھر ان کی عورتیں، پھر تم لوگ۔"

سیرۃ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں طبقات ابنِ سعد کے حوالے سے حضرات ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کا ایک گروہ کے ساتھ نماز پڑھنا نقل کیا ہے۔[1]

بے نمازی کی نمازِ جنازہ ہو یا نہ ہو؟

سوال:... ایک مولانا نے اپنی تقریر میں یہ کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بے نمازی کا جنازہ نہیں پڑھایا، یہاں تک کہ ایک لاکھ اُنتیس ہزار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی کبھی بے نمازی کا جنازہ تو کیا ان کے ہاتھ کا پانی تک نہیں پیا، اور حضرت غوث الاعظم عبدالقادر جیلانیؒ نے کبھی بے نمازی کا جنازہ نہیں پڑھایا۔ آپ سے عرض یہ ہے کہ آپ بھی انہی کے پیروکار ہیں، آپ تمام مولانا بے نمازی کا جنازہ پڑھانے سے ایک ساتھ بائیکاٹ کیوں نہیں کرتے؟ اگر آپ ایسا ہی کریں تو شاید ہی کوئی بے نمازی رہے؟

جواب:... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو کوئی "بے نمازی" ہوتا ہی نہیں تھا، اس زمانے میں تو بے ایمان منافق بھی لوگوں کو دِکھانے کے لئے نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ حضرت پیرانِ پیرؒ، حضرت امام احمد بن حنبلؒ کے مقلد تھے، اور امام احمد بن حنبلؒ کے مذہب میں تارکِ صلوٰۃ کے بارے میں دو روایتیں ہیں، ایک یہ کہ جو شخص تین نماز بغیر عذرِ شرعی کے محض سستی کی وجہ سے چھوڑ دے وہ کافر و مرتد ہے، اور اپنے ارتداد کی وجہ سے واجب القتل ہے، قتل کے بعد نہ اسے غسل دیا جائے، نہ کفن، اور نہ اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے، ممکن ہے حضرت پیرانِ پیرؒ اسی قول پر عمل فرماتے ہوں۔ دُوسری روایت یہ ہے کہ وہ ہے تو مسلمان، لیکن بطور سزا اس کو قتل کیا جائے گا اور قتل کے بعد اس کا جنازہ بھی پڑھایا جائے گا، اور اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔ امام

---

(۱) البداية والنهاية ج: ۵ ص. ۲۶۵، طبع دار الفكر، بيروت.

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

ابنِ قدامہؒ نے ''المغنی'' میں اس مسئلے کو بہت تفصیل سے لکھا ہے، اہلِ علم اس کی طرف رُجوع فرمائیں (المغنی مع الشرح الکبیر ج:۲ ص:۲۹۸-۳۰۱)۔[۱]

اِمام مالکؒ اور اِمام شافعیؒ کا مذہب وہی ہے جو اُوپر اِمام احمدؒ کی دُوسری روایت میں ذکر کیا گیا کہ تارکِ صلوٰۃ کافر تو نہیں، مگر اس کی سزا قتل ہے، اور قتل کے بعد اس کا جنازہ بھی پڑھا جائے گا، اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا (شرح مہذب ج:۳ ص:۱۳)۔[۲]

اِمامِ اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک تارکِ صلوٰۃ کو قید کردیا جائے اور اس کی پٹائی کی جائے یہاں تک کہ وہ اسی حالت میں مرجائے۔[۳] مرنے کے بعد جنازہ اس کا بھی پڑھا جائے گا۔[۴] اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ بے نمازی کی سزا بہت ہی سخت ہے، لیکن اس کا جنازہ جائز ہے، اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ترکِ صلوٰۃ کے گناہ سے بچائے۔

نمازِ جنازہ کے وقت ساتھ شریک ہونے کی بجائے الگ کھڑے رہنا

سوال:... زیادہ تر یہی دیکھنے میں آتا ہے کہ لوگ کسی جنازے کے ہمراہ آتے ہیں، اور جب نمازِ جنازہ ادا کی جاتی ہے تو زیادہ تعداد الگ ایک طرف ہٹ کر کھڑی ہوجاتی ہے۔ کس قدر دُکھ کی اور صدمے کی بات ہے کہ جو رشتہ دار اس دُنیا سے رُخصت ہوگیا ہے اس کی آخری نماز بھی ہم ادا نہیں کرتے، جبکہ گھر سے تو اسی مقصد کے لئے آئے تھے، پھر نماز سے منہ موڑ لیتے ہیں، نماز سے اس قدر نفرت کرنے والوں کے لئے قرآن وسنت کے کیا اَحکامات ہیں؟

جواب:... یہ کہنا تو شاید صحیح نہ ہو کہ ان کو نماز سے نفرت ہے۔ ہاں! یہ کہنا صحیح ہے کہ ان حضرات کو نماز کا اِہتمام نہیں، نمازِ

---

(۱) وان ترکها تهاونًا أو کسلًا دعی إلٰی فعلها وقیل له: إن صلیت وإلّا قتلناک، فإن صلی وإلّا وجب قتله، ولَا یقتل حتّٰی یحبس ثلاثًا ویضیق علیه فیها، ویدعی فی وقت کل صلاة إلٰی فعلها ویخوف بالقتل، فإن صلی وإلّا قتل بالسیف وبهٰذا قال مالک وحماد بن زید ووکیع والشافعی ..... والثانیة لَا یجب قتله حتّٰی یترک ثلاث صلوات ویضیق وقت الرابعة عن فعلها ..... فروی أنه یقتل لکفره کالمرتد فلا یغسل ولَا یکفن ولَا یدفن بین المسلمین ..... والروایة الثانیة یقتل حدًّا مع الحکم بإسلامه کالزانی مع المحصن وهٰذا اختیار أبی عبدالله بن بطة وأنکر قول من قال أنه یکفر ..... وهٰذا قول أکثر الفقهاء وقول أبی حنیفة ومالک والشافعی ...إلخ. (المغنی والشرح الکبیر ج:۲ ص:۲۹۹-۳۰۰)۔

(۲) ومن وجبت علیه الصلاة وامتنع من فعلها ..... وإن ترکها وهو معتقد لوجوبها وجب علیه القتل ..... (فرع) إذا قتل فالصحیح أنه یغسل ویصلی علیه ویدفن فی مقابر المسلمین. (شرح المهذب ج:۳ ص:۱۳-۱۵)۔

(۳) وتارکها عمدًا مجانة یحبس حتّٰی یصلی. (درمختار) وفی الشامیة: ویحبس حتّٰی یموت أو یتوب ...إلخ. (ردالمحتار مع الدر المختار ج:۱ ص:۳۵۲، ۳۵۳، کتاب الصلاة)۔

(۴) فکل مسلم مات بعد الولَادة یصلّٰی علیه صغیرًا کان أو کبیرًا، ذکرًا کان أو أُنثٰی ..... لقول النبی صلی الله علیه وسلم: صلّوا علٰی کل بر وفاجر ...إلخ. (البدائع الصنائع ج:۱ ص:۳۱۱)۔ أیضًا: عن عبدالله بن عمر قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: صلّوا علٰی من قال لَا إله إلّا الله ولأن ذالک إجماع المسلمین فإننا لَا نعلم فی عصر من الأعصار أحدًا من تارکی الصلاة ترک تغسیله والصلاة علیه ودفنه فی مقابر المسلمین. (المغنی والشرح الکبیر ج:۲ ص:۳۰۱)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

پنج گانہ فرضِ عین ہے،[1] اور نمازِ جنازہ فرضِ کفایہ،[2] جو لوگ فرضِ عین ادا نہیں کرتے، ان سے فرضِ کفایہ ادا کرنے کی کیا شکایت کی جائے...؟

بے نمازی کی نمازِ جنازہ

سوال:... ایک گاؤں میں ایک انسان مرگیا، وہ بہت بے نمازی تھا، اس گاؤں کے اِمام نے کہا کہ: میں اس کا جنازہ نہیں پڑھتا، اس جھگڑے کی وجہ سے گاؤں والے دُوسرا مولوی لائے، اس نے یہ فتویٰ دیا کہ بے نمازی کا جنازہ ہوسکتا ہے، لہٰذا اس دُوسرے مولوی صاحب نے نمازِ جنازہ پڑھائی، براہ کرم ہمیں قرآن وسنت کی روشنی میں بتائیں کہ بے نمازی کا جنازہ جائز ہے یا نہیں؟

جواب:... بے نمازی اگر خدا اور رسول کے کسی حکم کا منکر نہیں تھا تو اس کا جنازہ پڑھنا چاہئے، گاؤں کے مولوی صاحب نے اگر لوگوں کو عبرت دِلانے کے لئے جنازہ نہیں پڑھا تو انہوں نے بھی غلط نہیں کیا، اگر وہ یہ فرماتے ہیں کہ اس کا جنازہ دُرست ہی نہیں، تو یہ غلط بات ہوتی۔[3]

بے نمازی کی لاش کو گھسیٹنا جائز نہیں، نیز اس کی بھی نمازِ جنازہ جائز ہے

سوال:... ہمارے محلے میں ایک صاحب رہتے تھے، ان کا انتقال ہوگیا، انہیں کسی نے کبھی نماز پڑھتے نہیں دیکھا تھا، اس لئے لوگوں نے ان کی لاش کو چالیس قدم گھسیٹا اور پھر دفنا دیا، مجھے بڑی حیرت ہوئی، ایک بزرگ سے دریافت کیا کہ ایسا کیوں کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ اگر کوئی شخص اپنی زندگی میں ایک بھی نماز نہ پڑھے تو اس کے لئے حکم ہے کہ اس کی لاش کو چالیس قدم گھسیٹا جائے؟

جواب:... نماز نہ پڑھنا کبیرہ گناہ ہے، اور قرآنِ کریم اور حدیث شریف میں بے نمازی کے لئے بہت سخت الفاظ آئے ہیں، لیکن اگر کوئی شخص نماز سے منکر نہ ہو تو اس کی لاش کی بے حرمتی جائز نہیں،[4] اور اس کا جنازہ بھی پڑھا جائے گا،[5] البتہ اگر وہ نماز کی

---

(۱) والفرض نوعان: فرض عين وفرض كفاية، وفرض العين نوعان: احدهما الصلوات المعهودة في كل يوم وليلة والثاني صلاة الجمعة ...إلخ. (بدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۸۹، كتاب الصلاة).

(۲) انها فرض كفاية إذا قام به البعض يسقط عن الباقين ...إلخ. (بدائع ج: ۱ ص: ۳۱۱، صلاة الجنازة، طبع سعيد).

(۳) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۴ ملاحظہ فرمائیں۔

(۴) عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: كسر عظم الميت ككسره حيًا، يعني في الإثم، كما في رواية قال الطيبي إشارة إلى أنه لا يهان ميتا كما لا يهان حيًا قال ابن الملك والى أن الميت يتألم ..... وقد أخرج ابن أبي شيبة عن ابن مسعود قال: أذى المؤمن في موته كأذاه في حياته. (مرقاة شرح مشكوة ج: ۲ ص: ۳۸۰).

(۵) الصلاة على الميت ثابتة بمفهوم القرآن قال الله تعالى: ولا تصل على أحد منهم مات أبدًا، والنهي عن الصلاة على المنافقين يشعر بثبوتها على المسلمين الموافقين وثابتة بالسُّنَّة أيضًا قال عليه السلام: صلّوا على من قال لا إله إلا الله ولا خلاف في ذالك وهي فرض على الكفاية ويسقط فرضها بالواحد ...إلخ. (الجوهرة النيرة ج: ۱ ص: ۱۰۷).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

فرضیت کا قائل ہی نہیں تھا تو وہ مرتد ہے، اس کا جنازہ جائز نہیں۔[1]

غیر شادی شدہ کی نمازِ جنازہ جائز ہے

سوال:... کئی لوگوں سے سنا ہے کہ مرد اگر ۲۲ سال کی عمر سے زیادہ ہو جائے اور شادی نہ کرے اور غیر شادی شدہ ہی فوت ہو جائے تو اس کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھانی چاہئے، کیا یہ قرآن وحدیث سے صحیح ہے؟ اور اگر کوئی تعلیم حاصل کر رہا ہو اور شادی نہ کرنا چاہے تو اس کے متعلق تحریر فرمائیں۔

جواب:... آپ نے غلط سنا ہے، غیر شادی شدہ کا جنازہ بھی اسی طرح ضروری اور فرض ہے جس طرح شادی شدہ کا،[2] لیکن نکاح عفت کا محافظ ہے۔

نمازِ جنازہ کے جواز کے لئے ایمان شرط ہے نہ کہ شادی

سوال:... اگر کوئی آدمی شادی نہ کرے اور مر جائے تو اس پر جنازہ جائز نہیں، اس طرح اگر کوئی عورت شادی نہ کرے یا اس کا رشتہ نہ آئے اور شادی نہ ہو سکے تو کیا اس کا جنازہ جائز ہے؟ آج کل لڑکیوں کی بہتات ہے، اور بہت سی لڑکیوں کی عمر زیادہ ہو جاتی ہے، لیکن ان کا رشتہ نہیں آتا، اور ان کا اسی حالت میں انتقال ہو جاتا ہے۔

جواب:... یہ غلط ہے کہ اگر کوئی آدمی شادی نہ کرے اور مر جائے تو اس کا جنازہ جائز نہیں، کیونکہ جنازہ کے جائز ہونے کے لئے میت کا مسلمان ہونا شرط ہے، شادی شدہ ہونا شرط نہیں۔[3]

خودکشی کرنے والے کی نمازِ جنازہ معاشرے کے ممتاز لوگ نہ ادا کریں

سوال:... ایک شخص نے خودکشی کر لی، نمازِ جنازہ کے وقت حاضرین میں اختلافِ رائے ہو گیا، اس پر قریب کے دو مولوی صاحبان سے دریافت کیا گیا تو معلوم ہوا کہ جنازہ پڑھ سکتے ہیں، تھوڑی دیر بعد پھر ایک دارالعلوم سے ٹیلی فون پر معلوم ہوا کہ ایک خاص گروہ کے لوگ یعنی مفتی، عالم، دین دار وغیرہ نہ جنازہ پڑھا سکتے ہیں اور نہ ہی جنازہ پڑھ سکتے ہیں۔ اب جو فریق نمازِ جنازہ میں شامل تھا وہ غیر شامل فریق سے کہتا ہے کہ تم لوگ ثواب سے محروم رہے ہو، اور دُوسرا فریق پہلے فریق سے کہتا ہے کہ تم نے گناہ کیا ہے۔ ازراہ کرم آپ دونوں فریقین کی شرعی حیثیت سے آگاہ فرمائیں۔

جواب:... خودکشی چونکہ بہت بڑا جرم ہے، اس لئے فقہائے کرام نے لکھا ہے کہ مقتدا اور ممتاز افراد اس کا جنازہ نہ پڑھیں،

---

(۱) وأما المرتد فيلقى فى حفرة كالكلب ...الخ. (درمختار مع الشامى ج:۲ ص:۲۳۰)۔

(۲) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۵ ملاحظہ فرمائیں۔

(۳) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۵ ملاحظہ فرمائیں، نیز: وشرطها إسلام الميت ...الخ. (هندية ج:۱ ص:۱۶۲)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

تا کہ لوگوں کو اس فعل سے نفرت ہو،[۱] عوام پڑھ لیں،[۲] تاہم پڑھنے والوں پر کوئی گناہ ہوا اور نہ ترک کرنے والوں پر، اس لئے دونوں فریقوں کا ایک دُوسرے پر طعن والزام قطعاً غلط ہے۔

خودکشی والے کی نمازِ جنازہ

سوال:... کسی آدمی نے زہر کی گولی کھالی یعنی خودکشی کی ہو اور موت واقع ہوگئی، تو اس کا جنازہ پڑھانے کے لئے کسی عام آدمی کو کہا جائے یا کہ جو مسجد کا خطیب ہو یا اِمام ان میں سے کون آدمی بہتر ہے جنازہ پڑھانے کے لئے؟ اور ایسا جنازہ پڑھانا چاہئے یا نہیں؟

جواب:... خودکشی کرنے والے کی نمازِ جنازہ میں اِختلاف ہے، صحیح یہ ہے کہ اس کا جنازہ پڑھا جائے، اور بہتر یہ ہے کہ عام لوگ پڑھ لیں، معزز لوگ نہ پڑھیں۔[۳]

غیراللہ سے خیر اور شر کی توقع رکھنے والے کی نمازِ جنازہ ادا کر

سوال:... دُنیا میں کوئی شخص جو بظاہر مسلمان ہو، اور شرک جیسا عمل بھی کرتا ہو، یعنی غیراللہ سے خیر اور شر کی توقع رکھتا ہو، ایسا شخص اگر مارا جائے تو اس کی نمازِ جنازہ پڑھنا، اور اس کے لئے دُعائے مغفرت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:... ایمانی کمزوری کی وجہ سے غیراللہ سے خیر کی توقع رکھنا، اور اس کے شر سے ڈرنا، یہ بات عام ہے، اس لئے محض اس وجہ سے کسی مسلمان کی نمازِ جنازہ ترک نہیں کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ اس گناہ کو معاف فرمائے۔[۴]

مقروض کی نماز میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شرکت اور ادائیگی قرض

سوال:... میں نے ''رحمۃ للعالمین'' کی جلد دوم صفحہ: ۴۲۱ پر پڑھا ہے کہ جو مسلمان قرض چھوڑ کر مرے گا میں اس کا قرض ادا کروں گا، جو مسلمان ورثہ چھوڑ کر مرے گا اسے اس کے وارث سنبھالیں گے۔

---

(۱) ولا یصلی علی البغاۃ وقطاع الطریق عندنا وقال الشافعی یصلی علیهم لأنهم مسلمون ..... فدخلوا تحت قول النبی صلی اللہ علیه وسلم: صلّوا علیٰ کل بر وفاجر۔ ولنا ما روی عن علی انه لم یغسل أهل نهروان ولم یصل، فقیل له: أکفار هم؟ فقال: لا ولٰکن هم إخواننا بغوا علینا، أشار إلیٰ ترک الغسل والصلاۃ علیهم إهانة لهم لیکون زجرًا لغیرهم وکان ذالک بمحضر من الصحابة رضی اللہ عنهم ولم ینکر علیه أحد فیکون إجماعًا وهو نظیر المصلوب ترک علیٰ خشبته إهانة له وزجرًا لغیره. (بدائع الصنائع ج: ۱ ص. ۳۱۲، والکلام فی صلاۃ الجنازۃ فی مواضع، طبع سعید).

(۲) من قتل نفسه ولو عمدًا یغسل ویصلی علیه به یفتیٰ وان کان أعظم وزرًا من قاتل غیره ...إلخ. (درمختار مع الشامی ج: ۲ ص: ۲۱۱)۔

(۳) من قتل نفسه ولو عمدًا یغسل ویصلّی علیه به یفتیٰ ...إلخ. (الدر المختار مع الرد ج: ۲ ص: ۲۱۱)، ومن قتل نفسه عمدًا یصلّی علیه عند أبی حنیفة ومحمد رحمهما اللہ وهو الأصح کذا فی التبیین. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۶۳)۔

(۴) فالدلیل علیٰ فرضیتها ما روی عن النبی صلی اللہ علیه وسلم أنه قال: صلّوا علیٰ کل بر وفاجر۔ (بدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۳۱۱، کتاب الصلاۃ، والکلام فی صلاۃ الجنازۃ، طبع سعید)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... یہ حدیث جو آپ نے ''رحمۃ للعالمین'' کے حوالے سے نقل کی ہے، صحیح ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مقروض کا جنازہ نہیں پڑھاتے تھے، بلکہ دُوسروں کو پڑھنے کا حکم فرمادیتے تھے، جب اللہ تعالیٰ نے وسعت دے دی تو آپ مقروض کا قرضہ اپنے ذمہ لے لیتے تھے اور اس کا جنازہ پڑھادیتے تھے۔ (۱)

شہید کی نمازِ جنازہ کیوں؟ جبکہ شہید زندہ ہے

سوال:... قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: ''مؤمن اگر اللہ کی راہ میں مارے جائیں تو انہیں مرا ہوا مت کہو، بلکہ وہ زندہ ہیں'' اس حقیقت سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ چونکہ شہید زندہ ہے تو پھر شہید کی نمازِ جنازہ کیوں پڑھی جاتی ہے؟ نمازِ جنازہ تو مُردوں کی پڑھی جاتی ہے؟

جواب:... آپ کے سوال کا جواب آگے اسی آیت میں موجود ہے: ''وہ زندہ ہیں، مگر تم (ان کی زندگی کا) شعور نہیں رکھتے۔''

اس آیت سے معلوم ہوا کہ قرآنِ کریم نے شہداء کی جس زندگی کو ذِکر فرمایا ہے، وہ ان کی دُنیوی زندگی نہیں، بلکہ اور قسم کی زندگی ہے، جس کو ''برزخی زندگی'' کہا جاتا ہے، اور جو ہمارے شعور و اِدراک سے بالاتر ہے، دُنیا کی زندگی مراد نہیں۔ چونکہ وہ حضرات دُنیوی زندگی پوری کر کے دُنیا سے رُخصت ہوگئے ہیں، اس لئے ہم ان کی نمازِ جنازہ پڑھنے اور ان کی تدفین کے مکلف ہیں، اور ان کی وراثت تقسیم کی جاتی ہے، اور ان کی بیوائیں عدّت کے بعد عقدِ ثانی کرسکتی ہیں۔ (۲)

باغی، ڈاکو اور ماں باپ کے قاتل کی نمازِ جنازہ نہیں

سوال:... قاتل کو سزا کے طور پر قتل کیا جائے یا پھانسی دی جائے؟ اس کی نمازِ جنازہ کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اگر والدین کا قاتل ہو، اس صورت میں کیا حکم ہے؟ فاسق و فاجر زانی کی موت پر اس کی نمازِ جنازہ کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب:... نمازِ جنازہ ہر گناہگار مسلمان کی ہے، البتہ باغی اور ڈاکو اگر مقابلے میں مارے جائیں تو ان کا جنازہ نہ پڑھایا جائے، نہ ان کو غسل دیا جائے۔ (۳) اسی طرح جس شخص نے اپنے ماں باپ میں سے کسی کو قتل کردیا ہو، اور اسے قصاصاً قتل کیا جائے تو اس

---

(۱) عن أبی هريرة رضی الله عنه أن رسول الله صلی الله عليه وسلم كان يؤتى بالرجل المتوفى عليه الدين فيقول: هل ترک لدينه من قضاء؟ فإن حدث انه ترک وفاء صلّٰى عليه وإلّا قال للمسلمين: صلّوا علٰى صاحبكم، فلما فتح الله عليه الفتوح قام فقال: أنا أولٰى بالمؤمنين من أنفسهم فمن توفّى من المؤمنين وترک دينًا فعلیّ قضاءه ومن ترک مالًا فهو لورثته. وأيضًا: أن النبی صلی الله عليه وسلم أتی برجل ليصلی عليه فقال النبی صلی الله عليه وسلم: صلّوا علٰى صاحبكم فإن عليه دينًا. قال أبو قتادة: هو علیّ! فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم: بالوفاء، فقال: بالوفاء، فصلی عليه. (ترمذی شريف ج: ۱ ص: ۲۰۵)۔

(۲) فقد أخبر الله تعالٰى فيها عن الشهداء انهم أحياء فی الجنّة يرزقون ولا محالة انهم ماتوا وان أجسادهم فی التراب وأرواحهم حية كأرواح سائر المؤمنين۔ (قرطبی ج: ۴ ص: ۱۷۲)۔ وأيضًا فی البدائع: فأما فی حق أحكام الدنيا فالشهيد ميت يقسم ماله وتنكح إمرأته بعد انقضاء العدة ...إلخ۔ (البدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۳۲۵، حكم الشهادة فی الدنيا)۔

(۳) وهی فرض علٰى كل مسلم مات خلا أربعة بغاة وقطاع طريق فلا يغسلوا ولا يصلی عليهم۔ (درمختار ج: ۲ ص: ۲۱۹، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کا جنازہ بھی نہیں پڑھا جائے گا، اور اگر وہ اپنی موت مرے تو اس کا جنازہ پڑھا جائے گا۔[1] تاہم سربرآوردہ لوگ اس کے جنازے میں شرک نہ کریں۔

مرتد اور غیر مسلم کی نمازِ جنازہ

سوال:... ایک آدمی باوجود معلوم ہونے کے کسی مرتد کی نمازِ جنازہ میں شریک ہوتا ہے اور اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کراتا ہے، اس کے لئے دُعائے مغفرت کرتا ہے، کیا ایسا کرنے والا یا کرنے والے مسلمان رہ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب:... کسی مرتد کی نمازِ جنازہ جائز نہیں،[2] نہ اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا ہی جائز ہے۔[3]

قرآنِ کریم کی نصِ صریح[4] کے بعد جو شخص کسی مرتد کے جنازے کو جائز سمجھتا ہے، وہ مسلمان نہیں، اس کا اِیمان جاتا رہا،[5] اور نکاح بھی ٹوٹ گیا، اس پر اِیمان کی تجدید کے بعد دوبارہ نکاح کرنا لازم ہے۔[6]

معلوم ہونے کے باوجود مرتد میّت کو غسل دینے والے کا شرعی حکم

سوال:... جس مسلمان نے مرتد کی میّت کو غسل دِیا باوجود معلوم ہونے کے، ان سب کے بارے میں جو شرعی حکم ہے تحریر کریں۔ نیز ان کے نکاح کا کیا حکم ہے جو شادی شدہ ہیں؟ ٹوٹ جائے گا یا نہیں؟

جواب:... مرتد کو غسل دینا بھی جائز نہیں، جو شخص اس کو جائز سمجھتا ہے، اس کا بھی وہی حکم ہے جو اُوپر لکھا گیا۔[7]

قادیانی کی نمازِ جنازہ پڑھنا

سوال:... کیا قادیانی کی نمازِ جنازہ پڑھنا جائز ہے؟

---

(۱) قوله ولَا يصلى على قاتل أحد أبويه، الظاهر ان المراد أنه لَا يصلى عليه إذا قتله الإمام قصاصًا أما لو مات حتف أنفه يصلى عليه كما فى البغاة ونحوهم ...إلخ. (شامى ج:۲ ص:۲۱۲، باب صلاة الجنازة).

(۲) الصلاة على الجنازة فرض كفاية ..... وشرطها إسلام الميت ...إلخ. (عالمگيرى ج:۱ ص:۱۶۲).

(۳) وأما لو كان مرتدًا يلقيه فى حفرة كالكلب ...إلخ. (حلبى كبير ج:۱ ص:۶۰۳). وفى الأشباه والنظائر: وإذا مات أو قتل على ردّته لم يدفن فى مقابر المسلمين ولَا أهل ملّة وانما يلقى فى حفرة كالكلب ...إلخ. (الأشباه والنظائر ج:۱ ص:۲۹۱، كتاب السير، باب الردة).

(۴) "وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ. (التوبة:۸۴).

(۵) من اعتقد الحرام حلالًا أو على القلب يكفر ..... وفيما إذا كان حرامًا لعينه إنما يكفر إذا كانت الحرمة ثابتة بدليل مقطوع به. (عالمگيرى ج:۲ ص:۲۷۲، الباب التاسع فى أحكام المرتدين).

(۶) ما يكون كفرًا اتفاقًا يبطل العمل والنكاح ..... وما فيه خلاف يؤمر بالإستغفار والتوبة وتجديد النكاح. (الدرالمختار مع الرد ج:۴ ص:۲۴۷، باب المرتد).

(۷) وأما لو كان مرتدًا يلقيه فى حفرة كالكلب دفعا لأذى جيفته عن الناس من غير غسل ولَا تكفين ...إلخ. (حلبى كبير ج:۱ ص:۶۰۳، فصل فى الجنائز، طبع سهيل اكيڈمى لَاهور).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... قادیانی غیر مسلم ہیں، ان کا جنازہ جائز نہیں۔[1] جن لوگوں نے قادیانیوں کا جنازہ پڑھا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کریں اور آئندہ گناہ کے نہ کرنے کا وعدہ کریں۔

نمازِ جنازہ میں کافروں اور بے اِیمانوں کی شرکت

سوال:... نمازِ جنازہ میں اگر کسی غیر فقہ کے لوگ یا غیر مذہب کے لوگ شامل ہو جائیں، جیسے مرزائی، پرویزی وغیرہ تو کوئی فرق تو نہیں پڑے گا؟

جواب:... کافروں اور بے اِیمانوں کو جنازے میں شریک نہ کیا جائے کہ ان کی شرکت موجبِ رحمت نہیں بلکہ موجبِ لعنت ہے۔[2]

قادیانیوں کا جنازہ جائز نہیں

سوال:... موضع داتہ ضلع مانسہرہ جو کہ ربوہ ثانی ہے، میں ایک مرزائی مسمّٰی ڈاکٹر محمد سعید کے مرنے پر مسلمانانِ ''داتہ'' نے ایک مسلمان اِمام کے زیرِ اِمامت اس قادیانی کی نمازِ جنازہ ادا کی، اور اس کے بعد قادیانیوں نے دوبارہ مسمّٰی مذکورہ کی نمازِ جنازہ پڑھی، شرعاً اِمامِ مذکور اور مسلمانوں کے متعلق کیا حکم ہے؟

مسلمان لڑکیاں قادیانیوں کے گھروں میں بیوی کے طور پر رہ رہی ہیں، اور مسلمان والدین کے ان قادیانیوں کے ساتھ داماد اور سسرال جیسے تعلقات ہیں، کیا شریعتِ محمدی کی رُو سے ان کے ہاں پیدا ہونے والی اولاد حلالی ہوگی یا ولد الحرام کہلائے گی؟

عام مسلمانوں کے قادیانیوں کے ساتھ کافروں جیسے تعلقات نہیں، بلکہ مسلمانوں جیسے تعلقات ہیں، ان کے ساتھ اُٹھتے بیٹھتے، کھاتے پیتے اور ان کی شادیوں اور ماتم میں شرکت کرتے ہیں، اور جب ایک دُوسرے سے ملتے ہیں تو ''السلام علیکم'' کہہ کر ملتے ہیں۔ شادی، ماتم میں کھانے دیتے ہیں، فاتحہ میں شرکت کرتے ہیں، شریعتِ محمدیہ کی رُو سے وہ قابلِ مؤاخذہ ہیں یا کہ نہیں؟ اور شرع کی رُو سے وہ مسلمان ہیں یا کہ نہیں؟

جواب:... جواب سے پہلے چند اُمور بطور تمہید ذکر کرتا ہوں:

اوّل:... جو شخص کفر کا عقیدہ رکھتے ہوئے اپنے آپ کو اسلام کی طرف منسوب کرتا ہو، اور نصوصِ شرعیہ کی غلط سلط تاویلیں کر کے اپنے عقائدِ کفریہ کو اسلام کے نام سے پیش کرتا ہو، اسے ''زندیق'' کہا جاتا ہے۔

---

(۱) قال تعالیٰ: "وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ. (التوبة: ۸۴). الصلاة على الجنازة فرض كفاية ..... وشرطها إسلام الميت ... إلخ. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۶۲). وفي الأشباه والنظائر ج: ۱ ص: ۲۹۱ والمرتد أقبح كفرًا من الكافر الأصلي.

(۲) لأن هذه الصلاة شرعت للدعاء والشفاعة للميت. (بدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۳۱۷). أيضًا: وما نهى الله عزّ وجلّ عن الصلاة على المنافقين والقيام على قبورهم للاستغفار لهم، كان هذا الصنيع من أكبر القربات في حق المؤمنين فشرع ذالك وفي فعله الأجر الجزيل. (تفسیر ابن کثیر ج: ۳ ص: ۴۲۷، طبع رشیدیه کوئٹه).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

علامہ شامیؒ ''باب المرتد'' میں لکھتے ہیں:

''فان الزندیق یموہ کفرہ ویروج عقیدتہ الفاسدۃ ویخرجھا فی الصورۃ الصحیحۃ وھٰذا معنی ابطال الکفر۔'' (شامی ج:۴ ص:۲۴۳ طبع جدید)

ترجمہ:... ''کیونکہ زندیق اپنے کفر پر ملمع کیا کرتا ہے، اور اپنے عقیدۂ فاسدہ کو رواج دینا چاہتا ہے اور اسے بظاہر صحیح صورت میں لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے اور یہی معنی ہیں کفر کو چھپانے کے۔''

اور امام الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ مسوّیٰ شرح عربی مؤطا میں لکھتے ہیں:

''بیان ذالک ان المخالف للدین الحق ان لم یعترف بہ ولم یذعن لہ لَا ظاھرًا ولَا باطنًا فھو کافر وان اعترف بلسانہ وقلبہ علی الکفر فھو المنافق، وان اعترف بہ ظاھرًا لٰکنہ یفسر بعض ما ثبت من الدین ضرورۃ بخلاف ما فسرہ الصحابۃ والتابعون واجتمعت علیہ الأمۃ فھو الزندیق۔'' (ص:۱۳۰، مطبوعہ رحیمیہ دہلی)

ترجمہ:... ''شرح اس کی یہ ہے کہ جو شخص دینِ حق کا مخالف ہے، اگر وہ دینِ اسلام کا اقرار ہی نہ کرتا ہو، اور نہ دینِ اسلام کو مانتا ہو، نہ ظاہری طور پر اور نہ باطنی طور پر تو وہ کافر کہلاتا ہے، اور اگر زبان سے دین کا اقرار کرتا ہو لیکن دین کے بعض قطعیات کی ایسی تأویل کرتا ہو جو صحابہ رضی اللہ عنہم، تابعین اور اجماعِ اُمت کے خلاف ہو تو ایسا شخص ''زندیق'' کہلاتا ہے۔''

آگے تأویلِ صحیح اور تأویلِ باطل کا فرق کرتے ہوئے شاہ صاحب رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''ثم التاویل تاویلان، تأویل لَا یخالف قاطعًا من الکتاب والسنۃ واتفاق الأمۃ، وتاویل یصادم ما ثبت بقاطع فذالک الزندقۃ۔'' (ص:۱۳۰)

ترجمہ:... ''پھر تأویل کی دو قسمیں ہیں، ایک وہ تأویل ہے جو کتاب وسنت اور اجماعِ اُمت سے ثابت شدہ کسی قطعی مسئلے کے خلاف نہ ہو، اور دُوسری وہ تأویل جو ایسے مسئلے کے خلاف ہو جو دلیلِ قطعی سے ثابت ہے، پس ایسی تأویل ''زندقہ'' ہے۔''

آگے زندیقانہ تأویلوں کی مثالیں ذکر کرتے ہوئے شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

''او قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبوۃ ولٰکن معنی ھذا الکلام انہ لَا یجوز ان یسمی بعدہ احد بالنبی واما معنی النبوۃ وھو کان الْإنسان مبعوثا من اللہ تعالیٰ الی الخلق مفترض الطاعۃ معصومًا من الذنوب ومن البقاء علی الخطأ فیما یری فھو موجود فی الأمۃ بعد فھو الزندیق۔'' (مسوّیٰ ج:۲ ص:۱۳۰، مطبوعہ رحیمیہ دہلی)

ترجمہ:... ''یا کوئی شخص یوں کہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بلاشبہ خاتم النبیین ہیں، لیکن اس کا مطلب

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کا نام نبی نہیں رکھا جائے گا، لیکن نبوّت کا مفہوم یعنی کسی انسان کا اللہ تعالیٰ کی جانب سے مخلوق کی طرف مبعوث ہونا، اس کی اطاعت کا فرض ہونا، اور اس کا گناہوں سے اور خطا پر قائم رہنے سے معصوم ہونا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی اُمت میں موجود ہے، تو یہ شخص ''زندیق'' ہے۔''

خلاصہ یہ کہ جو شخص اپنے کفریہ عقائد کو اسلام کے رنگ میں پیش کرتا ہو، اسلام کے قطعی و متواتر عقائد کے خلاف قرآن وسنت کی تأویلیں کرتا ہو، ایسا شخص ''زندیق'' کہلاتا ہے۔

دوم:... یہ کہ زندیق مرتد کے حکم میں ہے، بلکہ ایک اعتبار سے زندیق، مرتد سے بھی بدتر ہے، کیونکہ اگر مرتد توبہ کر کے دوبارہ اسلام میں داخل ہو تو اس کی توبہ بالاتفاق لائقِ قبول ہے، لیکن زندیق کی توبہ قبول ہونے یا نہ ہونے میں اختلاف ہے، چنانچہ درمختار میں ہے:

''(و) كذا الكافر بسبب (الزندقة) لَا توبة له وجعله فى الفتح ظاهر المذهب لٰكن فى حظر الخانية الفتوىٰ علىٰ انه (اذا اخذ) الساحر او الزنديق المعروف الداعى (قبل توبته) ثم تاب لم تقبل توبته ويقتل ولو اخذ بعدها قبلت.'' (شامی ج:۴ ص:۲۴۱،طبع جدید)

ترجمہ:... ''اور اسی طرح جو شخص زندقہ کی وجہ سے کافر ہوگیا ہو اس کی توبہ قابلِ قبول نہیں، اور فتح القدیر میں اس کو ظاہر مذہب بتایا ہے، لیکن فتاویٰ قاضی خان میں کتاب الحظر میں ہے کہ فتویٰ اس پر ہے جب جادوگر اور زندیق جو معروف اور داعی ہوں، توبہ سے پہلے گرفتار ہو جائیں اور پھر گرفتار ہونے کے بعد توبہ کریں تو ان کی توبہ قبول نہیں، بلکہ ان کو قتل کیا جائے گا، اور اگر گرفتاری سے پہلے توبہ کر لی تھی تو توبہ قبول کی جائے گی۔''

البحر الرائق میں ہے:

''لَا تقبل توبة الزنديق فى ظاهر المذهب وهو من لَا يتدين بدين .... وفى الخانية قالوا ان جاء الزنديق قبل ان يؤخذ فاقر انه زنديق فتاب عن ذالك تقبل توبته وان اخذ ثم تاب لم تقبل توبته ويقتل.'' (ج:۵ ص:۱۳۶،دارالمعرفہ بیروت)

ترجمہ:... ''ظاہر مذہب میں زندیق کی توبہ قابلِ قبول نہیں، اور زندیق وہ شخص ہے جو دین کا قائل نہ ہو، اور فتاویٰ قاضی میں ہے کہ اگر زندیق گرفتار ہونے سے پہلے خود آ کر اقرار کرے کہ وہ زندیق ہے، پس اس سے توبہ کرے تو اس کی توبہ قبول ہے، اور اگر گرفتار ہوا پھر توبہ کی تو اس کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی، بلکہ اسے قتل کیا جائے گا۔''

سوم:... قادیانیوں کا زندیق ہونا بالکل واضح ہے، کیونکہ ان کے عقائد اسلامی عقائد کے قطعاً خلاف ہیں، اور وہ قرآن و سنت کی نصوص میں غلط سلط تأویلیں کر کے جاہلوں کو یہ باور کراتے ہیں کہ خود تو وہ پکے سچے مسلمان ہیں، ان کے سوا باقی پوری اُمت گمراہ اور کافر و بے ایمان ہے، جیسا کہ قادیانیوں کے دُوسرے سربراہ آنجہانی مرزا محمود لکھتے ہیں کہ:

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

''کل مسلمان جو حضرت مسیحِ موعود (یعنی مرزا) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے، خواہ انہوں نے حضرت مسیحِ موعود کا نام بھی نہیں سنا، وہ کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔'' (آئینۂ صداقت ص:۳۵)

مرزائیوں کے ملحدانہ عقائد حسبِ ذیل ہیں:

۱:...اسلام کا قطعی عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص منصبِ نبوّت پر فائز نہیں ہوسکتا، اس کے برعکس قادیانی نہ صرف اسلام کے اس قطعی عقیدے کے منکر ہیں، بلکہ...نعوذ باللہ...وہ مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوّت کے بغیر اسلام کو مردہ تصوّر کرتے ہیں، چنانچہ مرزا غلام احمد کا کہنا ہے کہ:

''ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ جس دین میں نبوّت کا سلسلہ نہ ہو وہ مردہ ہے، یہودیوں، عیسائیوں، ہندوؤں کے دین کو جو ہم مردہ کہتے ہیں تو اسی لئے کہ ان میں اب کوئی نبی نہیں ہوتا، اگر اسلام کا بھی یہی حال ہوتا تو پھر ہم بھی قصہ گو ٹھہرے۔ کس لئے اس کو دُوسرے دینوں سے بڑھ کر کہتے ہیں، آخر کوئی امتیاز بھی ہونا چاہئے .....ہم پر کئی سالوں سے وحی نازل ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے کئی نشان اس کے صدق کی گواہی دے چکے ہیں، اس لئے ہم نبی ہیں، امرِ حق کے پہنچانے میں کسی قسم کا اخفاء نہ رکھنا چاہئے۔''

(ملفوظات مرزا جلد:۱۰ ص:۱۲۷ طبع شدہ ربوہ)

۲:...اسلام کا قطعی عقیدہ ہے کہ وحی نبوّت کا دروازہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بند ہو چکا ہے، اور جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وحیٔ نبوّت کا دعویٰ کرے وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے، لیکن قادیانی، مرزا غلام احمد کی خود تراشیدہ وحی پر ایمان رکھتے ہیں اور اسے قرآنِ کریم کی طرح مانتے ہیں، قرآنِ کریم کے ناموں میں سے ایک نام ''تذکرہ'' ہے، قادیانیوں نے مرزا غلام احمد کی ''وحی'' کو ایک کتاب کی شکل میں مرتب کیا ہے، اور اس کا نام ''تذکرہ'' رکھا ہے، یہ گویا قادیانی قرآن ہے،...نعوذ باللہ...اور یہ قادیانی وحی کوئی معمولی قسم کا الہام نہیں جو اولیاء اللہ کو ہوتا ہے، بلکہ ان کے نزدیک یہ وحی، قرآنِ کریم کے ہم سنگ ہے، ملاحظہ فرمایئے:

۱-''اور میں جیسا کہ قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں، ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرّہ کے خدا کی اس کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں جو مجھے ہوئی۔'' (ایک غلطی کا ازالہ ص:۶، طبع شدہ ربوہ)

۲-''مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توریت اور اِنجیل اور قرآنِ کریم پر۔''

(اربعین ص:۱۱۲، طبع شدہ ربوہ)

۳-''میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دُوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں، اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے اُوپر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔''

(حقیقۃ الوحی ص:۲۲۰ طبع شدہ ربوہ)

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

۳:...اسلام کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد معجزہ دِکھانے کا دعویٰ کفر ہے، کیونکہ معجزہ دِکھانا صرف نبی کی خصوصیت ہے، پس جو شخص معجزہ دِکھانے کا دعویٰ کرے، وہ مدعیٔ نبوّت ہونے کی وجہ سے کافر ہے، شرحِ فقہِ اکبر میں علامہ مُلّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"التحدی فرع دعوی النبوة ودعوی النبوة بعد نبینا صلی الله علیه وسلم کفر بالإجماع۔" (ص:۲۰۲)

ترجمہ:..."معجزہ دِکھانے کا دعویٰ فرع ہے، دعویٔ نبوّت کی، اور نبوّت کا دعویٰ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بالاجماع کفر ہے۔"

اس کے برعکس قادیانی، مرزا غلام احمد کی وحی کے ساتھ اس کے "معجزات" پر بھی ایمان رکھتے ہیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کو ۔نعوذ باللہ۔ قصے اور کہانیاں قرار دیتے ہیں، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی صورت میں نبی ماننے کے لئے تیار ہیں جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی نبی مانا جائے، ورنہ ان کے نزدیک نہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہیں اور نہ دینِ اسلام، دین ہے، مرزا غلام احمد لکھتے ہیں:

"وہ دین، دین نہیں ہے اور نہ وہ نبی، نبی ہے، جس کی متابعت سے انسان خدا تعالیٰ سے اس قدر نزدیک نہیں ہوسکتا کہ مکالماتِ الٰہی سے مشرف ہوسکے، وہ دین لعنتی اور قابلِ نفرت ہے جو یہ سکھاتا ہے کہ صرف چند منقول باتوں پر (یعنی اسلامی شریعت پر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے، ناقل) انسانی ترقیات کا انحصار ہے اور وحیٔ الٰہی آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی ہے، سو ایسا دین بہ نسبت اس کے کہ اس کو رحمانی کہیں، شیطانی کہلانے کا زیادہ مستحق ہے۔" (رُوحانی خزائن ج:۲۱ ص:۳۰۶، ضمیمہ براہینِ احمدیہ حصہ پنجم ص:۱۳۹)

"یہ کس قدر لغو اور باطل عقیدہ ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وحیٔ الٰہی کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہوگیا اور آئندہ کو قیامت تک اس کی کوئی بھی اُمید نہیں۔ صرف قصوں کی پوجا کرو، پس کیا ایسا مذہب کچھ مذہب ہوسکتا ہے کہ جس میں براہِ راست خدا تعالیٰ کا کچھ بھی پتا نہیں لگتا..... میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس زمانے میں مجھ سے زیادہ بیزار ایسے مذہب سے اور کوئی نہ ہوگا، میں ایسے مذہب کا نام شیطانی مذہب رکھتا ہوں نہ کہ رحمانی۔" (رُوحانی خزائن ج:۲۱ ص:۳۵۴، ضمیمہ براہینِ احمدیہ حصہ پنجم ص:۱۸۳)

"اگر سچ پوچھو تو ہمیں قرآنِ کریم پر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی اسی (مرزا) کے ذریعے ایمان حاصل ہوا، ہم قرآنِ کریم کو خدا کا کلام اس لئے یقین کرتے ہیں کہ اس کے ذریعے آپ (مرزا) کی نبوّت ثابت ہوتی ہے۔ ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوّت پر اس لئے ایمان لاتے ہیں کہ اس سے آپ (مرزا) کی نبوّت کا ثبوت ملتا ہے، نادان ہم پر اعتراض کرتا ہے کہ ہم حضرت مسیحِ موعود (مرزا) کو نبی مانتے ہیں، اور کیوں اس کے کلام کو خدا کا کلام یقین کرتے ہیں، وہ نہیں جانتا کہ قرآنِ کریم پر یقین ہمیں اس کے کلام کی وجہ سے ہوا اور محمد

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر یقین اس (مرزا) کی نبوت سے ہوا ہے۔''

(مرزا بشیر الدین کی تقریر ''الفضل'' قادیان جلد: ۳ مؤرخہ ۱۱ر جولائی ۱۹۲۵ء)

مرزا صاحب کی مندرجہ بالا دونوں عبارتوں سے واضح ہے کہ اگر مرزا صاحب پر وحیٔ الٰہی کا نزول تسلیم نہ کیا جائے اور مرزا غلام احمد کو نبی نہ مانا جائے تو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت بھی ان کے نزدیک ...نعوذ باللہ... باطل ہے، اور دینِ اسلام محض قصوں کہانیوں کا مجموعہ ہے۔ مرزا صاحب ایسے اسلام کو لعنتی، شیطانی اور قابلِ نفرت قرار دے کر اس سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں، بلکہ سب دہریوں سے بڑھ کر اپنے دہریہ ہونے کا اعلان کرتے ہیں، مسلمانوں کو نظرِ عبرت سے دیکھنا چاہئے، کیا اس سے بڑھ کر کوئی کفر و اِلحاد اور زندقہ اور بددینی ہوسکتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دینِ اسلام کو اس طرح پیٹ بھر کر گالیاں نکالی جائیں؟

۴:... مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ''محمد رسول اللہ'' ہیں، لیکن مرزا غلام احمد قادیانی نے اشتہار ''ایک غلطی کا ازالہ'' میں اپنے الہام کی بنیاد پر یہ دعویٰ کیا ہے کہ وہ خود ''محمد رسول اللہ'' ہے... نعوذ باللہ... چونکہ قادیانی، مرزا غلام احمد کی ''وحی'' پر قطعی ایمان رکھتے ہیں، اس لئے وہ مرزا آنجہانی کو ''محمد رسول اللہ'' مانتے ہیں اور جو شخص مرزا کو ''محمد رسول اللہ'' نہ مانے، اسے کافر سمجھتے ہیں۔

۵:... قرآنِ کریم اور احادیثِ متواترہ کی بنا پر مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمانوں پر اُٹھالیا گیا اور وہ قربِ قیامت میں نازل ہوکر دجال کو قتل کریں گے۔[1] لیکن مرزائیوں کا عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی، عیسیٰ ہے، اور قرآن و حدیث میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کی جو خبر دی گئی ہے، اس سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔

قادیانیوں کے اس طرح بے شمار زندیقانہ عقائد ہیں جن پر علمائے اُمت نے بہت سی کتابیں تالیف فرمائی ہیں، اس لئے مرزائیوں کا کافر و مرتد اور ملحد و زندیق ہونا روزِ روشن کی طرح واضح ہے۔

چہارم:... نمازِ جنازہ صرف مسلمانوں کی پڑھی جاتی ہے، کسی غیر مسلم کا جنازہ جائز نہیں، قرآنِ کریم میں ہے:

''ولَا تصل علیٰ احد منهم مات ابدًا ولَا تقم علیٰ قبره انهم كفروا بالله ورسوله وماتوا وهم فٰسقون۔'' (التوبہ: ۸۴)

ترجمہ:... ''اور ان میں کوئی مرجائے تو اس (کے جنازے) پر کبھی نماز نہ پڑھ اور نہ (دفن کے لئے) اس کی قبر پر کھڑے ہو جیئے، کیونکہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا ہے اور وہ حالتِ کفر ہی میں مرے ہیں۔''

---

(۱) عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: والذی نفسی بيده! ليوشكنّ أن ينزل فيكم ابن مريم حَكَمًا عدلًا فيكسر الصليب ويقتل الخنزير ويضع الجزية ويفيض المال حتّٰى لَا يقبله أحد حتّٰى تكون السجدة الواحدة خيرًا من الدنيا وما فيها، ثم يقول أبوهريرة: فاقرؤا إن شئتم: وإن من أهل الكتٰب إلّا ليؤمننّ به قبل موته ...الآية. متفق عليه. (مشكوة، الفصل الأوّل، باب نزول عيسٰی عليه السلام)، تفصیل کے لئے دیکھئے: التصريح بما تواتر في نزول المسيح. طبع دارالعلوم کراچی۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

اور تمام فقہائے اُمت اس پر متفق ہیں کہ جنازہ کے جائز ہونے کے لئے شرط ہے کہ میّت مسلمان ہو، غیر مسلم کا جنازہ بالاجماع جائز نہیں، نہ اس کے لئے دُعائے مغفرت کی اجازت ہے، اور نہ اس کو مسلمانوں کے قبرستانوں میں دفن کرنا ہی جائز ہے۔

ان تمہیدات کے بعد اب بالترتیب سوالوں کا جواب لکھا جاتا ہے۔

جواب، سوالِ اوّل:... جن مسلمانوں نے مرزائی مرتد کا جنازہ پڑھا ہے، اگر وہ اس کے عقائد سے ناواقف تھے تو انہوں نے بُرا کیا، اس پر ان کو اِستغفار کرنا چاہئے، کیونکہ مرزائی مرتد کا جنازہ پڑھ کر انہوں نے ایک ناجائز فعل کا ارتکاب کیا ہے۔

اور اگر ان لوگوں کو معلوم تھا کہ یہ شخص مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانتا ہے، اس کی ''وحی'' پر ایمان رکھتا ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کا منکر ہے، اس علم کے باوجود انہوں نے اس کو مسلمان سمجھا اور مسلمان سمجھ کر ہی اس کا جنازہ پڑھا تو ان تمام لوگوں کو جو جنازہ میں شریک تھے، اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید کرنی چاہئے، کیونکہ ایک مرتد کے عقائد کو اِسلام سمجھنا کفر ہے،[1] اس لئے ان کا ایمان بھی جاتا رہا، اور نکاح بھی باطل ہوگیا۔[2] ان میں سے کسی نے اگر حج کیا تھا تو اس پر دوبارہ حج کرنا بھی لازم ہے۔[3]

یہاں یہ ذکر کردینا بھی ضروری ہے کہ قادیانیوں کے نزدیک کسی مسلمان کا جنازہ جائز نہیں، یہاں تک کہ مسلمانوں کے معصوم بچے کا جنازہ بھی قادیانیوں کے نزدیک جائز نہیں، چنانچہ قادیانیوں کے خلیفہ دوم مرزا محمود اپنی کتاب ''انوارِ خلافت'' میں لکھتے ہیں:

> ''ایک اور سوال رہ جاتا ہے کہ غیر احمدی (یعنی مسلمان) تو حضرت مسیحِ موعود (غلام احمد قادیانی) کے منکر ہوئے، اس لئے ان کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہئے، لیکن اگر کسی غیر احمدی کا چھوٹا بچہ مرجائے تو اس کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے وہ تو مسیحِ موعود کا منکر نہیں؟
>
> میں یہ سوال کرنے والے سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ بات دُرست ہے تو پھر ہندوؤں اور عیسائیوں کے بچوں کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا جاتا؟ کتنے لوگ ہیں جو ان کا جنازہ پڑھتے ہیں؟ اصل بات یہ ہے کہ جو ماں باپ کا مذہب ہوتا ہے شریعت وہی مذہب بچے کا قرار دیتی ہے، پس غیر احمدی کا بچہ غیر احمدی ہوا، اس لئے اس کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہئے، پھر میں کہتا ہوں کہ بچہ گناہگار نہیں ہوتا، اس کو جنازے کی ضرورت ہی کیا ہے؟ بچے کا جنازہ تو دُعا ہوتی ہے، اس کے پسماندگان کے لئے اور اس کے پسماندگان ہمارے نہیں، بلکہ غیر احمدی ہوتے ہیں، اس لئے بچے کا جنازہ بھی نہیں پڑھنا چاہئے۔'' (انوارِ خلافت ص: ۹۳)

---

(۱) وفی المحیط من رضی بکفر نفسه فقد کفر أی إجماعًا وبکفر غیره اختلف المشائخ وذکر شیخ الإسلام ان الرّضا بکفر غیره إنما یکون کفرًا إذا کان یستجیزه ویستحسنه۔ (شرح فقه اکبر ص: ۲۲۱، طبع دهلی)۔ وفی رد المحتار: قوله من هزل بلفظ کفر ..... وکذا مخالفة أو إنکار ما أجمع علیه بعد العلم به لأن ذلک دلیل علی أن التصدیق مفقود۔ (ردالمحتار علی الدر المختار ج:۴ ص: ۲۲۲، باب المرتد، طبع ایچ ایم سعید)۔

(۲) وفی شرح الوهبانیة للشرنبلالی: ما یکون کفرًا إتفاقًا یبطل العمل والنکاح وأولاده أولاد الزنا وما فیه خلاف یؤمر بالإستغفار والتوبة وتجدید النکاح۔ (الدر المختار مع رد المحتار ج:۴ ص: ۲۴۷)۔

(۳) من ارتد ثم أسلم وقد حج مرة فعلیه أن یحج ثانیًا۔ (خلاصة الفتاویٰ، کتاب ألفاظ الکفر ج:۴ ص: ۳۸۳، طبع کوئٹه، رد المحتار، باب المرتد ج:۴ ص: ۲۵۲)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

اخبار ''الفضل'' مؤرخہ ۲۳؍اکتوبر ۱۹۲۲ء میں مرزا محمود کا ایک فتویٰ شائع ہوا کہ:

''جس طرح عیسائی بچے کا جنازہ نہیں پڑھا جاسکتا ہے، اگرچہ وہ معصوم ہی ہوتا ہے، اسی طرح ایک غیر احمدی کے بچے کا بھی جنازہ نہیں پڑھا جاسکتا ہے۔''

چنانچہ اپنے مذہب کی پیروی کرتے ہوئے چوہدری ظفر اللہ خان نے قائدِ اعظم کا جنازہ نہیں پڑھا، اور منیر انکوائری عدالت میں جب اس کی وجہ دریافت کی گئی تو انہوں نے کہا:

''نمازِ جنازہ کے امام مولانا شبیر احمد عثمانی، احمدیوں کو کافر، مرتد اور واجب القتل قرار دے چکے تھے، اس لئے میں اس نماز میں شریک ہونے کا فیصلہ نہ کرسکا، جس کی امامت مولانا کررہے تھے۔''

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت پنجاب ص: ۲۱۲)

لیکن عدالت سے باہر جب ان سے یہ بات پوچھی گئی کہ آپ نے قائدِ اعظم کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا؟ تو انہوں نے جواب دیا:

''آپ مجھے کافر حکومت کا مسلمان وزیر سمجھ لیں یا مسلمان حکومت کا کافر نوکر۔''

(''زمیندار'' لاہور ۸؍فروری ۱۹۵۰ء)

اور جب اخبارات میں چوہدری ظفر اللہ خان کی اس ہٹ دھرمی کا چرچا ہوا تو جماعتِ احمدیہ ربوہ کی طرف سے اس کا جواب یہ دیا گیا:

''جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان پر ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ آپ نے قائدِ اعظم کا جنازہ نہیں پڑھا، تمام دُنیا جانتی ہے کہ قائدِ اعظم احمدی نہ تھے، لہٰذا جماعتِ احمدیہ کے کسی فرد کا ان کا جنازہ نہ پڑھنا کوئی قابلِ اعتراض بات نہیں۔'' (ٹریکٹ ۲۲، احراری علماء کی راست گوئی کا نمبر، ناشر مہتمم نشر واشاعت انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ)

قادیانیوں کے اخبار ''الفضل'' نے اس کا جواب دیتے ہوئے لکھا ہے:

''کیا یہ حقیقت نہیں کہ ابوطالب بھی قائدِ اعظم کی طرح مسلمانوں کے بہت بڑے محسن تھے، مگر نہ مسلمانوں نے آپ کا جنازہ پڑھا اور نہ رسولِ خدا نے۔'' (''الفضل'' ربوہ ۲۸؍اکتوبر ۱۹۵۲ء)

کس قدر لائقِ شرم بات ہے کہ قادیانی تو مسلمانوں کو ہندوؤں، سکھوں اور عیسائیوں کی طرح کافر سمجھتے ہوئے نہ ان کے بڑے سے بڑے آدمی کا جنازہ پڑھیں اور نہ ان کے معصوم بچوں کا، کیا ایک مسلمان کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ قادیانی مرتد کا جنازہ پڑھے؟ کیا اس کی غیرت اس کو برداشت کرسکتی ہے...؟

جواب، سوالِ دوم:... جب یہ معلوم ہوا کہ قادیانی، کافر و مرتد ہیں، تو اسی سے یہ بھی واضح ہوجاتا ہے کہ کسی مسلمان لڑکی کا نکاح مرزائی مرتد سے نہیں ہوسکتا،[1] اسلام کی رُو سے یہ خالص زنا ہے، اگر کسی مسلمان نے لاعلمی اور بے خبری کی وجہ سے کسی مرزائی کو

---

(۱) ولا يصلح أن ينكح مرتد أو مرتدة أحدًا من الناس مطلقًا. (الدر المختار مع الرد المحتار ج: ۳ ص: ۲۰۰).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

لڑکی بیاہ دی ہے تو اس کا فرض ہے کہ علم ہو جانے کے بعد اپنے گناہ سے توبہ کرے اور لڑکی کو قادیانیوں کے چنگل سے واگزار کرائے۔

واضح رہے کہ مرزائیوں کے نزدیک مسلمانوں کی وہی حیثیت ہے جو ہمارے نزدیک یہودیوں اور عیسائیوں کی ہے، مرزائیوں کے نزدیک مسلمانوں سے لڑکیاں لینا تو جائز ہے، لیکن مسلمانوں کو دینا جائز نہیں، مرزا محمود کا فتویٰ ہے:

''جو شخص اپنی لڑکی کا رشتہ غیر احمدی لڑکے کو دیتا ہے، میرے نزدیک وہ احمدی نہیں، کوئی شخص کسی کو غیر مسلم سمجھتے ہوئے اپنی لڑکی اس کے نکاح میں نہیں دے سکتا۔''

''سوال:- جو نکاح خواں ایسا نکاح پڑھائے، اس کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب:- ایسے نکاح خواں کے متعلق ہم وہی فتویٰ دیں گے جو اس شخص کی نسبت دیا جا سکتا ہے، جس نے ایک مسلمان لڑکی کا نکاح ایک عیسائی یا ہندو لڑکے سے پڑھ دیا ہو۔

سوال:- کیا ایسا شخص جس نے غیر احمدیوں سے اپنی لڑکی کا رشتہ کیا ہے، وہ دُوسرے احمدیوں کو شادی میں مدعو کر سکتا ہے؟

جواب:- ایسی شادی میں شریک ہونا بھی جائز نہیں۔'' (اخبار ''الفضل'' قادیان ۲۳ رمئی ۱۹۲۱ء)

پس جس طرح مرزا محمود کے نزدیک وہ شخص مرزائی جماعت سے خارج ہے جو کسی مسلمان لڑکے کو اپنی لڑکی بیاہ دے، اسی طرح وہ مسلمان بھی دائرۂ اسلام سے خارج ہے جو قادیانیوں کے عقائد سے واقف ہونے کے بعد کسی مرتد مرزائی کو اپنی لڑکی دینا جائز سمجھے، اور جس طرح مرزا محمود کے نزدیک کسی مرزائی لڑکی کا نکاح کسی مسلمان لڑکے سے پڑھانا ایسا ہے جیسا کہ کسی ہندو یا عیسائی سے، اسی طرح ہم کہتے ہیں کہ کسی مرزائی مرتد کو داماد بنانا ایسا ہے جیسے کسی ہندو، سکھ، چوہڑے کو داماد بنا لیا جائے۔

جواب، سوالِ سوم:... کسی مسلمان کے لئے مرزائی مرتدین کے ساتھ مسلمانوں کا سا سلوک کرنا حرام ہے، ان کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، ان کی شادی غمی میں شرکت کرنا یا ان کو اپنی شادی غمی میں شریک کرانا حرام اور قطعی حرام ہے۔ جو لوگ اس معاملے میں رواداری سے کام لیتے ہیں وہ خدا اور رسول کے غضب کو دعوت دیتے ہیں، ان کو اس سے توبہ کرنی چاہئے، اور مرزائیوں سے اس قسم کے تمام تعلقات ختم کر دینے چاہئیں۔ قادیانی خدا اور رسول کے دُشمن ہیں اور خدا اور رسول کے دُشمنوں سے دوستانہ تعلقات رکھنا کسی مؤمن کا کام نہیں ہو سکتا۔

قرآن مجید میں ہے:

''لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ، وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ، اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ، وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ، اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ، اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔'' (المجادلہ:۲۲)

ترجمہ:... ''جو لوگ اللہ پر اور قیامت کے دن پر (پورا پورا) ایمان رکھتے ہیں، آپ ان کو نہ دیکھیں گے

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کہ وہ ایسے شخصوں سے دوستی رکھیں جو اللہ اور رسول کے برخلاف ہیں، گو وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبہ ہی کیوں نہ ہوں، ان لوگوں کے دِلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان ثبت کر دیا ہے، اور ان (کے قلوب) کو اپنے فیض سے قوت دی ہے، (فیض سے مراد نور ہے) اور ان کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوں گے، یہ لوگ اللہ کا گروہ ہے، خوب سن لو! کہ اللہ ہی کا گروہ فلاح پانے والا ہے۔'' (ترجمہ: حضرت تھانویؒ)

آخیر میں یہ عرض کرنا بھی ضروری ہے کہ پاکستان کے آئین میں قادیانیوں کو ''غیر مسلم اقلیت'' قرار دیا گیا، لیکن قادیانیوں نے تا حال نہ تو اس فیصلے کو تسلیم کیا ہے اور نہ انہوں نے پاکستان میں غیر مسلم شہری (ذمی) کی حیثیت سے رہنے کا معاہدہ کیا ہے، اس لئے ان کی حیثیت ذمیوں کی نہیں بلکہ ''محارب کافروں'' کی ہے، اور محاربین سے کسی قسم کا تعلق رکھنا شرعاً جائز نہیں۔ (۱)

قادیانی مردے کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا اور فاتحہ دُعا و اِستغفار کرنا حرام ہے

سوال:... قادیانی مردے کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا اور ان کے ساتھ مسلمانوں کا جانا، فاتحہ پڑھنا، گھر میں جا کر سوگ اور اظہارِ ہمدردی کرنا، ایصالِ ثواب کے لئے قرآن خوانی میں شرکت کرنا کیسا ہے؟

جواب:... قادیانی، کافر و مرتد اور زندیق ہیں، ان کے دفن میں شرکت کرنا، ان کی فاتحہ پڑھنا، ان کے لئے دُعا و اِستغفار کرنا حرام ہے، مسلمانوں کو ان سے مکمل قطع تعلق کرنا چاہئے۔ (۲)

قادیانی مردہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا ناجائز ہے

سوال:... کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس سلسلے میں کہ بعض دفعہ قادیانی اپنے مردے مسلمانوں کے قبرستانوں میں دفن کر دیتے ہیں، اور پھر مسلمانوں کی طرف سے مطالبہ ہوتا ہے کہ ان کو نکالا جائے، تو کیا قادیانی کا مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں؟ اور مسلمانوں کے اس طرزِ عمل کا کیا جواز ہے؟

جواب:... قادیانی غیر مسلم اور زندیق ہیں، ان پر مرتدین کے اَحکام جاری ہوتے ہیں، کسی غیر مسلم کی نمازِ جنازہ جائز نہیں، چنانچہ قرآنِ کریم میں اس کی صاف ممانعت موجود ہے، ارشادِ خداوندی ہے:

---

(۱) یعلم مما ھنا حکم الدروز والتیامنة ..... ویتکلمون فی جناب نبیّنا صلی اللہ علیه وسلم کلمات لظیعة ..... ونقل عن علماء المذاهب الأربعة أنه لَا یحل إقرارهم فی دیار الإسلام بجزیة ولَا غیرها ولَا تحل مناکحتهم ولَا ذبائحهم وفیهم فتوی الخیریة أیضًا فراجعها۔ والحاصل أنهم یصدق علیهم إسم الزندیق والمنافق والملحد ...إلخ۔ (رد المحتار ج:۴ ص:۲۴۴، باب المرتد، طبع ایچ ایم سعید)۔

(۲) ولَا تصل علٰی أحد منهم مات أبدًا ولَا تقم علٰی قبره۔ (التوبة:۸۴)۔ وفی التفسیر: والمراد من الصلاة المنهی عنها صلاة المیت المعروفة وهی متضمنة للدعاء والإستغفار والإستشفاع ...إلخ۔ (تفسیر رُوح المعانی ج:۱۰ ص:۱۵۵، طبع دار إحیاء التراث العربی، بیروت)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

"ولَا تصل علٰی احد منهم مات ابدًا ولَا تقم علی قبره، انهم کفروا بالله ورسوله وماتوا وهم فٰسقون۔" (التوبہ:۸۴)

ترجمہ:... ''اور نماز نہ پڑھ ان میں سے کسی پر جو مرجاوے کبھی اور نہ کھڑا ہو اس کی قبر پر، وہ منکر ہوئے اللہ سے اور اس کے رسول سے اور وہ مرگئے نافرمان۔'' (ترجمہ: حضرت شیخ الہندؒ)

اسی طرح کسی غیر مسلم کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں، جیسا کہ آیتِ کریمہ کے الفاظ "ولَا تقم علیٰ قبره" سے معلوم ہوتا ہے، چنانچہ اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ مسلمانوں اور غیر مسلموں کے قبرستان ہمیشہ الگ الگ رہے، پس کسی مسلمان کے اسلامی حقوق میں سے ایک حق یہ ہے کہ اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے، علامہ سعد الدین مسعود بن عمر بن عبداللہ التفتازانی (المتوفی ۷۹۱ھ) ''شرح المقاصد'' میں ایمان کی تعریف میں مختلف اقوال نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: اگر ایمان دِل و زبان سے تصدیق کرنے کا نام ہو تو اقرار رُکنِ ایمان ہوگا، اور ایمان تصدیق مع الاقرار کو کہا جائے گا، لیکن اگر ایمان صرف تصدیقِ قلبی کا نام ہو:

"فان الإقرار حینئذ شرط لِاجراء الأحکام علیه فی الدنیا من الصلاة علیه وخلفه، والدفن فی مقابر المسلمین والمطالبة بالعشور والزکاوات ونحو ذٰلک۔"

(شرح المقاصد ج:۲ ص:۲۴۸ مطبوعہ دار المعارف النعمانیہ لاہور)

ترجمہ:... ''تو اقرار اس صورت میں، اس شخص پر دُنیا میں اسلام کے اَحکام جاری کرنے کے لئے شرط ہوگا، یعنی اس کی نمازِ جنازہ، اس کے پیچھے نماز پڑھنا، اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا، اس سے زکوٰۃ و عشر کا مطالبہ کیا جانا اور اس طرح کے دیگر اُمور۔''

اس سے معلوم ہوا کہ کسی شخص کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا بھی اسلامی حقوق میں سے ایک ہے، جو صرف مسلمان کے ساتھ خاص ہیں، اور یہ کہ جس طرح کسی غیر مسلم کی اِقتدا میں نماز جائز نہیں، اس کی نمازِ جنازہ جائز نہیں، اور اس سے زکوٰۃ وعشر کا مطالبہ دُرست نہیں، ٹھیک اسی طرح کسی غیر مسلم مردے کو مسلمانوں کے قبرستان میں جگہ دینا بھی جائز نہیں، اور یہ کہ یہ مسئلہ تمام اُمتِ مسلمہ کا متفق علیہ اور مُسلَّمہ مسئلہ ہے، جس میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں، چنانچہ ذیل میں مذاہبِ اَربعہ کی مستند کتابوں سے اس مسئلے کی تصریحات نقل کی جاتی ہیں، واللہ الموفق!

فقہِ حنفی:... شیخ زین الدین ابن نجیم المصری (المتوفی ۹۷۰ھ) ''الاشباہ والنظائر'' کے فنِ اوّل قاعدۂ ثانیہ کے ذیل میں لکھتے ہیں:

"قال الحاکم فی الکافی من کتاب التحری: واذا اختلط موتی المسلمین وموتی الکفار، فمن کانت علیه علامة المسلمین صلی علیه، ومن کانت علیه علامة الکفار ترک، فان لم تکن علیهم علامة والمسلمون اکثر، غسلوا وکفنوا وصلی علیهم وینوون

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

بالصلاة والدعاء للمسلمين دون الكفار، ويدفنون في مقابر المسلمين، وان كان الفريقان سواء او كانت الكفار اكثر، لم يصل عليهم، ويغسلون ويكفنون ويدفنون في مقابر المشركين۔" (الاشباہ والنظائر ج:۱ ص:۱۵۲، مطبوعہ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی)

ترجمہ:..."امام حاکم" الکافی" کی کتاب التحری میں فرماتے ہیں: اور جب مسلمان اور کافر مردے خلط ملط ہوجائیں تو جن مُردوں پر مسلمانوں کی علامت ہوگی ان کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی، اور جن پر کفار کی علامت ہوئی ان کی نمازِ جنازہ نہیں ہوگی۔ اور اگر ان پر کوئی شناختی علامت نہ ہو تو اگر مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہو تو سب کو غسل وکفن دے کر ان کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی، اور نیت یہ کی جائے گی کہ ہم صرف مسلمانوں پر نماز پڑھتے ہیں اور ان کے لئے دُعا کرتے ہیں، اور ان سب کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا، اور اگر دونوں فریق برابر ہوں یا کافروں کی اکثریت ہو تو ان کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھی جائے گی، ان کو غسل وکفن دے کر غیر مسلموں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔"

نیز دیکھئے: "نفع المفتی والسائل" از مولانا عبدالحی لکھنوی (المتوفی ۱۳۰۴ھ) اواخر کتاب الجنائز۔

مندرجہ بالا مسئلے سے معلوم ہوا کہ اگر مسلمان اور کافر مردے مخلط ہوجائیں اور مسلمانوں کی شناخت نہ ہوسکے تو اگر دونوں فریق برابر ہوں، یا کافر مُردوں کی اکثریت ہو تو اس صورت میں مسلمان مُردوں کو بھی اشتباہ کی بنا پر مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہ ہوگا، اسی سے یہ بھی معلوم ہوجاتا ہے کہ جو مردہ قطعی طور پر غیر مسلم، مرتد قادیانی ہو، اس کا مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا بدرجۂ اَوْلیٰ جائز نہیں، اور کسی صورت میں بھی اس کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

نیز" الاشباہ والنظائر" فن ثانی، کتاب السیَر، باب الردۃ کے ذیل میں لکھتے ہیں:

"واذا مات او قتل على ردته لم يدفن في مقابر المسلمين ولَا اهل ملّة وانما يلقى في حفرة كالكلب۔" (الاشباہ والنظائر ج:۱ ص:۲۹۱، مطبوعہ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی)

ترجمہ:..."اور جب مرتد مرجائے یا ارتداد کی حالت میں قتل کردیا جائے تو اس کو نہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے اور نہ کسی اور ملت کے قبرستان میں، بلکہ اسے کتے کی طرح گڑھے میں ڈال دیا جائے۔"

مندرجہ بالا جزئیہ قریباً تمام کتبِ فقہیہ میں کتاب الجنائز اور کتاب السیَر، باب المرتد میں ذکر کیا گیا ہے، مثلاً: درمختار میں ہے:

"اما المرتد فيلقى في حفرة كالكلب۔"

ترجمہ:..."لیکن مرتد کو کتے کی طرح گڑھے میں ڈال دیا جائے۔"

علامہ محمد امین بن عابدین شامیؒ اس کے ذیل میں لکھتے ہیں:

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

"ولَا يغسل ولَا يكفن ولَا يدفع الى من انتقل الى دينهم، بحر عن الفتح۔"

(رد المحتار ج:۲ ص:۲۳۰،مطبوعہ کراچی)

ترجمہ:... "نہ اسے غسل دیا جائے، نہ کفن دیا جائے، نہ اسے ان لوگوں کے سپرد کیا جائے جن کا مذہب اس مرتد نے اختیار کیا۔"

قادیانی چونکہ زندیق اور مرتد ہیں، اس لئے اگر کسی کا عزیز قادیانی مرتد ہوجائے تو نہ اسے غسل دے، نہ کفن دے، نہ اسے مرزائیوں کے سپرد کرے، بلکہ گڑھا کھود کر اسے کتے کی طرح اس میں ڈال دے، اسے نہ صرف یہ کہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں، بلکہ کسی اور مذہب وملت کے قبرستان یا مرگھٹ، مثلاً: یہودیوں کے قبرستان اور نصرانیوں کے قبرستان میں دفن کرنا بھی جائز نہیں۔

فقہِ مالکی:... قاضی ابوبکر محمد بن عبداللہ المالکی الاشبیلی المعروف بابن العربیؒ (المتوفی ۵۴۳ھ) سورۃ الاعراف کی آیت:۱۷۲ کے تحت متأوّلین کے کفر پر گفتگو کرتے ہوئے "قدریہ" کے بارے میں لکھتے ہیں:

"اختلف علماء المالكية فى تكفيرهم علىٰ قولين، فالصريح من اقوال مالك تفكيرهم۔"

ترجمہ:... "علمائے مالکیہ کے ان کی تکفیر میں دو قول ہیں، چنانچہ اِمام مالکؒ کے اقوال سے صاف طور پر ثابت ہے کہ وہ کافر ہیں۔"

آگے دُوسرے قول (عدمِ تکفیر) کی تضعیف کرنے کے بعد اِمام مالکؒ کے قول پر تفریع کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"فلا يناكحوا ولَا يصلى عليهم فان خيف عليهم الضيعة دفنوا كما يدفن الكلب۔

فان قيل: واين يدفنون؟ قلنا: لَا يؤذى بجوارهم مسلم۔"

(اَحکام القرآن لابن العربی جلد: دوم صفحات مسلسل:۸۰۲،مطبوعہ بیروت)

ترجمہ:... "پس نہ ان سے رشتہ ناتا کیا جائے، نہ ان کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے، اور اگر ان کا کوئی والی وارث نہ ہو اور ان کی لاش ضائع ہونے کا اندیشہ ہو تو کتے کی طرح کسی گڑھے میں ڈال دیا جائے۔

اگر یہ سوال ہو کہ انہیں کہاں دفن کیا جائے؟ تو ہمارا جواب یہ ہے کہ کسی مسلمان کو ان کی ہمسائیگی سے ایذا نہ دی جائے (یعنی مسلمانوں کے قبرستانوں میں انہیں دفن نہ کیا جائے)۔"

فقہِ شافعی:... الشیخ الاِمام جمال الدین ابو اسحاق ابراہیم بن علی بن یوسف الشیرازی الشافعیؒ (المتوفی ۴۷۶ھ) اور اِمام محی الدین یحییٰ بن شرف النوویؒ (المتوفی ۶۷۶ھ) لکھتے ہیں:

"قال المصنف رحمه الله ولَا يدفن كافر فى مقبرة المسلمين ولَا مسلم فى مقبرة الكفار۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

الشرح: اتفق اصحابنا رحمهم الله على انه لَا يدفن مسلم فى مقبرة كفار، ولَا كافر فى مقبرة مسلمين، ولو ماتت ذمية حامل بمسلم ومات جنينها فى جوفها ففيه اوجه (الصحيح) انها تدفن بين مقابر المسلمين والكفار، ويكون ظهرها الى القبلة لأن وجه الجنين الى ظهر امّه هكذا قطع به ابن الصباغ والشاشى وصاحب البيان وغيرهم وهو المشهور۔" (شرح مہذب ج:۵ ص:۲۸۵ مطبوعہ بیروت)

ترجمہ:..." مصنف فرماتے ہیں: اور نہ دفن کیا جائے کسی کافر کو مسلمانوں کے قبرستان میں، اور نہ کسی مسلمان کو کافروں کے قبرستان میں۔

شرح: اس مسئلے میں ہمارے اصحاب (شافعیہ) کا اتفاق ہے کہ کسی مسلمان کو کافروں کے قبرستان میں اور کسی کافر کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کیا جائے گا، اور اگر کوئی ذمی عورت مرجائے جو اپنے مسلمان شوہر سے حاملہ تھی، اور اس کے پیٹ کا بچہ بھی مرجائے تو اس میں چند وجہیں ہیں، صحیح یہ ہے کہ اس کو مسلمانوں اور کافروں کے قبرستان کے درمیان الگ دفن کیا جائے گا، اور اس کی پشت قبلے کی طرف کی جائے گی، کیونکہ پیٹ کے بچے کا منہ اس کی ماں کی پشت کی طرف ہوتا ہے، ابن الصباغ، شاشی، صاحب البیان اور دیگر حضرات نے اسی قول کو جزماً اختیار کیا ہے، اور یہی ہمارے مذہب کا مشہور قول ہے۔"

فقہِ حنبلی:... الشیخ الإمام موفق الدین ابو محمد عبداللہ بن احمد بن محمد بن قدامۃ المقدسی الحنبلیؒ (المتوفی ۶۲۰ھ) "المغنی" میں اور امام شمس الدین ابوالفرج عبدالرحمٰن بن محمد بن احمد بن قدامۃ المقدسی الحنبلیؒ (المتوفی ۶۸۲ھ) "الشرح الکبیر" میں لکھتے ہیں:

"مسألة: قال: وان ماتت نصرانية وهى حاملة من مسلم دفنت بين مقبرة المسلمين ومقبرة النصارىٰ، اختار هذا احمد، لأنها كافرة لَا تدفن فى مقبرة المسلمين فيتاذوا بعذابها، ولَا فى مقبرة الكفار، لأن ولدها مسلم فيتاذى بعذابهم، وتدفن منفردة، مع أنه روى عن واثلة بن الأسقع مثل هٰذا القول، وروى عن عمر أنها تدفن فى مقابر المسلمين، قال ابن المنذر: لَا يثبت۔ ذٰلك قال اصحابنا ويجعل ظهرها الى القبلة على جانبها الأيسر ليكون وجه الجنين الى القبلة على جانبه الأيمن، لأن وجه الجنين الى ظهرها۔" (المغنی مع الشرح الکبیر ج:۲ ص:۴۲۳، مطبوعہ بیروت ۱۴۰۳ھ)

ترجمہ:..." اور اگر نصرانی عورت جو اپنے مسلمان شوہر سے حاملہ تھی، مرجائے تو اسے (نہ تو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے اور نہ نصاریٰ کے قبرستان میں، بلکہ) مسلمانوں کے قبرستان اور نصاریٰ کے قبرستان کے درمیان الگ دفن کیا جائے، امام احمدؒ نے اس کو اس لئے اختیار کیا ہے کہ وہ عورت تو کافر ہے، اس کو

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کیا جائے گا کہ اس کے عذاب سے مسلمان مُردوں کو ایذا نہ ہو، اور نہ اسے کافروں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا، کیونکہ اس کے پیٹ کا بچہ مسلمان ہے، اسے کافروں کے عذاب سے ایذا ہوگی، اس لئے اس کو الگ دفن کیا جائے گا۔ اسی کے ساتھ یہ بھی حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے اسی قول کے مثل مروی ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جو مروی ہے کہ ایسی عورت کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا، ابن المنذر کہتے ہیں کہ یہ روایت حضرت عمرؓ سے ثابت نہیں۔ ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ اس نصرانی عورت کو بائیں کروٹ پر لٹا کر اس کی پشت قبلے کی طرف کی جائے تاکہ بچے کا منہ قبلے کی طرف رہے، اور وہ داہنی کروٹ پر ہو، کیونکہ پیٹ میں بچے کا چہرہ عورت کی پشت کی طرف ہوتا ہے۔"

مندرجہ بالا تصریحات سے معلوم ہوا کہ یہ شریعتِ اسلامی کا متفق علیہ اور مُسلَّم مسئلہ ہے کہ کسی غیر مسلم کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کیا جاسکتا، شریعتِ اسلامی کا یہ مسئلہ اتنا صاف اور واضح ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی اپنی تحریروں میں اس کا حوالہ دیا ہے، چنانچہ جھوٹے مدعیانِ نبوّت کے بارے میں مرزا نے لکھا ہے:

"حافظ صاحب یاد رکھیں کہ جو کچھ رسالہ قطع الوتین میں جھوٹے مدعیانِ نبوّت کی نسبت بے سروپا حکایتیں لکھی گئی ہیں، وہ حکایتیں اس وقت تک ایک ذرّہ قابلِ اعتبار نہیں جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ مفتری لوگوں نے اپنے اس دعویٰ پر اصرار کیا اور توبہ نہ کی، اور یہ اصرار کیونکر ثابت ہوسکتا ہے جب تک اسی زمانے کی کسی تحریر کے ذریعے سے یہ امر ثابت نہ ہو کہ وہ لوگ اسی افترا اور جھوٹے دعویٰ نبوّت پر مرے، اور ان کا کسی اس وقت کے مولوی نے جنازہ نہ پڑھا اور نہ وہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کئے گئے۔"

(تحفۃ الندوۃ ص:۷، رُوحانی خزائن ج:۱۹ ص:۹۵ مطبوعہ لندن)

اسی رسالے میں آگے چل کر لکھا ہے:

"پھر حافظ صاحب کی خدمت میں خلاصۂ کلام یہ ہے کہ میرے توبہ کرنے کے لئے صرف اتنا کافی نہ ہوگا کہ بفرضِ محال کوئی کتاب الہامی مدعیٔ نبوّت کی نکل آوے، جس کو وہ قرآن شریف کی طرح (جیسا کہ میرا دعویٰ ہے) خدا کی ایسی وحی کہتا ہو، جس کی صفت میں لاریب فیہ ہے، جیسا کہ میں کہتا ہوں، اور پھر یہ بھی ثابت ہوجائے کہ وہ بغیر توبہ کے مرا اور مسلمانوں نے اپنے قبرستان میں اس کو دفن نہ کیا۔"

(تحفۃ الندوۃ ص:۱۲، رُوحانی خزائن ج:۱۹ ص:۹۹-۱۰۰ مطبوعہ لندن)

مرزا غلام احمد قادیانی کی ان دونوں عبارتوں سے تین باتیں واضح ہوئیں، ایک یہ کہ جھوٹا مدعیٔ نبوّت کافر و مرتد ہے، اسی طرح اس کے ماننے والے بھی کافر و مرتد ہیں، وہ کسی اسلامی سلوک کے مستحق نہیں۔

دوم: یہ کہ کافر و مرتد کی نمازِ جنازہ نہیں، اور نہ اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جاتا ہے۔

سوم: یہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبوّت کا دعویٰ ہے، اور وہ اپنی شیطانی وحی کو... نعوذ باللہ... قرآنِ کریم کی طرح سمجھتا ہے۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

پس اگر گزشتہ دور کے جھوٹے مدعیانِ نبوت اس کے مستحق ہیں کہ ان کو اسلامی برادری میں شامل نہ سمجھا جائے، ان کی نمازِ جنازہ نہ پڑھی جائے، اور ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ ہونے دیا جائے تو مرزا غلام احمد قادیانی (جس کا جھوٹا دعویٰ نبوت اظہر من الشمس ہے) اور اس کی ذُرِّیتِ خبیثہ کا بھی یہی حکم ہے کہ نہ ان کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے، اور نہ ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہونے دیا جائے۔

رہا یہ سوال کہ اگر قادیانی چپکے سے اپنا مردہ مسلمانوں کے قبرستان میں گاڑ دیں تو اس کا کیا کیا جائے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ علم ہو جانے کے بعد اس کا اُکھاڑنا واجب ہے، اور اس کی چند وجہیں ہیں:

اوّل:... یہ کہ مسلمانوں کا قبرستان مسلمانوں کی تدفین کے لئے وقف ہے، کسی غیر مسلم کا اس میں دفن کیا جانا ''غصب'' ہے، اور جس مردہ کو غصب کی زمین میں دفن کیا جائے اس کا نبش (اُکھاڑنا) لازم ہے، جیسا کہ کتبِ فقہیہ میں اس کی تصریح ہے۔[1] کیونکہ کافر و مرتد کی لاش جبکہ غیر محل میں دفن کی گئی ہو، لائقِ احترام نہیں، چنانچہ امام بخاریؒ نے صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ میں باب باندھا ہے: "باب هل ينبش قبور مشركي الجاهلية .... الخ" اور اس کے تحت یہ حدیث نقل کی ہے کہ مسجدِ نبوی کے لئے جو جگہ خریدی گئی، اس میں کافروں کی قبریں تھیں:

"فامر النبی صلی اللہ علیه وسلم بقبور المشرکین فنبشت۔"

(صحیح بخاری ج:۱ ص:۶۱ مطبوعہ حاجی نور محمد اصح المطابع)

ترجمہ:... ''پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کی قبروں کو اُکھاڑنے کا حکم فرمایا، چنانچہ وہ اُکھاڑ دی گئیں۔''

حافظ ابن حجرؒ، امام بخاریؒ کے اس باب کی شرح میں لکھتے ہیں:

"أی دون غیرها من قبور الأنبیاء وأتباعهم لما فی ذالک من الاهانة لهم بخلاف المشرکین فانهم لا حرمة لهم۔" (فتح الباری ج:۱ ص:۵۲۴ مطبوعہ دار النشر لاہور)

ترجمہ:... ''مشرکین کی قبروں کو اُکھاڑا جائے گا، انبیائے کرامؑ اور ان کے متبعین کی قبروں کو نہیں، کیونکہ اس میں ان کی اہانت ہے، بخلاف مشرکین کے، کہ ان کی کوئی حرمت نہیں۔''

حافظ بدر الدین عینیؒ (المتوفی ۸۵۵ھ) اس حدیث کے ذیل میں لکھتے ہیں:

"(فان قلت) کیف یجوز اخراجهم من قبورهم والقبر مختص بمن دفن فیه فقد

---

(۱) إذا دفن المیت فی أرض غیره بغیر مالکها فالمالک بالخیار إن شاء أمر بإخراج المیت وان شاء سوّی الأرض وزرع فیها کذا فی التجنیس. (عالمگیری ج:۱ ص:۱۶۷، طبع رشیدیه کوئٹه)، إذا دفن فی أرض مغصوبة أو کفن فی ثوب مغصوب ولم یرض صاحبه إلّا بنقله عن ملکه أو نزع ثوبه جاز أن یخرج منه باتفاق. (مراقی الفلاح شرح نور الإیضاح مع حاشیة طحطاوی ص:۳۳۷، فی حملها ودفنها، طبع میر محمد کتب خانه).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

حازه فلا يجوز بيعه ولَا نقله عنه.

(قلت) تلك القبور التى أمر النبى صلى الله عليه وسلم بنبشها لم تكن أملاكا لمن دفن فيها بل لعلها غصبت، فلذلك باعها ملاكها، وعلى تقدير التسليم أنها حبست فليس بلازم، انما اللازم تحبيس المسلمين لَا الكفار، ولهذا قالت الفقهاء اذا دفن المسلم فى أرض مغصوبة يجوز اخراجه فضلًا عن المشرك."

(عمدۃ القاری ج:۲ ص:۳۵۹،طبع دار الطباعۃ العامرہ)

ترجمہ:..."اگر کہا جائے کہ مشرک وکافر مُردوں کو ان کی قبروں سے نکالنا کیسے جائز ہوسکتا ہے؟ جبکہ قبر، مدفون کے ساتھ مختص ہوتی ہے، اس لئے نہ اس جگہ کو بیچنا جائز ہے اور نہ مردے کو وہاں سے منتقل کرنا جائز ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ قبریں جن کے اُکھاڑنے کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا غالبًا دفن ہونے والوں کی ملک نہیں تھیں، بلکہ وہ جگہ غصب کی گئی تھی، اس لئے مالکوں نے اس کو فروخت کرایا، اور اگر یہ فرض کرلیا جائے کہ یہ جگہ ان مُردوں کے لئے مخصوص کردی گئی تھی، تب بھی یہ لازم نہیں، کیونکہ مسلمانوں کا قبروں میں رکھنا لازم ہے، کافروں کا نہیں، اسی بنا پر فقہاء نے کہا ہے کہ جب مسلمان کو غصب کی زمین میں دفن کردیا گیا ہو تو اس کو نکالنا جائز ہے، چہ جائیکہ کافر ومشرک کا نکالنا۔"

پس جو قبرستان کہ مسلمانوں کے لئے وقف ہے، اس میں کسی قادیانی کو دفن کرنا اس جگہ کا غصب ہے، کیونکہ وقف کرنے والے نے اس کو مسلمانوں کے لئے وقف کیا ہے، کسی کافر ومرتد کو اس وقف کی جگہ میں دفن کرنا غاصبانہ تصرف ہے، اور وقف میں ناجائز تصرف کی اجازت دینے کا کوئی شخص بھی اختیار نہیں رکھتا، بلکہ اس ناجائز تصرف کو ہر حال میں ختم کرنا ضروری ہے، اس لئے جو قادیانی، مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا گیا ہو اس کو اُکھاڑ کر اس غصب کا ازالہ کرنا ضروری ہے، اور اگر مسلمان اس تصرفِ بے جا اور غاصبانہ حرکت پر خاموش رہیں گے اور اس غصب کے ازالہ کی کوشش نہیں کریں گے تو سب گناہگار ہوں گے، اور اس کی مثال بالکل ایسی ہی ہوگی کہ جگہ مسجد کے لئے وقف ہو، اس میں گرجا اور مندر بنانے کی اجازت دے دی جائے، یا اگر اس جگہ پر غیر مسلم قبضہ کرکے اپنی عبادت گاہیں تعمیر کرلیں تو اس ناجائز تصرف اور غاصبانہ قبضے کا ازالہ مسلمانوں پر فرض ہوگا، اسی طرح مسلمانوں کے قبرستان میں جو کہ مسلمانوں کے لئے وقف ہے، اگر غیر مسلم قادیانی ناجائز تصرف اور غاصبانہ قبضہ کرلیں تو اس کا ازالہ بھی واجب ہوگا۔

دُوسری وجہ یہ ہے کہ کسی کافر کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا مسلمان مُردوں کے لئے ایذا کا سبب ہے، کیونکہ کافر اپنی قبر میں معذّب ہے، اور اس کی قبر محلِ لعنت وغضب ہے، اس کے عذاب سے مسلمان مُردوں کو ایذا ہوگی۔[1] اس لئے کسی کافر کو مسلمانوں

---

(۱) ويكره أن يدخل الكافر قبر أحد من قرابته من المؤمنين، لأنه الموضع الذى فيه الكافر تنزل فيه السخطة واللعنة فينزه قبر المسلم عن ذلك. (البدائع الصنائع ج:۱ ص:۳۱۹، صلاة الجنازة، سنة الدفن، طبع سعيد).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کے درمیان دفن کرنا جائز نہیں، اور اگر دفن کر دیا گیا ہو تو مسلمانوں کو ایذا سے بچانے کے لئے اس کو وہاں سے نکالنا ضروری ہے، اس کی لاش کی حرمت کا نہیں، بلکہ مسلمان مُردوں کی حرمت کا لحاظ ضروری ہے۔ اِمام ابوداؤدؒ نے کتاب الجہاد "باب النهی عن قتل من اعتصم بالسجود" میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے:

"أنا بریٔ من کل مسلم یقیم بین أظهر المشرکین۔ قالوا: یا رسول اللّٰہ! لم؟ قال: لَا ترایا نارهما۔" (ابوداؤد ج:۱ ص:۳۵۶، مطبوعہ ایچ ایم سعید کراچی)

ترجمہ:... "میں بری ہوں ہر اس مسلمان سے جو کافروں کے درمیان مقیم ہو۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کیوں؟ فرمایا: دونوں کی آگ ایک دُوسرے کو نظر نہیں آنی چاہئے۔"

نیز اِمام ابوداؤدؒ نے آخر کتاب الجہاد "باب فی الاقامة بأرض الشرک" میں یہ حدیث نقل کی ہے:

"من جامع المشرک وسکن معه فانه مثله۔" (ابوداؤد ج:۲ ص:۲۹ ایچ ایم سعید کراچی)

ترجمہ:... "جس شخص نے مشرک کے ساتھ سکونت اختیار کی وہ اسی کی مثل ہوگا۔"

پس جبکہ دُنیا کی عارضی زندگی میں کافر و مسلمان کی اکٹھی سکونت کو گوارا نہیں فرمایا گیا، تو قبر کی طویل ترین زندگی میں اس اجتماع کو کیسے گوارا کیا جاسکتا ہے؟

تیسری وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے قبرستان کی زیارت اور ان کے لئے دُعا و اِستغفار کا حکم ہے،(۱) جبکہ کسی کافر کے لئے دُعا و اِستغفار اور ایصالِ ثواب جائز نہیں،(۲) اس لئے لازم ہوا کہ کسی کافر کی قبر مسلمانوں کے قبرستان میں نہ رہنے دی جائے، جس سے زائرین کو دھوکا لگے اور وہ کافر مُردوں کی قبر پر کھڑے ہو کر دُعا و اِستغفار کرنے لگیں۔

مرزا غلام احمد کے ملفوظات میں ایک بزرگ کا حسبِ ذیل واقعہ ذکر کیا گیا ہے:

"ایک بزرگ کسی شہر میں بہت بیمار ہوگئے، اور موت تک کی حالت پہنچ گئی، تب اپنے ساتھیوں کو وصیت کی کہ مجھے یہودیوں کے قبرستان میں دفن کرنا، دوست حیران ہوئے کہ یہ عابد زاہد آدمی ہیں، یہودیوں کے قبرستان میں دفن ہونے کی کیوں خواہش کرتے ہیں، شاید اس وقت حواس دُرست نہیں رہے۔ انہوں نے پھر پوچھا کہ یہ آپ کیا فرماتے ہیں؟ بزرگ نے کہا کہ تم میرے فقرے پر تعجب نہ کرو، میں ہوش سے بات کرتا ہوں، اور اصل واقعہ یہ ہے کہ تیس سال سے میں دُعا کرتا ہوں کہ مجھے موت طوس کے شہر میں آوے، پس اگر آج

---

(۱) عن بریدة قال: کان رسول اللّٰہ صلی اللہ علیه وسلم یعلّمهم إذا خرجوا إلی المقابر السلام علیکم أهل الدیار من المؤمنین والمسلمین وإنّا إن شاء اللّٰہ بکم لَاحقون، نسأل اللّٰہ لنا ولکم العافیة۔ رواه مسلم۔ (مشکوٰة، الفصل الأوّل، باب زیارة القبور ص:۱۵۴، طبع قدیمی کتب خانه).

(۲) ولَا تصل علٰی أحد منهم مات أبدًا ولَا تقم علٰی قبره۔ (التوبة:۸۴) وفی التفسیر: أمر اللّٰہ تعالٰی رسوله صلی اللہ علیه وسلم أن یبرأ من المنافقین، وأن لَا یصلی علٰی أحد منهم إذا مات وأن لَا یقوم علٰی قبره لیستغفر له أو یدعو له، لأنهم کفروا باللّٰہ ورسوله وماتوا علیه، وهذا حکم عام فی کل من عرف نفاقه. (تفسیر ابن کثیر ج:۳ ص:۴۲۵، طبع کوئٹه).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

میں یہاں مرجاؤں تو جس شخص کی تیس سال کی مانگی ہوئی دُعا قبول نہیں ہوئی، وہ مسلمان نہیں ہے، میں نہیں چاہتا کہ اس صورت میں مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہوکر اہلِ اسلام کو دھوکا دوں اور لوگ مجھے مسلمان جان کر میری قبر پر فاتحہ پڑھیں۔'' (مرزا غلام احمد قادیانی کے ملفوظات ج:۷ ص:۳۹۶ مطبوعہ لندن)

اس واقعے سے بھی معلوم ہوا کہ کسی کافر کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں، کیونکہ اس سے مسلمانوں کو دھوکا ہوگا اور وہ اسے مسلمان سمجھ کر اس کی قبر پر فاتحہ پڑھیں گے۔

حضراتِ فقہاء نے مسلم و کافر کے امتیاز کی یہاں تک رعایت کی ہے کہ اگر کسی غیر مسلم کا مکان مسلمانوں کے محلے میں ہو تو اس پر علامت کا ہونا ضروری ہے کہ یہ غیر مسلم کا مکان ہے، تاکہ کوئی مسلمان وہاں کھڑا ہوکر دُعا و سلام نہ کرے، جیسا کہ کتاب السیر باب اَحکام اہل الذمۃ میں فقہاء نے اس کی تصریح کی ہے۔[1]

خلاصہ یہ کہ کسی غیر مسلم کو خصوصاً کسی قادیانی مرتد کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں، اور اگر دفن کردیا گیا ہو تو اس کا اُکھاڑنا اور مسلمانوں کے قبرستان کو اس مردار سے پاک کرنا ضروری ہے۔

نوزائیدہ بچے میں اگر زندگی کی کوئی علامت پائی گئی تو مرنے کے بعد اس کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی

سوال:... ہمارے گاؤں میں جب کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے، آواز کرتا ہے یا روتا ہے، علامتِ زندگی پائی جاتی ہے، اَذان کی مہلت نہیں ملتی اور بچہ دو چار سانس کے بعد مرجاتا ہے۔ گاؤں کے رہنے والے اس بچے کو اس وجہ سے کہ بچے کے کان میں اَذان نہیں ہوئی، اس لئے بچے کا جنازہ نہیں پڑھواتے، اور نہ ہی بچے کی میّت کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرتے ہیں، قبرستان کی دیوار کے باہر دفن کرتے ہیں، اگر آپ کے خیال میں نمازِ جنازہ پڑھنی جائز ہے تو اس صورت میں جنازہ اتنے عرصے سے نہ پڑھنے کا کفارہ کیا ہے؟

جواب:... جس بچے میں پیدائش کے وقت زندگی کی کوئی علامت پائی جائے، اس کا جنازہ ضروری ہے، خواہ دو تین منٹ بعد ہی اس کا انتقال ہوگیا ہو،[2] ایسے بچوں کا جنازہ اس وجہ سے نہ پڑھنا کہ ان کے کان میں اَذان نہیں کہی گئی، جہالت کی بات ہے، اور ناواقفی کی وجہ سے اب تک جو ایسے جنازے نہیں پڑھے گئے، ان پر توبہ اِستغفار کیا جائے، یہی کفارہ ہے۔

حاملہ عورت کا ایک ہی جنازہ ہوتا ہے

سوال:... ہمارے گاؤں میں ایک عورت فوت ہوگئی، اس کے پیٹ میں بچہ تھا، یعنی زچگی کی تکلیف کے باعث فوت ہوگئی،

---

(۱) ویأخذ الذمي بالتمییز عما في المرکب والملبس ..... وتجعل علی دورهم علامة. (الأشباه والنظائر ج:۲ ص:۱۷۷، أحکام الذمي).

(۲) قوله ومن استهل صلّي علیه وإلّا لا ..... وفي الشرع أن یکون منه ما یدل علی حیاته من رفع الصوت أو حرکة عضو ..... حکمه الصلاة علیه ویلزمه أن یغسل ...إلخ. (البحر الرائق ج:۲ ص:۲۰۲، کتاب الجنائز).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

اس کا بچہ پیدا نہیں ہوا، ہمارے اِمام صاحب نے ان کا جنازہ پڑھایا، اب کئی لوگ کہتے ہیں کہ اس کے دو جنازے ہونے چاہئے تھے، دلائل اس طرح دیتے ہیں کہ فرض کرو ایک حاملہ عورت کو قتل کرتا ہے تو اس پر دو قتل کا الزام ہے۔

جواب:... جو لوگ کہتے ہیں کہ دو جنازے ہونے چاہئے تھے، وہ غلط کہتے ہیں، جنازہ ایک ہی ہوگا،(۱) اور دو مُردوں کا اِکٹھا جنازہ بھی پڑھا جاسکتا ہے،(۲) جبکہ بچہ ماں کے پیٹ ہی میں مرگیا ہو، اس کا جنازہ نہیں۔(۳)

اگر پانچ چھ ماہ میں پیدا شدہ بچہ کچھ دیر زندہ رہ کر مرجائے تو کیا اس کی نمازِ جنازہ ہوگی؟

سوال:... اگر کسی عورت کا پانچ چھ ماہ کے دوران مرا ہوا بچہ پیدا ہوتا ہے، یا پیدا ہونے کے بعد وہ دُنیا میں آکر کچھ سانس لینے کے بعد اپنے خالقِ حقیقی سے جاملتا ہے، تو دونوں صورتوں میں نہلانے، کفنانے اور نمازِ جنازہ کے بارے میں بتائیں۔

جواب:... جو بچہ پیدائش کے بعد مرجائے اس کو غسل بھی دیا جائے اور اس کا جنازہ بھی پڑھا جائے، خواہ چند لمحے ہی زندہ رہا ہو، لیکن جو بچہ مردہ پیدا ہوا، اس کا جنازہ نہیں، اسے نہلا کر اور کپڑے میں لپیٹ کر بغیر جنازے کے دفن کردیا جائے، مگر نام اس کا بھی رکھنا چاہئے۔(۴)

نمازِ جنازہ مسجد کے اندر پڑھنا مکروہ ہے

سوال:... اکثر یہاں دیکھا جاتا ہے کہ جنازہ محراب کے اندر رکھ کر محراب کے سرے پر اِمام کھڑے ہوجاتے ہیں اور مقتدی حضرات مسجد میں صف آرا ہوجاتے ہیں، بعد میں نمازِ جنازہ پڑھادی جاتی ہے۔ کیا یہ طریقہ صحیح ہے؟ اور عذر یہ پیش کیا جاتا ہے کہ جگہ کی کمی کی وجہ سے ایسا کرنا پڑتا ہے۔

جواب:... مسجد میں نمازِ جنازہ کی تین صورتیں ہیں، اور حنفیہ کے نزدیک علی الترتیب تینوں مکروہ ہیں، ایک یہ کہ جنازہ مسجد میں ہو اور اِمام و مقتدی بھی مسجد میں ہوں، دوم یہ کہ جنازہ باہر ہو اور اِمام و مقتدی مسجد میں ہوں، سوم یہ کہ جنازہ اِمام اور کچھ مقتدی مسجد سے باہر ہوں اور کچھ مقتدی مسجد کے اندر ہوں،(۵) اگر کسی عذرِ صحیح کی وجہ سے مسجد میں جنازہ پڑھا تو جائز ہے۔(۶)

---

(۱) ولا یصلی علی میّت إلّا مرة واحدة ...إلخ۔ (هندية ج:۱ ص:۱۶۳، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز)۔

(۲) قوله: وإن جمع جاز أی بأن صلّی علی الکل صلاة واحدة ...إلخ۔ (شامی ج:۲ ص:۲۱۹، باب صلاة الجنازة)۔

(۳) ومن ولد فمات یغسل ویصلّی علیه ویرث ویورث ویسمّی إن استهل ..... (وإلّا) یستهل غسل وسمی ..... ولم یصل علیه ...إلخ۔ (درمختار مع الشامی ج:۲ ص:۲۲۷، مطلب مهم، باب صلاة الجنازة)۔

(۴) أیضًا۔

(۵) وکرهت تحریمًا فی مسجد جماعة هو أی المیت فیه وحده أو مع القوم واختلف فی الخارجة عن المسجد وحده أو مع بعض القوم والمختار الکراهة مطلقا۔ در مختار۔ وفی الشامیة: قوله مطلقا أی فی جمعی الصور المتقدمة کما فی الفتح عن الخلاصة۔ (درمختار مع الشامی ج:۲ ص:۲۲۵، مطلب فی کراهة صلاة الجنازة، وأیضًا فی الهندیة ج:۱ ص:۱۶۵)۔

(۶) تتمة: إنما تکره فی المسجد بلا عذر، فإن کان فلا۔ (رد المحتار ج:۲ ص:۲۲۶، مطلب مهم)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

نومولود بچے کو دفنانے کے بعد معلوم ہوا کہ وہ پیدا ہونے کے وقت زندہ تھا تو اَب کیا کیا جائے؟

سوال:... ایک سال پہلے میرے بیٹے کا اِنتقال ہوگیا تھا، یعنی پیدا ہونے کے دس منٹ کے بعد۔ لیکن ہمیں اسپتال میں یہی معلوم ہوا کہ مردہ پیدا ہوا تھا۔ اس لئے ہم نے بغیر نمازِ جنازہ پڑھے اور نہلائے اس کو قبرستان میں جا کر دفن کر دیا۔ لیکن جب ہم نے بعد میں اسپتال کی رپورٹ پڑھی تو اس میں بچے کے بارے میں یہی لکھا ہوا تھا کہ پیدا ہونے کے دس منٹ کے بعد اس کا اِنتقال ہوگیا، جبکہ ہم نے بچے کا نام بھی نہیں رکھا تھا۔ کیا اس صورت میں ہم گناہگار ہوں گے جبکہ ہم نے لاعلمی کی وجہ سے نمازِ جنازہ نہ پڑھی، نہ اس کا نام رکھا؟

جواب:... چونکہ لاعلمی کی وجہ سے ایسا ہوا، اس لئے گناہ لازم نہیں ہوا۔ اور اَب نمازِ جنازہ پڑھنے کی تو کوئی صورت نہیں۔[1] البتہ بچے کا نام اب بھی تجویز کرلیں۔[2]

مسجد میں نمازِ جنازہ ادا کرنا

سوال:... عرض یہ ہے کہ ہماری جامع مسجد میں نمازِ جنازہ پڑھایا جاتا ہے، محراب کے آگے گیلری میں میّت رکھ کر اِمام کے علاوہ تمام نمازی مسجد میں ہی نمازِ جنازہ پڑھتے ہیں۔ گزارش یہ ہے کہ فقہِ حنفیہ کی روشنی میں اس کی شرعی حیثیت ارشاد فرمائیں۔

جواب:... اگر مسجد کے علاوہ جنازہ پڑھنے کی جگہ موجود ہو (مثلاً: مسجد کے قریب گراؤنڈ) تو مسجد میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔[3] اور اگر کوئی جگہ نہیں تو مجبوری میں جائز ہے۔[4]

نمازِ جنازہ مسجد میں اَدا کرنا

سوال:... پاکستان بننے سے پہلے نمازِ جنازہ مسجد کے صحن کے حدود سے ملحقہ جگہ جو عام طور پر جوتے اُتارنے کے لئے ہوتی تھی، اگر لوگ کم ہیں تو وہاں اور حاضرین زیادہ ہیں تو مسجد کے باہر نماز ہوتی تھی، ابتدا میں پاکستان میں بھی یہ طریقہ تھا۔ وقت کے ساتھ ساتھ اس کو وسیع النظری کہئے یا لبرلزم Libralism اس طریقے میں تبدیلی آتی گئی، بعض مساجد میں اِمام کے مصلے کے سامنے

---

(۱) ولو دفن الميت قبل الصلاة أو قبل الغسل فإنه يصلى على قبره إلى ثلاثة أيام والصحيح أن هذا ليس بتقدير لازم بل يصلى عليه ما لم يعلم أنه قد تمزق كذا في السراجية. (عالمگيرى ج: ۱ ص: ۱۶۵، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز).

(۲) ومن استهل بعد الولادة سمى وغسل وصلى عليه. (عالمگيرى ج: ۱ ص: ۱۵۹، الباب الحادى والعشرون).

(۳) واختلف فى الخارجة عن المسجد وحده أو مع بعض القوم والمختار الكراهة مطلقًا. (الدر المختار مع الرد ج: ۲ ص: ۲۲۵، باب صلاة الجنازة، مطلب فى كراهة صلاة الجنازة فى المسجد).

(۴) إنما تكره فى المسجد بلا عذر، فإن كان فلا. ومن الأعذار المطر كما فى الخانية ..... وانظر هل يقال ان من العذر ما جرت به العادة فى بلادنا من الصلاة عليها فى المسجد لتعذر غيره أو تعسره بسبب اندراس المواضع التى كانت يصلى عليها فيها ..... وإذا ضاق الأمر اتسع ..... وإذا كان ما ذكرنا عذرًا فلا كراهة أصلًا. (شامى ج: ۲ ص: ۲۲۶، ۲۲۷، باب صلاة الجنازة، مطلب مهم).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

دیوار میں ایک مختصر کھڑکی کہہ لیں جو بمشکل ۱×۱ فٹ کی ہوتی ہے، بنائی گئی، جنازہ باہر رکھ دیا جاتا ہے اور اِمام اپنے مصلے سے نماز پڑھاتا ہے، اب بعض مساجد میں دروازہ بھی بنادیئے گئے ہیں۔ بعض مساجد میں اِمام اور دو تین آدمی باہر نکل کر کھڑے ہوتے ہیں اور باقی نمازی اپنی جگہ پر نماز اَدا کرتے ہیں۔ وہی اِمام جو کسی وقت باہر نماز کے لئے مسئلہ بتاتا ہے، صرف یہ وجہ بتا کر کہ باہر ٹھیلے والے کھڑے ہیں، اندر ہی نماز پڑھاتا ہے۔ میری مراد اس تفصیل سے یہ ہے کہ اسلامی فقہ (واضح ہو کہ یہ سب اِمام دیوبند سے اِستفادہ کرتے ہیں) اس مسئلے میں کیا راہ بتاتا ہے؟ اگر مسجد میں اِمام اپنے مصلے سے یا تین آدمی مع اِمام باہر نکل کر باقی نمازی اپنی جگہ نماز میں شامل ہو سکتے ہیں، اس میں کوئی کراہت یا منع کا حکم نہیں ہے تو بہتر یہ ہے کہ اس کی وضاحت تمام اِمام صاحبان سے کردی جائے۔

جواب:... مسئلہ یہ ہے کہ نمازِ جنازہ مسجد میں مکروہ ہے، اِلّا یہ کہ کسی عذر کی بنا پر مسجد میں پڑھانا ہی ناگزیر ہو جائے۔ پھر مسجد میں جنازہ پڑھانے کی چند صورتیں ہیں: ۱:... میت، اِمام اور مقتدی مسجد میں ہوں۔ ۲:... میت باہر ہو اور اِمام اور مقتدی مسجد میں ہوں۔ ۳:... میت، اِمام اور کچھ مقتدی باہر ہوں، باقی مسجد میں ہوں۔ یہ ساری صورتیں مکروہ ہیں، البتہ پہلی میں دُوسری سے، اور دُوسری میں تیسری سے زیادہ کراہت ہے۔[1] اگر صورتِ حال یہ ہو کہ باہر نمازِ جنازہ پڑھنا ناممکن یا اَز حد مشکل ہو تو مسجد میں پڑھنا بامرِ مجبوری جائز ہے۔[2]

نمازِ جنازہ کی جگہ فرض نماز ادا کرنا

سوال:... کیا یہ بات صحیح ہے کہ جہاں نمازِ جنازہ پڑھائی جاتی ہے وہاں فرض نماز نہیں پڑھ سکتے؟

جواب:... یہ تو صحیح نہیں کہ جہاں نمازِ جنازہ پڑھائی جاتی ہو وہاں فرض نماز نہیں پڑھ سکتے، البتہ مسئلہ اس کے برعکس ہے کہ جو مسجد نمازِ پنج گانہ کے لئے بنائی گئی ہو، وہاں بغیر عذر کے جنازہ کی نماز مکروہ ہے۔[3]

نمازِ جنازہ کے لئے حطیم میں کھڑے ہونا

سوال:... حرم شریف میں تقریباً روزانہ کسی نہ کسی نماز کے بعد جنازہ ہوتا ہے، اکثر لوگ حطیم میں کھڑے ہو کر نمازِ جنازہ پڑھتے ہیں، جبکہ اِمام مقامِ ابراہیم کے پاس کھڑا ہوتا ہے، تو کیا حطیم میں نمازِ جنازہ ادا ہو جاتی ہے یا نہیں؟

جواب:... متقدمین سے تو یہ مسئلہ منقول نہیں، البتہ علامہ شامیؒ نے ایک رُومی عالم کی گفتگو نقل کی ہے کہ وہ اس کو دُرست نہیں

---

(۱) ویکرہ تحریما وقیل تنزیھًا فی مسجد جماعة ھو أی المیت فیه وحده أو مع القوم واختلف فی الخارجة عن المسجد وحده أو مع بعض القوم والمختار الکراھة مطلقًا. (الدر المختار مع الرد ج:۲ ص:۲۲۵، باب صلاة الجنازة).

(۲) إنما تکرہ فی المسجد بلا عذر فإن کان فلا. (شامی ج:۲ ص:۲۲۶، باب صلاة الجنازة، مطلب مھم).

(۳) وکرھت تحریما فی مسجد جماعة. دمختار وفی الشامیة قوله فی مسجد جماعة أی المسجد الجامع ومسجد اعلة ...إلخ. (شامی ج:۲ ص:۲۲۵، باب صلاة الجنازة، مطلب فی کراھیة صلاة الجنازة فی المسجد).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

سمجھتے تھے، اور علامہ شامیؒ نے لکھا ہے کہ: وہ خود کو صحیح سمجھتے ہیں۔[1] (ج:۲ ص:۲۵۶ طبع جدید) جہاں تک مجھے معلوم ہے عام نمازوں میں بھی اور نمازِ جنازہ میں بھی لوگوں کو حطیم شریف میں کھڑے نہیں ہونے دیا جاتا۔

نمازِ جنازہ حرمین شریفین میں کیوں ہوتی ہے؟

سوال:... تازہ شمارے میں آپ نے فرمایا ہے کہ جہاں پنج گانہ نماز باجماعت ہوتی ہے وہاں نمازِ جنازہ مکروہ ہے۔ جبکہ کعبہ شریف، مسجدِ نبوی اور دیگر مسجدوں میں اسی جگہ نمازِ جنازہ پڑھاتے ہیں، تو کیا نہیں پڑھنا چاہئے؟

جواب:... عذر اور مجبوری کی حالت مستثنیٰ ہے، حرمین شریفین میں اتنی بڑی جگہ میں اتنے بڑے مجمع کا بہ سہولت منتقل نہ ہوسکنا کافی عذر ہے۔[2]

بازار میں نمازِ جنازہ مکروہ ہے

سوال:... ہمارے بازار میں اکثر نمازِ جنازہ ہوتی رہتی ہے، جس کی وجہ سے ٹریفک بھی رُک جاتا ہے اور لوگوں کا آنا جانا بھی رُک جاتا ہے، جبکہ قریبی روڈ پر اس کے لئے جگہ بھی بنی ہوئی ہے، لیکن پھر بھی یہاں پڑھائی جاتی ہے، تو کیا یہ طریقہ صحیح ہے؟

جواب:... کسی مجبوری کے بغیر بازار میں اور راستے میں نمازِ جنازہ پڑھانا مکروہ ہے۔[3]

فجر وعصر کے بعد نمازِ جنازہ

سوال:... امامِ اعظم ابوحنیفہؒ کے مسلک پر چلنے والوں کے لئے نمازِ صبح کے بعد جب تک سورج طلوع نہ ہوجائے اور عصر کی فرض نماز کے بعد جب تک مغرب کی فرض نماز نہ ہوجائے، کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہئے، اکثر و بیشتر جب اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حرمین شریفین کی زیارت نصیب کراتا ہے تو وہاں اکثر یہ واقعہ پیش آتا ہے، صبح کی فرض نماز کے بعد فوراً یعنی اِدھر سلام پھیرا اور اُدھر نمازِ جنازہ ہونے لگتی ہے، تو ایسی حالت میں ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ اور ایسا ہی عصر کی نماز کے بعد ہوتا ہے، تو ایسی حالت میں ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ نمازِ جنازہ پڑھیں کہ نہیں؟

جواب:... فجر وعصر کے بعد نوافل جائز نہیں (ان میں دوگانہ طواف بھی شامل ہے)، مگر نمازِ جنازہ، سجدۂ تلاوت اور قضا

---

(۱) وهو ما لو كان المقتدى فيها والإمام خارجها، والظاهر الصحة إن لم يمنع منها مانع من التقدم على الإمام عند إتحاد الجهة ..... قلت: ولما حججت سنة ثلاث وثلاثين ومائتين وألف اجتمعت في منى سقى الله عهدها مع بعض أفاضل الروم من قضاة المدينة المنورة فسألني عن هذه المسئلة فقلت له ما تقدم فقال: لا يصح الإقتداء، لأن المقتدى يكون أقوىٰ حالًا من الإمام لكونه داخلها والإمام خارجها. (شامي ج:۲ ص:۲۵۵، باب الصلاة في الكعبة، طبع ايچ ايم سعيد).

(۲) وإذا كان ما ذكرناه عذرًا فلا كراهة أصلًا والله تعالىٰ أعلم. (شامي ج:۲ ص:۲۲۷، باب صلاة الجنازة، مطلب مهم، وأيضًا في الهندية ج:۱ ص:۱۶۵، الباب الحادي والعشرون في الجنائز).

(۳) وتكره أيضًا في الشارع. (شامي ج:۲ ص:۲۲۵، باب صلاة الجنازة، وأيضًا في الهندية ج:۱ ص:۱۶۵).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

نمازوں کی اجازت ہے، اس لئے نمازِ جنازہ ضرور پڑھنی چاہئے۔ (۱)

نمازِ جنازہ سنتوں کے بعد پڑھی جائے

سوال:... ہمارے علاقے کی مسجد میں چند دنوں سے یہ ہو رہا ہے کہ کسی بھی نماز کے اوقات میں اگر کوئی جنازہ آجاتا ہے تو مسجد کے اِمام صاحب فرض نماز کے فوراً بعد نمازِ جنازہ پڑھا دیتے ہیں، جبکہ دُوسری مساجد اور ہماری مسجد میں پوری نماز کے بعد نمازِ جنازہ ہوا کرتی تھی، مگر اب چند روز سے ہماری مسجد میں فرض نماز کے فوراً بعد نمازِ جنازہ ہو جاتی ہے، اور اس طرح کافی نمازی قبرستان تک جنازے میں شریک ہونے سے رہ جاتے ہیں، آپ سے گزارش یہ ہے کہ قرآن وسنت کی روشنی میں فرض نماز کے فوراً بعد نمازِ جنازہ ادا کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب:... اصل مسئلہ تو یہی ہے کہ فرض نماز کے بعد جنازہ پڑھا جائے، پھر سنتیں پڑھی جائیں، لیکن درمختار میں بحر سے منقول ہے کہ فتویٰ اس پر ہے کہ جنازہ سنتوں کے بعد پڑھا جائے۔ (۲)

جوتے پہن کر نمازِ جنازہ ادا کرنی چاہئے یا اُتار کر؟

سوال:... نمازِ جنازہ میں کھڑے ہوتے وقت اپنے پاؤں کے جوتے اُتار لیں یا نہیں؟ دیکھا گیا ہے کہ جوتے اُتار کر پیر جوتوں کے اُوپر رکھ لیتے ہیں، یہ عمل کیسا ہے؟ براہِ کرم بتائیے کہ ننگے پیر صحیح ہے یا جوتے سمیت یا جوتوں کے اُوپر؟

جواب:... جوتے اگر پاک ہوں تو ان کو پہن کر جنازہ پڑھنا صحیح ہے، اور اگر پاک نہ ہوں تو نہ ان کو پہن کر نمازِ جنازہ پڑھ سکتے ہیں، اور نہ ان پر پاؤں رکھ کر نمازِ جنازہ پڑھنا دُرست ہے، اور اگر اُوپر سے پاک ہوں، مگر نیچے سے پاک نہ ہوں تو ان پر پاؤں رکھ لیں، (۳) زمین خشک یعنی پاک ہو تو ننگے پیر کھڑے ہونا صحیح ہے۔

جوتے پہن کر نمازِ جنازہ کی ادائیگی

سوال:... نمازِ جنازہ میں جب نماز پڑھائی جاتی ہے تو عام طور پر جنازے کو مسجد کے باہر ہی کچی زمین پر رکھ دیتے ہیں، اور کچھ لوگ جوتے پہن کر اور کچھ چپل پہن کر نماز میں شرکت کرتے ہیں، کیا جوتے اور چپل پہنے ہوئے نمازِ جنازہ پڑھی جاسکتی ہے؟

---

(۱) تسعة أوقات يكره فيها النوافل وما في معناهما لَا الفرائض ..... فيجوز فيها قضاء الفائتة وصلاة الجنازة وسجدة التلاوة ..... منها ما بعد صلاة الفجر قبل طلوع الشمس ..... ومنها ما بعد صلاة العصر قبل التغير ...إلخ. (هندية ج: ۱ ص: ۵۲، ۵۳، الباب الأوّل في المواقيت وما يتصل بها، وأيضًا في الشامي ج: ۱ ص. ۳۷۵).

(۲) لٰكن في البحر قبيل الأذان عن الحلبي الفتوىٰ على تأخير الجنازة عن السنة ...إلخ. (درمختار مع الشامي ج: ۲ ص: ۱۶۷، باب العيدين).

(۳) ولو افترش نعليه وقام عليها جاز فلا يضر نجاسة ما تحتها لٰكن لَا بد من طهارة نعليه مما يلي الرجل لَا مما يلي الأرض ...إلخ. (طحطاوي على مراقي الفلاح ص: ۳۱۹، باب أحكام الجنائز، فصل الصلاة عليه).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:...اگر جوتے اور چپل پاک ہوں تو ان کو پہن کر نمازِ جنازہ پڑھنا صحیح ہے، ورنہ جائز نہیں۔[۱]

عجلت میں نمازِ جنازہ تیمّم سے پڑھنا جائز ہے

سوال:...اگر نمازِ جنازہ بالکل تیار ہو اور انسان پاک ہو تو بغیر وضو کیا نمازِ جنازہ ہو جائے گی؟ اگر وضو کرنے بیٹھے تو نمازِ جنازہ ہو چکی ہوگی، اس صورت میں کیا نمازِ جنازہ ہو جائے گی؟ اگر نہیں ہوگی تو اس صورت میں کیا کیا جائے؟

جواب:...اگر یہ اندیشہ ہو کہ اگر وضو کرنے لگا تو نمازِ جنازہ فوت ہو جائے گی، ایسی صورت میں تیمم کر کے نمازِ جنازہ میں شریک ہو جائے،[۲] لیکن یہ تیمم صرف نمازِ جنازہ کے لئے ہوگا، دُوسری نمازیں اس تیمم سے پڑھنا جائز نہیں، بلکہ وضو کرنا ضروری ہوگا۔[۳]

بغیر وضو کے نمازِ جنازہ

سوال:...گزشتہ دنوں ہمارے کالج میں غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھائی گئی، وہ اس طرح کہ کالج بس سے اُترتے ہی چند طلبہ نے کہا کہ غائبانہ نمازِ جنازہ ہو رہی ہے، اس میں شرکت کریں۔ ہم لوگ اس وقت بغیر وضو کے تھے، بلکہ تقریباً تمام طلبہ ہی بے وضو تھے، لیکن وضو کی سہولت نہ ہونے کی وجہ سے اور اس وجہ سے کہ ساتھی طلبہ ہمیں اپنے سے الگ نہ سمجھیں، مجبوراً ہم نے نمازِ جنازہ میں شرکت کی، اس نمازِ جنازہ میں ہندو طلبہ کی ایک بڑی تعداد بھی شامل تھی، آپ یہ بتایئے کہ کیا غائبانہ نمازِ جنازہ ہوگئی؟ اور ہمارے بے وضو شرکت کا کفارہ کیا ہے؟

جواب:...حنفیہ کے نزدیک تو غائبانہ نمازِ جنازہ ہوتی ہی نہیں،[۴] آپ کو اگر اس میں شرکت کرنی ہی تھی تو تیمم کر کے شریک ہونا چاہئے تھا، طہارت کے بغیر نمازِ جنازہ جائز نہیں،[۵] اس کا کفارہ اب کیا ہو سکتا ہے؟ سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگئے۔ سمجھ میں نہیں آیا کہ ہندو طلبہ اس میں کیوں شامل ہوئے؟

نمازِ جنازہ کے لئے صرف بڑے بیٹے کی اجازت ضروری نہیں

سوال:...اکثر مولوی نمازِ جنازہ پڑھانے سے قبل پوچھ لیتے ہیں کہ میت کا بڑا بیٹا کون ہے؟ میرے خیال میں بڑے بیٹے کی

---

(۱) وكل ما يعتبر شرطا لصحة سائر الصلوات من الطهارة الحقيقية والحكمية ..... يعتبر لصحة صلاة الجنازة. (عالمگيرى ج:۱ ص:۱۶۴، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز). وصلاته فيهما أفضل أى فى النعل والخف الطاهرين أفضل مخالفة لليهود. تاترخانية. (شامى ج:۱ ص:۶۵۷، مطلب فى أحكام المسجد).

(۲) قوله وجاز لخوف فوت صلاة جنازة أى ولو كان الماء قريبًا. (شامى ج:۱ ص:۲۴۱، باب التيمم).

(۳) أما التيمم لخوف فوت الجنازة أو العيد ففير كامل ...إلخ. (شامى ج:۱ ص:۲۴۲، باب التيمم).

(۴) وشرطهما أيضًا حضوره ووضعه وكونه هو أو أكثره أمام المصلى وكونه للقبلة فلا تصح على غائب ...إلخ. (درمختار مع الشامى ج:۲ ص:۲۰۸، باب صلاة الجنازة، مطلب هل يسقط فرض الكفاية بفعل الصبى؟).

(۵) أما الشروط التى ترجع إلى المصلى فهى شروط بقية الصلوات من الطهارة الحقيقية بدنا وثوبا ...إلخ. (شامى ج:۲ ص:۲۰۷، باب صلاة الجنازة، مطلب فى صلاة الجنازة).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

شریعت کی رُو سے کوئی اہمیت نہیں، مولوی حضرات کو میت کے وارث کا پوچھنا چاہئے، وارث بھائی بھی ہوسکتا ہے، دوست بھی، کیا اس سلسلے میں بڑے بیٹے کی شرط ضروری ہے؟ کیا بڑے بیٹے کی شرعی شرط ہے؟

جواب:... جنازے کے لئے ولی سے اجازت لی جاتی ہے، اور چونکہ (باپ کے بعد) لڑکا سب سے مقدم ہے، اور لڑکوں میں سب سے بڑے لڑکے کا حق مقدم ہے، اس لئے اس سے اجازت لینا مقصود ہوتا ہے،(۱) ویسے بغیر اِجازت کے بھی نمازِ جنازہ ادا ہوجاتی ہے۔(۲)

سیّد کی موجودگی میں نمازِ جنازہ دُوسرا شخص بھی پڑھا سکتا ہے

سوال:... ہمارے ہاں ایک جنازہ ہوگیا، وہاں کے لوگوں نے اِمام صاحب کو کہا کہ سیّد موجود نہیں ہے، اس لئے نمازِ جنازہ ادا نہ کریں، کیا سیّد کی غیر موجودگی میں جنازہ نہیں ہوسکتا؟ قرآنِ پاک کی روشنی میں تفصیلی جواب دیں۔

جواب:... جنازہ پڑھانے کا سب سے زیادہ حق وارِ میت کا ولی ہے، اس کے بعد محلے کا اِمام۔(۳) بہرحال سیّد کی غیر موجودگی میں نمازِ جنازہ صحیح ہے، اور یہ خیال بالکل غلط ہے کہ جب تک سیّد موجود نہ ہو دُوسرا شخص نماز نہیں پڑھا سکتا، بلکہ سیّد کی موجودگی میں بھی دُوسرا شخص نمازِ جنازہ پڑھا سکتا ہے۔(۴)

نمازِ جنازہ پڑھانے کا حق دار کون ہے؟

سوال:... میت کا نمازِ جنازہ گاؤں کا اِمام پڑھائے یا کہ میت کے خاندانی وارث؟ کونسی صورت میں ولی کی اِجازت سے دُوسرا شخص جنازہ پڑھا سکتا ہے؟

جواب:... نمازِ جنازہ پڑھانے کا حق دار گاؤں کا اِمام ہے، وارثوں میں اگر کوئی صاحبِ علم ہو تو وہ زیادہ مستحق ہیں، اور ولی اگر کسی دُوسرے بزرگ کو جنازہ پڑھانے کے لئے کہہ دے تو وہ بھی صحیح ہے، بشرطیکہ وہ گاؤں کے اِمام سے علم و فضل میں فائق ہو۔(۵)

---

(۱) قوله والأولياء على الترتيب ..... والأب أفضل ولذا يقوم الأب عند الإستواء كما في اخوين شقيقين ...إلخ. (فتح القدير ج: ۱ ص: ۴۵۷، باب صلاة الجنازة).

(۲) فإن صلّى غير الولي أو السلطان أعاد الولي ..... ثم هو ليس بمنحصر على السلطان بل كل من كان مقدما على الولي في ترتيب الإمامة في صلاة الجنازة على ما ذكرنا فصلّى هو لَا يعيد الولي ثانيا ...إلخ. (شرح العناية على الهداية في فتح القدير ج: ۱ ص: ۴۵۸).

(۳) قوله ثم الولي أي ولي الميت الذكر البالغ العاقل ..... قال في شرح المنية: الأصل أن الحق في الصلاة للولي، ولذا قدم على الجميع ...إلخ. (شامي ج: ۲ ص: ۲۲۰، باب صلاة الجنازة، مطلب تعظيم أولى الأمر واجب).

(۴) أما شروط وجوبها فهي شروط بقية الصلوات من القدرة والعقل والبلوغ والإسلام ...إلخ. (شامي ج: ۲ ص: ۲۰۷).

(۵) ثم إمام الحي المراد به إمام مسجد محلته لكن بشرط أن يكون أفضل من الولي وإلّا فالولي أولى منه ...إلخ. (مراقي الفلاح ج: ۱ ص: ۳۲۳، طبع سعيد).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

نمازِ جنازہ پڑھانے کے کون لوگ حق دار ہیں؟

سوال:... نمازِ جنازہ پڑھانے کے کون حضرات حق رکھتے ہیں؟

جواب:... میّت کا ولی زیادہ حق دار ہے، بشرطیکہ جنازہ پڑھانے کا اہل ہو۔ اسی طرح محلے کے اِمامِ مسجد کا حق ہے اور کسی نیک متقی سے نمازِ جنازہ پڑھانے کا اِہتمام ہونا چاہئے۔ (۱)

ولیٔ اَقرب کی اِجازت کے بغیر پڑھی گئی نمازِ جنازہ کا حکم

سوال:... اگر کوئی شخص اپنے وطن سے باہر بقضائے اِلٰہی فوت ہوجائے اور وہاں پر میّت کے برابر درجے کے ولیوں میں سے کسی ایک کی موجودگی و اِجازت سے نمازِ جنازہ پڑھائی گئی ہو اور پھر اسے وطن لایا جائے تو اس کی دوبارہ نمازِ جنازہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:... میّت کو جہاں اس کا اِنتقال ہو، وہیں دفن کردینا چاہئے۔ (۲) اگر ولیٔ اَقرب کی اِجازت کے بغیر مسلمانوں نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھ لی (کیونکہ ولیٔ اَقرب موجود ہی نہیں تھا) تو فرض ادا ہوگیا۔ تاہم ولیٔ اَقرب دوبارہ نمازِ جنازہ پڑھ سکتا ہے اور اس کے ساتھ جنازے میں دُوسرے لوگ بھی شریک ہوسکتے ہیں۔ (۳)

جس کی نمازِ جنازہ غیر مسلم نے پڑھائی، اس پر دوبارہ نماز ہونی چاہئے

سوال:... نئی کراچی سیکٹر ۵-ڈی میں ایک غیر مسلم گروہ کی مسجد ہے، فلاح دارین، اس کے پیش اِمام کا تعلق ایک دیندار جماعت سے ہے جو چن بشویشور کو مانتے ہیں، لیکن یہ ظاہر نہیں کرتے ہیں، لوگ دھوکا کھا جاتے ہیں، جب ان کو علم ہوتا ہے تو پچھتاتے ہیں۔ یہاں ایک صاحب کا انتقال ہوگیا جو سنی عقیدہ تھے، ان کی نمازِ جنازہ اس مسجد کے اِمام صاحب نے پڑھائی۔ آپ یہ بتائیں کہ سنی عقیدہ رکھنے والوں کی نمازِ جنازہ قادیانی اِمام پڑھا سکتا ہے؟ اگر نہیں تو دوبارہ نماز کا کیا طریقہ ہوگا؟

جواب:... دیندار انجمن کے لوگ قادیانیوں کی ایک شاخ ہے، اس لئے یہ لوگ مسلمان نہیں، اس اِمام کو اِمامت سے فوراً الگ کردیا جائے۔ غیر مسلم، مسلمان کا جنازہ نہیں پڑھا سکتا، (۴) اگر کسی غیر مسلم نے مسلمان کا جنازہ پڑھایا ہو تو دوبارہ جنازہ کی نماز پڑھنا فرض ہے، اور اگر بغیر جنازے کے دفن کردیا گیا ہو تو تمام مسلمان گناہگار ہوں گے۔

---

(۱) ثم إمام الحي المراد به إمام مسجد محلته لٰكن بشرط أن يكون أفضل من الولي وإلّا فالولي أولٰى منه ...إلخ۔ (مراقي الفلاح ج:۱ ص:۳۲۳، باب أحكام الجنائز، فصل السلطان أحق بصلاته، طبع مير محمد).

(۲) ويستحب في القتيل والميت دفنه في المكان الذي مات في مقابر أولٰئك القوم ...إلخ۔ (عالمگيري ج:۱ ص:۱٦۷، الباب الحادي والعشرون في الجنائز).

(۳) فإن صلّى غير الولي أو السلطان أعاد الولي إن شاء كذا في الهداية۔ (أيضًا ج:۱ ص:۱٦۴، الباب الحادي والعشرون).

(۴) ص:۳۷۸ کا حاشیہ نمبر ۲ ملاحظہ فرمائیں۔ نیز: وإذا ترك الكل أثموا۔ (عالمگيري ج:۱ ص:۱٦۲)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

نمازِ جنازہ کا طریقہ

سوال:... نمازِ جنازہ کا طریقہ کیا ہے؟

جواب:... نمازِ جنازہ میں چار تکبیریں ہوتی ہیں، پہلی تکبیر کے بعد ثنا، دُوسری کے بعد دُرود شریف، تیسری کے بعد میّت کے لئے دُعا، اور چوتھی کے بعد سلام۔[1]

نمازِ جنازہ کی نیت کیا ہو؟ اور دُعا یاد نہ ہو تو کیا کرے؟

سوال:... نمازِ جنازہ کی دُعا یاد نہ ہو تو کیا پڑھنا چاہئے؟ اور کس طرح نیت کی جائے؟

جواب:... نمازِ جنازہ میں نمازِ جنازہ ہی کی نیت کی جاتی ہے۔[2] پہلی تکبیر کے بعد ثنا پڑھتے ہیں، دُوسری تکبیر کے بعد نماز والا دُرود شریف پڑھتے ہیں، تیسری تکبیر کے بعد میّت کے لئے دُعا پڑھتے ہیں اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیر دیتے ہیں۔[3] دُعا یاد نہ ہو تو یاد کرنی چاہئے، جو نیچے لکھی ہوئی ہے، جب تک دُعا یاد نہ ہو: "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ" پڑھتا رہے یا خاموش رہے۔[4]

دُعائیں یہ ہیں:

بالغ میّت کے لئے دُعا:

"اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا، اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَهٗ مِنَّا فَاَحْیِهٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَی الْاِیْمَانِ۔"[5]

نابالغ بچے کے لئے دُعا:

"اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا۔"[6]

نابالغ بچی کے لئے دُعا:

"اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً۔"[7]

---

(۱) وھی أربع تکبیرات یرفع یدیه فی الأولٰی فقط ویثنی بعدھا ویصلی علی النبی صلی اللہ علیه وسلم بعد الثانیة ویدعوأ بعد الثالثة ویسلم بلا دعاء بعد الرابعة ...إلخ۔ (تنویر الأبصار مع الدر ج:۲ ص:۲۱۲، باب صلاة الجنازة)۔

(۲) ولو تفکر الإمام بالقلب أنه یؤدی صلاة الجنازة یصح ولو قال المقتدی اقتدیت بالإمام یجوز۔ (ھندیة ج:۱ ص:۱۶۴، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز)۔

(۳) ایضاً حاشیہ نمبر۱۔

(۴) لم أفاد ان من لم یحسن الدعاء بالمأثور یقول: اللّٰھم اغفر لنا ولوالدینا وله وللمؤمنین والمؤمنات۔ (شامی ج:۲ ص:۲۱۲، باب صلاة الجنازة، مطلب ھل یسقط فرض الکفایة بفعل الصبی؟)۔

(۵) مشکوٰة المصابیح ص:۱۴۶، باب المشی بالجنازة، أیضاً: شامی ج:۲ ص:۲۱۲، ھندیة ج:۱ ص:۱۶۴۔

(۶، ۷) ایضاً۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

نمازِ جنازہ میں دُعائیں سنت ہیں

سوال:... کیا نمازِ جنازہ میں دُعا پڑھنا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب:... نمازِ جنازہ میں چار تکبیریں فرض ہیں، اور دُعائیں سنت ہیں[1]۔ اگر کسی کو دُعائیں یاد نہ ہوں تو صرف تکبیر ہی کہنے سے فرض ادا ہو جائے گا۔ لیکن نمازِ جنازہ کی دُعا سیکھ لینی چاہئے، کیونکہ اس کے بغیر میّت کی شفاعت سے بھی محروم رہے گا اور نماز بھی خلافِ سنت ہوگی۔

بچوں اور بڑوں کی اگر ایک ہی نمازِ جنازہ پڑھیں تو بڑوں والی دُعا پڑھیں

سوال:... حرمین شریفین میں بچے اور بڑوں کی نمازِ جنازہ ساتھ پڑھنی پڑتی ہیں، اس صورت میں کون سی دُعا ادا کی جائے گی؟

جواب:... اجتماعی نمازِ جنازہ میں وہی دُعا پڑھیں گے جو بڑوں کی نمازِ جنازہ میں پڑھتے ہیں، اس میں بچے کے لئے بھی دُعا شامل ہو جائے گی۔[2]

جنازہ مرد کا ہے یا عورت کا، نہ معلوم ہو تو بالغ والی دُعا پڑھیں

سوال:... نمازِ جنازہ کی جماعت کھڑی ہو چکی ہے، ایک شخص بعد میں پہنچتا ہے اور نمازِ جنازہ میں شامل ہو جاتا ہے، ابھی اس کو یہ معلوم نہیں کہ جنازہ کس کا ہو رہا ہے؟ آیا کہ میّت مرد، عورت یا بچہ کون ہے؟ ایسی صورت میں وہ کیا نیت کرے اور کیا پڑھے؟

جواب:... مرد و عورت کے لئے دُعائے جنازہ ایک ہی ہے، البتہ بچے، بچی کے لئے دُعا کے الفاظ الگ ہیں، تاہم بچے کے جنازہ میں بھی اگر بالغ مرد و عورت والی دُعا پڑھ لی جائے تو صحیح ہے، اس لئے بعد میں آنے والوں کو اگر علم نہ ہو تو وہ مطلق نمازِ جنازہ کی نیت کرلیں اور بالغوں والی دُعا پڑھ لیا کریں۔[3]

مرد یا عورت کا معلوم نہ ہو تو نمازِ جنازہ کس طرح ادا کریں؟

سوال:... کسی شخص کو اگر کسی وجہ سے یہ معلوم نہ ہو کہ نمازِ جنازہ کسی مرد، عورت یا بچے کی پڑھائی جارہی ہے تو ایسی صورت میں وہ شخص نمازِ جنازہ کس طرح ادا کرے گا؟

جواب:... اگر معلوم نہ ہو تو بالغ مرد کے لئے جو دُعا پڑھی جاتی ہے، وہی پڑھ لے، نمازِ جنازہ ہو جائے گی۔[4]

---

(۱) وركنها شيئان التكبيرات الأربع ..... وسنتها ثلاثة التحميد والثناء والدعاء فيها ...الخ. (درمختار مع الشامي ج: ۲ ص: ۲۰۹، باب صلاة الجنازة).

(۲) ثم يكبر أخرىٰ ويدعو للميت وجميع المسلمين وليس فيها دعاء مؤقت وعن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه كان يقول: اللّٰهم اغفر لحينا ..... هذا إذا كان يحسن ذلك فإن كان لَا يحسن يأتي بأيّ دعاء شاء ...الخ. (هندية ج: ۱ ص: ۱۶۴).

(۳) ایضاً۔

(۴) ایضاً۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

نمازِ جنازہ اور عیدین کی نیت سنانا

سوال:... ہمارے علاقے میں نمازِ جنازہ سے پہلے اور نمازِ عیدین سے پہلے بآوازِ بلند نیت سنانا مروّج ہے، چونکہ بعض شرکاء ان نمازوں کی ادائیگی کی بنیادی شرائط وفرائض سے بھی نا آشنا ہوتے ہیں، اس کے باوجود کہیں اس طرح نیت کا سنانا بدعت تو نہیں؟

جواب:... نیت سنانا محض ایک رِواج ہے، کیونکہ لوگ جہالت کی وجہ سے ناواقف ہیں، اس لئے کوشش کرتے ہیں کہ ان کو صحیح نیت بتادی جائے، ورنہ نیت تو صرف اتنی کافی ہے کہ نمازِ جنازہ پڑھنے لگا ہوں۔ (۱)

نمازِ جنازہ میں دُعا کی شرعی حیثیت

سوال:... ویسے تو نمازِ جنازہ کی دُعا بالغ مرد وعورت کے لئے علیحدہ اور نابالغ لڑکی لڑکے کے لئے علیحدہ علیحدہ ہے، مسئلہ یہ ہے کہ نمازِ جنازہ تو ظاہر ہے اِمام ہی پڑھائے گا، تو اس صورت میں عرض ہے کہ آیا مقتدی کو بھی اِمام کے علاوہ ثنا، دُرود پڑھنی چاہئے یا صرف دیگر نمازوں میں جیسے نماز فرض ہوگئی مقتدی کو صرف ثنا ہی پڑھنے کا حکم ہے۔ بعض مولوی حضرات سے اس بارے میں دریافت کیا ہے، لیکن کوئی تسلی بخش جواب نہیں ملتا، ہر ایک کی مختلف رائے ہے، آیا مقتدی اگر ثنا کے علاوہ دُرود اور دُعا نہ پڑھے نمازِ جنازہ ہو جائے گی یا نہیں؟ یا مقتدی کو بھی ثنا، دُرود، دُعا پڑھنی ہوگی یا نہیں؟ بہرحال اس مسئلے کے متعلق تفصیل قرآن وسنت کی روشنی میں بیان کردیں۔

جواب:... جنازے کی تکبیریں تو فرض ہیں، باقی دُعائیں سنت ہیں، اِمام کے لئے بھی اور مقتدیوں کے لئے بھی۔ (۲)

نمازِ جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد تین تکبیریں بھی کہیں گے

سوال:... نمازِ جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد اِمام کے پیچھے مقتدی باقی تین تکبیریں بھی کہیں گے یا صرف اِمام کہے گا؟

جواب:... اِمام کے ساتھ باقی تکبیریں بھی کہیں گے۔ (۳)

نمازِ جنازہ میں رُکوع وسجود نہیں ہے

سوال:... نمازِ جنازہ میں چار تکبیریں کس طرح پڑھی جاتی ہیں؟ یعنی رُکوع، سجود وغیرہ کرتے ہیں یا نہیں؟ دُوسرے یہ کہ میں نے نویں جماعت کی اسلامیات میں پڑھا تھا کہ یہ چار تکبیریں چار رکعتوں کی قائم مقام ہوتی ہیں۔

جواب:... نمازِ جنازہ میں اَذان، اقامت، رُکوع، سجدہ نہیں، بس پہلی تکبیر کہہ کر نیت باندھ لیتے ہیں، ثنا پڑھ کر دُوسری تکبیر

---

(۱) ولو تفكر الإمام بالقلب أنه يؤدي صلاة الجنازة يصح ولو قال المقتدي اقتديت بالإمام يجوز كذا في المضمرات. (عالمگيري ج: ۱ ص: ۱۶۴، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز).

(۲) وصلاة الجنازة أربع تكبيرات ولو ترك واحدة منها لم تجز صلاته هكذا في الكافي. (عالمگيري ج: ۱ ص: ۱۶۴).

(۳) وصلاة الجنازة أربع تكبيرات ولو ترك واحدة منها لم تجز ..... والإمام والقوم فيه سواء كذا في الكافي. (عالمگيري ج: ۱ ص: ۱۶۴، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون في الجنائز).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کہتے ہیں، دُرود شریف پڑھ کر تیسری تکبیر کہی جاتی ہے، اور میت کے لئے دُعا کی جاتی ہے، اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیر دیتے ہیں،[1] یہ چار تکبیریں گویا چار رکعتوں کے قائم مقام سمجھی جاتی ہیں۔[2]

نمازِ جنازہ میں سورۂ فاتحہ اور دُوسری سورۃ پڑھنا کیسا ہے؟

سوال:... میں ایک میت کے جنازے میں شریک ہوا، جب نیت باندھ لی تو اِمام نمازِ جنازہ زور سے پڑھنے لگا، جس میں سورتیں تلاوت کر رہے تھے، مثلاً: سورۂ فاتحہ، سورۂ اِخلاص، دُرود شریف وغیرہ۔ سلام پھیرنے کے بعد مقتدی ایک دُوسرے کے ساتھ بحث کرنے لگے، مہربانی فرما کر قرآن وسنت کی روشنی میں اس کا جواب دیں۔

جواب:... نمازِ جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد سورۂ فاتحہ کے اِمام شافعیؒ و اِمام احمدؒ قائل ہیں، اِمام مالکؒ اور اِمام ابوحنیفہؒ قائل نہیں،[3] بطورِ حمد وثناء پڑھ لیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔[4] سورۂ اِخلاص پڑھنے کا ائمہ اَربعہ میں سے کوئی قائل نہیں، اسی طرح نمازِ جنازہ میں اُونچی قرأت کا بھی ائمہ اَربعہ میں سے کوئی قائل نہیں۔[5]

نمازِ جنازہ کی ہر تکبیر میں سر آسمان کی طرف اُٹھانا

سوال:... کیا نمازِ جنازہ کی ہر تکبیر میں سر آسمان کی طرف اُٹھانا چاہئے؟

جواب:... جی نہیں!

نمازِ جنازہ کے دوران شامل ہونے والا نماز کس طرح پوری کرے؟

سوال:... نمازِ جنازہ ہو رہی ہے اور ایک آدمی جو دُوسری یا تیسری تکبیر میں پہنچتا ہے تو اب وہ کیا پڑھے گا؟ اور جو تکبیریں باقی ہیں ان کو کیسے ادا کرے گا، اور اگر اس کو پتا ہی نہیں کہ کتنی تکبیریں ہوئی ہیں تو پھر کیا پڑھے گا؟

جواب:... ایسے شخص کو چاہئے کہ اِمام کی اگلی تکبیر کا انتظار کرے، جب اگلی تکبیر ہو تب نماز میں شریک ہو جائے، اور جتنی تکبیریں اس کی رہ گئی ہوں، اِمام کے سلام پھیرنے اور جنازہ کے اُٹھائے جانے سے پہلے صرف اتنی تکبیریں کہہ کر سلام پھیر دے،

(۱،۲) وهي أربع تكبيرات كل تكبيرة قائمة مقام ركعة يرفع يديه في الأولىٰ فقط ..... ويثني بعدها ويصل على النبي صلى الله عليه وسلم كما في التشهد بعد الثانية ..... ويدعو بعد الثالثة ..... ويسلم بلا دعاء بعد الرابعة. (درمختار ج:۲ ص:۱۲،۱۳)۔

(۳) قوله وعين الشافعي الفاتحة وبه قال أحمد ..... مذهبنا قول عمر وابنه وعلي وأبي هريرة وبه قال مالك كما في شرح المنية. (درمختار ج:۲ ص:۲۱۳، باب صلاة الجنازة).

(۴) ولو قرأ الفاتحة بنية الدعاء فلا بأس به ...الخ. (هندية ج:۱ ص:۱۶۴، كتاب الصلاة، باب الجنائز).

(۵) ويخافت في الكل إلّا في التكبير كذا في التبيين ولا يقرأ فيها القرآن ...الخ. (هندية ج:۱ ص:۱۶۴، وأيضًا في البدائع الصنائع ج:۱ ص:۳۱۳، صلاة الجنازة، طبع سعيد).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جب اِمام کے ساتھ شامل ہو تو جو دُعا و ثنا پڑھ سکتا ہے پڑھ لے، اس کی نماز ہو جائے گی۔ (۱)

اگر نمازِ جنازہ میں مقتدی کی کچھ تکبیریں رہ جائیں تو کیا کرے؟

سوال:... جس طرح نماز باجماعت میں کوئی رکعت رہی ہو تو اس کو اِمام کے سلام پھیرنے کے بعد پوری کر لیتے ہیں، اسی طرح اگر نمازِ جنازہ میں ایک یا دو تکبیریں چھوٹ جائیں تو اس کو کس طرح ادا کریں گے؟

جواب:... یہ شخص اِمام کے سلام پھیرنے کے بعد جنازے کے اُٹھائے جانے سے پہلے اپنی باقی ماندہ تکبیریں کہہ کر سلام پھیر دے، اس کو ان تکبیروں میں کچھ پڑھنے کی ضرورت نہیں، صرف تکبیریں پوری کر کے سلام پھیر دے۔ (۲)

نمازِ جنازہ کے اختتام پر ہاتھ چھوڑنا

سوال:... نمازِ جنازہ میں چوتھی تکبیر کے بعد ہاتھ دونوں چھوڑنے چاہئیں یا جب دائیں طرف سلام پھیریں تو دائیں ہاتھ کو چھوڑیں، اور جب بائیں طرف سلام پھیریں تو بائیں ہاتھ کو چھوڑیں؟

جواب:... دونوں طرح دُرست ہے۔

نمازِ جنازہ کا وقت مقرّر کرنا تاکہ لوگ زیادہ شریک ہوں

سوال:... زیادہ سے زیادہ لوگوں کا جنازے میں شرکت کی غرض سے نمازِ جنازہ کا وقت مقرّر کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:... حکم یہ ہے کہ میّت کی تجہیز و تکفین میں جلدی کی جائے، اس کی رعایت رکھی جائے تو کوئی حرج نہیں۔ (۳)

نمازِ جنازہ کے بعد دُعا مانگنا

سوال:... نمازِ جنازہ پڑھنے کے فوراً بعد دُعا مانگنی جائز ہے؟

---

(۱) واذا جاء رجل وقد كبّر الإمام التكبيرة الأولى ولم يكن حاضرًا انتظره حتّى يكبر الثانية ويكبّر معه فإذا فرغ الإمام كبّر المسبوق التكبيرة التي فاتت قبل أن ترفع الجنازة ..... وكذا إن جاء وقد كبّر الإمام تكبيرتين أو ثلاثًا ..... ثم يكبّر ثلاثًا قبل أن ترفع الجنازة متتابعا لَا دعاء فيها ...إلخ۔ (هندية ج:۱ ص:۱۶۴، ۱۶۵، كتاب الصلاة، الباب الحادى والعشرون فى الجنائز، وأيضًا درمختار مع الشامى ج:۲ ص:۲۱۶، باب صلاة الجنازة).

(۲) ایضاً، نیز دیکھئے: بدائع الصنائع ج:۱ ص:۳۱۴۔

(۳) عن أبى هريرة رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال: أسرعوا بالجنازة فإن كانت صالحة فخير تقدمونها إليه، وإن تك غير ذلك فشر تضعونه عن رقابكم۔ (مسلم ج:۱ ص:۳۰۶). ويستحب أيضًا أن يسارع إلى قضاء دينه وإبرائه منه ويبادر إلى تجهيزه ولَا يؤخر۔ (عالمگيرى ج:۱ ص:۱۵۷). يندب دفنه فى جهة موته وتعجيله ...إلخ. أى تعجيل جهازه عقب تحقق موته، ولذا كره تأخير صلاته ودفنه ليصلى عليه جمع عظيم بعد صلاة الجنازة۔ (شامى ج:۲ ص:۲۳۹).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... جنازہ خود دُعا ہے، اس کے بعد دُعا کرنا سنت سے ثابت نہیں، اس لئے اس کو سنت سمجھنا یا سنت کی طرح اس کا التزام کرنا صحیح نہیں۔ (۱)

نمازِ جنازہ کے بعد اور قبر پر ہاتھ اُٹھا کر دُعا کرنا

سوال:... نمازِ جنازہ کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دُعا کرنا، قبر کے سامنے ہاتھ اُٹھا کر دُعا کرنا، قبر کے سرہانے اور پائینتی دُعا پڑھتے وقت اُنگلی شہادت کی رکھنا ضروری ہے یا نہیں؟ کیا اس کی فضیلت احادیث سے ثابت ہے؟

جواب:... جنازہ کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دُعا کرنا بدعت ہے۔ (۲) قبر پر دُعا جائز ہے، (۳) قبر کے سرہانے سورۂ بقرہ کی ابتدائی آیات اور پائینتی کی جانب سورۂ بقرہ کی آخری آیات پڑھنا بھی جائز ہے، (۴) قبر پر اُنگلی رکھنا ثابت نہیں۔

میّت کی نمازِ جنازہ نہ پڑھی تو کیا کرے؟

سوال:... ۱۹۴۷ء میں انڈیا سے پاکستان کی طرف ہجرت کرتے ہوئے راستے میں ہی بمقام وزیرآباد میری والدہ انتقال کر گئیں، اس وقت حالات اس طرح تھے کہ ہم فاقوں کے مارے ہوئے اور بے گھر تھے، علاوہ ازیں خطرات بھی تھے، ہم میں دین سے ناواقفیت بھی تھی، ان اسباب کی وجہ سے ہم نے بغیر جنازہ کے ہی صرف چار آدمیوں نے والدہ محترمہ کو دفن کر دیا، اب جبکہ خدا نے علم دین سے واقفیت عطا فرمائی ہے، سوچتا ہوں کہ ہم نے نمازِ جنازہ نہیں پڑھی، اس کے حل کے لئے اب مجھے کیا کرنا چاہئے؟

جواب:... میّت کی نمازِ جنازہ فرضِ کفایہ ہے، اس فرض کو نہ ادا کرنے کی وجہ سے سب لوگ گناہگار ہوئے، اب دُعا و

---

(۱) عن عائشة رضی الله عنها قالت: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: من أحدث فی أمرنا هٰذا ما لیس منه فهو رد. (صحیح البخاری ج:۱ ص:۳۷۱، کتاب الصلح). وفی المرقاة: من أحدث أی جدد وابتدع وأظهر واخترع فی أمرنا هٰذا أی فی دین الإسلام ..... فهو رد أی مردود علیه ..... قال القاضی: المعنٰی من أحدث فی الإسلام رأیًا لم یکن له من الکتاب أو السّنّة سند ظاهر أو خفی، ملفوظ أو مستنبط فهو مردود علیه، قیل: فی وصف الأمر بهٰذا إشارة إلٰی امر الإسلام کمل وانتهی، وشاع وظهر ظهور المحسوس بحیث لَا یخفی علٰی کل ذی بصر وبصیرة، فمن حاول الزیادة فقد حاول أمرًا غیر مرضی، لأنه من قصور فهمه رآه ناقصًا. (مرقاة المفاتیح، کتاب الإیمان، باب الإعتصام بالکتاب والسُّنّة، الفصل الأوّل ج:۱ ص:۱۷۷، ۱۷۸). ولیس فی ظاهر المذهب بعد التکبیرة الرابعة دعاء سوی السلام ..إلخ. (البدائع الصنائع ج:۱ ص:۳۱۳، طبع ایچ ایم سعید).

(۲) ایضاً۔

(۳) عن عثمان بن عفان رضی الله عنه قال: کان النبی صلی الله علیه وسلم إذا فرغ من دفن المیت وقف علیه فقال: إستغفروا لأخیکم واسألوا له بالتثبیت، فإنه الآن یُسئل. (سنن أبی داوٗد ج:۲ ص:۱۰۳، کتاب الجنائز، وهکذا فی الدر المختار ج:۲ ص:۲۳۷، باب صلاة الجنازة). والدعاء عنده قائمًا کذا فی البحر. (هندیة ج:۱ ص:۱۶۶، کتاب الصلاة، باب الجنائز).

(۴) وعن عبدالله بن عمر قال: سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول: إذا مات أحدکم فلا تحبسوه وأسرعوا به إلٰی قبره، ولیُقرأ عند رأسه فاتحة البقرة وعند رجلیه بخاتمة البقرة. رواه البیهقی فی شعب الإیمان. (مشکوة ج:۱ ص:۱۴۹، باب البکاء علی المیت، طبع قدیمی).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

اِستغفار کے سوا اس کا کوئی تدارک نہیں ہوسکتا۔ (۱)

نوٹ:... اگر کسی کو نمازِ جنازہ کی دُعائیں یاد نہ ہوں تو وضو کر کے جنازے کے سامنے کھڑے ہو کر نمازِ جنازہ کی نیت باندھ کر تکبیر کہہ کر سلام پھیر دے تب بھی فرض ادا ہو جائے گا۔ (۲)

جنازے کا ہلکا ہونا نیکوکاری کی علامت نہیں

سوال:... سنا ہے کہ جب آدمی مرجاتا ہے تو اس کا جنازہ ہلکا (بے وزن) ہوگا تو وہ نیکوکار ہوگا، اور جس کا جنازہ بھاری ہوگا وہ گناہگار ہوگا، کیا یہ سچ ہے؟

جواب:... یہ خیال غلط ہے!

جنازے کے ساتھ ٹولیاں بنا کر بلند آواز سے کلمہ طیبہ یا کلمہ شہادت پڑھنا بدعت ہے

سوال:... بعض لوگ جنازے کے ساتھ چھوٹی چھوٹی ٹولیاں بنا کر بلند آواز کے ساتھ کلمہ طیبہ پڑھتے رہتے ہیں، اور بعض اس کی مخالفت کرتے ہیں، آپ دعا یہ بتائیے کہ کیا صحیح ہے؟ میں آپ کا دِل کی گہرائیوں سے مشکور وممنون ہوں گا۔

جواب:... فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

"وعلی متبعی الجنازة الصمت ویکره لهم رفع الصوت بالذکر وقراءة القرآن کذا فی شرح الطحاوی، فان اراد ان یذکر الله یذکر فی نفسه کذا فی فتاوی قاضی خان۔"

(ج:۱ ص:۱۶۲)

ترجمہ:... "جنازے کے ساتھ چلنے والوں کو خاموش رہنا لازم ہے، اور بلند آواز سے ذکر کرنا اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا مکروہ ہے، (شرح طحاوی) اور اگر کوئی شخص ذکر اللہ کرنا چاہے تو دِل میں ذکر کرے۔"

اس روایت سے معلوم ہوا کہ آپ نے ٹولیاں بنا کر کلمہ طیبہ پڑھنے کے جس رواج کا ذکر کیا ہے وہ مکروہ، بدعت ہے، اور جو لوگ مخالفت کرتے ہیں وہ صحیح کرتے ہیں، البتہ کلمہ طیبہ وغیرہ زیرِ لب پڑھنا چاہئے۔

میّت کے ساتھ چلتے ہوئے بلند آواز سے "کلمۂ شہادت" پڑھنا

سوال:... میّت کے ساتھ چلتے ہوئے ایک صاحب بار بار بلند آواز سے کہتے رہتے ہیں: "کلمۂ شہادت" کیا یہ فعل حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اجمعین سے ثابت ہے؟

---

(۱) الصلاة علی الجنازة فرض کفایة إذا قام به البعض ..... سقط عن الباقین واذا ترک الکل أثموا هکذا فی التارخانیة. (هندیة ج:۱ ص:۱۶۲، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز).

(۲) ص:۳۸۹ کا حاشیہ نمبر ۲ ملاحظہ فرمائیں۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:...آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات خلفائے راشدینؓ کے زمانے میں اس کا رِواج نہیں تھا، حضراتِ فقہاء نے جنازے کے ساتھ بلند آواز سے ذِکر کرنے کو بدعت فرمایا ہے۔ (۱)

متعدّد بار نمازِ جنازہ کا جواز

سوال:...کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ میّت کی نمازِ جنازہ ایک بار ہونی چاہئے، یا زیادہ بار؟ کیونکہ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ ایک بار ہی ہونی چاہئے، جبکہ علمائے کرام کی نمازِ جنازہ تین بار ہوئی ہے؟

جواب:...اگر میّت کے ولی نے نمازِ جنازہ پڑھ لی ہو تو جنازے کی نماز دوبارہ نہیں ہوسکتی، اور اگر اس نے نہ پڑھی ہو تو وہ دوبارہ پڑھ سکتا ہے، اور اس دُوسری جماعت میں دُوسرے لوگ بھی جنہوں نے پہلے نمازِ جنازہ نہیں پڑھی، شریک ہوسکتے ہیں۔ (۲)

جنازے کی نماز ایک سے زائد مرتبہ پڑھنا

سوال:...ایک علاقے میں یہ رِواج بن چکا ہے کہ ایک میّت کی نمازِ جنازہ دو تین مرتبہ پڑھائی جاتی ہے۔ اور خاص بڑے آدمی کی نمازِ جنازہ میں کچھ آدمی رہ جاتے ہیں، تو وہ جنہوں نے نمازِ جنازہ نہیں پڑھی، دوبارہ پڑھتے ہیں، کیا یہ طریقہ صحیح ہے یا نہیں؟

جواب:...حضرت اِمام ابوحنیفہؒ کے نزدیک نمازِ جنازہ میں تکرار جائز نہیں۔ اگر میّت کی نماز ایک مرتبہ پڑھ لی ہو تو دوبارہ نہیں پڑھی جاسکتی۔ البتہ اگر میّت کے وارثوں نے نماز نہ پڑھی ہو، اجنبی لوگوں نے نماز پڑھ لی ہو تو وارث دوبارہ نماز پڑھ سکتے ہیں۔ (۳)

غائبانہ نمازِ جنازہ کی شرعی حیثیت

سوال:...غائبانہ نمازِ جنازہ کی اسلام میں کیا حیثیت ہے؟ کیا حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تاکید فرمائی ہے؟ دُوسرا اگر ایک آدمی کا تابوت جس کے اندر اس کی میّت ہے یا کہ نہیں ہے، بغیر دیکھے اس کی نمازِ جنازہ ادا کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب:...غائبانہ نمازِ جنازہ اِمام شافعیؒ اور اِمام احمدؒ کے نزدیک جائز ہے۔ اِمام ابوحنیفہؒ اور اِمام مالکؒ کے نزدیک جائز نہیں۔ (۴)

---

(۱) ویکرہ رفع الصوت فیها بالذکر وقراءة القرآن ذکر فی فتاوی العصر انها کراهة تحریم ...إلخ۔ (حلبی کبیر ج:۱ ص:۵۹۴)، وعلی متبعی الجنازة الصمت ویکرہ لهم رفع الصوت بالذکر وقراءة القرآن کذا فی شرح الطحاوی فإن أراد أن یذکر الله یذکرہ فی نفسه کذا فی فتاوی قاضی خان۔ (عالمگیری ج:۱ ص:۱۶۲، طبع رشیدیه کوئٹه)

(۲) وإن صلّی علیه الولی لم یجز لأحد أن یصلی بعد ..... فإن صلّی غیر الولی أو السلطان أعاد الولی إن شاء کذا فی الهدایة۔ (هندیة ج:۱ ص:۱۶۴، وأیضًا فی الشامیة ج:۲ ص:۲۲۲، طبع سعید کراچی)۔

(۳) ولا یصلی علی میّت إلا مرّة واحدة والتنفل بصلاة لجنازة غیر مشروع کذا فی الإیضاح ..... فإن صلّی غیر الولی أو السلطان أعاد الولی إن شاء کذا فی الهدایة۔ (عالمگیری ج:۱ ص:۱۶۳، ۱۶۴، طبع رشیدیه کوئٹه)۔

(۴) رأی الحنفیة والمالکیة عدم جواز الصلاة علی الغائب ورأی الشافعیة والحنابلة: جواز الصلاة علی المیت الغائب عن البلد۔ (الفقه الإسلامی وأدلّته ج:۲ ص:۵۰۴، طبع دار الفکر، بیروت)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

غائبانہ نمازِ جنازہ

سوال:... کچھ روز پہلے، بلکہ اب تک افراد کی بڑی تعداد نے غائبانہ نمازِ جنازہ ادا کی، اور یہاں تک کہ مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ میں بھی ملک کی ایک بڑی ہستی کی نمازِ جنازہ غائبانہ طور پر ادا کی گئی، آپ سے پوچھنا یہ مقصود ہے کہ حنفی مسلک میں کیا غائبانہ نمازِ جنازہ ادا کرنا دُرست ہے؟ اگر نہیں تو کس مسلک میں دُرست ہے؟ اور مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کے اِمام صاحب کس مسلک سے تعلق رکھتے ہیں؟ کیونکہ ہمارے علاقے کی مسجد کے اِمام جو ایک سند یافتہ جید عالم ہیں اور اپنے مسائل کی تصحیح ہم انہی کے بتائے ہوئے طریقے پر کرتے ہیں، انہوں نے احادیث کی کتب سے دلائل دیتے ہوئے بتایا کہ غائبانہ نمازِ جنازہ احناف کے نزدیک دُرست نہیں ہے۔

جواب:... غائبانہ نمازِ جنازہ اِمام ابوحنیفہؒ اور اِمام مالکؒ کے نزدیک جائز نہیں، البتہ اِمام شافعیؒ اور اِمام احمدؒ کے نزدیک جائز ہے، حرمین شریفین کے ائمہ اِمام احمدؒ کے مقلد ہیں، اس لئے اپنے مسلک کے مطابق ان کا غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھنا صحیح ہے۔ (۱)

غائبانہ جنازہ اِمام ابوحنیفہؒ اور اِمام مالکؒ کے نزدیک جائز نہیں

سوال:... کیا کسی شخص کی غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھی جاسکتی ہے؟ کیونکہ پندرہ روزہ ''تعمیرِ حیات'' (لکھنؤ) میں مولانا طارق ندوی سے سوال کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ: احناف کے یہاں جائز نہیں ہے، اس کے برعکس ''معارف الحدیث'' جلد ہفتم میں مولانا محمد منظور نعمانی لکھتے ہیں کہ جب حبشہ کے بادشاہ نجاشی کا انتقال ہوا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی سے اس کی اطلاع ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اس کی اطلاع دی اور مدینہ طیبہ میں اس کی غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھی، دونوں مسائل کی وضاحت کیجئے۔

جواب:... اِمام مالکؒ اور اِمام ابوحنیفہؒ کے نزدیک غائبانہ نمازِ جنازہ جائز نہیں، جیسا کہ مولانا طارق ندوی نے لکھا ہے، نجاشی کا غائبانہ جنازہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا تھا، اس کو نجاشی کی خصوصیت قرار دیتے ہیں، ورنہ غائبانہ جنازہ کا عام معمول نہیں تھا، اِمام شافعیؒ قصہ نجاشی کی وجہ سے جواز کے قائل ہیں، اِمام احمدؒ کے مذہب میں دو روایتیں ہیں، ایک جواز کی، دُوسری منع کی۔ (۲)

نمازِ جنازہ میں عورتوں کی شرکت

سوال:... کیا عورت نمازِ جنازہ میں شرکت کرسکتی ہے؟ یعنی جماعت کے پیچھے عورتیں کھڑی ہوسکتی ہیں؟

---

(۱) وعلٰی هذا قال أصحابنا لا یصلی علٰی میّت غائب وقال الشافعی یصلی علیه ...الخ. (البدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۳۱۲، کتاب الصلاۃ، صلاۃ الجنازۃ، طبع سعید، وأیضًا فی الدر المختار مع الشامی ج: ۲ ص: ۲۰۹).

(۲) ایضاً صفحہ سابقہ حاشیہ نمبر ۲۔ وأیضًا فلا تصح علٰی غائب ..... وصلوٰۃ النبی صلی اللہ علیه وسلم علی النجاشی لغویة أو خصوصیة ...الخ. (درمختار مع الشامی، باب صلاۃ الجنائز ج: ۲ ص: ۱۹۲)۔ نیز حاشیہ بالا ملاحظہ ہو۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... جنازہ مردوں کو پڑھنا چاہئے، عورتوں کو نہیں[1]۔ تاہم اگر جماعت کے پیچھے کھڑی ہوجائیں تو نماز ان کی بھی ہوجائے گی۔[2]

حضرت حذیفہ بن یمانؓ اور حضرت جابر بن عبداللہؓ کی میّت کا واقعہ

سوال:... سنا ہے کہ عراق میں اس صدی کی دُوسری یا تیسری دہائی میں دو اَصحابِ رسول حضرت حذیفہ بن یمانؓ اور حضرت جابر بن عبداللہؓ کی میّت کو دوبارہ کاندھا دیا گیا، ان کی دوبارہ نمازِ جنازہ پڑھائی گئی، اور ان کی میّتوں کو ان کے پچھلے مزارات سے منتقل کرکے حضرت سلمان فارسیؓ کے مزار کے قریب دفنایا گیا ہے، کیا یہ صحیح ہے؟

جواب:... یہ واقعہ ہمارے ہوش سے پہلے کا ہے، اس وقت سنا ہے، بہت سے لوگ مسلمان بھی ہوئے تھے۔

میّت اُٹھانے والی چارپائی غیر مسلم کو دینا

سوال:... کیا فرماتے ہیں علمائے دِین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہماری مسجد کی جنازہ اُٹھانے کی ایک چارپائی ہے جو کہ بوقتِ ضرورت اہلِ محلہ اِستعمال کرتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ ہمارے علاقے میں غیر مسلم بھی ہیں، تو کیا مسلمانوں کی یہ جنازہ اُٹھانے کی چارپائی غیر مسلموں کے اِستعمال کے لئے دینا جائز ہے یا نہیں؟ ایک مرتبہ غلطی سے اِمام صاحب نے لاعلمی کی وجہ سے غیر مسلم کے اِستعمال کے لئے یہ چارپائی دے دی تھی، اس سے کوئی فرق تو نہیں پڑا؟

جواب:... مسجد کی دیگر اشیاء کی طرح یہ میّت چارپائی بھی مسجد کے لئے وقف ہے، اور اس کا مصرف صرف اور صرف مسلمان میّت ہی ہے، جس طرح مسجد مسلمانوں کی عبادت کے لئے ہے، اسی طرح متعلقہ اشیاء کا مصرف بھی مسلمان ہی ہیں۔ اس کے علاوہ وقف کرنے والے کی نیت بھی یہی ہوتی ہے کہ اسے مسلمان استعمال کریں، اس لئے کسی غیر مسلم کے اِستعمال کے لئے جنازے کی چارپائی دینا ہی جائز نہیں ہے۔ لاعلمی سے جو کچھ ہوا اس پر مؤاخذہ نہیں، البتہ آئندہ اس پر سختی سے عمل کیا جائے اور کسی غیر مسلم کے لئے میّت چارپائی نہ دی جائے۔[3]

کیا نمازِ جنازہ کی آخری صف میں نماز کا زیادہ ثواب ملتا ہے؟

سوال:... کیا نمازِ جنازہ کی آخری صف میں نماز اَدا کرنے کا ثواب زیادہ ہوتا ہے؟

جواب:... جی ہاں! عام نمازوں کے برعکس نمازِ جنازہ میں آخری سے آخری صف افضل ہے۔[4]

---

(۱) ولا حق للنساء في الصلاة على الميّت. (هندية ج:۱ ص:۱۶۳، طبع رشيديه. كوئٹه).

(۲) الصلاة على الجنازة فرض كفاية إذا قام به البعض واحدًا كان أو جماعة ذكرًا كان أو أنثى سقط عن الباقين. (عالمگيری ج:۱ ص:۱۶۳، كتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون في الجنائز).

(۳) شرط الواقف كنص الشارع في المفهوم والدلالة ووجوب العمل. (الدر المختار مع الرد، كتاب الوقف ج:۴ ص:۴۳۳، ۴۳۴، طبع ايچ ايم سعيد كراچی).

(۴) وفي القنية: أفضل صفوف الرجال في الجنازة آخرها وفي غيرها أوّلها. (حلبی كبير ج:۱ ص:۵۸۸).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کیا نمازِ جنازہ میں صفوں کی تعداد طاق ہونا ضروری ہے؟

سوال:... نمازِ جنازہ میں کتنی صفیں ہونی چاہئیں؟ اگر صفیں طاق ہونے کے بجائے جفت ہو جائیں تو کوئی فرق تو نہیں؟

جواب:... جنازے کی صفیں تین، پانچ، سات یعنی طاق ہونی چاہئیں۔ (۱)

نمازِ جنازہ اور مکروہ وقت

سوال:... جیسا کہ بارہ بجے کے وقت میں یا دُوسرے مکروہ وقت میں سجدہ ادا کرنا جائز نہیں ہے، تو اس ہی وقت میں نمازِ جنازہ بھی ادا کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ نمازِ جنازہ میں تو سجدہ نہیں ہوتا، یہ مسئلہ چند دنوں میں درپیش ہوا جب ہمارا ایک گاؤں والا یہاں پر جاں بحق ہو چکا تھا۔ یہ مسئلہ اس وقت سننے میں آیا، کسی نے کہا جنازہ جلدی ادا کریں، پھر بعد نمازِ جنازہ ادا نہیں ہوتا۔

جواب:... سورج نکلتے وقت، ٹھیک دوپہر کے وقت اور سورج غروب ہوتے وقت، ان تین وقتوں میں کوئی نماز خواہ ادا ہو یا قضا جائز نہیں، اور نمازِ جنازہ بھی چونکہ حکماً نماز ہی ہے، اس لئے وہ بھی جائز نہیں۔ ہاں! البتہ اگر جنازہ ان تین وقتوں میں سے کسی وقت میں تیار ہوا ہو تو بلا کراہت جائز بلکہ افضل ہے، اور تأخیر کرنا مکروہ ہے۔ (۲)

نمازِ جنازہ پڑھانے والے کو پیسے دینا

سوال:... جو شخص نمازِ جنازہ پڑھائے، کیا اس کو کچھ دینا چاہئے یا کہ نہیں؟ ہمارے گاؤں میں دس روپے دینے کا رواج ہے۔

جواب:... نمازِ جنازہ کی اُجرت لینا دینا جائز نہیں۔ (۳)

مزار پر اِحتراماً سجدہ کرنا

سوال:... جناب ایک مسلمان جس کے دِل میں یقینِ کامل ہے کہ اللہ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے، وہ واحد ہے، وحدہٗ لاشریک ہے۔ ایک مسلمان کے مزار پر اِحتراماً محبت سے سجدہ کرتا ہے، کیا وہ سجدہ جائز یا نہیں؟

جواب:... ہماری شریعت میں غیر اللہ کو سجدہ کرنے کی اجازت نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر مقدس کون ہوگا...؟ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کے اِصرار کے باوجود اپنے آپ کو یا اپنی قبر مبارک کو سجدہ کرنے کی اِجازت نہیں

---

(۱) ویستحب ان یصفوا ثلاثة صفوف حتی لو کانوا سبعة یتقدم أحدهم للإمامة ویقف وراء ثلاثة ورأهم إثنان ثم واحد ذکره فی المحیط. (حلبی کبیر ج:۱ ص:۵۸۸، فصل فی الجنائز، طبع سهیل اکیڈمی لاهور).

(۲) ثلاث ساعات لا تجوز فیها المکتوبة ولا صلاة الجنازة ولا سجدة التلاوة: إذا طلعت الشمس حتی ترتفع، وعند الإنتصاف إلی أن تزول، وعند إحمرارها إلی أن تغیب ..... هذا إذا وجب صلاة الجنازة وسجدة التلاوة فی وقت مباح وأخرتا إلی هذا الوقت ..... أما لو وجبتا فی هذا الوقت وأدیتا فیه جاز ..... وفی صلاة الجنازة التأخیر مکروه. (عالمگیری ج:۱ ص:۵۲، کتاب الصلاة).

(۳) الأصل أن کل طاعة یختص بها المسلم لا یجوز الإستئجار عندنا ..... ولأن القربة متی حصلت وقعت علی العامل، ولهذا تتعین أهلیته فلا یجوز له أخذ الأجرة من غیره کما فی الصوم والصلاة هدایة. (شامی ج:۶ ص:۵۵).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

دی۔ جو مسلمان اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اِیمان رکھتا ہے، اس کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ و رسول نے غیر اللہ کے سجدے کو حرام ٹھہرایا ہے۔ (۱)

قبرستان جانا کیسا ہے، جبکہ اِیصالِ ثواب گھر سے بھی ہوسکتا ہے؟

سوال:... قبرستان جانا کیسا ہے؟ حالانکہ ثواب گھر بیٹھے بھی پہنچ سکتا ہے؟

جواب:... اہلِ قبور کی حالت سے عبرت حاصل کرنے، ان کو سلام کرنے، ان کے لئے دُعا و اِستغفار کرنے اور ان کو تلاوت وغیرہ کے ذریعے نفع پہنچانے کی غرض سے قبرستان کی زیارت کا حکم ہے، اور مستحب ہے، مگر شرط یہ ہے کہ وہاں جا کر کوئی کام خلافِ شرع نہ کرے۔ (۲)

بزرگ کے مزار پر مراقبہ کرنا

سوال:... کسی بزرگ کے مزار پر جانے اور مراقبہ کرنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب:... شریعت کے مطابق اگر مزار پر جا کر حاضری دے اور دُعا کرلے تو جائز ہے۔ (۳)

قبر کے سرہانے کھڑے ہوکر کچھ پڑھنے کی شرعی حیثیت

سوال:... بعض حضرات میت دفنانے کے بعد قبر کے سرہانے، قبر پر اُنگلی رکھ کر کچھ پڑھتے ہیں، اس عمل کی کیا حیثیت ہے؟

جواب:... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ قبر کے سرہانے سورۂ بقرہ کی اِبتدائی آیات، اور پائنتی کی

---

(۱) عن جندب رضی الله عنه قال: سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول: ألا وان من کان قبلکم کانوا یتخذون قبور أنبیاءهم وصالحیهم مساجد، ألا فلا تتخذوا القبور مساجد انّی أنهاکم عن ذلک. رواه مسلم. (مشکوة ص: ۶۹). عن عائشة أن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فی مرضه الذی لم یُقم منه: لعن الله الیهود والنّصاریٰ إتخذوا قبور أنبیائهم مساجد. متفق علیه. (مشکوة ص: ۶۹ باب المساجد ومواضع الصلاة).

(۲) قوله وبزیارة القبور أی لَا بأس بها بل تندب کما فی البحر عن المجتبیٰ ..... وتزار فی کل أسبوع کما فی مختارات النوازل، قال فی شرح لباب المناسک إلّا أن الأفضل یوم الجمعة والسبت والإثنین والخمیس، فقد قال محمد بن واسع الموتی یعلمون بزوّارهم یوم الجمعة ویوما قبله ویوما بعده، فتحصل أن یوم الجمعة أفضل ..... قلت استفید منه ندب الزیارة وان بعد محلها ...إلخ. (شامی ج: ۲ ص: ۲۴۲، مطلب فی زیارة القبور).

(۳) قوله وبزیارة القبور أی لَا بأس بها بل تندب کما فی البحر عن المجتبیٰ ..... وهل تندب الرحلة لها کما اعتید من الرحلة إلیٰ زیارة خلیل الرحمٰن وأهله وأولاده وزیارة السید البدوی وغیره من الأکابر الکرام؟ لم أر من صرح به من أئمتنا ..... وأما الأولیاء فإنهم متفاوتون فی القرب من الله تعالیٰ، ونفع الزائرین بحسب معارفهم وأسرارهم، قال ابن حجر فی فتاویه: ولَا تترک لما یحصل عندها من منکرات ومفاسد کإختلاط الرجال بالنساء وغیر ذٰلک لأن القربات لَا تترک لمثل ذٰلک بل علی الإنسان فعلها وانکار البدع بل وازالتها إن أمکن. (شامی ج: ۲ ص: ۲۴۲، مطلب فی زیارة القبور).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جانب سورۂ بقرہ کی آخری آیات پڑھی جائیں۔ (۱)

قبرستان کے قریب بلند آواز سے گانے بجانا

سوال:... قبرستان اور مردوں کے اِحترام کے بارے میں کیا حکم ہے؟ بعض لوگ جن کے گھر بالکل قبرستان سے ملحق ہیں، بلند آواز میں گانے بجاتے ہیں، ان کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب:... قبرستان کا اِحترام تو کرنا چاہئے اور جو لوگ قبروں کے قریب گانے بجانے کا کام کرتے ہیں، ان پر بہت بڑا وبال ہے۔ (۲)

قبر پر چھڑکاؤ کرنا اور سبز ٹہنی گاڑنا

سوال:... جب ہم اپنے بڑوں کی قبروں پر جائیں تو کیا پانی کا چھڑکاؤ کر سکتے ہیں؟ اور سبزہ جو کہ قبرستان کے باہر ملتا ہے، خرید کر قبر کے سرہانے لگا سکتے ہیں؟ جیسا کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبر پر ٹہنی لگائی تھی؟

جواب:... جائز ہے، مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ٹہنی رکھنا بہت سے اہلِ علم کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی، تاہم اِتباعاً للسنۃ اگر کوئی ٹہنی گاڑ دے تو مضائقہ نہیں۔ (۳)

قبر کی تختی پر قرآنی آیات کندہ کروانا

سوال:... ہفتہ ۲۲ر جمادی الثانی ۱۴۱۰ھ بمطابق ۲۰ر جنوری ۱۹۹۰ء قبرستان میں اللہ تعالیٰ نے ایک عجیب واقعہ دِکھایا، جسے دیکھ کر دِل دہل گیا اور اللہ کا خوف دِل پر طاری ہوگیا۔ ہوا کچھ اس طرح کہ ایک قبر پر آیۃ الکرسی کی تختی لگی ہوئی تھی، ایک کتا آیا اور اس نے اس تختی پر پیشاب کر دیا، اس طرح دیکھ کر اِنتہائی دُکھ ہوا اور دِل میں آیا کہ آپ کو بذریعہ خط تحریر کروں اور اَخبار ''جنگ'' میں اس کا جواب آجائے، تاکہ سب مسلمانوں کو معلوم ہوجائے کہ کیا ایسی تختی وغیرہ لگانا دُرست ہے یا نہیں؟

جواب:... قبرستان کی تختیوں پر قرآنی آیات کا لکھنا جائز نہیں، یہ قرآنِ کریم کی بے حرمتی ہے۔ (۴)

---

(۱) وكان ابن عمر يستحب أن يقرأ على القبر بعد الدفن أوّل سورة البقرة وخاتمتها. (رد المحتار، مطلب في دفن الميت ج: ۲ ص: ۲۳۷). فقد ثبت أنه عليه الصلاة والسلام قرأ أوّل سورة البقرة عند رأس ميّت وآخرها عند رجليه. (شامي ج: ۲ ص: ۲۴۲، طبع ايچ ايم سعيد كراچي).

(۲) استماع صوت الملاهي كضرب قصب ونحوه حرام لقوله عليه السلام استماع الملاهي معصية والجلوس عليها فسق والتلذذ بها كفر. (رد المحتار، كتاب الحظر والإباحة ج: ۶ ص: ۳۴۹، طبع سعيد).

(۳) ان التخفيف ..... ببركة يده الشريفة صلى الله عليه وسلم أو دعائه لهما ولا يُقاس عليه غيره ..... ويؤخذ من ذلك ومن الحديث ندب وضع ذلك للإتباع. (حاشية رد المحتار، مطلب في وضع الجريد ج: ۲ ص: ۲۴۵).

(۴) ويكره أن يبنى على القبر أو يقعد ..... أو يعلم بعلامة من كتابة ونحوه. (عالمگيري ج: ۱ ص: ۱۶۶)، فأما الكتابة بغير عذر فلا اهـ. حتى أنه يكره كتابة شيء عليه من القرآن أو الشعر أو إطراء مدح له ونحو ذلك ...إلخ. (ردالمحتار على الدر المختار ج: ۲ ص: ۲۳۸، طبع سعيد).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

قبروں کی زیارت

قبرستان پر کتنی دُور سے سلام کہہ سکتے ہیں؟

سوال:... قبرستان میں جاتے ہوئے یا قریب سے گزرتے ہوئے ''السلام علیکم یا اہل القبور'' کہنا چاہئے، دریافت طلب مسئلہ یہ ہے کہ بس، ٹرین یا کسی بھی سواری میں سفر کے دوران کوئی قبرستان یا کوئی مزار نظر آجائے تو ''السلام علیکم یا اہل القبور'' یا ''السلام علیکم یا صاحب مزار'' کہنا چاہئے یا نہیں؟

جواب:... اگر پاس سے گزریں تو ''السلام علیکم یا اہل القبور'' کہہ لینا چاہئے۔ (۱)

قبرستان کس دن اور کس وقت جانا چاہئے؟

سوال:... قبرستان جانے کے لئے سب سے بہتر وقت اور دن کون سے ہیں؟

جواب:... قطعی طور پر کسی خاص وقت اور دن کی تعلیم نہیں دی گئی، آپ جب چاہیں جاسکتے ہیں، وہاں جانے سے اصل مقصود عبرت حاصل کرنا ہے، موت و آخرت کو یاد کرنا ہے۔ البتہ بعض روایات میں شبِ برأت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ طیبہ کے قبرستان (بقیع) میں تشریف لے جانا اور ان کے لئے دُعائے مغفرت فرمانا آیا ہے، بعض حضرات نے ان روایات پر کلام فرمایا ہے، اور ان کو ضعیف کہا ہے۔ (۲) ایک مرسل روایت میں ہے کہ جس نے اپنے والدین کی یا ان میں سے کسی ایک کی قبر کی ہر جمعہ کو زیارت کی، اس کی بخشش ہوجائے گی اور اسے ماں باپ سے حسنِ سلوک کرنے والا لکھ دیا جائے گا (مشکوٰۃ از شعب الایمان بیہقی)۔ (۳)

---

(۱) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال: مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقبور بالمدینۃ فاقبل علیہم بوجھہ فقال: السلام علیکم یا أھل القبور ...الحدیث. (مشکوٰۃ، باب زیارۃ القبور ص. ۱۵۴).

(۲) عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت. فقدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ فإذا ھو بالبقیع فقال: أکنت تخافین أن یحیف اللہ علیک ورسولہ؟ قلت. یا رسول اللہ! إنی ظننت انک أتیت بعض نسائک. فقال: إن اللہ تعالیٰ ینزل لیلۃ النصف من شعبان إلی السماء الدنیا فیغفر لأکثر من عدد شعر غنم کلب. رواہ الترمذی وابن ماجۃ وزاد رزین: ممّن استحق النّار. وقال الترمذی: سمعت محمدًا یعنی البخاری یضعّف ھٰذا الحدیث. (مشکوٰۃ ص: ۱۱۵، باب قیام شھر رمضان). مزید تفصیل کے لئے دیکھئے: اِصلاحی مواعظ ج: ۲ ص: ۲۱۷، از حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ۔

(۳) عن محمد بن النعمان یرفع الحدیث إلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: من زار قبر أبویہ أو إحداھما فی کل جمعۃ غفر لہ وکتب برّا. رواہ البیھقی فی شعب الإیمان مرسلًا. (مشکوٰۃ ص: ۱۵۴، باب زیارۃ القبور).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

فی الجملہ ان روایات سے متبرک دن میں قبرستان جانے کا اہتمام معلوم ہوتا ہے، علامہ شامیؒ لکھتے ہیں: ''ہر ہفتے میں قبروں کی زیارت کی جائے، جیسا کہ ''مختارات النوازل'' میں ہے، اور ''شرح لباب المناسک'' میں لکھا ہے کہ: جمعہ، ہفتہ، پیر اور جمعرات کا دن افضل ہے۔ محمد بن واسعؒ فرماتے ہیں کہ مردے اپنے زائرین کو پہچانتے ہیں جمعہ کے دن، اور ایک دن پہلے اور ایک دن بعد، اس سے معلوم ہوا کہ جمعہ کا دن افضل ہے''(۱) (رد المحتار ج:۲ ص:۲۴۲)۔

پختہ مزارات کیوں بنے؟

سوال:... حدیث شریف میں ہے کہ بہترین قبر وہ ہے جس کا نشان نہ ہو اور کچی ہو، پھر ہندوستان اور پاکستان میں اتنے سارے مزارات کیوں ہیں جن کو لوگ پوجا کی حد تک چومتے ہیں اور منتیں مانتے ہیں؟

جواب:... بزرگوں کی قبروں کو یا تو عقیدت مند بادشاہوں نے پختہ کیا ہے، یا دُکان دار مجاوروں نے، اور ان لوگوں کا فعل کوئی شرعی حجت نہیں۔

مزارات پر جانا جائز ہے، لیکن وہاں شرک و بدعت نہ کرے

سوال:... کیا مزاروں پر جانا جائز ہے؟ جو لوگ جاتے ہیں یہ شرک تو نہیں کر رہے؟

جواب:... قبروں کی زیارت کو جانا مستحب ہے،(۲) اس لئے مزاراتِ اولیاء پر جانا تو شرک نہیں، ہاں! وہاں جا کر شرک و بدعت کرنا بڑا سخت وبال ہے۔(۳)

بزرگوں کے مزارات پر منّت ماننا حرام ہے

سوال:... کئی جگہ پر کچھ بزرگوں کے مزار بنائے جاتے ہیں (آج کل تو بعض نقلی بھی بن رہے ہیں)، اور ان پر ہر سال عرس ہوتے ہیں، چادریں چڑھائی جاتی ہیں، ان سے منتیں مانگی جاتی ہیں، یہ کہاں تک صحیح ہے؟

جواب:... یہ تمام باتیں بالکل ناجائز اور حرام ہیں، ان کی ضروری تفصیل میرے رسالے ''اِختلافِ اُمت اور صراطِ مستقیم'' میں دیکھ لی جائے۔(۴)

---

(۱) وتزار فی کل اسبوع کما فی مختارات النوازل قال فی شرح لباب المناسک إلّا أن الأفضل یوم الجمعة والسبت والإثنین والخمیس فقد قال محمد بن واسع: الموتٰی یعلمون بزوّارهم یوم الجمعة ویومًا قبله ویومًا بعده فتحصل أن یوم الجمعة أفضل اهـ. (ردالمحتار ج:۲ ص:۲۴۲)۔

(۲) قوله بزیارة القبور أی لَا بأس بها بل تندب کما فی البحر عن المجتبٰی۔ (ردالمحتار علی الدر المختار ج:۲ ص:۲۴۲، مطلب فی زیارة القبور، طبع سعید)۔ مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں ص:۳۹۹ کا حاشیہ نمبر ۲، ۳۔

(۳) ان الشرک لظلم عظیم. الآیة. وأیضًا ویکره عند القبر ما لم یعهد من السنة والمعهود منها لیس إلّا زیارته ...إلخ. (هندیة ج:۱ ص:۱۶۶)۔

(۴) تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں ''اِختلافِ اُمت اور صراطِ مستقیم'' صفحہ:۶۳ تا ۷۸، طبع مکتبہ لدھیانوی۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

مزارات پر پیسے دینا کب جائز ہے اور کب حرام ہے؟

سوال:... میں جس رُوٹ پر گاڑی چلاتا ہوں، اس راستے میں ایک مزار آتا ہے، لوگ مجھے پیسے دیتے ہیں کہ مزار پر دے دو، مزار پر پیسے دینا کیسا ہے؟

جواب:... مزار پر جو پیسے دیئے جاتے ہیں، اگر مقصود وہاں کے فقراء ومساکین پر صدقہ کرنا ہے تو جائز ہے، اور اگر مزار کا نذرانہ مقصود ہے تو یہ ناجائز اور حرام ہے۔[1]

مزارات کی جمع کردہ رقم کو کہاں خرچ کرنا چاہئے؟

سوال:... مزاروں یا قبروں پر جو پیسے جمع کئے جاتے ہیں یہ کیسے ہیں؟ (جمع کرنے کیسے ہیں؟) اگر ناجائز ہیں تو پہلے جو جمع ہیں، ان کو کہاں خرچ کیا جائے؟

جواب:... اولیاء اللہ کے مزارات پر جو چڑھاوے چڑھائے جاتے ہیں وہ "ما اهل به لغير الله" میں داخل ہونے کی وجہ سے حرام ہیں،[2] اور ان کا مصرف مالِ حرام کا مصرف ہے، یعنی بغیر نیتِ ثواب کے یہ مال کسی مستحقِ زکوٰۃ کو دے دیں۔[3]

اولیاء اللہ کی قبروں پر بکرے وغیرہ دینا حرام ہے

سوال:... جو لوگ اولیاء اللہ کی قبروں پر بکرے وغیرہ دیتے ہیں، کیا یہ جائز ہیں؟ حالانکہ اگر ان کی نیت خیرات کی ہو تو ان کے قرب وجوار میں مساکین بھی موجود ہیں۔

جواب:... اولیاء اللہ کے مزارات پر جو بکرے بطور نذر ونیاز کے چڑھائے جاتے ہیں، وہ قطعاً ناجائز وحرام ہیں، ان کا کھانا کسی کے لئے بھی جائز نہیں،[4] اِلّا یہ کہ مالک اپنے فعل سے توبہ کرکے بکرے کو واپس لے لے، اور جو بکرے وہاں کے غریب غرباء کو کھلانے کے لئے بھیجے جاتے ہیں، وہ ان غریب غرباء کے لئے حلال ہیں۔[5]

---

(۱) واعلم ان النذر الذی یقع للأموات من أکثر العوام وما یؤخذ من الدراهم والشمع والزیت ونحوها إلٰی ضرائح الأولیاء الکرام تقربا إلیهم فهو بالإجماع باطل وحرام ما لم یقصدوا صرفها لفقراء الأنام وقد ابتلی الناس بذالک ولَا سیما فی هذه الأعصار ...إلخ۔ (درمختار ج:۲ ص:۴۳۹، ۴۴۰، قبیل باب الإعتکاف، طبع سعید)۔

(۲) قوله باطل وحرام لوجوه منها انه نذر لمخلوق والنذر للمخلوق لَا یجوز لأنه عبادة والعبادة لَا تکون لمخلوق ...إلخ۔ (ردالمحتار ج ۲ ص:۴۳۹، مطلب فی النذر الذی یقع للأموات من أکثر العوام)۔

(۳) لأن سبیل الکسب الخبیث التصدق ...إلخ۔ (شامی، فصل فی البیع، ج:۶ ص:۳۸۵)، وأیضًا ویتصدق بها بلا نیة الثواب انما ینوی به برأة الذمة۔ (قواعد الفقه ص:۱۱۵)۔

(۴) دیکھئے حاشیہ نمبر ۱ اور ۲۔

(۵) وذکر الشیخ إنما هو محل لصرف النذر لمستحقیه القاطنین برباطه أو مسجده فیجوز بهٰذا الإعتبار ولَا یجوز أن یصرف ذٰلک لغنی ولَا شریف منصب أو ذی نسب أو علم ما لم یکن فقیرًا ...إلخ۔ (ردالمحتار علی الدر ج ۲ ص:۴۳۹)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

مردہ، قبر پر جانے والے کو پہچانتا ہے اور اس کے سلام کا جواب دیتا ہے

سوال:... قبر پر کوئی عزیز مثلاً: ماں باپ، بہن بھائی یا اولاد جائے تو کیا اس شخص کی رُوح انہیں اس رشتے سے پہچانتی ہے؟ ان کو دیکھنے اور بات سننے کی قوت ہوتی ہے؟

جواب:... حافظ سیوطیؒ نے ''شرح الصدور'' میں اس مسئلے پر متعدد روایات نقل کی ہیں کہ میت ان لوگوں کو جو اس کی قبر پر جائیں، دیکھتی اور پہچانتی ہے اور ان کے سلام کا جواب دیتی ہے۔[1] ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ: ''جو شخص اپنے مؤمن بھائی کی قبر پر جائے، جس کو وہ دُنیا میں پہچانتا تھا، پس جا کر سلام کہے تو وہ ان کو پہچان لیتا ہے اور اس کا جواب دیتا ہے۔'' یہ حدیث ''شرح صدور'' میں حافظ ابنِ عبدالبر کی ''استذکار'' اور ''تمہید'' کے حوالے سے نقل کی ہے، اور لکھا ہے کہ محدث عبدالحق نے اس کو ''صحیح'' قرار دیا ہے[2] (ص:۸۸)۔

قبر پر ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگنا

سوال:... قبرستان میں یا ایک قبر پر ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگنا کیسا ہے؟

جواب:... فتاویٰ عالمگیری (ج:۵ ص:۳۵۰ مصری) میں لکھا ہے کہ قبر پر دُعا مانگنا ہو تو قبر کی طرف پشت اور قبلے کی طرف منہ کر کے دُعا مانگے۔[3]

قبرستان میں فاتحہ اور دُعا کا طریقہ

سوال:... قبرستان میں جا کر قبر پر فاتحہ پڑھی جاتی ہے، اس فاتحہ نامی دُعا میں کیا پڑھا جاتا ہے؟ (یعنی کیا دُعا مانگنی چاہئے؟)

جواب:... قبرستان میں جا کر پہلے تو ان کو سلام کہنا چاہئے، اس کے الفاظ حدیث میں یہ آتے ہیں: ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا

---

(۱) عن عائشة رضی الله عنها قالت: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: ما من رجل یزور قبر أخیه ویجلس عنده إلّا استأنس وردّ علیه حتّی یقوم، وأخرج أیضًا والبیهقی فی الشعب، عن أبی هریرة رضی الله عنه قال: إذا مر الرجل بقبر یعرفه فسلم علیه ردّ علیه السلام وعرفه، واذا مر بقبر لا یعرفه فسلم علیه، رد علیه السلام ..... وأخرج ابن أبی الدنیا فی القبور، والصابونی فی المائتین، عن أبی هریرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال: ما من عبد یمرّ علٰی قبر رجل یعرفه فی الدنیا، فیسلّم علیه إلّا عرفه ورد علیه السلام. (شرح الصدور ص: ۲۰۲، باب زیارة القبور وعلم الموتی بزوارهم، طبع دار الکتب العلمیة).

(۲) وأخرج ابن عبدالبر فی الإستذکار والتمهید عن ابن عباس رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: ما من أحد یمر بقبر أخیه المؤمن کان یعرفه فی الدنیا فیسلم علیه إلّا عرفه ورد علیه السلام. صححه عبدالحق. (شرح الصدور ص: ۲۰۲، طبع دار الکتب العلمیة بیروت).

(۳) فإذا بلغ المقبرة یخلع نعلیه ثم یقف مستدبر القبلة مستقبلًا لوجه المیت ویقول: السلام علیکم یا أهل القبور ا ..... واذا أراد الدعاء یقوم مستقبل القبلة کذا فی خزانة الفتاویٰ. (عالمگیری ج:۵ ص:۳۵۰)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ، نَسْأَلُ اللهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ.“[1] اور پھر جس قدر ممکن ہو ان کے لئے دُعا و اِستغفار کرے، اور قرآن مجید پڑھ کر ایصالِ ثواب کرے۔ بعض روایات میں سورۂ یٰسین، سورۂ تبارک الذی، سورۂ فاتحہ سورۂ زلزال، سورۂ تکاثر اور سورۂ اِخلاص اور آیت الکرسی کی فضیلت بھی آئی ہے۔[2] فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ قبر کی طرف منہ اور قبلے کی طرف پشت کر کے کھڑا ہو، اور جب دُعا کا ارادہ کرے تو قبر کی طرف پشت اور قبلے کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو۔[3]

قبرستان میں پڑھنے کی مسنون دُعائیں

سوال:... کون سی مسنون اور بہتر دُعائیں ہیں جو قبرستان میں پڑھنی چاہئیں؟

جواب:... سب سے پہلے قبرستان میں جا کر اہلِ قبور کو سلام کہنا چاہئے، اس کے مختلف الفاظ احادیث میں آئے ہیں، ان میں سے کوئی سے الفاظ کہہ لے، اگر وہ یاد نہ ہوں تو ”السلام علیکم“ ہی کہے، اس کے بعد ان کے لئے دُعا و اِستغفار کرے اور جس قدر ممکن ہو تلاوتِ قرآنِ کریم کا ثواب ان کو پہنچائے۔ احادیث میں خصوصیت کے ساتھ بعض سورتوں کا ذکر آیا ہے، مثلاً: سورۂ فاتحہ، آیت الکرسی، سورۂ یٰسین، سورۂ تکاثر، سورۂ کافرون، سورۂ اِخلاص، سورۂ فلق، سورۂ ناس وغیرہ۔[4]

قبرستان میں قرآنِ کریم کی تلاوت آہستہ جائز ہے، آواز سے مکروہ ہے

سوال:... ایک مولوی صاحب فرما رہے تھے کہ قرآن مجید قبرستان میں نہیں پڑھنا چاہئے، کیونکہ عذاب والی آیات پر مردے پر عذاب نازل ہوتا ہے، بلکہ مخصوص دُعاؤں بشمول آیات جو کہ سنتِ نبوی سے ثابت ہیں، پڑھنی چاہئیں۔

جواب:... قبر پر بلند آواز سے قرآن مجید پڑھنا مکروہ ہے، آہستہ پڑھ سکتے ہیں۔[5]

قبرستان میں عورتوں کا جانا صحیح نہیں

سوال:... ۱: کیا عورتوں کا قبرستان جانا منع ہے؟

۲:... اگر جا سکتی ہیں تو کیا کسی خاص وقت کا تعین ہونا چاہئے؟

۳:... قبرستان جا کر عورتوں یا مردوں کے لئے قرآن پڑھنا یا نوافل پڑھنا منع ہیں، اگر نماز کا وقت ہو جائے اور وقت تھوڑا ہو

---

(۱) مشكوة المصابيح، باب زيارة القبور ص: ۱۵۴۔

(۲) ثم يدعوا قائمًا طويلًا وإن جلس يجلس بعيدًا أو قريبًا بحسب مرتبته في حال حياته ..... وفي شرح اللباب ويقرأ من القرآن ما تيسر له من الفاتحة وأوّل البقرة إلى المفلحون وآية الكرسي وآمن الرسول وسورة يٰسٓ وتبارك الملك وسورة التكاثر والإخلاص اثنى عشر مرة ..إلخ۔ (شامي ج: ۲ ص: ۲۴۲، ۲۴۳، مطلب في زيارة القبور)۔

(۳) ثم يقف مستدبر القبلة مستقبلًا لوجه الميت ..... وإذا أراد الدعاء يقوم مستقبل القبلة كذا في خزانة الفتاوىٰ۔ (هندية ج: ۵ ص: ۳۵۰، كتاب الكراهية، الباب السادس عشر في زيارة القبور)۔

(۴) ایضاً حاشیہ نمبر ۲۔

(۵) إنما يكره قراءة القرآن في المقبرة جهرًا أما المخافتة فلا بأس بها۔ (هندية ج: ۵ ص: ۳۵۰، كتاب الكراهية)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جیسے مغرب کا وقت ہوتا ہے تو کیا نماز کو قضا کر دینا چاہئے یا وہیں پڑھ لینی چاہئے؟

جواب:... ۱: عورتوں کے قبرستان جانے پر اختلاف ہے، صحیح یہ ہے کہ جوان عورت کو تو ہرگز نہیں جانا چاہئے، بڑی بوڑھی اگر جائے اور وہاں کوئی خلافِ شرع کام نہ کرے تو گنجائش ہے۔(۱)

۲:... خاص وقت کا کوئی تعین نہیں، پردہ کا اہتمام ہونا اور نامحرموں سے اختلاط نہ ہونا ضروری ہے۔(۲)

۳:... قبرستان میں تلاوت صحیح قول کے مطابق جائز ہے، مگر بلند آواز سے نہ پڑھے،(۳) قبرستان میں نماز پڑھنے کی حدیث میں ممانعت آئی ہے،(۴) اس لئے قبرستان میں نفل پڑھنا جائز نہیں، اگر کبھی فرض نماز پڑھنے کی ضرورت پیش آجائے تو قبرستان سے ایک طرف کو ہو کر کہ قبریں نمازی کے سامنے نہ ہوں، نماز پڑھ لی جائے۔(۵)

خواتین کا قبرستان جانا گناہ ہے

سوال:... اکثر لوگ یہ بات یقین سے بیان کرتے ہیں کہ خواتین قبرستان نہیں جاتی ہیں، گناہ ہوتا ہے، آپ بتائیے یہ بات کہاں تک دُرست ہے؟ کیا خواتین کا قبرستان جانا گناہ ہے؟

جواب:... حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو ان عورتوں پر جو قبر کی زیارت کے لئے جاتی ہیں۔(۶) بعض حضرات اس حدیث کی بنا پر عورتوں کے قبرستان جانے کو حرام قرار دیتے ہیں، بعض کے نزدیک مکروہ ہے۔ بعض کے نزدیک عورتوں کا جانا بھی جائز

---

(۱) وأما النساء إذا أردن زيارة القبور إن كان ذلك لتجديد الحزن والبكاء والندب كما جرت به عادتهن فلا تجوز لهن الزيارة وعليه يحمل الحديث الصحيح لعن الله زائرات القبور وإن كانت للاعتبار والترحم والتبرك بزيارة قبور الصالحين من غير ما يخالف الشرع فلا بأس به إذا كن عجائز وكره ذلك للشابات كحضورهن في المساجد للجماعات ...إلخ. (مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح ص: ۳۴۰، فصل في زيارة القبور، وأيضًا في الشامي ج: ۲ ص: ۲۴۲، طبع سعيد).

(۲) أيضاً۔

(۳) قراءة القرآن في المقابر إذا أخفى ولم يجهر لا تكره ولا بأس بها ...إلخ. (هندية ج: ۵ ص: ۳۵۰، كتاب الكراهية).

(۴) عن أبي سعيد قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الأرض كلها مسجد إلا المقبرة والحمام۔ رواه أبوداؤد والترمذي والدارمي۔ (مشكوة ص: ۷۱)۔ وعن جندب قال: سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول: ألا وإن من كان قبلكم كانوا يتخذون قبور أنبياءهم وصالحيهم مساجد، ألا فلا تتخذوا القبور مساجد إني أنهاكم عن ذلك۔ رواه مسلم. (مشكوة ص: ۶۹)۔

(۵) لا تكره الصلاة في جهة قبر إلا إذا كان بين يديه ...إلخ۔ (شامي ج: ۱ ص: ۶۵۴، مطلب في بيان السنة والمستحب)۔

(۶) عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لعن زوّارات القبور۔ رواه أحمد والترمذي وابن ماجة، وقال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح، وقال: قد رأى بعض أهل العلم ان هذا كان قبل ان يرخّص النبي صلى الله عليه وسلم في زيارة القبور فلما رخّص دخل في رخصته الرجال والنساء وقال بعضهم انما كره زيارة القبور للنساء لقلة صبرهنّ وكثرة جزعهنّ تم كلامه۔ (مشكوة ص: ۱۵۴، باب زيارة القبور)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

ہے، بشرطیکہ کوئی خلافِ شرع کام نہ کریں۔ صحیح یہ ہے کہ جوان عورتوں کا جانا مطلقاً ممنوع ہے، بوڑھی عورتیں اگر باپردہ جائیں اور وہاں کوئی کام خلافِ شرع نہ کریں، تو ان کے لئے جائز ہے۔ یہ تمام تفصیل علامہ شامیؒ نے ذِکر فرمائی ہے۔ (۱)

کیا عورتوں کا مزارات پر جانا جائز ہے؟

سوال:... کیا عورتوں کے قبرستان، مزارات پر جانے، محفلِ سماع (قوالی) منعقد کرنے کی مذہب نے کہیں اجازت دی ہے؟ اگر یہ جائز ہے تو آپ قرآن وحدیث کی روشنی میں ثابت کریں، ویسے مجھے خدشہ ہے کہ کہیں آپ اسے اختلافی مسئلہ سمجھتے ہوئے گول نہ کر جائیں۔

جواب:... مسئلہ اتفاقی ہو یا اختلافی، لیکن جب جناب کو ہم پر اتنا اعتماد بھی نہیں کہ ہم مسئلہ صحیح بتائیں گے یا گول کر جائیں گے تو آپ نے سوال بھیجنے کی زحمت ہی کیوں فرمائی؟

آپ کو چاہئے تھا کہ یہ مسئلہ کسی ایسے عالم سے دریافت فرماتے جن پر جناب کو کم از کم اتنا اعتماد تو ہوتا کہ وہ مسئلے کو گول نہیں کریں گے، بلکہ خدا اور رسول کی جانب سے ان پر شریعت کی ٹھیک ٹھیک ترجمانی کی جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے، اسے وہ اپنے فہم کے مطابق پورا کریں گے۔

میرے بھائی! شرعی مسائل تو نہ ذہنی عیاشی کے لئے ہیں، نہ محض چھیڑ چھاڑ کے لئے، یہ تو عمل کرنے اور اپنی زندگی کی اصلاح کے لئے ہیں، لہٰذا مسئلہ کسی ایسے شخص سے پوچھئے جو آپ کی نظر میں دین کا صحیح عالم بھی ہو، اور اس کے دِل میں خدا کا اتنا خوف بھی ہو کہ وہ محض اپنی یا لوگوں کی خواہشات کی رعایت کر کے شریعت کے مسائل میں تلبیس یا ترمیم نہیں کرے گا۔

اب آپ کا مسئلہ بھی عرض کئے دیتا ہوں، ورنہ آپ فرمائیں گے کہ دیکھو گول کر گئے ناں!

عورتوں کا قبروں پر جانا واقعی اختلافی مسئلہ ہے، اکثر اہلِ علم تو حرام یا مکروہِ تحریمی کہتے ہیں، اور کچھ حضرات اس کی اجازت دیتے ہیں، یہ اختلاف یوں پیدا ہوا کہ ایک زمانے میں قبروں پر جانا سب کو منع تھا، مردوں کو بھی اور عورتوں کو بھی، بعد میں حضورِ پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دے دی اور فرمایا: ”قبروں کی زیارت کیا کرو، وہ آخرت کی یاد دِلاتی ہیں۔“ (۲)

جو حضرات عورتوں کے قبروں پر جانے کو جائز رکھتے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ یہ اجازت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی، مردوں اور عورتوں سب کو شامل ہے۔

اور جو حضرات اسے ناجائز کہتے ہیں، ان کا استدلال یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے

---

(۱) إن كان ذلك لتجديد الحزن والبكاء والندب على ما جرت به عادتهن فلا تجوز وعليه حمل حديث (لعن الله زائرات القبور) وإن كان للاعتبار والترحم من غير بكاء والتبرك بزيارة قبور الصالحين فلا بأس إذا كن عجائز ويكره إذا كنّ شوابّ. (حاشية رد المحتار، مطلب في زيارة القبور ج: ۲ ص: ۲۴۲).

(۲) عن ابن مسعود أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: كنت نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها فإنها تزهّد في الدنيا وتذكّر الآخرة. رواه ابن ماجة. (مشكوة ص: ۱۵۴، باب زيارة القبور، طبع قديمي).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جو قبروں کی زیارت کے لئے جائیں، لہٰذا قبروں پر جانا ان کے لئے ممنوع اور موجبِ لعنت ہوگا۔

یہ حضرات یہ بھی فرماتے ہیں کہ عورتیں ایک تو شرعی مسائل سے کم واقف ہوتی ہیں، دُوسرے ان میں صبر، حوصلہ اور ضبط کم ہوتا ہے، اس لئے ان کے حق میں غالب اندیشہ یہی ہے کہ یہ وہاں جاکر جزع فزع کریں گی یا کوئی بدعت کھڑی کریں گی، شاید اسی اندیشے کی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے قبروں پر جانے کو موجبِ لعنت فرمایا، اور یہ اختلاف بھی اسی صورت میں ہے کہ عورتیں قبروں پر جاکر کسی بدعت کا ارتکاب نہ کرتی ہوں، ورنہ کسی کے نزدیک بھی اجازت نہیں ہے، آج کل عورتیں بزرگوں کے مزارات پر جاکر جو کچھ کرتی ہیں اسے دیکھ کر یقین آجاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزاروں پر جانے والی عورتوں پر لعنت کیوں فرمائی ہے...؟[1]

عورتوں اور بچوں کا قبرستان جانا، بزرگ کے نام کی منّت ماننا

سوال:... عورتوں اور بچوں کا قبر پر جانا جائز ہے کہ نہیں؟ نیز قبر والے کے نام کی منت ماننا جیسے کہ بکرا دینا یا کوئی چادر چڑھانا وغیرہ؟

جواب:... اہلِ قبور کے لئے منت ماننا بالاجماع باطل اور حرام ہے، درمختار میں ہے:

''جاننا چاہئے کہ اکثر عوام کی طرف سے مُردوں کے نام کی جو نذر مانی جاتی ہے اور اولیائے کرامؒ کی قبروں پر روپے، پیسے، شرینی، تیل وغیرہ کے جو چڑھاوے ان کے تقرّب کی خاطر چڑھائے جاتے ہیں، یہ بالاجماع باطل اور حرام ہیں، اِلّا یہ کہ نذر اللہ کے لئے ہو اور وہاں کے فقراء پر خرچ کرنے کا قصد کیا جائے، لوگ خصوصاً اس زمانے میں اس میں بکثرت مبتلا ہیں، اس مسئلے کو علامہ قاسمؒ نے ''دررالبحار'' کی شرح میں بڑی تفصیل سے لکھا ہے۔''[2]

علامہ شامیؒ اس کی شرح میں لکھتے ہیں:

''ایسی نذر کے ناجائز اور حرام ہونے کی کئی وجوہ ہیں، اوّل یہ کہ یہ نذر مخلوق کے لئے کی جاتی ہے، اور مخلوق کے نام کی منت ماننا جائز نہیں، کیونکہ نذر عبادت ہے، اور غیر اللہ کی عبادت نہیں کی جاتی۔ دوم یہ کہ جس کے نام کی منت مانی گئی وہ میّت ہے، اور مردہ کسی چیز کا مالک نہیں ہوتا۔ سوم یہ کہ اگر نذر ماننے والے کا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا یہ فوت شدہ بزرگ بھی تکوینی اُمور میں تصرف رکھتا ہے تو یہ عقیدہ غلط ہے''[3] (رد المحتار قبیل باب الاعتکاف ج:۲ ص:۴۳۹، نیز دیکھئے البحر الرائق ج:۲ ص:۳۲۰)۔

چھوٹے بچوں کو قبرستان لے جانا تو بے ہودہ بات ہے، رہا عورتوں کا قبر پر جانے کا مسئلہ! اس میں علماء کا اختلاف ہے، بعض

---

(۱) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۱، ۲ ملاحظہ فرمائیں۔

(۲) واعلم أن النذر الذی یقع للأموات من أکثر العوام وما یؤخذ من الدراهم والشمع والزیت ونحوها إلی ضرائح الأولیاء الکرام تقرّبًا إلیهم فهو بالإجماع باطل وحرام ما لم یقصدوا صرفها للفقراء الأنام وقد ابتلی الناس بذلک ولا سیما فی هذه الأعصار وقد بسطه العلامة قاسم فی شرح درر البحار. (الدر المختار ج:۲ ص:۴۳۹، قبیل باب الإعتکاف).

(۳) قوله باطل وحرام لوجوه: منها أنه نذر لمخلوق والنذر للمخلوق لا یجوز لأنه عبادة والعبادة لا تکون لمخلوق، ومنها أن المنذور له میت والمیت لا یملک، ومنها أنه إن ظن أن المیت یتصرف فی الأمور دون الله تعالیٰ واعتقاده ذلک کفر.

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کے نزدیک عورتوں کا قبروں پر جانا حرام ہے، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو ان عورتوں پر جو بہ کثرت قبروں کی زیارت کو جاتی ہیں۔''(۱)

(رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ، مشکوٰۃ ص: ۱۵۴)

بعض حضرات کے نزدیک مکروہ ہے، اور بعض کے نزدیک جائز ہے، بشرطیکہ وہاں جزع فزع نہ کریں اور کسی غیر شرعی امر کا ارتکاب نہ کریں، ورنہ حرام ہے۔ اس زمانے میں عورتوں کا وہاں جانا مفسدہ سے خالی نہیں، اکثر بے پردہ جاتی ہیں، اور پھر وہاں جا کر غیر شرعی حرکتیں کرتی ہیں، منتیں مانتی ہیں، چڑھاوے چڑھاتی ہیں، اس لئے صحیح یہ ہے کہ جس طرح آج کل عورتوں کے وہاں جانے کا رواج ہے، اس کی کسی کے نزدیک بھی اجازت نہیں، بلکہ بالاجماع حرام ہے۔

قبرستان وقف ہوتا ہے، اس میں ذاتی تصرفات جائز نہیں

سوال:... اگر کوئی شخص مسلمان کہلائے اور مسلمانوں کے قبرستان میں قبروں کو مسمار کر کے ان پر مکانات اور کارخانے تعمیر کر لے، اور ان میں رہائش اختیار کر کے احترامِ قبرستان کی پامالی کا سبب بنے، اس کے اس عمل پر قانون شریعت کیا حد قائم کرتا ہے؟ اور اس کے عمل کا تذکرہ کس انداز میں کیا جائے گا؟

جواب:... مسلمانوں کا قبرستان وقف ہوتا ہے، اور وقف میں اس قسم کے تصرفات، جو سوال میں ذکر کئے گئے ہیں، جائز نہیں،(۲) البتہ اگر کسی کی ذاتی زمین میں قبریں ہوں، ان کو ہموار کر سکتا ہے۔(۳)

قبرستان کب تک قبرستان رہتا ہے؟

سوال:... قبرستان کب تک قبرستان رہتا ہے؟ بعض ملکوں میں کئی سالوں کے بعد بلڈوزر چلا کر اس پر آبادی کر لیتے ہیں۔ شریعت میں اس کی کہاں تک گنجائش ہے؟

جواب:... قبریں پرانی ہو جائیں تو ان کو مسمار کرنے کی اجازت ہے،(۴) لیکن شخصی وذاتی اغراض کے لئے اس جگہ کا استعمال جائز نہیں ہے، کیونکہ وہ صرف اموات کی تدفین کے لئے وقف کیا گیا ہے۔(۵) ہاں! کسی کی ذاتی جگہ ہو تو پرانی قبروں کو منہدم کر کے وہاں

---

(۱) عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: ان رسول الله صلی الله عليه وسلم لعن زوّارات القبور. (مشكوٰة ص: ۱۵۴).

(۲) مقبرة قديمة محلة لم يبق فيها آثار المقبرة هل يباح لأهل المحلة الإنتفاع بها؟ قال ابو نصر رحمه الله تعالىٰ: لا يباح ...إلخ. (قاضی خان بر هامش هندية ج:۳ ص: ۳۱۴). وأيضًا إذا صح الوقف لم يجز بيعه ولا تمليكه ...إلخ. (هداية ج:۲ ص: ۶۴۰، كتاب الوقف، طبع مكتبه شركت علميه).

(۳) ولو بلی الميت وصار ترابا جاز ..... زرعه والبناء عليه كذا فی التبيين ..... إذا دفن الميت فی أرض غيره بغير إذن مالكها فالمالك بالخيار ...إلخ. (هندية، باب الجنائز ج: ۱ ص: ۱۶۷، طبع رشيديه).

(۴) كما جاز زرعه والبناء عليه إذا بلی وصار ترابًا. (الدر المختار، مطلب فی دفن الميت ج:۲ ص: ۲۳۸).

(۵) الوقف ..... ولا يباع ولا يوهب ولا يورث. (عالمگيری ج:۲ ص: ۳۵۰).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کاشتکاری بھی کرنا صحیح ہے،[1] مگر قبرستان جو وقف ہو اس کو خریدنا کسی حال میں بھی جائز نہیں۔

کسی کی مملوکہ زمین میں قبر بنانا

سوال:... میرے بھائی کو فوت ہوئے مہینہ ہوگیا ہے، ہم نے گاؤں میں اس کی قبر ایک رشتہ دار کی زمین جو کہ قبرستان کے ساتھ ہے کھودی، پہلے والدہ صاحبہ کی قبر بھی ادھر ہی ہے، وہ آدمی حاضر نہ تھا، اس کے لڑکے سے اِجازت لے کر قبر کھودی، پھر دِل میں یہ بھی خیال تھا کہ ماموں کا لڑکا ہے، کیا کہے گا؟ قبر جب تیار ہوگئی تو وہ آدمی آیا تو اس نے شور کردیا کہ میری جگہ قبر کیوں کھودی ہے؟ کیونکہ اس وقت جنازے کا وقت ہوگیا تھا، اتنا وقت نہیں تھا کہ دُوسری جگہ قبر تیار کرلیں، چند لوگوں کے کہنے پر وہ چپ ہوگیا، ہم نے جنازہ پڑھ کر مردے کو قبر کے حوالے کردیا، ابھی مجھے بار بار خیال آتے ہیں کہ اگر وہ آدمی دِل سے راضی نہیں ہوا تو شاید میرے بھائی کو عذاب ہو رہا ہو۔ جناب سے گزارش ہے کہ مجھے اس کا حل بتائیں کہ میں کیا کروں؟ اس کو کیسے راضی کروں؟ یا جگہ کے پیسے دُوں؟ جناب کی مہربانی ہوگی۔

جواب:... اگر کسی کی مملوکہ زمین میں قبر بنادی جائے تو اس کو حق پہنچتا ہے کہ زمین کو ہموار کرکے اس کو اِستعمال کرے، مردے کو نکالنے کی ضرورت نہیں۔ اور میّت کے وارثوں کو نہ تو مردے کے نکالنے کی اجازت ہے، نہ اس زمین میں تصرف کرنے سے روکنے کی اجازت ہے۔[2]

خواب کی بنا پر کسی کی زمین میں بنائے گئے مزار کا کیا کریں؟

سوال:... مولانا صاحب! ہمارے قصبے سے کوئی ایک میل دُور ایک کھیت میں ایک پیر صاحب دریافت ہوئے ہیں، وہ ایسے کہ ایک عورت نے خواب میں دیکھا کہ پیر صاحب کہتے ہیں کہ فلانی جگہ پر میرا مزار بناؤ۔ لوگوں نے مزار بنادیا، آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ اس مزار پر روزانہ تقریباً ۲۰۰ سے زائد آدمی دُعا مانگنے آتے ہیں، جس مالک کی یہ زمین ہے وہ بہت تنگ ہے، اور کہتا ہے کہ میری زمین سے یہ جعلی مزار ہٹاؤ، لیکن وہ نہیں ہٹاتے۔ آپ بتائیں کہ اس کا کیا حل ہے؟

جواب:... ایک عورت کے کہنے کی بنا پر مزار بنالینا بے عقلی ہے، زمین کے مالک کو چاہئے کہ وہ اس کو ہموار کردے اور لوگوں کو وہاں آنے سے روک دے۔[3]

---

(۱) إذا دفن الميت في أرض غيره بغير إذن مالكها فالمالك بالخيار إن شاء أمر بإخراج الميت وإن شاء سوّى الأرض وزرع فيها. (عالمگيري ج:۱ ص:۱۶۷، كتاب الصلاة، الباب الحادي والعشرون، الفصل السادس).

(۲) إذا دفن الميت في أرض غيره بغير إذن مالكها، فالمالك بالخيار إن شاء أمر بإخراج الميت وإن شاء سوّى الأرض وزرع فيها ..... ولا ينبغي إخراج الميت من القبر بعد ما دفن إلّا إذا كانت الأرض مغصوبة أو أخذت بشفعة. (عالمگيري ج:۱ ص:۱۶۷)، ولا يخرج منه بعد إهالة التراب إلّا لحق آدمي أن تكون الأرض مغصوبة أو أخذت بشفعة ويخير المالك بين إخراجه ومساواته بالأرض .. إلخ. (الدر المختار ج:۲ ص:۲۳۸، باب صلاة الجنازة).

(۳) لا يجوز لأحد أن يتصرف في ملك غيره بلا إذنه. (شرح المجلة، المادة:۹۶، ص:۶۱). أيضًا إذا دفن الميت في أرض غيره بغير إذن مالكها فالمالك بالخيار إن شاء أمر بإخراج الميت وإن شاء سوّى الأرض وزرع فيها كذا في التجنيس. (عالمگيري، الفصل السادس في القبر والدفن والنقل من مكان إلى آخر ج:۱ ص:۱۶۷).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

ایصالِ ثواب

ایصالِ ثواب کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شروع کیا جائے

سوال:... میں ذکر کرنے سے پہلے ایک بار سورۂ فاتحہ، تین بار قل ہواللہ شریف، اوّل آخر دُرود شریف پڑھ کر اس طرح دُعا کرتا ہوں: "یااللہ! اس کا ثواب میرے مخدوم ومکرم حضرت.....دامت برکاتہم سے لے کر میرے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک میرے سلسلے کے تمام مشائخ کرام تک پہنچادے اور ان کے فیوض وبرکات سے ہمیں بھی حصہ نصیب فرمادے۔

جواب:... حضرت شیخ نوراللہ مرقدہٗ کے سلسلے کے مطابق گیارہ بار دُرود شریف اور تیرہ بار قل ہواللہ شریف پڑھ کر (اور اس کے ساتھ اگر سورۂ فاتحہ بھی پڑھ لی جائے تو بہت اچھا ہے) ایصالِ ثواب کیا جائے اور ابتدا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمِ مبارک سے کی جائے، باقی ٹھیک ہے۔[1]

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نوافل سے ایصالِ ثواب کرنا

سوال:... میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایصالِ ثواب کے لئے روزانہ سورۂ یٰسین کی تلاوت کرتا تھا، اب کچھ عرصے سے یہ عمل دو رکعت نفل کے ذریعے ادا کرتا ہوں، کیا اس طرح کرنے میں ذاتِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے احترام میں کوئی کوتاہی تو نہیں؟

جواب:... کوئی حرج نہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بدنی اور مالی عبادات کے ذریعے ایصالِ ثواب کا اہتمام کرنا محبت کی بات ہے۔[2]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایصالِ ثواب، اِشکال کا جواب

سوال:... کیا فرماتے ہیں مفتیانِ عظام مندرجہ ذیل مسئلے کے متعلق کہ مسلمان حضرات بخدمتِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایصالِ ثواب کرتے ہیں، ہمارے ایصالِ ثواب سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا فائدہ پہنچتا ہے؟ جبکہ آپ دو جہانوں کے سردار ہیں، اور

---

(۱) قلت: وقول علمائنا له أن يجعل ثواب عمله لغيره يدخل فيه النبي صلى الله عليه وسلم فإنه أحق بذلك حيث أنقذنا من الضلالة ...إلخ. (شامي ج:۲ ص:۲۴۴، مطلب في إهداء ثواب القراءة للنبي صلى الله عليه وسلم).

(۲) وفي البحر من صام أو صلّى أو تصدق وجعل ثوابه لغيره من الأموات والأحياء جاز ويصل ثوابها إليهم عند أهل السُّنّة والجماعة كذا في البدائع. (شامي ج:۲ ص:۲۴۳، مطلب في القراءة للميت وإهداء ثوابها له).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جنت کے اعلیٰ ترین مقام آپ کے لئے یقینی ہیں۔

دُرود وسلام تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے بھیجتے ہیں، کما فی النص، اپنے کسی عزیز کو ایصالِ ثواب کرنے کی وجہ معقول ہے، اس کی بخشش کے لئے، اور رفعِ درجات کے لئے۔

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایصالِ ثواب کرنے کی حقیقت پر روشنی ڈالئے، اور قرآن وسنت کی روشنی میں اس کا صحیح جواب دے کر ممنون فرمائیں۔

جواب:... اُمت کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایصالِ ثواب نصوص سے ثابت ہے، چنانچہ ایصال ثواب کی ایک صورت آپ کے لئے ترقیٔ درجات کی دُعا، اور مقامِ وسیلہ کی درخواست ہے، صحیح مسلم کی حدیث میں ہے:

"اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما یقول، ثم صلوا علیّ فانه من یصلی علیّ صلوٰة صلی الله علیه وسلم بها عشرًا، ثم سلوا الله لی الوسیلة فانها منزلة فی الجنة لا ینبغی الا لعبد من عباد الله وارجوا ان اکون انا هو، فمن سأل لی الوسیلة حلت علیه الشفاعة۔"

(مشکوٰۃ ص:۶۴)

ترجمہ:... "جب تم مؤذن کو سنو تو اس کی اَذان کا اسی کی مثل الفاظ سے جواب دو، پھر مجھ پر دُرود پڑھو، کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک بار دُرود پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں، پھر میرے لئے اللہ تعالیٰ سے "وسیلہ" کی درخواست کرو، یہ ایک مرتبہ ہے جنت میں، جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کے شایانِ شان ہے، اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا، پس جس شخص نے میرے لئے وسیلہ کی درخواست کی، اس کو میری شفاعت نصیب ہوگی۔"

اور صحیح بخاری میں ہے:

"من قال حین سمع النداء، اللّٰهم رب هٰذه الدعوة التامة والصلوٰة القائمة اٰت محمد ن الوسیلة والفضیلة وابعثه مقامًا محمودن الذی وعدته، حلت له شفاعتی یوم القیامة۔" (مشکوٰۃ ص:۶۵)

ترجمہ:... "جو شخص اَذان سن کر یہ دُعا پڑھے: "اے اللہ! جو مالک ہے اس کامل دعوت کا، اور قائم ہونے والی نماز کا، عطا کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت اور کھڑا کر آپ کو مقامِ محمود میں، جس کا آپ نے وعدہ فرمایا ہے" قیامت کے دن اس کو میری شفاعت نصیب ہوگی۔"

حضرت عمر رضی اللہ عنہ عمرہ کے لئے تشریف لے جارہے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلبی کے لئے حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رُخصت کرتے ہوئے فرمایا:

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

"لَا تنسنا يا اخي من دعائك. وفي رواية: اشركنا يا اخي في دعائك."

(ابوداؤد ج:۱ ص:۲۱۰، ترمذی ج:۲ ص:۱۹۵)

ترجمہ:... "بھائی جان! ہمیں اپنی دُعا میں نہ بھولنا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ: بھائی جان! اپنی دُعا میں ہمیں بھی شریک رکھنا۔"

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جس طرح حیاتِ طیبہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دُعا مطلوب تھی، اسی طرح وصال شریف کے بعد بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دُعا مطلوب ہے۔

ایصالِ ثواب ہی کی ایک صورت یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قربانی کی جائے، حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس کا حکم فرمایا تھا:

"عن حنش قال رأيت عليًا رضي الله عنه يضحي بكبشين، فقلت له: ما هذا؟ فقال: ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اوصاني ان اضحي عنه، فانا اضحي عنه."

(ابوداؤد، باب الأضحية عن الميّت ج:۲ ص:۲۹)

ترجمہ:... "حنش کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ دو مینڈھوں کی قربانی کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: یہ کیا؟ فرمایا کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی تھی کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قربانی کیا کروں، سو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قربانی کرتا ہوں۔"

"وفي رواية: امرني رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اضحي عنه فانا اضحي عنه ابدًا." (مسندِ احمد ج:۱ ص:۱۰۷)

"وفي رواية: فلا ادعه ابدًا." (ایضاً ج:۱ ص:۱۴۹)

ترجمہ:... "ایک روایت میں ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا تھا کہ میں آپ کی طرف سے قربانی کیا کروں، سو میں آپ کی طرف سے ہمیشہ قربانی کرتا ہوں۔"

ترجمہ:... "ایک روایت میں ہے کہ میں اس کو کبھی نہیں چھوڑتا۔"

علاوہ ازیں زندوں کی طرف سے مرحومین کو ہدیہ پیش کرنے کی صورت ایصالِ ثواب ہے، اور کسی محبوب و معظم شخصیت کی خدمت میں ہدیہ پیش کرنے سے یہ غرض نہیں ہوتی کہ اس ہدیہ سے اس کی ناداری کی مکافات ہوگی، کسی بہت بڑے امیر کبیر کو اس کے احباب کی طرف سے ہدیہ پیش کیا جانا عام معمول ہے، اور کسی کے حاشیہ خیال میں بھی یہ بات نہیں کہ ہمارے اس حقیر ہدیہ سے اس کے مال و دولت میں اضافہ ہوجائے گا، بلکہ صرف ازدیادِ محبت کے لئے ہدیہ پیش کیا جاتا ہے، اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ عالی میں گناہگار اُمتیوں کی طرف سے ایصالِ ثواب کے ذریعہ ہدیہ پیش کرنا اس وجہ سے نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان حقیر ہدایا کی احتیاج ہے، بلکہ یہ ہدیہ پیش کرنے والوں کی طرف سے اظہارِ تعلق و محبت کا ایک ذریعہ ہے، جس سے جانبین کی محبت میں اضافہ ہوتا

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

ہے، اور اس کا نفع خود ایصالِ ثواب کرنے والوں کو پہنچتا ہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درجاتِ قرب میں بھی اس سے اضافہ ہوتا ہے۔

علامہ ابنِ عابدین شامیؒ نے ردالمحتار میں باب الشہید سے قبیل اس مسئلے پر مختصر سا کلام کیا ہے، اتمامِ فائدہ کے لئے اسے نقل کرتا ہوں:

"ذکر ابن حجر فی الفتاویٰ الفقهية ان الحافظ ابن تيمية زعم منع اهداء ثواب القرائة للنبی صلی الله عليه وسلم، لأن جنابه الرفيع لَا يجرأ عليه الّا بما اذن فيه وهو الصلوٰة عليه وسوال الوسيلة له.

قال: وبالغ السبكي وغيره فی الردّ عليه بان مثل ذٰلک لَا يحتاج لِاذن خاص، الّا ترىٰ ان ابن عمر كان يعتمر عنه صلی الله عليه وسلم عمرًا بعده موته من غير وصية، وحج ابن الموفق وهو فی طبقة الجنيد عنه سبعين حجة، وختم ابن السراج عنه صلی الله عليه وسلم اكثر من عشرة آلاف ختمة وضحی عنه مثل ذٰلک۔ اهـ۔

قلت: رأيت نحو ذٰلک بخط مفتی الحنفية الشهاب احمد بن الشلبی شيخ صاحب البحر نقلًا عن شرح الطيبة للنويری ومن جملة ما نقله ان ابن عقيل من الحنابلة قال: يستحب اهدائها له صلی الله عليه وسلم۔

قلت: وقول علمائنا له ان يجعل ثواب عمله لغيره، يدخل فيه النبی صلی الله عليه وسلم فانه احق بذٰلک حيث انقذنا من الضلالة ففی ذٰلک نوع شكر واسداً جميل له والكامل قابل لزيادة الكمال وما استدل به بعض المانعين من انه تحصيل الحاصل، لأن جميع اعمال امته فی ميزانه يجاب عنه بانه لَا مانع من ذٰلک فان الله تعالیٰ اخبرنا بانه صلی عليه ثم امرنا بالصلوٰة عليه بان نقول اللّٰهم صل علی محمد، والله اعلم۔"

(شامی ج:۲ ص:۲۴۴، طبع مصر)[1]

ترجمہ:... "ابنِ حجرؒ (مکی شافعی) نے فتاویٰ فقہیہ میں ذکر کیا ہے کہ حافظ ابنِ تیمیہؒ کا خیال ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاوت کے ثواب کا ہدیہ کرنا ممنوع ہے، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ عالی میں صرف اسی کی جرأت کی جاسکتی ہے جس کا اذن ہو، اور وہ ہے آپ پر صلوٰۃ وسلام بھیجنا اور آپ کے لئے دُعائے وسیلہ کرنا۔

ابنِ حجرؒ کہتے ہیں کہ: امام سبکیؒ وغیرہ نے ابنِ تیمیہؒ پر خوب خوب رَدّ کیا ہے کہ ایسی چیز اذنِ خاص کی

---

(۱) وأيضًا طبع ايچ ايم سعيد كراچی، مطلب فی إهداء ثواب القراءة للنبی صلی الله عليه وسلم۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

محتاج نہیں ہوتی، دیکھتے نہیں ہو کہ ابنِ عمرؓ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے عمرے کیا کرتے تھے، جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس کی وصیت بھی نہیں فرمائی تھی۔ ابن الموفق نے جو جنید کے ہم طبقہ ہیں، آپ کی طرف سے ستر حج کئے، ابن السراج نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دس ہزار ختم کئے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اتنی ہی قربانیاں کیں۔

میں کہتا ہوں کہ میں نے اسی قسم کی بات مفتی حنفیہ شیخ شہاب الدین احمد بن الشلبی، جو صاحبِ بحر الرائق کے اُستاذ ہیں، کی تحریر میں بھی دیکھی ہے، جو موصوف نے علامہ نیوریؒ کی ''شرح الطیبہ'' سے نقل کی ہے، اس میں موصوف نے یہ بھی نقل کیا ہے کہ حنابلہ میں سے ابنِ عقیل کا قول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیۂ ثواب مستحب ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ہمارے علماء کا یہ قول کہ: ''آدمی کو چاہئے کہ اپنے عمل کا ثواب دُوسروں کو بخش دے'' اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی داخل ہیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا زیادہ استحقاق رکھتے ہیں، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے ہمیں گمراہی سے نجات دلائی، پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ثواب کا ہدیہ کرنے میں ایک طرح کا تشکر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کا اعتراف ہے، اور (آپ صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ ہر اعتبار سے کامل ہیں، مگر) کامل زیادتِ کمال کے قابل ہوتا ہے۔ اور بعض مانعین نے جو استدلال کیا ہے کہ یہ تحصیلِ حاصل ہے، کیونکہ اُمت کے تمام عمل خود ہی آپ کے نامۂ عمل میں درج ہوتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہو سکتا ہے کہ یہ چیز ایصالِ ثواب سے مانع نہیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں نازل فرماتے ہیں، اس کے باوجود ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم آپ کے لئے رحمت طلب کرنے کے لئے اللّٰھم صل علیٰ محمد کہا کریں۔''

سوال:... میں قرآن مجید کی تلاوت اور صدقہ وخیرات کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بعد کے اکابر علمائے دین کو ایصالِ ثواب کرتا ہوں، لیکن چند روز سے ایک خیال ذہن میں آتا ہے، جس کی وجہ سے بے حد پریشان ہوں، خیال یہ ہے کہ ہم لوگ ان ہستیوں کو ثواب پہنچا رہے ہیں جن پر خدا خود دُرود وسلام پیش کرتا ہے، یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو، تو بہ تو بہ! معاذ اللہ! ہم اتنے بڑے ہیں کہ چند آیات پڑھ کر اس کا ثواب حضور صلی اللہ علیہ وسلم وصحابہ رضی اللہ عنہم تک پہنچا رہے ہیں، یہ تو نہ سمجھ میں آنے والی بات ہے۔

جواب:... ایصالِ ثواب کی ایک صورت تو یہ ہے کہ دُوسرے کو محتاج سمجھ کر ثواب پہنچایا جائے، یہ صورت تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر مقبولانِ الٰہی کے حق میں نہیں پائی جاتی، اور یہی منشا ہے آپ کے شبہ کا، اور دُوسری صورت یہ ہے کہ ان اکابر کے ہم پر بے شمار احسانات ہیں، اور احسان شناسی کا تقاضا یہ ہے کہ ہم ان کی خدمت میں کوئی ہدیہ پیش کیا کریں، ظاہر ہے کہ ان اکابر کی خدمت میں ایصالِ ثواب اور دُعائے ترقیٔ درجات کے سوا اور کیا ہدیہ پیش کیا جا سکتا ہے؟ پس ہمارا ایصالِ ثواب اس بنا پر نہیں کہ... معاذ

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

اللہ... یہ حضرات ہمارے ایصالِ ثواب کے محتاج ہیں، بلکہ یہ حق تعالیٰ شانہ کی ہم پر عنایت ہے کہ ایصالِ ثواب کے ذریعے ہمارے لئے ان اکابر کی خدمت میں ہدیہ پیش کرنے کا دروازہ کھول دیا، جس کی بدولت ہمارا حق احسان شناسی بھی ادا ہوجاتا ہے اور ان اکابر کے ساتھ ہمارے تعلق ومحبت میں بھی اضافہ ہوجاتا ہے، اس سے ان اکابر کے درجات میں بھی مزید ترقی ہوتی ہے، اس کی برکت سے ہماری سیئات کا کفارہ بھی ہوتا ہے، اور ہمیں حق تعالیٰ شانہ کی عنایت سے بے پایاں حصہ ملتا ہے۔ اس کی مثال ایسی سمجھ لیجئے کہ کسی غریب مزدور پر بادشاہ کے بہت سے احسانات ہوں اور وہ اپنے تقاضائے محبت کی بنا پر کوئی ہدیہ بادشاہ کی خدمت میں پیش کرنا چاہے اور بادشاہ ازراہ مراحم خسروانہ اس کے ہدیہ کو قبول فرما کر اسے اپنے مزید انعامات کا مورد بنائے، یہاں کسی کو یہ شبہ نہیں ہوگا کہ اس فقیر درویش کا ہدیہ پیش کرنا بادشاہ کی ضرورت کی بنا پر ہے، نہیں! بلکہ یہ خود اس مسکین کی ضرورت ہے۔ (۱)

اِیصالِ ثواب کی شرعی حیثیت

سوال:... کیا اِسلام کی رُو سے اِیصالِ ثواب کرنا صحیح ہے؟

جواب:... اسلام میں اِیصالِ ثواب کرنے کا حکم ہے اور مردے کو یہ تحفے کی شکل میں ملتا ہے، کسی مخصوص دن کا تعین کئے بغیر کوئی نیک عمل یا صدقہ وخیرات کی نیت سے کیا جاسکتا ہے۔ (۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود وسلام کا طریقہ نیز اِیصالِ ثواب کے لئے فاتحہ پڑھنا

سوال:... جمعہ ۲۶ر جولائی ۱۹۹۱ء کے ''اقرأ'' کے کالم میں دُرود شریف کے ثمرات وبرکات پر قمر سلطانہ عابد علی کا مضمون نظر سے گزرا۔ مضمون نہایت مدلل ہے اور بڑی کدوکاوش سے لکھا گیا ہے۔ انہوں نے قرآنِ کریم کی آیت نمبر ۵۵ سورۂ اَحزاب نمبر ۳۳ کا ذِکر کیا ہے، جس کے معنی یہ ہیں: ''اللہ تعالیٰ اور تمام فرشتے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) پر صلوٰۃ وسلام بھیجتے ہیں، اور اے مسلمانو! تم بھی ان پر صلوٰۃ وسلام بھیجو'' لیکن پورے مضمون میں کہیں دُرود شریف کا ذِکر نہیں کیا گیا جو ہم پر فرض کیا گیا ہے، تو ہم دُرود شریف پڑھیں تو کس طرح اور کن الفاظ سے پڑھیں؟ اگر دُرود شریف اس کو کہتے ہیں: ''اَللّٰھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد وبارک وسلم علیہ'' تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ: ''اے اللہ! تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آلِ محمد پر صلوٰۃ وسلام بھیج'' گویا کہ ہم اللہ کے حکم کو اللہ ہی پر لگا رہے ہیں۔ کوئی عالمِ دین جواب دے کہ یہ کون سی آیت ہے؟ اور کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس طرح کہنا سکھایا ہے؟ جبکہ اللہ

---

(۱) قلت وقول علمائنا له أن يجعل ثواب عمله لغيره يدخل فيه النبي صلى الله عليه وسلم فإنه أحق بذلك حيث أنقذنا من الضلالة ففي ذلك نوع شكر واسداء جميل له والكامل قابل لزيادة الكمال۔ (شامي ج:۲ ص:۲۴۴)۔

(۲) عن عبدالله بن عباس رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما الميت في القبر إلّا كالغريق المتغوّث ينتظر دعوة تلحقه من أب أو أمّ أو أخ أو صديق، فإذا لحقته كان أحب إليه من الدنيا وما فيها وإن الله تعالىٰ ليدخل على أهل القبور من دعاء أهل الأرض أمثال وإنّ هديّة الأحياء إلى الأموات الإستغفار لهم. رواه البيهقي في شعب الإيمان۔ (مشكوة ص:۲۰۶)۔ صرح علماؤنا في باب الحج عن الغير بأن للإنسان أن يجعل ثواب عمله لغيره صلاة أو صومًا أو صدقة أو غيرها كذا في الهداية۔ (ردالمحتار ج:۲ ص:۲۴۳، مطلب في القراءة للميت وإهداء ثوابها له)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

تعالیٰ سورۂ اَحزاب کی آیت نمبر ۴۳ میں اِرشاد فرماتا ہے کہ: ''وہ وہ ذات ہے جو تمام مؤمنوں پر صلوٰۃ وسلام بھیجتا ہے اور تمام فرشتے بھی تاکہ تمہیں اندھیروں سے اُجالے (نور) روشنی کی طرف نکالے اور وہ مسلمانوں پر مہربان ہے۔'' یہاں پر میں عرض کرتا چلوں کہ جن مساجد میں جمعہ کی نماز کے بعد سلام پڑھا جاتا ہے، وہاں ایک بڑی تعداد سلام میں شریک ہونے کے بجائے فوراً بھاگ کھڑی ہوتی ہے، اور سلام پڑھنے والے رہ جاتے ہیں، اور عام طور سے مساجد میں سلام پڑھا ہی نہیں جاتا، اور علماء اسے بدعت سمجھتے ہیں، اور ایک گروہ کا کہنا ہے کہ وہ دُرود وفاتحہ کے قائل ہی نہیں۔ اب اگر ان سے پوچھا جائے کہ قرآن تو بغیر سورۂ فاتحہ کے شروع ہی نہیں ہوتا اور کوئی نماز ایسی نہیں جس میں فاتحہ نہ پڑھی جائے، اب اگر ہم مرحوم والدین واقرباء کی اَرواح کے اِیصالِ ثواب کے لئے دُرود وفاتحہ پڑھیں تو یہ ان کے نزدیک بدعت ہے، اور اگر ہم فاتحہ میں شریک ہونے والوں کو اس بہانے کچھ کھلا دیں تو یہ بھی ان کے نزدیک بدعت ہے، تو کیا ہم ان کو بھوکا لوٹا دیں کہ بھائی اپنے گھر پہنچ کر آپ کھانا کھا لیجئے گا۔ یہ مانا کہ یہ بدعت ہے، یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کی پیداوار ہے، لیکن مہمان نوازی تو اِسلامی اخلاق کا اہم جزو ہے، اس کے علاوہ ہم سب مسلمان اس فاتحہ میں شریک ہو جائیں تو فاتحہ بھی ہو جائے گی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود وسلام بھی اللہ کے حکم کے مطابق ہو جائے گا، یہ بدعت ضرور ہے، لیکن گناہ نہیں، بلکہ نیکی ہے۔

جواب:... اللہ تعالیٰ نے جو حکم فرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود شریف بھیجو، اس کی تفسیر خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے کہ یوں کہا کرو: ''اَللّٰھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آلِ محمد... الخ'' اس لئے یہ دُرود شریف حکمِ ربانی ہی کی تعمیل ہے۔ (۱)

مساجد میں جو لاؤڈ اسپیکر پر گا گا کر صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہیں، اس کا حکم نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے، نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایسا کیا، نہ اِمام ابوحنیفہؒ نے اس کی تعلیم دی، اس کو دِین سمجھنا غلط ہے۔ فاتحہ تو ہر مسلمان نماز میں پڑھتا ہے، اور اس کی روزمرّہ تلاوت بھی کرتا ہے، اس لئے کوئی مسلمان نہ فاتحہ کا منکر ہے، نہ دُرود شریف کا، لیکن اگر ایک من گھڑت چیز کا نام کسی نے فاتحہ اور دُرود رکھ لیا ہو تو اس کا کوئی مسلمان بھی قائل نہیں ہو سکتا۔

جو لوگ قرآن خوانی کے لئے جمع کئے جائیں، ان کی دعوت کرنا فقہائے اَحناف نے مکروہ اور بدعت کہا ہے،(۲) اگر آپ کا مسلک فقہِ حنفی کے علاوہ کچھ اور ہے، تو گفتگو بے سود ہے، لیکن اگر آپ بھی فقہِ حنفی پر عمل کرتے ہیں، تو فقہِ حنفی کا حوالہ دینا چاہئے۔ اپنے پاس سے ایک بات گھڑ کر اس کو دِین میں داخل کر لینا نہ آپ کے لئے جائز ہے، نہ میرے لئے۔

نوٹ:... ان مسائل پر میری کتاب ''اِختلافِ اُمت اور صراطِ مستقیم'' کا مطالعہ فرما لیا جائے، والسلام۔

---

(۱) عن کعب بن عجرة رضی الله عنه قال: قال رجل: یا رسول الله! أما السلام علیک فقد علمناه فکیف الصلاة علیک؟ قال: قل: اللّٰهم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی آل إبراهیم إنک حمید مجید ...إلخ۔ (رُوح المعانی ج:۲۲ ص:۷۷، مشکوٰة ص:۸۶، باب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم وفضلها، الفصل الأوّل)۔

(۲) وفی البزازیة: ویکره اتخاذ الطعام فی الیوم الأوّل والثالث وبعد الأسبوع ونقل الطعام إلی القبر فی المواسم، واتخاذ الدعوة لقراءة القرآن وجمع الصلحاء والقراء للختم أو لقراءة سورة الأنعام أو الإخلاص. والحاصل أن اتخاذ الطعام عند قراءة القرآن لأجل الأکل یکره. (شامی ج:۲ ص:۲۴۰، مطلب فی کراهة الضیافة من أهل المیت)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

ایصالِ ثواب کا مرحوم کو بھی پتا چلتا ہے اور اس کو بطور تحفے کے ملتا ہے

سوال:... ایصالِ ثواب کے لئے فاتحہ پڑھی جائے، قرآن خوانی کی جائے یا صدقۂ جاریہ میں پیسے دیئے جائیں، تو کیا مرحوم کی رُوح کو اس کا علم ہوتا ہے؟

جواب:... جی ہاں! ہوتا ہے۔ ایصالِ ثواب کے لئے جو صدقہ خیرات آپ کریں گے، یا نماز، روزہ، دُعا، تسبیح، تلاوت کا ثواب آپ بخشیں گے، تو اس کا اجر و ثواب میت کو آپ کے تحفے کی حیثیت سے پیش کیا جاتا ہے۔ اس پر احادیث کا لکھنا طوالت کا موجب ہوگا۔[1]

مسلمان خواہ کتنا ہی گناہگار رہو، اس کو خیرات کا نفع پہنچتا ہے

سوال:... بعض علماء سے سنا ہے کہ کسی آدمی کے فوت ہونے کے بعد اگر وہ آدمی خود نیک نہیں گزرا ہو یا نیک عمل نہیں ہو تو خیرات، ختمِ قرآن شریف یا اس کی اولاد کی دُعا، کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی، یہ کہاں تک صحیح ہے؟

جواب:... مسلمان خواہ کتنا ہی گناہگار رہو، اس کو نفع پہنچتا ہے،[2] کافر کو نہیں پہنچتا۔[3]

آپ نے جو سنا ہے (بشرطیکہ آپ کو صحیح یاد ہو) اس کا مطلب یہ ہوگا کہ آدمی کو نیکی کا خود اہتمام کرنا چاہئے، جس شخص نے عمر بھر نہ نماز، روزہ کیا، نہ حج و زکوٰۃ کی پروا کی، نہ کبھی قرآنِ کریم کی تلاوت کی اسے توفیق ہوئی، بلکہ کلمہ صحیح سیکھنے کی ضرورت نہیں سمجھی، ایسے شخص کے مرنے پر لوگوں کی قرآن خوانی یا تیجا، چالیسواں کرنے کی جو رسم ہے، اس سے اس کو کیا فائدہ پہنچے گا؟ لوگ فرائض و واجبات کا ایسا اہتمام نہیں کرتے، جیسا ان رُسوم کا اہتمام کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔

---

(۱) وفی البحر من صام أو صلّی أو تصدق وجعل ثوابه لغیره من الأموات والأحیاء جاز ویصل ثوابها إلیهم عند أهل السُّنة والجماعة کذا فی البدائع. (شامی، مطلب فی القراءة للمیت ج:۲ ص:۲۴۳). أیضًا: عن ابن عباس قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: ما المیت فی قبره إلّا شبه الغریق المتغوث ینتظر دعوة تلحقه من أب أو أم أو ولد أو صدیق ثقة، فإذا لحقته کانت أحب إلیه من الدنیا وما فیها، وإن الله لیدخل علیٰ أهل القبور من دعاء أهل الأرض أمثال الجبال، وإن هدیة الأحیاء إلی الأموات الإستغفار لهم ..... وأخرج عن عمرو بن جریر قال: إذا دعا العبد لأخیه المیت أتاه بها إلیٰ قبره ملک، فقال: یا صاحب القبر الغریب! هذه هدیة من أخ علیک شفیق. (شرح الصدور ص:۳۰۵، باب ما ینفع المیت فی قبره). أیضًا: وعن أنس رضی الله عنه أن سعدًا أتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال: یا رسول الله! إن أمّی توفّیت، ولم توص، فهل ینفعها أن أتصدق عنها؟ قال: نعم! وعلیک بالماء. وأخرج الطبرانی فی البزار بسند حسن عن أنس رضی الله عنه قال: جاء رجل إلی النبی صلی الله علیه وسلم، فقال: إنّ أبی قد مات ولم یحج حجة الإسلام، فقال: أرأیت لو کان علیٰ أبیک دین أکنت تقضیه عنه؟ قال: نعم! قال: فإنه دین الله فاقضه عنه. (شرح الصدور ص:۳۰۷، ۳۰۸). تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: شرح الصدور ص:۳۰۱ تا ۳۱۵، طبع دار الکتب العلمیة، بیروت.

(۲) ایضاً۔

(۳) الثالث المراد بالإنسان الکافر فله ما سعی فقط ..... فلا یبقی له فی الآخرة شیء ... إلخ. (طحطاوی علیٰ مراقی الفلاح ص:۳۴۱). أیضًا: وأن لیس للإنسان إلّا ما سعیٰ ..... الثالث: أن المراد بالإنسان هنا الکافر، فأما المؤمن فله ما سعیٰ، وما سعی له، قاله الربیع بن أنس. (شرح الصدور ص:۳۱۰، طبع دار الکتب العلمیه).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

لاپتا شخص کے لئے ایصالِ ثواب جائز ہے

سوال: ..میرے شوہر بارہ سال سے لاپتا ہیں، گمشدگی کے وقت ان کی عمر کم وبیش ۴۲ سال تھی، ہمیں کچھ پتا نہیں کہ وہ زندہ ہیں یا ان کا انتقال ہوگیا ہے، ہم لوگوں نے فالناموں اور دُوسرے متعدد طریقوں سے معلوم کیا تو یہی پتا چلتا ہے کہ وہ زندہ ہیں، آپ سے یہ پوچھنا ہے کہ اگر ان کا انتقال ہوگیا ہو تو ان کی رُوح کے ایصالِ ثواب کے لئے قرآن خوانی وغیرہ کرائی جاسکتی ہے یا نہیں؟ کیونکہ ہم لوگ سب پریشان ہیں کہ اگر ان کا انتقال ہوگیا ہے تو ان کے لئے ہم لوگوں نے ابھی تک کچھ بھی نہیں کیا ہے، آپ بتائیں کہ اس مسئلے کا شریعت میں کیا حل ہے؟ آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔

جواب:...جب تک خاص شرائط کے ساتھ عدالت ان کی وفات کا فیصلہ نہ کرے، اس وقت تک ان کی وفات کا حکم تو جاری نہیں ہوگا،(۱) تاہم ایصالِ ثواب میں کوئی مضائقہ نہیں، ایصالِ ثواب تو زندہ کے لئے بھی ہوسکتا ہے۔(۲) اور یہ فالناموں کے ذریعہ پتا چلانا غلط ہے، ان پر یقین کرنا بھی جائز نہیں۔(۳)

مرحومین کے لئے ایصالِ ثواب کا طریقہ

سوال:...ہمارے جو بزرگ فوت ہوگئے ہیں ان کی رُوح کو ثواب بخشنے کے لئے کھانا وغیرہ کھلانا کیسا ہے؟ اور ثواب بخشنے کا کیا طریقہ ہے؟ مہربانی کرکے اس مسئلے پر پوری روشنی ڈالئے۔

جواب:...مرحومین کو ایصالِ ثواب کے مسئلے میں چند اُمور پیشِ خدمت ہیں، آپ ان کو اچھی طرح سمجھ لیں۔

۱:..مرحومین کے لئے، جو اس دُنیا سے رُخصت ہوچکے ہیں، زندوں کا بس یہی ایک تحفہ ہے کہ ان کو ایصالِ ثواب کیا جائے۔ حدیث میں ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض پیرا ہوا: یارسول اللہ! میرے والدین کی وفات کے بعد بھی ان کے ساتھ حسنِ سلوک کی کوئی صورت ہے، جس کو میں اختیار کروں؟ فرمایا: ہاں! ان کے لئے دُعا و اِستغفار کرنا، ان کے بعد ان کی وصیت کو نافذ کرنا، ان کے متعلقین سے صلہ رحمی کرنا، اور ان کے دوستوں سے عزّت کے ساتھ پیش آنا (ابوداؤد، ابنِ ماجہ، مشکوٰۃ ص:۴۲۰)۔(۴)

ایک اور حدیث میں ہے کہ: کسی شخص کے والدین کا انتقال ہوجاتا ہے، یہ ان کی زندگی میں ان کا نافرمان تھا، مگر ان کے

---

(۱) تفصیل کے لئے ملاحظہ: حیلہ ناجزہ ص: ۵۹ مفقود کے اَحکام۔

(۲) ایضاً صفحہ سابقہ حاشیہ نمبر ۱۔

(۳) عن حفصة رضی الله عنها قالت: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: من أتی عرّافًا فسأله عن شیء لم یقبل له صلوٰة أربعین لیلة. رواه مسلم. (مشکوٰة ص: ۳۹۳، باب الکهانة، الفصل الأوّل)۔

(۴) عن أبی أُسید الساعدی قال: بینا نحن عند رسول الله صلی الله علیه وسلم إذ جاءه رجل من بنی سلمة فقال: یا رسول الله! هل بقی من برّ أبوی شیء أبرّهما به بعد موتهما؟ قال: نعم! الصلاة علیهما، والإستغفار لهما، وانفاذ عهدهما من بعدهما، وصلة الرحم التی لا توصل إلّا بهما، وإکرام صدیقهما. (مشکوٰة ص ۴۲۰، باب البر والصلة)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

مرنے کے بعد ان کے لئے دُعا، اِستغفار کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے ماں باپ کا فرماں بردار لکھ دیتے ہیں (بیہقی شعب الایمان، مشکوٰۃ ص:۴۲۱)۔[1]

ایک اور حدیث میں ہے کہ: ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! میری والدہ کا انتقال ہوگیا ہے، کیا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کردوں تو اس کے لئے مفید ہوگا؟ فرمایا: ضرور! اس نے عرض کیا کہ: میرے پاس باغ ہے، میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے وہ باغ اپنی والدہ کی طرف سے صدقہ کردیا۔[2]

۲:... ایصالِ ثواب کی حقیقت یہ ہے کہ جو نیک عمل آپ کریں اس کے کرنے سے پہلے نیت کرلیں کہ اس کا ثواب جو حاصل ہو وہ اللہ تعالیٰ میت کو عطا کرے، اسی طرح کسی نیک عمل کرنے کے بعد بھی یہ نیت کی جاسکتی ہے اور اگر زبان سے بھی دُعا کرلی جائے تو اچھا ہے۔

الغرض کسی نیک عمل کا جو ثواب آپ کو ملنا تھا، آپ وہ ثواب میت کو ہبہ کردیتے ہیں، یہ ایصالِ ثواب کی حقیقت ہے۔

۳:... اِمام شافعیؒ کے نزدیک میت کو صرف دُعا اور صدقات کا ثواب پہنچتا ہے، تلاوتِ قرآن اور دیگر بدنی عبادت کا ثواب نہیں پہنچتا، لیکن جمہور کا مذہب یہ ہے کہ ہر نفلی عبادت کا ثواب میت کو بخشا جاسکتا ہے۔ مثلاً: نفلی نماز، روزہ، صدقہ، حج، قربانی، دُعا و اِستغفار، ذکر، تسبیح، دُرود شریف، تلاوتِ قرآن وغیرہ۔ حافظ سیوطیؒ لکھتے ہیں کہ شافعی مذہب کے محققین نے بھی اسی مسلک کو اختیار کیا ہے۔[3] اس لئے کوشش یہ ہونی چاہئے کہ ہر قسم کی عبادت کا ثواب مرحومین کو پہنچایا جاتا رہے، مثلاً: قربانی کے دنوں میں اگر آپ کے

---

(۱) عن أنس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن العبد ليموت والداه أو أحدهما وانه لهما لعاق فلا يزال يدعو لهما ويستغفر لهما حتى يكتبه الله بارًا۔ (مشكوة ص: ۴۲۱، باب البر والصلة، طبع قديمى)۔

(۲) ان سعد بن عبادة توفيت أمّه وهو عنها غائب فقال: يا رسول الله! ان أمّى توفيت وأنا غائب عنها، أينفعها شيء أن تصد به عنها؟ قال: نعم! قال: فإنّى أشهدك ان حائطى المخراف صدقة عليها۔ (صحيح بخارى ج: ۱ ص: ۳۸۶، باب إذا قال أرضى أو بستانى صدقة عن أمّى فهو جائز، أيضًا: شرح الصدور ص:۳۰۷)۔

(۳) صرح علمائنا فى باب الحج عن الغير بأن للإنسان أن يجعل ثواب عمله لغيره صلاة أو صوما أو صدقة أو غيرها كذا فى الهداية ..... هو مذهب أهل السُّنّة والجماعة لكن استثنى مالك والشافعى العبادات البدنية المحضة كالصلاة والتلاوة فلا يصل ثوابها إلى الميت عندهما ...إلخ. (شامى ج: ۲ ص: ۲۴۳، وأيضًا فى فتح القدير ج: ۲ ص: ۳۰۸)۔ إختلف فى وصول ثواب القراءة للميت، فجمهور السلف والأئمة الثلاثة على الوصول، وخالف فى ذالك إمامنا الشافعى مستدلًا بقوله تعالٰى: وأن ليس للإنسان إلّا ما سعٰى، وأجاب الأولون عن الآية بأوجه، احدها: انها منسوخة بقوله تعالٰى: والذين آمنوا واتبعتهم ذريتهم الآية أدخل الأبناء الجنة بصلاح الآباء ..... الثالث ان المراد بالإنسان هنا الكافر، فأما المؤمن فله ما سعٰى وما سعى له قاله الربيع بن أنس ..... واستدلوا على الوصول بالقياس علٰى تقدم من الدعاء والصدقة والصوم والحج والعتق، فإنه لا فرق فى نقل الثواب بين أن يكون عن حج أو صدقة أو وقف، أو دعاء أو قراءة وبالأحاديث الآتى ذكرها، وهى وان كانت ضعيفة، فمجموعها يدل علٰى أن لذالك أصلًا، وبأن المسلمين ما زالوا فى كل عصر يجتمعون ويقرؤن لموتاهم من غير نكير فكان ذالك إجماعًا قال القرطبى ..... وأما القراءة على القبر، فجزم بمشروعيتها أصحابنا وغيرهم ..... وقال النووى رحمه الله فى شرح المهذب: يستحب لزائر القبور أن يقرأ ما تيسر من القرآن ويدعو لهم عقبها نص عليه الشافعى، واتفق عليه الأصحاب، وزاد فى موضع آخر: وان ختموا القرآن على القبر كان أفضل۔ (شرح الصدور ص: ۳۱۰، ۳۱۱، باب فى قراءة القرآن للميت أو على القبر)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

پاس گنجائش ہو تو مرحوم والدین یا اپنے دُوسرے بزرگوں کی طرف سے بھی قربانی کریں، بہت سے اکابر کا معمول ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بھی قربانی کرتے ہیں۔ اسی طرح نفل نماز، روزے کا ثواب بھی پہنچانا چاہئے، گنجائش ہو تو والدین اور دیگر بزرگوں کی طرف سے نفلی حج وعمرہ بھی کیا جائے۔ ہم لوگ چند روز مُردوں کو رو پیٹ کر ان کو بہت جلد بھول جاتے ہیں، یہ بڑی بے مروّتی کی بات ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ قبر میں میّت کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص دریا میں ڈُوب رہا ہو، وہ چاروں طرف دیکھتا ہے کہ کیا کوئی اس کی دستگیری کے لئے آتا ہے؟ اسی طرح قبر میں میّت بھی زندوں کی طرف سے ایصالِ ثواب کی منتظر رہتی ہے، اور جب اسے صدقہ وخیرات وغیرہ کا ثواب پہنچتا ہے تو اسے اتنی خوشی ہوتی ہے گویا اسے دُنیا بھر کی دولت مل گئی۔ (۱)

۴:... صدقات میں سب سے افضل صدقہ جس کا ثواب میّت کو بخشا جائے، صدقۂ جاریہ ہے، مثلاً: میّت کے ایصالِ ثواب کے لئے کسی ضرورت کی جگہ کنواں کھدوادیا، کوئی مسجد بنوادی، کسی دینی مدرسہ میں تفسیر، حدیث یا فقہ کی کتابیں وقف کردیں، قرآنِ کریم کے نسخے خرید کر وقف کردیئے، جب تک ان چیزوں سے استفادہ ہوتا رہے گا، میّت کو اس کا برابر ثواب ملتا رہے گا۔ حدیث میں ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میری والدہ کا انتقال ہوگیا ہے، وہ مرنے سے پہلے وصیت نہیں کرسکیں، میرا خیال ہے کہ اگر انہیں موقع ملتا تو ضرور وصیت کرتیں، کیا اگر ان کی طرف سے صدقہ کردوں تو ان کو پہنچے گا؟ (۲) فرمایا: ضرور! اور ایک روایت میں ہے: عرض کیا: کیا صدقہ کردوں؟ فرمایا: پانی بہتر ہے! حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ایک کنواں کھدوایا اور کہا کہ: یہ سعد کی والدہ کے لئے ہے۔ (۳)

۵:... ایصالِ ثواب کے سلسلے میں یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ میّت کو اسی چیز کا ثواب پہنچے گا جو خالصتاً لوجہ اللہ دی گئی ہے، اس میں نمود ونمائش مقصود نہ ہو، نہ اس کی اُجرت اور معاوضہ لیا گیا ہو۔ ہمارے یہاں بہت سے لوگ ایصالِ ثواب کرتے ہیں، مگر اس میں نمود ونمائش کی ملاوٹ کردیتے ہیں، مثلاً: مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے دیگ اُتارتے ہیں، اگر ان سے یہ کہا جائے کہ جتنا خرچ تم اس پر کررہے ہو، اسی قدر رقم یا غلہ کسی یتیم، مسکین کو دے دو، تو اس پر ان کا دِل راضی نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ چپکے سے کسی یتیم،

---

(۱) وأخرج البيهقي في شعب الإيمان والديلمي، عن ابن عباس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما الميت في قبره إلّا شبه الغريق المتغوث، ينتظر دعوة تلحقه من أب أو أُمّ أو ولد أو صديق ثقة، فإذا لحقته كانت أحب إليه من الدنيا وما فيها، وإن الله ليدخل على أهل القبور من دعاء أهل الأرض أمثال الجبال. (شرح الصدور للسيوطي ص:۳۰۵، باب ما ينفع الميت في قبره، طبع دار الكتب العلمية، بيروت).

(۲) عن عائشة أن رجلًا (وفي رواية سعد بن عبادة) قال للنبي صلى الله عليه وسلم: إن أُمّي افتلتت نفسها وأراها لو تكلمتْ تصدقتْ، أفأتصدق عنها؟ قال: نعم! تصدق عنها. (صحيح بخاري ج:۱ ص:۳۸۶، ۱۶۹، باب ما يستحب لمن توفي فجاءةً ان يتصدقوا عنه). (وفي رواية ابن عباس) أن سعد بن عبادة أخا بني ساعدة توفيت أُمّه، وهو عنها غائب، فأتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: يا رسول الله! إنّ أُمّي توفيت وأنا غائب عنها، فهل ينفعها شيء ان تصدقت به عنها؟ قال: نعم! (صحيح بخاري ج:۱ ص:۳۸۷، مشكوة ص:۱۶۹).

(۳) وأخرج أحمد والأربعة، عن سعد بن عبادة قال: يا رسول الله! إن أُمّي ماتت، فأي الصدقة أفضل؟ قال: الماء. فحفر بئرًا وقال هذه لأُمّ سعد. (شرح الصدور للسيوطي ص:۳۰۷، باب ما ينفع الميت في قبره).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

مسکین کو دینے میں وہ نمائش نہیں ہوتی جو دیگ اُتارنے میں ہوتی ہے۔ اس عرض کرنے کا یہ مقصد نہیں کہ کھانا کھلا کر ایصال ثواب نہیں ہوسکتا، بلکہ مقصد یہ ہے کہ جو حضرات ایصالِ ثواب کے لئے کھانا کھلائیں وہ نمود و نمائش سے احتیاط کریں، ورنہ ایصالِ ثواب کا مقصد انہیں حاصل نہیں ہوگا۔

اس سلسلے میں ایک بات یہ بھی یاد رکھنی چاہئے کہ ثواب اسی کھانے کا ملے گا جو کسی غریب مسکین نے کھایا ہو، ہمارے یہاں یہ ہوتا ہے کہ میت کے ایصالِ ثواب کے لئے جو کھانا پکایا جاتا ہے اس کو برادری کے لوگ کھا پی کر چلتے بنتے ہیں، فقراء و مساکین کا حصہ اس میں بہت ہی کم لگتا ہے، کھاتے پیتے لوگوں کو ایصالِ ثواب کے لئے دیا گیا کھانا نہیں کھانا چاہئے۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ جو شخص ایسے کھانے کا منتظر رہتا ہے اس کا دِل سیاہ ہوجاتا ہے۔ الغرض جو کھانا خود گھر میں کھالیا گیا، یا دوست احباب اور برادری کے لوگوں نے کھالیا اس سے ایصالِ ثواب نہیں ہوتا، مُردوں کو ثواب اسی کھانے کا پہنچے گا جو فقراء و مساکین نے کھایا ہو، اور جس پر خیرات کرنے والے نے کوئی معاوضہ وصول نہ کیا ہو، نہ اس سے نمود و نمائش مطلوب ہو۔

کیا ایصالِ ثواب کرنے کے بعد اس کے پاس کچھ باقی رہتا ہے؟

سوال:... میں قرآن شریف ختم کرکے اس کا ثواب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے خاندان کے مرحومین اور اُمتِ مسلمہ کو بخش دیتا ہوں، تو کیا اس میں میرے لئے ثواب کا حصہ نہیں ہے؟ ایک صاحب فرماتے ہیں کہ تم نے جو کچھ پڑھا وہ دُوسروں کو دے دیا، اب تمہارے لئے اس میں کیا ہے؟

جواب:... ضابطے کا معاملہ تو ایسا ہونا چاہئے جو اُن صاحب نے کہا، لیکن اللہ تعالیٰ کے یہاں صرف ضابطہ کا معاملہ نہیں ہوتا، بلکہ فضل و کرم اور انعام و احسان کا معاملہ ہوتا ہے، اس لئے ایصالِ ثواب کرنے والوں کو بھی پورا اجر عطا فرمایا جاتا ہے، بلکہ کچھ مزید۔ (۱)

ایصالِ ثواب ثابت ہے اور کرنے والے کو بھی ثواب ملتا ہے

سوال:... تلاوتِ کلامِ پاک کے بعد ثواب حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر تمام مسلمان مرد، عورت کو پہنچایا جاتا ہے، ہر روز اور ہر دفعہ بعد تلاوت اس طرح ثواب پہنچانا اپنے ذخیرۂ آخرت اور سببِ رحمتِ خداوندی حاصل کرنے کے لئے مناسب ہے یا نہیں؟ کیونکہ میں نے سنا ہے کہ اس طرح اپنا دامن خالی رہ جاتا ہے اور جس کو ثواب پہنچایا اس کو مل جاتا ہے۔

جواب:... پہلے میں بھی اس کا قائل تھا کہ ایصالِ ثواب کرنے کے بعد ایصال کرنے والے کو کچھ نہیں ملتا، لیکن دو حدیثیں

---

(۱) الأفضل لمن يتصدق نفلًا أن ينوي لجميع المؤمنين والمؤمنات لأنها تصل إليهم ولا ينقص من أجره شيء ...إلخ. (شامي ج: ۲ ص: ۲۴۳). أيضًا: وأخرج أيضًا عن ابن عمرو قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا تصدق أحدكم بصدقة تطوعًا فليجعلها عن أبويه. فيكون لها أجرها ولا ينتقص من أجره شيئًا. أيضًا: وأخر في الأوسط عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من حج عن ميت فللذي حج عنه مثل أجره. (شرح الصدور ص: ۳۰۸، ۳۰۹).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

اور ایک فقہی عبارت کسی دوست نے لکھ بھیجی، جس سے معلوم ہوا کہ ایصالِ ثواب کا اجر ملتا ہے، اور وہ یہ ہیں:

۱:... ”من مر علی المقابر فقرأ فیها احدی عشرة مرة قل هو الله احد ثم وهب اجره للأموات اعطی من اجر بعدد الأموات۔“

(الراقعی، عن علی، کنز العمال ج:۱۵ ص:۶۵۵ حدیث:۴۲۵۹۵، اتحاف ج:۱۰ ص:۳۷۱)

ترجمہ:... ”جو شخص قبرستان سے گزرا اور قبرستان میں گیارہ مرتبہ قل ہو اللہ شریف پڑھ کر مُردوں کو اس کا ایصالِ ثواب کیا تو اسے مُردوں کی تعداد کے مطابق ثواب عطا کیا جائے گا۔“

۲:... ”من حج عن ابیه و امه فقد قضی عنه حجته و کان له فضل عشر حجج۔“

(دار قطنی، عن جابر، فیض القدیر ج:۶ ص:۱۱۶)

ترجمہ:... ”جس شخص نے اپنے باپ یا اپنی ماں کی طرف سے حج کیا، اس نے مرحوم کا حج ادا کر دیا، اور اس کو دس حجوں کا ثواب ہوگا۔“

(یہ دونوں حدیثیں ضعیف ہیں، اور دُوسری حدیث میں ایک راوی نہایت ضعیف ہے)

”وقدمنا فی الزکوٰة عن التاترخانیة عن المحیط الأفضل لمن یتصدق نفلًا ان ینوی لجمیع المؤمنین و المؤمنات لأنها تصل الیهم ولَا ینقص من اجره شیئا۔“

(شامی ج:۲ ص:۵۹۵)

ترجمہ:... ”اور ہم کتاب الزکوٰۃ میں تاتارخانیہ کے حوالے سے محیط سے نقل کر چکے ہیں کہ جو شخص نفلی صدقہ کرے اس کے لئے افضل یہ ہے کہ تمام مؤمن مردوں اور عورتوں کی طرف سے صدقہ کی نیت کر لے، کہ یہ صدقہ سب کو پہنچ جائے گا اور اس کے اجر میں بھی کوئی کمی نہیں ہوگی۔“

فرض نماز کا ثواب کسی کو دے سکتے ہیں؟

سوال: میرے والد کا اِنتقال ہوگیا ہے، کافی پہلے میں تقریباً دو یا ڈھائی سال سے چار وقت کا نمازی ہوں، لیکن فجر کی نماز کبھی کبھی پڑھ لیتا تھا، اب ڈیڑھ مہینے سے فجر بھی جماعت کے ساتھ مل رہی ہے، اللہ کے کرم سے۔ مسئلہ یہ ہے کہ جب میں امی کو نماز کے لئے اُٹھاتا ہوں تو وہ اُٹھ تو جاتی ہیں لیکن پھر نیند آجاتی ہے، جس کی وجہ سے کبھی نماز ان کی قضا ہو جاتی ہے، اور میں جماعت سے نماز پڑھ لیتا ہوں، جب گھر آتا ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ امی تو سو رہی ہیں، ایسا کبھی کبھی ہوتا ہے، لیکن ہوتا ہے۔ کیا میں اپنا ثواب امی اور باقی سب گھر والوں کو دے سکتا ہوں؟ اور ان کا نماز نہ پڑھنے کا گناہ اپنے اُوپر لے سکتا ہوں؟ اگر ایسا ممکن ہے تو کیا کرنا ہوگا؟ باقی ہمارے گھر میں سب چار وقت کے نمازی ہیں۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... فرض نماز کا ثواب کسی کو نہیں دے سکتے،[1] اور نہ کسی کا گناہ اپنے ذمے لے سکتے ہیں۔[2]

نفلی اعمال کا ثواب

سوال:... یہ معلوم ہے کہ خداوند قدوس کے خزانے بھرپور ہیں، جن میں نہ کمی ہوتی ہے، نہ زیادتی، اور جنتوں میں سب اہلِ جنت کے دُخول کے بعد وہ پھر بھی خالی رہ جائے گی۔ نیز ایک بندہ کسی غم اور مصیبت پہنچنے پر اِنا للہ پڑھتا ہے، جو ثواب واَجر اُسے پہلی مرتبہ پڑھنے پر ملا ہے، اگر وہ ہزار مرتبہ اس غم کو یاد کر کے پڑھے گا ویسا ہی اَجر اُسے ہر بار ملے گا۔

حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے: انسان کے اعمال پر بار بار اِنعامات ومزید اِنعامات جنت میں ملتے رہیں گے، اگر ایک عمل مقبول ہوگیا عنداللہ اس پر ہمیشہ ہمیشہ جنتیں اور اِنعام ملا کریں گے۔

نیز ہمارے مشائخ میں سے غالباً حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا اِرشاد یہ تھا کہ اگر کوئی شخص ایک قرآن پاک کا ثواب پوری اُمت کے افراد کو اِیصالِ ثواب کرتا ہے تو ہر ہر فرد اُمت کو پورے پورے قرآن کا ثواب پہنچے گا۔ لہٰذا ایک شخص اگر خداوند قدوس کے ساتھ نیک ظن کر کے یہ نیت کرتا ہے کہ بلوغ کے بعد سے جتنے مندوب اعمال تلاوت وصدقات اس نے کئے ہیں ان سب کا مجموعی ثواب تمام انبیاء علیہم السلام، تمام صدیقین اولیاء اور تمام مسلمین مسلمات مؤمنین ومؤمنات کو پہنچے پھر روزانہ ان سب مجموعے کا اَجر وثواب بار بار ان سب کی ارواح کو پہنچتا رہے تو آیا یہ ممکن ہے اور کوئی بعید بات تو نہیں؟

جواب:... نفلی اعمال کا ثواب بخش سکتا ہے، اس میں کوئی اِشکال نہیں۔[3]

پوری اُمت کو اِیصالِ ثواب کا طریقہ

سوال:... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایصالِ ثواب کے الفاظ کی آپ نے تحسین فرمائی ہے، دیگر حضرات کو ایصالِ ثواب کرنے کے مناسب الفاظ تحریر فرمائیں۔

جواب:... ”یا اللہ! اس کا ثواب میرے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کے طفیل میرے والدین کو، اساتذہ ومشائخ کو، اہل وعیال کو، اعزہ واقربا کو، دوست واحباب کو، میرے تمام محسنین اور متعلقین کو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری اُمت کو عطا فرما۔“[4]

---

(۱) (وعلى القول الأوّل) لَا يصح إهداء الواجبات لأن العامل ينوى القربة بها عن نفسه. (رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۴۳).

(۲) ولَا تزر وازرة وزر أُخرى. (الأنعام: ۱۶۴).

(۳) وفى البحر: من صام أو صلى أو تصدق وجعل ثوابه لغيره من الأموات والأحياء جاز ويصل ثوابها اليهم عند أهل السُّنة والجماعة كذا فى البدائع. (رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۴۳، مطلب فى القراءة للميت واهداء ثوابها له).

(۴) ولهٰذا اختاروا فى الدعاء اللّٰهم أوصل مثل ثواب ما قرأته إلى فلان ...إلخ. (شامى ج: ۲ ص: ۲۴۳). أيضًا وقول علمائنا له ان يجعل ثواب عمله لغيره يدخل فيه النبى صلى الله عليه وسلم فإنه أحق بذٰلك ...إلخ. (شامى ج: ۲ ص: ۲۴۴).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

ایصالِ ثواب کرنے کا طریقہ، نیز دُرود شریف لیٹے لیٹے بھی پڑھنا جائز ہے

سوال:... میرے روزانہ کے معمول میں قرآنِ پاک کی تلاوت میں سورۂ یٰسین بھی شامل ہے، اگر میں روزانہ سورۂ یٰسین پڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشوں تو یہ فعل دُرست ہوگا؟ کیونکہ مجھے یہ بات نہیں معلوم کہ کیا کیا چیزیں (عمل) ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے؟ نیز دُرود شریف پڑھ کر ایسے ہی چھوڑ دیا جائے یا حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشنا ضروری ہے؟ اور لیٹ کر دُرود شریف پڑھ سکتے ہیں کہ نہیں؟ ایصالِ ثواب کے متعلق ہی ایک سوال یہ ہے کہ نفل نماز اور روزے، حج وغیرہ کس طرح ایصالِ ثواب کئے جاتے ہیں؟ میں نے کسی سے سنا ہے کہ نماز کی نیت کر کے نماز نفل پڑھی اور بعد میں کہہ دیا کہ اس نفل نماز کا ثواب فلاں کو پہنچے، لیکن طریقہ آپ بتادیں تو میں آپ کی بہت زیادہ مشکور ہوں گی۔

جواب:... ایصالِ ثواب نماز اور نفلی عبادتوں کا جائز ہے،(۱) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ایصالِ ثواب کیا جاسکتا ہے، ایصالِ ثواب کا طریقہ آپ نے صحیح لکھا ہے، یعنی نیک عمل کے بعد دُعا کرلی جائے کہ یا اللہ! میرے اس عمل کو قبول فرما کر اس کا ثواب فلاں کو عطا فرما۔(۲) دُرود شریف ادب واحترام کے ساتھ پڑھنا چاہئے، اگر کوئی شخص لیٹا ہوا ہو اور اس وقت سے فائدہ اُٹھا کر لیٹے لیٹے دُرود شریف پڑھتا ہے تو یہ جائز ہے۔(۳)

زندوں کو بھی ایصالِ ثواب کرنا جائز ہے

سوال:... کیا جس طرح میت کو قرآن مجید پڑھ کر ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے، اس طرح اگر کوئی شخص اپنے زندہ والدین کو قرآن کا ختم پڑھ کر ثواب پہنچائے تو ان کو اس کا ثواب پہنچے گا؟ اور کیا وہ ایسا کرسکتا ہے؟

جواب:... زندہ لوگوں کو بھی ایصالِ ثواب کیا جاسکتا ہے، مُردوں کو ایصالِ ثواب کا اہتمام اس لئے کیا جاتا ہے کہ وہ خود عمل کرنے سے قاصر ہیں، اس کی مثال ایسی ہے کہ آپ برسرِ روزگار کو کچھ ہدیہ بھیج دیں تو اس کو بھی پہنچ جائے گا، مگر زیادہ اہتمام ایسے لوگوں کو دینے کا کیا جاتا ہے جو خود کمانے سے معذور ہوں۔(۴)

تدفین سے پہلے ایصالِ ثواب دُرست ہے

سوال:... ایک آدمی جو کہ ہمارا عزیز تھا، مدینہ شریف میں اس کی موت ہوگئی، اس کی لاش ہسپتال میں حکومت نے اسٹور

---

(۱) صرح علمائنا فی باب الحج عن الغیر بأن للإنسان أن یجعل ثواب عمله لغیره صلاة أو صوما أو صدقة أو غیرها کذا فی الهدایة. (شامی ج:۲ ص:۲۴۳).

(۲) ایضاً۔

(۳) ولا بأس بالتسبیح والتهلیل مضطجعًا وکذا بالصلاة علی النبی علیه الصلاة والسلام. (قاضی خان علی هامش الهندیة ج:۱ ص:۱۶۲، مسائل کیفیة القراءة وما یکره فیها ویستحب، طبع رشیدیه).

(۴) ص:۴۱۸ کا حاشیہ نمبر۱ ملاحظہ کیجئے۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کردی کہ اس آدمی کا وارث آئے گا تو دیں گے، اس آدمی کا وارث یہاں سعودیہ میں کوئی نہیں ہے، کفیل کے ذریعے بھی اگر لاش کو پاکستان بھیجیں تو تقریباً ایک ماہ لگ جائے گا، اس کی موت کے تقریباً ۵ دن بعد ہم لوگوں نے اس کی فاتحہ پڑھی، مگر ہمارے ایک مسجد امام ہیں، حافظِ قرآن بھی ہیں، انہوں نے کہا کہ فاتحہ نہیں پڑھنی چاہئے، کیونکہ جب تک جنازہ دفن نہ ہوجائے فاتحہ نہیں پڑھنی چاہئے، اس بارے میں آگاہ کریں کہ کیا یہ دُرست ہے؟

جواب:... ایصالِ ثواب تو مرنے کے بعد جب بھی کیا جائے دُرست ہے۔ ایسی لاشوں کو پاکستان بھیجنے کا کیوں تکلف کیا جاتا ہے؟ غسل وکفن اور نمازِ جنازہ کے بعد وہیں دفن کردینا چاہئے۔[1] آپ کے حافظ صاحب نے جو کہا کہ جب تک میّت کو دفن نہ کیا جائے اس کے لئے ایصالِ ثواب نہ کیا جائے، غلط ہے۔[2]

ایصالِ ثواب کے لئے کسی خاص چیز کا صدقہ ضروری نہیں

سوال:... آپ سے ایک مسئلہ دریافت کرنا ہے کہ میرے شوہر وفات پاچکے ہیں، آج کل عام طور پر کھانے کے علاوہ مرحوم کے لئے کپڑے، بستر، جانماز، لوٹا وغیرہ تمام ضرورت کی چیزیں کسی ضرورت مند کو دی جاتی ہیں۔ آپ بتائیں کہ آیا یہ سب دُرست ہے؟ اور کیا واقعی ان سب اشیاء کا ثواب ان کو پہنچے گا یا پہنچتا ہے؟ علاوہ ازیں کوئی اور بھی طریقہ عنایت فرمائیں کہ میرے شوہر کو زیادہ سے زیادہ ثواب پہنچے، اور اگر ان سب چیزوں کے بجائے اتنی ہی قیمت کے پیسے دے دیئے جائیں تو کیا جب بھی اجر ملے گا؟ اور کیا کسی مرد کے بجائے عورت کو دیا جاسکتا ہے؟ جواب سے جلد نوازیں۔

جواب:... ایصالِ ثواب کے لئے کسی خاص چیز (کپڑے، بستر، جانماز، لوٹا وغیرہ) کا صدقہ ہی کوئی ضروری نہیں، بلکہ اگر ان چیزوں کی مالیت صدقہ کردی جائے تب بھی ثواب اتنا ہی پہنچے گا، اسی طرح مرد، عورت کی بھی کوئی تخصیص نہیں، بلکہ جس محتاج کو بھی دے دیا جائے ثواب میں کوئی کمی بیشی نہ ہوگی۔[3] ہاں! نیک اور دین دار کو دینے کا زیادہ ثواب ہے۔[4]

دُنیا کو دکھانے کے لئے برادری کو کھانا کھلانے سے میّت کو ثواب نہیں ملتا

سوال:... ضلع مانسہرہ اور صوبہ سرحد کے دیہاتی علاقوں میں جب کوئی آدمی وصال پاتا ہے تو اس وصال والے دن تقریباً دس یا بارہ ہزار روپے خیرات اس طرح کی جاتی ہے کہ چاول، خالص گھی اور چینی، گوشت خرید کر عام لوگ کھاتے ہیں، کچھ لوگ یہ رقم اپنی جائیداد رہن رکھ کر اس خیرات کا اہتمام کرتے ہیں، اور وہاں کے علمائے کرام بھی باقاعدہ کھاتے ہیں، منع کرنے والوں کو بڑی نفرت کی

---

(۱) قوله ولا بأس بنقله قبل دفنه قيل مطلقا وقيل إلى ما دون مدة السفر وقيده محمد بقدر ميل أو ميلين ..... فيكره فيما زاد ... إلخ (شامي ج:۲ ص:۲۳۹، مطلب في دفن الميت، طبع ايچ ايم سعيد).

(۲) وفي البحر: من صام أو صلى أو تصدق وجعل ثوابه لغيره من الأموات والأحياء جاز ويصل ثوابها إليهم عند أهل السنة والجماعة كذا في البدائع ثم قال وبهذا علم انه لا فرق بين أن يكون المجعول له ميتا أو حيا ... إلخ. (شامي ج:۲ ص:۲۴۳).

(۳) ايضاً.

(۴) التصدق على الفقير العالم أفضل من التصدق على الجاهل ... إلخ. (هندية، باب المصارف ص:۱۸۷).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

جواب:... کسی مرحوم کے لئے ایصالِ ثواب تو بڑی اچھی بات ہے، لیکن اس کا طریقہ یہ ہے کہ جتنی رقم ایصالِ ثواب کے لئے خرچ کرنی ہو، وہ چپکے سے کسی محتاج کو دے دی جائے، یا کسی دینی مدرسہ میں دے دی جائے۔[1] برادری کو کھلانا اکثر بطورِ رسم دُنیا کو دکھانے کے لئے ہوتا ہے، اس لئے ثواب نہیں ملتا۔[2]

قربانی کے ذریعے ایصالِ ثواب

سوال:... اپنی طرف سے نفلی قربانی کر کے ایصالِ ثواب کیا جائے یا میّت کی طرف سے قربانی کر کے کیا جائے؟

جواب:... اگر خود پر قربانی واجب ہو تو اس کو تو ہر حال میں کرے، مزید گنجائش ہو تو میّت کی طرف سے کر دے، واللہ اعلم![3]

ایصالِ ثواب کے لئے نشست کرنا اور کھانا کھلانا

سوال:... چار جمعرات علیحدہ علیحدہ عورت، مرد کی نشست ایصالِ ثواب کے لئے ہوتی ہے، پھر کھانا بھی کھایا جاتا ہے، پھر چالیسواں میں صاحبِ مال شرکت کرتے ہیں۔

جواب:... ایصالِ ثواب کے لئے نشستیں کرنے کو فقہاء نے مکروہ لکھا ہے، اس لئے اپنے اپنے طور پر ہر شخص ایصالِ ثواب کرے، اس مقصد کے لئے اجتماع نہ ہونا چاہئے۔[4] ایصالِ ثواب کے لئے فقراء و مساکین کو کھانا کھلانے کا کوئی مضائقہ نہیں، مگر اس کے لئے شرط یہ ہے کہ میّت کے بالغ وارث اپنے مال سے کھلائیں۔[5]

کیا جب تک کھانا نہ کھلایا جائے مردے کا منہ کھلا رہتا ہے؟

سوال:... سنا اور پڑھا بھی ہے کہ انسان کا مرنے کے بعد دُنیا سے تعلق ختم ہو جائے تو اس کے لئے دُعا کی ضرورت ہے، مگر بعض لوگ کہتے ہیں کہ حدیث میں آیا ہے کہ جب تک کھانا کھلایا نہ جائے تو مردے کا منہ قبر کے اندر کھلا رہتا ہے۔

---

(۱) وفی التطوعات الأفضل هو الإخفاء والإسرار ...إلخ. (عالمگیریة ج:۱ ص:۱۷۱)۔

(۲) ویکره اتخاذ الضیافة من الطعام من أهل المیت لأنه شرع فی السرور لا فی الشرور وهی بدعة مستقبحة .... وبعد أسطر.... وهذه الأفعال کلها للسمعة والریاء فیحترز عنها، لأنهم لا یریدون بها وجه الله تعالٰی ...إلخ. (شامی ج:۲ ص:۲۴۰، ۲۴۱، مطلب فی کراهة الضیافة من أهل المیت، طبع ایچ ایم سعید)۔

(۳) وفی البحر: من صام أو صلّی أو تصدق وجعل ثوابه لغیره من الأموات والأحیاء جاز. (رد المحتار ج:۲ ص:۲۴۳، مطلب فی القراءة للمیت واهداء ثوابها له)۔

(۴) ویکره اتخاذ الطعام فی الیوم الأوّل والثالث وبعد الأسبوع ..... واتخاذ الدعوة لقراءة القرآن وجمع الصلحاء ...إلخ. (شامی ج:۲ ص:۲۴۰، مطلب فی کراهة الضیافة من أهل المیت)۔

(۵) وان اتخذ طعاما للفقراء کان حسنا إذا کانت الورثة بالغین فإن کان فی الورثة صغیر لم یتخذوا ذٰلک من الترکة کذا فی التتارخانیة. (هندیة ج:۵ ص:۳۴۴)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... صدقہ وخیرات وغیرہ سے مُردوں کو ایصالِ ثواب کرنا بہت اچھی بات ہے، کھانا ہی کھلانا ایسا کوئی ضروری نہیں۔[1] اور مردے کا منہ کھلا رہنے کی بات، پہلی بار آپ کے خط میں پڑھی ہے، اس سے پہلے نہ کسی کتاب میں پڑھی، نہ کسی سے سنی۔

ختم دینا بدعت ہے، لیکن فقراء کو کھانا کھلانا کارِ ثواب ہے

سوال:... ختم شریف کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ بعض حضرات ختم خیرات کرتے ہیں لیکن کھانے پر اکثر امیر ہوتے ہیں، جہاں پر زیادہ تعداد میں امیر ہوں وہاں خیرات کا طریقۂ کار کیا ہونا چاہئے؟ چونکہ بعض حضرات اس کو جائز اس لئے نہیں سمجھتے کہ خیرات کھانا مسکینوں کا حق ہے، لیکن اکثر لوگ اس بات سے اتفاق نہیں کرتے۔

جواب:... ختم کا رواج بدعت ہے، کھانا جو فقراء کو کھلایا جائے گا اس کا ثواب ملے گا، اور جو خود کھالیا وہ خود کھالیا، اور جو دوست احباب کو کھلایا وہ دعوت ہوگئی۔[2]

تلاوتِ قرآن سے ایصالِ ثواب کرنا

سوال:... ایصالِ ثواب کے سلسلے میں جو عمومی طریقے رائج ہیں، مثلاً: قرآنِ کریم پڑھ کر ایصالِ ثواب کرنا، وغیرہ، اللہ کی کتاب میں کہیں بھی اس کا حکم نہیں دیا گیا، یہ عقلی بات نہیں بلکہ نقلی ہے۔

جواب:... جناب کا یہ ارشاد بالکل بجا ہے کہ ایصالِ ثواب کا مسئلہ عقلی نہیں نقلی ہے، قرآنِ کریم میں مؤمنین ومؤمنات کے لئے دُعاءِ استغفار کا ذکر بہت مقامات پر آیا ہے، جس سے یہ واضح ہوجاتا ہے کہ ایک مؤمن کا دُوسرے مؤمن کے لئے دُعاءِ استغفار کرنا مفید ہے، ورنہ قرآنِ کریم میں اس کارِ عبث کو ذکر نہ کیا جاتا،[3] اور احادیثِ صحیحہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دیگر اعمال کا ایصالِ ثواب بھی منقول ہے،[4] اور قرآنِ کریم کی تلاوت کا ایصالِ ثواب بطورِ خاص بھی منقول ہے، ہم اسی ایصالِ ثواب کے قائل ہیں، جو

---

(۱) الأفضل لمن يتصدق نفلا أن ينوي لجميع المؤمنين والمؤمنات لأنها تصل إليهم ولا ينقص من أجره شيء ...إلخ. (شامي ج: ۲ ص: ۲۴۳، مطلب في القراءة للميت واهداء ثوابها له).

(۲) ويكره..... واتخاذ الدعوة لقراءة القرآن وجمع الصلحاء والقراء للختم ...إلخ. (شامي ج: ۲ ص: ۲۴۰).

(۳) اختلف في وصول ثواب القراءة للميت، فجمهور السلف والأئمة -الثلاثة- على الوصول، وخالف في ذالك إمامنا الشافعي مستدلًا بقوله تعالىٰ: وأن ليس للإنسان إلّا ما سعىٰ، وأجاب الأولون عن الآية بأوجه، أحدها: انها منسوخة بقوله تعالىٰ: والذين آمنوا واتبعتهم ذريتهم الآية، أدخل الأبناء الجنة بصلاح الآباء ..... الثالث. ان المراد بالإنسان هنا الكافر. فأما المؤمن فله ما سعىٰ وما سعىٰ له، قاله الربيع بن أنس. (شرح الصدور ص: ۳۱۰). قال تعالىٰ: ربّ اغفر لي ولوالدَيَّ ولمن دخل بيتي مؤمنًا وللمؤمنين والمؤمنٰت، ولا تزد الظّٰلمين إلّا تبارًا. (نوح: ۲۸) وقال تعالىٰ: ربنا اغفر لنا ولإخواننا الذين سبقونا بالإيمان. (الحشر: ۱۰).

(۴) عن عطاء وزيد بن أسلم قالا: جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: يا رسول الله! أعتق عن أبي وقد مات؟ قال: نعم! (شرح الصدور ص: ۳۰۹). وأخرج أحمد والأربعة عن سعد بن عبادة أنه قال: يا رسول الله! إنّ أُمّي ماتت، فأيُّ الصدقة أفضل؟ قال. الماء! فحفر بئرًا وقال. هذه لأمّ سعد. (شرح الصدور ص: ۳۰۷).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

قرآن وحدیث اور بزرگانِ اُمت سے ثابت ہے۔[1]

اور جو نئے نئے طریقے لوگوں نے ایجاد کر رکھے ہیں، ان کی میں خود تردید کر چکا ہوں۔

میّت کو قرآن خوانی کا ثواب پہنچانے کا صحیح طریقہ

سوال:... کسی کے انتقال کرنے کے بعد مرحوم کو ثواب پہنچانے کی خاطر قرآن خوانی کرانا دُرست ہے؟

جواب:... حافظ سیوطیؒ ''شرح الصدور'' میں لکھتے ہیں کہ: ''جمہور سلف اور ائمہ ثلاثہ (امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ اور امام احمدؒ) کے نزدیک میّت کو تلاوتِ قرآنِ کریم کا ثواب پہنچتا ہے، لیکن اس مسئلے میں ہمارے امام شافعیؒ کا اختلاف ہے۔''[2]

نیز انہوں نے امام قرطبیؒ کے حوالے سے لکھا ہے کہ: ''شیخ عزّالدین بن عبدالسلامؒ فتویٰ دیا کرتے تھے کہ میّت کو تلاوتِ قرآنِ کریم کا ثواب نہیں پہنچتا، جب ان کا انتقال ہوا تو ان کے کسی شاگرد کو خواب میں ان کی زیارت ہوئی، اور ان سے دریافت کیا کہ آپ زندگی میں یہ فتویٰ دیا کرتے تھے، اب تو مشاہدہ ہوگیا ہوگا، اب کیا رائے ہے؟ فرمانے لگے کہ: میں دُنیا میں یہ فتویٰ دیا کرتا تھا، لیکن یہاں آکر جو اللہ تعالیٰ کے کرم کا مشاہدہ کیا تو اس فتویٰ سے رُجوع کرلیا، میّت کو قرآنِ کریم کی تلاوت کا ثواب پہنچتا ہے۔''[3] امام محی الدین نووی شافعیؒ ''شرح المہذب'' (ج:۵ ص:۳۱۱) میں لکھتے ہیں کہ: ''قبر کی زیارت کرنے والے کے لئے مستحب ہے کہ جس قدر ہوسکے قرآنِ کریم کی تلاوت کرے، اس کے بعد اہلِ قبور کے لئے دُعا کرے، امام شافعیؒ نے اس کی تصریح فرمائی ہے اور اس پر ہمارے اصحاب متفق ہیں۔''[4] فقہائے حنفیہ، مالکیہ اور حنابلہ کی کتابوں میں بھی ایصالِ ثواب کی تصریحات موجود ہیں، اس لئے میّت کے ایصالِ ثواب کے لئے قرآن خوانی تو بلاشبہ دُرست ہے، لیکن اس میں چند اُمور کا لحاظ رکھنا ضروری ہے:

اوّل:... یہ کہ جو لوگ بھی قرآن خوانی میں شریک ہوں، ان کا مطمحِ نظر محض رضائے الٰہی ہو، اہلِ میّت کی شرم اور دِکھاوے کی وجہ سے مجبور نہ ہوں، اور شریک نہ ہونے والوں پر کوئی نکیر نہ کی جائے، بلکہ انفرادی تلاوت کو اجتماعی قرآن خوانی پر ترجیح دی جائے کہ اس میں اِخلاص زیادہ ہے۔

---

(۱) عن معقل بن يسار قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اقرؤا سورة يٰسٓ على موتاكم. رواه أحمد وأبوداؤد وابن ماجة. (مشكوة ج:۱ ص:۱۴۱)۔ وأيضًا قوله ويقرأ يٰسٓ لما ورد من دخل المقابر فقرأ يٰسٓ خفف الله عنهم يومئذ فكان له بعدد من فيها حسنات بحر ...إلخ۔ (شامي ج:۲ ص:۲۴۳)۔

(۲) فجمهور السلف والأئمة الثلاثة على الوصول وخالف في ذلك إمامنا الشافعي۔ (شرح الصدور ص:۳۱۰، طبع دارالكتب العلمية بيروت، باب في قراءة القرآن للميت أو على القبر)۔

(۳) قال القرطبي: وقد كان الشيخ عزالدين بن عبدالسلام يفتي بأنه لَا يصل إلى الميت ثواب ما يقرأ له فلما توفي رآه بعض أصحابه فقال له: إنك كنت تقول إنه لَا يصل إلى الميت ثواب ما يقرأ ويهدى إليه، فكيف الأمر؟ قال: لَا كنت أقول ذلك في دار الدنيا والآن فقد رجعت عنه لما رأيت من كرم الله في ذلك. (شرح الصدور ص:۳۱۱، طبع دار الكتب العلمية بيروت، باب في قراءة القرآن للميت أو على القبر)۔

(۴) ويستحب للزائر أن يسلم على المقابر ..... ويستحب أن يقرأ القرآن ما تيسر ويدعو لهم عقبها نص عليه الشافعي واتفق عليه الأصحاب۔ (شرح المهذب ج:۵ ص:۳۱۱، طبع بيروت)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

دوم:... یہ کہ قرآنِ کریم کی تلاوت صحیح کی جائے، غلط سلط نہ پڑھا جائے، ورنہ اس حدیث کا مصداق ہوگا کہ: ''بہت سے قرآن پڑھنے والے ایسے ہیں کہ قرآن ان پر لعنت کرتا ہے!''

سوم:... یہ کہ قرآن خوانی کسی معاوضہ پر نہ ہو، ورنہ قرآن پڑھنے والوں ہی کو ثواب نہیں ہوگا، میّت کو کیا ثواب پہنچائیں گے؟ ہمارے فقہاء نے تصریح کی ہے کہ قرآن خوانی کے لئے دعوت کرنا اور صلحاء وقراء کو ختم کے لئے یا سورۂ انعام یا سورۂ اِخلاص کی قرأت کے لئے جمع کرنا مکروہ ہے (فتاویٰ بزازیہ)۔[1]

قرآن خوانی کے دوران غلط اُمور اور ان کا وبال

سوال:... قرآن خوانی میں چند لوگ ایسے ہوتے ہیں جنہیں پڑھنا نہیں آتا، وہ شرماشرمی میں پارہ لے کر بیٹھ جاتے ہیں، اور جب لوگ پڑھ کر رکھتے ہیں تو اور لوگوں کے ساتھ وہ بھی پڑھے ہوئے پاروں میں رکھ دیتے ہیں، یا کچھ لوگ صحیح نہیں پڑھتے اور جلدی میں تلفظ صحیح ادا نہیں کرتے یا کچھ پڑھتے ہیں، کچھ چھوڑ دیتے ہیں، تو اس کا گناہ قرآن خوانی کروانے والے پر ہوگا یا پڑھنے والے پر یا دونوں پر ہوگا؟

جواب:... جو نہ پڑھنے کے باوجود یہ ظاہر کرتے ہیں کہ انہوں نے پڑھ لیا، وہ گناہگار ہیں۔ اسی طرح جو غلط سلط پڑھتے ہیں وہ بھی، اور قرآن خوانی کرانے والا اس گناہ کا سبب بنا ہے، اس لئے وہ بھی گناہ میں شریک ہے۔

کسی کے مرنے پر رشتہ داروں کا قرآن خوانی کرنا

سوال:... ہفت روزہ ''اخبارِ جہاں'' میں ایک سوال شائع ہوا تھا: ''س: کسی شخص کے اِنتقال کے بعد مختلف لوگوں کو بلا کر جو قرآن خوانی کرائی جاتی ہے، کیا اس کا اجر وثواب فوت شدہ شخص کو پہنچتا ہے؟ اور کیا اس طرح کے رسم ورِواج اسلام کے مطابق ہیں؟'' جس کا جواب یہ دیا گیا تھا: ''ج: قرآن شریف کی تلاوت کا ثواب اس شخص کو ملتا ہے جس نے تلاوت کی ہے، وہ اگر اپنی خوشی سے کسی کو ثواب پہنچانا چاہے تو وہ ثواب دُوسرے کو پہنچتا ہے۔ مختلف لوگوں کو بلا کر قرآن خوانی کرنے کی بجائے بہتر طریقہ یہ ہے کہ جتنا قرآن خود پڑھ سکتا ہے، اس کا ثواب مرحوم عزیز کو پہنچادے، اور رسم ورِواج کے چکر میں نہ پڑے۔'' اس سلسلے میں عرض ہے کہ فوت شدہ عزیز کے نہایت قریبی رشتہ دار مثلاً: چچا، ماموں، خالو اور دوست وغیرہ جو کہ مختلف مقامات پر ہوتے ہیں اور اس جاں کاہ واقعے پر اِکٹھے ہوتے ہیں اور جنازے کے بعد اپنے گھروں کو واپس چلے جاتے ہیں، یہ سب اشخاص فوت شدہ شخص کو ثواب پہنچانے کے لئے قرآن خوانی کرانا چاہتے ہیں، اگر یہ سب اشخاص فوت شدہ شخص کے گھر آکر قرآن خوانی کریں اور کسی قسم کی خوردنی چیز قرآن خوانی کے بعد تقسیم نہ کریں اور دُعا کے بعد رُخصت ہوجائیں تو کیا یہ طریقہ اِختیار کیا جاسکتا ہے؟

جواب:... یہاں دو مسئلے ہیں، اوّل یہ کہ قرآنِ کریم پڑھ کر اس کا ثواب کسی کو بخشا جائے، تو جائز ہے یا نہیں؟ اور یہ پہنچتا

---

(۱) ويكره اتخاذ الطعام في اليوم الأوّل ..... واتخاذ الدعوة بقراءة القرآن وجمع الصلحاء والقراء للختم أو لقراءة سورة الأنعام أو الإخلاص. (فتاوىٰ بزازية على هامش الهندية ج:۴ ص:۸۱، أيضًا شامي ج:۲ ص:۲۴۰).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

ہے یا نہیں؟ اس میں ائمہ کا اختلاف ہے، ہمارے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک تمام عبادات کا ثواب پہنچتا ہے، بشرطیکہ اخلاص کے ساتھ کیا جائے، اور امام شافعیؒ کے نزدیک عباداتِ قولیہ کا ثواب مثلاً تلاوت وغیرہ، ان کا ثواب نہیں پہنچتا۔ (۱)

دُوسرا مسئلہ یہ ہے کہ اپنے طور پر ہمیشہ آدمی اپنے اکابر کو، متعلقین کو، احباب کو ثواب پہنچانے کا اہتمام رکھے، اور دُوسرے حضرات اگر کسی وقت جمع ہو جائیں تو بغیر اہتمام کے وہ بھی پڑھ سکتے ہیں، لیکن قرآن خوانی کے لئے کوئی وقت مقرر کرنا اور اس پر لوگوں کو بلانا، شریعت نے اس کی اجازت نہیں دی، اور جو چیز شریعت سے ثابت نہ ہو، اس کو اپنی طرف سے شروع کرنا صحیح نہیں، واللہ اعلم بالصواب! (۲)

عبادات کا ایصالِ ثواب

سوال:... قرآن پاک یا نعتیں وغیرہ پڑھ کر اس کا ایصالِ ثواب میت کے لئے کرنا احادیث سے ثابت ہے؟

جواب:... عباداتِ مالیہ اور دُعا و استغفار کے ساتھ ایصالِ ثواب تو متفق علیہ ہے۔ تلاوتِ قرآن کے بارے میں امام شافعیؒ کا اختلاف منقول ہے۔ حافظ سیوطیؒ کی ''شرح صدور'' سے نقل کیا ہے کہ شافعیہ کے نزدیک بھی راجح یہ ہے کہ تلاوت کا ثواب پہنچتا ہے۔ نیز اسی پر امام نوویؒ کی شرح مہذب (جلد:۵ صفحہ:۳۱۱) سے نقل کیا ہے کہ: ''قبر کی زیارت کرنے والے کے لئے مستحب ہے کہ جس قدر ہو سکے قرآنِ کریم کی تلاوت کرے، اس کے بعد اہلِ قبور کے لئے دُعا کرے، امام شافعیؒ نے اس کی تصریح فرمائی ہے، اور اس پر ہمارے اصحاب متفق ہیں۔'' (۳)

مذاہبِ اربعہ کے اتفاق کے بعد مزید کسی دلیل کی ضرورت نہیں رہ جاتی۔

ابوداؤد صفحہ:۵۹۲، ''باب فی ذکر البصرۃ'' کے ذیل میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد نقل کیا ہے: ''تم میں سے کون ہے جو مجھے اس کی ضمانت دے کہ وہ میرے لئے مسجد عشار میں دو یا چار رکعتیں پڑھ کر یہ کہے کہ یہ ابوہریرہ کے لئے ہیں۔'' (۴)

اس سے نوافل کے ایصالِ ثواب پر استدلال کیا جا سکتا ہے، ویسے جمہور ائمہ اس کے صحیح ہونے کے قائل ہیں۔

---

(۱) صرح علماؤنا فی باب الحج عن الغیر بأن للإنسان أن یجعل ثواب عمله لغیره صلاة أو صوما أو صدقة أو غیرها کذا فی الهدایة ..... لکن استثنی مالک والشافعی العبادات البدنیة المحضة کالصلاة والتلاوة فلا یصل ثوابها إلی المیت عندهما بخلاف غیرها کالصدقة والحج. (شامی ج:۲ ص:۲۴۳، مطلب فی القراءة للمیت واهداء ثوابها له).

(۲) وفی البزازیة: ویکره ..... اتخاذ الدعوة لقراءة القرآن وجمع الصلحاء والقراء للختم أو لقراءة سورة الأنعام أو الإخلاص. (شامی ج:۲ ص:۲۴۰، مطلب فی کراهة الضیافة من أهل المیت).

(۳) اختلف فی وصول ثواب القراءة للمیت، فجمهور السلف والأئمة – الثلاثة– علی الوصول، وخالف فی ذالک إمامنا الشافعی ..... وأما القراءة علی القبر، فجزم بمشروعیتها أصحابنا وغیرهم، قال الزعفرانی سألت الشافعی رحمه الله عن القراءة عند القبر، فقال: لا بأس به، وقال النووی رحمه الله فی شرح المهذب (ج:۵ ص:۳۱۱) یستحب لزائر القبور أن یقرأ ما تیسر من القرآن ویدعو لهم عقبها نص علیه الشافعی، واتفق علیه الأصحاب. (شرح الصدور ص:۳۱۰، ۳۱۱).

(۴) محمد بن المثنی ..... قال سمعت أبی یقول: انطلقنا حاجین ..... قال: من یضمن لی منکم أن یصلی لی فی مسجد العشاء رکعتین أو أربعًا ویقول: هذا لأبی هریرة. (أبو داؤد، کتاب الملاحم، باب فی ذکر البصرة ج:۲ ص:۲۳۶).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

قرآن خوانی میں بغیر پڑھے پاروں کو پڑھے ہوئے پاروں میں رکھنے کا کفارہ

سوال:... ایک خاتون اکثر محلے میں سورۂ یٰسین وغیرہ کے ختم اور قرآن خوانی میں جاتی ہیں۔ ان کی قرآن پڑھنے کی رفتار انتہائی سست ہے، یعنی بہت دیر سے وہ سپارے ختم کرتی ہیں، جبکہ اور خواتین دو تین سپارے ختم کر لیتی ہیں، تو ان کا ایک سپارہ ختم ہوتا ہے۔ لہٰذا انہوں نے محفل میں اپنا یہ عیب چھپانے کے لئے بغیر پڑھے ہوئے ایک دو سپارے پڑھے ہوئے سپاروں میں رکھ دیئے۔ اسی طرح ایک دفعہ یٰسین شریف پڑھتیں اور دو تین پڑھی ہوئی سورتوں میں ڈال دیتیں۔ اب ان خاتون کو اپنی اس غلطی اور گناہ کا احساس ہو گیا ہے اور وہ شرمندہ ہیں، وہ اپنی اس غلطی اور گناہ کا کفارہ ادا کرنا چاہتی ہیں، قرآن وسنت کی روشنی میں اس گناہ کا کفارہ اور تلافی کس طرح ممکن ہے؟

جواب:... بس اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں، اور جتنا قرآن مجید پڑھنا ہو، اپنے گھر پر پڑھ لیا کریں، لوگوں کے گھروں میں جا کر قرآن مجید نہ پڑھا کریں۔ یہ عورتوں میں جو قرآن خوانی کا رِواج ہے، اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہ قرآن غلط پڑھتی ہیں، بہتر ہوگا کہ اپنے اپنے گھر میں قرآنِ کریم پڑھا کریں اور اس کا ثواب مرحومین کو بخش دیا کریں۔

تیجا، دسواں اور قرآن خوانی میں شرکت کرنا

سوال:... ہمارے مسلم معاشرے میں خود ساختہ مذہبی رُسوم پر عمل کیا جاتا ہے، بنیاد اور حقیقت کچھ نہیں، مثلاً: تیجا، دسواں وغیرہ، لیکن پھر بھی حنفی عقیدہ (یعنی مذہب) کیا فرماتا ہے؟ قرآن خوانی کیسے ہے؟ یعنی قل شریف پڑھنا شکر وغیرہ پر، حنفی مسلک اس بارے میں کیا کہتا ہے؟

جواب:... مرگ کے موقع پر جو رسمیں ہمارے یہاں رائج ہیں، وہ زیادہ تر بدعت ہیں، ان کو غلط سمجھنا چاہئے اور حتی الوسع ان میں شریک بھی نہیں ہونا چاہئے۔ قرآن خوانی ایک رسم بن کر رہ گئی ہے، اکثر لوگ محض منہ رکھنے کے لئے شریک ہوتے ہیں، خال خال ہوں گے جن کا مقصود واقعی ایصالِ ثواب ہو۔ ایسے موقعوں پر میں یہ کہتا ہوں کہ اتنے پارے پڑھ کر اپنے طور پر ایصالِ ثواب کر دوں گا۔

لیکن اگر کسی مجلس میں شریک ہونا پڑے تو اِخلاص کے ساتھ محض ایصالِ ثواب کی نیت ہونی چاہئے، باقی رسوم میں حتی الوسع شرکت نہ کی جائے، اگر کبھی ہو جائے تو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی جائے۔ (۱)

میّت کو قبر تک لے جانے کا اور ایصالِ ثواب کا صحیح طریقہ

سوال:... فرض کیا میں مر گیا، مرنے کے بعد قبر تک کیا کیا حکم ہے؟ اس کے بعد قبر تک کا عرصہ اس کے لئے ایصالِ ثواب پہنچانے کا کیا صحیح طریقہ ہے؟ یعنی مرنے کے بعد جنازہ کے ساتھ اُونچا کلمہ پڑھنا، جنازے کے بعد دُعا کرنا، پھل اور دُوسری اشیاء ساتھ لے جانا (توشہ) جمعرات کرنا، چالیسواں کرنا، مسجد کے لئے رقم دینا جس کو زکوٰۃ کا نام دیا جاتا ہے، آیا وہ رقم جو کہ مسجد کے نام دی

---

(۱) هذه الأفعال كلها للسمعة والرياء فيحترز عنها، لأنهم لا يريد بها وجه الله تعالىٰ ... إلخ. (شامي ج: ۲ ص: ۲۴۱).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جاتی ہے، وہ مسجد کی ہوتی ہے یا کہ اِمامِ مسجد کی؟ اور وہ مرنے والے کی بخشش کے لئے کارآمد ہے یا کہ نہیں؟

جواب:... حضرت ڈاکٹر عبدالحی عارفی صاحبؒ کی کتاب ''اَحکامِ میّت'' ان مسائل پر بہت مفید اور جامع کتاب ہے، اس کا مطالعہ ہر مسلمان کو کرنا چاہئے، آپ کے سوال کے مختصر نکات حسبِ ذیل ہیں:

۱:... موت کے بعد سنت کے مطابق تجہیز و تکفین ہونی چاہئے اور اس میں جہاں تک ممکن ہو جلدی کرنے کا حکم ہے۔ (۱)

۲:... جنازے کے ساتھ آہستہ ذکر کیا جائے، بلند آواز سے ذکر کرنا ممنوع ہے۔ (۲)

۳:... ایصالِ ثواب کے لئے شریعت نے کوئی وقت مقرر نہیں فرمایا، نہ دنوں کا تعین فرمایا ہے، بلکہ مالی اور بدنی عبادات کا ایصالِ ثواب جب چاہے کرسکتا ہے۔ (۳)

۴:... مرنے کے بعد مرحوم کا مال اس کے وارثوں کو فوراً منتقل ہو جاتا ہے، اگر تمام وارث بالغ ہوں اور موجود ہوں، ان میں کوئی نابالغ یا غیر حاضر نہ ہو تو تمام وارث خوشی سے میّت کے لئے صدقہ خیرات کرسکتے ہیں، لیکن اگر کچھ وارث نابالغ ہوں تو ان کے حصے میں سے صدقہ و خیرات جائز نہیں، اور اس کا کھانا بھی جائز نہیں، بلکہ ''یتیموں کا مال کھانے'' پر جو وعید آتی ہے اس کا وبال لازم آئے گا۔ ہاں! بالغ وارث اپنے حصے سے ایصالِ ثواب کے لئے صدقہ خیرات کریں تو بہت اچھا ہے۔ (۴) یا اگر میّت نے وصیت کی ہو تو تہائی مال کے اندر اندر اس کی وصیت کے مطابق خیر کے کاموں میں خرچ کرسکتے ہیں۔ (۵)

نیا پڑھا ہو یا پہلے کا پڑھا ہو، سب کا ثواب پہنچا سکتے ہیں

سوال:... اکثر محفلِ قرآن میں بعض مرد یا خواتین کہتے ہیں کہ انہوں نے اب تک گھر پر مثلاً: ۱۰، ۵ پارے پہلے پڑھے ہیں، وہ اس میں شامل کرلیں، یا پھر اکثر قلّتِ قارئین کی وجہ سے سپارے گھر گھر بھیج دیئے جاتے ہیں، یہ کہاں تک دُرست ہے؟

جواب:... یہاں چند مسائل ہیں:

۱:... مل کر قرآن خوانی کو فقہاء نے مکروہ کہا ہے، اگر کی جائے تو سب آہستہ پڑھیں تاکہ آوازیں نہ ٹکرائیں۔ (۶)

---

(۱) ویبادر إلٰی تجهیزه ولا یؤخر ... إلخ۔ (هندیة ج: ۱ ص: ۱۵۷، کتاب الصلاة، طبع رشیدیه)۔

(۲) وعلٰی متبعی الجنازة الصمت ویکره لهم رفع الصوت بالذکر وقراءة القرآن ..... فإن أراد أن یذکر الله یذکره فی نفسه ... إلخ۔ (هندیة ج: ۱ ص: ۱۶۲، وأیضًا فی الشامی ج: ۲ ص: ۲۳۳، باب صلاة الجنازة)۔

(۳) صرح علماؤنا فی باب الحج عن الغیر بأن للإنسان ان یجعل ثواب عمله لغیره صلاةً أو صومًا أو صدقةً أو غیرها کذا فی الهدایة ... إلخ۔ (شامی ج: ۲ ص: ۲۴۳، مطلب فی القراءة للمیت وإهداء ثوابها له)۔

(۴) وان اتخذ طعاما للفقراء کان حسنا إذا کانت الورثة بالغین فإن کان فی الورثة صغیر لم یتخذو ذٰلک من الترکة کذا فی التتارخانیة۔ (هندیة ج: ۵ ص: ۳۴۴، کتاب الکراهیة)۔

(۵) والوصیة تصرف فی ثلث المال فی آخر العمر زیاده فی العمل فکانت مشروعة ... إلخ۔ (البدائع الصنائع ج: ۷ ص: ۳۳۰)۔

(۶) یکره للقوم ان یقرؤا القرآن جملة لتضمنها ترک الإستماع والإنصات المامور بها کذا فی القنیة۔ (هندیة ج: ۵ ص: ۳۱۷، کتاب الکراهیة)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

۲:... آدمی نے جو کچھ پڑھا ہو اس کا ثواب پہنچا سکتا ہے، خواہ نیا پڑھا ہو یا پرانا پڑھا ہو۔ (۱)

۳:... ایصالِ ثواب کے لئے پورا قرآن پڑھوانا ضروری نہیں، جتنا پڑھا جائے اس کا ثواب بخش دینا صحیح ہے۔ (۲)

۴:... کسی دُوسرے کو پڑھنے کے لئے کہنا صحیح ہے، بشرطیکہ اس کو گرانی نہ ہو، ورنہ دُرست نہیں۔ (۳)

پہلے کے پڑھے ہوئے کا اِیصالِ ثواب کرنا

سوال:... بعض اوقات لوگ کہتے ہیں کہ ہمارا فلاں عزیز کا اِنتقال ہوگیا ہے، آپ نے جو قرآن پاک ختم کرر کھے ہیں، ان میں سے کچھ سپارے ہمیں دے دیں۔ اس طرح مختلف لوگوں سے مختلف سپارے لے کر وہ قرآن پاک کا ثواب اِکٹھا کرتے ہیں اور اپنے عزیز کی رُوح کو پہنچاتے ہیں۔ کیا ایسا کرنا صحیح ہے؟

جواب:... ہر شخص نے جو پڑھا ہو، وہ ایصالِ ثواب کرسکتا ہے۔ (۴)

خود ثواب حاصل کرنے کے لئے صدقۂ جاریہ کی مثالیں

سوال:... اگر کوئی اپنے وارثوں سے مایوس ہوکر اپنے ثوابِ آخرت کا سامان خود ہی کر جائے، مثلاً: قرآن شریف کے سپارے مسجد میں بھجوادے یا کنواں بنوادے، یا مسجد میں پنکھے لگوادے، تو کیا یہ جائز ہے؟

جواب:... یہ نہ صرف جائز ہے، بلکہ بہتر اور افضل ہے کہ آدمی اپنی زندگی میں اپنے لئے ذخیرۂ آخرت جمع کرنے کا اہتمام کرے۔ (۵)

متوفی کے لئے تعزیت کے جلسے کرنا صحیح مقاصد کے تحت جائز ہے

سوال:... متوفی پر تعزیت کے جلسے کرنا اور بعض کے تو مستقل سالانہ جلسے کرنا، یہ عرس تو نہیں؟ جائز ہیں یا بدعت؟ قرآن و حدیث اور خیر القرون میں اس عمل کی کوئی مثال ہے؟

جواب:... تعزیت کا مفہوم اہلِ میّت کو تسلی دینا اور ان کے غم میں اپنی شرکت کا اظہار کرکے ان کے غم کو ہلکا کرنا ہے، جو

---

(۱) والظاهر أن لا فرق بين أن ينوى به عند الفعل للغير أو يفعله لنفسه ثم بعد ذلك يجعل ثوابه لغيره ...إلخ۔ (شامی ج: ۲ ص: ۲۴۳، مطلب فی القراءة للميت وإهداء ثوابها له)۔

(۲) ويصح إهداء نصف الثواب أو ربعه كما نص عليه أحمد ولا مانع منه ...إلخ۔ (شامی ج: ۲ ص: ۲۴۳)۔

(۳) تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیے: شامی ج: ۲ ص: ۲۴۳، مطلب فی القراءة للميت۔

(۴) أيضًا۔

(۵) عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: إذا مات الإنسان انقطع عنه عمله إلا من ثلاثة إلا من صدقة جارية أو علم ينتفع به أو ولد صالح يدعوا له۔ رواه مسلم۔ (مشكوة ج: ۱ ص: ۳۲)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

مأمور بہ ہے۔[1] نیز: "اذکروا موتاکم بخیر" میں مرحومین کے ذکر بالخیر کا بھی حکم ہے، پس اگر تعزیتی جلسہ انہی دو مقاصد کے لئے ہو، اور مرحوم کی تعریف میں غیر واقعی مبالغہ نہ کیا جائے تو جائز ہوگا۔[2] سالانہ جلسہ تو ظاہر ہے کہ فضول حرکت ہے، اور کسی مرحوم کی غیر واقعی تعریف بھی غلط ہے۔ بہر حال تعزیتی جلسہ اگر مذکورہ بالا مقاصد کے لئے ہو تو اس کو بدعت نہیں کہا جائے گا، کیونکہ ان جلسوں کو نہ بذاتِ خود مقصد تصور کیا جاتا ہے، نہ انہیں عبادت سمجھا جاتا ہے۔

عذابِ قبر میں کمی اور نزع کی آسانی کے لئے وظیفہ

سوال:... وہ وظیفے بتائیں جن کے کرنے سے قبر کا عذاب کم ہوتا اور نزع کے وقت کی تکلیف کم ہوتی ہے۔

جواب:... عذابِ قبر کے لئے سونے سے پہلے سورۂ تبارک الذی پڑھنی چاہئے،[3] اور نزع کی آسانی کے لئے یہ دُعا پڑھنی چاہئے:

"اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی سَکَرَاتِ الْمَوْتِ وَغَمَرَاتِ الْمَوْتِ"[4]

قبرستان میں ایصالِ ثواب کے لئے کن کن باتوں کا خیال رکھنا چاہئے؟

سوال:... قبرستان میں جاکر مردے کے لئے ایصالِ ثواب کرنے کے لئے کن کن باتوں کا خیال رکھنا چاہئے؟ اور مرحوم کے ایصالِ ثواب کے لئے کونسی آیات یا سورتیں تلاوت کی جائیں؟

جواب:... جتنی سورتیں یاد ہوں پڑھ کر یہ دُعا کی جائے کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ اس میت کو ان کا ثواب عطا فرمائے۔ اور قبر پر پہنچنے کے بعد میت کو سلام بھی کہنا چاہئے، کم از کم یہ الفاظ ضرور کہہ دینے چاہئیں: "السلام علیکم یا اہل القبور"۔[5]

والدہ کی قبر معلوم نہ ہو تو دُعائے مغفرت کیسے کروں؟

سوال:... میری والدہ مرحومہ کراچی میں دفن ہیں، میں اکثر ان کی مغفرت کی دُعائیں کرتا رہتا ہوں، اب یہ میری بدنصیبی ہے کہ میں کبھی ان کی قبر پر نہیں گیا۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ قبر پر جانا ضروری ہے یا نہیں؟ اور قبر پر نہ جانے سے گھر ہی پر دُعائیں کرنا بیکار تو

---

(۱) وتسحب التعزية للرجال والنساء اللاتی لا يفتن لقوله عليه السلام من عزى أخاه بمصيبة كساه الله من حلل الكرامة يوم القيامة. رواه ابن ماجة. (شامی ج: ۲ ص: ۲۴۰).

(۲) لكن يكره الإفراط فی مدحه لا سيما عند جنازته ...إلخ. (درمختار مع الشامی ج: ۲ ص: ۲۳۹، باب صلاة الجنازة).

(۳) عن عبدالله بن مسعود رضی الله عنه قال: من قرأ تبارک الذی بيده الملک كل ليلة منعه الله عز وجل بها من عذاب القبر. رواه النسائی. (الترغيب والترهيب ج: ۲ ص: ۴۴۷).

(۴) ترمذی ج: ۱ ص: ۱۱۷، باب ما جاء فی التشديد عند الموت، طبع رشيديه دهلی.

(۵) ومن آدابها أن يسلّم بلفظ السلام عليكم على الصحيح ..... ثم يدعو قائما طويلا وإن جلس يجلس ..... ويقرأ يٰسٓ ...إلخ. وفی شرح اللباب ويقرأ من القرآن ما تيسر له من الفاتحة وأوّل البقرة إلى المفلحون وآية الكرسی ..... ثم يقول اللّٰهم أوصل ثواب ما قرأناه إلى فلان أو إليهم. (شامی ج: ۲ ص: ۲۴۳).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

نہیں؟ دُوسرے یہ کہ قبرستان اگر جاؤں بھی تو والدہ کی قبر کا پتہ نہیں، تو قبرستان میں جا کر والدہ کے لئے کہاں کھڑا ہو کر دُعا کروں اور کیا کیا دُعا کروں؟ کیا وہاں کچھ پڑھنا ہوگا یا ایسے ہی دُعائے مغفرت کروں؟

جواب:... اگر آپ کو والدہ کی قبر کا پتا ہی نہیں تو آپ کو جانے کا مشورہ کیسے دُوں؟ البتہ آپ کو نشانی رکھنا چاہئے تھی یا اگر کوئی آدمی جاننے والا ہے تو آپ اس سے پتا کر لیجئے۔ قبر پر جانے سے میّت کو اتنی خوشی ہوتی ہے کہ جتنا ماں کو اپنے بیٹے سے مل کر خوشی ہوتی ہے۔[1] بہرحال ان کو پڑھ کر بخشتے رہنا چاہئے یہ بھی بیکار نہیں ہے۔[2]

کنواں یا سڑک کا ایصالِ ثواب؟

سوال:... آپ نے فرمایا ''بس یہ بحث ختم'' اس لئے بندہ حکم عدولی تو نہیں کرے گا، تاہم اس کا جواب آپ کے ذمہ رہے گا کہ کھانا صرف غرباء کو کھلا کر ایصالِ ثواب ہوگا ورنہ نہیں، تو لوگ ایصالِ ثواب کے لئے جو سڑک بنواتے ہیں، کنواں کھدواتے ہیں، درخت سایہ دار لگاتے ہیں تو کیا ان کو بھی غرباء کے نامزد کیا جائے گا جب ایصالِ ثواب ہوگا، یا جو بھی فقیر غنی اس سے فائدہ اُٹھائے ایصالِ ثواب ہو جائے گا؟

جواب:... یہ رفاہِ عامہ کے کام ہیں، اور صدقۂ جاریہ ہے، اور صدقۂ جاریہ کا ثواب منصوص ہے۔[3]

عورت بھی ایصالِ ثواب کر سکتی ہے

سوال:... کیا عورت نیاز دے سکتی ہے یا نہیں؟

جواب:... عورت بھی ایصالِ ثواب کر سکتی ہے، مگر اپنے مال میں سے کرے، میّت کے ترکہ میں سے نہ کرے۔[4]

مرحومین کی قبر پر اِیصالِ ثواب کے لئے قرآن خوانی

سوال:... اگر کسی کے فوت ہو جانے کے بعد اس کی قبر پر جا کر اِیصالِ ثواب کی خاطر قرآن خوانی کی جائے تو کیا اس مرحوم کو اَجر و ثواب مل جائے گا؟

جواب:... قبر پر جا کر قرآن مجید پڑھنے کے بجائے گھر پر قرآنِ کریم کی تلاوت کی جائے۔ لیکن ہمارے یہاں یہ ہوتا ہے کہ ایک دو دن قرآن خوانی کروا لیتے ہیں، اس کے بعد مردے کو بھول جاتے ہیں، اور یہ ایک نافرمان اور گناہگار کے ساتھ ایک طرح ٹھیک

---

(۱) الأحاديث والآثار تنزل على الزائر متى جاء علم به الميت وسمع سلامه وأنس به وردّ عليه وهذا عام في حق الشهداء وغيرهم فانه لا يوقت۔ (شرح الصدور ص:۳۵۸، طبع دار الكتب العلمية، بيروت)۔

(۲) من دخل المقابر فقرأ سورة يٰسٓ خفف الله عنهم يومئذ، وكان له بعدد من فيها حسنات، بحر۔ وفي البحر: من صام أو صلّى أو تصدق وجعل ثوابه لغيره من الأموات والأحياء جاز، ويصل ثوابها إليهم عند أهل السُّنّة والجماعة۔ (رد المحتار ج:۲ ص:۲۴۳)۔

(۳) عن سعد بن عبادة قال: يا رسول الله! ان أمّ سعد ماتت فأيّ الصدقة أفضل؟ قال: الماء! فحفر بئرًا وقال: هذه لأمّ سعد۔ رواه أبوداؤد والنسائي۔ (مشكوة ص:۱۶۹، فضل الصدقة، طبع قديمي)۔

(۴) وفي البحر: من صام أو صلّى أو تصدق وجعل ثوابه لغيره من الأموات والأحياء جاز ويصل ثوابها إليهم عند أهل السنة والجماعة كذا في البدائع۔ (شامي ج:۲ ص:۲۴۳، مطلب في القراءة للميت واهداء ثوابها له)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

بھی کرتے ہیں، کیونکہ مردے نے بھی ساری عمر نہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی، نہ قرآن مجید کی تلاوت کی، نہ نماز پڑھی، نہ روزہ رکھا، ایسے شخص کا انجام یہی ہونا چاہئے، ورنہ اللہ کے مقبول بندے کو ہر نماز کے بعد ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے۔

ایصالِ ثواب کی مجلس میں قادیانی اور غیر مسلم کا شریک ہونا، نیز کیا ان کا اِیصالِ ثواب دُرست ہے؟

سوال:... مادرِ وطن کے سرکاری اور نیم سرکاری دفاتر میں تقریباً تمام اِسلامی اور غیر اِسلامی (قادیانی اور عیسائی وغیرہ) افراد منصبی فرائض ادا کر رہے ہیں۔ بعض اوقات مشاہدہ یوں ہوا کہ کسی مسلمان ملازم/آفیسر کے کسی قریبی رشتہ دار کی رحلت ہوگئی، بعد ازاں اس کے ایصالِ ثواب کے لئے قرآن خوانی اور طعام کا بندوبست کیا گیا، کثیر اَفراد کی شرکت کی غرض سے ایک ٹائپ شدہ دعوت نامہ برائے ایصالِ ثواب بشکل قرآن خوانی ملازمین وافسران کو تقسیم کردیا گیا۔ دعوت نامے میں فرداً فرداً دعوت نہیں دی گئی تھی۔ اس عمومی دعوت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اور مصلحت کے پیشِ نظر اگر کوئی قادیانی اور دُوسرا غیر مسلم اس ایصالِ ثواب میں شرکت کرتا ہے تو اس قسم کی شرکت سے متعلق مندرجہ ذیل سوالات کے اِسلامی جوابات مطلوب ہیں:

۱:... کیا قادیانی کی شرکت برائے ایصالِ ثواب قرآن خوانی یا دیگر خالصتاً مذہبی اِجتماع میں شرکت شرعاً جائز ہے؟

جواب:... ایصالِ ثواب کی مجلس میں کسی غیر مسلم قادیانی کو شریک کرنا جائز نہیں،(۱) اس لئے ان کو بلایا ہی نہ جائے، اگر خود آئیں تو ان کی شرکت سے معذرت کردی جائے۔

۲:... آیا قادیانی کی تلاوتِ قرآن مجید سے میّت کو ثواب پہنچے گا؟

جواب:... میّت کا ثواب ملنا فرع ہے اس کی کہ خود پڑھنے والے کو ثواب ملے، اور غیر مسلم قادیانی کے اعمال باطل ہیں،(۲) جب اس کو خود ہی ثواب نہ ملا، تو میّت کو کیا ملے گا...؟

۳:... قادیانی کی شرکت سے آیا اِیصالِ ثواب پر کسی قسم کا غیر اِسلامی اثر مرتب تو نہیں ہوگا؟ ہاں کی صورت میں کونسا؟

جواب:... قادیانی اور غیر مسلموں کی شرکت سے اسلام اور کفر کے درمیان، اور مسلم وکافر کے درمیان اِمتیاز مٹ جائے گا، اور یہ ضررِ عظیم ہے، عجب نہیں کہ اس مجلس کے تمام شرکاء مبتلائے عذاب ہوجائیں۔

۴:... دُنیوی مصلحتوں اور اس قسم کی رواداریوں میں شرعاً کیا قباحت ہے؟ مسلمان شرعاً کیا رویہ اپنائیں؟

جواب:... دُنیوی مصالح، دِین کے تابع ہیں، اگر کسی دُنیوی مصلحت اور رواداری سے دِین کے اُصول ٹوٹ جاتے ہوں، تو ایسی مصلحت اور رواداری کو بالائے طاق رکھ دیا جائے گا، اور اس پر لعنت بھیجی جائے گی۔(۳)

---

(۱) لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ. (المجادلة: ۲۲)۔ وقال تعالٰی: "يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ" (الممتحنة: ۱)۔

(۲) مقتضى كون حبط العمل فى الدنيا والآخرة جزاء الردة وان لم يمت عليها عندنا. (شامى ج: ۲ ص: ۷۶)۔

(۳) عن نواس بن سمعان رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لَا طاعة لمخلوق فى معصية الخالق. (مشكوة ص: ۳۲۱، كتاب الإمارة والقضاء)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

قرآنِ کریم کی عظمت اور اس کی تلاوت

چھوٹے بچوں کی تعلیم کے لئے پارہ عمّ کی ترتیب بدلنا جائز ہے

سوال:... نماز میں قرآن شریف اُلٹا پڑھنا یعنی پہلی سورۃ آخر کی اور دُوسری سورۃ پہلے کی پڑھنا دُرست نہیں ہے، مگر قرآن شریف کے تیسویں پارے میں سورتیں قل سے شروع ہوکر عمّ پر ختم ہوتی ہیں، یعنی اُلٹا قرآن شریف لکھا ہوا ہے، جو اکثر مدرسوں میں طلبہ کو پڑھایا جاتا ہے، کیا اس طرح پڑھنا جائز ہے؟

جواب:... چھوٹے بچوں کی تعلیم کے لئے ہے، تاکہ وہ چھوٹی سورتوں سے شروع کرسکیں۔ (۱)

قرآن مجید میں نسخ کا علی الاطلاق انکار کرنا گمراہی ہے

سوال:... جنگ راولپنڈی میں مولانا..... صاحب نے اپنے تأثرات ومشاہدات کے کالم میں لکھا ہے کہ: ''میں قرآنِ حکیم کی کسی آیت کو منسوخ نہیں مانتا۔'' میرے خیال میں یہ عقیدہ دُرست نہیں ہے، اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب:... میری رائے آپ کے ساتھ ہے، قرآن مجید میں نسخ کا علی الاطلاق انکار کرنا گمراہی ہے۔ (۲)

قرآنِ کریم کی سب سے لمبی آیت سورۂ بقرہ کی آیت: ۲۸۲ ہے

سوال:... ''معلوماتِ قرآن'' جو کہ ''عثمان غنی ظاہر'' نے لکھی ہے، میں پڑھا ہے کہ قرآن شریف کی سب سے لمبی آیت آیت الکرسی ہے، آیت الکرسی کم وبیش ۵ لائنوں میں ہے، جبکہ میں نے قرآن شریف میں ایک اور آیت اس سے بھی لمبی دیکھی ہے، جو کہ سات لائنوں میں ہے، اور یہ آیت سورۃ الحج کی پانچویں آیت ہے، آپ ضرور بتائیں کہ قرآن شریف کی سب سے لمبی آیت کون سی ہے؟ آیا وہ آیت جو کہ میں نے کتاب میں پڑھی ہے، یا وہ جو میں نے قرآن شریف میں دیکھی ہے؟

---

(۱) وفی الدر المختار: الفصل بسورة قصيرة وان يقرأ منكوسا. وفی الشرح: بأن يقرأ فی الثانية سورة أعلى مما قرأ فی الأولى، لأن الترتيب السور فی القراءة واجبات التلاوة وانما جوز للصغار تسهيلا لضرورة التعليم. (الدر المختار مع الرد المحتار، قبيل باب الإمامة ج: ۱ ص: ۵۴۷، طبع ايچ ايم سعيد).

(۲) واتفقت أهل الشرائع على جواز النسخ ووقوعه وخالفت اليهود ...الخ. (رُوح المعانی ج: ۱ ص: ۳۵۲، طبع بيروت). النسخ مما خص الله به هذه الأمة لحكم منها التيسير وقد أجمع المسلمون على جوازه وأنكره اليهود ظنا منهم أنه بداء كالذی يرى الرأی ثم يبدو له وهو باطل. (الإتقان فی علوم القرآن ج: ۲ ص: ۲۱، طبع مصر، الفوز الكبير ص: ۴۰، طبع قديمی).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... قرآنِ کریم کی سب سے لمبی آیت سورۂ بقرہ کی آیت نمبر: ۲۸۲ ہے، جو آیتِ مداینہ کہلاتی ہے، آیت الکرسی زیادہ لمبی نہیں، مگر شرف و مرتبہ میں سب سے بڑی ہے، اور ''سیّد الآیات'' کہلاتی ہے۔ (۱)

دُعا میں قرآنی الفاظ کو تبدیل کرنا

سوال:... قرآن اور حدیث میں جو دُعائیں آئی ہیں، کیا موقع کی مناسبت سے ان دُعاؤں میں واحد متکلم کی جگہ جمع متکلم اور جمع متکلم کی جگہ واحد متکلم کے ساتھ ردّوبدل کیا جاسکتا ہے؟ کیا قرآنی دُعاؤں میں اس تبدیلی سے تحریفِ قرآن تو لازم نہیں آتی؟

جواب:... مناسب تو یہ ہے کہ جو دُعا جن الفاظ میں منقول ہے، ان کو اسی طرح رکھا جائے، تاہم اگر واحد، جمع کے صیغے بدل لے تب بھی کوئی حرج نہیں۔ قرآنِ کریم دُعا کی نیت سے پڑھا جائے تو اس سے مقصود قرآنِ کریم کے الفاظ کی حکایت نہیں ہوتی، (۲) یہی وجہ ہے کہ جنبی اور حائضہ کو قرآنی دُعائیں، دُعا کی نیت سے پڑھنے کی اجازت ہے۔ (۳) اس لئے دُعا میں قرآنی الفاظ تبدیل کرنے سے تحریف تو لازم نہیں آئے گی، لیکن قرآنِ کریم کے مبارک الفاظ زیادہ بہتر ہیں، اس لئے ان کو تبدیل کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔

لوحِ محفوظ سے کیا مراد ہے؟

سوال:... اُمّ الکتاب اور لوحِ محفوظ دو الگ الگ کتاب ہیں یا ایک ہی کتاب کے دو نام ہیں؟

جواب:... بظاہر دونوں ایک ہی چیز سے عبارت ہیں، اس کا اللہ تعالیٰ کو علم ہے، کاتب بھی قلمِ قدرت ہے۔ (۴)

قرآنِ کریم مجہول پڑھنا دُرست نہیں ہے

سوال:... موجودہ دور میں اکثر لوگ یا تو قرآن مجہول پڑھتے ہیں یا بغیر تجوید کے پڑھتے ہیں، ان کی نمازوں اور تلاوتِ قرآن وغیرہ کا کیا معاملہ ہوگا؟

جواب:... قرآنِ کریم اِمکانی حد تک صحیح پڑھنا واجب اور غلط پڑھنا ناجائز ہے۔ (۵) اگر کوشش کے باوجود کسی کا تلفظ صحیح نہیں

---

(۱) عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: لكل شیء سنام وان سنام القرآن سورة البقرة وفيها آية هی سيدة آی القرآن هی آية الكرسی. (ترمذی شريف، أبواب فضل القرآن، ج:۲ ص.۱۱۱، طبع قديمی كتب خانه).

(۲) حتی لو قصد بالفاتحة الثناء فی الجنازة لم يكره إلّا إذا قرأ المصلی قاصدًا الثناء فإنها تجزيه لأنها فی محلها، فلا يتغير حكمها بقصده ... إلخ. وفی الشامية: أن القرآن يخرج عن القرآنية بقصد غيره. (ردالمحتار علی الدرالمختار ج:۱ ص:۱۷۳).

(۳) ويحرم به تلاوة القرآن ولو دون آية علی المختار. وفی الشامية: قرأ الفاتحة علٰی وجه الدعاء أو شيئًا من الآيات التی فيها معنی الدعاء ولم يرد القراءة لَا بأس به. (شامی ج.۱ ص:۱۷۲، أركان الوضوء، مطلب يوم عرفة أفضل من يوم الجمعة).

(۴) وتفسير أم الكتاب بعلم الله تعالٰی مما رواه عبدالرزاق وابن جرير عن كعب رضی الله عنه، والمشهور أنها اللوح المحفوظ قالوا: وهو أصل الكتاب إذا ما من شیء من الذاهب والثابت إلّا وهو مكتوب فيه كما هو. (روح المعانی ج:۱۴ ص.۱۷۰، سورة الرعد الآية.۳۹).

(۵) وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا. (المزّمّل:۴).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

ہوتا وہ معذور ہے، اور اگر صحیح پڑھنے کی کوشش ہی نہیں کرتا تو گناہگار ہے۔ باقی نماز اور تلاوت فقہی حکم کے مطابق تو مقبول نہیں، آگے حق تعالیٰ کی رحمت دستگیری فرمائے تو وہ وسیع المغفرت ہے۔ (۱)

جامع القرآن کون تھے؟

سوال:... جامع القرآن کون ہے، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت عثمانؓ؟

جواب:... قرآنِ کریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پورے کا پورا لکھا گیا، اور حضرت ابوبکرؓ نے اس کو یکجا کرایا، اور حضرت عثمانؓ نے لوگوں کو ایک قراءت پر جمع کیا۔ (۲)

تلاوتِ قرآن کے دوران باتیں کرنا

سوال:... چند دوستوں کی محفل میں مختلف موضوعات پر بات ہو رہی ہو تو اس دوران کوئی فرد قرآن پاک کی تلاوت اُونچی آواز سے کرے، پھر باتیں شروع کر دے، اور محفل میں شور وغل جاری ہو تو پھر ایک آیت تلاوت کرے، اسی طرح یہ سلسلہ جاری رہے تو ایسی صورت میں تلاوت کرنا جائز ہے؟

جواب:... ایسے دوستوں کی مجلس میں شرکت ہی نہیں کرنی چاہئے۔ آدمی کے پاس محدود وقت ہے، اور اس وقت کو فضول ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ (۳)

قرآن پاک پڑھنے کا طریقہ

سوال:... میں انٹر کا اسٹوڈنٹ ہوں، میں نے قرآن پاک پڑھنے کی کئی بار کوشش کی، مگر آج تک یسرنا القرآن سے آگے نہیں پڑھ سکا، میری بدنصیبی یہ ہے کہ میں قرآن پاک نہیں پڑھ سکا، کئی بار پڑھنا شروع کیا مگر چند دِن بعد پھر چھوڑ دیتا تھا۔ اس لئے میں قرآن پاک نہیں پڑھ سکا۔ آپ سے گزارش ہے کہ مجھے قرآن پاک پڑھنے کا طریقہ بتادیں۔

جواب:... قرآن پاک مسجد میں قاری صاحب سے شروع کر دیجئے، جب تک پورا نہیں ہو جاتا، اس وقت تک لگے رہئے۔

---

(۱) وكذا من لا يقدر على التلفظ بحرف من الحروف ..... وذلك كالرهمن الرهيم والشيتان الرجيم ..... فكل ذلك حكمه ما مر من بذل الجهد دائمًا وإلّا فلا تصح الصلاة به. (شامي ج: ۱ ص: ۵۸۲، باب الإمامة، مطلب في الألثغ، شامي ج: ۱ ص: ۶۳۰، باب الإمامة، مطلب في زلة القاري).

(۲) وقد كان القرآن كتب كله في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم لكن غير مجموع في موضع واحد ولا مرتب السور. قال الحاكم في المستدرك جمع القرآن ثلاث مرّات، إحداها بحضرة النبي صلى الله عليه وسلم ..... الثانية بحضرة أبي بكر ..... قال الحاكم والجمع الثالث هو ترتيب السور في زمن عثمان ... إلخ. (الإتقان في علوم القرآن ص: ۵۷-۵۹).

(۳) عن عمرو بن ميمون الأودي قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لرجل وهو يعظه: اغتنم خمسا قبل خمس: شبابك قبل هرمك، وصحتك قبل سقمك، وغناك قبل فقرك، وفراغك قبل شغلك، وحياتك قبل موتك. رواه الترمذي مرسلًا. (مشكوة ص: ۴۴۱، كتاب الرقاق، الفصل الثاني).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

قرآن مجید پڑھنا فرض ہے یا سنت؟

سوال:... مولانا صاحب! پوچھنا یہ ہے کہ قرآن کا پڑھنا فرض ہے یا سنت؟

جواب:... نماز میں پڑھنا فرض ہے، نماز سے باہر تلاوت کرنا فضیلت، برکت اور نور ہے۔ (۱)

کیا قرآن پر اِعراب لگانے سے اُس میں ترمیم ہوگئی ہے؟

سوال:... حجاج بن یوسف کے زمانے میں قرآن پر اِعراب لگائے گئے، تو کیا یہ قرآن میں ترمیم نہ ہوئی؟

جواب:... اِعراب تو پہلے بھی پڑھے جاتے تھے، مگر عوام کے صحیح پڑھنے کے لئے اِعراب لگادیئے، مثلاً: ''الحمد'' کو پہلے بھی صحیح پڑھا جاتا تھا، مگر عوام کی سہولت کے لئے اس پر زیر، زبر لگادی گئی۔ (۲)

قرآن مجید کی سات منزلیں کس طرح پڑھنی چاہئیں؟

سوال:... قرآن مجید کی جو سات منزلیں ہیں، انہیں کس طرح پڑھنا چاہئے؟

۱:... ایک منزل صبح فجر سے شام چار بجے تک ختم کرنی چاہئے؟

۲:... جب منزل شروع کریں تو ایک جگہ ہی بیٹھ کر پڑھیں، اُٹھنے کی اِجازت نہیں ہے؟

جواب:... قرآن مجید جس طرح سہولت ہو پڑھ سکتے ہیں، ایک جگہ بیٹھ کر پڑھنے کی کوئی پابندی نہیں۔ (۳)

قرآن مجید کو بوسہ دینا

سوال:... قرآن شریف کو بوسہ دینا کیسا ہے؟ بعض لوگ بدعت کہتے ہیں۔

جواب:... کوئی حرج نہیں۔ (۴)

---

(۱) فاعلم ان حفظ ما تجوز به الصلاة فرض عين علٰى كل مكلف وحفظ فاتحة الكتاب وسورة واجب وحفظ سائر القرآن فرض كفاية. (حلبی كبير ص:۴۹۵، تتمات فيما يكره من القرآن فی الصلاة وما لَا يكره فی القراءة ... إلخ).

(۲) وجاز تحلية المصحف ..... وتعشيره ونقطه أی إظهار إعرابه وبه يحصل الرفق جدًا خصوصًا للعجم فيستحسن وعلٰى هٰذا لَا بأس بكتابة أسامی السور وعد الآی وعلامات الوقف ونحوها فهی بدعة حسنة. (الدر المختار مع الرد ج:۶ ص:۳۸۲، باب الإستبراء وغيره، فصل فی البيع).

(۳) أفضل القراءة أن يتدبر فی معناه حتی قيل يكره أن يختم القران فی يوم واحد ولَا يختم فی أقل من ثلاثة أيام تعظيمًا له ..... وندب لحافظ القرآن أن يختم فی كل أربعين يومًا ..... من ختم القرآن فی السّنة مرّة لَا يكون هاجرًا كذا فی القنية. (عالمگيری ج:۵ ص:۳۱۷، الباب الرابع فی الصلاة والتسبيح وقراءة القرآن والذكر والدعاء ... إلخ).

(۴) وفی القنية فی باب ما يتعلق بالمقابر تقبيل المصحف قيل بدعة لٰكن روی عن عمر رضی الله عنه أنه كان يأخذ المصحف كل غداة ويقبّله ويقول: عهد ربی ومنشور ربی عزّ وجلّ. وكان عثمان رضی الله عنه يقبل المصحف ويمسحه علٰى وجهه. (الدر المختار مع الرد ج:۶ ص:۳۸۴، باب الإستبراء وغيره، فصل فی البيع).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

قرآن مجید کو چومنا جائز ہے

سوال:... ہمارے گھر کے سامنے مسجد میں ایک دن ہمارا پڑوسی قرآن شریف کی تلاوت کر رہا تھا، جب تلاوت کر چکا تو قرآن شریف کو چوما، تو مسجد کے خزانچی نے ایسا کرنے سے روکا، اور کہا کہ: قرآن شریف کو نہیں چومنا چاہئے۔ وضاحت کریں کہ یہ شخص صحیح کہتا ہے یا غلط؟ میں بھی قرآن شریف پڑھ کر چومتا ہوں، اور ہمارے گھر والے بھی۔

جواب:... قرآن مجید کو چومنا جائز ہے۔ (۱)

قرآنی حروف والی انگوٹھی پہن کر بیت الخلاء نہ جائیں

سوال:... گزارش ہے کہ لوگ اکثر آیاتِ قرآنی وغیرہ انگوٹھیوں پر کندہ کراتے ہیں، براہِ کرم آپ ہمیں یہ بتائیں کہ ان انگوٹھیوں کو کس طریقے سے پہن کر بیت الخلاء جایا جائے؟ یا انہیں اُتار کر بیت الخلاء جایا جائے؟ ہم نے انگوٹھی پر حروفِ مقطعات یعنی ص، ن وغیرہ کندہ کرائے ہیں، اس کے لئے بھی بتائیں، کیا مسئلہ ہے؟

جواب:... انگوٹھی پر آیت یا قرآنی کلمات کندہ ہوں تو ان کو بیت الخلاء میں لے جانا مکروہ ہے، اُتار کر جانا چاہئے۔ (۲)

تختۂ سیاہ پر چاک سے تحریر کردہ قرآنی آیات کو کس طرح مٹائیں؟

سوال:... جب کلاس میں بلیک بورڈ پر قرآنی آیات لکھی جاتی ہیں تو اس کے بعد ان کو مٹا دیا جاتا ہے، اور پھر ان الفاظ کی چاک زمین پر بکھر، یعنی پھیل جاتی ہے، اور وہی ہمارے پاؤں کے نیچے آتی ہے، اس کے لئے کیا ہونا چاہئے؟ اس کا جواب ہم نے یہ دیا کہ وہ جب مٹ جاتی ہیں تو چاک قرآنی آیات کے الفاظ نہیں ہوتے وہ تو صرف چاک ہوتی ہے۔ لیکن ایک شخص نے ہمیں ایک مثال دے کر لاجواب کر دیا کہ تعویذ کو بعض لوگ پانی میں گھول کر پیتے ہیں، کاغذ پر تو کچھ لکھا ہوتا ہے، لیکن جب یہ گھل جاتا ہے تو وہ الفاظ تو نہیں رہتے، پھر اسے لوگ کیوں پیتے ہیں؟

جواب:... یہ تو ظاہر ہے کہ مٹا دینے کے بعد قرآنِ کریم کے الفاظ نہیں رہتے، لیکن بہتر یہ ہے کہ اس چاک کو گیلے کپڑے سے صاف کر دیا جائے۔ (۳)

---

(۱) روی عن عمر رضی اللہ عنہ أنہ کان یأخذ المصحف کل غداۃ ویقبلہ ..... وکان عثمان رضی اللہ عنہ یقبل المصحف ویمسحہ علی وجھہ ...الخ۔ (الدر المختار مع رد المحتار ج:۶ ص:۳۸۴، باب الإستبراء وغیرہ، فصل فی البیع)۔

(۲) ویکرہ أن یدخل فی الخلاء ومعہ خاتم علیہ إسم اللہ تعالیٰ أو شیء من القرآن کذا فی السراج الوھاج۔ (ھندیۃ ج:۱ ص:۵۰، الباب السابع فی النجاسۃ وأحکامھا)۔

(۳) لو محا لوحًا کتب فیہ القرآن واستعملہ فی أمر الدنیا یجوز ...الخ۔ (عالمگیریۃ ج:۵ ص:۳۲۲، الباب الخامس)۔ وأیضًا ولو کتب القرآن علی الحیطان والجدران بعضھم قالوا یرجی ان یجوز وبعضھم کرھوا ذٰلک مخافۃ السقوط تحت أقدام الناس ...الخ۔ (ھندیۃ ج:۵ ص:۳۲۳، الباب الخامس فی آداب المسجد والقبلۃ والمصحف ...الخ)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

بوسیدہ مقدس اوراق کو کیا کیا جائے؟

سوال:... قرآنِ پاک کے بوسیدہ اوراق کو کیا کیا جائے؟ ہمارے لطیف آباد میں ایک واقعہ ایسا رونما ہوا کہ ایک مسجد کے مؤذّن نے قرآنِ پاک کے بوسیدہ اوراق ایک کنستر میں رکھ کر جلائے، مؤذّن اپنے فالتو اوقات میں چھولے فروخت کرتا ہے اور محنت کر کے کماتا ہے، حج بھی کیا ہے، اور عمرہ بھی ادا کیا ہے، اور مسجد کا کام بھی خوش اُسلوبی سے ادا کرتا ہے، مگر قرآنِ پاک کے اوراق کو جلانے پر اس کے خلاف خطرناک ہنگامہ اُٹھ کھڑا ہوا، اسے فوری طور پر مسجد سے نکال دیا گیا، بعد میں پولیس نے اسے گرفتار بھی کرلیا۔ اب آپ ازرُوئے شریعت یہ بتائیں کہ واقعی مؤذّن سے گناہ سرزد ہوا ہے؟ قرآنِ پاک کے بوسیدہ اوراق ازرُوئے شریعت کون کون سے طریقے سے ضائع کر سکتے ہیں؟ اس پر تفصیلی روشنی ڈالئے۔

جواب:... مقدس اوراق کو بہتر یہ ہے کہ دریا میں یا کسی غیر آباد کنویں میں ڈال دیا جائے، یا زمین میں دفن کر دیا جائے۔[1] اور بصورتِ مجبوری ان کو جلا کر خاکستر (راکھ) میں پانی ملا کر کسی پاک جگہ جہاں پاؤں نہ پڑتے ہوں، ڈال دیا جائے... مگر ایسا کرنا مکروہ ہے، اس لئے... آپ کے مؤذّن نے اچھا نہیں کیا، لیکن اس سے زیادہ گناہ بھی سرزد نہیں ہوا، جس کی اتنی بڑی سزا دی گئی، لوگ جذبات میں حدود کی رعایت نہیں رکھتے۔

اخبارات وجرائد میں قابلِ احترام شائع شدہ اوراق کو کیا کیا جائے؟

سوال:... عرض وگزارش یہ ہے کہ میں نے جناب صدرِ پاکستان کی خدمت میں اس مفہوم کا ایک عریضہ بھیجا تھا کہ آج کل نشر واشاعت میں دین کا جو ذخیرہ اخبارات وغیرہ میں آرہا ہے، وہ بہرحال بھلا اور وقت کی ضرورت کے عین مطابق ہے، لیکن اس سلسلے میں یہ پہلو بھی غور وفکر کا ہے کہ ایسے تمام اخبارات وغیرہ جب ردّی ہو کر بازار میں آتے ہیں تو پھر ان متبرک مضامین کی بڑی بے حرمتی ہوتی ہے، پہلے مساجد میں کسی مجلس خیر کی طرف سے ایسی ہدایات آویزاں تھیں کہ ایسے ردّی کاغذات مسجدوں میں محفوظ کرا دیا کریں، ان کو احترام کے ساتھ ختم کر دیا جایا کرے گا۔ پھر سابق وزارتِ اُمورِ مذہبی نے بھی اس کے لئے جگہ جگہ کنستر رکھوائے تھے، مگر اب یہ انتظامات نظر نہیں آرہے، عوام ہی کچھ کرتے ہیں اور پریشان ہو جاتے ہیں۔ رائے ناقص میں اخبارات وغیرہ کو ایسی ہدایت کی جائے کہ وہ اشتہارات میں بسم اللہ کے بجائے ۷۸۶ طبع کریں، اور قرآنی آیات واحادیث کے ساتھ یہ ہدایت بھی طبع کرتے رہیں کہ یہ حصہ ردّی میں دینا گناہ ہے، اسے تراش کر احترام کے ساتھ ختم کیا جائے۔

میرے عریضے کے جواب میں مجھے اطلاع دی گئی کہ میرا خط ضروری کارروائی کے لئے وزارتِ نشر واشاعت اسلام آباد بھیج دیا گیا ہے۔ اسی زمانے میں الفاظ کی بے حرمتی کے متعلق آپ سے بھی سوال کیا، اور آپ نے جواب دیا کہ یہ بے ادبی ایک مستقل وبال

---

(۱) المصحف إذا صار خلقًا لَا يقرأ منه ويخاف أن يضيع يجعل في فرقة طاهرة ويدفن ودفنه أولى ..... المصحف إذا صار خلقا وتعذرت القراءة منه لَا يحرق بالنار أشار الشيباني إلى هذا في السير الكبير وبه نأخذ كذا في الذخيرة. (هندية ج:۵ ص:۳۲۳، الباب الخامس في آداب المسجد والقبلة ... إلخ، وأيضًا في الشامية ج:۶ ص:۴۲۲ باب الإستبراء).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

ہے، اس کا حل سمجھ میں نہیں آتا، حکومت اور سب کے تعاون کے بغیر اس سیلاب سے بچنا ممکن نہیں۔ میں نے اخبار سے یہ حصہ تراش کر برائے غور اپنے خط میں شامل کرنے کے لئے اپنے عریضے کے ساتھ وزارتِ نشر واشاعت کو بھجوادیا۔ اخبار جنگ کراچی میں حکومت کی ہدایات اور جو فیصلہ شامل ہوا ہے، اس کے تراشے میں اس عریضے کے ساتھ جناب کو بھیج رہا ہوں، میری رائے میں اس مرحلے پر عوام سے جو یہ چاہا گیا کہ وہ ایسی عبارتوں کو اسلامی اور شرعی اَحکام کے مطابق تلف کیا کریں، اس میں عوام کے لئے اسلامی اور شرعی اَحکام کی وضاحت بھی ہوجائے تو عوام کا کام آسان ہوجائے گا، اور ایسی وضاحت کا انتظام آپ جیسے محترم ہی مناسب اور صحیح طور پر فرما سکتے ہیں، جو خالی از ثوابِ دارین نہ ہوگا۔

جواب:... اس سلسلے میں چند اُمور قابلِ ذکر ہیں:

اوّل:... اخبارات و جرائد کے ذریعہ اسمائے مبارکہ کی بے حرمتی ایک وبائی شکل اختیار کرگئی ہے، اس لئے حکومت کو بھی، اخبارات کو بھی اور عام مسلمانوں کو بھی اس سنگینی کا پورا پورا احساس کرنا چاہئے، عوام کو احساس دلانے کے لئے ضروری ہے کہ جو عبارت سرکاری گشتی مراسلے میں دی گئی ہے، اخبارات اسے مسلسل نمایاں طور پر شائع کرتے رہیں۔

دوم:... سرکاری طور پر اس کا اہتمام ہونا چاہئے کہ ایسے منتشر اوراق جن میں قابلِ احترام چیز لکھی ہوئی ہو، ان کی حفاظت کے لئے مساجد میں، رفاہی اداروں میں اور عام شاہراہوں پر جگہ جگہ کنستر رکھوادیئے جائیں، اور عوام کو ہدایت کی جائے کہ جس کو بھی کسی جگہ ایسا قابلِ احترام کاغذ پڑا ہوا ملے، اسے ان ڈبوں میں محفوظ کردیا جائے۔

سوم:... ایسے کاغذات کو تلف کرنے کی بہتر صورت یہ ہے کہ انہیں سمندر میں یا دریا میں یا کسی بے آباد جگہ میں ڈال دیا جائے، یا کسی جگہ دفن کردیا جائے جہاں پاؤں نہ آتے ہوں۔ اور آخری درجے میں ان کو جلانے کے بعد خاکستر میں پانی ملا کر کسی ایسی جگہ ڈال دیا جائے جہاں پاؤں نہ آتے ہوں۔ (۱)

قرآنی آیات کی اخبارات میں اشاعت بے ادبی ہے

سوال:... جنگ کوئٹہ میں ایک قدیم نادر قلمی قرآن مجید کا عکس شائع ہوا تھا، دیکھ کر بے حد دُکھ ہوا کہ اس میں سورۂ قریش میں ایک لفظ چھوٹا ہوا ہے، (اخبار کا ٹکڑا بھیج رہا ہوں) لہٰذا آپ سے گزارش ہے کہ آپ بتائیں ہم غلطی پر ہیں؟ یہ قرآنی نسخہ بارہا چھپ چکا ہوگا اور کافی عرصہ پرانا بھی ہے، تو کیا آج تک کسی کی نظر سے نہیں گزرا جو اسے صحیح کیا جاتا؟ لہٰذا آپ سے درخواست ہے کہ اس کے بارے میں تفصیل سے جواب دیں اور یہ بھی بتائیں کہ اخبار میں قرآنی آیات کا چھاپنا اتنا ضروری ہے کہ اس کی بے ادبی کو مدِنظر رکھے بغیر چھاپ دیا جائے؟ قلات میں اکثریت ہندو گھرانوں کی ہے، اس لئے ہر ہندو کے ہاتھ میں اخبار ہوتا ہے، اور ان کے لئے عام اخبار کی خبریں اور قرآنی آیات سب برابر ہیں، اور ہم مسلمان بھائی اخباروں کو کہاں تک سنبھال سکتے ہیں؟

---

(۱) قال العلامة الحصكفي رحمه الله الكتب التي لا ينتفع بها يمحى عنها اسم الله وملائكته ورسله ويحرق الباقي ولا بأس بأن تلقى في ماء جار كما هي أو تدفن وهو أحسن كما في الأنبياء. (درمختار مع الشامي ج:٦ ص:٤٢٣، فصل في البيع).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... آپ نے جو اخباری تراشہ بھیجا ہے، اس میں آیت واقعی غلط چھپی ہوئی ہے، جو افسوسناک بات ہے، میں قرآن مجید کی آیات اور سورتوں کو اخبار میں چھاپنا بھی بے ادبی سمجھتا ہوں۔ (۱)

ترجمۂ قرآن کو اَخبارات وغیرہ میں چھاپنا

سوال:... اکثر اَخبارات ورسائل میں مثلاً ''جنگ'' اخبار میں روزانہ ایک دو صفحات پر قرآنی آیات کے تراجم شائع ہوتے ہیں۔ آپ کے علم میں ہے کہ قرآن پاک کی آیات یا ترجمے کو بغیر وضو چھونا ناجائز ہے، جبکہ ان اخبارات کی چھپائی سے لے کر تقسیم تک اور پڑھنے سے لے کر ردّی میں اِستعمال تک کے تمام مراحل میں شاید ہی یہ کسی بے وضو ہاتھ میں نہ جاتا ہو، حد تو یہ ہے کہ ہاکر ان کی تقسیم کے لئے سڑکوں پر بچھا کر بے وضو تہہ بندی کرتے ہیں، گھروں میں گیند کی طرح اُچھال کر پھینکتے ہیں، گھر والے بے وضو پڑھتے ہیں، جس طرح چاہا رکھ دیتے ہیں، کباڑی کو بیچ دیتے ہیں اور بعد میں کھانے پینے کی اشیاء وغیرہ باندھنے کے لئے اِستعمال ہوتے ہیں، اور بالآخر سڑکوں پر قدموں میں حتیٰ کہ گندی جگہوں تک پڑے نظر آتے ہیں۔ غرض یہ کہ اتنی قباحتیں ہیں کہ اتنے بڑے پیمانے پر اِحتیاط مہیا کرنا بہت ہی مشکل ہے۔ کیا ایسی صورت میں ان آیاتِ قرآنی یا ان کے تراجم کا اَخبارات میں شائع کرنا کسی طرح مفید یا جائز ہے؟ کیا اس طرح تبلیغ کے ثواب سے زیادہ بے حرمتی کا گناہ لازم نہیں آتا؟

جواب:... اَخبارات میں قرآنِ کریم کی آیات کا متن کا چھاپنا واقعی بے ادبی ہے۔ (۲) اگر حوالے کی ضرورت ہو تو ترجمہ دیا جائے۔ اگرچہ ترجمہ بھی لائقِ ادب ہے، مگر اس کے اَحکام قرآنِ کریم کے متن کے نہیں، اور جہاں تک ممکن ہو، ایسے اوراق کا اَدب ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ (۳)

قرآن مجید کو الماری کے اُوپری حصے میں رکھیں

سوال:... عرض یہ ہے کہ مجھے ایک اُلجھن درپیش آگئی ہے، میں قرآن مجید اپنی بک شیلف کی نچلی دراز میں رکھتی ہوں، اچانک میرے ذہن میں خیال ہوا ہے کہ صوفے کی سطح دراز سے اُونچی ہے، اس لئے نعوذ باللہ کہیں قرآن پاک کی بے حرمتی نہ ہوتی ہو؟ دراز بند ہے، مہربانی فرما کر مجھے ٹھیک سے بتائیں میں آپ کی بہت مشکور ہوں گی۔

جواب:... قرآن مجید چونکہ الماری میں بند ہوتا ہے، اس لئے بے حرمتی تو نہیں، مگر بہتر یہی ہے کہ اسے اُونچا رکھ دیجئے۔ (۴)

---

(۱) لو كتب القرآن على الحيطان والجدران بعضهم قالوا يرجى أن يجوز وبعضهم كرهوا ذلك مخافة السقوط تحت أقدام الناس. (هندية ج:۵ ص:۳۲۳، كتاب الكراهية، الباب الخامس في آداب المسجد والقبلة).

(۲) فتح القدير: وتكره كتابة القرآن وأسماء الله تعالىٰ على الدراهم والمحاريب والجدران وما يفرش. (شامي ج:۱ ص:۱۷۹، قبيل باب المياه). أيضًا ولو كتب القرآن على الحيطان والجدران بعضهم قالوا يرجى أن يجوز وبعضهم كرهوا ذلك مخافة السقوط تحت أقدام الناس كذا في فتاوىٰ قاضيخان. (عالمگيري ج:۵ ص:۳۲۳).

(۳) وكذا ورق الكتابة لصقالته وتقومه، وله احترام أيضًا لكونه آلة لكتابة العلم ولذا علله في التاترخانية بأن تعظيمه من أدب الدين. (شامي ج:۱ ص:۳۴۰، فصل الإستنجاء، مطلب إذا دخل المستنجي في ماء قليل).

(۴) حانوت أو تابوت فيه كتب فالأدب أن لا يضع الثياب فوقه ...إلخ. (هندية ج:۵ ص:۳۲۴).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

قرآن مجید کو نچلی منزل میں رکھنا جائز ہے

سوال:... قرآن کو اُونچی جگہ رکھا جاتا ہے، لیکن اگر مکان ایک سے زائد منزلوں پر مشتمل ہو تو کیا قرآن کو نچلی منزل میں رکھنے سے اس کی بے ادبی نہیں ہوتی؟ جبکہ اُوپر کی منزلوں میں لوگ چلتے پھرتے، سوتے غرض ہر کام کرتے ہیں۔

جواب:... نچلی منزل میں قرآنِ کریم کے ہونے کا کوئی حرج نہیں۔ (۱)

قرآن مجید پر کاپی رکھ کر لکھنا سخت بے ادبی ہے

سوال:... کیا قرآن شریف کے اُوپر کوئی کاپی وغیرہ رکھ کر لکھنا چاہئے؟

جواب:... کیا کوئی مسلمان جس کے دِل میں قرآن مجید کا ادب ہو، قرآن مجید پر کاپی رکھ کر لکھ سکتا ہے؟ (۲)

قرآن پاک کے بارے میں گستاخانہ خیالات آنے کا شرعی حکم

سوال:... ایک روز اچانک میرے دِل میں قرآن پاک کے بارے میں گستاخانہ خیال پیدا ہوا، میں نے اس خیال کو رَدّ کر دیا۔ پھر اِسلامی عقائد اور شعائرِ اِسلام کے خلاف عجیب قسم کے خیالات اور گمراہ کن سوچ کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ یہ شیطانی خیال کیوں آتے ہیں؟ اور ان کا کیا علاج ہے؟ خدانخواستہ اس سے میں کافر و مرتد تو نہیں ہو گیا؟ توبہ کا کیا طریقہ ہوگا؟

جواب:... ان خیالات کا آنا اور ان کو بُرا سمجھ کر رَدّ کرنا کمالِ ایمان کی علامت ہے۔ شیطان ڈاکو ہے، اور ڈاکو دولت مند گھر پر ڈاکا ڈالتا ہے۔ ان خیالات کی قطعاً پروا نہ کریں، یوں سمجھیں کہ کتا بھونک رہا ہے، اور "لاحول" کے ڈنڈے سے اس کو دفع کر دیا کریں، اِن شاء اللہ! کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ (۳)

ٹی وی کی طرف پاؤں کرنا جبکہ اس پر قرآنِ کریم کی آیات آ رہی ہوں

سوال:... بسا اوقات لیٹ کر ٹی وی پروگرام دیکھ رہے ہوتے ہیں، اس دوران پاؤں بھی ٹی وی کی طرف ہوتے ہیں، اور تخت ٹی وی سے اُونچا ہوتا ہے، اور قرآن شریف کی آیات ٹی وی پر دکھائی جاتی ہیں، تو کوئی گناہ ہے یا نہیں؟ اور گناہگار کون ہوگا؟ دیکھنے والا یا ٹی وی پروگرام دکھانے والا؟

---

(۱) وقال ألا ترىٰ أنه لو وضع في البيت (القرآن) لا بأس بالنوم على سطحه كذا ههنا۔ (الهندية ج:۵ ص:۳۲۲)۔

(۲) ويوضع ..... المواعظ ثم التفسير۔ (درمختار) قوله ثم التفسير ..... والمصحف فوق الجميع۔ (درمختار مع الشامي ج:۱ ص:۱۷۷، ۱۷۸، مطلب يطلق الدعاء على ما يشمل الثناء)۔

(۳) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ان الله تجاوز عن أمتي ما وسوست به صدرها ما لم تعمل به أو تتكلم۔ متفق عليه۔ وعنه قال: جاء ناس من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى النبي صلى الله عليه وسلم فسألوه: إنا نجد في أنفسنا ما يتعاظم أحدنا أن يتكلم به، قال: أوقد وجدتموه؟ قالوا: نعم! قال: ذلك صريح الإيمان۔ رواه مسلم۔ (مشكوة ص:۱۸، كتاب الإيمان، باب الوسوسة، طبع قديمي)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... یہ ایک نہیں، بلکہ تین گناہوں کا مجموعہ ہے:

۱:... ٹی وی دیکھنا بذاتِ خود حرام ہے۔ (۱)

۲:... اس حرام چیز کا قرآنِ کریم کے لئے استعمال حرام۔ (۲)

۳:... قرآنِ کریم کے نقوش کی طرف پاؤں پھیلانا بے ادبی ہے۔ (۳)

پروگرام دیکھنے اور دکھانے والے سب اس کے وبال میں شریک ہیں۔ (۴)

دِل میں پڑھنے سے تلاوتِ قرآن نہیں ہوتی، زبان سے قرآن کے الفاظ کا ادا کرنا ضروری ہے

سوال:... اکثر قرآن خوانی میں لوگ خاص کر عورتیں تلاوت اس طرح کرتی ہیں جیسے اخبار پڑھتے ہیں، آواز تو درکنار لب تک نہیں ہلتے، دِل میں ہی پڑھتی ہیں، ان سے کہو تو جواب ملتا ہے: ہم نے دِل میں پڑھ لیا ہے، مرد تلاوت کی آواز سنیں گے تو گناہ ہوگا۔

جواب:... قرآن مجید کی تلاوت کے لئے زبان سے الفاظ ادا کرنا شرط ہے، دِل میں پڑھنے سے تلاوت نہیں ہوتی۔ (۵)

بغیر زبان ہلائے تلاوت کا ثواب نہیں، البتہ دیکھنے اور تصوّر کرنے کا ثواب ملے گا

سوال:... بعض لوگ قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں لیکن ہونٹ نہیں ہلاتے، دِل میں خیال کر کے پڑھتے ہیں۔

جواب:... تلاوت زبان سے قرآن مجید کے الفاظ کی ادائیگی کا نام ہے، اس لئے اگر زبان سے نہ پڑھے اور صرف دِل میں خیال کرے تو تلاوت کا ثواب نہیں ملے گا، صرف آنکھوں سے دیکھنے اور دِل میں تصوّر کرنے کا ثواب مل جائے گا۔ (۶)

---

(۱) وكره كل لهو لقوله عليه السلام كل لهو المسلم حرام إلّا ثلاثة ملاعبته أهله وتأديبه لفرسه ومناضلته بقوسه. (درمختار مع الشامي ج:٦ ص:٣٩٥، وأيضًا عالمگيرية ج:٥ ص:٣٥٢).

(۲) ومن حرمة القرآن أن لا يقرأ في الأسواق وفي موضع اللغو كذا في القنية. (هندية ج:٥ ص:٣١٦، الباب الرابع في الصلاة والتسبيح ... إلخ، وأيضًا في كفاية المفتي، سولہواں باب، ریڈیو اور لاؤڈ اسپیکر، ج:٩ ص:٢١٨ طبع دار الإشاعت).

(۳) ويكره ..... مد رجليه ..... إلى مصحف ... إلخ. (درمختار مع الشامي ج:١ ص:٦٥٥ طبع ايچ ايم سعيد).

(۴) عن جرير قال: كنا في صدر النهار عند رسول الله صلى الله عليه وسلم ..... فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ..... ومن سنّ في الإسلام سُنّة سيّئة كان عليه وزرها ووِزر من عمل بها من بعد من غير أن ينقص من أوزارهم شيء. رواه مسلم. (مشكوة ص:٣٣، كتاب العلم، الفصل الأوّل طبع قديمي).

(۵) وكذا لا تجب بالكتابة أو النظر من غير تلفظ لأنه لم يقرأ ... إلخ. (كبيري ص:٥٠٠، طبع سهيل اكيڈمي لاهور، وأيضًا في الهندية ج:١ ص:٦٩).

(۶) لأن القراءة فعل اللسان. (مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح ص:١٢٢). وقراءة القرآن في المصحف أولى من القراءة عن ظهر القلب لما روى عبادة بن الصامت رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال: أفضل عبادة أمّتي قراءة القرآن نظرًا ولأن فيه جمعًا بين العبادتين وهو النظر في المصحف وقراءة القرآن. (فتاوىٰ خانية علىٰ هامش الهندية ج:١ ص:١٦٢، الباب الحادي والعشرون في الجنائز).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کیا نمازِ عشاء میں پڑھی جانے والی سورتوں کی فضیلت حاصل ہوجائے گی؟

سوال:... بعد نمازِ عشاء پڑھی جانے والی سورتیں تبارک الذی، الم سجدہ اگر دورانِ نماز پڑھ لی جائیں تو کیا وہ فضیلت جو نماز کے علاوہ پڑھنے سے ملے گی، حاصل ہوجائے گی؟

جواب:... حاصل ہوجائے گی۔

سورۂ تبارک الذی، سورۂ یٰسین آواز سے پڑھنا

سوال:... میری بچی کی عمر ۲۴ سال ہے، ۱۱ سال کی عمر سے پانچ وقت کی نماز، سورۂ یٰسین، سورۂ تبارک الذی روزانہ پڑھتی ہے۔ ۱۷ سال کی عمر سے اس کو کانوں میں آوازیں آتی ہیں، جس کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہوتی ہے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس طرح پڑھنے سے یہ اثرات ہوئے ہیں، مہربانی سے بتاویجئے کہ بچی ان دونوں سورتوں کو پڑھے یا نہ پڑھے؟

جواب:... بچی ان دونوں سورتوں کو آواز کے ساتھ نہ پڑھے، بلکہ اس طرح پڑھے کہ پڑھنے میں آواز نہ آئے۔

تلاوت کے لئے ہر وقت صحیح ہے

سوال:... یہاں پر سعودی عرب میں اَذان کے بعد اور ہر باجماعت نماز سے پہلے اکثر لوگ قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے ہیں، جمعہ کے روز بھی ایسا ہوتا ہے، کیا دن میں کسی خاص وقت کا خیال کئے بغیر ایسا عمل صحیح ہے؟

جواب:... قرآنِ کریم کی تلاوت دن رات میں کسی وقت بھی منع نہیں، ہر وقت تلاوت کی جاسکتی ہے۔

طلوعِ آفتاب کے وقت تلاوت جائز ہے

سوال:... جب سورج طلوع ہونے کا وقت ہو تب نماز پڑھنا منع کیا گیا ہے، کیا اس وقت قرآن مجید کی تلاوت کرسکتے ہیں یا نہیں؟

جواب:... اس وقت قرآنِ کریم کی تلاوت جائز ہے۔[1]

زوال کے وقت تلاوتِ قرآن اور ذکر واذکار جائز ہیں

سوال:... قرآن خوانی کے بارے میں یہ سوال تھا کہ کسی شخص کے مرنے کے بعد دُوسرے روز یا کسی بھی روز قرآن خوانی ہوتی ہے، ایک صاحب نے کہا کہ اب قرآن خوانی کا ٹائم نہیں ہے، زوال کا وقت ہونے والا ہے، کیا اس وقت قرآن خوانی کرسکتے ہیں؟

جواب:... زوال کے وقت قرآنِ کریم کی تلاوت اور دیگر ذکر واذکار جائز ہیں، اس لئے یہ کہنا غلط ہے کہ اب قرآن خوانی کا

---

(۱) وتستحب القراءة عند الطلوع أو الغروب ...إلخ. (درمختار مع الشامی ج:۶ ص:۴۲۳)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

وقت نہیں۔[1] یہ الگ بحث ہے کہ آج کل قرآن خوانی کا جو رِواج ہے اس میں لوگوں نے بہت سی غلط چیزیں بھی شامل کرلی ہیں۔

عصر تا مغرب تلاوت، تسبیح کے لئے بہترین وقت ہے

سوال:... عصر سے لے کر مغرب کے وقت تک قرآن پاک پڑھنا چاہئے یا نہیں؟ کہتے ہیں کہ یہ زوال کا وقت ہوتا ہے۔

جواب:... عصر سے مغرب کا وقت تو بہت ہی مبارک وقت ہے، اس وقت ذکر و تسبیح اور تلاوتِ قرآن مجید میں مشغول ہونا بہت ہی پسندیدہ عمل ہے۔[2]

تلاوتِ قرآن کا افضل ترین وقت

سوال:... قرآن پڑھنے کا افضل ترین وقت کون سا ہے؟ تقریباً ایک سال پہلے کی بات ہے، میرے دِل میں قرآن و نماز پڑھنے کا جذبہ بہت شوق سے اُبھرا، سردیوں کے دن تھے چھوٹے، تمام وقت کام میں مصروف رہتی، نماز کا وقت تو مل جاتا لیکن قرآن عموماً رات کے گیارہ یا بارہ بجے پڑھنے بیٹھ جاتی۔ ترجمہ کے ساتھ مجھے بہت لطف آتا، کیونکہ رات کا وقت بہت سکون کا ہوتا ہے، سمجھ کر پڑھنا بہت اچھا لگتا ہے، مگر یہ جان کر بہت دُکھ ہوا کہ ایک دن میرے شوہر فرمانے لگے، بلکہ ناراض بھی ہوئے کہ یہ کون سا وقت ہے؟ خدانخواستہ بیوہ عورتیں اس وقت پڑھا کرتی ہیں! تم عصر میں یا علی الصباح پڑھا کرو، میرے شوہر خود قرآن کے حافظ اور دینی علوم سے آگاہ ہیں، ان کی زبان سے یہ جان کر بہت صدمہ ہوا کہ وہ میرا قرآن پڑھنے کا غلط مقصد نکال رہے ہیں، جبکہ میرے دِل میں کہیں بھی ایسا خیال نہ تھا، نہ مجھے یہ پتا تھا کہ میں اس وقت پڑھوں گی تو لوگ ہم میاں بیوی میں کشیدگی سمجھیں گے، نہ یہ مقصد تھا کہ میری آواز سن کر پڑوسی مجھے بہت نیک پارسا سمجھیں، میں تو خود کو بے حد گناہگار تصور کرتی ہوں۔ بہرحال اس دن سے دِل کچھ ایسا ہوگیا کہ نماز و قرآن کی طرف دِل راغب نہیں ہوتا، دُنیا جہان کے کاموں میں لگی رہتی ہوں، البتہ ضمیر بے حد ملامت کرتا ہے، موت کا تصور کسی لمحے کم نہیں ہوتا۔

جواب:... آپ کے شوہر کا یہ کہنا تو محض ایک لطیفہ تھا کہ اس وقت بیوہ عورتیں پڑھا کرتی ہیں، ویسے یہ خیال ضرور رہنا چاہئے کہ ہمارے طرزِ عمل سے دُوسرے کو تکلیف نہ پہنچے، گیارہ بجے کا وقت عموماً آرام کا وقت ہوتا ہے، اور اس وقت آپ کے پڑھنے سے دُوسروں کی نیند اور راحت میں خلل واقع ہوسکتا ہے۔ آپ کے لئے مناسب یہ ہے کہ کام کاج نمٹا کر نمازِ عشاء پڑھ کر جس قدر جلدی ممکن ہو سو جایا کریں، آخرِ شب میں تہجد کے وقت اُٹھ کر کچھ نوافل پڑھ کر قرآنِ کریم کی تلاوت کرلیا کریں (اور عورتوں کو تلاوت بھی آہستہ کرنی چاہئے، اتنی بلند آواز سے نہیں کہ آواز نامحرموں تک جائے)، سردیوں میں تو انشاء اللہ اچھا خاصا وقت مل جایا کرے گا، اور گرمیوں میں اگر اس وقت تلاوت کا وقت نہ ملے تو نمازِ فجر کے بعد کرلیا کریں، یہ موزوں ترین وقت ہے۔ اور آپ نے جو لکھا ہے کہ

---

(۱) وتستحب القراءة عند الطلوع أو الغروب ...الخ۔ (درمختار مع الشامی ج:۶ ص:۴۲۳)۔

(۲) تستحب القراءة عند الطلوع أو الغروب (درمختار) واقتصر عليه في القنية حيث قال الصلوٰة على النبي صلى الله عليه وسلم والدعاء والتسبيح أفضل من قراءة القرآن في الأوقات التي نهي عن الصلاة فيها۔ (شامی ج:۶ ص:۴۲۳)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جس دن سے آپ کے شوہر نے آپ کو بے وقت پڑھنے پر ٹوکا ہے، اس دن سے نماز و قرآن کی طرف دِل راغب نہیں ہوتا، اس سے آپ کے نفس کی چوری نکل آئی، اگر آپ نماز و تلاوت رضائے الٰہی کے لئے کرتی تھیں تو اب اس سے بے رغبتی کیوں ہوگئی؟ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت تلاوت کرنے پر نفس کا کوئی چھپا ہوا مکر تھا، اس سے توبہ کیجئے، خواہ رغبت ہو یا نہ ہو، نماز و تلاوت کا اہتمام کیجئے، مگر بے وقت نہیں۔ (۱)

قرآنی آیات والی کتاب کو بغیر وضو ہاتھ لگانا

سوال:... اقرأ ڈائجسٹ میں قرآنی آیات اور ان کا ترجمہ لکھا ہوتا ہے، براہِ کرم وضاحت فرمائیں کہ کیا اسے بغیر وضو مطالعہ کیا جاسکتا ہے؟ اسی طرح کچھ اور کتابیں یا اخبار جن میں قرآنی آیات یا صرف ان کا ترجمہ احادیثِ نبوی یا ان کا ترجمہ تحریر ہوتا ہے، وضو کے بغیر پڑھی جاسکتی ہیں یا نہیں؟

جواب:... دینی کتابیں جن میں آیاتِ شریفہ درج ہوں، اُن کو بغیر وضو کے ہاتھ لگانا جائز ہے، مگر آیات شریفہ کی جگہ ہاتھ نہ لگایا جائے۔ (۲)

بغیر وضو قرآن مجید پڑھنا جائز ہے، چھونا نہیں

سوال:... قرآن شریف کو چھونے کے لئے یا ہاتھ میں لینے کے لئے یا کوئی آیت دیکھنے کے لئے وضو کرنا ضروری ہے یا نہیں؟ کیونکہ انسان بغیر وضو کے بھی پاک ہوتا ہے، شاید قرآن شریف کے اُوپر ہی جو آیت درج ہوتی ہے اس کا مفہوم بھی ایسا ہی ہے کہ پاک لوگ چھوتے ہیں یہ کتاب، وغیرہ، اُمید ہے ہماری رہنمائی فرمائیں گے۔

جواب:... بغیر وضو کے قرآن مجید پڑھنا جائز ہے، (۳) مگر ہاتھ لگانا جائز نہیں۔ (۴)

اُستاذ کے ڈر سے ناپاکی کے باوجود قرآن پڑھنے کا کفارہ

سوال:... میں ایک مدرسے میں حفظ کے لئے جاتی تھی، ایک دن جبکہ میں ناپاک تھی، اُستاد کے ڈر کی وجہ سے ناپاکی کی

---

(۱) وفی الفتح عن الخلاصة: رجل یکتب الفقه وبجنبه رجل یقرأ القرآن فلا یمکنه استماع القرآن فالإثم علی القاری وعلی هٰذا لو قرأ علی السطح والناس قیام یأثم اهـ أی لأنه یکون سببًا لإعراضهم عن استماعه أو لأنه یؤذیهم بإیقاظهم تأمل. (رد المحتار ج: ۱ ص: ۵۴۶، باب صفة الصلاة، فروع فی القراءة خارج الصلاة، طبع ایچ ایم سعید).

(۲) وفی السراج عن الإیضاح أن کتب التفسیر لا یجوز مس موضع القرآن منها وله أن یمس غیره وکذا کتب الفقه إذا کان فیها شیء من القرآن ...إلخ. (شامی ج: ۱ ص: ۱۷۶، وأیضًا حاشیة طحطاوی علی مراقی الفلاح ص: ۷۷).

(۳) ویباح له قراءة القرآن لما روی أن رسول الله صلی الله علیه وسلم کان لا یحجزه عن قراءة القرآن شیء إلا الجنابة. (البدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۳۴ کتاب الطهارة، مطلب مس المصحف).

(۴) لا یجوز للمحدث ..... مس المصحف من غیر غلاف ...إلخ. (بدائع صنائع ج: ۱ ص: ۳۳، کتاب الطهارة، مطلب مس المصحف، وأیضًا فی الشامیة ج: ۱ ص: ۷۳، وفی الهندیة ج: ۱ ص: ۳۸، الباب السادس فی الدماء المختصة بالنساء).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

حالت میں بھی قرآن مجید پڑھتی رہی، اس دن کے بعد سے بیماری میں مبتلا ہوگئی ہوں، ایک سال ہوگیا ہے، علاج جاری ہے، مگر کوئی فرق نہیں پڑ رہا ہے، اس کا کفارہ کیا ہے؟

جواب:... اللہ تعالیٰ سے سچے دِل سے توبہ کریں، اللہ تعالیٰ معاف فرمادیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ سے صحت کی دُعا کیا کریں۔ تین بار سورۂ فاتحہ پڑھ کر اپنے اُوپر دَم کرلیا کریں، اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائیں۔ ناپاکی کی حالت میں زبان سے تلاوت نہ کیا کریں، بلکہ دِل میں پڑھتی رہیں، یعنی زبان ہلائے بغیر اور قرآن مجید کو غلاف سے پکڑا کریں اور کسی چیز کے ساتھ ورق اُلٹتی رہیں۔ (۱)

قرآن مجید کو بغیر وضو چھونا دُرست نہیں

سوال:... کراچی میں ایک صاحب قرآن پاک کا درس دیتے ہیں، قرآن کے متعلق ان کی معلومات بھی کافی ہیں، ان کا کہنا ہے کہ قرآن پڑھنے کے لئے وضو کی ضرورت نہیں ہے، جب آپ کا دِل چاہے، جب آپ کو وقت ملے، پڑھ سکتے ہیں، اصل اِحترام تو دِل میں ہوتا ہے، ان کا کہنا ہے کہ قرآن بھی کاغذ پر لکھا گیا ہے اور اَخبار بھی کاغذ پر ہی لکھا جاتا ہے، یہ صرف مولویوں کے لوگوں کو قرآن سے دُور کرنے کے چکر ہیں۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیں۔

جواب:... قرآن میں تو ہے: "لَا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ" (۲) اس لئے یہ شخص غلط کہتا ہے۔

ناپاکی کی حالت میں قرآن ہاتھ میں لینے کا کفارہ

سوال:... قرآن مجید کو ایسی حالت میں ہاتھوں میں لینا یا اُٹھانا جبکہ غسل فرض ہو، یہ گناہ توبہ سے معاف ہوجائے گا یا کفارہ بھی ادا کرنا پڑے گا؟ نیز کیا کفارہ ادا کرنا ہوگا؟

جواب:... ناپاک ہونے کی حالت میں قرآن مجید کو بغیر غلاف کے ہاتھ لگانا گناہِ کبیرہ ہے، اگر کبھی ایسی ضرورت پیش آجائے تو کسی پاک کپڑے کے ساتھ قرآن مجید کو اُٹھانا چاہئے۔ (۳) اس کا کفارہ توبہ واِستغفار ہے، اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں اور آئندہ یہ ناجائز کام نہ کریں۔

نابالغ بچے قرآنِ کریم کو بلا وضو چھو سکتے ہیں

سوال:... چھوٹے بچے بچیاں مسجد، مدرسے میں قرآن پڑھتے ہیں، پیشاب کرکے آبدست نہیں کرتے، بلا وضو قرآن چھوتے ہیں، معلم کا کہنا ہے کہ جب تک بچے پر نماز فرض نہیں ہوتی، تب تک وہ بلا وضو قرآن چھوسکتا ہے۔ چار پانچ سال کے اکثر بچے

---

(۱) ولَا يجوز للحائض ولَا جنب قراءة القرآن ..... ولَا يجوز لمحدث مس المصحف ..... إلَا أن يأخذه بغلافه أو بعلاقته ..إلخ۔ (الجوهرة النيرة ج: ۱ ص: ۳۰، باب المسح على الخفين)۔

(۲) الواقعة: ۷۹.

(۳) ومنها حرمة مس المصحف لَا يجوز لهما وللجنب والمحدث مس المصحف إلَا بغلاف متجاف عنه كالخريطة۔ (عالمگيری ج: ۱ ص: ۳۹، الباب السادس فی الدماء المختصة بالنساء)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

بار بار پیشاب کو جاتے ہیں، ریاح آتی رہتی ہے، ان کے لئے ہر دس پندرہ منٹ پر وضو کرنا بہت مشکل کام ہے۔ دریافت طلب مسئلہ یہ ہے کہ کتنی عمر کے بچے بلا وضو قرآن چھو سکتے ہیں؟

جواب:... چھوٹے نابالغ بچوں پر وضو فرض نہیں، ان کا بلا وضو قرآن مجید کو ہاتھ لگانا دُرست ہے۔ (۱)

قرآن مجید اگر پہلے نہیں پڑھا تو اَب بھی پڑھ سکتے ہیں

سوال:... قرآنِ کریم کو عربی زبان میں پڑھ کر ہی ثواب حاصل کیا جا سکتا ہے یا کہ اُردو زبان میں ترجمہ پڑھ کر بھی ثواب حاصل ہوگا؟ کیونکہ مجھے عربی نہیں آتی۔

جواب:... قرآن عربی میں ہے، (۲) اُردو میں تو اس کا ترجمہ ہوگا، اور اس کا ثواب قرآن کی تلاوت کا ثواب نہیں، آپ نے اگر قرآن مجید نہیں پڑھا، تو اَب بھی پڑھ سکتے ہیں۔

دِل لگے یا نہ لگے قرآن شریف پڑھتے رہنا چاہئے

سوال:... میں قرآن شریف کی تعلیم حاصل کر رہا ہوں، اللہ کا شکر ہے میں اب تک ۱۹ پارے پڑھ چکا ہوں، اور اب پڑھنے میں دِل نہیں لگ رہا ہے، آپ کوئی وظیفہ تحریر کر دیں آپ کی مہربانی ہوگی جس پر عمل کرنے سے تعلیم حاصل کرنے کو میرا دِل لگ جائے، نماز کے بعد دُعا کرتا ہوں کہ اے رَبّ! میرے علم میں اضافہ فرما۔

جواب:... بعض کام ایسے ہوتے ہیں کہ خواہ دِل لگے یا نہ لگے وہ ضرور کئے جاتے ہیں، مثلاً: دوائی پینے کو دِل نہیں چاہتا، مگر صحت کے خیال سے پی جاتی ہے، اسی طرح قرآن مجید بھی باطنی صحت کے لئے ہے، خواہ دِل لگے یا نہ لگے پڑھتے رہیں، انشاء اللہ دِل بھی لگنے لگے گا۔ (۳)

قرآن مجید کو فقط غلاف میں رکھ کر مدتوں نہ پڑھنا موجبِ وبال ہے

سوال:... آج کل یہ عام ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت نہیں ہوتی، صرف قرآن مجید گھر میں، ہوٹلوں اور دُکانوں میں اُونچی جگہ میں نظر آتا ہے، غلاف پر بہت سارا گرد و غبار جمع ہوتا ہے، کیا قرآن مجید کو ایسی جگہوں میں رکھنا جائز ہے؟

جواب:... قرآنِ کریم کو اُونچی جگہ پر تو رکھنا ہی چاہئے، باقی مدتوں اس کی تلاوت نہ کرنا لائقِ شرم اور موجبِ وبال ہے۔ (۴)

---

(۱) قوله ولا يكره مس صبي ... إلخ. فيه أن الصبي غير مكلف ... إلخ. (شامي ج: ۱ ص: ۱۷۴ طبع ايچ ايم سعيد).

(۲) مزید تفصیل اور حوالہ جات کے لئے ملاحظہ فرمائیں ص: ۴۶۳ تا ۴۷۵ کا سوال وجواب۔

(۳) وقوله أن الذي ليس في جوفه شيء من القرآن كالبيت الخرب يعني عمارة القلوب بالإيمان والقرآن وذكر الله فمن خلا قلبه من هذه الأشياء فقلبه خرب لا خير فيه. (التعليق الصبيح على مشكوة المصابيح، باب فضل القرآن الفصل الثاني ج: ۳ ص: ۱۵).

(۴) ایضاً حاشیہ نمبر ۳۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

قرآن مجید کی تلاوت نہ کرنے والا، عظیم الشان نعمت سے محروم ہے

سوال:... اگر کوئی شخص قرآن مجید کی تلاوت نہیں کرتا تو کہیں وہ گناہ کا مرتکب تو نہیں ہوتا؟

جواب:... قرآن مجید کی تلاوت نہ کرنے والا گناہگار تو نہیں، لیکن ایک عظیم الشان نعمت سے محروم ہے۔

سگریٹ پیتے ہوئے قرآنِ کریم کا مطالعہ یا ترجمہ پڑھنا خلافِ ادب ہے

سوال:... ایک شخص قرآنِ حکیم کا مطالعہ معنی سمجھنے کے لئے کر رہا ہے، اُردو کی مدد سے وہ الفاظ اور عبارت کو سمجھنے کی کوشش کر رہا ہے، اور اس دوران سگریٹ پی رہا ہے، اس کا یہ فعل کہاں تک دُرست ہے؟ کیا وہ سگریٹ پینے سے گناہ کا مرتکب ہو رہا ہے، جبکہ سگریٹ یا حقہ پینے سے وضو نہیں ٹوٹتا؟

جواب:... سگریٹ یا حقہ پینے سے وضو نہیں ٹوٹتا، لیکن جو شخص قرآن کریم کے اتنے احترام سے بھی عاری ہے، اسے قرآنِ پاک کا فہم کیا خاک نصیب ہوگا؟ اور پھر وہ بے چارہ خالی اُردو ترجمے سے کیا سمجھے گا؟ اناللہ وانا الیہ راجعون!

سوتے وقت لیٹ کر آیت الکرسی پڑھنے میں بے ادبی نہیں

سوال:... آیت الکرسی جو میں رات کو پڑھ کر سوتی ہوں، لیکن بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جب لیٹ جاتی ہوں تو یاد آتا ہے، لیٹ کر پڑھنے سے بے ادبی تو نہیں ہوتی؟ ضرور بتایئے۔

جواب:... لیٹ کر پڑھنا جائز ہے، بے ادبی نہیں۔ (۱)

تلاوت کرنے والے کو نہ کوئی سلام کرے، نہ وہ جواب دے

سوال:... جب کوئی آدمی کلامِ پاک کی تلاوت کر رہا ہو، ایسی حالت میں اسے سلام دیا جا سکتا ہے کہ نہیں؟ اگر سلام دے دیا جائے تو کیا اس پر جواب دینا واجب ہو جاتا ہے؟

جواب:... اس کو سلام نہ کیا جائے، (۲) اور اس کے ذمہ سلام کا جواب بھی ضروری نہیں۔ (۳)

ہر تلاوت کرنے والے کے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ کہاں ٹھہرے؟ کہاں نہیں؟

سوال:... رُموزِ اوقاف قرآن مجید کو ادا کرنا کیا ہر مسلمان کا فرض ہے یا صرف قاری لوگوں کے لئے ضروری ہے؟

---

(۱) ولو قرأ مضطجعا فلا بأس ...إلخ. (فتح القدير ج: ۱ ص: ۲۴۲).

(۲) يكره السلام على العاجز عن الجواب حقيقة كالمشغول بالأكل أو الإستفراغ، أو شرعًا كالمشغول بالصلاة وقراءة القرآن، ولو سلم لا يستحق الجواب ...إلخ. (شامي ج: ۱ ص: ۶۱۷، مطلب المواضع التي يكره فيها السلام).

(۳) وفي شرح الشرعة: صرح الفقهاء بعدم وجوب الرد في بعض المواضع ..... وسلام السائل، والمشتغل بقراءة القرآن، والدعاء حال شغله ...إلخ. (باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب المواضع التي لا يجب فيها رد السلام).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... کس لفظ پر، کس طرح وقف کیا جائے؟ اور کہاں وقف ضروری ہے، کہاں نہیں؟ یہ بات جاننا ہر قرآن مجید پڑھنے والے کے لئے ضروری ہے، اور یہ زیادہ مشکل نہیں، کیونکہ قرآن مجید میں اس کی علامات لگی ہوتی ہیں، باقی فن کی باریکیوں کو سمجھنا ماہرین کا کام ہے۔ (۱)

مسجد میں تلاوتِ قرآن کے آداب

سوال:... مسجد میں جب اور لوگ بھی نماز و تسبیح میں مشغول ہوں تو کیا تلاوت با آواز بلند جائز ہے؟

جواب:... اتنی بلند آواز سے تلاوت کرنا جائز نہیں جس سے کسی کی نماز میں خلل پڑے۔ (۲)

اگر کوئی شخص قرآن پڑھ رہا ہو تو کیا اس کا سننا واجب ہے؟

سوال:... مولانا صاحب! احقر خود اس ماہِ مبارک میں نماز، روزہ، تلاوت کرتا ہے، گھر کے تقریباً جملہ افراد بھی یہ عمل کرتے ہیں، سوال یہ ہے کہ گھر میں جبکہ زیادہ تر لوگ قرآنِ کریم (بلند آواز میں) پڑھ رہے ہوں، تو کیا ہم وہ سنیں یا ہم کچھ ذاتی اور دُنیاوی کام بھی اس وقت کر سکتے ہیں؟ میں کافی شش و پنج میں مبتلا ہو جاتا ہوں کہ آخر قرآنِ کریم کی تلاوت کے دوران کہاں تک کاموں کو روکوں؟ اُمید ہے کہ آپ مدد فرمائیں گے اور احقر کو جواب دیں گے، قرآنِ کریم سے مجھے بے حد محبت ہے، میں خود پڑھتا ہوں، مگر میں نے ایک حدیث پڑھی ہے کہ اسے تب تک پڑھو جب تک دِل چاہے۔

جواب:... جو شخص اپنے طور پر قرآن پڑھ رہا ہو، اس کا سننا واجب نہیں، اور گھر والوں کے لئے بھی بہتر یہ ہے کہ آہستہ پڑھیں۔ (۳)

سورۃ التوبہ میں کب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے اور کب نہیں؟

سوال:... قرآن مجید کی سورتوں میں صرف ایک سورۂ توبہ کی ابتدا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے نہیں ہے، اگر کوئی شخص بغیر بسم اللہ پڑھے ہی سورۂ توبہ کی تلاوت شروع کر دے اور درمیان میں ہی رُک کر دُوسرے دن اسی جگہ سے تلاوت شروع کر دے تو بسم اللہ پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب:... سورۂ برأت (توبہ) کے شروع میں بسم اللہ شریف نہ لکھنے کی وجہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے یہ منقول ہے کہ اس سورۃ کے مضامین چونکہ اس سے پہلے کی سورۂ انفال سے ملتے جلتے ہیں، اس لئے ہمیں خیال ہوا کہ یہ سورۂ انفال کا جز نہ ہو، پس احتمالِ جزئیت کی بنا پر بسم اللہ نہیں لکھی گئی، اور مستقل سورۃ ہونے کے احتمال کی بنا پر اس کو ماقبل کی سورۃ سے ممتاز کر دیا گیا، گویا جز ہونے

---

(۱) وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا۔ (المزمل: ۴)۔ أی إقرأه علی تمهل، فإنه يكره عونا علی فهم القرآن وتدبره۔ (تفسير ابن كثير ج: ۶ ص: ۳۲۹، أيضا احسن الفتاوىٰ ج: ۱ ص: ۸۶)۔

(۲، ۳) لَا يقرأ جهرًا عند المشتغلين بالأعمال ...إلخ۔ (هندية ج: ۵ ص: ۳۱۶، كتاب الكراهية، الباب الرابع فی الصلاة والتسبيح وقراءة القرآن والذكر والدعاء ورفع الصوت عند قراءة القرآن)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

یا نہ ہونے کے دونوں پہلوؤں کی رعایت ملحوظ رکھی گئی۔[1] اس سورۃ کے شروع میں بسم اللہ شریف پڑھنے کا حکم یہ ہے کہ اگر اُوپر سے پڑھتا آرہا ہو تب تو بسم اللہ پڑھے بغیر ہی سورۂ توبہ شروع کردے، اور اگر اس سورۃ سے تلاوت شروع کی ہے تو عام معمول کے مطابق اعوذ باللہ، بسم اللہ پڑھ کر شروع کرے، اسی طرح اگر اس سورۃ کے درمیان تلاوت روک دی تھی، تو آگے جب تلاوت شروع کرے تب بھی اعوذ باللہ کے بعد بسم اللہ پڑھ کر شروع کرے۔[2]

قرآن شریف کی ہر سطر پر اُنگلی رکھ کر ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' پڑھنا

سوال:... میں نے سنا اور دیکھا بھی ہے کہ اکثر ایسے لوگ جو قرآن شریف کی ہر سطر پر ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' پڑھتے ہیں، کہتے ہیں کہ اس طرح دو قرآن ختم کرنے سے ایک قرآن ختم کرنے کا ثواب ملتا ہے، ان لوگوں کا یہ فعل کیا دُرست ہے؟

جواب:... اس سے قرآنِ کریم کی تلاوت کا ثواب نہیں ملتا، اور قرآن مجید پر بلاوجہ اُنگلی پھیرنا فضول حرکت ہے، صرف بسم اللہ پڑھنے کا ثواب مل جائے گا۔[3]

قرآنِ کریم اُنگلی رکھ کر پڑھیں یا بغیر اُنگلی رکھے؟

سوال:... یہ بتایئے کہ قرآن پڑھنے میں اُنگلی رکھ کر پڑھنا چاہئے یا بغیر اُنگلی رکھے پڑھ سکتے ہیں؟ کوئی فرق تو نہیں پڑتا؟

جواب:... دونوں طرح ٹھیک ہے، کوئی فرق نہیں۔

بغیر سمجھے قرآنِ پاک سننا بہتر ہے یا اُردو ترجمہ پڑھنا؟

سوال:... رمضان المبارک میں تراویح پڑھی جاتی ہیں، میں تراویح پڑھنے بہت کم گیا ہوں، مجھے ڈر ہے کہ کہیں گناہ تو نہیں کر رہا ہوں؟ ہمیں عربی زبان سمجھ نہیں آتی، اسی لئے قرآن مجید تو پڑھ سکتے ہیں لیکن سمجھ نہیں سکتے، تراویح میں پورا قرآن ختم کیا جاتا

---

(۱) وفی وجه ترک البسملة عنها روی البغوی بسنده وأحمد وأبوداؤد والنسائی وابن حبان والحاکم وصححه والترمذی وحسنه عن ابن عباس رضی الله عنهما قال: قلت لعثمان رضی الله عنه: ما حملکم علیٰ أن عمدتم إلی الأنفال وهی من الثانی والی براءة وهی من المئین فقرنتم بینهما ولم تکتبوا سطر بسم الله الرحمٰن الرحیم ووضعتموها فی السبع الطوال، فقال عثمان رضی الله عنه: ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان مما یأتی علیه الزمان وهو ینزل علیه السور ذوات العدد فإذا نزل علیه الشیء یدعوا بعض من کان یکتب عنده فیقول ضعوا هٰذه الآیة فی السورة التی یذکر فیها کذا وکانت الأنفال مما نزلت بالمدینة وکانت براءة من آخر ما نزلت وفی لفظ وکانت البراءة من آخر القرآن نزولًا وکانت قصتها شبیهة بقصتها وقبض رسول الله صلی الله علیه وسلم ولم یبین لها انها منها فمن ثم قرنت بینهما ولم اکتب سطر بسم الله الرحمٰن الرحیم ووضعتها فی السبع الطوال۔ (التفسیر المظهری ج:۴ ص:۱۳۲، أیضًا: معارف القرآن ج:۴ ص:۳۰۶)۔

(۲) فإن استعاذ بسورة الأنفال وسمّی ومر فی قراءته إلی سورة التوبة وقرأها کفاه ما تقدم (إلی أن قال) وکذٰلک سائر السور۔ کذا فی المحیط۔ (هندیة ج:۵ ص:۳۱۶)۔

(۳) لأن التسمیة آیة من القرآن أنزلت للفصل وللتبرک فی الإبتداء بها بین السور عندنا۔ (تفسیر نسفی ج:۱ ص:۲۶ طبع دار ابن کثیر بیروت)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

ہے، مگر جو چیز سمجھ میں نہیں آئے اسے عبادت کیسے کہہ سکتے ہیں؟ اگر میں اس مبارک مہینے میں نمازِ عشاء کے بعد قرآن شریف کا اُردو ترجمہ پڑھوں تاکہ مجھے کچھ سبق حاصل ہو اور میں اپنے دوست واحباب تک کو ان کی اپنی زبان میں قرآنی واقعات بتاؤں، تو کیا مجھے تراویح نہ پڑھنے کا گناہ ملے گا؟ جبکہ تراویح میں آنے والے طرح طرح کے خیالات، حافظ جی کی تیزی اور قرآن کی ناسمجھی کی وجہ سے میرے خالی ذہن میں داخل ہوجاتے ہیں، جو سوائے گناہ کے اور کچھ نہیں۔

جواب:... آپ کی تحریر چند مسائل پر مشتمل ہے، جن کو بہت ہی اختصار سے ذکر کرتا ہوں:

۱:... تراویح میں پورا قرآن مجید سننا سنتِ مؤکدہ ہے، اور اس سے محروم رہنا بڑی سخت محرومی ہے، دوسری کوئی عبادت اس کا بدل نہیں بن سکتی۔ (۱)

۲:... قرآن مجید پڑھنا مستقل عبادت ہے، خواہ معنی سمجھے یا نہ سمجھے، اور قرآن مجید سمجھنا الگ عبادت ہے، اگر آپ کو قرآنِ کریم کے سمجھنے کا شوق ہے تو یہ بڑی سعادت ہے، تاہم الفاظِ قرآن کی تلاوت کو... نعوذ باللہ... بے کار سمجھنا غلط ہے۔ تلاوتِ آیات کو اللہ تعالیٰ نے مستقل طور پر مقاصدِ نبوت میں شمار فرمایا ہے، اور تلاوت کی مدح فرمائی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تلاوتِ قرآن کے بہت سے فضائل بیان فرمائے ہیں، اس لئے تلاوت کو فضول سمجھنا، خدا اور رسول کی تکذیب اور قرآنِ کریم کی توہین کے ہم معنی ہے۔ ہمارے شیخ حضرتِ اقدس مولانا محمد زکریاؒ کا رسالہ ''فضائلِ قرآن'' ملاحظہ فرمالیا جائے۔ (۲)

۳:... قرآن مجید سیکھنے کا یہ طریقہ نہیں کہ آپ اس کا ترجمہ بطورِ خود پڑھ لیا کریں، کیونکہ اوّل تو یہی معلوم نہیں کہ جو ترجمہ آپ کے زیرِ مطالعہ ہے، وہ کسی دیندار آدمی کا ہے یا کسی بے دین کا، مؤمن کا ہے یا کافر کا؟ اور یہ کہ اس نے منشائے الٰہی کو ٹھیک سمجھا بھی ہے یا نہیں؟ سمجھا ہے تو اسے ٹھیک طریقے سے تعبیر بھی کر پایا ہے یا نہیں؟ اور پھر یہ کہ ترجمہ پڑھ کر آپ صحیح بات سمجھ سکیں گے؟ کہیں فہم میں کوئی لغزش تو نہیں ہوگی؟ اس کے اطمینان کا آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہوگا، اور خدانخواستہ غلط مفہوم سمجھ کر اسے دوسروں کو بتائیں گے، تو اِفتراء علی اللہ کا اندیشہ ہے۔ شاہی فرامین کی ترجمانی کے لئے کیسے کیسے ماہرین رکھے جاتے ہیں، بڑا ظلم ہوگا اگر ہم قرآن فہمی کے لئے کسی اِستعداد و مہارت کی ضرورت ہی نہ سمجھیں، اور محض ترجمہ خوانی کا نام قرآن فہمی رکھ لیں۔ الغرض قرآن فہمی کا طریقہ یہ نہیں کہ محض اُردو ترجمہ پڑھ لینے کو کافی سمجھ لیا جائے، بلکہ اگر یہ شوق ہو تو کسی محقق عالم کی صحبت میں قرآنِ کریم پڑھا جائے اور اس کے لئے ضروری اِستعداد پیدا کی جائے۔

۴:... پھر جناب نے تراویح کے وقت ہی کو ترجمہ خوانی کے لئے کیوں تجویز فرمایا؟ جو عبادات شریعت نے مقرر کی ہیں، ان کو حذف کر کے اپنے خیال میں قرآن فہمی میں مشغول ہونا گویا صاحبِ شریعت کو مشورہ دینا ہے کہ اس کو فلاں عبادت کی جگہ یہ چیز مقرر کرنی چاہئے تھی، اور یہ بات آدابِ بندگی کے یکسر منافی ہے، بندہ کا فرض تو یہ ہونا چاہئے کہ جس وقت اس کی جو ڈیوٹی لگادی جائے، اسی کو بجالائے، ترجمہ خوانی کا اگر شوق ہے تو اس کے لئے آپ سیر و تفریح اور آرام و طعام کے مشاغل حذف کر کے بھی تو وقت نکال سکتے ہیں۔

---

(۱) قوله والختم سنة أي قراءة الختم في صلاة التراويح سنة ...إلخ. (شامي ج: ۲ ص: ۴۶، باب الوتر والنوافل).

(۲) فضائل قرآن ص: ۸ تا ۷۲۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

۵:...آپ کا یہ ارشاد بھی اس ناکارہ کے نزدیک اصلاح کا محتاج ہے کہ: ''اپنے دوست احباب تک ان کو ان کی زبان میں قرآنی واقعات بتاؤں'' آدمی کو ہدایتِ الٰہی کا مطالعہ کرتے وقت یہ نیت کرنی چاہئے کہ جو ہدایت مجھے ملے گی اس پر خود عمل کروں گا، اسی عمل کا ایک شعبہ یہ بھی ہے کہ جو صحیح مسئلہ معلوم ہو، وہ دُوسرے مسلمان بھائیوں کو بھی بتایا جائے، لیکن ہم کو اپنی اصلاح کی سب سے پہلے فکر ہونی چاہئے اور قرآنِ کریم اور حدیثِ نبوی کا مطالعہ صرف اسی نیت سے کرنا چاہئے۔

۶:...تراویح میں حافظ صاحب ایسے مقرر کئے جائیں جو الفاظِ قرآن کو صحیح صحیح ادا کریں، تیز روی میں الفاظ کو خراب نہ کریں۔

۷:...نماز میں جو خیالات بغیر قصد و اختیار کے آئیں نہ وہ گناہ ہیں، نہ ان پر مؤاخذہ ہے، ان خیالات سے پریشان ہونا غلط ہے، البتہ یہ ضروری ہے کہ آدمی نماز کی طرف متوجہ رہنے کی کوشش کرتا رہے، خیالات بھٹکتے ہیں تو بھٹکتے رہیں، ان کی طرف التفات ہی نہ کرے، بلکہ بار بار نماز کی طرف متوجہ ہوتا رہے، اِن شاء اللہ اس کو کامل نماز کا ثواب ملے گا۔ (۱)

اُردو میں تلاوت کرنا

سوال:...جناب مسئلہ یہ ہے کہ اگر قرآن اُردو میں پڑھا جائے تو اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا کہ عربی میں پڑھنے سے، یا عربی میں پڑھنا ہی بہتر ہے؟ کیونکہ عربی میں قرآن مجید پڑھ تو لیتے ہیں لیکن ظاہر بات ہے، سمجھ نہیں سکتے، جبکہ قرآن مجید کو جب تک سمجھا اور اس پر عمل نہ کیا جائے، اس کا پڑھنا بے کار ہے۔

جواب:...اُردو ترجمہ پڑھنے سے قرآن مجید کی تلاوت کا ثواب نہیں ملے گا، تلاوت کا ثواب صرف قرآنِ کریم کے الفاظ کے ساتھ مخصوص ہے، سمجھنے کے لئے تلاوت کرنے کے بعد اس کا ترجمہ اور تفسیر پڑھ لی جائے، لیکن قرآن مجید کی تلاوت کا ثواب اس کے اپنے الفاظ کی تلاوت سے ہوگا۔

اور قرآن مجید کی بے سمجھے تلاوت کو بے کار کہنا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب ہے، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کی تلاوت کے بے شمار فضائل بیان فرمائے ہیں، یہ فضائل قرآنِ کریم کے الفاظ کی تلاوت کے ہیں، خواہ معنی و مفہوم کو سمجھے یا نہ سمجھے۔ (۲)

---

(۱) عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: ان الله تجاوز عن أمّتی ما وسوست به صدرها ما لم تعمل به أو تتكلم. متفق عليه. (مشكوٰة ص:۱۸، باب فی الوسوسة، الفصل الأوّل)، وعن القاسم بن محمد أن رجلًا سأله فقال: إنّی أهم فی صلوٰتی فيكثر ذٰلک علیّ، فقال له: امضِ فی صلوٰتک فإنه لن يذهب ذٰلک عنک حتی تنصرف وأنت تقول ما أتممت صلوٰتی. رواه مالک. (مشكوٰة ص:۱۹، باب فی الوسوسة، الفصل الثالث).

(۲) قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: من قرأ حرفًا من كتاب الله فله به حسنة والحسنة بعشر أمثالها، لَا أقول الٓمٓ حرف، بل ألف حرف ولام حرف وميم حرف. رواه الترمذی. (مشكوٰة المصابيح ج:۱ ص:۱۸۶). عن أبی سعيد قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: يقول الرّبّ تباوک وتعالٰی: من شغله القرآن عن ذكری ومسئلتی أعطيته أفضل ما أعطی السائلين، وفضل كلام الله علٰی سائر الكلام كفضل الله علٰی خلقه. (مشكوٰة ج:۱ ص:۱۸۶، باب فضائل القرآن).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

اُردو ترجمے پر قرآن مجید کا ثواب

سوال:... قرآن مجید کی تلاوت کے بجائے اگر قرآن مجید کا اُردو ترجمہ ترتیب وار پڑھا جائے تو ثواب ملے گا، کیونکہ اگر اُردو ترجمہ کو عربی میں کر دیا جائے تو قرآن مجید بن جاتا ہے؟

جواب:... قرآن مجید عربی میں نازل ہوا ہے،[1] اور اس کے ہر لفظ کی تلاوت پر دس نیکیوں کا وعدہ ہے۔[2] ظاہر ہے کہ اس کے ترجمے پر اَجر و ثواب نہیں، اس لئے قرآنِ کریم کی تلاوت کا ثواب تو عربی الفاظ کی تلاوت پر ہی ملے گا، ترجمے کے ذریعہ مفہوم سمجھنے کا ثواب ملے گا، قرآنِ کریم کی تلاوت کا ثواب نہیں ہوگا۔

قرآن مجید پڑھنے کا ثواب فقط ترجمہ پڑھنے سے نہیں ملے گا

سوال:... ترجمے والے قرآن پاک کا ترجمہ پڑھتے ہیں، کیا اس طرح قرآن شریف پڑھنے سے اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا عربی میں (جو کہ اس کی اصل شکل ہے) پڑھنے سے ملتا ہے؟

جواب:... قرآن مجید کے الفاظ کی تلاوت کے بغیر صرف ترجمہ پڑھنے سے قرآن مجید پڑھنے کا ثواب نہیں ملے گا۔

قرآن مجید کے الفاظ کو بغیر معنی سمجھے ہوئے پڑھنا بھی عظیم مقصد ہے

سوال:... اگر ایک آدمی عربی میں قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے اور وہ صرف طوطے کی طرح پڑھے جاتا ہے، مگر اسے یہ پتا نہیں کہ اس نے جو کچھ پڑھا ہے اس کا کیا مطلب ہے؟ صرف اسے اتنا پتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی پاک کتاب پڑھ رہا ہوں، اب اس کا کیا مقصد ہوا؟ اس شخص کا اس طرح سے قرآن مجید پڑھنا اس کے واسطے محض انگریزی یا یونانی پڑھنے کے مترادف ہوا، اگر اسے ان کے معانی نہیں آتے، کیا اس شخص کو بغیر معنی کے قرآن مجید پڑھنے کا ثواب ملے گا؟ حالانکہ قرآن مجید پڑھنے کا مقصد اور مطلب تو یہ ہے کہ اس مقدس کتاب کو خوبصورتی سے پڑھا جائے اور اس پر عمل کیا جائے، اگر مقصد صرف پڑھنے تک محدود رہے تو اس کا کیا فائدہ؟

جواب:... قرآن مجید کے الفاظ کی تلاوت ایک مستقل وظیفہ ہے، جس کی قرآنِ کریم اور حدیثِ نبوی میں ترغیب دی گئی ہے، اور اس کو مقاصدِ نبوتِ محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) میں سے ایک مستقل مقصد قرار دیا گیا ہے۔[3] اور قرآنِ کریم کے الفاظ کو

---

(۱) إنّا أنزلناه قرآنًا عربيًّا لعلكم تعقلون۔ (یوسف: ۲)۔

(۲) عن ابن مسعود قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من قرأ حرفًا من كتاب الله فله به حسنة، والحسنة بعشر أمثالها، لَا أقول الٓمٓ حرف، الف حرف، ولام حرف، وميم حرف۔ (مشكوٰة ص: ۱۸۶، رواه الترمذي، كتاب فضائل القرآن، الفصل الثاني، طبع قديمي كتب خانه كراچي)۔

(۳) رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ... الآية۔ (البقرة: ۱۲۹)۔ قال الإمام الرازي في تفسيره: (قوله ويعلمهم الكتٰب) والمراد أنه يأمرهم بتلاوة الكتاب، ويعلمهم معاني الكتاب وحقائقه وذالك لأن التلاوة مطلوبة لوجوده منها بقاء لفظها على السنة أهل التواتر فيبقى مصونًا عن التحريف والتصحيف، ومنها أن يكون لفظه ونظمه معجزًا لمحمد صلى الله عليه وسلم، ومنها أن يكون في تلاوته نوع تلاوة وطاعة، ..... (باقی اگلے صفحے پر)

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

طوطے کی طرح رٹنے، حفظ کرنے اور اس کی تلاوت کرنے کا اجر وثواب بیان فرمایا گیا ہے۔ اور اس کے معنی ومفہوم کو سمجھنا ایک مستقل وظیفہ ہے، اس کا الگ اجر وثواب ہے، اور سمجھ کر اس کے اَحکام پر عمل کرنا یہ سب سے اہم تر مقصد ہے، اور ایک مسلمان کو اپنی ہمت و بساط کے مطابق کلام اللہ کی تلاوت بھی کرنی چاہئے، اس کے الفاظ بھی یاد کرنے چاہئیں، اس کے معنی ومفہوم کو بھی ضرور سمجھنا چاہئے، اور ارشاداتِ خداوندی پر عمل بھی کرنا چاہئے، مگر بے سمجھے پڑھنے کو بے فائدہ کہنا دُرست نہیں، بلکہ گستاخی و بے ادبی ہے جس سے توبہ کرنا واجب ہے۔ (۱)

معنی سمجھے بغیر قرآن پاک کی تلاوت بھی مستقل عبادت ہے

سوال:... میرا سوال یہ ہے کہ قرآن پاک بغیر سمجھے پڑھنے کا کوئی فائدہ نہیں، جب تک اس کے معنی نہ پڑھے جائیں، لیکن کیا یہ جائز ہے کہ ہم جوڑکوع پڑھنا چاہیں صرف اس کے معنی پڑھ لیں، یعنی بغیر تلاوت کے؟

جواب:... قرآن مجید کی تلاوت ایک مستقل عبادت اور اعلیٰ ترین عبادت ہے، اس کے مفہوم ومعنی کو سمجھنا مستقل عبادت ہے، اور پھر اس پر عمل کرنا الگ عبادت ہے۔ قرآنِ کریم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تین وظائف ذکر فرمائے گئے ہیں:

۱:... تلاوتِ آیات۔ ۲:... تعلیمِ کتاب وحکمت۔ ۳:... تزکیہ۔ (۲)

یہ انہی تین عبادتوں کی طرف اشارہ ہے جو اُوپر ذکر کی گئی ہیں، اس لئے معنی سمجھے بغیر قرآنِ کریم کی تلاوت کو بے کار سمجھنا غلط ہے، کیا یہ نفع کم ہے کہ قرآنِ کریم کے ایک حرف کی تلاوت پر دس نیکیاں عطا کی جاتی ہیں؟ (۳) بہرحال قرآن مجید کی تلاوت تو ہر مسلمان کا وظیفہ ہونا چاہئے، خواہ معنی سمجھے یا نہ سمجھے۔ اس کے بعد اگر اللہ تعالیٰ توفیق اور ہمت دے تو معنی سمجھنے کی کوشش کی جائے، مگر صرف قرآنِ کریم کا ترجمہ پڑھ کر قرآن مجید کی آیت کا مفہوم اپنے ذہن سے نہ گھڑ لیا جائے، بلکہ جہاں اِشکال ہو اہلِ علم سے سمجھ لیا جائے۔ (۴)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)..... ومنها أن تكون قراءته في صلوات وسائر العبادات نوع عبادة فهٰذا حكم التلاوة إلّا ان الحكمة العظمٰى والمقصود الأشرف تعليم ما فيه من الدلائل والأحكام، فإن الله تعالٰى وصف القرآن بكونه هدىً ونورًا لما فيه من المعانى والحِكم والأسرار فلما ذكر الله تعالٰى أوّلًا أمر التلاوة، وذكر بعده تعليم حقائقه وأسراره، فقال ويعلمهم الكتٰب۔ (تفسير كبير ج:۴ ص:۶۶، طبع بيروت)۔

(۱) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۳ ملاحظہ فرمائیں۔ أيضًا: وعن معاذ الجهنى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من قرأ القرآن وعمل بما فيه أُلبس والداه تاجًا يوم القيامة ضوءه أحسن من ضوء الشمس فى بيوت الدنيا لو كانت فيكم فما ظنم بالذى عمل بهٰذا۔ (مشكوة ج:۱ ص:۱۸۶)۔

(۲) ایضاً، نیز گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۳ ملاحظہ فرمائیں۔

(۳) دیکھئے گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۲۔

(۴) ایضاً۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

قرآن مجید سمجھ کر پڑھے یا بے سمجھے، صحیح ہے، لیکن نیا مطلب گھڑنا غلط ہے

سوال:... روزنامہ جنگ مؤرخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۸۲ء کے صفحہ: ۳ پر ایک حدیث بحوالہ مسلم رقم ہے، عنوان ہے: ''طلبِ علم کا صلہ'' اس حدیثِ مبارکہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان درج ہے کہ: ''جو لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر (مسجد) میں اکٹھے ہو کر اللہ کی کتاب پڑھتے اور اس پر بحث و گفتگو کرتے ہیں، ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایمانی سکون نازل ہوتا ہے، رحمت ان کو ڈھانک لیتی ہے، فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ذکر اپنے فرشتوں کی مجالس میں فرماتے ہیں۔'' اس حدیث شریف میں قرآن شریف پڑھنے اور اس کے معانی و حکمت پر گفتگو اور بحث کرنے کی برکات کا ذکر ہے، اور اشارہ ملتا ہے کہ لوگ قرآنِ کریم کے معانی و مطالب اور حکمت و فلسفہ کو موضوعِ گفتگو بنائیں، اور یوں اس کو سمجھنے سمجھانے کی کوشش کریں۔ لیکن فی زمانہ دیکھا گیا ہے کہ قرآنِ کریم کی صرف تلاوت یعنی پڑھ لینے پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے اور اللہ سے ثواب (اجر) حاصل کرنے کے لئے کافی سمجھا جاتا ہے، یہ رویہ نہ صرف کم علم عوام کا ہے بلکہ اچھے پڑھے لکھے بھی قرآنِ کریم کی لفظی تلاوت سے آگے بڑھنا ضروری نہیں سمجھتے۔ یہی نہیں بلکہ اکثر علما قرآنِ کریم کے مطالب اور حکمت پر بحث و گفتگو سے مسلمانوں کو منع کرتے ہیں اور صرف تلاوت کو ثواب کا ذریعہ سمجھتے ہیں اور اسی پر زور دیتے ہیں۔ آپ سے استدعا ہے کہ آپ اس بات پر روشنی ڈالیں کہ اس حدیث شریف کی روشنی میں مسلمانوں کو کون سی عملی راہ اختیار کرنی چاہئے؟

نیز یہ بات کس حد تک دُرست ہے کہ قرآنِ کریم کو بغیر سمجھے بھی تلاوت کی جائے تو بھی ثواب (اجر) ملتا ہے؟ عموماً ہم کوئی بھی کتاب پڑھتے ہیں، تو اسے سمجھتے ہیں، ورنہ پڑھتے ہی نہیں، بغیر سمجھے کسی کتاب کا پڑھنا عجیب سی بات ہے، پھر قرآنِ کریم جو انسانوں کے لئے ایک مستقل حقیقی سرچشمہ ہدایت ہے، اسے سمجھے بغیر یعنی یہ معلوم کئے بغیر کہ اس میں ہمارے لئے کیا ہدایت اور رہنمائی ہے تو پڑھنے سے ثواب کے کیا معنی ہیں؟ اور ثواب یعنی اجر تو اس ہدایت کو سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے سے ہی حاصل ہو سکتا ہے، ایک مسلمان کے لئے ایمان و عمل کی شرائط بھی اسی صورت میں پوری ہو سکتی ہیں کہ قرآنِ کریم کو سمجھ کر پڑھا جائے، اس سوال پر بھی روشنی ڈالئے تاکہ مسلمانوں کی فلاح کا راستہ کھل سکے۔

جواب:... قرآنِ کریم کی تلاوت کا ثواب الگ ہے، جو صحیح احادیث میں وارد ہے، اور قرآنِ کریم کے معانی و مطالب کو سیکھنے کا ثواب الگ ہے، جہاں تک مجھے معلوم ہے کسی عالمِ دین نے قرآنِ کریم کے معنی و مفہوم کو سمجھنے سے منع نہیں کیا، البتہ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ انہوں نے قرآنِ کریم کو سمجھا نہیں ہوتا، مگر وہ اپنی طرف سے کسی آیت کا مطلب گھڑ کر بحث شروع کر دیتے ہیں، ایسی بحث سے علما ضرور منع کرتے ہیں، کیونکہ ایک تو اس بحث کا منشا جہلِ مرکب ہے، پھر ایسی بحث کی حدیث میں مذمت بھی آئی ہے، چنانچہ جامع صغیر (ص: ۲۲۰ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت) میں مستدرک حاکم کے حوالے سے جو حدیث نقل کی ہے: ''الجدال فی القرآن کفر'' یعنی قرآن میں کج بحثی کرنا کفر ہے۔ الغرض قرآنِ کریم کی تلاوت کو بیکار سمجھنا بھی صحیح نہیں، قرآنِ کریم کے مطالب

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

سیکھنے اور پڑھنے کی کوشش نہ کرنا بھی غلط ہے، اور قرآنِ کریم کا صحیح علم حاصل کئے بغیر بحث شروع کردینا بھی غلط ہے۔ (۱)

قرآن مجید کا ترجمہ پڑھ کر عالم سے تصدیق کرنا ضروری ہے

سوال:... وہ لوگ جنہیں کسی بھی وجہ سے قرآن مجید پڑھنے کا موقع نہیں ملا، مگر اب ان کا تجسس مقدس کتاب پڑھنے کے بارے میں بڑھ رہا ہے، اور اب وہ عمر کی اس حد میں پہنچ چکے ہیں کہ عربی زبان میں پڑھنا مشکل ہوگیا ہے، تو وہ ترجمہ ہی پڑھ کر اپنے علم کو وسعت دینا چاہتے ہیں، اور اس پر عمل پیرا ہونا چاہتے ہیں۔ اگر کسی صاحب نے آپ کے جوابات کو غور سے پڑھا ہوگا تو وہ ایسا کرنے سے ضرور گریز کرے گا، کیونکہ اسے یہ پتا چلا ہوگا کہ محض ترجمہ پڑھنے سے کیا فائدہ؟ اب اسے جو بھی تھوڑا سا ثواب ملنے کا امکان تھا، اس سے بھی محروم رہ جائے گا، اس طرح گناہ کا موجب کون ہوگا؟

جواب:... ایک ایسا شخص جو عربی الفاظ پڑھنے سے قاصر ہے، وہ اگر ''اُردو قرآن'' پڑھے گا تو اسے قرآن مجید کی تلاوت کا ثواب نہیں ملے گا۔ رہا صرف ''اُردو قرآن'' پڑھ کر اَحکامِ خداوندی کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا! یہ جذبہ تو بہت قابلِ قدر ہے، مگر تجربہ یہ ہے کہ بغیر اُستاذ کے نہ یہ قرآنِ کریم کا مفہوم صحیح سمجھے گا، نہ منشاء خداوندی کے مطابق عمل پیرا ہوسکے گا۔ ایسے حضرات کو واقعی قرآنِ کریم سمجھنے کا شوق ہے تو ان کے لئے مناسب تدبیر یہ ہے کہ وہ کسی عالمِ حقانی سے سبقاً سبقاً پڑھیں اور اگر اتنی فرصت بھی نہ ہو تو کم از کم اتنا ضرور کریں کہ اُردو ترجمہ دیکھ کر جو مفہوم ان کے ذہن میں آئے اس پر اعتماد نہ کریں، بلکہ کسی عالم سے اس کی تصدیق کرالیا کریں کہ ہم نے فلاں آیت کا جو مفہوم سمجھا ہے، آیا صحیح سمجھا ہے؟ اور اس سے بھی اچھی صورت یہ ہے کہ کسی عالمِ حقانی کے مشورے سے کسی تفسیر کا مطالعہ کیا کریں اور اس میں جو بات سمجھ میں نہ آئے وہ پوچھ لیا کریں۔

ترجمہ پڑھنے سے کیوں روکا جاتا ہے جبکہ قرآن پر کسی کی اِجارہ داری نہیں؟

سوال:... مؤرخہ ۱۲ر جولائی کے ایڈیشن میں آپ سے سوال پوچھا گیا جس میں قرآن سمجھنے کے لئے ۱۴ زبانوں کا علم ہونا اس کے بغیر قرآن وحدیث و دینی علوم کا مطالعہ گمراہی ہے۔ اس کا جواب آپ نے مدلل نہیں دیا، جبکہ اللہ تعالیٰ قرآن کی سورۃ القمر میں کئی جگہ تکرار سے بنی نوعِ آدم کو چیلنج سے دعوت دیتا ہے کہ ہم نے اس قرآن کو نصیحت کے لئے آسان ذریعہ بنادیا ہے، پھر کیا ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا؟ قرآن کی مذکورہ آیت کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں کہ:

---

(۱) قوله ويعلمهم الكتٰب والمراد أنه يأمرهم بتلاوة الكتاب، ويعلمهم معانى الكتاب وحقائقه وذالك لأن التلاوة مطلوبة لوجوده منها بقاء لفظها على السنة أهل التواتر فيبقى مصونًا عن التحريف والتصحيف، ومنها أن يكون لفظه ونظمه معجزًا لمحمد صلى الله عليه وسلم، ومنها أن يكون فى تلاوته نوع تلاوة وطاعة، ومنها أن تكون قراءته فى صلوات وسائر العبادات نوع عبادة فهذا حكم التلاوة إلّا ان الحكمة العظمٰى والمقصود الأشرف تعليم ما فيه من الدلائل والأحكام، فإن الله تعالىٰ وصف القرآن بكونه هدىً ونورًا لما فيه من المعانى والحكم والأسرار فلما ذكر الله تعالىٰ أوّلًا أمر التلاوة، وذكر بعده تعليم حقائقه وأسراره، فقال ويعلمهم الكتٰب۔ (تفسير كبير ج.۴ ص:۲۶)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

الف:... مالکِ قرآن تو اس کو نصیحت کے لئے آسان ذریعہ قرار دیتے ہوئے نصیحت قبول کرنے والے کو دعوتِ عام دے رہا ہے، لیکن چند اِنسانی ذہن اس کو گمراہی قرار دیں، کیا یہ اَز خود بہتان و گمراہی نہیں؟

ب:... عربی زبان سے نابلد اَفراد اگر ترجمہ پڑھنا چاہیں تو ان پر اتنی بندش کیوں؟ آخر عربی خط کا ترجمہ کرانے پر ہی مرسل کی تحریر کے مفہوم کا پتا چلے گا۔

ج:... قرآن فہمی کے لئے ترجمہ نہ پڑھنے کی تلقین کرنے والے اس سے خائف تو نہیں کہ لوگ قرآن سمجھنے پر کہیں اَحکاماتِ قرآن پر عمل پیرا ہو جانے سے ان کی اِجارہ داری پر ضرب کا باعث ثابت نہ ہو جائیں؟

ہ:... یہود و نصاریٰ اور ہنود کے آلہ کاروں کو قرآن کا ترجمہ بے نقاب کرنے کا باعث ثابت ہوگا، کیا یہ آلہ کار مسلمانوں کے ہمدرد ہیں یا دُشمن؟

جواب:... ۱:... قرآنِ کریم عربی زبان میں ہے، صحابہ کرامؓ کے لئے تو عربی مادری زبان تھی، وہ تو قرآنِ کریم کو سنتے ہی نصیحت حاصل کر سکتے تھے، اور کرتے تھے۔ مگر جس شخص کو عربی زبان پر عبور نہ ہو، وہ اگر بے سمجھے قرآنِ کریم کے معنی گھڑے گا، خود بھی گمراہ ہوگا، دُوسروں کو بھی کرے گا۔ قرآنِ کریم بلاشبہ آسان ہے، مگر اس کے لئے جو علومِ قرآن سے واقف ہو۔

۲:... بندش تو نہیں، صرف اتنا ضرور ہے کہ ترجمہ بھی صحیح ہو، اور اس کا سمجھنا بھی صحیح ہو، اس کی کسی ماہر سے تصحیح کرا لینی لازم ہے۔

۳:... جی نہیں! قرآنِ کریم کے فہم پر الحمدللہ کسی کی اِجارہ داری ہے ہی نہیں۔ کسی ملک کا، کسی قوم کا، کسی خاندان کا شخص قرآنِ کریم کے علوم پر مہارت حاصل کرنا چاہے، اس کے لئے چاروں دروازے کھلے ہیں، جیسا کہ سب لوگوں کو اس کا علم ہے، پھر اِجارہ داری کیسے ہوئی...؟ صرف اتنی گزارش کی جاتی ہے کہ جو شخص علومِ قرآن کا ماہر نہیں، وہ اپنے فہم کے بجائے ماہرین کے فہم پر اِعتماد کرے۔ مثلاً: میں رائج الوقت قانون کا ماہر نہیں ہوں، بلکہ جس زبان میں قانون لکھا گیا ہے، اس کو بھی نہیں سمجھتا۔ میں نے قانون کی کتاب کا ترجمہ پڑھ لیا، اس کا نام اور مفہوم اپنے ذہن میں جما لیا، تو ضروری نہیں کہ میں نے صحیح سمجھا ہو۔ اب اگر میں اِصرار کردں کہ چونکہ قانون پر کسی کی اِجارہ داری نہیں، اس لئے میں جو مفہوم اس قانون کا بیان کرتا ہوں، وہ تو صحیح ہے، اور ''بارایٹ لا'' قسم کے لوگ جو مفہوم بیان کرتے پھرتے ہیں، یا اعلیٰ عدالتوں نے اس قانون کی جو تشریح کی ہے، وہ غلط ہے، میں اس کو نہیں مانتا، کیونکہ قانون پر کسی کی اِجارہ داری نہیں۔ ظاہر ہے کہ آپ مجھ سے فرمائیں گے کہ مولوی صاحب! آپ نے اِجارہ داری کا مطلب نہیں سمجھا۔

یا فرض کیجئے! میں نے شیخ ابنِ سینا کی کتاب ''قانون'' کے ترجمے کا مطالعہ کر لیا اور کسی سے یہ معلوم کرنے کی زحمت نہیں کی کہ میں نے کتاب کا مفہوم صحیح بھی سمجھا ہے یا نہیں؟ نہ کسی اُستاذ سے اس کو پڑھا، نہ کسی طبیہ کالج میں اس کا اِمتحان دیا، بس اپنے ترجمے کے مطالعے پر اِعتماد کر کے میں نے مطب کھول لیا اور لوگوں کا علاج معالجہ کرنے لگا، تو کیا میرا لوگوں کی جان سے کھیلنا جائز ہوگا...؟

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

اگر کوئی مجھے اس پر ٹوکے، اُستاذ سے پڑھنے کا، اور باقاعدہ اِمتحان دینے کا مشورہ دے، اور میں اس کے جواب میں گزارش کروں کہ طب پر کسی کی اِجارہ داری نہیں، مجھے کسی سے پڑھنے کی ضرورت نہیں، نہ اِمتحان کی حاجت...! ظاہر ہے کہ آپ میری اس منطق کو قبول نہیں فرمائیں گے۔

یہی بات میں قرآنِ کریم کے بارے میں کہتا ہوں۔ قرآنِ کریم پر بحمداللہ! کسی کی اِجارہ داری نہیں، ہر مسلمان کے گھر میں یہ کتابِ مقدس موجود ہے، مسلمان ہی نہیں، غیر مسلم بھی اس کا مطالعہ کرتے ہیں۔ کبھی کسی نے کسی کو اس کے پڑھنے سے نہیں روکا، نہ کسی کو اپنی اِجارہ داری کا پروانہ دِکھایا۔ بس اتنی سی گزارش کی ہے کہ قرآنِ کریم کے کسی ماہر سے مشورہ کر لیجئے کہ یہ ترجمہ صحیح اور مستند بھی ہے یا نہیں؟ اور پھر کسی آیت کا جو مفہوم آپ نے ترجمے کے ذریعے سمجھا، اس کو حرفِ آخر قرار نہ دیجئے، بلکہ ماہرینِ علومِ قرآن اگر اس آیت کا مفہوم کچھ اور بتاتے ہیں، تو اپنے فہم پر اِعتماد کر کے لوگوں کے ''اِیمان'' سے نہ کھیلئے، اپنے قصورِ فہم کا اِعتراف کر کے ماہرین کے فہم کی پیروی کیجئے۔

اگر آپ اسی کا نام ''اِجارہ داری'' رکھتے ہیں تو آپ کی خوشی...! لیکن جیسا کہ اُوپر عرض کر چکا ہوں اہلِ عقل اس کو اِجارہ داری نہیں کہتے، بلکہ کسی بھی فن میں اس کے ماہرین سے رُجوع کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔

۴:... اس فقرے کا مطلب میں نہیں سمجھ سکا، اپنے قصورِ فہم کا معترف ہوں...!

امریکا کی مسلم برادری کے تلاوتِ قرآن مجید پر اِشکالات کا جواب

سوال:... کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں:

ہم قرآن شریف کو عربی میں کیوں پڑھتے ہیں، جبکہ ہم عربی نہیں سمجھتے؟ اس کی ضرور کوئی نہ کوئی وجہ ہوگی، اسلام کی مشہور و معروف کتابوں میں اگر اس کی وجہ نہیں ہے، تو پھر عقلی وجہ ایسا کرنے کی کوئی سمجھ میں نہیں آتی، یہ بتایا جائے کہ کون سا طریقہ بہتر ہے، عربی میں قرآن شریف کی تلاوت کرنا یا اس کا انگریزی ترجمہ پڑھنا؟ یہاں امریکا میں زندگی بہت مصروف ہے، اور لوگوں کے پاس بہت سارے کام کرنے کا وقت نہیں ہے، لہٰذا یہاں مسلمان مرد وعورت کہتے ہیں کہ ہم قرآن نہیں پڑھ سکتے، کیونکہ وہ وضو کر کے کسی کونے میں بیٹھ کر قرآن نہیں پڑھ سکتے، جو ان کی سمجھ میں نہیں آتا۔

کافر مذاق کرتے ہیں کہ صرف ایک قرآن پڑھنے کے لئے کتنے کام کرنے پڑتے ہیں، یہ مانتے ہیں کہ وہ ایک مقدس کتاب ہے، لیکن بائبل بھی مقدس کتاب ہے اور ہم وہ کتاب کسی بھی وقت میں پڑھ سکتے ہیں، ہم زیادہ تر رات کو سوتے وقت بستر میں پڑھتے ہیں۔ کیا قرآن بھی اس طریقے سے پڑھا جا سکتا ہے؟ اگر نہیں تو کیا وجہ ہے؟

جواب:... آپ کے سوال کا تجزیہ کیا جائے تو یہ چند اجزاء پر مشتمل ہے، اس لئے مناسب ہے کہ ان پر الگ الگ گفتگو کی جائے اور چونکہ یہ آپ کا ذاتی مسئلہ نہیں، بلکہ آپ نے امریکا کی مسلم برادری کی نمائندگی کی ہے، اس لئے مناسب ہوگا کہ قدرے تفصیل سے لکھا جائے۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

۱:... آپ دریافت کرتے ہیں کہ ہم قرآنِ کریم کو عربی میں کیوں پڑھتے ہیں؟ اس کی کیا وجہ ہے؟

تمہیداً پہلے دو مسئلے سمجھ لیجئے! ایک یہ کہ قرآنِ کریم کی تلاوت نماز میں تو فرض ہے کہ اس کے بغیر نماز ہی نہیں ہوتی،[1] (میں یہاں یہ تفصیلات ذکر نہیں کرتا کہ نماز میں قرأت کی کتنی مقدار فرض ہے؟ کتنی مسنون ہے؟ اور یہ کہ کتنی رکعتوں میں فرض ہے؟ اور کس کے ذمہ فرض ہے؟)۔ لیکن نماز سے باہر قرآنِ کریم کی تلاوت فرض و واجب نہیں، البتہ ایک عمدہ ترین عبادت ہے، اس لئے اگر کوئی شخص نماز سے باہر ساری عمر تلاوت نہ کرے تو کسی فریضے کا تارک اور گناہگار نہیں ہوگا، البتہ ایک بہترین عبادت سے محروم رہے گا، ایسی عبادت جو اس کی رُوح و قلب کو منوّر کر کے رشکِ آفتاب بنا سکتی ہے، ایسی عبادت جو اس کی قبر کے لئے روشنی ہے، اور ایسی عبادت جو حق تعالیٰ شانہ سے تعلق و محبت کا قوی ترین ذریعہ ہے۔

دُوسرا مسئلہ یہ کہ جس شخص کو قرآنِ کریم کی تلاوت کرنی ہو، خواہ وہ نماز کے اندر تلاوت کرے یا نماز سے باہر، اس کو قرآنِ کریم کے اصل عربی متن کی تلاوت لازم ہے۔[2] تلاوتِ قرآن کی فضیلت صرف عربی متن کی تلاوت پر حاصل ہوگی، وہ اس کی اُردو، انگریزی یا کسی اور زبان کے ترجمہ پڑھنے پر حاصل نہیں ہوگی، اس لئے مسلمان قرآنِ کریم کے عربی متن ہی کی تلاوت کو لازم سمجھتے ہیں، ترجمہ پڑھنے کو تلاوت کا بدل نہیں سمجھتے اور اس کی چند وجوہات ہیں:

پہلی وجہ:... قرآنِ کریم ان مقدس الفاظ کا نام ہے جو کلامِ الٰہی کی حیثیت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے، گویا قرآنِ کریم حقیقت میں وہ خاص عربی الفاظ ہیں جن کو قرآن کہا جاتا ہے۔[3] چنانچہ متعدد آیاتِ کریمہ میں قرآنِ کریم کا تعارف قرآنِ عربی یا لسانِ عربی کی حیثیت سے کرایا گیا ہے، چنانچہ ارشاد ہے:

"وکذٰلک أنزلنٰہ قرانًا عربیًّا" (۲۰:۱۱۳)

"قرانًا عربیًّا غیر ذی عوج لعلھم یتّقون" (۳۹:۲۸)

---

(۱) فرائض الصلوٰۃ ..... القراءۃ لقولہ تعالیٰ فاقرؤا ما تیسر من القرآن۔ (ھدایۃ ج: ۱ ص: ۹۸، طبع مکتبہ شرکت علمیہ ملتان)۔ وفی الجوھرۃ النیرۃ (ج: ۱ ص: ۵۸) باب صفۃ الصلاۃ: قال رحمہ اللہ فرائض الصلاۃ ستۃ أی فرائض نفس الصلاۃ ..... قولہ: والقراءۃ لقولہ تعالیٰ: فاقرؤا ما تیسّر من القرآن، والأمر للوجوب، والقرآن لَا تجب فی غیر الصلاۃ بالإجماع فثبت أنھا فی الصلاۃ.

(۲) القرآن الذی تجوز بہ الصلاۃ بالإتفاق ھو المضبوط فی مصاحف الأئمۃ التی بعث بھا عثمان رضی اللہ عنہ إلی الأمصار، وھو الذی أجمع علیہ الأئمۃ العشرۃ وھٰذا ھو المتواتر جملۃ وتفصیلًا۔ (رد المحتار ج: ۱ ص: ۳۸۶، طبع ایچ ایم سعید)۔ أن الفارسی لیس قرآنًا أصلًا لإنصرافہ فی عرف الشرع إلی العربی۔ (رد المحتار ج: ۱ ص: ۳۸۵)۔

(۳) فالقرآن المنزل علی الرسول علیہ السلام ..... المکتوب فی المصاحف ..... المنقول عنہ نقلًا متواترًا بلا شبھۃ ..... وھو اسم للنظم والمعنی جمیعًا ..... یعنی ان القرآن اسم للنظم والمعنی جمیعًا لَا انہ اسم للنظم فقط ..... ولَا انہ اسم للمعنی فقط۔ (نور الأنوار ص: ۷ تا ۹، طبع مکتبہ حقانیہ پشاور)، فإن تغییر سورۃ أو آیۃ بألفاظ عربیۃ مرادفۃ لألفاظ القرآن لَا یعد قرآنًا مھما کان مطابقًا للمفسر فی دلالتہ لأن القرآن عربی خاص نزل من عند اللہ سبحانہ وترجمۃ القرآن لَا تعد قرآنًا مھما کانت الترجمۃ دقیقۃ فلا یصح الإعتماد علیھا فی إستنباط الأحکام الشرعیۃ۔ (أصول الفقہ الإسلامی، لدکتور وھبۃ الزحیلی ج: ۱ ص: ۴۲۳ طبع رشیدیہ کوئٹہ)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

"انّا أنزلنٰه قرانًا عربيًّا لعلكم تعقلون" (۳:۱۲)

"كتٰب فصلت اٰيٰته قرانًا عربيًّا" (۷:۴۱)

"وكذٰلك أوحينا اليك قرانًا عربيًّا" (۳:۴۲)

"انّا جعلنٰه قرانًا عربيًّا لعلكم تعقلون" (۳:۴۳)

"وكذٰلك أنزلنٰه حكمًا عربيًّا" (۳۷:۱۳)

"وهٰذا كتٰب مصدق لسانًا عربيًّا" (۱۲:۴۶)

"وهٰذا لسان عربى مبين" (۱۰۳:۱۶)

"بلسان عربى مبين" (۱۹۵:۲۶)

اور جب یہ معلوم ہوا کہ قرآنِ کریم، عربی کے ان مخصوص الفاظ کا نام ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے، تو اس سے خود بخود یہ بات واضح ہوگئی کہ اگر قرآنِ کریم کے کسی لفظ کی تشریح متبادل عربی لفظ سے بھی کردی جائے تو وہ متبادل لفظ قرآن نہیں کہلائے گا، کیونکہ وہ متبادل لفظ منزل من اللہ نہیں، جبکہ قرآن وہ کلامِ الٰہی ہے جو جبریلِ امین علیہ السلام کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا، مثلاً: سورۂ بقرہ کی پہلی آیت میں: "لَا ريب فيه" کے بجائے اگر "لَا شک فيه" کے الفاظ رکھ دیئے جائیں تو یہ قرآن کی آیت نہیں رہے گی۔

الغرض جن متبادل الفاظ سے قرآنِ کریم کی تشریح یا ترجمانی کی گئی ہے وہ چونکہ وحی قرآن کے الفاظ نہیں، اس لئے ان کو قرآن نہیں کہا جائے گا۔ ہاں! قرآنِ کریم کا ترجمہ یا تشریح وتفسیر ان کو کہہ سکتے ہیں، اور یہ بھی ظاہر ہے کہ ہر شخص اپنے فہم کے مطابق ترجمہ وتشریح کیا کرتا ہے، پس جس طرح غالبؔ کے اشعار کا مفہوم کوئی شخص اپنے الفاظ میں بیان کردے تو وہ غالبؔ کا کلام نہیں، بلکہ غالبؔ کے کلام کی ترجمانی ہے۔ اسی طرح قرآنِ کریم کا ترجمہ، خواہ کسی زبان میں ہو، وہ کلامِ الٰہی نہیں، بلکہ کلامِ الٰہی کی تشریح وترجمانی ہے، اب اگر کوئی شخص اس ترجمہ وتشریح کا مطالعہ کرے تو یہ نہیں کہا جائے گا کہ اس نے کلامِ الٰہی کو پڑھا، بلکہ یہ کہا جائے گا کہ اس نے قرآنِ کریم کا ترجمہ پڑھا۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان جو فرق ہے، وہی فرق اس کے اپنے کلام اور مخلوق کی طرف سے کی گئی ترجمانی کے درمیان ہے۔ اب جو شخص حق تعالیٰ شانہ سے براہِ راست ہم کلامی چاہتا ہو، اس کے لئے صرف مخلوق کے کئے ہوئے ترجمہ وتفسیر کا دیکھ لینا کافی نہیں ہوگا، بلکہ اس کے لئے براہِ راست کلامِ الٰہی کی تلاوت لازم ہوگی۔ ہر مسلمان کی کوشش یہی ہونی چاہئے کہ وہ قرآنِ کریم کا مفہوم خود اس کے الفاظ سے سمجھنے کی صلاحیت واستعداد پیدا کرے، لیکن اگر کسی میں یہ صلاحیت پیدا نہ ہو تب بھی قرآنِ کریم کی تلاوت کے انوار وتجلیات اسے حاصل ہوں گے، اور وہ تلاوت کے ثواب وبرکات سے محروم نہیں رہے گا، خواہ معنی ومفہوم کو وہ سمجھتا ہو یا نہ سمجھتا ہو۔ اس کی مثال بالکل ایسی ہے کہ آپ ایک پھل یا مٹھائی لاتے ہیں، مجھے نہ تو اس کا نام معلوم ہے، نہ میں اس کے خواص وتأثیرات سے واقف ہوں، اس لاعلمی کے باوجود اگر میں اس پھل یا شیرینی کو کھاتا ہوں تو اس کی حلاوت وشیرینی اور اس کے ظاہری وباطنی فوائد سے محروم نہیں رہوں گا۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

دُوسری وجہ:... بعض لوگ جو کلامِ الٰہی کی لذّت سے نا آشنا ہیں اور جنھیں کلامِ الٰہی اور مخلوق کے کلام کے درمیان فرق وامتیاز کی حس نہیں، ان کا کہنا ہے کہ قرآن کریم کے پڑھنے سے مقصود اس کے معنی ومفہوم کو سمجھنا اور اس کے اَحکام وفرامین کا معلوم کرنا ہے، اور یہ مقصود چونکہ کسی ترجمہ وتفسیر کے مطالعے سے بھی حاصل ہوسکتا ہے، لہٰذا کیوں نہ صرف ترجمہ وتفسیر پر اکتفا کیا جائے؟ قرآنِ کریم کے الفاظ کے سیکھنے سکھانے اور پڑھنے پڑھانے پر کیوں وقت ضائع کیا جائے؟ مگر یہ ایک نہایت سنگین علمی غلطی ہے، اس لئے کہ جس طرح قرآنِ کریم کے معانی ومطالب مقصود ہیں، ٹھیک اسی طرح اس کے الفاظ کی تعلیم وتلاوت بھی ایک اہم مقصد ہے، اور یہ ایسا عظیم الشان مقصد ہے کہ قرآنِ کریم نے اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرائضِ نبوت میں اوّلین مقصد قرار دیا ہے، چنانچہ ارشاد ہے:

۱:... "ربّنا وابعث فیهم رسولًا منهم یتلوا علیهم اٰیاتک ویعلمهم الکتٰب والحکمة ویزکیهم انک أنت العزیز الحکیم." (۱۲۹:۲)

ترجمہ:... "اے ہمارے پروردگار! اور اس جماعت کے اندر انہیں میں کا ایک ایسا پیغمبر بھی مقرر کیجئے جو ان لوگوں کو آپ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سنایا کریں اور ان کو (آسمانی) کتاب کی اور خوش فہمی کی تعلیم دیا کریں، اور ان کو پاک کردیں، بلاشبہ آپ ہی ہیں غالب القدرت کامل الانتظام۔" (ترجمہ: حضرت تھانویؒ)

۲:... "کما أرسلنا فیکم رسولًا منکم یتلوا علیکم اٰیاتنا ویزکیکم ویعلمکم الکتٰب والحکمة ویعلمکم ما لم تکونوا تعلمون." (۱۵۱:۲)

ترجمہ:... "جس طرح تم لوگوں میں ہم نے ایک (عظیم الشان) رسول کو بھیجا تمہیں میں سے، ہماری آیات (واَحکام) پڑھ پڑھ کر تم کو سناتے ہیں، اور (جہالت سے) تمہاری صفائی کرتے رہتے ہیں، اور تم کو کتاب (الٰہی) اور فہم کی باتیں بتلاتے رہتے ہیں، اور تم کو ایسی (مفید) باتیں تعلیم کرتے رہتے ہیں جن کی تم کو خبر بھی نہ تھی۔" (ترجمہ: حضرت تھانویؒ)

۳:... "لقد منّ الله علی المؤمنین اذ بعث فیهم رسولًا من أنفسهم یتلوا علیهم اٰیاته ویزکیهم ویعلمهم الکتٰب والحکمة وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین." (۱۶۴:۳)

ترجمہ:... "حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر احسان کیا، جبکہ ان میں ان ہی کی جنس سے ایک ایسے پیغمبر کو بھیجا کہ وہ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں اور ان لوگوں کی صفائی کرتے رہتے ہیں، اور ان کو کتاب اور فہم کی باتیں بتلاتے رہتے ہیں، اور بالیقین یہ لوگ قبل سے صریح غلطی میں تھے۔"

(ترجمہ: حضرت تھانویؒ)

۴:... "هو الذی بعث فی الأمیین رسولًا منهم یتلوا علیهم اٰیاته ویزکیهم ویعلمهم الکتٰب والحکمة وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین." (۲:۶۲)

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

ترجمہ:... ''وہی ہے جس نے (عرب کے) ناخواندہ لوگوں میں ان ہی (کی قوم) میں سے (یعنی عرب میں سے) ایک پیغمبر بھیجا، جو ان کو اللہ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں، اور ان کو (عقائدِ باطلہ اور اخلاق ذمیمہ سے) پاک کرتے ہیں، اور ان کو کتاب اور دانشمندی (کی باتیں) سکھلاتے ہیں، اور یہ لوگ (آپ کی بعثت کے) پہلے سے کھلی گمراہی میں تھے۔'' (ترجمہ: حضرت تھانویؒ)

جس چیز کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرائضِ نبوّت میں سے اوّلین فریضہ قرار دیا گیا ہو، اُمت کا اس کے بارے میں یہ خیال کرنا کہ یہ غیر ضروری ہے، کتنی بڑی جسارت اور کس قدر سوءِ ادب ہے...!

تیسری وجہ:... قرآنِ کریم میں ارشاد ہے: ''اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ'' (الحجر:۹) یعنی ''ہم نے ہی یہ قرآن نازل کیا ہے، اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔'' قرآنِ کریم کی حفاظت کے وعدے میں اس کے الفاظ کی حفاظت، اس کے معنی کی حفاظت، اس کی زبان ولغت کی حفاظت سب ہی کچھ شامل ہے، اور عالمِ اسباب میں حفاظت کا یہ وعدہ اس طرح پورا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے لے کر آج تک جماعتوں کی جماعتیں قرآنِ کریم کی خدمت میں مشغول رہیں، اور انشاء اللہ قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ گویا حفاظتِ قرآن کے ضمن میں ان تمام لوگوں کی حفاظت کا بھی وعدہ ہے جو قرآنِ کریم کی خدمت کے کسی نہ کسی شعبے سے منسلک ہیں، ان خدامِ قرآن میں سرفہرست ان حضرات کا نام ہے جو قرآنِ کریم کے الفاظ کی حفاظت میں مشغول ہیں، اور قرآنِ کریم کے الفاظ کی تعلیم وتعلّم میں لگے ہوئے ہیں، خواہ حفظ کرا رہے ہوں یا ناظرہ پڑھتے پڑھاتے ہوں، اور اسی وعدۂ حفاظت کی کارفرمائی ہے کہ آج کے گئے گزرے زمانے میں (جس میں بقول آپ کے قرآن پڑھنے کی فرصت کس کو ہے؟) لاکھوں حافظِ قرآن موجود ہیں۔ جن میں چھ سات سال تک کے بچے بھی شامل ہیں، اب اگر الفاظِ قرآن کی تلاوت کو غیر ضروری قرار دے کر اُمت اس کے پڑھنے پڑھانے کا شغل ترک کردے تو گویا قرآنِ کریم کا وعدۂ حفاظت... نعوذ باللہ... غلط ٹھہرا۔ مگر اس وعدۂ محکم کا غلط قرار پانا تو محال ہے، ہاں! یہ ہوگا کہ اگر بالفرض اُمت قرآنِ کریم کے الفاظ کی تلاوت اور اس کے پڑھنے پڑھانے کو ترک کردے تو حق تعالیٰ شانہ ان کی جگہ ایسے لوگوں کو بروئے کار لائیں گے جو اس وعدۂ الٰہی کی تکمیل میں بسر وچشم اپنی جانیں کھپائیں گے، گویا اُمت کا اُمت کی حیثیت سے باقی رہنا موقوف ہے، قرآنِ کریم کے الفاظ کی تلاوت اور تعلیم وتعلّم پر، اگر اُمت اس فریضے سے منحرف ہوجائے تو گردن زدنی قرار پائے گی اور اسے صفحۂ ہستی سے مٹادیا جائے گا، جیسا کہ قرآنِ کریم میں ارشاد ہے:

''وان تتولوا یستبدل قومًا غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم۔'' (محمد:۳۸)

ترجمہ:... ''اور اگر تم روگردانی کرو گے تو خدا تعالیٰ تمہاری جگہ دُوسری قوم پیدا کردے گا، پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے۔'' (ترجمہ: حضرت تھانویؒ)

یہاں یہ نکتہ بھی ذہن میں رکھنا چاہئے کہ حق تعالیٰ شانہ نے جہاں قرآنِ کریم کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے، وہاں اسی حفاظتِ قرآن کے ضمن میں ان تمام علوم کی حفاظت کا بھی وعدہ ہے، جو قرآنِ کریم کے خادم ہیں، ان علومِ قرآن کی فہرست پر ایک نظر ڈالیں تو ان میں بہت سے علوم ایسے نظر آئیں گے جن کا تعلق الفاظِ قرآن سے ہے، ان علوم کا اجمالی تعارف حافظ سیوطیؒ نے ''الاتقان فی علوم

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

القرآن'' میں پیش کیا ہے، موصوفؒ نے علومِ قرآن کو بڑی بڑی ۸۰ انواع میں تقسیم کیا ہے، اور ہر نوع کے ذیل میں متعدد انواع درج کی ہیں، مثلاً: ایک نوع کا عنوان ہے: ''بدائع القرآن'' اس کے ذیل میں حافظ سیوطیؒ لکھتے ہیں:

''۵۸ ویں نوع ''بدائع القرآن'' میں اس موضوع پر ابنِ ابی الاصبغ (عبدالعظیم بن عبدالواحد بن ظافر المعروف بابن ابی الاصبغ المصری التوفی ۶۵۴ھ) نے مستقل کتاب لکھی ہے، اور اس میں قریباً ایک سو انواع ذکر کی ہیں۔''[1] (الاتقان ج:۲ ص:۸۳)

الغرض قرآنِ کریم کے مقدس الفاظ ہی ان تمام علوم کا سرچشمہ ہیں، قرآنِ کریم کے معنی ومفہوم کا سمندر بھی انہی الفاظ میں موجزن ہے، اگر خدانخواستہ اُمت کے ہاتھ سے الفاظِ قرآن کا رشتہ چھوٹ جائے تو ان تمام علوم کے سوتے خشک ہوجائیں گے اور اُمت نہ صرف کلامِ الٰہی کی لذت وحلاوت سے محروم ہوجائے گی، بلکہ قرآنِ کریم کے علوم ومعارف سے بھی تہی دامان ہوجائے گی۔

چوتھی وجہ:... کلامِ الٰہی کی تلاوت سے جو انوار وتجلیات اہلِ ایمان کو نصیب ہوتی ہیں، ان کا احاطہ اس تحریر میں ممکن نہیں، یہ حدیث تو آپ نے بھی سنی ہوگی کہ قرآنِ کریم کے ایک حرف کی تلاوت پر دس نیکیاں ملتی ہیں، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

''جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھا اس کے لئے اس کے بدلے میں ایک نیکی ہے، اور ہر نیکی دس گنا ملتی ہے (پس ہر حرف پر دس نیکیاں ہوئیں)، اور میں یہ نہیں کہتا کہ الٓمٓ ایک حرف ہے، نہیں! بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے، اور میم ایک حرف ہے (پس الٓمٓ پڑھنے پر تیس نیکیاں ملیں)۔''[2] (مشکوٰۃ ص:۱۸۶)

قرآنِ کریم کی تلاوت کے بے شمار فضائل ہیں، جو شخص تلاوتِ قرآن کے فضائل وبرکات کا کچھ اندازہ کرنا چاہے، وہ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجرِ مدنی نوّر اللہ مرقدہٗ کے رسالہ ''فضائلِ قرآن'' کا مطالعہ کرے۔ اب ظاہر ہے کہ قرآنِ کریم کے ایک ایک حرف پر دس دس نیکیوں کا جو وعدہ ہے، یہ تمام اجر وثواب اور یہ ساری فضیلت وبرکت قرآنِ کریم کے الفاظ کی تلاوت پر ہی ہے، محض انگریزی، اُردو ترجمہ پڑھ لینے سے یہ اجر حاصل نہیں ہوگا۔ پس جو شخص اس اجر وثواب، اس برکت وفضیلت اور اس نور کو حاصل کرنا چاہتا ہے، اس کو اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ وہ قرآنِ کریم کے الفاظ کی تلاوت کرے، جن سے یہ تمام وعدے وابستہ ہیں، واللہ الموفق لکل خیر وسعادۃ!

جہاں تک قرآنِ کریم کے ترجمہ وتفسیر کے مطالعے کا تعلق ہے! قرآنِ کریم کا مفہوم سمجھنے کے لئے ترجمہ وتفسیر کا مطالعہ

---

(۱) النوع الثامن والخمسون فی بدائع القرآن أفرده بالتصنیف ابن أبی الأصبغ فأورد فیه نحو مائة نوع۔ (الإتقان فی علوم القرآن ج:۲ ص:۸۳ طبع مصر)۔

(۲) وعن ابن مسعود رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: من قرأ حرفًا من کتاب الله فله به حسنة والحسنة بعشر أمثالها، لَا أقول الٓمٓ حرف، الف حرف ولام حرف وميم حرف۔ رواه الترمذی والدارمی۔ (مشکوٰة ص:۱۸۶، کتاب فضائل القرآن، طبع قدیمی کتب خانه)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

بہت اچھی بات ہے، ترجمہ خواہ اُردو میں ہو، انگریزی میں ہو، یا کسی اور زبان میں ہو، البتہ اس سلسلے میں چند اُمور کی رعایت رکھنا ضروری ہے:

اوّل:... وہ ترجمہ وتفسیر مستند ہو اور کسی محقق عالمِ ربانی کے قلم سے ہو، جس طرح شاہی فرامین کی ترجمانی کے لئے ترجمان کا لائقِ اعتماد اور ماہر ہونا شرط ہے، ورنہ وہ ترجمانی کا اہل نہیں سمجھا جاتا، اسی طرح احکم الحاکمین کی ترجمانی کے لئے بھی شرط ہے کہ ترجمہ کرنے والا دینی علوم کا ماہر، مستند اور لائقِ اعتماد ہو، آج کل بہت سے غیر مسلموں، بے دینوں اور کچے پکے لوگوں کے تراجم بھی بازار میں دستیاب ہیں، خصوصاً انگریزی زبان میں تو ایسے ترجموں کی بھرمار ہے جن میں حق تعالیٰ شانہ کے کلام کی ترجمانی کی بجائے قرآنِ کریم کے نام سے خود اپنے افکار وخیالات کی ترجمانی کی گئی ہے، ظاہر ہے کہ جس شخص کے دین ودیانت پر ہمیں اعتماد نہ ہو، اس کے ترجمہ قرآن پر کیسے اعتماد کیا جاسکتا ہے؟ اس لئے جو حضرات ترجمہ وتفسیر کے مطالعے کا شوق رکھتے ہوں، ان کا فرض ہے کہ وہ کسی لائقِ اعتماد عالم کے مشورے سے ترجمہ وتفسیر کا انتخاب کریں، اور ہر غلط سلط ترجمہ کو اُٹھا کر پڑھنا شروع نہ کردیں۔

دوم:... ترجمہ وتفسیر کی مدد سے آدمی نے جو کچھ سمجھا ہو اس کو قطعیت کے ساتھ قرآنِ کریم کی طرف منسوب نہ کیا جائے، بلکہ یہ کہا جائے کہ میں نے فلاں ترجمہ وتفسیر سے یہ مفہوم سمجھا ہے، ایسا نہ ہو کہ غلط فہمی کی وجہ سے ایک غلط بات کو قرآنِ کریم کی طرف منسوب کرنے کا وبال اس کے سر آجائے، کیونکہ منشائے الٰہی کے خلاف کوئی بات قرآنِ کریم کی طرف منسوب کرنا اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھنا ہے، جس کا وبال بہت ہی سخت ہے۔[1]

سوم:... قرآنِ کریم کے بعض مقامات ایسے دقیق ہیں کہ بعض اوقات ترجمہ وتفسیر کی مدد سے بھی آدمی ان کا احاطہ نہیں کرسکتا، ایسے مقامات پر نشان لگا کر اہلِ علم سے زبانی سمجھ لیا جائے، اور اگر اس کے باوجود وہ مضمون اپنے فہم سے اُونچا ہو تو اس میں زیادہ کاوش نہ کی جائے۔

۲:... آپ دریافت فرماتے ہیں کہ: ''کون سا طریقہ بہتر ہے، عربی میں قرآن شریف کی تلاوت کرنا یا اس کا انگریزی ترجمہ پڑھنا؟''

ترجمہ پڑھنے کی شرائط تو میں ابھی ذکر کرچکا ہوں، اور یہ بھی بتاچکا ہوں کہ ترجمے کا پڑھنا، قرآنِ کریم کی تلاوت کا بدل نہیں۔ اگر دو چیزیں متبادل ہوں یعنی ایک چیز دُوسری کا بدل بن سکتی ہو، وہاں تو یہ سوال ہوسکتا ہے کہ ان میں سے کون سی چیز بہتر ہے؟ جب ترجمے کا پڑھنا، قرآنِ کریم کی تلاوت کا بدل ہی نہیں، نہ اس کی جگہ لے سکتا ہے تو یہی عرض کیا جاسکتا ہے کہ قرآنِ کریم کے اجر وثواب اور انوار وتجلیات کے لئے تو مسلمانوں کو قرآن ہی کی تلاوت کرنی چاہئے، اگر معنی ومفہوم کو سمجھنے کا شوق ہو تو اس کے لئے

---

(۱) عن ابن عباس رضی الله عنه قال. قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: من قال فی القرآن برأیه فلیتبوأ مقعده من النار. وفی روایة: من قال فی القرآن بغیر علم فلیتبوأ مقعده من النار. رواه الترمذی. وعن جندب رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: من قال فی القرآن برأیه فأصاب فقد أخطأ. رواه الترمذی وأبوداؤد. وعن أبی هریرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: المراء فی القرآن کفر. رواه أحمد وأبوداؤد. (مشکوٰة ص: ۳۵ طبع قدیمی).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

ترجمہ وتفسیر سے بھی مدد لی جاسکتی ہے، اور اگر دونوں کو جمع کرنے کی فرصت نہ ہو تو بہتر صورت یہ ہے کہ ترجمے کے بجائے قرآنِ کریم کی تو تلاوت کرتا رہے اور دین کے مسائل اہلِ علم سے پوچھ پوچھ کر ان پر عمل کرتا رہے۔ اس صورت میں قرآنِ کریم کی تلاوت کا اجر وثواب بھی حاصل ہوتا رہے گا، اور قرآنِ کریم کے مقاصد یعنی دینی مسائل پر عمل کرنے کی بھی توفیق ہوتی رہے گی۔ لیکن اگر تلاوت کو چھوڑ کر ترجمہ خوانی شروع کردی تو تلاوتِ قرآن سے تو یہ شخص پہلے دن ہی محروم ہوگیا، اور ظاہر ہے کہ صرف ترجمہ پڑھ کر یہ شخص قرآنِ کریم کا ماہر نہیں بن سکتا، نہ دینی مسائل اخذ کرسکتا ہے، اس طرح یہ شخص دین پر عمل کرنے کی توفیق سے بھی محروم رہے گا۔ اور یہ سراسر خسارے کا سودا ہے!

آپ نے یہ عذر لکھا ہے کہ:

> ”یہاں امریکا میں زندگی بہت مصروف ہے، اور لوگوں کے پاس بہت سارے کام کرنے کا وقت نہیں، لہٰذا یہاں مسلمان مرد اور عورت کہتے ہیں کہ ہم قرآن نہیں پڑھ سکتے، کیونکہ وہ وضو کر کے کسی کونے میں بیٹھ کر قرآن نہیں پڑھ سکتے جو ان کی سمجھ میں نہیں آتا۔“

آپ نے دورِ جدید کے مرد وزن کی بے پناہ مصروفیات کا جو ذکر کیا ہے، وہ بالکل صحیح ہے، اور یہ صرف امریکا کا مسئلہ نہیں، بلکہ قریباً ساری دُنیا کا مسئلہ ہے، آج کا انسان مصروفیت کی زنجیروں میں جس قدر جکڑا ہوا ہے، اس سے پہلے شاید کبھی اس قدر پابندِ سلاسل نہیں رہا ہوگا۔

آپ غور کریں گے تو اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ ہماری ان بے پناہ مصروفیات کے دو بڑے سبب ہیں: ایک یہ کہ آج کے مشینی دور نے خود انسان کو بھی ایک خودکار مشین بنادیا ہے، مشینوں کی ایجاد تو اس لئے ہوئی تھی کہ ان کی وجہ سے انسان کو فرصت کے لمحات میسر آسکیں گے، لیکن مشین کی برق رفتاری کا ساتھ دینے کے لئے خود انسان کو بھی مشین کا کردار ادا کرنا پڑا۔

دوم: یہ کہ ہم نے بہت سی غیر ضروری چیزوں کا بوجھ اپنے اُوپر لاد لیا ہے، آدمی کی بنیادی ضرورت صرف اتنی تھی کہ بھوک مٹانے کے لئے اسے پیٹ بھر کر روٹی میسر آجائے، تن ڈھانکنے کے لئے اس کو کپڑا میسر ہو، اور سردی گرمی سے بچاؤ کے لئے جھونپڑا ہو، لیکن ہم میں سے ہر شخص قیصر وکسریٰ کے سے ٹھاٹھ باٹھ سے رہنے کا متمنی ہے، اور وہ ہر چیز میں دُوسروں سے گوئے سبقت لے جانا چاہتا ہے، خواجہ عزیز الحسن مرحوم کے بقول:

یہی تجھ کو دُھن ہے رہوں سب سے بالا
ہو زینت نرالی، ہو فیشن نرالا
جیا کرتا ہے کیا یوں ہی مرنے والا؟
تجھے حسنِ ظاہر نے دھوکے میں ڈالا
جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

وہ لادین اور بے خدا قومیں جن کے سامنے آخرت کا کوئی تصور نہیں، جن کے نزدیک زندگی بس یہی دُنیا کی زندگی ہے، اور جن کے بارے میں قرآنِ کریم نے فرمایا ہے:

"ان الذین لَا یرجون لقائنا ورضوا بالحیٰوۃ الدنیا واطمأنوا بھا والذین ھم عن اٰیاتنا غافلون، اولٰئک مأواھم النار بما کانوا یکسبون." (۱۰:۷،۸)

ترجمہ: "البتہ جو لوگ اُمید نہیں رکھتے ہمارے ملنے کی، اور خوش ہوئے دُنیا کی زندگی پر اور اسی پر مطمئن ہو گئے، اور جو لوگ ہماری نشانیوں سے بے خبر ہیں، ایسوں کا ٹھکانا ہے آگ، بدلہ اس کا جو کماتے تھے۔"

(ترجمہ: حضرت شیخ الہندؒ)

وہ اگر دُنیوی مسابقت کے مرض میں مبتلا ہوتیں اور دُنیوی کرّوفر اور شان وشوکت ہی کو معراجِ کمال سمجھتیں، تو جائے تعجب نہ تھی، لیکن اُمتِ محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) جن کے دِل میں عقیدۂ آخرت کا یقین ہے اور جن کے سر پر آخرت کے محاسبہ کی، وہاں کی جزا وسزا کی اور وہاں کی کامیابی وناکامی کی تلوار ہر وقت لٹکتی رہتی ہے، ان کی یہ آخرت فراموشی بہت ہی افسوسناک بھی ہے اور حیرت افزا بھی!

ہم نے غیروں کی تقلید ونقالی میں اپنا معیارِ زندگی بلند کرنا شروع کر دیا، ہمارے سامنے ہمارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا نقشِ زندگی موجود تھا، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نمونے موجود تھے، اکابر اولیاء اللہ اور بزرگانِ دین کی مثالیں موجود تھیں، مگر ہم نے ان کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھنا بھی پسند نہ کیا، بلکہ اس کی دعوت دینے والوں کو احمق وکودن سمجھا، اور معیارِ زندگی بلند کرنے کے شوق میں زندگی کی گاڑی پر اتنا نمائشی سامان لاد لیا کہ اب اس کا کھینچنا محال ہو گیا، گھر کے سارے مرد وزن، چھوٹے بڑے اس بوجھ کے کھینچنے میں دن رات ہلکان ہو رہے ہیں، رات کی نیند اور دن کا سکون غارت ہو کر رہ گیا ہے، ہمارے اعصاب جواب دے رہے ہیں، نفسیاتی امراض میں اضافہ ہو رہا ہے، علاج معالجے میں ۷۵ فیصد مسکن دوائیاں استعمال ہو رہی ہیں، خواب آور دوائیں خوراک کی طرح کھائی جا رہی ہیں، ناگہانی اموات کی شرح حیرت ناک حد تک بڑھ رہی ہے، لیکن کسی بندۂ خدا کو یہ عقل نہیں آتی کہ ہم نے نمود ونمائش کا یہ بارِ گراں آخر کس مقصد کے لئے لاد رکھا ہے؟ نہ یہی خیال آتا ہے کہ اگر موت اور موت کے بعد کی زندگی برحق ہے، اگر قبر کا سوال وجواب اور ثواب وعذاب برحق ہے، اگر حشر ونشر، قیامت کے دن کی ہولناکیاں اور جنت ودوزخ برحق ہیں، تو ہم نمود ونمائش کا جو بوجھ لادے پھر رہے ہیں، اور جس کی وجہ سے اب چشم بددُور! ہمیں قرآنِ کریم کی تلاوت کی بھی فرصت نہیں رہی، یہ قبر وحشر میں ہمارے کس کام آئے گا؟

"سب ٹھاٹھ پڑا رہ جاوے گا جب لاد چلے گا بنجارا!"

کا تماشا شب وروز ہماری آنکھوں کے سامنے ہے، نمود ونمائش اور بلند معیارِ زندگی کے خبطی مریضوں کو ہم خالی ہاتھ جاتے ہوئے دن رات دیکھتے ہیں، لیکن ہماری چشمِ عبرت وا نہیں ہوتی۔

ایک حدیث شریف کا مضمون ہے کہ آدمی جب مرتا ہے تو فرشتے پوچھتے ہیں کہ: اس نے آگے کیا بھیجا؟ اور لوگ کہتے ہیں کہ:

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

اس نے پیچھے کیا چھوڑا؟ (مشکوۃ ص:۴۴۵)۔[1]

اب جب ہمارا انتقال ہوگا، جب ہمیں قبر کے تاریک خلوت خانے میں رکھ دیا جائے گا اور فرشتے پوچھیں گے کہ: یہاں کے اندھیرے کی روشنی قرآنِ کریم کی تلاوت ہے، یہاں کی تاریکی دُور کرنے کے لئے تم کیا لائے ہو؟ تو وہاں کہہ دیجئے گا کہ ہماری زندگی بڑی مصروف تھی، اتنا وقت کہاں تھا کہ وضو کر کے ایک کونے میں بیٹھ کر قرآنِ کریم پڑھیں۔

اور جب میدانِ حشر میں بارگاہِ خداوندی میں سوال ہوگا کہ جنت کی قیمت ادا کرنے کے لئے کیا لائے؟ تو وہاں کہہ دیجئے کہ میں نے بڑی سے بڑی ڈگریاں حاصل کی تھیں، امریکا جیسے ترقی یافتہ ملک میں اتنے بڑے عہدوں پر فائز تھا، میں نے فلاں فلاں چیزوں میں نام پیدا کیا تھا، بہترین سوٹ زیبِ تن کرتا تھا، شاندار بنگلے میں رہتا تھا، کاریں تھیں، بینک بیلنس تھا، میرے پاس اتنی فرصت کہاں تھی کہ آخرت کی تیاری کروں، پانچ وقت مسجد میں جایا کروں، روزانہ کم سے کم ایک پارہ قرآنِ کریم کی تلاوت کیا کروں، تسبیحات پڑھوں، دُرود شریف پڑھوں، خود دین کی محنت میں لگوں اور اپنی اولاد کو قرآن مجید حفظ کراؤں.....؟ مجھے بتایئے! کہ کیا مرنے کے بعد بھی قبر اور حشر میں بھی ہم اور آپ یہی جواب دیں گے کہ: جناب! امریکی مردوں اور عورتوں کے پاس اتنی فرصت کہاں تھی کہ باوضو ایک کونے میں بیٹھ کر قرآن کی تلاوت کیا کریں؟ نہیں...! وہاں یہ جواب نہیں ہوگا، وہاں وہ جواب ہوگا جو قرآنِ کریم نے نقل کیا ہے:

"أن تقول نفس یٰحسرتیٰ علیٰ ما فرّطت فی جنب اللہ و ان کنت لمن السٰخرین۔"

(الزمر:۵۶)

ترجمہ:... "کبھی (کل قیامت کو) کوئی شخص کہنے لگے کہ: افسوس میری اس کوتاہی پر جو میں نے خدا کی جناب میں کی ہے، اور میں تو (اَحکامِ خداوندی پر) ہنستا ہی رہا۔" (ترجمہ: حضرت تھانویؒ)

جب مرنے کے بعد ہمارا جواب وہ ہوگا جو قرآنِ کریم نے نقل کیا ہے تو یہاں یہ عذر کرنا کہ فرصت نہیں، محض فریبِ نفس نہیں تو اور کیا ہے...؟

حدیث شریف میں ہے:

"الکیس من دان نفسه وعمل لما بعد الموت، والعاجز من اتبع نفسه هواها وتمنی علی اللہ۔" (مشکوۃ ص:۴۵۱)

ترجمہ:... "دانشمند وہ ہے جس نے اپنے نفس کو رام کرلیا اور موت کے بعد کی زندگی کے لئے محنت کی، اور احمق ہے وہ شخص جس نے اپنے نفس کو خواہشات کے پیچھے لگا دیا اور اللہ تعالیٰ پر آرزوئیں دھرتا رہا۔"

ان تمام اُمور سے بھی قطعِ نظر کر لیجئے! ہماری مصروف زندگی میں ہمارے پاس اور بہت سی چیزوں کے لئے وقت ہے، ہم

---

(۱) عن أبی هریرة رضی اللہ عنه یبلغ به قال: إذا مات المیّت قالت الملائکة: ما قدّم؟ وقال بنو آدم: ما خلّف۔ رواه البیهقی فی شعب الإیمان۔ (مشکوة ص:۴۴۵، کتاب الرقاق، طبع قدیمی)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

اخبار پڑھتے ہیں، ریڈیو، ٹیلیویژن دیکھتے ہیں، دوست احباب کے ساتھ گپ شپ کرتے، سیر وتفریح کے لئے جاتے ہیں، تقریبات میں شرکت کرتے ہیں، ان تمام چیزوں کے لئے ہمارے پاس فالتو وقت ہے، اور ان موقعوں پر ہمیں کبھی عدیم الفرصتی کا عذر پیش نہیں آتا، لیکن جب نماز، روزہ، ذکر واذکار اور تلاوت قرآن کا سوال سامنے آئے تو ہم فوراً عدیم الفرصتی کی شکایت کا دفتر کھول بیٹھتے ہیں۔

امریکا اور دیگر بہت سے ممالک میں ہفتے میں دو دن کی تعطیل ہوتی ہے، ہفتے کے ان دو دنوں کے مشاغل کا نظام ہم پہلے سے مرتب کر لیتے ہیں، اور اگر کوئی کام نہ ہو تب بھی وقت پاس کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی مشغلہ ضرور تجویز کر لیا جاتا ہے، لیکن تلاوت قرآن کی فرصت ہمیں چھٹی کے ان دو دنوں میں بھی نہیں ہوتی۔

اس سے معلوم ہوا کہ فرصت نہ ہونے کا عذر محض نفس کا دھوکا ہے، اس کا اصل سبب یہ ہے کہ دُنیا ہماری نظر کے سامنے ہے، اس لئے ہم اس کے مشاغل میں منہمک رہتے ہیں، موت اور آخرت کا دھیان نہیں، اس لئے موت کے بعد کی طویل زندگی سے غفلت ہے، نہ اس کی تیاری ہے، اور نہ تیاری کا فکر واہتمام۔ اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ عذر تراشی کے بجائے اس مرضِ غفلت کا علاج کیا جائے، قیامت کے دن یہ عذر نہیں چلے گا کہ پاکستانی یا امریکی مردوں، عورتوں کو مصروفیت بہت تھی، ان کو ذکر وتلاوت کی فرصت کہاں تھی؟

۳:... آپ نے لکھا ہے کہ:

> ''کافر مذاق اُڑاتے ہیں کہ صرف ایک قرآن پڑھنے کے لئے کتنے کام کرنے پڑتے ہیں، یہ مانتے ہیں کہ وہ ایک مقدس کتاب ہے، لیکن بائبل بھی مقدس کتاب ہے، اور ہم وہ کتاب کسی بھی وقت پڑھ سکتے ہیں، ہم زیادہ تر رات کو سوتے وقت بستر میں پڑھ سکتے ہیں، کیا قرآن بھی اس طریقہ سے پڑھا جا سکتا ہے؟ اگر نہیں تو کیا وجہ ہے؟''

آپ نے کافروں کے مذاق اُڑانے کا جو ذکر کیا ہے، اس پر آپ کو ایک لطیفہ سناتا ہوں، کہتے ہیں کہ ایک ناک والا شخص نکٹوں کے دیس چلا گیا، وہ ''نکو آیا! نکو آیا'' کہہ کر اس کا مذاق اُڑانے لگے، چونکہ یہ پورا ملک نکٹوں کا تھا، اس لئے اس غریب کی زندگی دُوبھر ہوگئی اور اسے اپنی ناک سے شرم آنے لگی، وہیں سے ہمارے یہاں ''نکو بنانے'' کا محاورہ رائج ہوا۔ آپ کی مشکل یہ ہے کہ آپ نکٹوں کے دیس میں رہتے ہیں، اس لئے آپ کو اپنی ناک سے شرم آنے لگی ہے، اگر آپ کو یہ احساس ہوتا کہ عیب آپ کی ناک کا نہیں، بلکہ ان نکٹوں کی ناک کے غائب ہونے کا ہے، تو آپ کو ان کے مذاق اُڑانے سے شرمندگی نہ ہوتی۔

جس بائبل کو وہ مقدس کلام کہتے ہیں، وہ کلامِ الٰہی نہیں، بلکہ انسانوں کے ہاتھوں کی تصنیفات ہیں، مثلاً: ''عہد نامہ جدید'' میں ''متی کی اِنجیل''، ''مرقس کی اِنجیل''، ''لوقا کی اِنجیل''، ''یوحنا کی اِنجیل'' کے نام سے جو کتابیں شامل ہیں، یہ وہ کلامِ الٰہی نہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر حضرت جبریل علیہ السلام کے ذریعے نازل ہوا تھا، بلکہ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی چار سوانح عمریاں ہیں، جو مختلف اوقات میں ان چار حضرات نے تصنیف فرمائی تھیں۔ لطف یہ ہے کہ ان کی تصنیف کا اصل نسخہ بھی کہیں دُنیا میں موجود نہیں، ان بے چاروں کے ہاتھ میں جو کچھ ہے وہ محض ترجمہ ہی ترجمہ ہے، اصل متن غائب ہے، یہی وجہ ہے کہ آئے دن ترجموں میں

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ ۱۸۸۰ء میں جو نسخہ شائع ہوا تھا اس کا مقابلہ ۱۹۸۰ء کے نسخے سے کر کے دیکھئے، دونوں کا فرق کھل کر سامنے آجائے گا۔

ان چار اِنجیلوں کے بعد اس مجموعے میں ''رسولوں کے اعمال'' کی کتاب شامل ہے، یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کے حالات پر مشتمل ہے، اس کے بعد چودہ خطوط جناب پولوس کے ہیں، جو انہوں نے مختلف شہروں کے باشندوں کو لکھے تھے، اس کے بعد یعقوب، پطرس، یوحنا اور یہوداہ کے خطوط ہیں، اور آخر میں یوحنا عارف کا مکاشفہ ہے۔ اب غور فرمایئے! کہ اس مجموعے میں وہ کون سی چیز ہے جس کے ایک ایک حرف کو کلام الٰہی کہا جائے؟ اور وہ ٹھیک اسی زبان میں محفوظ ہو، جس زبان میں وہ نازل ہوا تھا؟ ان حضرات نے انسانوں کی لکھی ہوئی تحریروں کو کلام مقدس کا نام دے رکھا ہے، مگر چونکہ وہ کلامِ الٰہی نہیں ہیں، اس لئے وہ واقعی اس لائق ہیں کہ ان کو بغیر طہارت کے لیٹ کر پڑھا جائے، لیکن آپ کے ہاتھ میں وہ کلامِ الٰہی ہے جس کے ایک حرف میں بھی کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی، اور وہ آج ٹھیک اسی طرح تر و تازہ حالت میں موجود ہے، جس طرح کہ وہ حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا، اس نکتے پر دُنیا کے تمام اہلِ عقل متفق ہیں کہ یہ ٹھیک وہی کلام ہے جس کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلامِ الٰہی کی حیثیت سے دُنیا کے سامنے پیش کیا تھا، اور اس میں ایک حرف کا بھی تغیر و تبدل نہیں ہوا، چنانچہ انگریزی دور میں صوبہ متحدہ کے لیفٹیننٹ گورنر سر ولیم میور، اپنی کتاب ''لائف آف محمدؐ'' (صلی اللہ علیہ وسلم) میں لکھتے ہیں:

> ''یہ بالکل صحیح اور کامل قرآن ہے، اور اس میں ایک حرف کی بھی تحریف نہیں ہوئی، ہم ایک بڑی مضبوط بنا پر دعویٰ کر سکتے ہیں کہ قرآن کی ہر آیت خالص اور غیر متغیر صورت میں ہے۔ اور آخر کار ہم اپنی بحث کو ''ون ہیم'' صاحب کے فیصلے پر ختم کرتے ہیں، وہ فیصلہ یہ ہے کہ ہمارے پاس جو قرآن ہے، ہم کامل طور پر اس میں ہر لفظ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا سمجھتے ہیں، جیسا کہ مسلمان اس کے ہر لفظ کو خدا کا لفظ خیال کرتے ہیں۔''

(ماخوذ از تنبیہ الحائرین ص: ۴۱، از مولانا عبدالشکور لکھنویؒ)

الغرض مسلمانوں کے پاس الحمدللہ کلام الٰہی عین اصل حالت میں اور انہی الفاظ میں موجود ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے تھے، اس لئے مسلمان جس ادب و تعظیم کے ساتھ کلامُ اللہ کی تلاوت کریں بجا ہے، ایک بزرگ مسلمانوں کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ہزار بار بشویم دہن بہ مشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمالِ بے ادبی ست

ترجمہ:... ''آپ کا پاک نام اس قدر مقدس ہے کہ میں اگر ہزار مرتبہ منہ کو مشک و گلاب کے ساتھ دھوؤں تب بھی آپ کا نام لینا بے ادبی ہے۔''

اس لئے اگر کافر آپ کو طعنہ دیتے ہیں تو ان کے طعنے کی کوئی پروا نہ کیجئے، ان کے یہاں طہارت کا کوئی تصور ہی نہیں، وہ ظاہری ٹیپ ٹاپ اور صفائی کا تو بہت اہتمام کرتے ہیں، مگر نہ انہیں کبھی پانی سے استنجا کرنے اور گندگی کی جگہ کو پاک کرنے کی توفیق

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

ہوئی ہے، اور نہ انہوں نے کبھی غسلِ جنابت کیا۔ جب طہارت، وضو اور غسل ان کے مذہب ہی میں نہیں تو باوضو ہو کر وہ اپنی کتاب کو کیسے پڑھیں گے؟ یہ اُمتِ محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کی خصوصیت ہے کہ ان کو قدم قدم پر پاک اور باوضو رہنے کی تعلیم دی گئی ہے، اور یہ اس اُمت کا وہ امتیازی وصف ہے جس کے ساتھ قیامت کے دن اس اُمت کی شناخت ہوگی کہ جن اعضاء کو وضو میں دھویا جاتا ہے وہ قیامت کے دن چمک رہے ہوں گے۔(۱) کتابُ اللہ نور ہے، اور وضو بھی نور ہے، اس لئے کتابُ اللہ کا ادب یہی ہے کہ اس کو باوضو اور باادب پڑھا جائے، تاہم اگر کسی کو قرآنِ کریم کی کچھ آیات یا سورتیں زبانی یاد ہوں، ان کو بے وضو بھی پڑھنا جائز ہے،(۲) اور بستر پر بھی پڑھ سکتے ہیں۔(۳) البتہ اگر غسل فرض ہو تو غسل کئے بغیر قرآن کریم کی تلاوت زبانی بھی جائز نہیں۔ اسی طرح حیض ونفاس کی حالت میں بھی عورت تلاوت نہیں کرسکتی۔(۴) اور اگر آدمی کو غسل کی حاجت تو نہ ہو لیکن وضو کا موقع نہ ہو، تو یہ بھی جائز ہے کہ قرآن مجید کے اوراق کسی کپڑے وغیرہ سے اُلٹتا رہے اور دیکھ کر تلاوت کرتا رہے۔(۵) الغرض بڑی ناپاکی کی حالت میں تو قرآنِ کریم کی تلاوت جائز نہیں، لیکن وضو نہ ہونے کی حالت میں تلاوت جائز ہے، البتہ قرآنِ کریم کو بے پردہ ہاتھ لگانا، بے وضو جائز نہیں۔(۶)

''تفہیم القرآن'' تفسیر کا مطالعہ کرنا

سوال:... کیا مولانا مودودی کی ''تفہیم القرآن'' غلط ہے، اور اس کا پڑھنا ناجائز ہے؟ کیا وہ گستاخِ رسول اور گستاخِ صحابہ ہے؟ جس طرح مولانا اشرف علی تھانویؒ نے ڈپٹی نذیر احمد کے ترجمہ قرآن کی اَغلاط کو واضح کرتے ہوئے ایک رسالہ لکھا تھا، کیا آپ حضرات نے بھی مولانا مودودی کی تصانیف کے جملہ اَغلاط سے اُمت کو مطلع کرنے کے لئے کوئی رسالہ لکھا ہے؟

---

(۱) عن أبی هريرة رضی الله عنه قال. قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: ان اُمّتی يدعون يوم القيامة غرًّا محجّلين من آثار الوضوء فمن استطاع منكم أن يطيل غرته فليفعل۔ متفق عليه۔ (مشكوٰة ص: ۳۹، طبع قديمی)۔ وعن أبی الدرداء رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: أنا أوّل من يؤذن له بالسجود يوم القيامة، وأنا أوّل من يؤذن له أن يرفع رأسه فأنظر إلی ما بين يدی فأعرف اُمّتی من بين الأمم ومن خلفی مثل ذٰلک وعن يمينی مثل ذٰلک وعن شمالی مثل ذٰلک، فقال رجل يا رسول الله! كيف تعرف اُمّتک من بين الأمم فيما بين نوح إلی اُمّتک؟ قال: هم غرّ محجّلون من أثر الوضوء ليس أحد كذٰلک غيرهم ...إلخ۔ (مشكوٰة ص: ۴۰، كتاب الطهارة، طبع قديمی)۔

(۲) ويباح له قراءة القرآن لما روی أن رسول الله صلی الله عليه وسلم كان لَا يحجزه عن قراءة القرآن شیء إلّا الجنابة۔ (البدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۳۳، كتاب الطهارة، آداب الوضوء، طبع ايچ ايم سعيد)۔

(۳) ولو قرأ مضطجعًا فلا بأس ...إلخ۔ (فتح القدير ج: ۱ ص: ۲۴۲)۔

(۴) ومنها حرمة قراءة القرآن لَا تقرأ الحائض والنفساء والجنب شيئًا من القرآن والآية وما دونها سواء فی التحريم علی الأصح۔ (فتاویٰ هندية ج: ۱ ص: ۳۸، كتاب الطهارة، الباب السادس، الفصل الرابع، طبع كوئٹه)۔

(۵) قوله وحل قلبه بعود أی تقليب أوراق المصحف بعود ونحوه لعدم صدق المس عليه. (رد المحتار علی الدر المختار ج: ۱ ص: ۱۷۴، كتاب الطهارة، مطلب يطلق الدعاء علی ما يشمل الثناء، طبع ايچ ايم سعيد)۔ أيضًا يجوز للمحدث الذی يقرأ القرآن من المصحف تقليب الأوراق بقلم أو عود أو سكين۔ (البحر الرائق ج: ۱ ص: ۲۱۲، طبع بيروت)۔

(۶) ومنها حرمة مس المصحف لَا يجوز لهما وللجنب والمحدث مس المصحف إلّا بغلاف متجاف عنه كالخريطة والجلد الغير المشرز لَا بما هو متصل به هو الصحيح هٰكذا فی الهداية وعليه الفتوىٰ كذا فی الجوهرة النيرة۔ (فتاویٰ هندية ج: ۱ ص: ۳۸، ۳۹، كتاب الطهارة، الباب السادس، طبع رشيديه كوئٹه)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... مولانا مودودی کی ''تفہیم القرآن'' میں غلطیوں کی نشاندہی علماء وقتاً فوقتاً کرتے رہے ہیں، اس کا مطالعہ عام مسلمانوں کے لئے نہایت مضر ہے۔

ڈپٹی نذیر احمد کا ترجمہ پڑھنا کیسا ہے؟

سوال:... کیا ڈپٹی نذیر احمد کے ترجمہ وتفسیر پر اختلاف ہے؟

جواب:... ان کا ترجمہ نہ پڑھا جائے، اس میں غلطیاں ہیں، وہ ڈپٹی تھے، مفسر نہیں تھے۔

''تدبر القرآن'' کا مطالعہ کرنا کیسا ہے؟

سوال:... میں جانوروں کا ڈاکٹر ہوں، ہمارے ایک اُستاد (جنہوں نے اِبتدائی تعلیم مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحب کے مدرسے سے حاصل کی) کے کہنے کے مطابق مولانا امین احسن اصلاحی کی ''تدبر القرآن'' کا مطالعہ شروع کیا، کیا ''تدبر القرآن'' رجم رویت کے مسئلے کے سوا دُرست ہے؟ کیا اس کا نہ پڑھنا بہتر ہے؟

جواب:... ''تدبر القرآن'' کا مطالعہ نہیں کرنا چاہئے۔

چلتے پھرتے قرآن کی تلاوت اور دُرود شریف پڑھنا اچھا ہے

سوال:... میں روزانہ بازار میں چلتے پھرتے قرآن مجید کی سورتیں جو مجھ کو یاد ہیں پڑھا کرتا ہوں، اور ایک ایک سورۃ کو دو دو، تین تین مرتبہ پڑھا کرتا ہوں، اور اس کے بعد دُرود شریف بھی بازار میں چلتے پھرتے پڑھا کرتا ہوں۔ اس سلسلے میں دو باتیں بتادیں ایک تو یہ کہ میرا یہ عمل ٹھیک ہے؟ اور اس میں بے ادبی کا کوئی احتمال تو نہیں ہے؟ دُوسرے یہ کہ میرا اس طرح پڑھنا کہیں اوراد و وظائف میں شمار تو نہیں ہوتا؟ کیونکہ میں نے سنا ہے کہ اکثر اوراد و وظائف پڑھنے سے وظیفوں کی رجعت بھی ہوجاتی ہے، جس سے انسان کو نقصان بھی ہوسکتا ہے۔

جواب:... بازار میں چلتے پھرتے قرآن کریم کی سورتیں، دُرود شریف یا دُوسرے ذکر واذکار پڑھنے کا کوئی مضائقہ نہیں،[1] بلکہ حدیثِ پاک میں بازار میں گزرتے ہوئے چوتھا کلمہ پڑھنے کی فضیلت آئی ہے۔[2] اور یہ آپ کو کسی نے غلط کہا کہ اس سے نقصان بھی ہوسکتا ہے، اللہ تعالیٰ کا نام لینے میں کیا نقصان؟ ہاں! کسی خاص مقصد کے لئے ورد و وظیفہ کرنا ہو تو کسی سے پوچھے بغیر نہیں کرنا چاہئے۔

تلاوت کے دوران لفظ ''رسول اللہ'' آنے پر کیا پڑھیں؟

سوال:... اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے میں روزانہ قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہوں، تلاوت کرتے وقت جہاں لفظ ''رسول''

---

(۱) ولا بأس بالقراءة راكبًا وماشيًا إذا لم يكن ذلك الموضع معد للنجاسة فإن كان يكره كذا في القنية. (عالمگیری ج:۵ ص:۳۱۶، كتاب الكراهية، الباب الثالث في الرجل رأى رجلًا يقتل أباه وما يتصل به).

(۲) وعن عمر رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: من دخل السوق فقال: لا إله إلا الله وحده لا شريك له ..... كتب الله له ألف ألف حسنة، ومحا عنه ألف ألف سيئة، ورفع له ألف ألف درجة، وبنى له بيتًا في الجنة. (مشكوة المصابيح ج:۱ ص:۲۱۴).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

یا ''رسول اللہ'' آتا ہے وہاں ''صلی اللہ علیہ وسلم'' پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:... آیت ختم کرکے پڑھ لیا جائے۔ (۱)

ختمِ قرآن کی دعوت بدعت نہیں

سوال:... کیا ختمِ قرآن کی خوشی پر دعوت بدعت ہے؟

جواب:... بدعت نہیں، بلکہ جائز ہے۔ (۲)

ختمِ قرآن میں شیرینی کا تقسیم کرنا

سوال:... رمضان المبارک کی ۲۳ ویں شب کو مسجد میں بعد از تراویح اِمامِ مسجد کا سورۂ عنکبوت اور سورۂ رُوم پڑھنا، مقتدیوں کا سننا اور مقتدیوں کی لائی ہوئی شیرینی بچوں اور بڑوں میں تقسیم کرنے کا کوئی ثبوت ہے؟

جواب:... ختمِ قرآنِ کریم کی خوشی میں دعوت، ضیافت اور شیرینی وغیرہ تقسیم کرنا جائز ہے، بشرطیکہ اس میں کوئی اور خرابی نہ پائی جائے۔ (۳) لیکن آج کل جس طرح ختمِ قرآن پر شیرینی تقسیم کرنے کا رواج ہے، یہ جائز نہیں۔ باقی سورۂ عنکبوت اور سورۂ رُوم پڑھنا منقول نہیں۔

ختمِ قرآن پر دعوت کرنا جائز ہے اور تحفتاً کچھ دینا بھی جائز ہے

سوال:... ہمارے معاشرے میں جب بچہ قرآن ختم کرتا ہے تو آمین کرائی جاتی ہے، جس میں رشتہ داروں کو کھانا کھلایا جاتا ہے، اور ختم کروانے والے کو تحفتاً کچھ دیا جاتا ہے، کیا یہ اسلام میں جائز ہے؟ کیونکہ اس میں ریاکاری کا پہلو بھی آتا ہے۔

جواب:... ختمِ قرآن کی خوشی میں کھانا کھلانے کا کوئی حرج نہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب سورۃ البقرہ ختم کی تھی تو اُونٹ ذبح کیا تھا۔ (۴) اسی طرح اگر محبت کی بنا پر بچے کو کوئی ہدیہ یا تحفہ دے دیا جائے، اس کا بھی مضائقہ نہیں۔ لیکن ہمارے یہاں اکثر تکلفات خلافِ شرع کیے جاتے ہیں، اور ان میں اِخلاص و محبت کے بجائے ریاکاری اور رسم پرستی کا پہلو ہی نمایاں ہوتا ہے۔

---

(۱) ولو قرأ القرآن فمرّ علی اسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ وأصحابہ فقراءۃ القرآن علی تألیفہ ونظمہ أفضل من الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ وأصحابہ فی ذٰلک الوقت، فإن فرغ ففعل فھو أفضل وإن لم یفعل فلا شیء علیہ کذا فی الملتقط۔ (عالمگیری ج:۵ ص:۳۱۶، کتاب الکراھیۃ، الباب الثالث فی الرجل رأی رجلًا یقتل أباہ وما یتصل بہ)۔

(۲) ویستحب لہ أن یجمع أھلہ وولدہ عند الختم ویدعو لھم کذا فی الینابیع۔ (عالمگیری ج:۵ ص:۳۱۷، کتاب الکراھیۃ، الباب الثالث)، أیضا مالک عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنھما قال: تعلم عمر رضی اللہ عنہ البقرۃ فی اثنتی عشرۃ سنۃ فلما ختمھا نحر جزورًا۔ (الجامع لأحکام القرآن للقرطبی ج:۱ ص:۳۰ طبع بیروت)۔

(۳) ایضاً۔

(۴) مالک عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنھما قال: تعلم عمر رضی اللہ عنہ البقرۃ فی اثنتی عشرۃ سنۃً فلما ختمھا نحر جزورًا۔ (الجامع لأحکام القرآن للقرطبی ج:۱ ص:۳۰ طبع بیروت)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

ایک دن میں قرآن ختم کرنا

سوال:... ایک عورت یہاں پر تبلیغ کرتی ہے، وہ کہتی ہے کہ آپ لوگ جو عورتیں ایک ساتھ مل کر ختم پڑھتی ہیں وہ ناجائز ہے، کیونکہ ایک دن میں پورا قرآن ختم کرنا منع ہے، ایک قرآن کم از کم تین دن میں ختم کرنا چاہئے۔ اس پر میں نے پوچھا کہ خالق دیناہال یا دُوسری جگہ تراویح میں ایک رات میں پورا ختم کیا گیا، اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو اس نے کہا کہ: یہ لوگ بھی سخت گناہگار ہیں۔ برائے مہربانی صحیح صورتِ حال سے ہم کو آگاہ کریں۔

جواب:... حدیث میں تین دن سے کم میں قرآن کریم ختم کرنے کی ممانعت آئی ہے، کیونکہ اس صورت میں تدبر و تفکر نہیں ہوسکتا، مطلقاً ممنوع نہیں، کیونکہ بہت سے سلف سے ایک رات میں قرآنِ کریم ختم کرنا بھی منقول ہے۔ عورتیں جہاں مل کر قرآنِ کریم ختم کرتی ہیں، اس میں دُوسری خرابیاں ہوسکتی ہیں، مثلاً: عورتوں کا بن ٹھن کر آنا، صحیح تلاوت نہ کرنا، تلاوت کے دوران دُنیا بھر کی باتیں نمٹانا، وغیرہ، وغیرہ۔ تاہم اگر چند آدمی مل کر ختم کریں تو حدیث کی ممانعت کے تحت داخل نہیں، کیونکہ حدیث میں ایک آدمی کے تین دن سے پہلے ختم کرنے کو منع فرمایا ہے نہ کہ چند آدمیوں کے ختم کرنے کو۔[1] اور آپ نے جو خالق دیناہال میں تراویح کا حوالہ دیا ہے، یہ بھی صحیح نہیں، تراویح میں ایک رات میں جو قرآنِ کریم ختم کیا جاتا ہے وہ اتنی تیزی سے پڑھا جاتا ہے کہ الفاظ صحیح طور پر سمجھ میں نہیں آتے، اس طرح پڑھنا مکروہ و ممنوع ہے۔[2]

رمضان میں قرآن تیز پڑھنا کیسا ہے؟

سوال:... رمضان المبارک میں عموماً حافظ صاحب جو قرآن سناتے ہیں، ان کے پڑھنے کی رفتار اتنی تیز ہوتی ہے کہ سوائے ''یعلمون'' اور ''تعلمون'' کے کچھ سمجھ میں نہیں آتا، اگر ان سے عرض کیا جائے کہ تھوڑی رفتار ہلکی کرلیں تو جواب ملتا ہے کہ ان کی مجبوری ہے، وہ ہلکا نہیں پڑھ سکتے، اس صورت میں پڑھنے اور سننے والے ثواب کے مستحق ہوں گے؟

جواب:... قرآنِ کریم کا ادب یہ ہے کہ نہایت سکون اور وقار کے ساتھ صحیح الفاظ کا تلفظ کیا جائے۔[3] اتنا تیز پڑھنا جیسا کہ آپ نے ذِکر کیا ہے۔ جائز نہیں، اور پڑھنے اور سننے والوں کو اس کا ثواب نہیں ملتا، بلکہ اندیشہ ہے کہ گناہ نہ ہو۔[4]

---

(۱) أفضل القراءة ان يتدبر فى معناه حتى قيل يكره أن يختم القرآن فى يوم واحد ولا يختم فى أقل من ثلاثة أيام تعظيمًا له ويقرأ بقراءة مجمع عليها كذا فى القنية. (عالمگيرى ج:۵ ص:۳۱۷، كتاب الكراهية، الباب الثالث ...الخ). وأيضًا ويكره أن يقرأه فى أقل من ثلاث لما روى عبدالله بن عمر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا يفقه من قرأه فى أقل من ثلاث ...الخ. (الفقه الإسلامى وأدلته ج:۲ ص:۸۲، تتمة الصلاة، ختم القرآن).

(۲) ويكره الإسراع فى القراءة وفى أداء الأركان كذا فى السراجية. (فتاوىٰ هندية ج:۱ ص:۱۱۸).

(۳) وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا. (المزّمّل:۴).

(۴) وفى الحجة: يقرأ فى الفرض بالترسل حرفًا حرفًا، وفى التراويح بين بين، وفى النفل ليلا له أن يسرع بعد أن يقرأ كما يفهم. وفى الشامية: أى بعد أن يمد أقل مد قال به القراء وإلا حرم لترك الترتيل المأمور به شرعًا. (شامى ج:۱ ص:۵۴۱).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

شبینہ قرآن جائز ہے یا ناجائز؟

سوال:... ہمارے قرب وجوار میں چند حفاظ نے جمع ہوکر یہ پروگرام بنایا ہے کہ وہ ہر ماہ میں ایک شب شبینہ کرتے ہیں اور اس کی وجہ یہ بتاتے ہیں کہ سال بھر میں قرآنِ پاک سے تعلق رکھنے کے لئے وہ ایسا کرتے ہیں تاکہ قرآن ضبط بھی رہ سکے، اور محبت بھی برقرار رہ سکے۔ اس میں کچھ غیر حافظ لوگ بھی ذوق وشوق سے شرکت کرتے ہیں، واضح رہے کہ ان کے لئے کوئی چندہ نہیں کیا جاتا، نہ ہی حافظ کچھ لیتے ہیں، اور نہ ہی کسی کو زبردستی قرآن سننے پر مجبور کیا جاتا ہے، اعلان یہی ہوتا ہے کہ جو صاحب چاہیں اور جس قدر چاہیں شبینہ قرآن میں شرکت کرسکتے ہیں۔ ایسی محفل میں قرآن سنانے یا سننے کے لئے شرکت کرنا قرآن وسنت کی روشنی میں کیا حکم رکھتا ہے؟

جواب:... حضراتِ فقہاءؒ نے تین سے زیادہ افراد کا جماعت کے ساتھ نوافل پڑھنا مکروہ لکھا ہے، پس اگر اِمام تراویح پڑھائے تو یہ شبینہ صحیح ہے، اور اگر اِمام نفل کی جماعت کراتا ہے تو یہ شبینہ جائز نہیں۔ (۱)

۲۷ ویں شب رمضان کو شبینہ اور لائٹنگ کرنا کیسا ہے؟

سوال:... ۲۷ ویں شب کو شبینہ اور لائٹنگ کرنا کیسا ہے؟

جواب:... شبینہ جائز ہے، بشرطیکہ مفاسد سے خالی ہو، ورنہ صحیح نہیں، بے ضرورت روشنی کرنا کوئی مستحسن بات نہیں۔ (۲)

ریڈیو کے دینی پروگرام چھوڑ کر گانے سننا

سوال:... میرے گھر میں ریڈیو ہے، مجھے نغمے سننے کا بہت شوق ہے، بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک ریڈیو اسٹیشن سے تلاوت کلامِ پاک یا کوئی مذہبی پروگرام نشر ہورہا ہوتا ہے، تو دُوسرے اسٹیشن سے میرے پسندیدہ گانے نشر ہورہے ہوتے ہیں، میں بالآخر تمام مذہبی پروگراموں کو چھوڑ کر گانے سننے لگتا ہوں، کیا یہ جائز ہے؟

جواب:... خود آپ کا ضمیر کیا اسے جائز کہتا ہے؟ گانے سننا بجائے خود حرام ہے، تلاوت بند کرکے گانے سننا کس طرح جائز ہوسکتا ہے...؟ (۳)

---

(۱) (ولا بصلی الوتر والتطوع بجماعة خارج رمضان) أی یکره ذلک علی سبیل التداعی بأن یقتدی أربعة بواحد، درمختار۔ وفی الشامیة. قوله أربعة بواحد اما إقتداء واحد بواحد أو إثنین بواحد فلا یکره وثلاثة بواحد فیه خلاف ...إلخ. (شامی ج:۲ ص:۴۸، کتاب الصلاة، مبحث صلاة التراویح).

(۲) إمداد الفتاویٰ ج:۱ ص:۲۳۷، فصل فی التراویح، طبع کتب خانه امدادیه، انڈیا۔

(۳) وفی البزازیة استماع صوت الملاهی کضرب قصب ونحوه حرام لقوله علیه الصلاة والسلام استماع الملاهی معصیة والجلوس علیها فسق والتلذذ بها کفر۔ (درمختار مع الشامی ج:۶ ص:۳۴۹، وأیضًا فی الهندیة ج:۵ ص:۳۵۱).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

ٹیپ ریکارڈر سے گانا سننے کا گناہ ملتا ہے، تو تلاوت سننے کا ثواب کیوں نہیں ملتا؟

سوال:... میں حافظِ قرآن ہوں، لیکن عالم نہیں ہوں، لوگ مجھ سے یہ سوال کرتے ہیں کہ: کیا گانے سننا گناہ ہے؟ میں کہتا ہوں کہ ہاں گناہ ہے! تو وہ سوال کرتے ہیں کہ: ٹیپ یا ریڈیو پر تلاوت سننے سے ثواب ملتا ہے؟ تو میں کہتا ہوں کہ: نہیں! وہ کہتے ہیں کہ: نہ تلاوت کرنے والا موجود ہے، نہ گانا گانے والا موجود ہے، یہ کیا وجہ ہے کہ ٹیپ پر گانے سننے سے گناہ کیوں ملتا ہے؟ اور تلاوت سننے سے ثواب کیوں نہیں ملتا؟ تو مہربانی فرما کر اس سوال کا حل تلاش کر کے بتائیں۔

جواب:... ٹیپ ریکارڈر سے قرآنِ کریم کی آواز سننے کا ثواب ملتا ہے، مگر تلاوت کا ثواب نہیں ملتا[1]۔ اور گانے کی کیسٹ سننے سے گانے کی آواز سننے کا گناہ ملتا ہے، اور گانے کی آواز سننا بھی حرام ہے[2]۔

ٹیپ ریکارڈر کی تلاوت کا ثواب ہوتا ہے

سوال:... ٹیپ ریکارڈر سے اگر تلاوتِ قرآن سنی جائے تو اس کا ثواب ہوتا ہے، گناہ ہوتا ہے یا ثواب گناہ کچھ بھی نہیں؟

جواب:... ٹیپ ریکارڈر کی آواز تلاوت تو بہرحال نہیں[3]، اس لئے نہ اس پر تلاوت کے اَحکام مرتب ہوتے ہیں، نہ تلاوت سننے کا ثواب ہوگا، البتہ تلاوت کی آواز ضرور ہے، اس پر اللہ تعالیٰ ثواب عطا فرمادیں تو کچھ بعید نہیں۔

کیسٹ پر تلاوت کا ثواب نہیں ملتا تو پھر گانا سننے کا گناہ کیوں ملتا ہے؟

سوال:... فتویٰ کیسٹ پر تلاوت اور سجدۂ سہو کے عنوان کے تحت پڑھا، جس میں آپ نے کیسٹ کی تلاوت پر سجدۂ تلاوت کے عدمِ وجوب کا فتویٰ دیا ہے، اور کیسٹ کی آواز کو تلاوت قرار نہیں دیا۔ تو اس پر اِشکال یہ وارِد ہوتا ہے کہ آیا کیسٹ پر تلاوت کلام پاک کا ثواب اصلی تلاوت کے برابر ہوگا یا نہیں؟ دیگر اِشکال یہ کہ اگر کوئی کیسٹ میں بند موسیقی سنے تو اس کا گناہ ملے گا یا نہیں؟ یا موسیقی کی آواز کو آواز نہ سمجھتے ہوئے گناہ کا کام نہیں سمجھا جائے گا؟

جواب:... تلاوت تو وہ تھی جو قاری صاحب نے کی تھی، اس پر ثواب بشرطِ اِخلاص ضرور ہوگا، کیسٹ میں اس تلاوت کی آواز محفوظ ہوگئی، اس آواز کا حکم تلاوت کا نہیں[4]۔ مثلاً: اگر اَذان کی کیسٹ اَذان کے وقت لگادی جائے تو اس کا حکم اَذان کا نہیں ہوگا۔

---

(۱) لأن القراءة فعل اللسان. (حلبی کبیر ص: ۲۷۵، طبع سهيل اكيڈمی لاهور).

(۲) وفی البزازية استماع صوت الملاهی كضرب قصب ونحوه حرام لقوله عليه الصلاة والسلام: استماع الملاهی معصية والجلوس عليها فسق والتلذذ بها كفر. (الدر المختار ج: ۶ ص: ۳۴۹). وكره كل لهو أی كل لعب وعبث ..... واستماعه كالرقص والسخرية والتصفيق وضرب الأوتار ..... واستماع ضرب الدف والمزمار وغير ذلك حرام وإن سمع بغتة يكون معذورًا ويجب عن يحتهد أن لا يسمع. (شامی ج: ۶ ص: ۳۹۵، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده).

(۳) ایضاً حاشیہ نمبر ۱۔

(۴) والسماع شرط عمل التلاوة. (حاشية الطحطاوی علی مراقی الفلاح ص: ۲۶۰). أيضًا: بخلاف السماع من البغاء والصدی فإن ذالك ليس بتلاوة وكذا إذا سمع من المجنون لأن ذالك ليس بتلاوة صحيحة لعدم أهليته لإنعدام التمييز. (بدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۱۸۶، كتاب الصلاة، فصل وأما بيان من تجب عليه السجدة، طبع ايچ ايم سعيد).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

آپ نے گانے کی کیسٹ کا جو اِشکال کیا ہے، وہ صحیح نہیں۔ ایک ہے گانا، یہ بھی شرعاً حرام ہے، اور ایک ہے گانے کی آواز سننا، یہ بھی حرام ہے۔ گانے کی کیسٹ میں گانے کی آواز سنی جاتی ہے، اس کے حرام ہونے میں کیا شبہ ہے...؟ (۱)

کیسٹ کی آواز سے سجدہ

سوال:... مسئلہ یہ ہے کہ ایک دن میں منی بس میں سفر کر رہا تھا، منی بس میں کیسٹ آن تھا، جس میں قرآن پاک کی تلاوت ہو رہی تھی، میں بھی تلاوت سن رہا تھا کہ اس دوران قاری صاحب جو تلاوت کر رہے تھے ایک جگہ اس نے یہ کہا کہ سجدۂ تلاوت، تو جب میں نے یہ سنا تو میرے برابر سیٹ پر بیٹھے شخص نے کہا کہ اب ہم پر سجدہ واجب ہو گیا، کیا اس شخص کی بات دُرست ہے؟ کیونکہ منی بس تو بھری ہوئی تھی۔

جواب:... کیسٹ کی آواز سے سجدۂ تلاوت واجب نہیں ہوتا، آدمی کے منہ کی تلاوت سے واجب ہوتا ہے۔ (۲)

ٹیپ ریکارڈر سے تلاوت سننا خلافِ ادب ہے؟

سوال:... میرے ذہن میں یہ مسئلہ کھٹکتا ہے، بسوں کے ڈرائیور اور اکثر منی بس ڈرائیور سفر کرتے وقت گانوں کے کیسٹ لگا دیتے ہیں، جن میں فحش اور عریاں گانے ہوتے ہیں، صبح کے وقت بسوں کے ڈرائیور قرآن پاک کا کیسٹ بھی لگا دیتے ہیں اور اس کے تھوڑی دیر بعد عریاں اور فحش گانے شروع ہو جاتے ہیں، میرے منع کرنے کے باوجود کہ اس میں فحش گانے لگے ہوتے ہیں، قرآن پاک کا کیسٹ نہ لگاؤ، وہ لوگ کہتے ہیں کہ آواز تو ہے، جس طرح آدمی جھوٹ سچ بولتا ہے۔ کیا ان کا کہنا صحیح ہے؟

جواب:... ٹیپ ریکارڈر آواز محفوظ کرنے کا آلہ ہے، اس کا صحیح استعمال صحیح ہے، اور غلط، غلط۔ (۳) یہ ڈرائیوروں کی بدمذاقی ہے کہ اس کو گانے کے لئے استعمال کرتے ہیں،... باوجودیکہ بسوں اور منی بسوں میں گانے لگانا قانوناً بھی ممنوع ہے، لیکن یہ خلافِ قانون حرکت، قانون کے محافظوں کی ناک کے نیچے ہو رہی ہے... بہرحال جو آلہ گانے کے لئے استعمال ہوتا ہو، اس سے تلاوت سننا خلافِ ادب ہے۔ (۴)

---

(۱) اختلفوا فی التغنی المجرد قال بعضهم انه حرام مطلقًا والإستماع إليه معصية وهو إختيار شيخ الإسلام ولو سمع بغتة فلا إثم عليه. (عالمگیری ج:۵ ص:۳۵۱، کتاب الکراهیة، الباب السابع عشر فی الغناء واللهو وسائر المعاصی ... إلخ).

(۲) ولا تجب بكتابة ولا نظر من غير تلفظ لأنه لم يقرأ ولم يسمع وكذا التهجي فلا تجب عليه ولا على من سمعه لأنه تعداد الحروف وليس بقراءة. (حاشية الطحطاوی ص:۲۶۱، باب سجود التلاوة). التلاوة هي مصدر تلا بمعنى قرأ ..... وانما لم يذكر السماع لأن المختار أن السبب التلاوة فقط ولأن التلاوة سبب للسماع أيضًا فكان ذكر مشتملًا على السماع من وجه فاكتفى به كذا فی العناية وفی ذكر التلاوة إيماء إلى أنه لو كتبها أو تهجاها لم يجب قاله السيد. (حاشية الطحطاوی ص:۲۶۰، باب سجود التلاوة، أيضًا بدائع ج:۱ ص:۱۸۶، كتاب الصلاة).

(۳) الأمور بمقاصدها كما علمته فی التروک وذكر قاضيخان فی فتاواه ان بيع العصير ممن يتخذه خمرًا إن قصد به التجارة فلا يحرم وان قصد به لأجل التخمير حرم. (الأشباه والنظائر ج:۱ ص:۴۳، الفن الأوّل، القاعدة الثانية).

(۴) تفصیل دیکھئے: ''آلاتِ جدیدہ'' ص:۱۶۱۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

تلاوتِ کلامِ پاک اور گانے ریڈیو یا کیسٹ سے سننا

سوال:... اگر تلاوتِ کلامِ پاک کو کیسٹ یا ریڈیو سے سنا جائے تو اس کا ثواب حاصل نہیں ہوتا، تو اس اُصول کے مطابق موسیقی اگر ریڈیو یا کیسٹ میں سنی جائے تو اس کا گناہ بھی نہ ہونا چاہئے!

جواب:... گانے کی آواز سننا حرام ہے، اس کا گناہ ہوگا۔ تلاوت کی آواز تلاوت نہیں، اس لئے تلاوت سننے کا ثواب نہیں ہوگا۔ البتہ اگر آپ قرآنِ کریم کے صحیح تلفظ کو سیکھنے کے لئے سنتے ہیں تو اس کا اجر ضرور ملے گا۔ (۱)

کیا ٹیپ ریکارڈ پر تلاوت ناجائز ہے؟

سوال:... آپ نے تحریر فرمایا تھا کہ ٹیپ پر تلاوت کرنے سے تلاوت کا ثواب نہیں ملتا، اور نہ اس کے سننے سے تلاوت کا سجدہ واجب ہوتا ہے، تو گزارش ہے کہ اس زمانے میں تو ٹیپ ریکارڈ نہیں تھا، اس لئے قرآن وسنت سے اس کے لئے کوئی دلیل نہیں ملتی، لیکن آج کل کے دور میں تو یہ ایک آلہ ہے جس کو استعمال کیا جاتا ہے، جیسا کہ جہاد میں ہوائی جہاز اور ٹینک وغیرہ، قرآن وسنت کی روشنی میں وجوہات درج کیجئے۔

جواب:... ٹیپ پر تلاوت کو ناجائز تو میں نے بھی نہیں کہا، مگر سجدۂ تلاوت واجب ہونے کے لئے تلاوتِ صحیحہ شرط ہے، اور ٹیپ سے جو آواز نکلتی ہے وہ عقلاً وشرعاً صحیح نہیں، اس لئے اس پر تلاوت کے اَحکام بھی جاری نہیں ہوں گے۔ (۲)

ٹیپ ریکارڈ پر صحیح تلاوت وترجمہ سننا موجبِ برکت ہے

سوال:... میں قرآنِ کریم کے مکمل کیسٹ خریدنا چاہتا ہوں جو باترجمہ ہیں، پوچھنا یہ ہے کہ ٹیپ ریکارڈ پر تلاوت وترجمہ سننا کیسا ہے؟ ثواب ہوتا ہے کہ نہیں؟ آپ سے مشورہ لینا ہے کہ ''قرآن کیسٹ سیٹ'' لوں یا نہ لوں۔

جواب:... اب یہ تو آپ نے لکھا نہیں کہ کیسٹ پر کس کی تلاوت اور ترجمہ ہے؟ ترجمہ وتلاوت اگر صحیح ہیں تو ان کے خریدنے میں کوئی حرج نہیں، تلاوت سننے کا ثواب تو نہیں ہوگا، بہرحال قرآنِ کریم کی آواز سننا موجبِ برکت ہے۔ (۳)

تلاوت کی کیسٹ سننی کافی ہے یا خود بھی تلاوت کرنی چاہئے؟

سوال:... میرا ایک دوست ہے جو خود قرآن شریف نہیں پڑھتا بلکہ ٹیپ ریکارڈ کی کیسٹ کے ذریعہ روز قرآن شریف سنتا

---

(۱) ص:۴۸۰ کا حاشیہ نمبر ۲،۱ ملاحظہ ہو۔

(۲) فینظر إلی أهلية التالي وأهليته بالتمييز ..... بخلاف السماع من الببغاء والصدى فإن ذلك ليس بتلاوة وكذا إذا سمع من المجنون لأن ذلك ليس بتلاوة صحيحة لعدم أهليته لإنعدام التمييز۔ (بدائع صنائع ج:۱ ص:۱۸۶، كتاب الصلاة، فصل بيان من تجب عليه السجدة، وأيضًا جديد فقہی مسائل ج:۱ ص:۶۵، آلاتِ جدیدہ ص:۲۰۷)۔

(۳) تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: جدید فقہی مسائل ص:۶۵، ایضاً: آلاتِ جدیدہ ص:۱۶۰۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

ہے، حالانکہ میری اس سے بحث ہوئی تو کہنے لگا کہ قرآن شریف پڑھنا کوئی ضروری نہیں، مسلمان صرف سن کر بھی عمل کرسکتا ہے۔ یہ اُلجھن میرے ذہن میں گھومتی رہی، اس کو دُور کرنے کے لئے ایک مولوی صاحب سے ملا، انہوں نے بھی یہی جواب دیا کہ خود پڑھنے اور سننے کا ثواب ایک ہی ہے۔ اب میرے ذہن میں بات نہیں آتی کہ جب ایک مسلمان خود قرآن شریف پڑھا ہوا ہے تو خود کیوں نہیں تلاوت کرتا ہے؟ آپ بتایئے اور میری اُلجھن دُور کریں کہ کیا قرآنِ پاک صرف دُوسروں کی زبان سے سننا چاہئے اور خود تلاوت نہ کی جائے؟ جبکہ وہ خود لکھا پڑھا ہو، آخر کیوں؟

جواب:... قرآن مجید کے بہت سے حقوق ہیں، ایک حق اس کی تلاوت کرنا بھی ہے، اور اس کے اَحکام کا سننا اور ان پر عمل کرنا بھی اس کا حق ہے، اسی طرح بقدرِ ہمت اس کو حفظ کرنا بھی اس کا حق ہے، ان تمام حقوق کو ادا کرنا چاہئے۔ البتہ قرآن مجید پڑھنا، قرآن مجید سننے سے زیادہ افضل ہے۔(۱) اور ٹیپ ریکارڈ کی تلاوت کو اکثر علماء نے تلاوت میں شمار نہیں کیا ہے۔(۲)

ٹیپ ریکارڈ کی تلاوت کا ثواب نہیں، تو پھر گانوں کا گناہ کیوں؟

سوال:... روزنامہ جنگ میں ہر ہفتہ آپ کا کالم تقریباً باقاعدگی سے پڑھتا رہا ہوں، اس میں بعض اوقات آپ کے جواب متعلقہ مسئلہ کے مزید اُلجھاؤ کا باعث بن جاتے ہیں، اور کبھی کبھی جواب وضاحت طلب رہ جاتے ہیں، جس کی وجہ سے سائل ہی نہیں، بلکہ دُوسرے قارئین کی اُلجھن دُور نہیں ہو پاتی۔ مثال کے طور پر آپ نے فرمایا ہے کہ ٹیپ ریکارڈ کی تلاوت واقعتاً تلاوت نہیں ہے، اس سے سجدۂ تلاوت واجب نہیں ہوگا، نہ تلاوت کا ثواب ملے گا۔ اگر یہ واقعتاً تلاوت نہیں ہے تو پھر ریڈیو اور ٹیلیویژن سے تلاوت کا جواز ختم ہوجائے گا، یہی نہیں جب اس کا ثواب بھی نہیں ہے تو پھر ٹیپ ریکارڈ سے فحش گانے سننا بھی باعثِ عذاب نہیں ہوگا، اور پھر فلمیں دیکھنے سے بھی کیا بُرائی پیدا ہوسکتی ہے؟ دُوسری بات سجدۂ تلاوت کی ہے، تو یہ ناچیز یہ سمجھتا ہے کہ قرآن مجید کی متعلقہ آیت کسی بھی ذریعہ سے کسی مسلمان کے کان تک پہنچے یا وہ خود تلاوت کرے اس پر سجدۂ تلاوت واجب ہوجائے گا۔ یہ آپ کی بات تسلیم کرلی جائے تو پھر عیدین اور جمعہ کی نمازوں میں دُور دُور تک صف بند نمازی جو نماز ادا کرتے یا رُکوع وسجود پیش اِمام کے ساتھ کرتے ہیں، وہ بھی بے معنی ہوکر رہ جائے گا، اس لئے کہ ان نمازوں میں خصوصاً لاؤڈ اسپیکر کا استعمال عام ہے۔ ہاں! ٹیپ ریکارڈر پر تلاوت سے نماز ادا نہ کرنے کا جواز تو ہے اس لئے کہ باجماعت نماز کے لئے پیش اِمام کا ہونا لازم ہے، لیکن سجدۂ تلاوت کا واجب نہ ہونا اور اس کی سماعت کا کسی ثواب کا باعث نہ ہونا عقل وفہم سے بعید باتیں ہیں۔

---

(۱) عن عبيدة المليكي وكانت له صحبة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يا أهل القرآن! لَا تتوسدوا القرآن واتلوه حق تلاوته من آناء الليل والنهار وافشوه وتغنّوه وتدبّروا ما فيه لعلكم تفلحون، ولَا تعجلوا ثوابه فإنّ له ثوابًا۔ رواه البيهقي في شعب الإيمان۔ (مشكوٰة ص:۱۹۲، أيضًا: الفقه الإسلامي وأدلّته ج:۲ ص:۸۱، ۸۲، هندية ج:۵ ص:۳۱۷)۔

(۲) فينظر إلى أهلية التالي وأهليته بالتمييز وقد وجد فوجد سماع تلاوة صحيحة فتجب السجدة بخلاف السماع من الببغاء والصدىٰ فإن ذالك ليس بتلاوة وكذا إذا سمع من المجنون لأن ذالك ليس بتلاوة صحيحة لعدم أهليته لإنعدام التمييز۔ (البدائع الصنائع ج:۱ ص:۱۸۶، كتاب الصلاة)۔ أيضًا: آلات جديده ص:۲۰۷۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... جناب کی نصیحتیں بڑی قیمتی ہیں، میں دِل سے ان کی قدر کرتا ہوں، اور ان پر جناب کا شکر گزار ہوں۔ یہ ناکارہ اپنے محدود علم کے مطابق مسائل حزم واحتیاط سے لکھنے کی کوشش کرتا ہے، مگر قلّتِ علم اور قلّتِ فہم کی بنا پر کبھی جواب میں غلطی یا لغزش کا ہو جانا غیر متوقع نہیں، اس لئے اہلِ علم سے بار بار اِلتجا کرتا ہے کہ کسی مسئلے میں لغزش ہو جائے تو ضرور آگاہ فرمائیں تاکہ اس کی اصلاح ہو جائے۔

۱:... اس تمہید کے بعد گزارش ہے کہ آنجناب کی نصیحت کے مطابق اس مسئلہ میں دُوسرے اہلِ علم سے بھی رُجوع کیا، ان کی رائے بھی یہی ہے کہ ٹیپ ریکارڈر پر تلاوت سننے سے سجدۂ تلاوت لازمی نہیں آتا، پاکستان کے مفتیٔ اعظم مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ ''آلاتِ جدیدہ'' میں تحریر فرماتے ہیں:

> ''ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ جو آیتِ سجدہ سنی جائے اس کا وہی حکم ہے جو گراموفون کے ریکارڈ کا ہے کہ اس کے سننے سے سجدۂ تلاوت واجب نہیں ہوتا، کیونکہ سجدۂ تلاوت کے وجوب کے لئے تلاوتِ صحیحہ شرط ہے، اور آلہ بے جان بے شعور سے تلاوت متصوّر نہیں۔'' (ص:۲۰۷)

۲:... جناب کا یہ شبہ صحیح نہیں کہ: ''اگر یہ تلاوت نہیں تو ریڈیو اور ٹیلیویژن سے تلاوت کا جواز ختم ہو جائے گا۔'' ریڈیو پر جو تلاوت نشر ہوتی ہے، وہ عموماً پہلے ریکارڈ کرلی جاتی ہے، بعد میں نشر کی جاتی ہے، اس لئے اس کا حکم وہی ہے جو ٹیپ ریکارڈ کی آواز کا ہے کہ وہ تلاوتِ صحیحہ نہیں، مگر ریکارڈ کرانا جائز ہے۔ حضرت مفتی صاحبؒ ''آلاتِ جدیدہ'' میں لکھتے ہیں: ''اس مشین پر تلاوتِ قرآنِ پاک اور دُوسرے مضامین کا پڑھنا اور اس میں محفوظ کرانا جائز ہے۔'' (حوالہ بالا) پس اس کے تلاوتِ صحیحہ نہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ ریڈیو اور ٹیلیویژن پر تلاوت کرنا ہی ناجائز ہو جائے۔ البتہ کسی اور سبب سے ممانعت ہو تو دُوسری بات ہے، مثلاً: ٹیلیویژن پر تصویر بھی آتی ہے، اور یہ شرعاً حرام ہے، اور جو چیز حرام اور ملعون ہو اس کو قرآن مجید کے لئے استعمال کرنا بھی حرام ہے، اور ریڈیو کا استعمال اکثر گانے بجانے کے لئے ہوتا ہے، اس لئے بعض اہلِ علم نے اس پر تلاوت کو بے ادبی قرار دیا ہے، اور اس کی مثال ایسی ہے کہ جو برتن نجاست کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، اس میں کھانا کھاتے ہوئے ایک سلیم الفطرت شخص کو گھن آئے گی، چنانچہ حضرت مفتی صاحبؒ لکھتے ہیں:

> ''اگرچہ ریڈیو کے استعمال کرنے والوں کی بدمذاقی نے زیادہ تر گانے بجانے اور بدمذاقی میں لگا رکھا ہے، اسی وجہ سے بعض علماء نے اس پر تلاوتِ قرآن کو دُرست نہیں سمجھا، لیکن دُوسرے مفید مضامین کی بھی اس میں خاصی اہمیت پائی جاتی ہے، اس لئے یہ صحیح ہے کہ اس کو آلاتِ لہو وطرب کے حکم میں داخل نہیں کیا جاسکتا، اور ریڈیو کی جس مجلس میں تلاوت ہوتی ہے، وہ مجلس بھی لہو ولعب اور لغو باتوں سے الگ ہوتی ہے۔'' (ص:۱۶۲)

۳:... جناب کا یہ شبہ بھی سمجھ میں نہیں آیا کہ اگر ٹیپ ریکارڈر کی تلاوت، تلاوتِ صحیحہ نہیں، نہ اس سے تلاوت سننے کا ثواب ہے، تو گانے سننے کا گناہ بھی نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ تلاوت کے خاص شرعی اَحکام ہیں، جو تلاوتِ صحیحہ پر مرتب ہوتے ہیں، ٹیپ ریکارڈ کی آواز تلاوتِ صحیحہ نہیں، محض تلاوت کی آواز ہے، چنانچہ اگر اَذان ٹیپ کرلی جائے تو مؤذن کی جگہ پانچوں وقت ٹیپ ریکارڈ بجادینے

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

سے گو اَذان کی آواز تو آئے گی، لیکن اس کو اَذان نہیں کہا جائے گا، نہ اس سے اَذان کی سنت ادا ہوگی، اسی طرح ٹیپ کی ہوئی تلاوت بھی تلاوت کے قائم مقام نہیں۔ لیکن شریعت نے گانے کی آواز سننے کو مطلقاً حرام قرار دیا ہے، چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ:

''دو آوازیں ایسی ہیں کہ دُنیا و آخرت میں ملعون ہیں، ایک خوشی کے موقع پر باجے تاشے کی آواز، دُوسری مصیبت کے موقع پر نوحے کی آواز۔''(۱)

اس لئے گانے کی آواز خواہ کسی ذریعے سے بھی سنی جائے اس کا سننا حرام ہے۔ لہٰذا تلاوت پر گانے کی آواز کو قیاس کرنا صحیح نہیں۔

۴:...اور جناب کا یہ ارشاد ہے کہ: ''قرآن مجید کی آیتِ سجدہ خواہ کسی بھی ذریعے سے کسی مسلمان کے کانوں تک پہنچے یا وہ خود تلاوت کرے، اس پر سجدۂ تلاوت واجب ہوجائے گا۔'' تلاوتِ صحیحہ کی حد تک تو صحیح ہے، مطلقاً صحیح نہیں، مثلاً: کسی سوئے ہوئے شخص نے آیتِ سجدہ تلاوت کی، نہ اس پر سجدہ واجب ہے، نہ اس کے سننے والے پر، کیونکہ سونے والے کی تلاوت، تلاوتِ صحیحہ نہیں۔ اسی طرح اگر کسی پرندے کو آیتِ سجدہ رٹادی گئی تو اس کے پڑھنے سے بھی سننے والوں پر سجدۂ تلاوت واجب نہیں، چونکہ پرندے کا پڑھنا تلاوتِ صحیحہ نہیں۔ اسی طرح اگر کسی نے آیتِ سجدہ تلاوت کی، کسی شخص نے خود اس کی تلاوت تو نہیں سنی، مگر اس کی آواز پہاڑ یا دیوار یا گنبد سے ٹکرا کر اس کے کان میں پڑی تو اس صدائے بازگشت کے سننے سے بھی سجدۂ تلاوت واجب نہیں ہوگا۔ الغرض اُصول یہ ہے کہ تلاوتِ صحیحہ کے سننے سے سجدۂ تلاوت واجب ہوتا ہے، ٹیپ ریکارڈ کی آواز تلاوتِ صحیحہ نہیں، اس لئے اس کے سننے سے سجدۂ تلاوت واجب نہیں ہوتا ہے۔(۲)

۵:...آپ نے جو لاؤڈ اسپیکر کا حوالہ دیا ہے، وہ بھی یہاں بے محل ہے، کیونکہ لاؤڈ اسپیکر آواز کو دُور تک پہنچاتا ہے، اور مقتدیوں تک جو آواز پہنچتی ہے وہ بعینہٖ اِمام کی تلاوت و تکبیر کی آواز ہوتی ہے، ٹیپ ریکارڈر اس آواز کو محفوظ کرلیتا ہے، اب جو ٹیپ ریکارڈ بجایا جائے گا وہ اس تلاوت کا عکس ہوگا جو اس پر کی گئی، وہ بذاتِ خود تلاوت نہیں، اس لئے ایک کو دُوسرے پر قیاس کرنا صحیح نہیں۔

جو باتیں اس ناکارہ نے گزارش کی ہیں، اگر اہلِ علم اور اہلِ فتویٰ ان کو غلط قرار دیں تو اس ناکارہ کو ان سے رُجوع کرلینے میں کوئی عار نہیں ہوگی، اور اگر حضراتِ اہلِ علم اور اہلِ فتویٰ ان کو صحیح فرماتے ہیں تو میرا مؤدبانہ مشورہ ہے کہ ہم عامیوں کو ان کی بات مان لینی چاہیے، فقہ کے بہت سے مسائل ایسے باریک ہیں کہ ان کی وجہ ہر شخص کو آسانی سے سمجھ میں نہیں آسکتی، واللہ الموفق!

---

(۱) عن أنس بن مالک رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: صوتان ملعونان فی الدنیا والآخرة: مزمار عند نعمة ورنة عند مصیبة۔ رواہ البزار ورواتہ ثقات۔ (الترغیب والترھیب ج:۴، ص:۳۵۰، جامع الصغیر ص:۳۱۱ طبع دار الکتب العلمیة بیروت)۔

(۲) فینظر إلی أھلیة التالی وأھلیته بالتمییز وقد وجد فوجد سماع تلاوة صحیحة فتجب السجدة بخلاف السماع من الببغاء والصدیٰ فإن ذالک لیس بتلاوة وکذا إذا سمع من المجنون لأن ذالک لیس بتلاوة صحیحة لعدم أھلیته لإنعدام التمییز۔ (البدائع الصنائع ج:۱ ص:۱۸۶، کتاب الصلاة، واما بیان من تجب علیه السجدة، طبع سعید)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

پی آئی اے کو فلائٹ میں بجائے موسیقی کے تلاوت سنانی چاہئے

سوال:.. میں نے طویل عرصہ قبل ایک تجویز پی آئی اے کو پیش کی تھی کہ اندرونِ ملک ہر پرواز کے شروع میں کچھ منٹ (کم سے کم) پندرہ منٹ اور پرواز کے آخری وقت میں کچھ منٹ (کم سے کم) پندرہ منٹ کے لئے قرآنِ کریم کی تلاوت کے ٹیپ مسافروں کو سنائے جائیں، کیونکہ اب تک ان وقتوں میں موسیقی کی فرسودہ دُھنیں سنائی جاتی رہی ہیں۔ جبکہ ان وقتوں میں اگر مسافروں کو قرآنِ پاک کی تلاوت کے ٹیپ سنائے جائیں تو ان سے ایمان کو تقویت حاصل ہوگی اور سفر بخیر و خوبی گزر جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کا فضل شاملِ سفر رہے گا۔ یہ تھی میری تجویز جو کہ ایک اسلامی مملکت کی فضائی سروس سے متعلق ادارے کو پیش کی گئی تھی جو کہ اسلامی شعائر کی ترویج کے سلسلے میں ایک اچھی کوشش ثابت ہوسکتی ہے، لیکن اس کا جواب پی آئی اے نے جو دیا ہے اس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اس ادارے میں کس قسم کے ذہن مسلط ہیں جو یہ تو چاہتے ہیں کہ موسیقی کی دُھنیں بجتی رہیں، لیکن یہ نہیں چاہتے کہ خدا کا کلام مسافروں کو سنایا جائے، بلکہ یہ عذر پیش کیا جارہا ہے کہ اس سے بے حرمتی کا اندیشہ ہے، کیونکہ مسافروں میں سارے مسلمان تو سفر نہیں کرتے، چند غیر مذہب لوگوں کے سفر کرنے کی بنا پر باقی تمام مسلمانوں کو اس نیک عمل سے محروم رکھنا تو سمجھ میں نہیں آتا ہے، اگر یہی طریقہ ہے اسلامی نظام اور اسلامی سوچ رائج کرنے کا تو اس پورے پاکستان میں بھی غیر مذہب کے لوگ رہتے ہیں، چنانچہ ان کی بنا پر اسلامی نظام بھی رائج نہ کیا جائے، کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اس سے بے حرمتی کا اندیشہ ہو، یہ کمزور دلیل سمجھ میں نہیں آئی۔ براہِ کرم آپ میری تجویز کا مطالعہ کریں اور اگر میں دُرست ہوں تو اس کو رائج کروانے کے لئے آپ بھی کوشش کریں کہ آپ کی تحریر میری تحریر سے بہت مضبوط ہے، اس کارِ نیک میں ضرور حصہ لیں، اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے، آمین!

جواب:... آپ کی تجویز بہت اچھی ہے، بے حرمتی کا عذر تو بالکل ہی لغو اور مہمل ہے، البتہ یہ عذر ہوسکتا ہے کہ شاید غیر مسلم اس کو پسند نہ کریں، مگر یہ عذر بھی کچا ہے۔ قرآنِ کریم کی حلاوت و شیرینی کا یہ عالم ہے کہ اگر کوئی صحیح انداز میں پڑھنے والا ہو تو غیر مسلم برادری بھی اسے نہ صرف پسند کرتی ہے بلکہ اس سے لطف اندوز ہوتی ہے۔ پی آئی اے کے اعلیٰ حکام کو اس پر ضرور توجہ دینی چاہیے۔ اور موسیقی شرعاً ناجائز اور گناہ ہے،(۱) اس کا سلسلہ بند کردینا چاہئے۔

قرآن کی تعلیم پر اُجرت

سوال:... میں جمعیت تعلیم القرآن کی طرف سے لوگوں کو قرآن کی تعلیم دیتی ہوں، لوگوں کو تعلیم مفت دی جاتی ہے اور قاعدے بھی مفت تقسیم کئے جاتے ہیں، لیکن مجھے تنخواہ جمعیت کی طرف سے ملتی ہے، جبکہ میں قرآن پڑھانے کا پیسہ لینا حرام سمجھتی ہوں۔ میرا کوئی ذریعہ معاش نہیں ہے، مجھے لوگوں نے کہا کہ تم بچوں کو قرآن کی تعلیم دو، ہر بچے سے دس دس روپے لو، تمہارا گزارا ہوجائے گا۔ لیکن میرا ضمیر کہتا ہے کہ میں بھوکی رہوں گی لیکن کبھی پیسے لے کر قرآن نہیں پڑھاؤں گی۔ اب جبکہ میں ایک اسلامی

---

(۱) وفی البزازیة استماع صوت الملاهی معصیة والجلوس علیها فسق والتلذذ بها کفر. (درمختار مع الشامی ج:۶ ص:۳۴۹، کتاب الحظر والإباحة، وأیضاً فی الهندیة ج:۵ ص:۳۵۱، کتاب الکراهیة، الباب السابع عشر ...الخ).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

ادارے کی طرف سے لوگوں کو قرآن کی تعلیم دیتی ہوں، تو میرا اس طرح قرآن کی تعلیم پر تنخواہ لینا جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ میرا دِل مطمئن نہیں ہے اس تنخواہ سے، میں اللہ سے دُعا کرتی ہوں کہ اللہ پاک تو اپنی رحمت سے مجھے کہیں اور سروس دِلا دے، تو جتنے عرصے میں نے تنخواہ لے کر قرآن کی تعلیم دی ہے، اتنے عرصے بغیر تنخواہ کے تعلیم دوں گی۔ آپ مجھے یہ بتایئے کہ قرآن کی تعلیم کے پیسے لینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:... قرآن مجید کی تعلیم پر تنخواہ لینا جائز ہے، اس لئے آپ کو جو جمعیت تعلیم القرآن کی طرف سے تنخواہ ملتی ہے، اس کو وظیفہ سمجھ کر قبول کرلیا کریں اور قرآن مجید رضائے الٰہی کے لئے پڑھائیں۔ (۱)

مرد اُستاذ کا عورتوں کو قرآن مجید پڑھانے کی عملی تربیت دینا

سوال:... خواتین اساتذہ کو ناظرہ قرآن مجید کے پڑھانے کی عملی تربیت مرد اساتذہ سے دِلوائی جاسکتی ہے یا نہیں، جبکہ اُستاذ اور شاگرد کے درمیان کسی قسم کا پردہ بھی حائل نہ ہو؟ نیز یہ کہ کیا اس سلسلے میں یہ عذر معقول ہے کہ خواتین کی تربیت کے لئے خواتین اساتذہ موجود نہیں ہیں، لہٰذا مرد اساتذہ سے تعلیم دِلوائی جارہی ہے۔

جواب:... اگر ناظرہ تعلیم دینا اس قدر ضروری ہے، تو کیا پردہ کا خیال رکھنا اس سے زیادہ ضروری نہیں؟ ایک ضروری کام کو انجام دینے کے لئے شریعت کے اتنے اہم اُصول کی خلاف ورزی سمجھ میں نہیں آتی۔ (۲) اگر ناظرہ تعلیم اس قدر اہم ہے اور یقیناً ہے، تو پردہ اور دیگر اسلامی اور اخلاقی اُمور کا خیال رکھتے ہوئے کسی دیندار، متقی اور بڑی عمر کے بزرگ سے چند عورتوں کو ناظرہ تعلیم کی تربیت اس طرح دے دی جائے کہ آگے چل کر وہ خواتین دُوسری عورتوں کو اس تعلیم کی تربیت دے سکیں۔

نامحرَم حافظ سے قرآنِ کریم کس طرح پڑھے؟

سوال:... مولانا صاحب! قاری صاحب سے جو کہ نامحرَم ہوتا ہے، اگر کوئی لڑکی ان سے قرآنِ پاک حفظ کرنا چاہے، تو آپ قرآن وسنت کی روشنی میں یہ بتائیں کہ گناہ تو نہیں ہوگا؟ کیونکہ میری کزن قاری صاحب سے قرآن شریف حفظ کررہی ہے۔

جواب:... نامحرَم حافظ سے قرآنِ کریم یاد کرنا، پردہ کے ساتھ ہو تو گنجائش ہے، بشرطیکہ کسی فتنے کا اندیشہ نہ ہو، مثلاً: دونوں کے درمیان تنہائی نہ ہو، اگر فتنے کا احتمال ہو تو جائز نہیں۔ (۳)

---

(۱) قوله ويفتى اليوم بصحتها لتعليم القرآن قال فى الهداية وبعض مشائخنا رحمهم الله تعالىٰ استحسنوا الإستئجار على تعليم القرآن اليوم لظهور التوانى فى الأمور الدينية ففى الإمتناع تضييع حفظ القرآن وعليه الفتوىٰ. (شامى ج:٦ ص:٥٥).

(۲) وفى الدر المختار: وتمنع المرأة الشابة من كشف الوجه بين رجال لَا لأنه عورة بل لخوف الفتنة. وفى الرد: والمعنى تمنع من الكشف لخوف أن يرى الرجال وجهها فتقع الفتنة لأنه مع الكشف قد يقع النظر إليها بشهوة. (الدر المختار مع ردالمحتار ج: ١ ص: ٤٠٦، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب فى ستر العورة).

(۳) دیکھئے: كفاية المفتى ج:٢ ص: ٥١، كتاب العلم، تیسرا باب تعلیم زنان۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

قریب البلوغ لڑکی کو بغیر پردے کے پڑھانا دُرست نہیں

سوال:... مراہقہ لڑکی کو قرآن مجید پڑھانا کیسا ہے؟ آج کل جو حفاظِ کرام یا مولوی صاحبان مسجد میں بیٹھ کر مراہقہ لڑکیوں کو پڑھاتے ہیں، ان کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب:... قریب البلوغ لڑکی کا حکم جوان ہی کا ہے، بغیر پردے کے پڑھانا موجبِ فتنہ ہے۔

بُری جگہ پر قرآن خوانی کا ہر شریک گناہگار اور معاوضہ والی قرآن خوانی کا ثواب نہیں

سوال:... ایک سوال کے جواب میں آپ نے صرف گناہ کے کام کے لئے قرآن خوانی کرانے والوں کے بارے میں لکھا تھا، میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ ایسے مولوی یا دُوسرے لوگ جو ایسی جگہوں پر قرآن خوانی کے لئے جاتے ہیں، وہ کس گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں؟ نیز یہ کہ مدرسہ وغیرہ میں پڑھانے والے مولوی پیسے لے کر بچوں کو قرآن خوانی میں لے جائیں تو کیا یہ جائز ہے؟ اور اس کا ثواب مرحوم کو پہنچتا ہے کہ نہیں؟

جواب:... پہلے مسئلہ کا جواب تو یہ ہے کہ قرآن خوانی کرانے والے اور کرنے والے دونوں کا ایک ہی حکم ہے اور دونوں گناہگار ہیں۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمائیں۔ اور ایصالِ ثواب کے لئے معاوضہ لے کر قرآن خوانی کرنا صحیح نہیں، اور ایسی قرآن خوانی کا نہ پڑھنے والے کو ثواب ہوتا ہے، نہ میّت کو پہنچتا ہے۔[1]

ناجائز کاروبار کے لئے آیاتِ قرآنی آویزاں کرنا ناجائز ہے

سوال:... وڈیو گیمز کی ایک دُکان میں تیز میوزک کی آواز، نیم عریاں تصویریں دیواروں پر لگی ہوئیں، جدید دور کے ترجمان لڑکے لڑکیاں گیمز کھیلنے میں مصروف اور کھلے ہوئے قرآن کا فریم لگا ہوا، دُکان کے مالک لڑکے سے کہا کہ یہ قرآن کی بے حرمتی ہے کہ ان تمام چیزوں کے ہوتے ہوئے تم نے اس کا فریم بھی لگایا ہوا ہے؟ کہنے لگا کہ یہ ان تمام چیزوں سے اُوپر ہے۔ پوچھا: کیوں لگایا؟ بولا: برکت کے لئے! اس سے پہلے کہ میں کوئی قدم اُٹھاؤں آپ سے عرض ہے کہ کیا ایسے مقامات پر قرآن یا اس کی آیات کا لگانا جائز ہے؟ اگر یہ بے حرمتی ہے تو مسلمان کی حیثیت سے ہماری کیا ذمہ داری ہوگی؟ کیونکہ یہ چیزیں اب اکثر جگہوں پر دیکھی جاتی ہیں۔

جواب:... ناجائز کاروبار میں ''برکت'' کے لئے قرآن مجید کی آیات لگانا، بلاشبہ قرآنِ کریم کی بے حرمتی ہے۔ مسلمان کی حیثیت سے تو ہمارا فرض ہے کہ ایسے گندے اور حیا سوز کاروبار ہی کو نہ رہنے دیا جائے، جس گلی، جس محلے میں ایسی دُکان ہو لوگ اس کو برداشت نہ کریں۔ قرآنِ کریم کی اس بے حرمتی کو برداشت کرنا، پورے معاشرے کے لئے اللہ تعالیٰ کے قہر کو دعوت دینا ہے۔

---

(۱) فمن جملة كلامه قال تاج الشريعة في شرح الهداية إن القرآن بالأجرة لا يستحق الثواب لا للميت ولا للقارئ وقال العيني في شرح الهداية ويمنع القارئ للدنيا والآخذ والمعطي آثمان فالحاصل أن ما شاع في زماننا من قراءة الأجزاء بالأجرة لا يجوز لأن فيه الأمر بالقراءة وإعطاء الثواب ..... فإذا لم يكن للقارئ الثواب ..... فأين يصل الثواب إلى المستأجر. (شامي ج:٦ ص:٥٦، باب الإجارة الفاسدة).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

سینما میں قرآن خوانی اور سیرتِ پاک کا جلسہ کرنا خدا اور اس کے رسول سے مذاق ہے

سوال:... کیا سینما گھروں میں قرآن شریف رکھا جاسکتا ہے؟ اور کیا وہاں پر سیرتِ پاک کا کوئی جلسہ منعقد ہوسکتا ہے؟ اور کیا وہاں پر قرآن خوانی ہوسکتی ہے؟

جواب:... سینماؤں میں قرآن خوانی اور سیرت کے جلسے کرنا خدا اور اس کے رسول... صلی اللہ علیہ وسلم... کا مذاق اُڑانے کے مترادف ہے۔[1]

میوزک اور تلاوتِ قرآن پاک

سوال:... مسئلہ دریافت طلب یہ ہے کہ ہماری برادری کی ایک اِنتظامیہ کمیٹی ہے، جو کہ ہر سال طلبہ وطالبات کو اِنعامات تقسیم کرتی ہے، اور یہ تقسیم اِنعامات کا پروگرام تلاوت، حمد ونعت، میوزک، قومی نغمے اور تقاریر وغیرہ پر مبنی ہوتا ہے۔ کیا یہ پروگرام قرآن پاک کی تلاوت سے شروع کرنا جائز ہے؟ اور اگر جائز نہیں تو اس ناجائز اَمر کا گناہ صرف اِنتظامیہ کمیٹی کو ہوگا یا پروگرام میں شرکت کرنے والے تمام اس گناہ میں شریک ہوں گے؟ برائے مہربانی قرآن وحدیث کی روشنی میں مسئلے کا حل فرمائیں۔

جواب:... یہ بھی آج کل کا جدید فیشن بن گیا ہے کہ ہر طرح کی خرافات ولغویات سے قبل قرآنِ کریم کی تلاوت کی جاتی ہے۔ درحقیقت یہ کلامِ اِلٰہی کی توہین اور مقدس کتاب کا اِستہزا ہے، جو ایک مسلمان کی شان سے بہت بعید ہے۔[2] چنانچہ مسلمانوں کو اپنی تقریبات اور دیگر پروگرام شرعی حدود میں رہ کر کرنے چاہئیں۔ غیر شرعی تقریبات سے قبل تلاوتِ قرآن موجبِ توہین ہے، اور ایسا کرنے والے گناہگار ہیں۔ غیر شرعی تقریبات میں شریک حضرات بھی باوجود جاننے کے اس گناہ میں پورے شامل ہیں۔

گناہ کا کام تلاوتِ قرآن سے شروع کرنا

سوال:... جیسے جیسے معاشرے کی قدریں بدل رہی ہیں، ویسے ویسے عجیب وغریب باتیں نظر آتی ہیں، جن پر بعض اوقات غصہ بھی آتا ہے اور افسوس بھی ہوتا ہے۔ مثلاً: آج کل دیکھنے میں آتا ہے کہ جب صبح صبح ریڈیو کیسٹ کی دُکانیں کھلتی ہیں تو سب سے پہلے دُکان دار حضرات کسی خوش الحان قاری کی تلاوت کی کیسٹ لگا دیتے ہیں، پھر اس کے بعد نعتوں کا نمبر آتا ہے، اور پھر قوالیوں کا اور پھر... جی ہاں پھر وہ کچھ بجتا ہے کہ جسے کوئی بھی غیرت مند شخص اپنی ماں بہنوں کے درمیان نہیں سن سکتا۔ جب دُکان دار حضرات سے پوچھا جاتا ہے کہ تلاوت وغیرہ کیوں لگاتے ہو تو وہ حیرت سے پہلے تو دیکھتے ہیں، پھر بڑے یقین سے فرماتے ہیں کہ اس سے کاروبار میں برکت ہوتی ہے۔ کیا واقعی ایسا ہوتا ہے؟ میرا تو خیال ہے کہ ایک ایسے کاروبار میں جو سراسر اللہ کی مرضی کے خلاف ہے، اس انداز سے برکت کی توقع کرنا سراسر جاہلیت ہے، آپ کا کیا خیال ہے؟

جواب:... کسی گناہ کے کام کو قرآنِ کریم کی تلاوت سے شروع کرنا گستاخی ہے۔[3] اور گناہ کے کام میں برکت کا تصور بھی عجیب وغریب ہے...!

(۱ تا ۳) ومن حرمة القرآن ان لا يقرأ في الأسواق، وفي موضع اللغو، كذا في القنية. (فتاویٰ عالمگیری ج:۵ ص:۳۱۶).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

دفتری اوقات میں قرآن مجید کی تلاوت اور نوافل کا ادا کرنا

سوال:... سرکاری ملازمت میں دفتری اوقاتِ کار میں قرآن شریف کا پڑھنا پڑھانا یا نفل نمازیں پڑھنا کس حد تک جائز ہے؟

جواب:... اگر دفتر کے کام میں حرج ہوتا ہو تو جائز نہیں،(۱) اور اگر کام نمٹا کر فارغ بیٹھا ہو تو جائز بلکہ مستحسن ہے۔

قرآن یاد کر کے بھول جانا بڑا گناہ ہے

سوال:... اگر کوئی شخص اپنے بچپن میں قرآن شریف پڑھ لے اور پھر چند ناگزیر وجوہات کی بنا پر پابندی سے نہ پڑھنے کی صورت میں قرآن شریف بھول جائے تو اس کے لئے لوگوں کا کہنا ہے کہ اگر کوئی قرآن شریف پڑھ کر بھول جاتا ہے اور اسے دوبارہ یاد نہ کرے تو وہ حشر کے دن نابینا ہو کر اُٹھے گا اور یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ اگر یہ بالکل صحیح ہے تو اس گناہ کا کفارہ کیسے ادا کیا جائے؟ اور اس کا شرعی حل کیا ہے؟ ذرا جواب وضاحت سے تحریر کریں۔

جواب:... قرآن مجید یاد کر کے بھول جانا بڑا سخت گناہ ہے، اور احادیث میں اس کا سخت وبال آیا ہے۔ اس کا تدارک یہی ہے کہ ہمت کر کے دوبارہ یاد کرے اور ہمیشہ پڑھتا رہے، اور جب بھول جانے کے بعد دوبارہ پڑھ لیا اور پھر ہمیشہ پڑھتا رہا، مرتے دم تک نہ بھولا تو قرآن مجید بھولنے کا وبال نہیں ہوگا۔(۲)

قرآن مجید حفظ کروانا چاہئے

سوال:... میری سات سال کی بیٹی ہے جو ''اِقرأ روضۃ الاطفال'' میں حفظ کر رہی ہے، اور میں خود بھی اس اِدارے سے وابستہ ہوں۔ بیٹی کے ماشاء اللہ نو پارے ہو چکے ہیں اور دسواں کر رہی ہے، کچھ جگہوں پر میں نے سنا ہے کہ لڑکی کا حفظ کرانا بہتر نہیں، کیونکہ شادی کے بعد وہ اس قدر مصروف ہو جاتی ہے کہ دُہرائی کا وقت نہیں ملتا، اس طرح قرآن بھول جانے کا اندیشہ رہتا ہے، یہ بات کہاں تک دُرست ہے؟ دُوسرے آج کل اس بیٹی کا دِل کچھ اُچاٹ سا ہو رہا ہے، آپ کوئی چیز بتادیں کہ دِل حفظ کی روشنی سے منوّر ہو جائے۔

جواب:... بیٹی کا حفظ کروانا بہت بڑی نعمت ہے، لیکن یہ ضروری ہے کہ وہ حفظ کرنے کے بعد اس کو یاد رکھنے کا اِہتمام بھی کرے، ورنہ اس کا وبال بھی بہت سخت ہے۔(۳)

---

(۱) تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں: معارف القرآن ج:۸ ص:۲۹۴، لمفتی محمد شفیع رحمہ اللہ، طبع ادارۃ المعارف کراچی۔

(۲) إذا حفظ الإنسان القرآن ثم نسیه فإنه یأثم وتفسیر النسیان أن لا یمکنه القراءة من المصحف ... إلخ. (هندیة ج:۵ ص:۳۱۷، کتاب الکراهیة، الباب الثالث فی الرجل رأی رجلا یقتل أباه وما یتصل به).

(۳) ومن تعلم القرآن ثم نسیه یأثم لقوله علیه السلام عرضت علیّ اجور أمّتی حتی القذاة یخرجها الرجل من المسجد وعرضت علیّ ذنوب أمّتی فلم أر ذنبا أعظم من سورة من القرآن أو آیة أوتیها رجل ثم نسیها. رواه ابوداؤد. (حلبی کبیر ص:۴۹۷، أیضا: مشکوة المصابیح، کتاب الصلاة، باب المساجد ومواضع الصلاة، الفصل الثانی، طبع قدیمی کتب خانه کراچی).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

یاد کر کے باوجود کوشش کے بھول جائے تو گناہ نہیں

سوال:... میں نے تقریباً سات سال پہلے دو سپارے یاد کیے تھے، لیکن اب بھول گیا ہوں، اب تبلیغ میں وقت لگانے کے بعد پتا چلا ہے کہ قرآن پاک یاد کر کے بھول جانا سخت گناہ ہے، اب میں کوشش کرتا ہوں، لیکن یاد نہیں کر سکتا، کند ذہن ہوں، اور یہ بھی چاہتا ہوں کہ سورۂ یٰسین، تبارک الذی بھی یاد کرلوں۔

جواب:... اگر دِماغ کمزور ہے، تو تم معذور ہو،[1] اِن شاء اللہ اس کا گناہ نہیں، لیکن ہمت کر کے یاد کرتے رہو۔

حرم میں قرآنِ کریم کی تلاوت، باوجود پیٹھ ہونے کے کرنا

سوال:... حرم شریف/مسجدِ نبوی میں چاروں طرف لوگ قرآن شریف کی تلاوت کرتے ہیں، پیٹھ بھی ہوتی ہے؟

جواب:... مجبوری ہے، اللہ تعالیٰ معاف فرمائیں۔

قرآن مجید ہاتھ سے گر جائے تو کیا کرے؟

سوال:... اگر قرآنِ پاک ہاتھ سے گر جائے تو اس کے برابر گندم خیرات کر دینا چاہئے، اگر کوئی دینی کتاب مثلاً: حدیث، فقہ وغیرہ ہاتھ سے گر جائے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب:... قرآنِ کریم ہاتھ سے گر جانے پر اس کے برابر گندم خیرات کرنے کا مسئلہ جو عوام میں مشہور ہے، یہ کسی کتاب میں نہیں۔ اس کوتاہی پر توبہ و اِستغفار کرنا چاہئے اور صدقہ خیرات کرنے کا بھی مضائقہ نہیں۔

قبر میں قرآن رکھنا بے ادبی ہے

سوال:... کیا میت کے ساتھ قبر میں قرآن مجید یا قرآن مجید کا بعض حصہ یا کوئی دُعا یا کلمہ طیبہ رکھنا جائز ہے یا نہیں؟ قرآن و حدیث، فقہِ حنفی اور سلف صالحین کے تعامل کی روشنی میں تفصیل سے وضاحت فرمائیں، مہربانی ہوگی۔

جواب:... قبر میں مردے کے ساتھ قرآن مجید یا اس کا کچھ حصہ دفن کرنا ناجائز ہے، کیونکہ مردہ قبر میں پھول پھٹ جاتا ہے، قرآن مجید ایسی جگہ رکھنا بے ادبی ہے۔ یہی حکم مقدس کلمات کا ہے، سلف صالحین کے یہاں اس کا تعامل نہیں تھا۔[2]

تلاوت کی کثرت مبارک ہے اور سورتوں کے مؤکل ہونے کا عقیدہ غلط ہے

سوال:... میں قرآن پاک کی تلاوت کے ساتھ ساتھ صبح و شام چند سورتوں یٰسین، رحمٰن، مزمل، النساء، فجر اور اللہ تعالیٰ کے اسمائے مبارکہ کی تلاوت کرتی ہوں۔ شام میں سورۂ یٰسین، سجدہ اور ملک، مغرب میں واقعہ، مزمل کی۔ میری والدہ مجھے اکثر ٹوکتی ہیں کہ

---

(۱) لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا۔ (البقرة: ۲۸۶)۔

(۲) وقد أفتى ابن الصلاح بأنه لا يجوز أن يكتب على الكفن يٰسين والكهف ونحوهما خوفا من صديد الميت ...إلخ۔ (شامي ج: ۲ ص: ۲۴۶، مطلب فيما يكتب على كفن الميت، قبيل باب الشهيد)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

اتنی عمر میں اتنا زیادہ نہیں پڑھتے، کیونکہ میری بڑی بہن نے میری والدہ کے ذہن میں یہ بات ڈال دی ہے کہ جب کنواری لڑکیاں اتنی عبادت کرنے لگتی ہیں تو پھر ان کی شادی اتنی جلدی نہیں ہوتی، کیونکہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ اس وقت تو اس کا دھیان میری طرف ہے، شادی کے بعد اس کا دھیان بٹ جائے گا۔ دُوسرے ایک صاحب نے یہ کہا کہ ہر سورۃ کا ایک مؤکل ہوتا ہے، اور یٰسین کا مؤکل شیر کی شکل کا ہوتا ہے، یہ مؤکل پڑھنے والے پر یا اس کے آس پاس رہتے ہیں جس سے دُوسروں پر اس کی ہیبت سوار ہو جاتی ہے، اور اس کے کاموں میں رُکاوٹ پیدا ہوتی ہے، یعنی رشتے والے آنے سے پہلے ہی بھاگ جاتے ہیں۔

اس قسم کی باتوں سے میں نے اپنی تلاوت صرف قرآنِ پاک تک محدود کرلی ہے، لیکن میرا دِل مطمئن نہیں ہے، کیونکہ جو چیزیں ہمارا دین ایمان اور سب کچھ ہیں، وہ کیسے ہمارے کاموں میں رُکاوٹ بن سکتی ہے؟ لیکن یہ سوچ کر میں نے اپنی تلاوت محدود کرلی ہے کہ والدہ کی ناراضگی کے باعث پتا نہیں یہ شرفِ قبولیت بھی حاصل کرتی ہیں یا نہیں؟ مہربانی فرما کر آپ اس مشکل کو حل کردیجئے، جتنا جلدی ممکن ہوسکے، آپ کی مہربانی ہوگی، تاکہ میری والدہ کی غلط فہمی دُور ہوجائے اور وہ مجھے پڑھنے سے منع کرنا چھوڑ دیں، آپ کی تاحیات مشکور رہوں گی۔

جواب:... آپ کی بہن اور والدہ کا خیال صحیح نہیں، البتہ تلاوت وعبادت میں اپنی صحت اور تحمل کا لحاظ ازبس ضروری ہے، اتنا کام نہ کیا جائے جس سے صحت پر اثر پڑے۔ اور باقی جن صاحب نے یہ کہا کہ ہر سورۃ کا ایک مؤکل ہوتا ہے اور سورۂ یٰسین کا مؤکل شیر ہے، یہ بالکل ہی لغو اور غلط بات ہے، اور اس کی جو خاصیت ذکر کی ہے، وہ بالکل من گھڑت ہے۔

گجراتی رسم الخط میں قرآنِ کریم کی طباعت جائز نہیں

سوال:... ہماری برادری میں گجراتی زبان کا رِواج عام ہے، یعنی لوگ زیادہ تر گجراتی زبان میں ہی لکھتے ہیں اور پڑھتے ہیں، حتیٰ کہ قرآنی سورتیں مثلاً: سورۂ یٰسین وغیرہ گجراتی زبان میں لکھ لیتے ہیں، اور اس کی تلاوت کرتے ہیں۔ ایک صاحب پورا قرآن شریف گجراتی میں چھپوانا چاہتے ہیں، یعنی اس کی زبان تو عربی ہو، مگر اسکرپٹ یا حروفِ تہجی گجراتی ہوں، تو اس طرح قرآن شریف چھپوانا اور اس کی تلاوت کرنا شرعی نقطۂ نظر سے کیسا ہے؟ کیونکہ کچھ لوگوں نے اعتراض کیا ہے کہ اس طرح تلفظ میں فرق آنے کا امکان ہے۔ لہٰذا آپ سے مؤدّبانہ گزراش ہے کہ اس مسئلے کا واضح جواب قرآن وسنت کی روشنی میں مرحمت فرمائیں، تاکہ اگر یہ جائز ہو تو ہم چھپوائیں۔ بہت سے لوگ عربی نہیں پڑھ سکتے لیکن یہی متن گجراتی حروف میں ہو تو بآسانی تلاوت کرسکتے ہیں، واضح رہے کہ سورۂ یٰسین، سورۂ رحمٰن اور دیگر دُعائیں وغیرہ اسی طرح شائع ہورہی ہیں، یعنی حروف گجراتی اور متن عربی۔

جواب:... قرآنِ کریم کا رسم الخط متعین ہے، اس رسم الخط کو چھوڑ کر کسی دُوسرے رسم الخط میں قرآنِ کریم چھاپنا جائز نہیں، اور یہ عذر کہ لوگ عربی نہیں پڑھ سکتے، فضول ہے، اگر تھوڑی سی محنت کی جائے تو آدمی قرآنِ کریم سیکھ سکتا ہے۔[1]

---

(۱) وينبغي لمن أراد كتابة القرآن أن يكتبه بأحسن خط ..... كما هو مصحف الإمام عثمان بن عفان رضي الله عنه كذا في القنية. (هندية ج:۵ ص:۳۲۳. الباب الخامس في آداب المسجد ...الخ). تفصیل کے لئے دیکھئے: جواهر الفقه ج:۱ ص:۷۴.

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

مونوگرام میں قرآنی آیات لکھنا جائز نہیں

سوال:... انسٹیٹیوٹ آف کاسٹ اینڈ مینجمنٹ (سولجر بازار)، انسٹیٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاؤنٹینٹ آف پاکستان (کلفٹن) اور نہ جانے کئی تعلیمی اداروں کے مونوگرام میں قرآنی آیات اور کسی مونوگرام میں احادیثِ مبارکہ لکھی جاتی ہیں۔ یہ مونوگرام کم دبیش ہر دستاویزات، خطوط وغیرہ پر چسپاں کئے جاتے ہیں یا چھپے ہوئے ہوتے ہیں۔ جس پر بے وضو ہاتھ لگائے جاتے ہیں، کئی کاغذات کو ردّی سمجھ کر پھینک دیا جاتا ہے، وغیرہ وغیرہ۔ آپ سے پوچھنا یہ ہے کہ آیا اسلامی تاریخ میں کبھی مونوگرام پر قرآنی آیات لکھی جاتی تھیں؟ کیا اس طرح اس کا استعمال بے ادبی نہیں؟ کیا اس بے ادبی کی ذمہ دار کونسل ممبر انسٹیٹیوٹ وغیرہ نہیں؟ کیا حکومتِ پاکستان نہیں؟ کیا اس بے ادبی کا عذاب ان پر نازل نہ ہوگا؟

جواب:... مونوگرام پر قرآنی آیات لکھنا، جبکہ ان کی بے ادبی کا اندیشہ غالب ہے، صحیح نہیں۔[1] جو اِدارہ بھی اس بے ادبی کا مرتکب ہوگا، وبال اسی کے ذمہ ہے۔

قرآن شریف کی خطاطی میں تصویر بنانا حرام ہے

سوال:... ہماری یونیورسٹی یعنی جامعہ کراچی کی مرکزی لائبریری میں کچھ روز پیشتر دیوار گیر خطاطی کے دو نمونے آویزاں کئے گئے ہیں، دونوں نمونے کافی دیدہ زیب ہیں، اور خطاط نے ان پر کافی محنت کی ہے، لیکن ان میں سے ایک نمونے میں سورۃ العادیات کی آیات نمبر ایک تا پانچ کو اس طرح پینٹ کیا گیا ہے کہ ان سے گھوڑوں کی مکمل اَشکال کا اظہار ہوتا ہے، جو سرپٹ دوڑ رہے ہوں۔ فنکار نے غالباً ان آیات کے مفہوم کو تصویری شکل دینے کی کوشش کی ہے۔ آپ سے میرا سوال یہ ہے کہ آیا قرآنی آیات کو حیوانی اَشکال کی صورت میں تحریر کیا جاسکتا ہے؟ آیا یہ ان اَحکام کی رُو سے غلط نہیں جن کے مطابق جاندار اشیاء کی تصاویر بنانے کو حرام قرار دیا گیا ہے؟ اور اگر ایسا ہے تو کیا اس قسم کی تصویر کو یونیورسٹی کی مرکزی لائبریری میں آویزاں کرنا مناسب ہوگا؟ اس سوال کا جواب وضاحت سے دے کر ممنون فرمائیں۔

جواب:... قرآنِ کریم کی آیاتِ شریفہ کی تصویری خطاطی حرام ہے، اور قرآنِ کریم کی بے ادبی بھی ہے، جیسے کسی ناپاک چیز پر آیات لکھنا خلافِ ادب اور ناجائز ہے۔[2] یونیورسٹی کی انتظامیہ کو چاہئے کہ اس کو صاف کردیں۔

قرآنی آیات کی کتابت میں مبہم آرٹ بھرنا صحیح نہیں

سوال:... اکثر و بیشتر ٹیلیویژن، اخباروں اور رسالوں میں قرآن شریف کی آیات کو مصوّری اور فنِ خطاطی کے ساتھ

---

(۱) وقدمنا قبيل باب المياه عن الفتح أنه تكره كتابة القرآن وأسماء الله تعالىٰ على الدراهم والمحاريب والجدران وما يفرش وما ذاك إلّا لِاحترامه وخشية وطئه ونحوه مما فيه إهانة فالمنع هنا بالأولىٰ ...إلخ۔ (شامی ج:۲ ص:۲۴۶، ۲۴۷)۔

(۲) وفي الهندية عن الحسن عن أبي حنيفة رحمه الله أنه يكره ان يصغر المصحف وأن يكتب بقلم دقيق ...إلخ۔ (هندية ج:۵ ص:۳۲۳، الباب الخامس في آداب المسجد والقبلة ...إلخ)۔ نیز حوالہ بالا ملاحظہ ہو۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

مختلف ڈیزائنوں میں تحریر کیا جاتا ہے، جس سے پڑھنے والے اکثر آیاتِ قرآنی کو غلط پڑھنے کے مرتکب ہوجاتے ہیں، اور وہ آیاتِ قرآنی سمجھ میں مشکل سے آتی ہیں۔ اکثر و بیشتر میرے ساتھ یہ ہوا ہے کہ آیات کچھ ہیں اور پڑھی کچھ اور جاتی ہیں، ایسی صورت میں کیا کرنا چاہئے؟

جواب:... آیاتِ کریمہ کو اس انداز سے لکھنا کہ غلط پڑھی جائیں جائز نہیں۔ (۱)

مسجد کے قرآن مجید گھر لے جانا دُرست نہیں

سوال:... جیسا کہ آپ کو بھی علم ہے کہ مساجد میں قرآنِ حکیم لاتعداد الماریوں میں رکھے ہوتے ہیں، لیکن ان کی تلاوت کم کی جاتی ہے، اگر کوئی آدمی اپنے لئے یا اپنے بچوں کے لئے مسجد سے قرآن مجید لے آتا ہے، اس صورت میں اس کے لئے کیا حکم ہے؟ قرآن حکیم مسجد سے لانے کے لئے متولی سے اجازت لینی ہوگی یا نہیں؟ کیا قرآنِ حکیم کا ہدیہ جو بازار میں ملتا ہے، اس کا ہدیہ مسجد میں دینا ہوگا یا نہیں؟

جواب:... مسجد میں رکھے ہوئے قرآن مجید کے نسخے اگر مسجد کی ضرورت سے زیادہ ہوں تو کسی اور مسجد یا مدرسہ میں منتقل کردیئے جائیں، ان کو گھر لے جانا دُرست نہیں ہے۔ (۲)

مسجد سے قرآن گھر لے جانے کا حکم

سوال:... ہماری مسجد میں ۷۰۰ قرآن ہیں، پڑھنے والے یومیہ صرف ۱۳ آدمی ہوتے ہیں، رمضان میں لوگ نئے قرآن لاکر رکھ دیتے ہیں، الماری میں جگہ نہیں ہوتی، لہٰذا پچھلے سال کے قرآن بوری میں ڈال دیتے ہیں تاکہ سمندر میں ڈال دیا جائے۔ ہر مسجد میں کم و بیش یہی حال ہے۔ قرآن ضرورت سے زائد ہیں جن کو بوری میں ڈالنے کے بجائے اگر لوگوں کے گھروں میں تقسیم کردیئے جائیں تو لوگ منع کرتے ہیں کہ مسجد کا مال آپ گھروں میں کیوں تقسیم کرتے ہیں؟ سوال یہ ہے کہ کیا ہم مسجد سے قرآن اُٹھا کر لوگوں میں تقسیم کرسکتے ہیں تاکہ بوری میں ڈالنے اور ضائع ہوجانے سے بچ جائیں جبکہ یہ قرآن مکمل محفوظ ہوتے ہیں۔

جواب:... جو قرآن مجید مسجد کی ضرورت سے زائد ہیں، باہر چھوٹے دیہات میں بھجوادیے جائیں جہاں قرآن مجید کی کمی ہوتی ہے۔ (۳)

---

(۱) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۲ ملاحظہ ہو۔

(۲) وإن وقف على المسجد جاز ويقرأ فيه ولا يكون محصورًا على هذا المسجد وبه عرف حكم نقل كتب الأوقاف ...إلخ۔ (درمختار مع الشامي ج:۴ ص:۳۶۵، كتاب الوقف، مطلب متى ذكر للوقف مصرفا ...إلخ)۔

(۳) وفي الدرر وقف مصحفا على أهل مسجد للقراءة إن يحصون جاز وإن وقف على المسجد جاز ويقرأ فيه ولا يكون محصورًا على هذا المسجد وبه عرف حكم نقل كتب الأوقاف من محالها للإنتفاع بها۔ (شامي ج:۴ ص:۳۶۵)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

گٹر کے ڈھکن کے نیچے اخبار لگانا

سوال:... کارپوریشن گٹر کے ڈھکن سیمنٹ کے بنوا کر لگاتی ہے، جبکہ سیمنٹ کے ڈھکن کے نیچے کی طرف اخبار چپکا ہوتا ہے، اور اس کو اُکھاڑنا بھی ناممکن ہوتا ہے، ان اخباروں میں اکثر اللہ کا نام اور آیات بھی ہوتی ہیں۔ کیا یہ آیات کی بے ادبی نہیں؟ ان گٹر کے ڈھکنوں کے اُوپر جوتے رکھ کر چلنا جائز ہے؟

جواب:... ایسے اخبار جن پر خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لکھا ہو گٹر کے ڈھکن کے لئے ان کا استعمال جائز نہیں۔ (۱)

حاجیوں کے چھوڑے ہوئے قرآنِ کریم رکھنا چاہیں تو ان کی قیمت کا صدقہ کر دینا چاہئے

سوال:... ان دنوں حاجی حضرات حج کر کے واپس آرہے ہیں، سعودی عرب میں ان حاجیوں کو قرآن شریف کا ایک نادر تحفہ ملتا ہے، جو حاجی صاحبان ساتھ پاکستان لے آتے ہیں، بعض حاجی ان قرآن شریف کو ہوائی جہاز پر ہی بھول جاتے ہیں یا پھر چھوڑ جاتے ہیں۔ کیونکہ میں جہاز پر کام کرتا ہوں اس لئے یہ قرآن شریف مجھے ملا، پی آئی اے سیکورٹی بھی ان کو نہیں لیتی، کیونکہ ان پر نام تو ہوتا ہی نہیں، اس لئے یہ قرآن ان حاجیوں کو واپس کرنا ممکن نہیں، اور پھر قرآن شریف کو جہاز پر چھوڑ دینا بھی مناسب نہیں، کیونکہ بے حرمتی ہوتی ہے۔ لہٰذا ان قرآن شریفوں میں سے ایک قرآن میں اپنے گھر لے آیا ہوں پڑھنے کے لئے۔ اب سوال اس بات کا ہے کہ میرے ساتھ جو میرے ساتھ کام کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ یہ قرآن شریف گھر لے جانا جائز نہیں، بلکہ کسی مسجد میں رکھ دیں، مجھے وہ قرآن شریف جو سعودی عرب کا چھپا ہوا ہے، بہت پسند ہے، اس لئے پڑھنے کی غرض سے میں گھر لے گیا ہوں، اب میرے دِل میں ساتھیوں نے یہ شک ڈال دیا ہے کہ ثواب نہیں ملے گا اور ناجائز بھی ہے۔ آپ قرآن وحدیث کی روشنی میں یہ بتائیں کہ یہ جائز ہے کہ نہیں؟ اگر ناجائز ہے تو مجھے کیا کرنا چاہئے؟

جواب:... غالب خیال یہ ہے کہ بعض حاجی صاحبان قرآنِ کریم کے ان نسخوں کو قصداً چھوڑ جاتے ہیں یا تو اس لئے کہ وہ پڑھے ہوئے نہیں ہوتے، یا اس وجہ سے کہ وہ اس رسم الخط سے مانوس نہیں ہوتے۔ اس صورت میں تو ان نسخوں کو جو شخص بھی اُٹھائے اس کے لئے جائز ہے، مگر چونکہ یہ بھی احتمال ہے کہ کوئی بھول گیا ہو، اس صورت میں ان کا مالک کی طرف سے صدقہ کرنا ضروری ہے، اس لئے احتیاط کی بات یہ ہے کہ آپ اس قرآنِ کریم کو رکھنا چاہیں تو اس کی قیمت صدقہ کر دیں۔ (۲)

---

(۱) ویکرہ أن یجعل شیئًا فی کاغذۃ فیھا إسم اللہ تعالٰی کانت الکتابۃ علٰی ظاھرھا أو باطنھا۔ (عالمگیری ج:۵ ص:۳۲۲، الباب الخامس فی آداب المسجد والقبلۃ والمصحف وما کتب فیہ شیء من القرآن ...إلخ)۔

(۲) فإن کانت اللقطۃ شیئًا یعلم إن صاحبھا لَا یطلبھا کالنواۃ وقشر الرمان یکون القاؤہ إباحۃ حتّٰی جاز الإنتفاع بہ من غیر تعریف ولٰکنہ یبقی علٰی ملک مالکہ لأن التملیک من المجھول لَا یصح وفی البزازیۃ لو وجدھا مالکھا فی یدہ لہ أخذھا۔ (البحر الرائق ج:۵ ص:۱۶۵، طبع دار المعرفۃ بیروت، شامی، کتاب اللقطۃ ج:۴ ص:۲۸۰)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

روزہ رکھنے کے فضائل

آدابِ رمضان

(ذیل کی تحریر ایک مستقل اور جامع مضمون ہے، جس میں روزے کے ضروری فضائل بھی ہیں اور مسائل بھی، اور روزے کے سلسلے میں بعض کوتاہیوں کی نشاندہی بھی کی گئی ہے، مناسب معلوم ہوا کہ اس کو ''آپ کے مسائل'' میں شامل کردیا جائے)

ماہِ رمضان کی فضیلت:

ارشادِ خداوندی ہے:

"شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن هدًی للناس وبینٰت من الهدٰی والفرقان، فمن شهد منکم الشهر فلیصمه ومن کان مریضًا او علٰی سفر فعدة من ایام اخر، یرید الله بکم الیسر ولَا یرید بکم العسر ولتکملوا العدة ولتکبروا الله علٰی ما هدٰکم ولعلکم تشکرون۔"

(البقرة:۱۸۵)

ترجمہ:... ''ماہِ رمضان ہے جس میں قرآن مجید بھیجا گیا، جس کا وصف یہ ہے کہ لوگوں کے لئے (ذریعہ) ہدایت ہے اور واضح الدلالت ہے، من جملہ ان کتب کے جو (ذریعہ) ہدایت (بھی) ہیں اور (حق وباطل میں) فیصلہ کرنے والی (بھی) ہیں۔ سو جو شخص اس ماہ میں موجود ہو اس کو ضرور اس (ماہ) میں روزہ رکھنا چاہئے، اور جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دُوسرے ایام کا (اتنا ہی) شمار (کرکے ان میں روزہ) رکھنا (اس پر واجب) ہے۔ اللہ تعالیٰ کو تمہارے ساتھ (اَحکام میں) آسانی کرنا منظور ہے اور تمہارے ساتھ (اَحکام وقوانین مقرر کرنے میں) دُشواری منظور نہیں، اور تاکہ تم لوگ (ایام ادا یا قضا کی) شمار کی تکمیل کرلیا کرو (کہ ثواب میں کمی نہ رہے) لہٰذا تم لوگ اللہ تعالیٰ کی بزرگی (وثنا) بیان کیا کرو اس پر کہ تم کو (ایک ایسا) طریقہ بتلادیا (جس سے تم برکات وثمراتِ رمضان سے محروم نہ رہو گے) اور (عذر سے خاص رمضان میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

اس لئے دے دی) تاکہ تم لوگ (اس نعمتِ آسانی پر اللہ کا) شکر ادا کیا کرو۔'' (ترجمہ: حضرت تھانویؒ)

احادیثِ مبارکہ:

حدیث:... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب رمضان داخل ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں (اور ایک روایت میں ہے کہ: جنت کے دروازے۔ اور ایک اور روایت میں ہے کہ: رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں)، اور جہنم کے دروازے بند ہوجاتے ہیں، اور شیاطین پابندِ سلاسل کردیئے جاتے ہیں'' (بخاری ومسلم)۔[1]

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم پر رمضان کا مبارک مہینہ آیا ہے، اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کا روزہ فرض کیا ہے، اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور دوزخ کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں، اور سرکش شیطان قید کردیئے جاتے ہیں، اس میں اللہ کی (جانب سے) ایک ایسی رات (رکھی گئی) ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو شخص اس کی خیر سے محروم رہا، وہ محروم ہی رہا'' (احمد، نسائی، مشکوٰۃ)۔[2]

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جن قید کردیئے جاتے ہیں، اور دوزخ کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں، پس اس کا کوئی دروازہ کھلا نہیں رہتا، اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، پس اس کا کوئی دروازہ بند نہیں رہتا، اور ایک منادی کرنے والا (فرشتہ) اعلان کرتا ہے کہ: اے خیر کے تلاش کرنے والے! آگے آ، اور اے شر کے تلاش کرنے والے! رُک جا۔ اور اللہ کی طرف سے بہت سے لوگوں کو دوزخ سے آزاد کردیا جاتا ہے، اور یہ رمضان کی ہر رات میں ہوتا ہے'' (احمد، ترمذی، ابنِ ماجہ، مشکوٰۃ)۔[3]

حدیث:... حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے آخری دن ہمیں خطبہ دیا، اس میں فرمایا: ''اے لوگو! تم پر ایک بڑی عظمت والا، بڑا بابرکت مہینہ آرہا ہے، اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے، اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کا روزہ فرض کیا ہے، اور اس کے قیام (تراویح) کو نفل (یعنی سنتِ مؤکدہ) بنایا ہے، جو شخص اس میں کسی بھلائی کے (نفلی) کام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا تقرّب حاصل کرے، وہ ایسا ہے کہ کسی نے غیر رمضان میں فرض ادا کیا، اور جس نے اس

---

(۱) عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم. إذا دخل رمضان فُتِحَتْ أبواب السماء، وفی رواية: فتحت أبواب الجنّة وغُلِّقَتْ أبواب جهنم وسُلْسِلَت الشياطين، وفی رواية. فتحت أبواب الرحمة. متفق عليه. (مشكوة المصابيح، كتاب الصوم، الفصل الأوّل ص:۱۷۳)۔

(۲) عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: أتاكم رمضان شهر مبارک فرض الله عليكم صيامه تفتح فيه أبواب السماء وتغلق فيه أبواب الجحيم وتُغَلّ فيه مَرَدة الشياطين لله فيه ليلة خير من ألف شهر من حُرِم خيرها فقد حُرِم. رواه أحمد والنسائی. (مشكوة المصابيح، كتاب الصوم، الفصل الثالث ص:۱۷۳، طبع قديمی كتب خانه)۔

(۳) عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: إذا كان أوّل ليلة من شهر رمضان صُفِّدَت الشياطين ومردة الجن وغلقت أبواب النار فلم يفتح منها باب وفتحت أبواب الجنة فلم يغلق منها باب وينادی مناد يا باغی الخير أقْبِلْ ويا باغی الشر أقصر ولله عتقاء من النار وذلک كل ليلة. رواه الترمذی وابن ماجة. (مشكوة المصابيح، كتاب الصوم، الفصل الثانی ص:۱۷۳ طبع قديمی كتب خانه)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

میں فرض ادا کیا، وہ ایسا ہے کہ کسی نے غیر رمضان میں ستر فرض ادا کئے، یہ صبر کا مہینہ ہے، اور صبر کا ثواب جنت ہے، اور یہ ہمدردی و غمخواری کا مہینہ ہے، اس میں مؤمن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے، اور جس نے اس میں کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا تو وہ اس کے لئے اس کے گناہوں کی بخشش اور دوزخ سے اس کی گلوخلاصی کا ذریعہ ہے، اور اس کو بھی روزہ دار کے برابر ثواب ملے گا، مگر روزہ دار کے ثواب میں ذرا بھی کمی نہ ہوگی۔'' ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر شخص کو تو وہ چیز میسر نہیں جس سے روزہ افطار کرائے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو بھی عطا فرمائیں گے جس نے پانی ملے دُودھ کے گھونٹ سے، یا ایک کھجور سے، یا پانی کے گھونٹ سے روزہ افطار کرا دیا، اور جس نے روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھلایا پلایا اس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض (کوثر) سے پلائیں گے جس کے بعد وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا، یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائے (اور جنت میں بھوک پیاس کا سوال ہی نہیں)، یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا پہلا حصہ رحمت، درمیان حصہ بخشش اور آخری حصہ دوزخ سے آزادی (کا) ہے۔ اور جس نے اس مہینے میں اپنے غلام (اور نوکر) کا کام ہلکا کیا، اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمائیں گے، اور اسے دوزخ سے آزاد کر دیں گے'' (بیہقی شعب الایمان، مشکوۃ)۔(۱)

حدیث:... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''رمضان کی خاطر جنت کو آراستہ کیا جاتا ہے، سال کے سرے سے اگلے سال تک، پس جب رمضان کی پہلی تاریخ ہوتی ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے (جو) جنت کے پتوں سے (نکل کر) جنت کی حوروں پر (سے گزرتی ہے) تو وہ کہتی ہیں: اے ہمارے رَبّ! اپنے بندوں میں سے ہمارے ایسے شوہر بنا جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ہم سے ان کی آنکھیں'' (رواہ البیھقی فی شعب الإیمان، کما فی مشکوۃ، ورواہ الطبرانی فی الکبیر والأوسط کما فی المجمع ج:۳ ص:۱۴۲)۔(۲)

حدیث:... حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے خود سنا ہے کہ: ''یہ رمضان آچکا ہے، اس میں جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں، دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں، اور شیاطین کو طوق پہنا دیئے جاتے ہیں، ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جو رمضان کا مہینہ پائے اور پھر اس کی بخشش نہ ہو۔'' جب اس مہینے میں بخشش نہ ہوئی تو کب

---

(۱) وعن سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ قال: خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال: یا أیھا الناس! قد أظلکم شھر عظیم شھر مبارک شھر فیہ لیلۃ خیر من ألف شھر جعل اللہ صیامہ فریضۃ وقیام لیلہ تطوعا من تقرب فیہ بخصلۃ من الخیر کان کمن أدّی فریضۃ فیما سواہ ومن أدّی فریضۃ فیہ کان کمن أدّی سبعین فریضۃ فیما سواہ وھو شھر الصبر والصبر ثوابہ الجنّۃ وشھر المواساۃ وشھر یزاد فیہ رزق المؤمن من فطّر فیہ صائمًا کان لہ مغفرۃ لذنوبہ وعتق رقبتہ من النار وکان لہ مثل أجرہ من غیر أن ینتقص من أجرہ شیء۔ قلنا: یا رسول اللہ! لیس کلنا نجد ما نفطر بہ الصائم۔ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: یعطی اللہ ھذا الثواب من فطر صائما علی مَذْقَۃِ لبن أو تمرۃ أو شربۃ من ماء ومن أشبع صائما سقاہ اللہ من حوضی شربۃ لا یظمأ حتی یدخل الجنۃ وھو شھر أوّلہ رحمۃ وأوسطہ مغفرۃ وآخرہ عتق من النار، ومن خفّف عن مملوکہ فیہ غفر اللہ لہ وأعتقہ من النار۔ (مشکوۃ المصابیح، کتاب الصوم، الفصل الثالث، ص:۱۷۳، ۱۷۴، طبع قدیمی کتب خانہ)۔

(۲) وعن ابن عمر أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: إن الجنّۃ تزخرف لرمضان من رأس الحول إلی حول قابل، قال: فإذا کان أوّل یوم من رمضان ھبّت ریحٌ تحت العرش من ورق الجنّۃ علی الحور العین فیقلن: یا رَبّ! اجعل لنا من عبادک أزواجًا تَقِرُّ بِھِمْ أعیننا وتَقِرُّ أعینھم بنا۔ رواہ البیھقی الأحادیث الثلاثۃ فی شعب الإیمان۔ (مشکوۃ المصابیح، کتاب الصوم، الفصل الثالث ص:۱۷۴، طبع قدیمی کتب خانہ)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

ہوگی؟(رواہ الطبرانی فی الأوسط، وفیہ الفضل بن عیسیٰ الرقاشی وھو ضعیف کما فی مجمع الزوائد ج:۳ ص:۱۴۳)۔

روزے کی فضیلت:

حدیث:... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے ایمان کے جذبے سے اور طلبِ ثواب کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھا، اس کے گزشتہ گناہوں کی بخشش ہوگئی'' (بخاری ومسلم، مشکوۃ)۔ (۱)

حدیث:... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(نیک) عمل جو آدمی کرتا ہے تو (اس کے لئے عام قانون یہ ہے کہ) نیکی دس سے لے کر سات سو گنا تک بڑھائی جاتی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: مگر روزہ اس (قانون) سے مستثنیٰ ہے (کہ اس کا ثواب ان اندازوں سے عطا نہیں کیا جاتا) کیونکہ وہ میرے لئے ہے اور میں خود ہی اس کا (بے حد وحساب) بدلہ دوں گا، (اور روزے کے میرے لئے ہونے کا سبب یہ ہے کہ) وہ اپنی خواہش اور کھانے (پینے) کو محض میری (رضا) کی خاطر چھوڑتا ہے، روزہ دار کے لئے دو فرحتیں ہیں، ایک فرحت اِفطار کے وقت ہوتی ہے، اور دُوسری فرحت اپنے رَبّ سے ملاقات کے وقت ہوگی۔ اور روزہ دار کے منہ کی بو (جو خلو معدہ کی وجہ سے آتی ہے) اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک (وعنبر) سے زیادہ خوشبودار ہے.... الخ'' (بخاری ومسلم، مشکوۃ)۔ (۲)

حدیث:... عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزہ اور قرآن بندے کی شفاعت کرتے ہیں (یعنی قیامت کے دن کریں گے)، روزہ کہتا ہے: اے رَبّ! میں نے اس کو دن بھر کھانے پینے سے اور دیگر خواہشات سے روکے رکھا، لہٰذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرمایئے۔ اور قرآن کہتا ہے کہ: میں نے اس کو رات کی نیند سے محروم رکھا (کہ رات کی نماز میں قرآن کی تلاوت کرتا تھا) لہٰذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرمایئے، چنانچہ دونوں کی شفاعت قبول کی جاتی ہے'' (بیہقی شعب الایمان، مشکوۃ)۔ (۳)

رُوَیتِ ہلال:

حدیث:... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان (کی تاریخوں) کی جس قدر نگہداشت فرماتے تھے، اس قدر دُوسرے مہینوں کی نہیں (کیونکہ شعبان کے اختتام پر رمضان کے آغاز کا مدار ہے)، پھر رمضان کا چاند

---

(۱) وعن أبی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من صام رمضان إیمانًا واحتسابًا غُفِرَ لہ ما تقدّم من ذنبہ. (مشکوۃ المصابیح، کتاب الصوم، الفصل الأوّل ص:۱۷۳، طبع قدیمی کتب خانہ).

(۲) وعن أبی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: کل عمل ابن آدم یضاعف الحسنۃ بعشر أمثالھا إلی سبعمائۃ ضعف، قال اللہ تعالیٰ: إلّا الصوم، فإنہ لی وأنا أجزی بہ، یدع شھوتہ وطعامہ من أجلی. للصائم فرحتان، فرحۃ عند فطرہ وفرحۃ عند لقاء ربہ، ولخلوف فم الصائم أطیب عند اللہ من ریح المسک ...إلخ. (مشکوۃ المصابیح، کتاب الصوم، الفصل الأوّل ص:۱۷۳ طبع قدیمی کتب خانہ).

(۳) وعن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: الصیام والقرآن یشفعان للعبد یقول الصیام: ای ربّ! إنّی منعتہ الطعام والشھوات بالنھار فشَفِّعْنِی فیہ، ویقول القرآن: منعتہ النوم باللیل فشَفِّعْنِی فیہ، فیشفعان. رواہ البیھقی فی شعب الإیمان. (مشکوۃ المصابیح، کتاب الصوم، الفصل الثالث ص:۱۷۳، طبع قدیمی کتب خانہ).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

نظر آنے پر روزہ رکھتے تھے، اور اگر مطلع ابر آلود ہونے کی وجہ سے (۲۹ رشعبان کو چاند) نظر نہ آتا تو (شعبان کے) تیس دن پورے کر کے روزہ رکھتے تھے (ابوداؤد، مشکوۃ)۔ (۱)

حدیث:... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رمضان کی خاطر شعبان کے چاند کا اہتمام کیا کرو'' (ترمذی، مشکوۃ)۔ (۲)

سحری کھانا:

حدیث:... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سحری کھایا کرو، کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے'' (بخاری ومسلم، مشکوۃ)۔ (۳)

حدیث:... حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہمارے اور اہلِ کتاب کے روزے کے درمیان سحری کھانے کا فرق ہے (کہ اہلِ کتاب کو سو جانے کے بعد کھانا پینا ممنوع تھا، اور ہمیں صبحِ صادق کے طلوع ہونے سے پہلے تک اس کی اجازت ہے'' (مسلم، مشکوۃ)۔ (۴)

غروب کے بعد اِفطار میں جلدی کرنا:

حدیث:... حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگ ہمیشہ خیر پر رہیں گے جب تک کہ (غروب کے بعد) اِفطار میں جلدی کرتے رہیں گے'' (بخاری ومسلم، مشکوۃ)۔ (۵)

حدیث:... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دین غالب رہے گا، جب تک کہ لوگ اِفطار میں جلدی کرتے رہیں گے، کیونکہ یہود ونصاریٰ تاخیر کرتے ہیں'' (ابوداؤد، ابنِ ماجہ، مشکوۃ)۔ (۶)

حدیث:... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نقل فرمایا ہے

---

(۱) وعن عائشة رضی الله عنها قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتحفظ من شعبان ما لَا يتحفظ من غيره ثم يصوم لرؤية رمضان فإن غُمّ عليه عدّ ثلاثين يومًا ثم صام. رواه أبوداؤد. (مشكوة المصابيح، كتاب الصوم، باب رُؤية الهلال، الفصل الثالث ص: ۱۷۴، طبع قديمي كتب خانه).

(۲) وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم. أحصوا هلال شعبان لرمضان. رواه الترمذي. (مشكوة المصابيح، كتاب الصوم، باب رُؤية الهلال، الفصل الثاني ص: ۱۷۴، طبع قديمي كتب خانه).

(۳) عن أنس رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: تسحروا فإن في السحور بركة. متفق عليه. (مشكوة المصابيح، كتاب الصوم، باب الفصل الأوّل، ص: ۱۷۴، طبع قديمي كتب خانه).

(۴) وعن عمرو بن العاص رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: فصل ما بين صيامنا وصيام أهل الكتاب أكلة السحر. رواه مسلم. (مشكوة المصابيح، كتاب الصوم، باب الفصل الأوّل ص: ۱۷۴).

(۵) وعن سهل رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لَا يزال الناس بخير ما عجلوا الفطر. متفق عليه. (مشكوة المصابيح، كتاب الصوم، بابّ الفصل الأوّل ص: ۱۷۵).

(۶) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لَا يزال الدِّين ظاهرًا ما عجّل الناس الفطر لأن اليهود والنصارىٰ يؤخرون. رواه أبوداؤد وابن ماجة. (مشكوة المصابيح، كتاب الصوم، بابّ الفصل الثالث ص: ۱۷۵).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کہ: ''مجھے وہ بندے سب سے زیادہ محبوب ہیں جو افطار میں جلدی کرتے ہیں'' (ترمذی، مشکوٰۃ)۔ (۱)

روزہ کس چیز سے اِفطار کیا جائے؟

حدیث:... سلمان بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں کوئی شخص روزہ اِفطار کرے تو کھجور سے اِفطار کرے، کیونکہ وہ برکت ہے، اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے اِفطار کرلے، کیونکہ وہ پاک کرنے والا ہے'' (احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابنِ ماجہ، دارمی، مشکوٰۃ)۔ (۲)

حدیث:... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز (مغرب) سے پہلے تازہ کھجوروں سے روزہ اِفطار کرتے تھے، اور اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک خرما کے چند دانوں سے اِفطار فرماتے تھے، اور اگر وہ بھی میسر نہ آتے تو پانی کے چند گھونٹ پی لیتے (ابوداؤد، ترمذی، مشکوٰۃ)۔ (۳)

اِفطار کی دُعا:

حدیث:... ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ اِفطار کرتے تو فرماتے: (۴)

"ذهب الظمأ وابتلت العروق وثبت الأجر ان شاء الله۔"

ترجمہ:... ''پیاس جاتی رہی، انتڑیاں تر ہوگئیں، اور اَجر انشاء اللہ ثابت ہوگیا۔''

حدیث:... حضرت معاذ بن زہرہ فرماتے ہیں کہ: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزہ اِفطار کرتے تو یہ دُعا پڑھتے: (۵)

"اللّٰهم لک صمت وعلٰی رزقک افطرت۔" (ابوداؤد مرسلاً، مشکوٰۃ)

ترجمہ:... ''اے اللہ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا، اور تیرے رزق سے اِفطار کیا۔''

حدیث:... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ: ''رمضان میں اللہ

---

(۱) وعن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: قال الله تعالٰی: أحب عبادی إلیّ أعجلهم فطرًا۔ رواه الترمذی۔ (مشكوة المصابيح، كتاب الصوم، بابُ الفصل الثانی ص: ۱۷۵، طبع قديمی)۔

(۲) وعن سلمان بن عامر رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: إذا فطر أحدكم فليفطر علٰی تمر فإنه بركة فإن لم يجد فليفطر علٰی ماء فإنه طهور۔ رواه أحمد والترمذی وأبوداؤد وابن ماجة والدارمی۔ (مشكوة المصابيح، كتاب الصوم، باب الفصل الثانی ص: ۱۷۵)۔

(۳) وعن أنس رضی الله عنه قال: كان النبی صلی الله عليه وسلم يفطر قبل أن يصلی علٰی رطبات فإن لم تكن رطبات فتُمَيْرات فإن لم تكن تميرات حسا حسوات من ماء۔ رواه الترمذی وأبوداؤد۔ (مشكوة المصابيح، كتاب الصوم، بابُ الفصل الثانی، ص: ۱۷۵)۔

(۴) وعن ابن عمر رضی الله عنه قال: كان النبی صلی الله عليه وسلم إذا أفطر قال: ذهب الظمأ وابتلّت العروق وثبت الأجر إن شاء الله۔ رواه أبوداؤد۔ (مشكوة المصابيح، كتاب الصوم، بابُ الفصل الثانی ص: ۱۷۵)۔

(۵) وعن معاذ بن زهرة رضی الله عنه قال: إن النبی صلی الله عليه وسلم كان إذا أفطر قال: لک صُمتُ وعلٰی رزقک أفطرتُ۔ رواه أبوداؤد مرسلًا۔ (مشكوة المصابيح، كتاب الصوم، بابُ الفصل الثانی ص: ۱۷۵)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

تعالیٰ کا ذکر کرنے والا بخشا جاتا ہے، اور اس مہینے میں اللہ تعالیٰ سے مانگنے والا بے مراد نہیں رہتا'' (رواہ الطبرانی فی اوسط، وفیہ ھلال بن عبدالرحمن وھو ضعیف کما فی المجمع ج: ۳ ص: ۱۴۳)۔

حدیث:... ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک رمضان کے ہر دن رات میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے بہت سے لوگ (دوزخ سے) آزاد کئے جاتے ہیں، اور ہر مسلمان کی دن رات میں ایک دُعا قبول ہوتی ہے (رواہ البزار وفیہ ابان بن عیاش وھو ضعیف، مجمع الزوائد ج: ۳ ص: ۱۳۴)۔

حدیث:... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تین شخصوں کی دُعا رَدّ نہیں ہوتی، روزہ دار کی، یہاں تک کہ اِفطار کرے، حاکمِ عادل کی، اور مظلوم کی۔ اللہ تعالیٰ اس کو بادلوں سے اُوپر اُٹھا لیتے ہیں اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں، اور رَبّ تعالیٰ فرماتے ہیں: میری عزّت کی قسم! میں ضرور تیری مدد کروں گا، خواہ کچھ مدّت کے بعد کروں'' (احمد، ترمذی، ابنِ حبان، مشکوٰۃ، ترغیب)۔ (۱)

حدیث:... عبداللہ بن ابی ملیکہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزہ دار کی دُعا اِفطار کے وقت رَدّ نہیں ہوتی۔'' اور حضرت عبداللہؓ اِفطار کے وقت یہ دُعا کرتے تھے: (۲)

"اللّٰھم انی اسئلک برحمتک التی وسعت کل شیء ان تغفر لی۔"

(بیہقی، ترغیب)

ترجمہ:... ''اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں آپ کی اس رحمت کے طفیل جو ہر چیز پر حاوی ہے، کہ میری بخشش فرما دیجئے۔''

رمضان کا آخری عشرہ:

حدیث:... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں ایسی عبادت و محنت کرتے تھے جو دوسرے اوقات میں نہیں ہوتی تھی (صحیح مسلم، مشکوٰۃ)۔ (۳)

حدیث:... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لنگی

---

(۱) وعن أبی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ثلاثۃ لا ترد دعوتھم: الصائم حین یفطر والإمام العادل ودعوۃ المظلوم یرفعھا اللہ فوق الغمام وتفتح لھا أبواب السماء ویقول الرّبّ: وعزّتی وجلالی! لأنصرنک ولو بعد حین۔ رواہ الترمذی۔ (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الدعوات، الفصل الثانی ص: ۱۹۵)۔

(۲) عن عبداللہ یعنی ابن أبی ملیکۃ عن عبداللہ یعنی ابن عمرو ابن العاص رضی اللہ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: إن للصائم عند فطرہ لدعوۃ ما تردّ۔ قال: وسمعت عبداللہ یقول عند فطرہ: اللّٰھم إنّی أسألک برحمتک التی وسعت کل شیء أن تغفر لی۔ رواہ البیھقی۔ (الترغیب والترھیب ج ۲ ص: ۸۹، طبع داو إحیاء التراث العربی، بیروت)۔

(۳) وعن عائشۃ رضی اللہ عنھا قالت: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجتھد فی العشر الأواخر ما لا یجتھد فی غیرہ۔ رواہ مسلم۔ (مشکوٰۃ المصابیح، باب لیلۃ القدر، الفصل الأوّل ص: ۱۸۲)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

مضبوط باندھ لیتے (یعنی کمر ہمت چست باندھ لیتے) خود بھی شب بیدار رہتے اور اپنے گھر کے لوگوں کو بھی بیدار رکھتے (بخاری ومسلم، مشکوۃ)۔[1]

لیلۃ القدر:

حدیث:... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رمضان المبارک آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک یہ مہینہ تم پر آیا ہے، اور اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے، جو شخص اس رات سے محروم رہا، وہ ہر خیر سے محروم رہا، اور اس کی خیر سے کوئی شخص محروم نہیں رہے گا، سوائے بدقسمت اور حرمان نصیب کے'' (ابن ماجہ، واسنادہ حسن، انشاء اللہ، ترغیب)۔[2]

حدیث:... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو!'' (صحیح بخاری، مشکوۃ)۔[3]

حدیث:... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب لیلۃ القدر آتی ہے تو جبریل علیہ السلام فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ نازل ہوتے ہیں، اور ہر بندہ جو کھڑا یا بیٹھا اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہا ہو (اس میں تلاوت، تسبیح وتہلیل اور نوافل سب شامل ہیں، الغرض کسی طریقے سے ذکر وعبادت میں مشغول ہو) اس کے لئے دُعائے رحمت کرتے ہیں'' (بیہقی شعب الایمان، مشکوۃ)۔[4]

لیلۃ القدر کی دُعا:

حدیث:... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ فرمایئے کہ اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ یہ لیلۃ القدر ہے تو کیا پڑھوں؟ فرمایا: یہ دُعا پڑھا کرو:

''اللّٰھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی۔''[5] (احمد، ترمذی، ابن ماجہ، مشکوۃ)

---

(۱) عن عائشة رضی الله عنها قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا دخل العشر شدّ ميرزه وأحيىٰ ليله وأيقظ أهله. متفق عليه. (مشكوة المصابيح، كتاب الصوم، باب ليلة القدر، الفصل الأوّل ص: ۱۸۲).

(۲) وعن أنس بن مالك رضی الله عنه قال: دخل رمضان فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إنّ هذا الشهر قد حضركم، وفيه ليلة خير من ألف شهر، من حُرِمها فقد حُرِم الخير كله، ولا يحرم خيرها إلّا محروم. رواه ابن ماجة وإسناده حسن إن شاء الله. (الترغيب والترهيب ج: ۲ ص: ۹۹، طبع دار إحياء التراث العربي، بيروت).

(۳) عن عائشة رضی الله عنها قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: تحرّوا ليلة القدر في الوتر من العشر الأواخر من رمضان. رواه البخاري. (مشكوة المصابيح، كتاب الصوم، باب ليلة القدر، الفصل الأوّل ص: ۱۸۱).

(۴) وعن أنس رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا كان ليلة القدر نزل جبريل عليه السلام في كبكبة من الملائكة يصلون على كل عبد قائم أو قاعد يذكر الله عزّ وجلّ ... إلخ. رواه البيهقي في شعب الإيمان. (مشكوة المصابيح، كتاب الصوم، باب ليلة القدر، الفصل الثالث ص: ۱۸۲).

(۵) عن عائشة رضی الله عنها قالت: قلت: يا رسول الله! أرأيت إن علمت أيّ ليلةٍ ليلة القدر ما أقول فيها؟ قال: قولي: اللّٰهم إنّك عفوّ تحب العفو فاعفُ عنّي. رواه أحمد وابن ماجة والترمذي وصححه. (مشكوة المصابيح، كتاب الصوم، باب ليلة القدر، الفصل الثاني ص: ۱۸۲، طبع قديمي كتب خانه).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

ترجمہ:... ''اے اللہ! آپ بہت ہی معاف کرنے والے ہیں، معافی کو پسند فرماتے ہیں، پس مجھ کو بھی معاف کردیجئے۔''

بغیر عذر کے رمضان کا روزہ نہ رکھنا:

حدیث:... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے بغیر عذر اور بیماری کے رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دیا تو خواہ ساری عمر روزے رکھتا رہے، وہ اس کی تلافی نہیں کرسکتا (یعنی دُوسرے وقت میں روزہ رکھنے سے اگرچہ فرض ادا ہوجائے گا، مگر رمضان المبارک کی برکت وفضیلت کا حاصل کرنا ممکن نہیں)'' (احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی، بخاری فی ترجمۃ الباب، مشکوٰۃ)۔ (۱)

رمضان کے چار عمل:

حدیث:... حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: ''رمضان مبارک میں چار چیزوں کی کثرت کیا کرو، دو باتیں تو ایسی ہیں کہ تم ان کے ذریعہ اپنے رَبّ کو راضی کروگے، اور دو چیزیں ایسی ہیں کہ تم ان سے بے نیاز نہیں ہوسکتے، پہلی دو باتیں جن کے ذریعہ تم اللہ تعالیٰ کو راضی کروگے، یہ ہیں: ''لَا اله اِلَّا الله'' کی گواہی دینا اور اِستغفار کرنا، اور وہ دو چیزیں جن سے تم بے نیاز نہیں، یہ ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرو اور جہنم سے پناہ مانگو'' (ابن خزیمہ، ترغیب)۔ (۲)

تراویح:

حدیث:... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے ایمان کے جذبے سے اور ثواب کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھا، اس کے پہلے گناہ بخش دیئے گئے، اور جس نے رمضان (کی راتوں) میں قیام کیا، ایمان کے جذبے اور ثواب کی نیت سے، اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے گئے، اور جس نے لیلۃ القدر میں قیام کیا، ایمان کے جذبے اور ثواب کی نیت سے، اس کے پہلے گناہ بخش دیئے گئے'' (بخاری ومسلم، مشکوٰۃ)۔ (۳)

---

(۱) وعن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: من أفطر يومًا من رمضان من غير رخصة ولا مرض لم يقض عنه صوم الدهر كله وإن صامه. رواه أحمد والترمذی وأبوداؤد وابن ماجة والدارمی والبخاری فی ترجمة باب. (مشكوة المصابيح، كتاب الصوم، باب تنزيه الصوم، الفصل الثانی ص:۱۷۷، طبع قديمی).

(۲) وعن سلمان رضی الله عنه قال: خطبنا رسول الله صلی الله عليه وسلم فی آخر يوم من شعبان قال ..... واستكثروا فيه من أربع خصال، خصلتين ترضون بهما ربكم، وخصلتين لا غِنَاء بكم عنهما، فأما الخصلتان اللتان ترضون بهما ربكم: فشهادة أن لا إله إلا الله وتستغفرونه، وأما الخصلتان اللتان لا غِناء بكم عنهما: فتسألون الله الجنّة، وتعوذون به من النار ...إلخ. رواه ابن خزيمة فی صحيحه. (الترغيب والترهيب ج:۲ ص:۹۵، طبع دار إحياء التراث العربی، بيروت).

(۳) وعن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: من صام رمضان إيمانًا واحتسابًا غفر له ما تقدم من ذنبه، ومن قام رمضان إيمانًا واحتسابًا غفر له ما تقدم من ذنبه، ومن قام ليلة القدر إيمانًا واحتسابًا غفر له ما تقدم من ذنبه. متفق عليه. (مشكوة المصابيح، كتاب الصوم، الفصل الأوّل ص:۱۷۳، طبع قديمی كتب خانه).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

اور ایک روایت میں ہے کہ: ''اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے گئے'' (نسائی، ترغیب)۔ (۱)

اِعتکاف:

حدیث:... حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے رمضان میں (آخری) دس دن کا اِعتکاف کیا، اس کو دو حج اور دو عمرے کا ثواب ہوگا'' (بیہقی، ترغیب)۔ (۲)

حدیث:... حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی خاطر ایک دن کا بھی اِعتکاف کیا، اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایسی تین خندقیں بنا دیں گے کہ ہر خندق کا فاصلہ مشرق و مغرب سے زیادہ ہوگا'' (طبرانی اوسط، بیہقی، حاکم، ترغیب)۔ (۳)

روزہ اِفطار کرانا:

حدیث:... حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''جس نے روزہ دار کا روزہ اِفطار کرایا یا کسی غازی کو سامانِ جہاد دیا، اس کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا'' (بیہقی شعب الایمان، بغوی شرح السنۃ، مشکوٰۃ)۔ (۴)

رمضان میں قرآنِ کریم کا دور اور جود و سخاوت:

حدیث:... حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جود و سخا میں تمام انسانوں سے بڑھ کر تھے، اور رمضان المبارک میں جبکہ جبریل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت بہت ہی بڑھ جاتی تھی، جبریل علیہ السلام رمضان کی ہر رات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تھے، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآنِ کریم کا دور کرتے تھے، اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیاضی و سخاوت اور نفع رسانی میں بادِ رحمت سے بھی بڑھ کر ہوتے تھے (صحیح بخاری)۔ (۵)

---

(۱) وفی روایۃ النسائی: ..... قال: وفی حدیث قتیبۃ: وما تأخرّ۔ (الترغیب والترھیب ج:۲ ص:۹۰)۔

(۲) روی عن علی بن حسین عن أبیہ رضی اللہ عنہم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من اعتکف عشرًا فی رمضان کان کحجتین وعمرتین۔ رواہ البیھقی۔ (الترغیب والترھیب ج:۲ ص:۱۴۹، طبع بیروت)۔

(۳) وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما ..... ومن اعتکف یومًا ابتغاء وجہ اللہ تعالٰی جعل اللہ بینہ وبین النار ثلاث خنادق أبعد مما بین الخافقین۔ رواہ الطبرانی فی الأوسط والبیھقی واللفظ لہٗ والحاکم مختصرًا۔ (الترغیب والترھیب ج:۲ ص:۱۵۰، طبع دار إحیاء التراث العربی، بیروت)۔

(۴) وعن زید بن خالد رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من فطّر صائما أو جھّز غازیا فلہ مثل أجرہ۔ رواہ البیھقی فی شعب الإیمان ومحی السنۃ فی شرح السنۃ وقال صحیح۔ (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الصوم، بابّ الفصل الثانی ص:۱۷۵، طبع قدیمی کتب خانہ)۔

(۵) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال: کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم أجود الناس وأجود ما یکون فی رمضان حین یلقاہ جبریل کان جبریل یلقاہ فی کل لیلۃ من رمضان فیدارسہ القرآن فلرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أجود بالخیر من الریح المرسلۃ۔ (صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب صفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ج:۱ ص:۵۰۲، طبع نور محمد کراچی)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

روزہ دار کے لئے پرہیز:

حدیث:.. حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''جس شخص نے (روزے کی حالت میں) بیہودہ باتیں (مثلاً: غیبت، بہتان، تہمت، گالی گلوچ، لعن طعن، غلط بیانی وغیرہ) اور گناہ کا کام نہیں چھوڑا، تو اللہ تعالیٰ کو کچھ حاجت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑے'' (بخاری، مشکوٰۃ)۔ (۱)

حدیث:.. حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: '' کتنے ہی روزہ دار ہیں کہ ان کو اپنے روزے سے سوائے (بھوک) پیاس کے کچھ حاصل نہیں (کیونکہ وہ روزے میں بھی بدگوئی، بدنظری اور بدعملی نہیں چھوڑتے)، اور کتنے ہی (رات کے تہجد میں) قیام کرنے والے ہیں، جن کو اپنے قیام سے ماسوا جاگنے کے کچھ حاصل نہیں'' (دارمی، مشکوٰۃ)۔ (۲)

حدیث:... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: '' روزہ ڈھال ہے (کہ نفس وشیطان کے حملے سے بھی بچاتا ہے، اور گناہوں سے بھی باز رکھتا ہے، اور قیامت میں دوزخ کی آگ سے بھی بچائے گا)، پس جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو نہ تو ناشائستہ بات کرے، نہ شور مچائے، پس اگر کوئی شخص اس سے گالی گلوچ کرے یا لڑائی جھگڑا کرے تو (دِل میں کہے یا زبان سے اس کو) کہہ دے کہ: میں روزے سے ہوں! (اس لئے تجھ کو جواب نہیں دے سکتا کہ روزہ اس سے مانع ہے)'' (بخاری ومسلم، مشکوٰۃ)۔ (۳)

حدیث:... حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: '' روزہ ڈھال ہے، جب تک کہ اس کو پھاڑے نہیں'' (نسائی، ابن خزیمہ، بیہقی، ترغیب)۔ (۴)

اور ایک روایت میں ہے کہ: عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! یہ ڈھال کس چیز سے پھٹ جاتی ہے؟ فرمایا: '' جھوٹ اور غیبت سے!'' (طبرانی الاوسط عن ابی ہریرۃؓ، ترغیب)۔ (۵)

---

(۱) عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: من لم يدع قول الزور والعمل به فليس لله حاجة فی أن يدع طعامه وشرابه. رواه البخاری. (مشكوة المصابيح، باب تنزيه الصوم، الفصل الأوّل ص: ۱۷۶).

(۲) وعن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم. كم من صائم ليس له من صيامه إلّا الظمأ وكم من قائم ليس له من قيامه إلّا السهر. رواه الدارمی. (مشكوة المصابيح، باب تنزيه الصوم، الفصل الثانی ص: ۱۷۷).

(۳) وعن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم ..... والصيام جُنّة وإذا كان يوم صوم أحدكم فلا يرفث ولا يصخب فإن سابّه أحد أو قاتله فليقل: إنّی امرؤ صائم. متفق عليه. (مشكوة المصابيح، كتاب الصوم، الفصل الأوّل ص: ۱۷۳، أيضًا: الترغيب والترهيب ج: ۲ ص: ۱۴۷).

(۴) عن أبی عبيدة قال: سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول: الصيام جُنّة ما لم يخرقها. رواه النسائی باسناد حسن، وابن خزيمة فی صحيحه ورواه الطبرانی فی الأوسط من حديث أبی هريرة. (الترغيب والترهيب ج: ۲ ص. ۱۴۷).

(۵) ورواه الطبرانی فی الأوسط من حديث أبی هريرة، وزاد: قيل وبم يخرقها؟ قال: بكذب أو غيبة. (الترغيب والترهيب ج: ۲ ص. ۱۴۷، طبع دار إحياء التراث العربی، بيروت).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

حدیث:... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے رمضان کا روزہ رکھا، اور اس کی حدود کو پہچانا، اور جن چیزوں سے پرہیز کرنا چاہئے ان سے پرہیز کیا، تو یہ روزہ اس کے گزشتہ گناہوں کا کفار ہوگا'' (صحیح ابن حبان، بیہقی، ترغیب)۔ (۱)

دو عورتوں کا قصہ:

حدیث:... حضرت عبید رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد شدہ غلام، کہتے ہیں کہ: ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ: یہاں دو عورتوں نے روزہ رکھا ہوا ہے، اور وہ پیاس کی شدت سے مرنے کے قریب پہنچ گئی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت اور اِعراض فرمایا، اس نے دوبارہ عرض کیا (غالباً دوپہر کا وقت تھا) کہ: یا رسول اللہ! بخدا! وہ تو مرچکی ہوں گی یا مرنے کے قریب ہوں گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بڑا پیالہ منگوایا، اور ایک سے فرمایا کہ اس میں قے کرے، اس نے خون، پیپ اور تازہ گوشت وغیرہ کی قے کی، جس سے آدھا پیالہ بھر گیا، پھر دُوسری کو قے کرنے کا حکم فرمایا، اس کی قے میں بھی خون، پیپ اور گوشت نکلا، جس سے پیالہ بھر گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حلال کی ہوئی چیزوں سے تو روزہ رکھا، اور حرام کی ہوئی چیز سے روزہ خراب کرلیا کہ ایک دُوسری کے پاس بیٹھ کر لوگوں کا گوشت کھانے لگیں (یعنی غیبت کرنے لگیں)'' (مسندِ احمد ج:۵ ص:۴۳۰، مجمع الزوائد ج:۳ ص:۱۷۱)۔ (۲)

روزے کے درجات:

حجۃ الاسلام اِمام غزالی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ: روزے کے تین درجے ہیں۔ ۱: عام۔ ۲: خاص۔ ۳: خاص الخاص۔ عام روزہ تو یہی ہے کہ شکم اور شرم گاہ کے تقاضوں سے پرہیز کرے، جس کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں مذکور ہے۔ اور خاص روزہ یہ ہے کہ کان، آنکھ، زبان، ہاتھ، پاؤں اور دیگر اعضاء کو گناہوں سے بچائے، یہ صالحین کا روزہ ہے، اور اس میں چھ باتوں کا اہتمام لازم ہے:

اوّل:... آنکھ کی حفاظت، کہ آنکھ کو ہر مذموم ومکروہ اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کرنے والی چیز سے بچائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: ''نظر، شیطان کے تیروں میں سے ایک زہر میں بجھا ہوا تیر ہے، پس جس نے اللہ تعالیٰ کے خوف سے نظرِ بد

---

(۱) وعن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: من صام رمضان وعرف حدوده وتحفظ مما ينبغي له أن يتحفظ كفر ما قبله. رواه ابن حبان في صحيحه والبيهقي. (الترغيب والترهيب ج:۲ ص:۹۱، طبع بيروت).

(۲) عن عبيد مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: إن امرأتين صامتا وأن رجلًا قال: يا رسول الله! إنّ ههنا امرأتين قد صامتا وإنهما قد كادتا أن تموتا من العطش. فأعرض عنه أو سكت، ثم عاد وأراه قال بالهاجرة قال: يا نبي الله! إنهما والله قد ماتتا أو كادتا أن تموتا، قال: ادعهما، قال: فجاءتا، قال: فجيء بقدح أو عسّ فقال لإحداهما: قيئي! فقاءت قيحًا أو دمًا وصديدًا ولحمًا حتى ملأت نصف القدح، ثم قال للأخرى: قيئي! فقاءت من قيح ودم وصديد ولحم عبيط وغيره حتى ملأت القدح، ثم قال: إن هاتين صامتا عمّا أحلّ الله لهما وأفطرتا على ما حرّم الله عزّ وجلّ عليهما، جلست إحداهما إلى الأخرى فجعلتا تأكلان لحوم الناس. (مسند أحمد ج:۵ ص:۴۳۰، مجمع الزوائد ج:۳ ص:۱۷۱)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کو ترک کر دیا، اللہ تعالیٰ اس کو ایسا ایمان نصیب فرمائیں گے کہ اس کی حلاوت (شیرینی) اپنے دِل میں محسوس کرے گا'' (رواہ الحاکم ج:۴ ص:۳۱۴، وصححہ من حدیث حذیفة رضی اللہ عنہ وتعقبہ الذھبی فقال اسحاق رواہ وعبدالرحمن ھو الوسطی ضعفوہ، ورواہ الطبرانی من حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، قال الھیثمی وفیہ عبداللہ بن اسحاق الواسطی وھو ضعیف، مجمع الزوائد ج:۳ ص:۶۳)۔

دوم:... زبان کی حفاظت، کہ بیہودہ گوئی، جھوٹ، غیبت، چغلی، جھوٹی قسم اور لڑائی جھگڑے سے اسے محفوظ رکھے، اسے خاموشی کا پابند بنائے اور ذکر و تلاوت میں مشغول رکھے، یہ زبان کا روزہ ہے۔ سفیان ثوریؒ کا قول ہے کہ: غیبت سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، مجاہدؒ کہتے ہیں کہ: غیبت اور جھوٹ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: ''روزہ ڈھال ہے، پس جب تم میں کسی کا روزہ ہو تو نہ کوئی بیہودہ بات کرے، نہ جہالت کا کوئی کام کرے، اور اگر اس سے کوئی شخص لڑے جھگڑے یا اسے گالی دے تو کہہ دے کہ میرا روزہ ہے'' (صحاح)۔

سوم:... کان کی حفاظت، کہ حرام اور مکروہ چیزوں کے سننے سے پرہیز رکھے، کیونکہ جو بات زبان سے کہنا حرام ہے، اس کا سننا بھی حرام ہے۔

چہارم:... بقیہ اعضاء کی حفاظت، کہ ہاتھ پاؤں اور دیگر اعضاء کو حرام اور مکروہ کاموں سے محفوظ رکھے، اور اِفطار کے وقت پیٹ میں کوئی مشتبہ چیز نہ ڈالے، کیونکہ اس کے کوئی معنی نہیں کہ دن بھر تو حلال سے روزہ رکھا اور شام کو حرام چیز سے روزہ کھولا۔

پنجم:... اِفطار کے وقت حلال کھانا بھی اس قدر نہ کھائے کہ ناک تک آجائے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: ''پیٹ سے بدتر کوئی برتن نہیں، جس کو آدمی بھرے۔'' (رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ والحاکم من حدیث مقدام بن معدیکربؓ) اور جب شام کو دن بھر کی ساری کسر پوری کر لی تو روزہ سے شیطان کو مغلوب کرنے اور نفس کی شہوانی قوت توڑنے کا مقصد کیونکر حاصل ہوگا؟

ششم:... اِفطار کے وقت اس کی حالت خوف و رجا کے درمیان مضطرب رہے کہ نہ معلوم اس کا روزہ اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول ہوا یا مردود؟ پہلی صورت میں یہ شخص مقربِ بارگاہ بن گیا، اور دوسری صورت میں مطرود و مردود ہوا، یہی کیفیت ہر عبادت کے بعد ہونی چاہئے۔

اور خاص الخاص روزہ یہ ہے کہ دُنیوی افکار سے قلب کا روزہ ہو، اور ماسوا اللہ سے اس کو بالکل ہی روک دیا جائے، البتہ جو دُنیا کہ دین کے لئے مقصود ہو وہ تو دُنیا ہی نہیں، بلکہ توشۂ آخرت ہے۔ بہرحال ذکرِ الٰہی اور فکرِ آخرت کو چھوڑ کر دیگر اُمور میں قلب کے مشغول ہونے سے یہ روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اربابِ قلوب کا قول ہے کہ دن کے وقت کاروبار کی اس واسطے فکر کرنا کہ شام کو اِفطاری مہیا ہو جائے، یہ بھی ایک درجے کی خطا ہے، گویا اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے رزقِ موعود پر اس شخص کو وثوق اور اعتماد نہیں، یہ انبیاء، صدیقین اور مقربین کا روزہ ہے (احیاء العلوم ج:۲ ص:۱۶۸، ۱۶۹ ملخصاً)۔

روزے میں کوتاہیاں:

حضرت حکیم الاُمت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ نے ''اصلاح انقلاب'' میں تفصیل سے ان کوتاہیوں کا بھی ذکر فرمایا ہے جو روزے کے بارے میں کی جاتی ہیں، اس کتاب کا مطالعہ کر کے ان تمام کوتاہیوں کی اصلاح کرنی چاہئے، یہاں بھی اس کے ایک

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

دو اقتباس نقل کئے جاتے ہیں، راقم الحروف کے سامنے مولانا عبدالباری ندوی کی ''جامع المجددین'' ہے، ذیل کے اقتباسات اسی سے منتخب کئے گئے ہیں:

''بہت سے لوگ بلا کسی قوی عذر کے روزہ نہیں رکھتے، ان میں سے بعض تو محض کم ہمتی کی وجہ سے نہیں رکھتے، ایسے ہی ایک شخص کو، جس نے عمر بھر روزہ نہ رکھا تھا اور سمجھتا تھا کہ پورا نہ کرسکے گا، کہا گیا کہ تم بطور امتحان ہی رکھ کر دیکھ لو، چنانچہ رکھا اور پورا ہوگیا، پھر اس کی ہمت بندھ گئی اور رکھنے لگا۔ کیسے افسوس کی بات ہے کہ رکھ کر بھی نہ دیکھا تھا اور پختہ یقین کر بیٹھا تھا کہ کبھی رکھا ہی نہ جاوے گا۔ یہ لوگ سوچ کر دیکھیں کہ اگر طبیب کہہ دے کہ آج دن بھر نہ کچھ کھاؤ نہ پیو، ورنہ فلاں مہلک مرض ہوجائے گا، تو اس نے ایک ہی دن کے لئے کہا، یہ دو دن نہ کھاوے گا، کہ احتیاط اسی میں ہے۔ افسوس! خدا تعالیٰ صرف دن دن کا کھانا چھڑاویں اور کھانے پینے سے عذابِ مہلک کی وعید فرمائیں اور ان کے قول کی طبیب کے برابر بھی وقعت نہ ہو؟ انا للہ!''

''بعضوں کی یہ بے وقعتی اس بدعقیدگی تک پہنچ جاتی ہے کہ روزہ کی ضرورت ہی کا طرح طرح سے انکار کرنے لگتے ہیں، مثلاً: روزہ قوتِ بہیمیہ کے توڑنے یا تہذیبِ نفس کے لئے ہے، اور ہم علم کی بدولت یہ تہذیب حاصل کرچکے ہیں.....''

''اور بعضے تہذیب سے بھی گزر کر گستاخی اور تمسخر کے کلمات کہتے ہیں، مثلاً: ''روزہ وہ شخص رکھے جس کے گھر کھانے کو نہ ہو'' یا ''بھائی ہم سے بھوکا نہیں مرا جاتا'' سو یہ دونوں فریق بوجہ انکارِ فرضیتِ صوم، زُمرۂ کفار میں داخل ہیں، اور پہلے فریق کا قول محض ''ایمان شکن'' ہے، اور دُوسرے کا ''ایمان شکن'' بھی اور ''دِل شکن'' بھی.....''

''اور بعض بلا عذر تو روزہ ترک نہیں کرتے، مگر اس کی تمیز نہیں کرتے کہ یہ عذر شرعاً معتبر ہے یا نہیں؟ ادنیٰ بہانے سے اِفطار کردیتے ہیں، مثلاً: خواہ ایک ہی منزل کا سفر ہو، روزہ اِفطار کردیا، کچھ محنت مزدوری کا کام ہوا، روزہ چھوڑ دیا۔ ایک طرح سے یہ بلا عذر روزہ توڑنے والوں سے بھی زیادہ قابل مذمت ہیں، کیونکہ یہ لوگ اپنے کو معذور جان کر بے گناہ سمجھتے ہیں، حالانکہ وہ شرعاً معذور نہیں اس لئے گناہگار ہوں گے۔''

''بعضے لوگوں کا اِفطار تو عذرِ شرعی سے ہوتا ہے، مگر ان سے یہ کوتاہی ہوتی ہے کہ بعض اوقات اس عذر کے رفع ہونے کے وقت کسی قدر دن باقی ہوتا ہے، اور شرعاً بقیہ دن میں اِمساک، یعنی کھانے پینے سے بند رہنا واجب ہوتا ہے، مگر وہ اس کی پروا نہیں کرتے، مثلاً: سفرِ شرعی سے ظہر کے وقت واپس آگیا، یا عورت حیض سے ظہر کے وقت پاک ہوگئی، تو ان کو شام تک کھانا پینا نہ چاہئے۔ علاج اس کا مسائل واَحکام کی تعلیم وتعلّم ہے۔''

''بعض لوگ خود تو روزہ رکھتے ہیں، لیکن بچوں سے (باوجود ان کے روزہ رکھنے کے قابل ہونے کے) نہیں رکھواتے۔ خوب سمجھ لینا چاہئے کہ عدمِ بلوغ میں بچوں پر روزہ رکھنا تو واجب نہیں، لیکن اس سے یہ لازم

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

نہیں آتا کہ ان کے اولیاء پر بھی رکھوانا واجب نہ ہو، جس طرح نماز کے لئے باوجود عدمِ بلوغ کے ان کو تاکید کرنا بلکہ مارنا ضروری ہے، اسی طرح روزے کے لئے بھی .... اتنا فرق ہے کہ نماز میں عمر کی قید ہے اور روزہ میں تحمل پر مدار ہے (کہ بچہ روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہو)، اور راز اس میں یہ ہے کہ کسی کام کا وقت پابند ہونا دُشوار ہوتا ہے، تو اگر بالغ ہونے کے بعد ہی تمام اَحکام شروع ہوں تو ایک بارگی زیادہ بوجھ پڑ جائے گا، اس لئے شریعت کی رحمت ہے کہ پہلے ہی سے آہستہ آہستہ سب اَحکام کا خوگر بنانے کا قانون مقرر کیا۔"

"بعض لوگ نفسِ روزہ میں تو اِفراط وتفریط نہیں کرتے، لیکن روزہ محض صورت کا نام سمجھ کر صبح سے شام تک صرف جوفین (پیٹ اور شرم گاہ) کو بند رکھنے پر اکتفا کرتے ہیں۔ حالانکہ روزے کی نفسِ صورت کے مقصود ہونے کے ساتھ اور بھی حکمتیں ہیں، جن کی طرف قرآن مجید میں اشارہ بلکہ صراحت ہے کہ: "لعلکم تتقون" ان سب کو نظر انداز کر کے اپنے صوم کو "جسدِ بے رُوح" بنا لیتے ہیں۔ خلاصہ ان حکمتوں کا معاصی ومنہیات سے بچنا ہے، سو ظاہر ہے کہ اکثر لوگ روزہ میں بھی معاصی سے نہیں بچتے، اگر غیبت کی عادت تھی، تو وہ بدستور رہتی ہے، اگر بدنگاہی کے خوگر تھے، وہ نہیں چھوڑتے، اگر حقوق العباد کی کوتاہیوں میں مبتلا تھے، ان کی صفائی نہیں کرتے، بلکہ بعض کے معاصی تو غالباً بڑھ جاتے ہیں، کہیں دوستوں میں جا بیٹھے کہ روزہ بہلے گا، اور باتیں شروع کیں، جن میں زیادہ حصہ غیبت کا ہوگا، یا چوسر، گنجفہ، تاش، ہارمونیم، گراموفون لے بیٹھے اور دن پورا کر دیا۔ بھلا اس روزے کا کوئی معتد بہ حاصل کیا؟ اتنی بات عقل سے سمجھ میں نہیں آتی کہ کھانا پینا، جو فی نفسہٖ مباح ہے، جب روزے میں وہ حرام ہو گیا، تو غیبت وغیرہ دُوسرے معاصی، جو فی نفسہٖ بھی حرام ہیں، وہ روزے میں کس قدر سخت حرام ہوں گے! حدیث میں ہے کہ: "جو شخص بدگفتاری وبدکرداری نہ چھوڑے، خدا تعالیٰ کو اس کی کچھ پروا نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔" اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ بالکل روزہ ہی نہ ہوگا، لہٰذا رکھنے ہی سے کیا فائدہ؟ روزہ تو ہو جائے گا، لیکن ادنیٰ درجے کا۔

جیسے اندھا، لنگڑا، کانا، گنجا، اپاہج آدمی، آدمی تو ہوتا ہے، مگر ناقص۔ لہٰذا روزہ نہ رکھنا اس سے بھی اشد ہے، کیونکہ ذات کا سلب، صفات کے سلب سے سخت تر ہے۔"

پھر حضرتؒ نے روزے کو خراب کرنے والے گناہوں (غیبت وغیرہ) سے بچنے کی تدبیر بھی بتلائی جو صرف تین باتوں پر مشتمل ہے، اور ان پر عمل کرنا بہت ہی آسان ہے:

"خلق سے بلاضرورت تنہا اور یکسو رہنا، کسی اچھے شغل مثلاً: تلاوت وغیرہ میں لگے رہنا اور نفس کو سمجھانا، یعنی وقتاً فوقتاً یہ دھیان کرتے رہنا کہ ذرا سی لذت کے لئے صبح سے شام تک کی مشقت کو کیوں ضائع کیا جائے؟ اور تجربہ ہے کہ نفس پھسلانے سے بہت کام کرتا ہے، سو نفس کو یوں پھسلاوے کہ ایک مہینے کے لئے تو ان باتوں کی پابندی کر لے، پھر دیکھا جائے گا۔ پھر یہ بھی تجربہ ہے کہ جس طرز پر آدمی ایک مدت رہ چکا ہو، وہ آسان

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

ہوجاتا ہے، بالخصوص اہلِ باطن کو رمضان میں یہ حالت زیادہ مدرک ہوتی ہے کہ اس مہینے میں جو اعمالِ صالحہ کئے ہوتے ہیں، سال بھر ان کی توفیق رہتی ہے۔"

رمضان المبارک کی افضل ترین عبادت

سوال:... رمضان المبارک میں سب سے افضل کون سی عبادت ہے؟

جواب:... رمضان المبارک میں روزہ تو فرض ہے، جو اعمالِ رمضان میں سب سے افضل عمل ہے، اور چونکہ قرآن مجید کا نزول رمضان میں ہوا ہے، اس لئے اس کی تلاوت سب سے اہم عبادت ہے، اس کے علاوہ ذکر اللہ اور اِستغفار کی کثرت ہونی چاہئے، صلوٰۃ التسبیح اور نمازِ تہجد کا بھی اہتمام کرنا چاہئے۔

رمضان المبارک کی مسنون عبادات

سوال:... ماہِ صیام میں دن اور رات میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کون سی عبادتیں ایسی ہیں جن پر ہم کو عمل کرنے کی تاکید کی گئی ہے؟

جواب:... تراویح، تلاوتِ کلامِ پاک، تہجد اور صدقہ وخیرات کے اہتمام کی ترغیب دی گئی ہے۔

رمضان المبارک میں سرکش شیاطین کا قید ہونا

سوال:... ماہِ رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے شیاطین کو پابندِ سلاسل کر دیا جاتا ہے، اور سنا ہے کہ پھر وہ رمضان کے بعد ہی رہائی پاتے ہیں اور دُنیا میں نازل ہوتے ہیں، لیکن سوال یہ ہے کہ مثلاً: بعض ممالک میں بعض جگہ سے پہلے رمضان ختم ہوجاتا ہے (جیسے اکثر پاکستان سے پہلے عرب ممالک میں) تو کیا پھر وہاں کی سرحدیں شیاطین کے لئے پہلے کھول دی جاتی ہیں اور پاکستان میں شیاطین ان ممالک کے دو روز بعد داخل ہوتے ہیں؟ یا شیاطین چھوڑنے اور پابند کرنے کا کیا سسٹم ہے؟

جواب:... جہاں رمضان المبارک ہوگا وہاں سرکش شیاطین پابندِ سلاسل ہوں گے، اور جہاں ختم ہوجائے گا وہاں پر سے یہ پابندی بھی ختم ہوجائے گی۔ اس میں اِشکال کیا ہے...؟

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

رُوَیتِ ہلال

خود چاند دیکھ کر روزہ رکھیں، عید کریں یا رُوَیتِ ہلال کمیٹی پر اعتماد کریں

سوال:... موجودہ دور میں جس کو سائنسی فوقیت حاصل ہے، رُوَیتِ ہلال کمیٹی کے اعلان پر عموماً رمضان المبارک کے روزے رکھتے ہیں اور عید منائی جاتی ہے، اس کی شرعی حیثیت کیا ہے، روزہ رکھا جائے یا نہیں؟ عید کی جائے یا نہیں؟ جبکہ صحیح احادیث میں حکم وارد ہے: ''چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر عید کرو'' دریافت طلب مسئلہ یہ ہے کہ کمیٹی کے اعلان پر کیا روزہ رکھنا یا عید کرنا واجب ہے؟

جواب:... حدیث کا مطلب تو ظاہر ہے کہ یہ نہیں ہے کہ ہر شخص چاند دیکھ کر روزہ رکھا کرے اور چاند دیکھ کر چھوڑا کرے، بلکہ حدیث کی مراد یہ ہے کہ رُوَیت کے ثبوت سے رمضان اور عید ہوگی۔[1] رُوَیتِ ہلال کمیٹی اگر شرعی قواعد کے مطابق چاند کی رُوَیت ہونے کے بعد اعلان کرے تو عوام کو اس کے اعلان پر روزہ یا عید کرنا ہوگی۔ باقی رُوَیتِ ہلال کمیٹی اہلِ علم پر مشتمل ہے، یہ حضرات ثبوتِ رُوَیت کے مسائل ہم سے تو بہرحال زیادہ ہی جانتے ہیں، اس لئے ہمیں ان پر اِعتماد کرنا چاہئے۔[2]

رُوَیتِ ہلال کمیٹی کا فیصلہ

سوال:... موجودہ رُوَیتِ ہلال کمیٹی کا فیصلہ چاند کے بارے میں خصوصاً رمضان اور عیدین کے بارے میں جو ریڈیو اور ٹیلیویژن پر نشر ہوتا ہے، پورے ملک پاکستان کے لئے واجب العمل ہے یا ملک کا کوئی حصہ اس سے خارج ہے، اور موجود رُوَیتِ ہلال کمیٹی کے ارکان جنابِ والا کے نزدیک معتبر ہیں یا نہیں؟

جواب:... جہاں تک مجھے معلوم ہے رُوَیتِ ہلال کا فیصلہ شرعی قواعد کے مطابق ہوتا ہے، اور یہ پورے ملک کے لئے

---

(۱) ویثبت رمضان برؤیة هلاله أو بعدّ شعبان ثلاثین یومًا لحدیث الصحیحین صوموا لرؤیته وأفطروا لرؤیته فإن غم علیکم فأکملوا عدّة شعبان ثلاثین یومًا۔ (البحر الرائق ج:۲ ص:۲۸۳، کتاب الصوم)۔

(۲) وأما فی السواد إذا رأی أحدهم هلال رمضان یشهد فی مسجد قریته وعلی الناس أن یصوموا بقوله بعد أن یکون عدلًا إذا لم یکن هناک حاکم یشهد عنده کذا فی المحیط۔ (هندیة ج:۱ ص:۱۹۷)۔ وفی البحر الرائق: لو أخبر رجل عدل القاضی بمجیئ رمضان یقبل ویأمر الناس بالصوم یعنی فی یوم الغیم ولا یشترط لفظ الشهادة وشرائط القضاء أما فی العید فیشترط لفظ الشهادة۔ (البحر الرائق ج:۲ ص:۲۸۳، کتاب الصوم)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

واجب العمل ہے، اور جب تک یہ کام لائقِ اعتماد ہاتھوں میں رہے اور وہ شرعی قواعد کے مطابق فیصلے کریں، ان کے اعلان پر عمل لازم ہے۔ (۱)

رُوَیتِ ہلال کا مسئلہ

سوال:... ہم نے یہی پڑھا ہے اور سنا ہے کہ چاند دیکھ کر روزہ شروع کرو اور چاند دیکھ کر بند کرو، اور میں نے ایک نہایت بزرگ صاحبِ شریعت سے یہ سنا ہے کہ جو لوگ صائم الدہر ہوتے ہیں، یعنی ہمیشہ روزے رکھتے ہیں، ان کو سال میں پانچ دن کے روزے حرام ہیں، عید الفطر کا روزہ، اور ذی الحجہ کی ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳ رتاریخ کے روزے۔ اور عام لوگوں کے لئے یہ ہدایت ہے کہ شعبان کی ۲۹، ۳۰ رتاریخ کو روزہ نہ رکھیں، تاکہ رمضان کے روزے کے ساتھ اس کا اتصال نہ ہو، لیکن ہمیشہ سے مردان اور پشاور صوبہ سرحد کے اکثر اضلاع میں ایک دن پہلے روزہ شروع کر دیتے ہیں، حالانکہ وہاں بھی ہلال کمیٹیاں قائم ہیں، اور کسی جگہ سے تصدیق نہیں ہوتی ہے کہ چاند ہو گیا ہے، اور جب کبھی ان لوگوں سے بات کرو تو یہ جاہلانہ جواب ملتا ہے کہ آپ لوگوں کے ۲۹ ہوئے اور ہمارے تو پورے ۳۰ ہو گئے۔

جواب:... مردان وغیرہ علاقوں میں ایک دو دن پہلے رُوَیت کیسے ہو جاتی ہے؟ یہ معما ہماری سمجھ میں بھی نہیں آیا، بہر حال جب ملک میں رُوَیتِ ہلال کمیٹی مقرر ہے اور سرکاری طور پر مرکزی رُوَیتِ ہلال کمیٹی کو چاند ہونے یا نہ ہونے کے فیصلے کا اختیار دیا گیا ہے، تو مرکزی رُوَیتِ ہلال کمیٹی کے فیصلے کے خلاف کسی عالم کا فیصلہ شرعاً حجتِ ملزمہ نہیں، اس لئے ان علاقوں کے لوگوں کا فرض ہے کہ مرکزی رُوَیتِ ہلال کمیٹی کے فیصلے کی پابندی کریں اور اگر ان علاقوں میں چاند نظر آجائے تو باضابطہ شہادت مرکزی رُوَیتِ ہلال کمیٹی یا اس کے نامزد کردہ نمائندہ کے سامنے پیش کر کے اس کے فیصلے کی پابندی کریں۔

چاند کی رُوَیت میں مطلع کا فرق

سوال:... بوقتِ درس وتدریس اُستاذ صاحب (مرحوم) نے چاند سے متعلق مسائل کی وضاحت بحوالہ معتبر کتب نیچے دیئے گئے بیانات سے کی ہے، آپ نے فرمایا:

"۱:... وشرط مع غيم للفطر نصاب الشهادة لَا الدعوىٰ (ولَا عبرة لِاختلاف فی المطالع)۔

۲:... ويلزم حكم اهل احدى البلدتين لأهل بلدة اخرىٰ۔

۳:... وجه قول المعتبرين ان سبب الوجوب وهو شهود الشهر لم يوجد فی حقهم، فلا يوجب وجود فی حق غيرهم۔

---

(۱) فيلزم أهل المشرق برؤية أهل المغرب إذا ثبت عندهم بطريق موجب كما مر درمختار۔ وفی الشامية: قوله بطريق موجب كان يتحمل اثنان الشهادة أو يشهدا علىٰ حكم القاضی أو يستفيض الخبر ... إلخ۔ ۰شامی ج:۲ ص:۳۹۴)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

۴:... فقد ثبت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اجازۃ شھادۃ الواحد فی رمضان، اخرجہ اصحاب السنن، وفی سنن الدارقطنی بسند ضعیف ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان لَا یجزی فی الْافطار الّا شھادۃ الرجلین۔"

ترجمہ:..."۱:...اور اگر مطلع ابر آلود ہو تو عید الفطر کے چاند کے لئے نصابِ شہادت شرط ہے، مگر دعویٰ شرط نہیں، اور اختلافِ مطالع کا کوئی اعتبار نہیں۔

۲:...اور ایک شہر کے فیصلے کی پابندی دُوسرے شہر والوں کو بھی لازم ہے۔

۳:...جو حضرات اختلافِ مطالع کا اعتبار کرتے ہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ روزہ واجب ہونے کا سبب ماہِ رمضان کی آمد ہے اور وہ (اختلافِ مطالع کی وجہ سے) دُوسرے لوگوں کے حق میں نہیں پایا گیا، لہٰذا ایک مطلع میں چاند کا نظر آنا، دُوسرے مطلع میں ہلالِ رمضان کے وجود کو ثابت نہیں کرتا۔

۴:... چنانچہ یہ ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلالِ رمضان میں ایک آدمی کی شہادت کو قبول فرمایا، یہ حدیث سنن میں ہے۔ اور سننِ دار قطنی میں بہ سندِ ضعیف مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر میں صرف دو مردوں کی شہادت قبول فرماتے تھے۔"

ورج بالا بیانات صحیح ہیں یا غلط ہیں؟ چاند سے متعلقہ اعلان کے معتبر اور غیر معتبر ہونے کے بارے میں بحوالہ بیانات کتبِ معتبرہ و مستند وضاحت فرمائیں۔ آپ کا فتویٰ ہمارے لئے سند کی حیثیت رکھتا ہے، اس سے پیشتر بھی غیر معتر ضانہ و غیر معروف طریقہ پر بہت سے متنازع فیہ مسائل کے حل کے بارے میں آپ سے استفادہ کیا گیا، اور آپ کے فتاویٰ ہر لحاظ سے قابلِ عمل سمجھے گئے ہیں۔

جواب:...آپ نے جو عبارتیں لکھی ہیں، وہ صحیح ہیں، لیکن بہت مجمل نقل کی ہیں، میں ان سے متعلقہ مسائل کی آسان الفاظ میں وضاحت کر دیتا ہوں۔

۱:...اگر مطلع صاف ہو اور چاند دیکھنے سے کوئی چیز مانع نہ ہو تو رمضان اور عید دونوں کے چاند کے لئے بہت سے لوگوں کی شہادت ضروری ہے، جن کی خبر سے قریب قریب یقین ہو جائے کہ چاند ہو گیا ہے،[1] البتہ اگر کوئی ثقہ مسلمان باہر سے آیا ہو یا کسی بلند جگہ سے آیا ہو تو رمضان کے چاند کے بارے میں اس کی شہادت قبول کی جائے گی۔[2]

۲:...اگر مطلع ابر آلود یا غبار آلود ہو تو رمضان کے چاند کے لئے صرف ایک مسلمان کی خبر کافی ہے کہ اس نے چاند دیکھا ہے، لیکن عید کے چاند کے لئے یہ شرط ہے کہ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں گواہی دیں کہ انہوں نے خود چاند دیکھا ہے، نیز یہ بھی شرط ہے کہ

---

(۱) وان لم یکن بالسماء علۃ لم تقبل إلّا شھادۃ جمع کثیر یقع العلم بخبرھم وھو مفوض إلٰی رأی الإمام من غیر تقدیر وھو الصحیح کذا فی الإختیار شرح المختار۔ (ھندیۃ ج:۱ ص:۱۹۸، الباب الثانی فی رؤیۃ الھلال)۔

(۲) وذکر الطحاوی انہ تقبل شھادۃ الواحد إذا جاء من خارج المصر وکذا إذا کان علٰی مکان مرتفع کذا فی الھدایۃ۔ (ھندیۃ ج:۱ ص:۱۹۸، الباب الثانی فی رؤیۃ الھلال، وأیضًا فی الدر المختار مع رد المحتار ج:۲ ص:۳۸۵ تا ۳۸۸)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

یہ گواہ لفظ ''اشہد'' کے ساتھ گواہی دیں، یعنی جس طرح عدالت میں گواہی دی جاتی ہے، اسی طرح یہاں بھی یہ الفاظ کہیں کہ: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے چاند دیکھا ہے۔'' جب تک نصابِ شہادت (دو عادل ثقہ مسلمان مردوں کا، یا ایک مرد اور دو عورتوں کو گواہی دینا) اور لفظِ شہادت کے ساتھ گواہی نہ ہو، عید کا چاند ثابت نہیں ہوگا۔ (۱)

۳:... جب ایک شہر میں شرعی شہادت سے رُوئیت کا ثبوت ہو جائے تو دُوسرے شہروں کے حق میں بھی یہ رُوئیت واجب العمل ہوگی یا نہیں؟

اس ضمن میں تین اُصول کا سمجھ لینا ضروری ہے:

اوّل یہ کہ ایک شہر کی رُوئیت کا ثبوت دُوسرے شہر والوں کے لئے درج ذیل تین طریقوں میں سے کسی ایک طریقے سے ہوسکتا ہے:

۱:- شہادت علی الشہادت: یعنی دُوسرے شہر میں دو عاقل بالغ عادل مسلمان یہ گواہی دیں کہ فلاں شہر میں ہمارے سامنے دو عاقل بالغ عادل گواہوں نے رُوئیت کی گواہی دی۔

۲:- شہادت علی القضاء: یعنی دُوسرے شہر میں دو عاقل بالغ عادل مسلمان یہ گواہی دیں کہ ہمارے سامنے فلاں شہر کے قاضی نے رُوئیت ہو جانے کا فیصلہ کیا۔

۳:- تواتر و استفاضہ: یعنی دُوسرے شہر میں متفرق جماعتیں آکر یہ بیان کریں کہ فلاں شہر میں رُوئیت ہوئی ہے، اور یہ جماعتیں اتنی زیادہ ہوں کہ اس شہر کے حاکم کو قریب قریب یقین ہو جائے کہ واقعی فلاں شہر میں چاند ہوگیا ہے۔

اگر ان تین طریقوں میں سے کسی ایک طریقے سے ایک شہر کی رُوئیت دُوسرے شہر میں ثابت ہو جائے تو دُوسرے شہر والوں کے حق میں بھی یہ رُوئیت حجت ہوگی۔ (۲)

دُوسرا اُصول یہ ہے کہ ایک قاضی کا فیصلہ صرف اس کے زیرِ ولایت علاقوں اور شہروں کے حق میں حجت ہے، جو علاقے اور شہر اس کے زیرِ ولایت نہیں، ان پر اس قاضی کا فیصلہ نافذ نہیں ہوگا، البتہ اگر ثبوتِ رُوئیت سے مطمئن ہوکر دُوسرے شہر یا علاقے کا قاضی بھی رُوئیت کا فیصلہ کردے تو اس کے زیرِ حکومت علاقوں میں بھی رُوئیت ثابت ہو جائے گی۔ (۳)

تیسرا اُصول یہ ہے کہ جن علاقوں میں اختلافِ مطالع کا فرق نہیں ہے، ان میں تو ایک شہر کی رُوئیت کا دُوسرے شہر والوں

---

(۱) لو أخبر رجل عدل القاضي بمجيئ رمضان يقبل ويأمر الناس بالصوم يعني في يوم الغيم ولا يشترط لفظ الشهادة وشرائط القضاء أما في العيد فيشترط لفظ الشهادة. (البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۸۳)، أيضًا وان كانت السماء متغيمة تقبل شهادة الواحد بلا خلاف بين أصحابنا ...إلخ. (وبعد أسطر) وأما هلال شوال ..... وان كان بالسماء علة فلا تقبل فيه إلّا شهادة رجلين أو رجل وامرأتين ...إلخ. (البدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۸۱، وأيضًا في الهندية ج: ۱ ص: ۱۹۸).

(۲) فيلزم أهل المشرق برؤية أهل المغرب إذا ثبت عندهم بطريق موجب كأن يتحمل إثنان الشهادة أو يشهد على حكم القاضي أو يستفيض الخبر ...إلخ. (شامي ج: ۲ ص: ۳۹۴، إختلاف المطالع، وأيضًا في الهندية ج: ۱ ص: ۱۹۹).

(۳) ولو شهدوا ان قاضي بلدة كذا شهد عنده اثنان برؤية الهلال في ليلة كذا وقضى بشهادتهما جاز لهذا القاضي أن يحكم بشهادتهما لأن قضاء القاضي حجة وقد شهدوا به ...إلخ. (هندية ج: ۱ ص: ۱۹۹، الباب الثاني في رؤية الهلال).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کے حق میں لازم العمل ہونا (بشرطیکہ مندرجہ بالا دونوں اُصولوں کے مطابق اس دُوسرے شہر تک رُوَیت کا ثبوت پہنچ گیا ہو) سب کے نزدیک متفق علیہ ہے، اس میں کسی کا اختلاف نہیں، لیکن جو شہر ایک دُوسرے سے اتنے دُور واقع ہوں کہ دونوں کے درمیان اختلافِ مطالع کا فرق ہے، ایسے شہروں میں ایک کی رُوَیت دُوسرے کے حق میں لازم ہوگی یا نہیں؟

اس میں ظاہر مذہب یہ ہے کہ اختلافِ مطالع کا کوئی اعتبار نہیں، اس لئے اگر دو شہروں کے درمیان مشرق ومغرب کا فاصلہ ہو تب بھی ایک شہر کی رُوَیت دُوسرے کے حق میں حجتِ ملزمہ ہے، بشرطیکہ رُوَیت کا ثبوت شرعی طریقے سے ہو جائے، یہی مالکیہ اور حنابلہ کا مذہب ہے، لیکن بعض متأخرین نے اس کو اختیار کیا ہے کہ جہاں اختلاف مطالع کا فرق واقعی ہے، وہاں اس کا شرعاً بھی اعتبار ہونا چاہئے، حضراتِ شافعیہ کا بھی یہی قول ہے، لیکن فتویٰ ظاہر مذہب پر ہے کہ اختلافِ مطالع کا مطلقاً اعتبار نہیں، نہ بلادِ قریبہ میں اور نہ بلادِ بعیدہ میں۔ (۱)

رُوَیتِ ہلال کمیٹی کا دیر سے چاند کا اعلان کرنا

سوال:... آپ کو علم ہے کہ اس بار رُوَیتِ ہلال کمیٹی نے تقریباً رات ساڑھے گیارہ بجے رمضان المبارک کے چاند کے ہونے کا اعلان کیا، جبکہ آبادی کا بیشتر حصہ عشاء کی نماز ادا کر کے اس اطمینان کے ساتھ سو گیا کہ چاند نہیں ہوا، (یاد رہے کہ کراچی میں چاند ہونے کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی)، اس طرح ہزاروں افراد نہ تو نمازِ تراویح ادا کر سکے اور نہ ہی صحیح روزہ رکھ سکے، اس سلسلے میں آپ سے مندرجہ ذیل سوالات کے شرعی جوابات معلوم کرنا چاہتا ہوں۔

الف:... اتنی رات گئے چاند کے ہونے کی اطلاع کرنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب:... رُوَیتِ ہلال کمیٹی کو پہلے شہادتیں موصول ہوتی ہیں، پھر وہ ان پر غور کرتی ہے کہ یہ شہادتیں لائقِ اعتماد ہیں یا نہیں؟ غور وفکر کے بعد وہ جس نتیجے پر پہنچتی ہے اس کا اعلان کر دیتی ہے، اس میں بعض اوقات دیر لگ جانا بعید نہیں، کام کرنا مشکل ہوتا ہے، اس پر تنقید آسان ہوتی ہے۔

ب:... کیا اس صورت میں عوام پر قضا روزہ لازم ہوگا، جبکہ انہوں نے یہ روزہ جان بوجھ کر نہیں چھوڑا یا حکومتِ وقت پر اس روزے کا کفارہ ادا کرنا واجب ہوگا؟

جواب:... جب لوگوں کو رُوَیتِ ہلال کے فیصلے کا علم ہو جائے تو ان پر روزہ رکھنا لازم ہے، اور جن لوگوں کو علم نہ ہو سکے، وہ

---

(۱) قال فی التنویر: واختلاف المطالع غیر معتبر علی المذهب وقال فی العلائیة: وعلیه أکثر المشائخ وعلیه الفتویٰ بحر عن الخلاصة وفی الشامیة: وانما الخلاف فی إعتبار إختلاف المطالع بمعنی انه هل یجب علیٰ کل قوم إعتبار مطلعهم ولا یلزم أحدا العمل بمطلع غیره أم لا یعتبر إختلافا بل یجب العمل بالأسبق رؤیة حتی لو رؤی فی المشرق لیلة الجمعة وفی المغرب لیلة السبت وجب علیٰ أهل المغرب العمل بما رآه أهل المشرق فقیل بالأوّل واعتمده الزیلعی وصاحب الفیض وهو الصحیح عند الشافعیة لأن کل قوم مخاطبون بما عندهم ..... وظاهر الروایة الثانی وهو المعتمد عندنا وعند المالکیة والحنابلة ...إلخ۔ شامی ج:۲ ص:۳۹۳، کتاب الصوم، مطلب فی إختلاف المطالع، أیضًا فی الهندیة ج:۱ ص:۱۹۹)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

روزہ کی قضا کرلیں، جو روزہ رہ جائے اس کا کفارہ نہیں ہوتا، صرف قضا ہوتی ہے، حکومت پر قضا نہیں۔ (۱)

قمری مہینے کے تعین میں رُوئیت شرط ہے

سوال:... مختلف مذہبی و غیر مذہبی تنظیمیں اِفطار و سحری کے نظام الاوقات سائنسی طریقے سے حاصل کئے ہوئے اوقات شائع کر کے ثواب کماتی ہیں، اسی حساب سے اِفطار اور سحری کرتے ہیں، کیا سائنسی طریقے سے نیا چاند نکلنے کے وقت کو تسلیم کرنا مذہباً منع ہے؟ اگر نہیں تو پھر سائنسی حساب سے ہر ماہ کا آغاز کیوں نہیں کرتے؟ اگر کرتے تو پچھلے سال سعودی عرب میں اٹھائیس کا عید کا چاند نہ ہوتا۔

جواب:... قمری مہینے کا شروع ہونا چاند دیکھنے پر موقوف ہے، فلکیات کے فن سے اس میں اتنی مدد تو لی جاسکتی ہے کہ آج چاند ہونے کا امکان ہے یا نہیں؟ لیکن جب تک رُوئیت کے ذریعہ چاند ہونے کا ثبوت نہ ہو جائے محض فلکیات کے حساب سے چاند ہونے کا فیصلہ نہیں ہوسکتا۔ مختصر یہ کہ چاند ہونے میں رُوئیت کا اعتبار ہے، فلکیات کے حساب کا اعتبار بغیر رُوئیت کے نہیں۔ (۲)

کیا رُوئیتِ ہلال کمیٹی چاند کا صحیح فیصلہ نہیں کرتی؟

سوال:... ایک انگریزی اخبار میں ایک صاحب کا ایک خط شائع ہوا ہے، جس میں انہوں نے کہا ہے کہ ۲۹ رشوال ۱۴۱۸ھ کو مطلع ابر آلود ہونے کی وجہ سے ذیقعدہ کا چاند نظر نہیں آیا، مگر اگلے دن ۳۰ رشوال کو غروبِ آفتاب سے ۳۵ منٹ قبل چاند صاف نظر آرہا تھا، جس کا مطلب یہ ہوا کہ اس دن دراصل ذیقعدہ کی پہلی تاریخ تھی۔ یہ بات میرے خیال میں بہت اہم ہے، رُوئیتِ ہلال کمیٹی کو اَگلے دن یعنی ۲۹ رکو چاند نظر نہ آنے کی صورت میں ۳۰ رکو بھی نشست کرنا چاہئے، یہی حل مناسب نظر آتا ہے۔ جس چیز کی طرف ان صاحب نے اپنے خط میں نشاندہی کی ہے، اس کا کیا حل ہونا چاہئے؟ میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ بحیثیت ایک عالمِ دِین کے رُوئیتِ ہلال کمیٹی کے چیئرمین کو خط تحریر کریں، کیونکہ ایک عام شہری کے مقابلے میں آپ عالمانہ طور پر ان کو خط لکھیں گے۔

جواب: قمری مہینوں کا اِعتبار چاند کے نظر آنے پر ہے، چونکہ پورے ملک میں چاند نظر نہیں آیا، اس لئے محض اپنے قیاس اور اَندازے سے نیا مہینہ شروع نہیں کیا جاسکتا تھا۔ باقی رُوئیتِ ہلال میں ہر مکتبۂ فکر کے علماء شامل ہیں، اور وہ حضرات علم و فہم میں مجھ سے فائق ہیں، اس لئے میں ان کو کیا مشورہ دے سکتا ہوں؟ ورنہ ''حکمت بلقمان آموختنی'' کا مضمون صادق آئے گا۔

---

(۱) وإذا صام أهل مصر شهر رمضان على غير رؤية ثمانية وعشرين يومًا ثم رأو هلال شوال ان عدّو شعبان برؤيته ثلاثين يومًا ولم يرو هلال رمضان قضوا يومًا واحدًا۔ (هندية ج: ۱ ص: ۱۹۹، الباب الثاني في رؤية الهلال)۔

(۲) قوله ولَا عبرة بقول المؤقتين أى في وجوب الصوم على الناس بل في المعراج لَا يعتبر قولهم بالإجماع ولا يجوز للمنجم ان يعمل بحساب نفسه ..إلخ۔ (شامي ج: ۲ ص: ۳۸۷، كتاب الصوم، مطلب لَا عبرة بقول المؤقتين في الصوم)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کیا رُوئیتِ ہلال میں فلکیات پر اعتماد کیا جاسکتا ہے؟

سوال:... ''رُوئیتِ ہلال کا مسئلہ'' کے عنوان سے مولانا محمد جعفر پھلواری کا ایک مضمون اپریل ۱۹۶۷ء کے ماہنامہ ''ثقافت'' لاہور میں چھپا تھا، جسے اب ابتدائی تعارفی نوٹ کے اضافے کے ساتھ ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ، کلب روڈ لاہور، نے کتابچے کی شکل میں ''رُوئیتِ ہلال'' کے نام سے شائع کیا ہے۔ کیا آنجناب کے نزدیک پھلواری صاحب کی تحقیق لائقِ اعتماد ہے؟ نیز یہ کہ رُوئیتِ ہلال کے بارے میں ان کے موقف سے اتفاق کرتے ہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟ مدلل تحریر کریں۔

جواب:... مولانا موصوف کے رُوئیتِ ہلال کے موقف اور ان کے استدلال کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے آپ کے سوال کا جواب دینے کی کوشش کرتا ہوں۔

موصوف کے اس کتابچے کا موضوع یہ بتانا ہے کہ ''رُوئیتِ ہلال کا حکم فنِ فلکیات پر اعتماد کرنے سے بھی پورا ہوسکتا ہے۔''

موصوف نے اپنی بحث کا آغاز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشادِ گرامی سے کیا ہے:

"صوموا لرؤیته وأفطروا لرؤیته فان غم علیکم فاقدروا له." (رواه الستة إلّا الترمذی)

ترجمہ:... ''چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر اِفطار (عید) کرو، اگر مطلع غبار آلود ہو تو اس کا اندازہ کرلو۔''

موصوف کا خیال ہے کہ ''یہاں اگر ''رُوئیت'' کے معنی کی وضاحت ہوجائے تو مسئلہ بڑی حد تک صاف ہوسکتا ہے۔'' چنانچہ وہ المنجد، اقرب الموارد، البستان، القاموس، لسان العرب، منتہی الارب اور مفرداتِ راغب وغیرہ کے حوالوں سے اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ:

> ''اس میں شک نہیں کہ رُوئیت کے حقیقی معنی چشمِ سر ہی سے دیکھنے کے ہیں، لیکن دُوسرے مجازی معنوں میں بھی اس کا استعمال کثرت سے ہوا ہے .... اس لئے گویا رُوئیت کے معنی ہیں ''علم ہوجانا''، چنانچہ کوئی تیس چالیس جگہ قرآن میں بھی لفظِ رُوئیت کا استعمال حقیقی معنی کے علاوہ مجازی معنوں میں ہوا ہے۔''

اس لئے فاضل مؤلف کے نزدیک ''رُوئیتِ ہلال کو چشمِ سر کے ساتھ مخصوص کردینے کی کوئی معقول وجہ معلوم نہیں ہوتی'' بلکہ ان کی رائے میں: ''فنِ فلکیات پر اعتماد کرکے بھی وہ اپنا ایمان بالکل محفوظ کرسکتے ہیں۔''

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر رُوئیتِ ہلال کو چشمِ سر کے ساتھ مخصوص کردینا موصوف کے نزدیک ''غیر معقول'' ہے، تو کیا یہ طرزِ فکر معقول کہلائے گا کہ ایک شخص لغت کی کتابیں کھول کر بیٹھ جائے اور یہ دعویٰ کرے کہ چونکہ فلاں لفظ حقیقی معنی کے علاوہ متعدد مجازی معنوں کے لئے بھی آتا ہے، اس لئے عرفاً و شرعاً اس کے جو حقیقی معنی مراد لئے جاتے ہیں وہ صحیح نہیں بلکہ ''غیر معقول'' ہیں، مثلاً: ''ضرب'' کا لفظ لغت کے مطابق کوئی پچاس ساٹھ معنوں کے لئے آتا ہے، اس لئے ''ضرب زید عمرو'' کے جملے سے عرف عام میں جو معنی لئے جاتے ہیں (یعنی زید نے عمرو کو مارا) وہ غیر معقول اور غلط ہیں۔ کیا اسے صحت مندانہ استدلال کہا جاسکتا ہے؟ اور کیا یہ

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

اندازِ فکر اور طرزِ استدلال اہم ترین مسائل کے صحیح حل کی طرف راہ نمائی کرسکتا ہے؟ اس بات سے کس کو انکار ہے کہ رُوئیت کا لفظ حقیقی معنی کے علاوہ مختلف قرائن کی مدد سے، دُوسرے مجازی معنوں میں بھی کبھی بولا جاتا ہے، مگر رُوئیتِ ہلال کی احادیث میں یہ لفظ کس معنی میں استعمال ہوا ہے؟ اس کے لئے لغت کی کتابوں کا بوجھ لادنے کے بجائے سب سے پہلے تو اس سلسلے کی تمام احادیث کو سامنے رکھ کر یہ دیکھنا چاہئے تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کس سیاق میں؟ کس معنی کے لئے استعمال فرمایا ہے؟ پھر یہ دیکھنا تھا کہ صحابہؓ، تابعینؒ اور ائمہ مجتہدینؒ نے اس سے کون سے معنی سمجھے ہیں؟ اُمتِ اسلامیہ نے قرناً بعد قرنٍ اس سے کیا مراد لی ہے؟ اور عرفِ عام میں ''چاند دیکھنے'' کے کیا معنی سمجھے جاتے ہیں؟

لغت سے استفادہ کوئی شجرۂ ممنوعہ نہیں، بلکہ بڑی اچھی بات ہے، کسی زبان کی مشکلات میں لغت ہی سے مدد لی جاتی ہے، اور کسی غیر معروف لفظ کی تحقیق کے لئے ہر شخص کو ہر وقت ڈکشنری کھولنے کا حق حاصل ہے، لیکن جو الفاظ ہر عام وخاص کی زبان پر ہوں، ان کے معنی عامی سے عامی شخص بھی جانتا ہو، اور روزمرّہ کی بول چال میں لوگ سینکڑوں بار انہیں استعمال کرتے ہوں، ان کے لئے ڈکشنری کے حوالے تلاش کرنا کوئی مفید کام نہیں بلکہ شاید اہلِ عقل کے نزدیک اسے بے معنی مشغلہ، بے سود کاوش اور ایک لغو حرکت کا نام دیا جائے، اور اگر کوئی دانشمند لغت بینی کے شوق میں لغت کے مجازی معنوں کی منطق سے شرعی اور عرفی معنوں کو غیر معقول قرار دینے لگے تو ایسے شخص کے لئے بھی ڈکشنری میں جو لفظ وضع کیا گیا ہے، اس سے بھی سب واقف ہیں۔

تاہم اگر رُوئیت جیسے معروف اور بدیہی لفظ کے لئے ''کتاب کھولنے'' کی ضرورت وافادیت کو تسلیم بھی کرلیا جائے تو اس کی کیا توجیہ کی جاسکتی ہے کہ رُوئیت کا ''ست'' نکالتے وقت فاضل مؤلف نے لغت سے بھی صحیح استفادہ نہیں کیا، نہ ان قواعد کو ملحوظ رکھنا ضروری سمجھا جو ائمہ لغت نے ''رُوئیت'' کے مواقعِ استعمال کے سلسلے میں ذکر کئے ہیں۔ کیونکہ موصوف نے لغت کی مدد سے رُوئیت کا ست یہ نکالا ہے کہ: ''گویا رُوئیت کے معنی ہیں علم ہوجانا۔'' گویا اہلِ لغت نے اس کے معانی اور ان کے مواقعِ استعمال کے تفصیلی بیان کی جو سرور دی مول لی ہے وہ سب فضلہ ہے۔ خلاصہ، مغز اور ''ست'' صرف اتنا برآمد ہوا ہے کہ: ''رُوئیت کے معنی ہیں علم ہوجانا'' جبکہ وہ ان ہی کتابوں میں موجود ہیں جن کا حوالہ موصوف نے دیا ہے، مثلاً: لفظِ ''رُوئیت'' مفعولِ واحد کی طرف متعدی ہو تو وہاں عینی رُوئیت یعنی سر کی آنکھوں سے دیکھنا مراد ہوتا ہے، اور جب دو مفعولوں کی طرف متعدی ہو تو اس کے معنی ہوں گے جاننا، معلوم کرنا۔ چنانچہ صحاحِ جوہری، تاج العروس اور لسان العرب میں ہے:

''الرؤية بالعين تتعدى الى مفعول واحد وبمعنى العلم تتعدى الى مفعولين۔'' (الصحاح للجوهرى ج:۶ ص:۲۳۴۸، تاج العروس للزبيدى ج:۱۰ ص:۱۳۹، لسان العرب لابن منظور الأفريقى مادّة: راى)

ترجمہ:... ''اگر رُوئیت سے مراد رُوئیت بالعین ہو تو رُوئیت ایک مفعول کی طرف متعدی ہوتا ہے، اور اگر رُوئیت بمعنی علم کے ہو تو وہ دو مفعولوں کی طرف متعدی ہوگا۔''

اسی طرح منتہی الارب میں ہے:

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

''رُؤیت: دیدن بچشم، وایں متعدی بیک مفعول است، ودانستن، وایں متعدی بدو مفعول۔''

(منتہی الارب ص: ۶۲۴، عبدالرحیم بن عبدالکریم صفی پوری)

صراح میں ہے:

''رای رؤیة: دیدن بچشم متعدالی مفعول ودانستن متعدالی مفعولین'' (الصراح من الصحاح ص:۵۵۹)

یا یہ کہ رُؤیت کا متعلق کوئی محسوس اور مشاہد چیز ہو تو وہاں حسی رُؤیت مراد ہوگی، یعنی بچشم سر دیکھنا، اور جب اس کا متعلق کوئی سامنے کی چیز نہ ہو تو وہاں وہمی، خیالی یا عقلی رُؤیت مراد ہوگی، چنانچہ امام راغب اصفہانیؒ کی ''المفردات فی غریب القرآن'' میں ہے:

"ذلک الضرب بحسب قوی النفس الأولی بالحاسة وما یجری مجراها .... الخ."

عجیب اتفاق ہے کہ یہ عبارت فاضل مؤلف نے بھی نقل کی ہے، مگر شاید عجلت میں اسے سمجھنے یا اس تفصیل کو ملحوظ رکھنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔

یا یہ کہ ''رای'' کے مادّہ سے مصدر جب ''رؤیة'' آئے تو اس کے معنی ہوں گے: ''آنکھوں سے دیکھنا''، اور اگر ''رای'' آئے تو اس کے معنی ہوں گے: ''دِل سے دیکھنا اور جاننا''۔ اور اگر ''رؤیا'' آئے تو عموماً اس کے معنی ہوں گے: ''خواب میں دیکھنا'' اور کبھی ''بیداری کی آنکھوں سے دیکھنا'' چنانچہ اساس البلاغہ میں ہے:

"رای رایته یعنی رؤیة، ورایته فی المنام رؤیا، ورایته رای العین، فارایته ارائة ورایت الهلال، فترائینا الهلال ... ومن المجاز فلان یری الفلان رایا۔"

(اساس البلاغہ ص:۳۱۱، لجاراللہ ابوالقاسم محمود بن عمر الزمخشری)

ترجمہ:... ''رای، رایته کے معنی دیکھنے کے آتے ہیں جیسے (ورئیته فی المنام رؤیا) میں نے اس کو نیند میں دیکھا، اور (رایته رای العین) میں نے اس کو آنکھ سے دیکھا، اور (فارایته ارائة) میں نے اس کو دِکھلایا دِکھلانا، (ورایت الهلال) اور میں نے چاند کو دیکھا، (فترائینا الهلال) ہم نے دُوسرے کو چاند دِکھلایا۔ اور مجازاً کہا جاتا ہے کہ: فلاں نے فلاں کو خواب میں دیکھا۔''

ممکن ہے مواقعِ استعمال کے یہ قواعد کلیہ نہ ہوں، لیکن عربیت کا صحیح ذوق شاہد ہے کہ یہ اکثر و بیشتر صحیح ہیں۔ یوں بھی فنی قواعد عموماً کلی نہیں، اکثری ہی ہوتے ہیں۔ ان تینوں قواعد کے مطابق ''رُؤیتِ ہلال'' کے معنی سر کی آنکھوں سے چاند دیکھنا بنتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ جن ائمہ لغت نے حقیقی اور مجازی معنوں کو الگ الگ ذکر کرنے کا التزام کیا ہے انہوں نے رُؤیتِ ہلال کو حقیقی معنی یعنی چشم سر سے دیکھنے کے تحت درج کیا ہے۔

اسی طرح جن حضرات نے ''فروقِ الفاظ'' کا اہتمام کیا ہے انہوں نے تصریح کی ہے کہ ''رُؤیتِ ہلال'' اور ''تبصر'' کے معنی ہیں چاند دیکھنے کے لئے اُفقِ ہلال کی طرف نظر اُٹھا کر دیکھنا، جیسا کہ فقہ اللغہ میں ہے:

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

"فان نظر الیٰ أفق الهلال للیلة لیراه قیل مبصر."

(فقه اللغة ص:۱۰۴، للإمام ابو منصور عبدالملک بن محمد الثعالبی)

ترجمہ:... "اگر کوئی آدمی رات کو اُفقِ ہلال کی طرف چاند دیکھنے کے لئے نظر اُٹھا کر دیکھے تو بھی کہا جاتا ہے کہ وہ آدمی چاند کو دیکھنے والا ہے۔"

فاضل مؤلف کے علم و تفقہ کے پیشِ نظر ان کے بارے میں یہ بدگمانی نہیں کی جاسکتی کہ یہ تمام اُمور ان کی نظر سے نہیں گزرے ہوں گے، یا یہ کہ وہ ائمہ لغت کی صحیح مراد سمجھنے سے قاصر رہے ہوں گے، مگر حیرت ہے کہ موصوف ان تمام چیزوں سے آنکھیں بند کر کے اس ادھوری بات کو لے اُڑے کہ "رُؤیت کا لفظ چونکہ متعدد معانی کے لئے آتا ہے، لہٰذا رُؤیتِ ہلال کو چشمِ سر سے مخصوص کر دینا غیر معقول ہے"۔ جو حضرات کسی موضوع پر تحقیق کے لئے قلم اُٹھائیں اور اتنے بڑے پندار کے ساتھ کہ "ہم کسی رائے کو، خواہ وہ اپنی ہو یا قدمائے اہلِ علم کی، حرفِ آخر نہیں سمجھتے" ان کی طرف سے کم نظری، تساہل پسندی یا پھر مطلب پرستی کا یہ مظاہرہ بڑا ہی افسوس ناک اور تکلیف دہ ہے، جب "رُؤیت" جیسے بدیہی اور "چشم دید" اُمور میں ہمارے نئے محققین کا یہ حال ہو تو عملی، نظری اور پیچیدہ مباحث میں ان سے دقیقہ رسی، بالغ نظری اور اصابتِ رائے کی توقع ہی عبث ہے۔

یہ تو خیر ائمہ لغت کی تصریحات تھیں، دلچسپ بات یہ ہے کہ خود ماہرینِ فلکیات، جن کے قول پر اعتماد کرنا فاضل مؤلف کے نزدیک حفاظتِ ایمان کا ذریعہ ہے، ان کے یہاں بھی رُؤیتِ ہلال کے معنی سر کی آنکھوں سے دیکھنا ہی آتے ہیں، مزید یہ کہ ان کے یہاں اس رُؤیت کے دو درجے ہیں، ۱:- طبعی، ۲:- ارادی۔ اگر ہلال، اُفق سے اتنی بلندی پر ہو کہ وہ بلا تکلف دیکھا جاسکے اسے وہ "طبعی رُؤیت" قرار دیتے ہیں، اور اگر اتنی بلندی پر نہ ہو بلکہ اتنا نیچے اور باریک ہو کہ اعلیٰ قسم کی دُوربینوں کے بغیر اس کا دیکھنا ممکن نہ ہو اسے "رُؤیتِ اراوی" کا نام دیا جاتا ہے، فلکیات کی تصریح کے مطابق قابلِ اعتبار طبعی رُؤیت ہے نہ کہ ارادی، مجلہ اسلامیہ بہاول پور میں ہے:

"مراد از رُؤیت طبعی است، نہ اراوہ کہ بتوسط منظار ہائے جیدہ بہ بیند، چہ دریں حالت ہلال قبل ازانکہ بحد رُؤیت رسیدہ باشد، دیدہ مے شود۔" (زیج بہادر خانی باب ہفتم در رُؤیتِ ہلال ص:۵۵۶، طبع بنارس ۱۸۵۸ء بحوالہ سہ ماہی مجلہ جامعہ اسلامیہ بہاول پوری، اپریل ۱۹۶۸ء ص:۵۱، مقالہ مولانا عبدالرشید نعمانی، و ماہنامہ "معارف" اعظم گڑھ مارچ ۱۹۶۳ء ص:۱۸۸)

ترجمہ:... "رُؤیتِ ہلال سے مراد طبعی رُؤیت ہے نہ کہ رُؤیتِ ارادی کہ اعلیٰ قسم کی دُوربینوں کے ذریعہ ہلال کو دیکھا جائے، کیونکہ اس حالت میں تو ہلال کو اس کے حدِ رُؤیت پر پہنچنے سے قبل بھی دیکھا جاسکتا ہے۔"

اور حضراتِ فقہائے کرامؒ جو شریعتِ اسلامیہ کے حقیقی ترجمان ہیں، وہ بھی اسی پر متفق ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد: "صوموا لرؤیته وأفطروا لرؤیته" میں رُؤیتِ حسی یعنی سر کی آنکھوں سے دیکھنا ہی مراد ہے، "بدایة المجتهد" میں ہے:

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

"فان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد أوجب الصوم والفطر للرؤیة، والرؤیة انما یکون بالحس، ولو لَا الْإجماع علی الصیام بالخبر علی الرؤیة لبعد وجوب الصوم بالخبر بظاهر هذا الحدیث۔" (بدایة المجتهد لِابن رشد ص:۲۸۵)

ترجمہ:... "حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم اور فطر کو رُوئیت کے ساتھ خاص کیا ہے اور رُوئیت صرف آنکھ ہی کے ذریعہ سے ہوسکتی ہے، اور اگر روزوں کے لئے رُوئیت پر حدیث پاک کے ساتھ ساتھ اُمت کا اجماع ثابت نہ ہوتا تو صرف خبر کے ساتھ روزوں کو واجب کرنا (اس حدیث کے ظاہر کی بنیاد پر) مشکل ہوتا۔"

اور اسی پر تمام مسلمانوں کا اجماع واتفاق ہے، جیسا کہ "اَحکام القرآن" میں ہے:

"قال أبوبکر: قول رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم: "صوموا لرؤیته" موافق لقوله تعالٰی: "یسئلونک عن الأهلة، قل هی مواقیت للناس والحج" واتفق المسلمون علٰی أن معنی الآیة والخبر فی اعتبار رؤیة الهلال فی صوم رمضان، فدل ذٰلک علٰی أن رؤیة الهلال هی شهود الشهر۔" (احکام القرآن لابی بکر الجصاص ج:۱ ص:۲۰۱ طبع ۱۳۳۵ھ)

ترجمہ:... "ابوبکر کہتے ہیں کہ: حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ: "صوموا لرؤیته" یہ اللہ تعالیٰ کے اس قول: "یسئلونک عن الأهلة قل هی مواقیت للناس والحج" کے موافق ہے، اور مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آیت اور حدیث رمضان کے روزوں سے رُوئیتِ ہلال کے متعلق ہے، تو یہ قول بھی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ رُوئیتِ ہلال سے مراد مہینے کا موجود ہونا ہے۔"

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ "رُوئیتِ ہلال" کے معنی سر کی آنکھوں سے دیکھنا، قطعی طور پر متعین ہیں، اس میں کسی قسم کے شک وشبہ اور تردّد کی گنجائش نہیں، یہی معنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عہد سے آج تک لئے جاتے رہے ہیں، یہی ائمہ لغت کی تصریحات سے میل کھاتے ہیں، یہی فلکیات کی اصطلاح کے مطابق ہیں، یہی معنی مزاج شناسانِ نبوّت -فقہائے کرامؒ- نے حدیث سے سمجھے ہیں، اور چودہ صدیوں کی اُمتِ مسلمہ بھی اسی پر متفق ہے۔ مگر فاضل مؤلف کے کمال کی داد دیجئے کہ وہ ڈکشنری کی ناقص، اوھوری اور ہلکی پھونک سے آسمان وزمین کی ہر چیز کو اُڑا دینا چاہتے ہیں۔ کاش! فاضل مؤلف سے یہ عرض کیا جاسکتا، طنز وتشنیع کے طور پر نہیں بلکہ محض دینی خیر خواہی، اسلامی اخوت اور اِخلاص کے طور پر، کہ آپ نے اس مقام پر جو آسان راستہ اختیار کیا ہے، یعنی لغت کھول کر کسی لفظ کے متعدد معانی نکالو، اور پھر بلا تکلف اس لفظ کے شرعی معنی کو مشکوک کرڈالو، یہ راستہ جتنا آسان اور مختصر ہے، اس سے کہیں زیادہ پُرخطر بھی ہے، کیونکہ یہ تحقیق واِجتہاد کی طرف نہیں بلکہ -گستاخی معاف- سیدھا تلبیس واِلحاد کی طرف جاتا ہے۔ اُمتِ مسلمہ میں خدانہ کردہ اسی کی چلت ہوجائے تو ملاحدہ کی جماعت اسی غلط منطق سے صوم وصلوٰۃ، حج، زکوٰۃ اور تمام اصطلاحاتِ شرعیہ کو مسخ کرسکتی ہے، کہا جاسکتا ہے کہ "صلوٰۃ" کے معنی لغت میں یہ یہ آتے ہیں، لہٰذا ارکانِ مخصوصہ کے ساتھ اسے خاص کردینا غیر معقول ہے، وقس علٰی ہذا، اس سے ظاہر ہے کہ اس کا انجام دُنیا میں امن واصلاح نہیں، انتشار اور فساد ہوگا، اور آخرت میں دارالقرار نہیں، دارالبوار ہوگا، اللہ

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

تعالیٰ اہلیت دیں تو اِجتہاد ضرور کیجئے! مگر خدا کے لئے پہلے اِجتہاد اور اِلحاد کے درمیان اچھی طرح سے فرق کر لیجئے! تحقیق نئی ہو یا پُرانی، اس کا حق مُسلّم! لیکن، خدارا تحقیق اور تلبیس دونوں کے حدود کو جدا جدا رکھئے۔

رُویتِ ہلال کی احادیث حضرات عمر، علی، ابنِ مسعود، عائشہ، ابو ہریرہ، جابر بن عبداللہ، براء بن عازب، حذیفہ بن الیمان، سمرۃ بن جندب، ابوبکرہ، طلق بن علی، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمر، رافع بن خدیج وغیرہم صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کی روایت سے حدیث کے مستند مجموعوں میں موجود ہیں، جنھیں اس مسئلے میں کسی صحیح نتیجے پر پہنچنے کے لئے پیشِ نظر رکھنا ضروری تھا، مگر موصوف نے اپنے خاص مقصد کا پردہ رکھنے کے لئے ان سے استفادہ کی ضرورت نہیں سمجھی، صرف ایک روایت کے جس کے آخری جملے میں قدرے اجمال پایا جاتا ہے، نقل کر کے فوراً لغت کا رُخ کر لیا۔ آیئے! چند روایات پر نظر ڈالیں اور پھر دیکھیں کہ صحابہؓ و تابعینؒ اور فقہائے مجتہدینؒ نے ان سے کیا سمجھا ہے؟ صحیحین میں ہے:

۱:... "عن عبدالله بن عمر (رضی الله عنهما) ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: الشهر تسع وعشرون لیلة، فلا تصوموا حتی تروه، فان غم علیکم فاکملوا العدة ثلاثین۔" (متفق علیہ، مشکوٰۃ ص:۱۷۴)

ترجمہ:... "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہینہ اُنتیس کا بھی ہوتا ہے، مگر تم "چاند دیکھے بغیر" روزہ نہ رکھا کرو، اور اگر (اُنتیس کا) چاند اَبر یا غبار کی وجہ سے نظر نہ آئے تو تیس کی گنتی پوری کر لیا کرو۔"

۲:... "عن عبدالله بن عمر رضی الله عنهما ان رسول الله صلی الله علیه وسلم ذکر رمضان، فقال: لَا تصوموا حتی تروا الهلال، ولَا تفطروا حتی تروه، فان غم علیکم فاقدروا له۔" (متفق علیہ مشکوٰۃ ص:۱۷۴)

ترجمہ:... "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: (اُنتیس کا) چاند دیکھے بغیر نہ روزے رکھنا شروع کرو اور نہ چاند دیکھے بغیر روزے موقوف کرو، اور اَبر یا غبار کی وجہ سے نظر نہ آئے تو اس کے لئے (تیس دن کا) اندازہ رکھو۔"

۳:... "کتب عمر بن عبدالعزیز (رضی الله عنه) الی أهل البصرة بلغنا عن رسول الله صلی الله علیه وسلم ..... نحو حدیث ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم زاد: وان أحسن ما یقدر لهٗ اذ رأینا هلال شعبان لکذا وکذا فالصوم ان شاء الله لکذا وکذا إلَا ان یروا الهلال قبل ذٰلک۔" (ابوداؤد ص:۳۱۸)

ترجمہ:... "خلیفۂ راشد عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اہلِ بصرہ کو خط لکھا کہ: ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث پہنچی ہے۔ یہاں اسی مذکورہ بالا حدیثِ ابنِ عمرؓ کا مضمون ذکر کیا اور اتنا اضافہ کیا: اور

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

بہترین اندازہ یہ ہے کہ ہم نے شعبان کا چاند فلاں دن دیکھا تھا، اس لئے (تیس تاریخ کے حساب سے) روزہ اِن شاء اللہ فلاں دن ہوگا، ہاں! چاند اس سے پہلے (اُنتیس کو) نظر آجائے تو دُوسری بات ہے۔"

۴:... "حدثنا حسين بن الحارث الجدلي ..... ان أمير مكة خطب ثم قال: عهد الينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ننسك للرؤية فان لم نره وشهد شاهدا عدل نسكنا بشهادتهما ..... ان فيكم من هو أعلم بالله ورسوله منّي، وشهد هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم واوما بيده الى رجل قال الحسين: فقلت لشيخ الى جنبي: من هذا الذي اوما اليه الأمير؟ قال: هذا عبدالله بن عمر وصدق كان أعلم بالله منه، فقال: بذالك أمرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم۔" (ابوداؤد ج:۱ ص:۳۱۹)

ترجمہ:... "حسین بن حارث جدلی فرماتے ہیں: امیرِ مکہ نے خطبہ دیا، پھر فرمایا کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تاکیداً یہ حکم دیا تھا کہ ہم عید، بقرعید صرف چاند دیکھ کر کیا کریں، اور اگر (اَبر یا غبار کی وجہ سے) ہم نہ دیکھ سکیں (یعنی رُؤیتِ عامہ نہ ہو) مگر دو معتبر اور عادل گواہ رُؤیت کی شہادت دیں، تو ہم ان کی شہادت پر عید، بقرعید کرلیا کریں، اور ایک صاحب جو حاضرِ مجلس تھے، ان کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: آپ کی اس مجلس میں یہ صاحب موجود ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اَحکام مجھ سے زیادہ جانتے ہیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو حکم الٰہی میں نے ذکر کیا ہے، یہ اس کے گواہ ہیں۔ حارث کہتے ہیں: میں نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے ایک بزرگ سے دریافت کیا کہ: یہ کون صاحب ہیں جن کی طرف امیر صاحب نے اشارہ کیا؟ کہا کہ: یہ عبداللہ بن عمرؓ ہیں، اور امیر صاحب نے صحیح کہا تھا، یہ واقعی خدا اور رسول کے اَحکام کے بڑے عالم تھے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اسی کا حکم فرمایا ہے۔"

۵:... "عن ابن عمر رضى الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: جعل الله الأهلة مواقيت للناس، فصوموا لرؤيته وأفطروا لرؤيته فان غم عليكم فعدوا ثلاثين يوما۔" (رواه الطبراني كما في تفسير ابن كثير ج:۱ ص:۳۲۵، دار احياء الكتب العربية مصر، وأخرجه الحاكم في المستدرك بمعناه وقال: صحيح الاسناد، وأقره عليه الذهبي)

ترجمہ:... "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہلالوں (نئے چاند) کو لوگوں کے لئے اوقات کی تعیین کا ذریعہ بنایا ہے، پس چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر اِفطار کرو، اور اگر مطلع اَبر آلود ہو تو تیس دن شمار کرلو۔"

۶:... "عن ابن عباس رضى الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

صوموا لرؤیته وأفطروا لرؤیته فان حال بینکم وبین منظره سحاب أو قترة فعدوا ثلاثین۔"

(احکام القرآن للجصاص ج:۱ ص:۲۹۱)

ترجمہ:... "حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر ہی اِفطار کرو، اور اگر تمہارے اور اس کے نظر آنے کے درمیان اَبر یا سیاہی حائل ہو جائے تو تیس دن شمار کرلو۔"

۷:... "عن ابن عباس رضی الله عنهما ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: صوموا رمضان لرؤیته فان حال بینکم غمامة أو ضبابة فأکملوا عدة شهر شعبان ثلاثین ولا تستقبلوا رمضان بصوم یوم من شعبان۔" (احکام القرآن ج:۱ ص:۲۰۲)

ترجمہ:... "حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان کا روزہ چاند دیکھ کر رکھا کرو، پھر اگر تمہارے درمیان اَبر یا دُھند حائل ہو جائے تو ماہ شعبان کی گنتی تیس دن پوری کرلو، اور رمضان کے استقبال میں شعبان ہی کے دن کا روزہ شروع نہ کر دیا کرو۔"

۸:... "عن ابن عباس رضی الله عنهما قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: لا تصوموا قبل رمضان، صوموا لرؤیته وأفطروا لرؤیته، فان حالت دونهٗ غیابة فأکملوا ثلاثین یوما۔" (ترمذی ج:۱ ص:۸۷)

ترجمہ:... "حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان سے پہلے ہی روزہ شروع نہ کر دیا کرو، بلکہ چاند دیکھ کر روزہ رکھو، اور چاند دیکھ کر روزہ اِفطار کرو، اور اگر اس کے دیکھنے میں اَبر حائل ہو جائے تو تیس دن پورے کرلیا کرو۔"

۹:... "عن أبی البختری قال: خرجنا للعمرة فلما نزلنا ببطن نخلة ترآئینا الهلال فقال بعض القوم: هو ابن ثلاث، وقال بعض القوم: هو ابن لیلتین، فلقینا ابن عباس (رضی الله عنهما) فقلنا: انا رآئینا الهلال فقال بعض القوم: هو ابن ثلاث، وقال بعض القوم: هو ابن لیلتین۔ فقال: أی لیلة رأیتموه؟ قلنا: لیلة کذا وکذا، فقال: ان رسول الله صلی الله علیه وسلم مده للرؤیة فهو للیلة رأیتموه۔ وفی روایة عنه: قال: أهللنا رمضان ونحن بذات عرق فأرسلنا رجلًا الی ابن عباس یسأله، فقال ابن عباس (رضی الله عنهما): قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: ان الله تعالٰی قد امده لرؤیته فان اغمی علیکم فأکملوا العدة۔"

(مسلم ج:۱ ص:۳۴۸، مشکوٰۃ ص:۱۷۴،۱۷۵)

ترجمہ:... "ابو البختری کہتے ہیں کہ: ہم عمرہ کے لئے نکلے، بطنِ نخلہ پہنچے تو چاند دیکھنے لگے، کسی

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

نے کہا: تیسری رات کا ہے، اور کسی نے کہا: دُوسری رات کا ہے، بعدازاں جب ہماری ملاقات ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے ہوئی تو ہم نے ان سے عرض کیا کہ: ہم نے چاند دیکھا تھا، مگر بعض کی رائے تھی کہ دُوسری رات کا ہے اور بعض کا خیال تھا کہ تیسری رات کا ہے۔ فرمایا: تم نے کس رات دیکھا؟ ہم نے عرض کیا: فلاں رات! فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہینے کی مدت کا مدار رُؤیت پر رکھا ہے، لہٰذا یہ چاند اسی رات کا تھا جس رات تم نے دیکھا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ہم نے رمضان کا چاند ذاتِ عرق میں دیکھا (اور ہمارے درمیان اختلافِ رائے ہوا کہ کس تاریخ کا ہے؟) چنانچہ ہم نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ایک آدمی اس کی تحقیق کے لئے بھیجا، ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا مدار رُؤیت پر رکھا ہے، پس اگر نظر نہ آسکے تو گنتی پوری کرلی جائے۔"

۱۰:... "عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: صوموا لرؤيته وأفطروا لرؤيته فان غم عليكم فاكملوا العدة ثلاثين" (متفق علیہ، مشکوٰۃ ص:۱۷۴)

ترجمہ:... "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر اِفطار کرو، پھر اگر وہ اَبر وغبار کی وجہ سے نظر نہ آئے تو تیس دن کی گنتی پوری کرو۔"

۱۱:... "عن ابن عمر رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: إنَا أُمَة أُمّيَة لَا نكتب ولَا نحسب، الشهر هكذا وهكذا وعقد الأبهام فی الثالثة. ثم قال: الشهر هكذا وهكذا وهكذا يعنی تمام الثلاثين يعنی مرة تسعًا وعشرين ومرة ثلاثين."

(متفق علیہ، مشکوٰۃ ص:۱۷۴)

ترجمہ:... "حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم تو اُمتِ اُمیہ ہیں، ہمیں اوقات کی تعیین کے لئے حساب کتاب کی ضرورت نہیں، بس (اتنا جان لو کہ) مہینہ کبھی اتنا، اتنا ہوتا ہے، دونوں ہاتھوں سے اشارہ فرمایا، اور تیسری مرتبہ ایک اُنگلی بند فرمائی (یعنی اُنتیس کا)، اور کبھی اتنا، اتنا، اتنا ہوتا ہے، یعنی پورے تیس کا، کبھی اُنتیس کا اور کبھی تیس کا۔"

۱۲:... "عن جابر بن عبدالله رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: اذا رأيتم الهلال فصوموا واذا رأيتموه فأفطروا فان غم عليكم فعدوا ثلاثين يوما۔"

(الفتح الربانی تبویب مسندِ احمد ج:۹ ص:۲۴۸)

ترجمہ:... "حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم چاند دیکھ لو تو روزہ رکھو اور جب چاند دیکھ لو تب اِفطار کرو، پھر اگر مطلع اَبر آلود ہو تو تیس دن گن لو۔"

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

۱۳:... "عن قیس بن طلق عن أبیه رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: ان الله عزّ وجلّ جعل هٰذه الأهلة مواقیت للناس، صوموا لرؤیته وأفطروا لرؤیته فان غم علیکم فاتموا العدة۔" (الفتح الربانی ج:۹ ص:۲۴۷)

ترجمہ:... "طلق بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان ہلالوں (نئے چاند) کو لوگوں کے لئے تعیینِ اوقات کا ذریعہ بنایا ہے، پس چاند دیکھ کر روزہ رکھا کرو، اور چاند دیکھ کر اِفطار کیا کرو، پھر اگر مطلع اَبر آلود ہونے کی بنا پر وہ نظر نہ آئے تو (تیس دن کی) گنتی پوری کرلو۔"

۱۴:... "عن عائشة رضی الله عنها تقول: کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یتحفظ من شعبان ما لَا یتحفظ من غیره ثم یصوم لرؤیة رمضان، فان غم علیه عد ثلاثین یوما ثم صام۔" (ابوداؤد ص:۳۱۸)

ترجمہ:... "اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جتنا شعبان کے چاند کا اہتمام فرماتے تھے اتنا کسی دُوسرے ماہ کا نہیں فرماتے تھے، پھر چاند دیکھ کر رمضان کا روزہ رکھا کرتے تھے، لیکن مطلع غبار آلود ہونے (اور کہیں سے رُؤیت کی اطلاع نہ ملنے) کی صورت میں (شعبان کے) تیس دن پورے کیا کرتے تھے۔"

۱۵:... "عن أبی هریرة رضی الله عنه قال: قال النبی صلی الله علیه وسلم: لَا تقدموا الشهر بیوم ولَا بیومین إلَا أن یوافق ذٰلک صوما کان یصوم أحدکم۔ صوموا لرؤیته وأفطروا لرؤیته فان غم علیکم فعدوا ثلاثین ثم أفطروا۔ رواه الترمذی وقال حدیث أبی هریرة حسن صحیح والعمل علٰی هٰذا عند أهل العلم۔" (ترمذی ج:۱ ص:۱۴۷)

ترجمہ:... "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہینے کی آمد سے ایک دو دن پہلے ہی روزہ شروع نہ کردیا کرو، البتہ اس دن کا روزہ رکھنے کی کسی کو عادت ہو تو دُوسری بات ہے، بلکہ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر اِفطار کرو، اور اگر مطلع غبار آلود ہونے کی وجہ سے وہ نظر نہ آئے تو تیس دن پورے کرکے پھر اِفطار کرو۔"

۱۶:... "عن حذیفة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: لَا تقدموا الشهر حتی تروا الهلال أو تکملوا العدة، ثم صوموا حتی تروا الهلال أو تکملوا العدة۔" (ابوداؤد ص:۳۱۸)

ترجمہ:... "حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہینے

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کی آمد سے پہلے ہی روزہ شروع نہ کردیا کرو جب تک کہ چاند نہ دیکھ لو یا گنتی پوری نہ کرلو، پھر برابر روزے رکھتے رہو، جب تک کہ چاند نہ دیکھ لو یا گنتی پوری نہ کرلو۔"

۱۷:... "عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لَا تقدموا الشهر بصيام يوم ولَا يومين إلّا أن يكون شيء يصومه أحدكم، ولَا تصوموا حتى تروه ثم صوموا حتى تروه، فان حال دونه غمامة فأتموا العدة ثلاثين ثم أفطروا، والشهر تسع وعشرون." (ابوداؤد ص:۳۱۸)

ترجمہ:... "حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان سے ایک دو دن پہلے ہی روزہ شروع نہ کردیا کرو، اِلّا یہ کہ اس دن روزہ رکھنے کی کسی کی عادت ہو (مثلاً: دوشنبہ یا پنجشنبہ کا دن ہو)، بہرحال چاند دیکھے بغیر روزہ نہ رکھو، پھر چاند نظر آنے تک برابر روزے رکھتے رہو، اور اگر اس کے درے بادل حائل ہوں تو تیس کی گنتی پوری کرلو، تب اِفطار کرو، ویسے مہینے اُنتیس کا بھی ہوتا ہے۔"

۱۸:... "عن عبدالرحمٰن بن زيد بن الخطاب يقول: انا صحبنا أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وتعلمنا منهم وانهم حدثونا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: صوموا لرؤيته وأفطروا لرؤيته، فان أغمي عليكم فعدوا ثلاثين، فان شهد ذوا عدل، فصوموا وأفطروا وانسكوا۔" (سنن دارقطنی ج:۲ ص:۱۶۸)

ترجمہ:... "حضرت عبدالرحمٰن بن زید بن خطابؒ فرماتے ہیں: ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی صحبت میں رہے ہیں، اور ان ہی سے علم سیکھا ہے، انہوں نے ہمیں بتلایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر اِفطار کرو، اور اگر اَبر وغبار کی وجہ سے نظر نہ آئے تو تیس دن شمار کرلو، لیکن اگر اس حالت میں دو معتبر اور عادل شخص رُوَیت کی شہادت دیں، تب بھی روزہ، عید اور قربانی کرو۔"

ان تمام احادیث کا مضمون مشترک ہے، مگر ہر حدیث کسی نئے افادے پر مشتمل ہے، اس لئے سب کا سامنے رکھنا ضروری ہے، ان احادیث سے حسبِ ذیل اُمور اوّل نظر میں واضح طور پر مستفاد ہوتے ہیں:

۱:... اسلامی اَحکام میں قمری مہینوں اور سالوں کا اعتبار ہوگا۔

۲:... قمری مہینہ کبھی اُنتیس کا ہوتا ہے، کبھی تیس کا۔

۳:... رُوَیتِ ہلال میں سر کی آنکھوں سے چاند دیکھنے کا مفہوم قطعی طور پر متعین ہے، ان احادیث میں کسی دُوسرے معنی کے احتمال کی گنجائش نہیں، چنانچہ "بدایۃ المجتہد" لابن رشد القرطبیؒ میں ہے:

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

"فان العلماء أجمعوا أن الشهر العربی یکون تسعًا وعشرین، ویکون ثلاثین، وعلی أن الإعتبار فی تحدید شهر رمضان انما هو الرؤیة، لقوله علیه الصلوٰة والسلام: "صوموا لرؤیته وأفطروا لرؤیته" وعنی بالرؤیة أول ظهور القمر بعد السؤال."

(بدایة المجتهد لِابن الرشد القرطبیؒ ج:۱ ص:۲۰)

ترجمہ:... "علماء کا اس پر اجماع ہے کہ عربی مہینہ اُنتیس کا بھی ہوتا ہے اور تیس کا بھی، اور اس پر بھی اجماع ہے کہ رمضان کے مہینے کی تحدید صرف رُؤیت سے ہوتی ہے، اس لئے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: "چاند کو دیکھ کر تم روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر ہی روزہ اِفطار کرو" اور (سائل کے) سوال پر رُؤیت سے چاند کا اوّل ظہور ہی مراد ہے۔"

۴:... قمری مہینوں کی تبدیلی کا مدار چاند نظر آنے یا تیس دن پورے ہونے پر ہے، اگر اُنتیس کا چاند نظر آجائے تو نیا مہینہ شروع ہوجائے گا، ورنہ سابقہ ماہ کے تیس دن شمار کرنا لازم ہوگا۔

اَحکام القرآن، ابوبکر جصاص رازیؒ میں ہے:

"وقوله صلی الله علیه وسلم: "صوموا لرؤیته وأفطروا لرؤیته، فان غم علیکم فأکملوا العدة ثلاثین" هو أصل فی اعتبار الشهر ثلاثین، إلّا أن یری قبل ذٰلک الهلال، فان کان شهر غم علینا هلاله فعلینا أن نعده ثلاثین، هٰذا فی سائر الشهور التی تتعلق بها الأحکام، وانما یصیر الی أقل من ثلاثین برؤیة الهلال." (ج:۱ ص:۲۰۲)

ترجمہ:... "حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ: "چاند دیکھ کر روزہ رکھو، اور چاند دیکھ کر اِفطار کرو، اور اگر (بادلوں کی وجہ سے) چاند نظر نہ آئے تو تیس دن کی گنتی مکمل کیا کرو۔" یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ مہینہ تیس دن کا ہوتا ہے، اِلّا یہ کہ اس سے پہلے چاند نظر آجائے۔ اگر کوئی مہینہ ایسا ہے کہ اس میں بادلوں کی وجہ سے چاند نہ نظر آئے تو ہم پر لازم ہے کہ ہم اس کو تیس کا شمار کریں، اور یہ اُصول ان تمام مہینوں کے بارے میں ہے جن کے ساتھ اَحکام متعلق ہوتے ہیں اور مہینے کے تیس سے کم ہونے کا اعتبار صرف چاند دیکھنے پر ہوگا۔"

۵:... اگر اُفق پر اَبر، غبار، سیاہی یا اور کوئی چیز مانعِ رُؤیت نہ ہو تو اُنتیس کے چاند کا ثبوت "رُؤیتِ عامہ" سے ہوگا، جب پورے علاقے یا ملک کے لوگ چاند دیکھنے میں کوشاں ہوں، اور اس کے باوجود عام رُؤیت نہ ہوسکے، تو علاقے اور ملک کے صرف دو چار افراد کے دعوے سے "رُؤیت" کا ثبوت نہیں ہوگا۔ چنانچہ ان احادیثِ طیبہ میں انفرادی شہادت قبول کرنے کا حکم مطلع اَبر آلود ہونے کی صورت میں دیا گیا ہے، اور مطلع صاف ہونے کی صورت میں انفرادی شہادت کی بجائے: "اذا رأیتم" (جب تم دیکھ لو) فرما کر "رُؤیتِ عامہ" پر ثبوتِ ہلال کا مدار رکھا گیا ہے، اور عقلاً بھی یہ بات بدیہی ہے کہ جب مطلع صاف ہو، سب لوگ سراپا اشتیاق بن کر اُفق پر ٹکٹکی باندھے ہوئے ہوں، اور کوئی چیز مانعِ رُؤیت نہ ہو، اس کے باوجود رُؤیتِ عامہ نہ ہوسکے، تو ایسی صورت میں ایک دو

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

افراد کا یہ دعویٰ کہ: ''ہم نے چاند دیکھا ہے'' پوری قوم کی آنکھوں میں دُھول جھونکنے کے مترادف ہے، ظاہر ہے کہ پوری قوم کو اندھا یا ضعیف البصر قرار نہیں دیا جاسکتا ہے، بلکہ اس کی بجائے اس انفرادی بیان ہی کو غلط ماننا ہوگا، بالخصوص جبکہ بلند و بالا چوٹیوں پر دُوربینوں کی مدد سے بھی چاند نظر نہ آئے تو ان لوگوں کی غلطی یا غلط بیانی اور بھی واضح ہوجائے گی۔

اَحکام القرآن، ابوبکر جصاص رازیؒ میں ہے:

"قال أبوبكر: انما اعتبر أصحابنا اذا لم يكن بالسماء علة شهادة الجمع الكثير الذين يقع العلم بخبرهم، لأن ذٰلك فرض قد عمت الحاجة اليه، والناس مأمورون بطلب الهلال فغير جائز أن يطلبه الجمع الكثير ولا علة بالسماء مع توافي هممهم وحرصهم علىٰ رؤيته ثم يراه النفر اليسير منهم دون كافتهم، علمنا أنهم غالطون غير مصيبين، فاما أن يكونوا راؤا خيالاً فظنوه هلالاً، أو تعمدوا الكذب، وجواز ذٰلك غير ممتنع، وهٰذا أصل صحيح تقضي العقول بصحته، وعليه مبنىٰ أمر الشريعة. والخطاء فيه يعظم ضرره ويتوصل الملحدون الىٰ ادخال الشبهة على الأغمار والحشو وعلىٰ من لم يتيقن ما ذكرنا من الأصل۔" (اَحکام القرآن ج:۱ ص:۲۰۲، طبع ۱۳۳۵ھ)

ترجمہ:... ''امام ابوبکر جصاصؒ فرماتے ہیں: جب آسمان پر کوئی بادل وغیرہ نہ ہو تو ہلالِ رمضان کی رُؤیت کے لئے ایک ایسی کثیر جماعت کی شہادت ضروری ہے جس کی خبر سے یہ یقین حاصل ہوجائے کہ انہوں نے چاند دیکھا ہے، اس لئے کہ روزوں کی فرضیت کی وجہ سے چاند کا دیکھنا فرض ہے اور تمام لوگوں کی ضرورت اس سے متعلق ہے اور لوگ چاند دیکھنے کے لئے مامور ہیں، پس یہ ممکن نہیں کہ سب لوگ اپنی بھرپور کوشش، ہمت اور رُؤیت کی حرص کے باوجود چاند نہ دیکھ سکیں، لیکن ان میں سے ایک قلیل جماعت کو چاند نظر آجائے، اس سے معلوم ہوا کہ یہ تھوڑی سی جماعت غلطی پر ہے، بہت ممکن ہے کہ اس جماعتِ قلیل نے کوئی خیالی چیز دیکھی ہو اور اس کو انہوں نے چاند خیال کرلیا ہو، یا جان بوجھ کر جھوٹ بول رہے ہوں، اور یہ اُصول اپنی جگہ ایک صحیح اُصول ہے جس کی صحت کا عقلِ سلیم بھی تقاضا کرتی ہے، اور اس پر شریعت کا اُصول وضع ہوا ہے اور اس میں غلطی کرنا بہت بڑے نقصان کا سبب ہوسکتا ہے، اور اس سے ملحدین، اسلام میں شبہات اور قطع برید پیدا کرسکتے ہیں۔''

۶:... مطلع غبار آلود ہو تو جیسا کہ احادیثِ بالا میں تصریح ہے، ہلالِ عید کا ثبوت کم از کم دو معتبر عادل اور دیانت دار گواہوں کی چشم دید شہادت سے ہوگا (اور دو عینی شاہدوں کی گواہی پر دو معتبر اشخاص کی گواہی جسے ''شہادت علی الشہادت'' کہا جاتا ہے، اسی طرح قاضی کے فیصلے پر دو عادلوں کی گواہی (شہادت علیٰ قضاء القاضی) کا حکم بھی یہی ہے، کیونکہ یہ دونوں بھی ''حجتِ ملزمہ'' ہیں، کما صرح بہ القوم)، صرف ایک شخص کی شہادت یا محض افواہی خبروں کا اعتبار نہ ہوگا۔ جو حضرات اختلافِ مطالع کے قائل نہیں (اور ہمارے فاضل مؤلف ان ہی کے مؤید ہیں) ان کے نزدیک مندرجہ ذیل حدیث کا محمل بھی یہی ہے:

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

"عن كريب أن أمّ الفضل بنت الحارث بعثته الى معاوية بالشام قال: فقدمت الشام، فقضيت حاجتها واستهل علىّ هلال رمضان وأنا بالشام فرأينا الهلال ليلة الجمعة، ثم قدمت المدينة فى آخر الشهر فسألنى ابن عباس ثم ذكر الهلال، فقال: متى رأيتم الهلال؟ فقلت: رأيناه ليلة الجمعة. فقال: أنت رأيته ليلة الجمعة؟ فقلت: راٰه الناس وصاموا وصام معاوية. فقال: لٰكن رأيناه ليلة السبت، فلا نزال نصوم حتى نكمل ثلاثين يوما أو نراهُ. فقلت: ألَا تكتفى برؤية معاوية وصيامه؟ قال: لَا! هكذا أمرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم۔" (ابوداؤد ص:۳۱۹، ترمذی ج:۱ص:۸۷)

ترجمہ:... "حضرت کریب فرماتے ہیں: اُمّ الفضلؓ بنت حارث (والدہ ابنِ عباسؓ) نے انہیں حضرت معاویہؓ کے پاس شام بھیجا، میں شام گیا اور اپنے کام سے فارغ ہوا تو رمضان کا چاند مجھے شام ہی میں ہوا، چنانچہ ہم نے جمعہ کی رات کو چاند دیکھا، پھر رمضان مبارک کے آخر میں، میں مدینہ طیبہ واپس آیا، حضرت ابنِ عباسؓ نے مجھ سے حال احوال دریافت کئے، پھر چاند کا ذکر آیا تو دریافت فرمایا: تم نے چاند کب دیکھا تھا؟ میں نے کہا: ہم نے جمعہ کی رات کو دیکھا۔ فرمایا: تو نے جمعہ کی رات کو خود دیکھا تھا؟ میں نے کہا: لوگوں نے چاند دیکھ کر روزہ رکھا اور حضرت معاویہؓ نے بھی روزہ رکھا۔ فرمایا: لیکن ہم نے سنیچر کی رات کو دیکھا ہے، اس لئے ہم تو اپنے حساب سے تیس روزے پورے کریں گے، اِلّا یہ کہ خود اُنتیس کا چاند دیکھ لیں۔ میں نے کہا: کیا آپ حضرت معاویہؓ کی رُوئیت اور روزہ رکھنے (کے فیصلے کو) کافی نہیں سمجھتے؟ فرمایا: نہیں! (کیونکہ ہمیں وہاں کی رُوئیت کا ثبوت دو ثقہ گواہوں کی شہادت سے نہیں ملا، صرف تمہاری ایک آدمی کی اطلاع ہمارے اِفطار کے لئے حجت نہیں) ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح حکم فرمایا ہے۔"

اور جن حضرات کے نزدیک مطالع کا اختلاف معتبر ہے، وہ اس کی توجیہ یہ کریں گے کہ چونکہ ہر علاقے کا مطلع الگ ہے اس لئے ایک مطلع کی رُوئیت دُوسرے علاقے والوں کے لئے کافی نہیں، خواہ اس کا ثبوت صحیح شہادت سے بھی ہو جائے۔

اور مطلع غبار آلود ہونے کی صورت میں ہلالِ رمضان کے لئے، دُوسری احادیث کے مطابق صرف ایک مسلمان عادل یا مستور الحال کی خبر بھی کافی ہوگی، جیسا کہ ابوداؤد میں ہے:

۱:... "عن ابن عباس رضى الله عنهما قال: جاء أعرابى الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال: انى رأيت الهلال يعنى هلال رمضان، فقال: أتشهد أن لَا إله إلّا الله؟ قال: نعم! قال: أتشهد أن محمدًا رسول الله؟ قال: نعم! قال: يا بلال! أذّن فى الناس أن يصوموا غدًا۔"

(رواه ابو داوٗد والترمذى والنسائى وابن ماجة والدارمى، مشکوٰۃ ص:۱۷۴)

ترجمہ:... "حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: ایک دیہاتی، آنحضرت صلی اللہ علیہ

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

وسلم کی خدمت میں آیا اور کہا: میں نے رمضان کا چاند دیکھا ہے (عام رُوئیت نہیں ہوئی تھی)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اللہ کی توحید کے قائل ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں! فرمایا: کیا تم میری رسالت کو مانتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں! فرمایا: بلال! لوگوں میں اعلان کردو کہ کل روزہ رکھیں۔"

۴:... "وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال: تراء الناس الهلال، فأخبرت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم انی رأیته، فصام وأمر الناس بصیامه."

(رواہ ابوداؤد والدارمی والروایتان فی المشکوٰۃ ص: ۱۷۴)

ترجمہ:... حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: لوگ چاند دیکھ رہے تھے (مگر اَبر کی وجہ سے عام لوگوں کو نظر نہیں آیا)، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ میں نے دیکھ لیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری خبر پر خود بھی روزہ رکھا اور لوگوں کو روزہ رکھنے کا حکم دیا۔"

۷:... ان احادیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ارشاد فرمودہ ہدایات پر نظر ڈالئے تو واضح ہوگا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثبوتِ ہلال کے لئے ایک قطعی اُصول اور ضابطہ مقرر فرمایا، یعنی اُنتیس کو مطلع صاف ہونے کی صورت میں رُوئیتِ عامہ کا اعتبار ہوگا اور مطلع کے غبار آلود ہونے کی صورت میں شہادت کا اعتبار کیا جائے گا، اور دونوں مفقود ہوں تو تیس دن پورے کئے جائیں گے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خود اپنا عمل اسی ضابطے پر تھا، صحابہ و تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین اسی اُصول کے پابند تھے، اور اُمتِ مسلمہ کو اسی قاعدے کی پابندی کا بار بار تاکیدی حکم فرمایا۔ اور الحمدللہ! اُمتِ مسلمہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کے بموجب اس کا خوب خوب التزام بھی کیا۔ لیکن کسی حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ادنیٰ سے ادنیٰ اور ہلکے سے ہلکا اشارہ اس طرف نہیں فرمایا کہ اس اُصول کو چھوڑ کر اُمت کسی مرحلے میں، کسی دُوسرے طریقے پر بھی اعتماد کرسکتی ہے، کسی حسابی فن سے بھی اس سلسلے میں مدد لے سکتی ہے، یا روزہ و اِفطار کے اوقات متعین کرنے کے لئے کسی دُوسرے اُصول کی طرف بھی رُجوع کرسکتی ہے۔ اب اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وضع فرمودہ اُصولِ رُوئیت کو چھوڑ کر کسی فن پر اعتماد کرنے اور اس کے ماہرین کی طرف رُجوع کرنے سے بھی منشائے نبوّت پورا ہوسکتا تھا، جیسا کہ فاضل مؤلف اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر تھوپنا چاہتے ہیں، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے ہمیں اس کا کوئی معمولی اشارہ تو ملنا چاہئے تھا؟ یا کم از کم صحابہؓ و تابعینؒ اور ائمہ مہدیینؒ کی طرف اس اُصولِ نبوی سے ہٹ کر کسی دُوسری راہ کو اختیار کرنے کی گنجائش کا کہیں سراغ ملتا؟

دورِ حاضر کی کم سوادی اور ستم ظریفی کا ایک مظہر یہ بھی ہے، کہ جو چیز اپنے ذہنِ عالی میں آئے اسے کھینچ تان کر بڑوں کی طرف منسوب کرو، اور جو چیز بڑوں سے صراحتاً ثابت ہو، اس سے صاف مکر جاؤ، اور اگر اس طرح نہ بن آتی ہے تو اسے تاویل کے خراد پر چڑھاؤ۔ "خاندانی منصوبہ بندی" سے لے کر "سوشل ازم" تک جو بات کسی کے ذہن نے اچھی سمجھی، فٹ سے اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرڈالا۔ صحابہ کرامؓ کا حال یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جو ارشادات انہوں نے ایک دو بار نہیں، بیسیوں بار اپنے کانوں سے سنے ہوتے تھے، ان کی روایت میں بھی حد درجہ محتاط تھے، مگر ہمارے یہاں اپنے ذہنی وساوس کو آنحضرت صلی اللہ

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

علیہ وسلم سے منسوب کرنا ضروری سمجھا جاتا ہے۔

لیکن ہم یہ دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُصولِ رُؤیت کو اپنانے اور اختیار کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے کہیں: "لَا نکتب ولَا نحسب" (ہم حساب کتاب نہیں کیا کرتے) کہہ کر اوقات کی تعیین کے باب میں حسابی تخمینوں کی حوصلہ شکنی فرمائی، کہیں دونوں ہاتھوں کے اشارے سے: "الشهر هٰكذا وهٰكذا وهٰكذا" (مہینہ اتنا، اتنا اور اتنا ہوتا ہے) کہہ کر ماہ و سال کے سلسلے میں حساب پر بالکلیہ بے اعتمادی کا اظہار فرمایا۔ ورنہ ظاہر ہے کہ اس مضمون کو سمجھانے کے لئے کہ مہینہ کبھی ۲۹ کا ہوتا ہے، کبھی ۳۰ کا، دونوں ہاتھوں کو چھ دفعہ اُٹھانے اور "هٰكذا" کا لفظ چھ دفعہ دُہرانے کی بہ نسبت ۲۹، ۳۰ کا عدد مختصر بھی تھا اور واضح بھی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخاطب ان وہ ہندسوں سے نا آشنا بھی نہ تھے۔

چنانچہ صحیح مسلم کی شرح "اکمال اکمال المعلم" المعروف "شرح اُبیّ" میں ہے:

"وفی أحادیث الإشارة هٰذه الإرشاد الی تقریب الأشیاء بالتمثیل وهو الذی قصده صلی الله علیه وسلم ولم یصنع ذلک لأجل ما وصفهم به من الأمیة: "لَا یحسبون لَا یکتبون" لأنهم لَا یجهلون الثلاثین والتسع وعشرین، مع ان التعبیر عنهما باللفظ أخف من الإشارة المکررة وانما وصفهم بذٰلک سدًّا لباب الاعتداد بحساب المنجمین الذی تعتمده العجم فی صومها، وفطرها، وفصولها۔" (ج:۳ ص:۲۲۳ طبع مصر ۱۳۳۷ھ)

ترجمہ:... "اور جن احادیث میں اشارے سے مہینے کے تیس اور اُنتیس کے ہونے کی مقدار سمجھائی گئی ہے، اس میں یہ بتانا مقصود ہے کہ مثالوں کے ذریعہ سے بات کو سمجھنا آسان ہوتا ہے، اسی لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کے اشارے سے یہ بات سمجھائی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ (اشارے سے سمجھانے کا طریقہ) اس لئے نہیں اپنایا کہ وہ لوگ وصفِ اُمیّت سے موصوف تھے اور حساب و کتاب کرنا نہیں جانتے تھے، کیونکہ وہ لوگ تیس اور اُنتیس کے لفظ سے جاہل نہیں تھے، حالانکہ بار بار کے اشارے کی بجائے تیس اور اُنتیس کے لفظ سے تعبیر کرنا آسان تھا، لیکن اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارے سے بات سمجھائی، اس لئے کہ منجم لوگوں کے حساب کی لوگوں میں عادت پڑ چکی تھی اور اسی پر عجمی لوگ اپنے روزہ اور اِفطار کرنے، اور سالوں کی گنتی کا اعتماد کرتے تھے، اس سے ان کے حساب وغیرہ کا دروازہ بند کرنا مقصود تھا۔"

اسی طرح کہیں: "فلا تصوموا حتی تروه ولَا تفطروا حتی تروه" (روزہ نہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھ لو، اور اِفطار نہ کرو جب تک چاند نہ دیکھ لو) فرما کر رُؤیت کے بغیر کسی نوع کے حسابی تخمینے پر اعتماد کرتے ہوئے روزہ و اِفطار کرنے سے اُمت کو صاف صاف منع فرمایا۔ اور کہیں چاند دیکھ کر: "دُوسری تاریخ کا ہے" کا نعرہ لگانے کو قربِ قیامت کی علامت بتلا کر، حسابی طریقوں پر اعتماد سے نفرت دِلائی، اور اسے ذہنی انحطاط اور دینی تنزل کا مظہر قرار دیا، جیسا کہ "کنز العمال" میں ہے:

"عن ابن مسعود رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم: من اقتراب الساعة

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

أن يرى الهلال قبلا فيقال: لليلتين، وأن تتخذ المساجد طرقا، وأن يظهر موت الفجاءة۔"

(رواه الطبراني في الأوسط، كنز العمال ج:۷ ص:۱۷۶)

ترجمہ:... "حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ: من جملہ قربِ قیامت کی علامات کے یہ ہے کہ چاند کو سامنے دیکھ کر کہا جائے گا: "یہ تو دُوسری رات کا ہے"، اور مساجد کو گزرگاہ بنالیا جائے گا اور اچانک موتیں عام ہوں گی۔"

اور کہیں بلا استثناء اہلِ نجوم کی تصدیق کو "کفر" سے تعبیر فرمایا، مگر کسی موقع پر بھی یہ تصریح نہیں فرمائی کہ اہلِ نجوم کی تقویم پر اعتبار کرتے ہوئے بھی چاند کا فیصلہ کیا جاسکتا ہے، چنانچہ ابوداؤد کی شرح "المنهل العذب المورود" میں ہے:

"وحسبك في ابطال العمل بالحساب والتنجيم قوله تعالىٰ: "قل لَا يعلم من في السمٰوٰت والأرض الغيب إلّا الله"، وقوله صلى الله عليه وسلم: "من أتى عرافا أو كاهنا فصدقه بما يقول، فقد كفر بما أنزل علىٰ محمد صلى الله عليه وسلم۔" (احمد والحاکم)

ومن أحاديث المصابيح: من اقتبس علمًا من النجوم اقتبس شعبة من السحر۔"

(ج:۱۰ ص:۳۷)

ترجمہ:... "تیرے لئے علمِ اعداد اور علمِ نجوم کے باطل ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ کا یہی قول کافی ہے کہ: "آپ فرمادیجئے آسمان اور زمین میں غیب سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا" اور حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ: "جو آدمی علمِ نجوم جاننے والے یا کاہن کے پاس گیا اور جو کچھ اس نے کہا اور اس نے اس کی تصدیق کی، تو اس نے کفر کیا اس دین کا جو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اُتارا گیا ہے۔"

اور مصابیح کی احادیث میں ہے کہ: جس نے علومِ نجوم سے کچھ سیکھا، اس نے جادو کے ایک حصے کو حاصل کیا۔"

ادھر قرآنِ حکیم نے شرعی اُصولِ اوقات کو چھوڑ کر کسی خودساختہ اصطلاح سے ماہ وسال کی اَدل بدل کو، جو جاہلیتِ اُولیٰ کا شعار تھا: "زيادة في الكفر" (التوبۃ:۳۷) اور زینۂ گمراہی قرار دیا۔

ان تمام اُمور کو سامنے رکھ کر ہر شخص جس کی چشمِ انصاف بند نہ ہوگئی ہو، آسانی سے فیصلہ کرسکتا ہے کہ ثبوتِ ہلال کے شرعی اُصول اور نبوی ضابطے کو چھوڑ کر صرف جنتری کے بھروسے پر روزہ وافطار کرنا مزاجِ نبوت سے کہاں تک میل کھاتا ہے؟ منشائے نبوت کو کہاں تک پورا کرتا ہے؟ اور فاضل مؤلف کے بقول اسے "رُویت کی ترقی یافتہ تعبیر" کہنا اور اس بدعت کو "حفاظتِ ایمان" کا ذریعہ بتلا کر اس کا پرچار کرنا کہاں تک بجا ہے...؟

علامہ ابنِ عربیؒ شرح ترمذی میں اُصولِ رُویت کو چھوڑنے اور حسابی طریقوں سے رُویت کو ثابت کرنے کی مذمت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

"اوه يا ابن شريح، أين مسألتک الشريحية؟ وأين صوارمک السريحية؟ تسلک هٰذا المضيق فی غير الطريق، وتخرج الی الجهل عن العلم والتحقيق، ما لمحمد والنجوم؟.... وکانک لم تقرأ قوله: "أما نحن أُمّة أُمّية لَا نحسب ولَا نکتب، الشهر هٰکذا وهٰکذا وهٰکذا" وأشار بيديه الکريمتين ثلاث اشارات وخنس بأبهامه فی الثالثة، فاذا کان يتبرأ من الحساب الأقل بالعقد المصطلح عليه مبينا باليدين تنبيها علی التبری عن أکثر منهُ فما ظنک بمن يدعی عليه بعد ذٰلک أن يحيل علیٰ حساب النيرين، وينزلهما علیٰ درجات فی أفلاک غائبا ويقرنهما باجتماع واستقبال حتی يعلم بذٰلک استهلال۔"

(ج:۳ ص:۲۰۸)

ترجمہ:..."اے ابنِ شریح! کہاں ہے تیرا مسئلہ شرعیہ؟ تو کشادہ راستہ چھوڑ کر ان تنگ راستوں پر جاتا ہے اور تو علم اور تحقیق سے نکل کر جہالت کی طرف جاتا ہے..... حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اور نجوم کی آپس میں کیا نسبت ہے؟ گویا تو نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نہیں پڑھا کہ: "ہم اُمی اُمت ہیں، ہم حساب وکتاب کو نہیں جانتے، مہینہ اتنے، اتنے، اتنے کا ہوتا ہے" اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ مبارک سے تین بار اشارہ کیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری بار اپنے انگوٹھے کو بند کرلیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصطلاحی گنتی اور حساب کا مختصر طریقہ چھوڑ کر ہاتھوں کے اشارے سے یہ بات بیان فرمادی تو اس میں اس بات پر تنبیہ ہے کہ اس سے زیادہ کو چھوڑ دیا جائے۔ آپ کا کیا گمان ہے اس آدمی کے بارے میں جو اس کے بعد بھی دعویٰ کرتا ہے کہ یہ چیز علمِ نجوم کے حوالے کی جائے اور وہ ان دونوں کو آسمان کے پوشیدہ درجات پر لاتا ہے اور ان دونوں کو جوڑتا ہے اجتماع اور استقبال کے ساتھ تاکہ اس طریقے سے چاند کو جان سکے۔"

ان احادیث میں صحابہ وتابعین (رضی اللہ عنہم اجمعین) کے طرزِ عمل کی وضاحت بھی موجود ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم کردہ "اُصولِ رُؤیت" پر سختی سے کاربند تھے، اور وہ بار بار خطبوں میں، خطوط میں اور نجی مجلسوں میں: "عهد إلينا رسول الله صلی الله عليه وسلم"، "هٰکذا أمرنا رسول الله صلی الله عليه وسلم" کہہ کر اُمت کو اسی اُصول پر کاربند رہنے کی تلقین فرماتے تھے۔ چنانچہ پورا ذخیرۂ حدیث وسیر، چھان جایئے، مگر آپ کو کسی صحابی کے بارے میں یہ نہیں ملے گا کہ انہوں نے اُصولِ رُؤیت کو چھوڑ کر کسی حسابی تخمینے پر اعتماد کرنے کا فتویٰ دیا ہو، یہی وجہ ہے کہ باتفاقِ اُمت، شریعتِ اسلامیہ نے ثبوتِ ہلال کے باب میں اہلِ حساب وفلکیات کی رائے کا اعتبار نہیں کیا، بلکہ ان کی تحقیق کو سرے سے کالعدم اور لغو قرار دیا ہے۔ مثلاً: ماہرینِ فلکیات کی رائے ہو کہ فلاں تاریخ کو چاند ہوگا، لیکن رُؤیتِ شرعیہ نہ ہوسکے تو باجماعِ اُمت اس رُؤیت پر اَحکامِ ہلال جاری نہیں ہوں گے اور ماہرینِ فلکیات کی رائے لغو ہوگی۔

چنانچہ حافظ ابنِ حجر عسقلانیؒ "فتح الباری" ج:۴ ص:۹۸، "عمدة القاری" للعینیؒ ج:۵ ص:۱۸۲، ج:۵

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

ص:۱۹۹، "زرقانی علی المؤطا" ج:۲ ص:۱۵۴، ردالمحتار لِابن عابدین الشامیؒ ج:۲ ص:۱۰۰، أحکام القرآن للجصاصؒ وغیرہ وغیرہ حضرات اکابرؒ کا موقف بھی یہی ہے، یہاں سب کا نام دینا بھی ممکن نہیں، چہ جائیکہ ان کی تصریحات نقل کی جائیں، البتہ امام جصاص رازیؒ کی تصریح تو سن ہی لیجئے! فرماتے ہیں:

"فالقائل باعتبار منازل القمر وحساب المنجمین خارج عن حکم الشریعة ولیس هذا القول مما یسوغ الْإجتهاد فیه، لدلَالته الکتاب ونص السنة واجماع الفقهاء بخلافه۔"

(ج:۱ ص:۲۰۲)

ترجمہ:... "منازلِ قمر اور فلکیات کے حساب پر اعتماد کرنا حکمِ شریعت سے خارج ہے، اور یہ ایسی چیز نہیں جس میں اِجتہاد کی گنجائش ہو، کیونکہ کتاب اللہ، سنتِ نبویہ اور اجماعِ فقہاء کے دلائل اس کے خلاف ہیں۔"

رہا یہ سوال کہ شریعت نے اَحکام ہلال کا مدار رُویت پر کیوں رکھا؟ فلکیاتی تحقیقات پر کیوں نہیں رکھا؟ ہمارے نزدیک یہ سوال ہی بے محل ہے، بحیثیت مسلمان ہمارا کام یہ ہے کہ ہم اچھی طرح یہ تحقیق کریں کہ فلاں باب میں شارع نے کیا حکم دیا ہے؟ یہ معلوم ہوجانے کے بعد ہمیں شارع سے یہ پوچھنے کا حق نہیں کہ: "یہ حکم آپ نے کیوں دیا ہے؟" کیونکہ ہمارے مسلمان ہونے کا پہلا نتیجہ اس بات کا قطعی یقین ہے کہ شارع کی طرف سے جو حکم بھی دیا جاتا ہے، اس سے خود شارع کی کوئی غرض وابستہ نہیں، بلکہ وہ سراسر بندوں ہی کی مصلحت کے پیشِ نظر دیا گیا ہے، کبھی اس مصلحت کا اظہار مناسب ہوتا ہے، کبھی نہیں ہوتا، لیکن وہ مصلحت بہرحال اس حکم پر مرتب ہوگی، خواہ بندوں کو اس کا علم ہو یا نہ ہو، اس لئے وہ خود کسی مصلحت کا اظہار فرمادیں تو ان کی غایت عنایت ہے، ورنہ بندے کو یہ حق کب حاصل ہے؟ کہ وہ اس بات پر اصرار کرے کہ پہلے اس حکم کی مصلحت بتلایئے تب مانوں گا، (اور آپ جانتے ہیں کہ اگر کوئی مصلحت بتلانے کی ہو، تب بھی اس ذہنیت کے شخص کو تو کبھی نہیں بتلائی جاسکتی)۔

بہرحال ہمیں یہ تحقیق کرنے کا حق ہے کہ شریعت نے ہلال کا مدار فلکیات پر رکھا ہے یا نہیں؟ اور اسے کسی درجے میں قابلِ اعتبار قرار دیا ہے یا بالکلیہ ناقابلِ اعتماد؟ لیکن یہ سوال ہم نہیں کرسکتے کہ شریعت نے ہلال کا مدار رُویت پر کیوں رکھا اور فلکیات وغیرہ پر کیوں نہیں رکھا؟ ہوسکتا ہے کہ اس میں شارع کے پیشِ نظر بندوں کی بہت سی مصلحتیں ہوں، اور وہ صرف رُویت پر مرتب ہوسکتی ہوں اور فلکیات پر نہیں۔ مثلاً: دُوسری قوموں کے ماہ وسال کا مدار تقویمی حسابوں پر تھا، شارع نے اس اُمت کی انفرادیت کو محفوظ رکھنے کے لئے جس طرح اور بہت سی چیزوں میں ان کی مشابہت سے اُمت کو بچانا چاہا، اسی طرح ان کی تقویمی مشابہت سے بھی اُمت کو محفوظ رکھنا چاہا، اس لئے ان کو ایک مستقل نظامِ تقویم دیا۔

علامہ اُبیؒ رحمہ اللہ کی شرح مسلم میں ہے:

"سدًّا لباب الْاعتداد بحساب المنجمین الذی تعتمده العجم فی صومها وفطرها وفصولها۔" (اکمال اکمال المعلم شرح مسلم للأبیؒ ص:۲۲۷)

ترجمہ:... "عجم کے لوگ اپنے روزہ اور اِفطار اور سالوں کی گنتی میں منجم لوگوں کے حساب پر جو اعتماد

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کرتے تھے اور عادت بنائے ہوئے تھے اس عادت کو ختم کرنے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا۔''

یا ہوسکتا ہے، کہ چونکہ دُوسرے حسابی طریقوں سے ماہ وسال کی تعیین فطری اور تحقیقی نہیں تھی بلکہ اختراعی اور تقریبی تھی، چنانچہ انہیں اس کمی بیشی کو برابر کرنے کے لئے ''لیپ'' کی اصطلاح ایجاد کرنا پڑی، اس کے برعکس اسلام دینِ فطرت تھا، اس نے چاہا کہ اُمتِ اسلامیہ کے ماہ وسال کی تعیین کے لئے ''رُوَیت'' اور مشاہدہ کا فطری طریقہ مقرر کیا جائے، کیونکہ یہ اختراعی اور تقریبی طریقے اس کی فطرت سے میل نہیں کھاتے تھے۔ یا ممکن ہے کہ اس اَمر کی رعایت رکھی گئی ہو کہ چونکہ اسلام کے پورے نظام کی بنیاد تکلف اور تعمق پر نہیں بلکہ سادگی اور سہولت پر رکھی گئی ہے اس لئے ''اسلام کے نظامِ تقویم'' کو بھی مشاہدہ اور رُوَیت جیسے آسان اور سادہ اُصول پر مبنی کیا گیا، تاکہ اس نظام کے ''جزو کل'' میں مناسبت رہے، اور اس باب میں اُمت تکلف اور مشقت میں مبتلا نہ ہوجائے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس حکمت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"أقول: لما كان أوقات الصوم مضبوطًا بالشهر القمرى باعتبار رؤية الهلال وهو تارةً ثلاثون يومًا وتارةً تسعة وعشرون وجب فى صورة الإشتباه أن يرجع الى هذا الأصل، وأيضًا مبنى الشرائع على الأمور الظاهرة، عند الأمّيين دون التعمق والحسابات النجومية بل الشريعة واردة باخمال ذكرها وهو قوله صلى الله عليه وسلم: إنّا أُمّة أُمّيّة لا نكتب ولا نحسب." (حجة الله البالغة للشيخ المحدث الدهلوىؒ ج:۲ ص:۵۱)

ترجمہ:... ''میں کہتا ہوں کہ: جب روزوں کے اوقات کا انضباط قمری مہینوں پر رُوَیتِ ہلال کے اعتبار سے ہے، اور یہ مہینہ کبھی تیس دن کا ہوتا ہے اور کبھی اُنتیس دن کا، تو اشتباہ کی صورت میں اسی اُصول کی طرف لوٹنا واجب ہے، اور نیز اُمّیین کے نزدیک شریعت کی بنیاد اُمورِ ظاہرہ پر ہوتی ہے نہ کہ گہرائی اور علمِ نجوم کے حساب پر، بلکہ شریعت تو اس کے ذکر سے بھی اعراض کرنے کا حکم دیتی ہے، جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ہم اُمی اُمت ہیں، ہم حساب وکتاب کو نہیں جانتے۔''

یا ممکن ہے کہ اس چیز کا لحاظ رکھا گیا، کہ نظامِ تقویم بہرحال اوقات کی تعیین کا ایک ذریعہ ہے اور جو قوم ذرائع میں منہمک ہوکر رہ جائے، اکثر وبیشتر مقاصد اس کی نظر سے اوجھل ہوجاتے ہیں، اور فطری طور پر ان کی صلاحیتیں ذرائع ہی میں کھپ کر ضائع ہوجاتی ہیں، اس لئے چاہا گیا کہ اُمتِ مسلمہ کو نظامِ تقویم ایسا دیا جائے جس میں منہمک ہوکر مقصدی صلاحیتیں کھو بیٹھنے کا ذرا بھی اندیشہ نہ ہو، بس آنکھ کھولی، چاند دیکھ لیا، تقویم دُرست ہوگئی، اور سب اپنے اپنے کام میں لگ گئے، نہ ضرب کی ضرورت، نہ تقسیم کی، نہ محکمہ موسمیات قائم کرنے کی ضرورت، نہ اس پر ریسرچ کی۔

یا ممکن ہے یہ اَمر پیشِ نظر ہو کہ اس اُمت میں امیر بھی ہوں گے، غریب بھی، عالم بھی، جاہل بھی، مرد بھی اور عورتیں بھی، اور بیشتر عبادات ومعاملات کا مدار نظامِ تقویم پر ہے، اس لئے چاہا گیا کہ جس طرح نظامِ تقویم سے متعلقہ اَحکام کے مکلف اُمت کے سبھی طبقات ہیں، اسی طرح ان کو نظامِ تقویم ایسا دیا جائے جس پر ہر شخص اپنے مشاہدے کی روشنی میں پورے شرحِ صدر کے

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

ساتھ یقین کر سکے۔

یا ممکن ہے کہ شارع کو جو یقین ہلال کے باب میں مطلوب ہے وہ رُوئیت اور مشاہدے پر ہی مرتب ہوسکتا ہو، اس کی نظر میں حسابی جنتری اس یقین کے پیدا کرنے میں ناکافی ہو۔ یا ہوسکتا ہے کہ شارع نے اس اَمر کو پسند نہ فرمایا ہو کہ روزہ و اِفطار تو سب کریں، مگر ان کے اوقات کی تعیین ایک خاص گروہ کے رحم وکرم پر ہو، اس لئے نظامِ تقویم ایسا مقرر فرمایا کہ ایک عامی بھی اپنے وقت کی تعیین ٹھیک اسی طرح کرسکتا ہے جس طرح ایک ماہرِ فلکیات۔ اور ایک بدوی بھی اسی طرح اپنے اوقات کا حساب لگا سکتا ہے، جس طرح ایک شہری۔ بلکہ بعید نہیں کہ ماہرِ فلکیات یا عالم کی نظر کمزور ہو، اور ایک عامی بدوی کی نظر تیز، اس صورت میں خود ماہرِ فلکیات یا عالم کو مسکین اَن پڑھ کی طرف رُجوع کرنا پڑے۔

الغرض! شارع کے پیشِ نظر بیسیوں حکمتیں ہوسکتی ہیں، اس لئے ہمارا کام یہ نہیں کہ چوں و چرا کا سوال اُٹھائیں اور شارع سے بحث وتکرار میں مشغول ہوکر فرصت اور وقت کے ساتھ دین وایمان بھی ضائع کریں، ہمارا کام تو یہ ہے کہ شارع کی حکمت وشفقت پر ایک دفعہ ایمان لے آئیں، پھر اس کی جانب سے جو حکم دیا جائے اسے اپنے حق میں سراسر خیر و برکت کا موجب اور عین حکمت و مصلحت کا مظہر سمجھ کر اس پر فوراً عمل پیرا ہوجائیں:

زباں تازہ کردن باقرارِ تو
نیگفتن علت از کارِ تو

آخر میں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ راقم الحروف کا وہ تبصرہ جو موصوف جعفر شاہ پھلواری کی اس کتاب پر ''ماہنامہ'' بینات شعبان ۱۳۸۸ھ کے ''نقد ونظر'' میں شائع ہوا تھا درج کردیا جائے۔

''رُوئیتِ ہلال'':... مولانا محمد جعفر شاہ پھلواری ہمارے ملک کے مشہور صاحبِ قلم اور ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ کے رفیق ہیں، زیرِ نظر کتابچے میں انہوں نے ''رُوئیتِ ہلال اور فلکیات'' کے موضوع پر گفتگو کی ہے۔ کتابچے کے مندرجات پر نظر کرنے سے پہلے اس کی ''شانِ نزول'' کو سمجھ لینا ضروری ہے۔ موصوف کا تعلق یہاں کے ''حشویہ فرقہ'' سے ہے، جس کا نعرہ موصوف کے الفاظ میں یہ ہے:

> ''حضرات! ہمارے خیال میں ہم پاکستانیوں کی اس وقت کوئی معین شریعت نہیں ہے، پچھلے ادوار کی شریعتوں پر چل رہے ہیں..... جب ہم ان ''خام مواد'' سے استفادہ کرتے ہوئے ایک بات متعین کرلیں گے اور حکومت اسے نافذ کردے گی تو ہمارے لئے وہی شریعت ہوگی اور پھر وہ ہمیشہ کے لئے نہیں ہوگی، ضرورت کے وقت مجالسِ قانون ساز یا کوئی اور مقرر کردہ کمیٹی اس میں بھی ترمیم کرسکتی ہے۔''(۱)

---

(۱) مولانا جعفر شاہ کا مقالہ ''تعقل وتدبر کے لئے قرآنِ حکیم کی تاکید'' مشمولہ ماہنامہ ''فکر ونظر'' راولپنڈی (از ص: ۸۳۲ تا ۸۴۰) ماہِ مئی ۱۹۶۸ء۔ یہ مقالہ راولپنڈی کی بین الاقوامی کانفرنس کے لئے لکھا گیا تھا مگر بروقت گم ہوجانے کی وجہ سے وہاں پڑھا نہیں گیا۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

ان حضرات کے نزدیک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے اسلام میں ''دین'' اور ''شریعت'' دو الگ الگ چیزوں کے جدا جدا نام ہیں، چنانچہ:

''دین تو وہ رُوح اور اِسپرٹ ہے جو تبدیل نہیں ہوسکتی اور شریعت اسی رُوح کی تشکیل کا نام ہے، مقصد اِسپرٹ کو باقی رکھنا ہے اور شکل بدلنے سے اِسپرٹ نہیں بدل جاتی۔'' (حوالہ مذکورہ ص: ۸۴۳)

قرآنِ کریم اور سنتِ نبوی نے عبادات و معاملات میں حلال و حرام، جائز و ناجائز، فرض و واجب، سنت و مستحب اور صحیح و فاسد کے جو اَحکام نافذ فرمائے ہیں، عام مسلمانوں کے نزدیک وہ واجب التسلیم ہیں، مگر ''حشویہ'' کا خیال ہے کہ یہ صرف اسی دور کی شریعت تھی جس میں دین کی رُوح اور اِسپرٹ کو اس دور کے تقاضوں کے مطابق ملحوظ رکھا گیا تھا، اور ہمیں اسی رُوح اور اِسپرٹ کو باقی رکھتے ہوئے اپنے دور کے تقاضوں کے مطابق اسے بدل کر اس کی جگہ ''نئی شریعت'' وضع کرنی ہے اور وقتی تقاضوں کے مطابق شریعتِ محمدیہ میں قطع و برید، کانٹ چھانٹ، ترمیم و تنسیخ اور ردّ و بدل کا نام ''اِجتہاد'' ہے، موصوف کے لفظوں میں:

''ناقابلِ ترمیم صرف دین (بمعنی رُوح، اِسپرٹ) ہے، اور شریعت ہر دور میں ترمیم قبول کرسکتی ہے، اور یہیں ''اِجتہاد'' کی ضرورت ہوتی ہے۔ ترمیم کا یہ مطلب نہیں کہ شروع سے آخر تک سب کچھ بدل دیا جائے بلکہ (الف) ان شریعتوں میں جو چیز اپنے عصری تقاضوں کے مطابق ہوگی وہ باقی رکھی جائے گی۔ (ب) جس کی ضرورت نہیں اسے ترک کردیا جائے گا۔ (ج) جس جدید شے کی ضرورت ہوگی اس کا اضافہ کردیا جائے گا، اور اس وقت صرف عالمی مصالحِ اُمت کو پیشِ نظر رکھا جائے گا۔'' (حوالہ مذکورہ ص: ۸۴۴)

مطلب یہ کہ شریعتِ خداوندی کے اَحکام ''پختہ عقل'' مسلمانوں کے لئے ''خام مواد'' کی حیثیت رکھتے ہیں۔ (شریعت کے لئے ''خام مواد'' کی اصطلاح موصوف نے اس مقالے میں کئی جگہ استعمال کی ہے۔ ناقل) ان کا برتاؤ شریعت کے ساتھ بھی وہی ہوگا جو ایک اجنبی تہذیب کے رسوم و قانون کے ساتھ ہوتا ہے، وہ جتنی شریعت کو مفید مطلب پائیں گے باقی رکھیں گے، اور جتنی کو چاہیں ترک کردیں گے، اور جتنا چاہیں اس میں اضافہ کرلیں گے، عبادات میں بھی اور معاملات میں بھی۔

اب صرف یہ سوال باقی رہ جاتا ہے کہ ''عالمی مصالحِ اُمت'' کی تعیین کا حق کس کو حاصل ہے؟ اس کا جواب ''حشویہ'' کے پاس یہ ہے کہ دین میں اِجتہاد پر کسی گروہ کی اجارہ داری نہیں بلکہ یہ پوری قوم کا حق ہے، جو وہ اپنے منتخب نمائندوں (مرکزی حکومت اور پارلیمنٹ کے ارکان) کو تفویض کرتی ہے، ان ہی کو یہ حق ہے کہ وہ اپنی صوابدید کے مطابق ''وقتی تقاضوں'' اور ''مصالحِ اُمت'' کی تشخیص کریں، اگر وہ بھولے سے ون کو ''شب است ایں'' کہہ بیٹھیں تو تمام قوم کا فرض ہے کہ وہ ''اینک ماہ و پروین'' کا اقرار کرے۔

اس تشریح سے معلوم ہوا ہوگا کہ مولانا جعفر شاہ صاحب جس ''اِجتہادی حشویت'' یا نئی شریعت کے داعی ہیں، وہ مسٹر پرویز کے نظریۂ ''مرکزِ ملت'' اور مغربی نقالوں کے نظریۂ ''تعمیرِ اسلام'' کا معجونِ مرکب ہے، جس کا مقصدِ وحید پورے اسلام پر نظرِ ثانی کرنا ہے، مگر سرِدست جو شرعی مسائل اِجتہادی ترمیم کے لئے زیرِ غور ہیں، ان کی مختصر فہرست موصوف نے یہ پیش کی ہے:

''مثلاً: انشورنس کا جوا، بینکوں کا سود، خاندانی منصوبہ بندی، انتقالِ خون کا مسئلہ، اعضائے انسانی کے

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

دُوسرے جسم میں منتقل کرنے کا مسئلہ، ذرائع پیداوار کو قومیانے کا جواز، جنتری کے مطابق چاند کا اعلان، عورتوں کے پردے کی نئی حد بندی، تعددِ ازواج، شادی، طلاق، دعوت، ذبیحہ اور سفرِ حج جیسی ''جائز'' چیزوں پر پابندی کا جواز، جہیز کی اصلیت، حضانت کی مدت، مفقود الخبر کی میعاد، یتیم پوتے کی وراثت، فوٹو، راگ گانے اور تصویر کشی کے جواز کا مسئلہ وغیرہ وغیرہ۔'' (حوالہ بالا ص:۸۴۶)

مولانا موصوف اپنے رفقاء سمیت اس خدمت پر مأمور ہیں کہ قومی راہ نماؤں کو شریعتِ محمدیہ کے جن اُصول وفروع کو منسوخ کر کے ان کی جگہ ''وقتی تقاضوں'' کے مطابق نئی شریعت وضع کرنے کا الہام ہو جائے اس کے لئے رائے عامہ کو ہموار کریں اور علمی سطح پر لوگوں کو اس کا قائل کریں۔ اس سلسلے میں موصوف جن اِجتہادی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہیں، جس قسم کے دلائل فراہم کرتے ہیں، اور جس تکنیک کو استعمال کرتے ہیں، زیرِ نظر کتابچہ اس کی اچھی مثال ہے۔

اسلامی اُصول یہ ہے کہ قمری ماہ وسال کا مدار رُؤیتِ ہلال پر ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے اب تک اُمت اسی اُصول پر کاربند رہی ہے، اور روزہ، عید، اِعتکاف، زکوٰۃ، حج، قربانی، عدت وغیرہ وغیرہ بہت سے اَحکام اسی اُصول سے طے کئے جاتے ہیں، اس کے برعکس مولانا موصوف کا موقف یہ ہے کہ ان چیزوں کے لئے چاند دیکھنے کے بکھیڑے اس ترقی یافتہ دور سے میل نہیں کھاتے۔'' اس کے لئے نہ رُؤیتِ ہلال کی ضرورت، نہ علماء کمیٹی کی، نہ گواہیاں گزارنے کی، نہ ٹیلی فون پر تصدیق کرتے پھرنے کی۔'' (ص:۴۱) پس یہ حکومت کا کام ہے کہ وہ جنتری دیکھ کر بہت پہلے ہی سے عید وغیرہ کا اعلان کر دیا کرے اور ہم آنکھیں بند کر کے اس پر آمنا وصدقنا کہا کریں۔ موصوف کے خیال میں'' اس میں کسی قسم کا کوئی شرعی نقصان نہیں، بلکہ شرعی نقصان تو اختلاف کرنے میں ہے۔'' (ص:۴۸)۔

اب دیکھئے کہ اس شرعی اُصول میں ترمیم کے لئے جس سے بیسیوں اَحکامِ شرعیہ منسخ ہو جاتے ہیں، موصوف نے کیا اِجتہادی اُصول وضع کئے ہیں:

''یہ واضح رہے کہ ہم کسی رائے کو، خواہ وہ اپنی ہو یا قدمائے اہلِ علم کی، حرفِ آخر نہیں سمجھتے۔'' (ص:۵)

اپنا ذکر تو موصوف نے بطورِ تبرک کیا ہے، کہنا یہ ہے کہ شریعت کا کوئی مسئلہ خواہ کتنا ہی صریح اور قطعی کیوں نہ ہو، اور تمام اہلِ علم اس پر متفق ہی کیوں نہ ہوں، اس میں بھی کوئی نہ کوئی نئی اُپج نکالی جا سکتی ہے، چنانچہ زیرِ نظر مسئلے میں علمائے اُمت متفق ہیں کہ رُؤیتِ ہلال کے معنی ہیں سر کی آنکھوں سے چاند دیکھنا، مگر مولانا موصوف کے اِجتہاد میں:

''یہاں رُؤیت کے معنی وہ علم ہے جو تاریخی یا فنی شواہد سے حاصل ہوتا ہے یا خواب کی طرح قلب وخیال سے..... پس رُؤیتِ ہلال کو صرف چشمِ سر کے ساتھ مخصوص کر دینے کی کوئی معقول وجہ نہیں معلوم ہوتی۔''

(ص:۱۰)

اسی طرح تمام علمائے قانون کے نزدیک شہادت کے معنی ہیں:

''کسی شخص کا حاضرِ عدالت ہو کر گواہی دینا۔''

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

لیکن مولانا موصوف کے نزدیک یہ صحیح نہیں، بلکہ وہ ''بصیرت بھی کافی ہے جو گمانِ غالب پیدا کردے۔'' (ص: ۳۴)

اور مسلمانوں کی شریعت اس کا اعتبار کرے نہ کرے، اور اسے مانے یا نہ مانے، مگر موصوف کے خیال میں:

''محض گواہوں کی شرعی گواہی سے جو غلبۂ ظن پیدا ہوسکتا ہے اس سے کہیں زیادہ موجودہ دور کے فلکیاتی علم سے حاصل ہوجاتا ہے۔'' (ص: ۳۴)

الغرض! جب یہ اُصول ایک دفعہ طے ہوجائے کہ: ''پہلوں نے قرآن وسنت اور دین وشریعت کا جو مفہوم سمجھا وہ یا تو سرے سے غلط ہے، یا ان کے دور کے لحاظ سے صحیح ہوتو ہو، کم از کم ہمارے لئے صحیح نہیں''، اس کے بعد شریعتِ الٰہیہ کے ردّوبدل کے لئے اچھی خاصی گنجائش نکل آتی ہے، اور اس سے اسلامی قطعیات کو بڑی آسانی سے ''حشوی اِجتہاد'' کی زد میں لایا جاسکتا ہے۔ دین کے کسی بھی مسئلے کو لے کر اس کے بارے میں کہا جاسکتا ہے: ''قدیم مسلمانوں کے دور میں یا ان کے خیال میں ایسا ہوگا، لیکن اب ایسا نہیں ہے۔'' موصوف نے فلکیات پر اعتماد کو اسی منطق سے ثابت کرنا چاہا ہے (ص: ۲۳)۔

۲:... اس ''حشوی اِجتہاد'' کا دُوسرا اُصول یہ ہے کہ اُمت کے کروڑوں علماء وفقہاء کے خلاف اگر کسی کا قول کہیں مل جائے، اس کی نقل خواہ کتنی ہی شاذ ومردُود، غلط اور ناقابلِ اعتبار ہو، لیکن اسے وحیٔ آسمانی کی طرح صحیح سمجھ کر اعلان کردو کہ یہ مسئلہ پہلے ہی سے مختلف فیہ چلا آیا ہے، اور ہم فلاں قول کو اختیار کرتے ہیں۔ چنانچہ زیرِ نظر مسئلے میں مولانا موصوف نے مطرف بن عبداللہ، علامہ سبکی، قاضی عبدالجبار، ابنِ مقاتل اور مصنف جمع العلوم کے نام دیئے ہیں، کہ وہ اس فن پر مکمل یا ''غیر مکمل'' اعتماد کرتے تھے (ص: ۱۱ تا ۱۳)۔ حالانکہ اوّل الذکر کی طرف اس کی نسبت غلط ہے (فتح الباری ج: ۴ ص: ۹۴)، علامہ سبکی کا قول مردُود ہے (شامی ج: ۲ ص: ۱۰۰)، اور باقی بزرگوں کے بارے میں اوّل تو موصوف کو یہی معلوم نہیں کہ وہ کون تھے؟ (حد یہ ہے کہ مصنف جمع العلوم کے نام تک کا اَتا پتا نہیں) علاوہ ازیں ان کا یہ قول بحوالہ شامی، زاہدی کی ''قنیہ'' سے نقل کیا گیا ہے، جس کے بارے میں خود علامہ شامیؒ کی تصریح یہ ہے کہ وہ ناقابلِ اعتبار ہے (شامی ج: ۱ ص: ۵۲)۔ لیجئے! چند مجاہیل کے غلط، مردُود، ناقابلِ اعتبار اور گرے پڑے اقوال ''اِجتہادی قلعہ'' تعمیر ہوگیا، اور چودہ صدیوں کو غلط فہمی کا شکار کہنے کا جواز پیدا ہوگیا۔

۳:... ''حشویت'' کا تیسرا اُصول یہ ہے کہ موقع پڑے تو جعل وتلبیس اور بعض دفعہ صریح غلط بیانی سے بھی گریز نہ کرو۔ چنانچہ سب کو معلوم ہے اِمام شافعیؒ اس مسئلے میں پوری اُمت کے ساتھ متفق ہیں، لیکن مولانا موصوف نے اِمام شافعیؒ سے بھی منوالیا کہ رُؤیتِ ہلال کے بجائے صرف جنتری دیکھ کر چاند کا پیشگی اعلان کیا جاسکتا ہے (ص: ۲۵)۔

اور موصوف کی اس تلبیس کا منشا یہ ہے کہ ''یوم شک'' میں روزہ رکھنا چاہئے یا نہیں؟ اس کے بارے میں اِمام شافعیؒ کے نہیں بلکہ بعد کے مشائخِ شافعیہ کے متعدّد اقوال ہیں جو اِمام نوویؒ کی ''شرح مہذب'' اور حافظ ابنِ حجرؒ کی ''فتح الباری'' میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ ان ہی میں ایک قول بعض محتاط شافعیہ کا یہ ہے کہ اگر حسابی تخمینہ اس کی تائید کرتا ہو تو جس شخص کو اس کی صحت پر اعتماد ہو، اس کے لئے روزہ رکھ لینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اسی کو موصوف نے، غلط فہمی یا جعل سازی کی وجہ سے، یوں مسخ کرلیا کہ اِمام شافعیؒ اور تمام شافعیہ فنِ فلکیات پر اعتماد کے قائل ہیں (ص: ۱۲)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

۴:... ''حشویت'' کا چوتھا اُصول یہ ہے کہ مختلف قسم کے مغالطوں اور خوش گپیوں کو ''قیاس'' کا نام دیا جائے، مولانا موصوف کو اس اُصول سے بھرپور استفادہ کی خاصی مشق ہے، مثلاً:

۱:... ''اگر ٹیلی فون کی اطلاع پر آج شام کی دعوت قبول کی جاسکتی ہے، تو رُؤیت کی شہادت کیوں قبول نہیں؟'' (ص:۲۸)

۲:... ''اگر کرنسی نوٹ نقدی کے قائم مقام ہیں تو فلکیات کا فن، رُؤیت کے قائم مقام کیوں نہیں؟'' (ص:۵)

۳:... ''اگر ٹینک چلانا شہسواری کی تعبیر ہے، تو رُؤیت کی تعبیر جنتری سے کیوں نہیں ہوسکتی؟'' (ص:۵)

۴:... ''اگر میراث کی تقسیم میں حساب کتاب پر اعتماد کیا جاسکتا ہے تو چاند میں کیوں نہیں کیا جاسکتا؟''

۵:... ''اگر مشکیزے کے بجائے پمپنگ سے وضو کے لئے پانی لیا جاسکتا ہے، تو ہوائی جہاز سے چاند کیوں نہیں دیکھا جاسکتا؟'

۶:... ''اگر گوشت کے معاملے میں قصائی پر اعتماد کیا جاسکتا ہے تو چاند کے معاملے میں حکومت پر کیوں نہیں کیا جاتا؟'' (ص:۴۲)

ان زٹلیات کو نقل کرتے ہوئے بھی قلم کو گھن آتی ہے، مگر ان حضرات کا جگر گردہ ہے کہ وہ شرعی مسائل کو ان بچکانہ پہیلیوں سے حل کرنا چاہتے ہیں، جس کے لئے نہ علم کی ضرورت، نہ عقل کی، نہ فہم کی، نہ دانش کی۔

ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ سے اسلامی موضوعات پر اسی ''معیار'' کی کتابیں نکلتی رہیں، تو یقین کرنا چاہئے کہ وہ اپنی نیک نامی میں ''ادارۂ طلوعِ اسلام'' اور ''ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی'' سے بھی آگے نکل جائے گا۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ أَجْمَعِيْنَ

انگلستان میں نمازِ عید

سوال:... انگلستان میں مسلمانوں کے لئے عید کا مسئلہ سب سے اہم ہے، مسلمان اس سلسلے میں ہمیشہ اِختلافات کا شکار رہتے ہیں، ہر شہر میں کئی کئی عیدیں ہوتی ہیں، اس سلسلے میں آپ کچھ فرمائیں گے کہ مسلمان کس طرح ایک دن عید منائیں؟

جواب:... دراصل رمضان المبارک اور عید کا تعلق رُؤیتِ ہلال سے ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''چاند دیکھ کر روزہ رکھو، اور چاند دیکھ کر عید کرو''[1]۔ عیسوی سن متعین سن ہے، اس کی تاریخیں مقرر ہیں، لیکن قمری تاریخوں کا تعین ہر ماہ ہوتا ہے،

---

(۱) عن ابن عمر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الشهر تسع وعشرون فلا تصوموا حتّٰى تروه، ولا تفطروا حتّٰى تروه. (سنن أبي داوٗد ج:۱ ص:۳۱۷، كتاب الصوم، باب الشهر يكون تسعًا وعشرين). أيضًا: ويثبت رمضان برؤية هلاله أو بعدّ شعبان ثلاثين يومًا لحديث الصحيحين: صوموا لرؤيته وأفطروا لرؤيته، فإن غم عليكم فأكملوا عدة شعبان ثلاثين يومًا. (البحر الرائق ج:۲ ص:۲۸۳، كتاب الصوم).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کبھی ۲۹ رتاریخ کو، کبھی ۳۰ رتاریخ کو، چاند کی اِطلاع پر روزے یا عید کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ یورپ کے موسمی حالات کی وجہ سے عام طور پر یہاں چاند کا دیکھا جانا ایک ناممکن سی بات ہے، اس لئے عام طور پر اس سلسلے میں اِختلاف پایا جاتا ہے، جبکہ فقہی مسائل کی رُو سے ان جیسے ممالک کے لئے مسائل موجود ہیں، اگر ان مسائل کے مطابق اَحکام بتائے جائیں تو اِختلاف کی کوئی وجہ نہیں، فقہ کی رُو سے جن ممالک میں چاند نہیں دیکھا جاتا، تو وہاں سے جو قریب ترین اسلامی ملک ہوتا ہے اس کی ''رُوئیت'' (چاند دیکھنے) کا اِعتبار ہوتا ہے، اور اس کی چاند کی اِطلاع پر عید یا رمضان المبارک کا اِعلان کیا جاتا ہے، اس اِعتبار سے انگلینڈ سے قریب ترین ملک مراکش ہے، اس لئے مراکش کے چاند پر انگلینڈ کے لوگ روزے رکھیں گے اور عید کریں گے۔[1] ہماری رائے میں انگلینڈ میں مختلف ملکوں کے فقہی اَحکامات کو مدنظر رکھنے ہی کی وجہ سے اِختلاف ہوتا ہے، علمائے کرام کو ایک متفقہ ضابطہ طے کر کے پورے انگلینڈ میں ایک ہی دن عید کرنی چاہئے، تاکہ مسلمانوں کی اِجتماعیت نظر آئے اور لوگ دِین کے خلاف پروپیگنڈا نہ کریں۔

جن کے نزدیک شرعی شہادت سے چاند ثابت ہوگیا تھا اُنہیں ایک روزے کی قضا کرنی چاہئے

سوال:... اخبار میں خبر شائع ہوئی کہ رمضان المبارک کا چاند ۲۸ رمارچ کو نظر آ گیا تھا، جبکہ شہادتیں بھی موجود تھیں، جیسا کہ چاند رات کی شام کو چاند سے ظاہر تھا کہ چاند ایک دن پہلے کا تھا، اور ہلال کمیٹی نے چاند نظر آنے کا اِعلان نہ کیا، چونکہ چاند کی پہلی غلطی کو چھپانے کے لئے علماء نے عورت کی سربراہی میں حکومت کو خوش کرنے کے لئے دِین کی چوری کی، اور حق بات کو چھپایا، اگر ۲۹ روزے ہوئے تو کیا پہلا روزہ جو ہلال کمیٹی کی وجہ سے رہ گیا، کیا وہ روزہ رکھنا پڑے گا؟ جواب سے نوازیں؟

جواب:... مجھے تو اہلِ علم سے ایسی بدگمانی نہیں کہ فرضِ شرعی کو محض حکومت کی خوشنودی کے لئے غارت کر ڈالیں، اور پھر اس میں حکومت کا کیا مفاد ہوسکتا ہے کہ رمضان ایک دن بعد میں شروع ہو۔ بہرحال جن لوگوں کے نزدیک شرعی شہادت سے رمضان ثابت ہوگیا تھا، ان کو روزے کی قضا ضرور کرنی چاہئے۔[2]

---

(۱) تفصیل کے لئے دیکھئے: شامی ج:۱ ص:۳۶۲ مطلب فی فاقد وقت العشاء کأهل بلغار۔ ایضاً ملاحظہ فرمائیں: نظام الفتاویٰ، از مولانا مفتی نظام الدین اعظمی رحمہ اللہ ج:۱ ص:۱۲۸، مکتبہ رحمانیہ لاہور۔

(۲) رجل رأی هلال رمضان وحده فشهد ولم تقبل شهادته كان عليه أن يصوم وان أفطر فی ذلک اليوم كان عليه القضاء دون الكفارة. عالمگیری ج:۱ ص:۱۹۸، الباب الثانی فی رؤية الهلال).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

روزے کی نیت

روزے کی نیت کب کرے؟

سوال:... رمضان المبارک کے روزے کی نیت کس وقت کرنی چاہئے؟

جواب:... ۱: بہتر یہ ہے کہ رمضان المبارک کے روزے کی نیت صبحِ صادق سے پہلے پہلے کرلی جائے۔ (۱)

۲:... اگر صبحِ صادق سے پہلے رمضان شریف کا روزہ رکھنے کا ارادہ نہیں تھا، صبحِ صادق کے بعد ارادہ ہوا کہ روزہ رکھ ہی لینا چاہئے، تو اگر صبحِ صادق کے بعد کچھ کھایا پیا نہیں تو نیت صحیح ہے۔ (۲)

۳:... اگر کچھ کھایا پیا نہ ہو تو دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے (یعنی نصف النہار شرعی سے پہلے) تک رمضان شریف کے روزے کی نیت کرسکتے ہیں۔ (۳)

۴:... رمضان شریف کے روزے میں بس اتنی نیت کرلینا کافی ہے کہ آج میرا روزہ ہے، یا رات کو نیت کرے کہ صبح روزہ رکھنا ہے۔ (۴)

نصف النہار شرعی سے پہلے روزے کی نیت کرنا چاہئے

سوال:... کیا نصف النہار شرعی کے وقت روزے کی نیت کرسکتے ہیں اور نماز پڑھ سکتے ہیں؟

جواب:... پہلے یہ سمجھ لیا جائے کہ ''نصف النہار شرعی'' کیا چیز ہے؟ نصف النہار دن کے نصف کو کہتے ہیں، اور روزہ دار کے لئے صبحِ صادق سے دن شروع ہوجاتا ہے، پس صبحِ صادق سے لے کر غروبِ آفتاب تک پورا دن ہوا، اس کے نصف کو ''نصف النہار شرعی'' کہا جاتا ہے۔ اور سورج نکلنے سے لے کر غروب ہونے تک کو عرفاً ''دن'' کہتے ہیں۔ اس کا نصف ''نصف النہار عرفی''

---

(۱) ووقتها بعد الغروب ولا يجوز قبله والتسحر نية كذا في الظهيرية. (البحر الرائق ج:۲ ص:۲۷۹).

(۲، ۳) وانما تجوز النية قبل الزوال إذا لم يوجد قبل ذلك بعد طلوع الفجر ما ينافي الصوم ...إلخ. (هندية ج:۱ ص:۱۹۶، كتاب الصوم، الباب الأوّل في تعريفه وتقسيمه وسببه ووقته وشرطه).

(۴) وعرفها في المحيط بأن يعرف بقلبه انه صوم ...إلخ. (البحر الرائق ج:۲ ص:۲۷۹). وأيضًا اما القسم الذي لا يشترط فيه تعيين النية لما يصومه ..... فهو أداء رمضان ..... وحقيقة النية قصده عازمًا بقلبه صوم غدٍ ولا يخلو مسلم عن هذا في ليالي شهر رمضان. (مراقي الفلاح على هامش الطحطاوي، فصل فيما يشترط ثبت النية ص:۳۵۲ طبع نور محمد).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کہلاتا ہے۔ ''نصف النہار شرعی''، ''نصف النہار عرفی'' سے کم وبیش چالیس منٹ پہلے ہوتا ہے۔[1]

جب یہ معلوم ہوا تو اب سمجھنا چاہئے کہ روزے کی نیت میں ''نصف النہار شرعی'' کا اعتبار ہے، اس لئے روزۂ رمضان اور روزۂ نفل کی نیت ''نصف النہار شرعی'' سے پہلے کرلینا صحیح ہے (جبکہ کچھ کھایا پیا نہ ہو)، اس کے بعد صحیح نہیں، اور نماز میں ''نصف النہار عرفی'' کا اعتبار ہے، کہ اس وقت نماز جائز نہیں۔ ''نصف النہار شرعی'' (جس کو ''ضحوۂ کبریٰ'' بھی کہتے ہیں) کے وقت نماز دُرست ہے۔[2]

روزہ رکھنے اور اِفطار کرنے کی دُعائیں

سوال:... نفلی روزے کی نیت اور روزہ رکھنے اور اِفطار کرنے کی دُعائیں کیا ہیں؟

جواب:... نفل روزے کے لئے مطلق روزے کی نیت کافی ہے،[3] اور وہ یہ ہے:

"وبصوم غد نویت"

ترجمہ:... ''اور میں کل کے روزے کی نیت کرتا ہوں۔''

اور اِفطار کی دُعا یہ ہے:

---

(۱) (فیصح أداء صوم رمضان ..... والنفل سنة من اللیل إلی الضحوة الکبریٰ لا عندها تنویر الأبصار۔ وفی الشامیة: (قوله إلی الضحوة الکبریٰ) المراد بها نصف النهار الشرعی والنهار الشرعی من استطارة الضوء فی أفق المشرق إلی غروب الشمس والغایة غیر داخلة فی المغیا کما أشار إلیه المصنف بقوله لا عندها ..... وفی الجامع الصغیر قبل النصف النهار وهو الأصح لأنه لابد من وجود النیة فی أکثر النهار ونصفه من وقت طلوع الفجر إلی وقت الضحوة الکبریٰ لا وقت الزوال فتشترط النیة قبلها لتحقق فی الأکثر اهـ (شامی ج:۲ ص:۳۷۷، کتاب الصوم)۔

(۲) (فیصح أداء صوم رمضان ..... والنفل سنة من اللیل إلی الضحوة الکبریٰ لا عندها تنویر الأبصار۔ وفی الشامیة: قوله إلی الضحوة الکبریٰ المراد بها نصف النهار الشرعی والنهار الشرعی من استطارة الضوء فی أفق المشرق إلی غروب الشمس والغایة غیر داخلة فی المغیا کما أشار إلیه المصنف بقوله لا عندها ..... وفی الجامع الصغیر قبل النصف النهار وهو الأصح لأنه لابد من وجود النیة فی أکثر النهار ونصفه من وقت طلوع الفجر إلی وقت الضحوة الکبریٰ لا وقت الزوال فتشترط النیة قبلها لتحقق فی الأکثر اهـ (شامی ج:۲ ص:۳۷۷)۔ وأیضًا۔ أما القسم الذی لا یشترط فیه نیته فهو أداء رمضان ..... وأداء النفل ..... فتصح النیة ولو نهارًا إلی ما قبل نصف النهار لأن الشرط وجود النیة فی أکثر النهار إحتیاطًا وبه توجد فی کله حکمًا لأکثر وخص هذا بالصوم فخرج الحج والصلاة لأنهما أرکان ..... ونصف النهار من ابتداء طلوع الفجر إلی قبیل وقت الضحوة الکبریٰ لا عندها لأن النهار قد یطلق علی ما عند طلوع الشمس إلی غروبها لغة وعند الزوال نصفه فیفوت شرط صحة النیة بوجودها قبیل الزوال۔ (مراقی الفلاح مع الحاشیة الطحطاویة ص:۳۵۲، ۳۵۳، طبع میر محمد)۔

(۳) ویصح أیضًا ..... النفل بمطلق النیة من غیر تقیید ..... وبنیة النفل أیضًا۔ (مراقی الفلاح علی هامش الطحطاوی، فصل فیما لا یشترط تثبیت النیة ص:۳۵۳ طبع میر محمد کتب خانه)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

"اللّٰھم لک صمت وعلٰی رزقک افطرت"(۱)

ترجمہ:... "اے اللہ! میں نے آپ کے لئے روزہ رکھا، اور آپ کے رزق پر اِفطار کیا۔"

اور روزۂ رمضان کی نیت میں یوں کہے:

"وبصوم غد نویت من شھر رمضان"(۲)

ترجمہ:... "اور میں کل کے رمضان کے روزے کی نیت کرتا ہوں۔"

اِفطار کی کون سی دُعا حدیث سے ثابت ہے؟

سوال:... اخبار "جنگ" ۱۵ر مارچ ۱۹۹۱ء میں آپ کا مضمون رمضان المبارک کی فضیلت اور اہمیت پر بہت معلوماتی مضمون ہے۔ اس میں ایک بات معلوم کرنا چاہتا ہوں، اِفطار کی دُعا میں آپ نے دو دُعائیں لکھی ہیں:

۱:... پیاس جاتی رہی، انتڑیاں تر ہوگئیں اور اَجر اِن شاء اللہ ثابت ہوگیا۔

۲:... اے اللہ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے رزق سے اِفطار کیا۔

آپ سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ دونوں دُعاؤں میں کونسی صحیح احادیث سے ثابت ہے؟ نیز دُوسری دُعا میں ہم ہمیشہ یہ سنتے اور پڑھتے آئے ہیں کہ اے اللہ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا، اور تجھ پر اِیمان لایا، اور تجھ پر توکل کیا، اور تیرے رزق سے اِفطار کیا۔ آپ سے یہ معلوم کرنا ہے کہ کونسی دُعا پڑھنی چاہئے جو صحیح احادیث سے ثابت ہو؟

جواب:... میں نے اپنے مضمون میں جو دو دُعائیں نقل کی ہیں، وہ تو مشکوٰۃ (ص:۱۷۵) میں ابوداؤد شریف کے حوالے سے مذکور ہیں، اور جو اَلفاظ آپ سنتے اور پڑھتے آئے ہیں، یہ مجھے کسی حدیث میں معلوم نہیں۔ گو مضمون صحیح ہے۔(۳)

روزے کی نیت کس وقت کریں؟

سوال:... مجھے بے خوابی کی شکایت ہے، نیز میرے ذمے کافی قضا روزے ہیں، اگر میں سحری کے وقت اُٹھوں تو بے خوابی کے مرض کی وجہ سے نیند کے وقت میں مزید کمی ہوجانے کا اندیشہ ہے۔ اس صورتِ حال میں کیا میں ایسا کرسکتی ہوں کہ رات ۱۱ بجے تک نیت کرلوں اور جب فجر کے وقت اُٹھوں تو میرا روزہ ہو؟

---

(۱) وعن معاذ بن زهرة قال: ان النبی صلی الله علیه وسلم کان إذا أفطر قال: اللّٰهم لک صمت وعلٰی رزقک أفطرت. رواه أبوداؤد مرسلًا. (مشکوٰة ص:۱۷۵، کتاب الصوم، وأیضًا فی الهندیة ج:۱ ص:۲۰۰، کتاب الصوم، الباب الثالث).

(۲) هندیة ج ۱ ص:۲۰۰، کتاب الصوم، الباب الثالث فیما یکره للصائم وما لا یکره.

(۳) عن ابن عمر رضی الله عنه قال: کان النبی صلی الله علیه وسلم إذا أفطر قال: ذهب الظمأ وابتلت العروق وثبت الأجر إن شاء الله. رواه أبوداؤد. وعن معاذ بن زهرة رضی الله عنه قال: ان النبی صلی الله علیه وسلم کان إذا أفطر قال: اللّٰهم لک صمت وعلٰی رزقک أفطرت. رواه أبوداؤد مرسلًا. (مشکوٰة ص:۱۷۵، کتاب الصوم، بابٌ، الفصل الثانی).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:...اگر آپ سونے سے پہلے نیت کرلیں کہ صبح مجھے روزہ رکھنا ہے تو نیت صحیح ہوجائے گی۔ (۱)

رات سے روزے کی نیت کرنے سے کیا مراد ہے؟

سوال:...میں نے ایک کتاب میں پڑھا تھا کہ قضا اور نفل روزے کی نیت رات سے کرنی چاہئے، اور اگر ایسا نہ کیا تو روزہ دوبارہ رکھنا ہوگا۔ رات سے نیت کرنے سے کیا مراد ہے؟ کیا رات سے نیت کرنے کے بعد صبح فجر کی اَذان سے پہلے سحری نہیں کرسکتے یا کچھ پی بھی نہیں سکتے؟

جواب:...رات سے نیت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ صبح صادق ہونے سے پہلے روزے کی نیت کرلے۔ (۲)

نفل روزے کی نیت

سوال:...نفلی روزے رکھنے، کھولنے کی نیت کیا ہے؟ اگر بطور نذر نفلی روزے مانے ہوں کہ میرا فلاں کام ہوگیا تو اتنے روزے رکھوں گا، نیت رکھنے اور اِفطار کرنے کی کیا ہے؟

جواب:...نیت دِل کے ارادے کو کہتے ہیں، نفل روزہ مطلق روزے کی نیت سے بھی صحیح ہے، اور نفل کی نیت سے بھی، یعنی دِل میں ارادہ کرلے کہ میں روزہ رکھ رہا ہوں۔ مگر نذر کے روزے کے لئے نذر کی نیت کرنا ضروری ہے، یعنی دِل میں یہ ارادہ کرے کہ میں نذر کا روزہ رکھ رہا ہوں۔ (۳) غالباً آپ کی مراد نیت سے وہ دُعائیں ہیں جو روزہ رکھتے وقت اور اِفطار کرتے وقت پڑھی جاتی ہیں، ان دُعاؤں کا پڑھنا مستحب ہے، ضروری نہیں، روزہ ان کے بغیر بھی صحیح ہے، البتہ ان دُعاؤں کا زبان سے کہہ لینا مستحب ہے۔ (۴)

سحری کھائے بغیر روزے کی نیت دُرست ہے

سوال:...میں آپ سے یہ معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ روزے کی سحری کھانا ضروری ہوتا ہے یا نہیں؟ میں بہت پریشان ہوں، کوئی کچھ کہتا ہے، کوئی کچھ، اس لئے آپ ہماری اصلاح فرمائیے۔

---

(۱) ولو نوىٰ من الليل ثم رجع عن نيته قبل طلوع الفجر صح رجوعه في الصيامات كلها كذا في السراج الوهاج ولو قال نويت أن أصوم غدًا إن شاء الله تعالىٰ صحت نيته هو الصحيح كذا في الظهيرية. ووقت النية كل يوم بعد غروب الشمس ولا يجوز قبله كذا في محيط السرخسي. (عالمگيري ج:۱ ص:۱۹۵، كتاب الصوم). فيصح كل من هذه الثلاثة (أي أداء رمضان والنفل والنذر) بنية معينة من الليل. (مراقي الفلاح ص:۳۵۲، كتاب الصوم، فصل فيما لا يشترط تبييت النية).

(۲) أما القسم الذي لا يشترط فيه تعيين النية لما يصومه ولا تبييتها أي النية فيه فهو أداء رمضان ..... فيصح بنية معينة مبينة من الليل وهو أفضل. (مراقي الفلاح ص:۳۵۲، كتاب الصوم، فصل فيما لا يشترط تبييت النية).

(۳) وأما القسم الثاني وهو ما يشترط له تعيين النية وتبيينها يتأدى به ويسقط عن المكلف ..... والنذر المطلق عن تقييده بزمان ..... لأنها ليس لها وقت معين فلم تتأدىٰ إلا بنية مخصوصة مبينة. (مراقي الفلاح علىٰ هامش الطحطاوي ص:۳۵۴، كتاب الصوم، طبع مير محمد كتب خانه).

(۴) فيصح أداء صوم رمضان والنذر المعين والنفل بنية من الليل ..... وبمطلق النية أي نية الصوم ..... وبنية نفل درمختار. وفي الشامية: النية شرط في الصوم وهي أن يعلم بقلبه أنه يصوم ... إلخ. (شامي ج:۲ ص:۳۷۷).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب: ..روزے کے لئے سحری کھانا بابرکت ہے، کہ اس سے دن بھر قوت رہتی ہے۔[1] مگر یہ روزے کے صحیح ہونے کے لئے شرط نہیں، پس اگر کسی کو سحری کھانے کا موقع نہیں ملا، اور اس نے سحری کھائے بغیر روزہ رکھ لیا تو روزہ صحیح ہے۔[2]

قضا روزے کی نیت

سوال:... رمضان میں جب روزے رکھتے ہیں تو روزے کی نیت پڑھ کر روزہ رکھتے ہیں، آپ سے پوچھنا یہ ہے کہ اگر ہمارے رمضان میں روزے رہ جائیں اور بعد میں ہم قضا روزے رکھیں تو یہی نیت کریں گے؟

جواب:... نیت دِل کے ارادے کو کہتے ہیں، پس جب آپ نے صبحِ صادق سے پہلے قضا کے روزے کی نیت کر کے روزہ رکھ لیا تو روزہ صحیح ہے، اگر زبان سے بھی: "وبصوم غد نویت من قضاء رمضان" (صبح کو قضائے رمضان کا روزہ رکھنے کی نیت کرتا/کرتی ہوں) کہہ لے تو اچھا ہے، مگر روزے کی نیت ان الفاظ کو زبان سے کہے بغیر بھی ہو جائے گی۔[3]

رمضان کا روزہ رکھ کر توڑ دیا تو قضا اور کفارہ لازم ہوں گے

سوال:... کیا قضا روزے بغیر سحری کے اس طرح رکھے جا سکتے ہیں کہ میں رات کو سونے سے پہلے نیت کر کے سوؤں کہ میرا صبح روزہ ہے، کیونکہ میں نے سنا ہے کہ نفل روزہ اور قضا روزے بغیر سحری کے نہیں رکھے جا سکتے۔ اگر صبح اُٹھنے کے فوراً بعد یعنی صبح کے وقت اُٹھ کر نیت کی جائے تو کیا روزہ ادا ہو جائے گا؟ کیونکہ روزے کی نیت زوال سے پہلے کی جاتی ہے، اور اگر صبح اُٹھ کر ارادہ بدل جائے یا کسی مجبوری کی وجہ سے روزہ رکھنے کی ہمت نہ ہو تو ایسے روزہ کے لئے قضا لازم ہوگی یا کفارہ؟ براہِ کرم اس مسئلے کی تفصیل کے ساتھ وضاحت فرما دیں، کیونکہ مجھے نفل اور قضا دونوں روزے رکھنے ہیں اور میں کیونکہ صبحِ صادق سے پہلے اُٹھ نہیں سکتی، اس لئے ابھی تک اپنا یہ فرض ادا نہیں کر سکی۔

جواب:... یہاں چند مسائل ہیں:

۱:... قضائے رمضان کا روزہ بھی بغیر سحری کے رکھ سکتے ہیں، مگر شرط یہ ہے کہ قضا کے روزے کی نیت صبحِ صادق سے پہلے کر لی جائے۔[4]

---

(۱) عن أنس بن مالک رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: تسحروا فإن فی السحور برکة۔ (سنن ابن ماجة، باب ما جاء فی السحور ص: ۱۲۱، طبع نور محمد)۔

(۲) ولو قال نویت أن أصوم غدًا إن شاء الله تعالیٰ صحت نیته هو الصحیح ..... جاز صوم رمضان والنذر المعین والنفل بنیة ذلک الیوم أو بنیة مطلق الصوم أو بنیة النفل من اللیل إلی ما قبل نصف النهار۔ (فتاویٰ هندیة، کتاب الصوم، الباب الأوّل ج: ۱ ص: ۱۹۵، طبع رشیدیه)۔

(۳) والنیة معرفته بقلبه أن یصوم کذا فی الخلاصة ومحیط السرخسی والسنة أن یتلفظ بها کذا فی النهر الفائق۔ (هندیة ج: ۱ ص: ۱۹۰، وأیضًا فی الدر مع الشامی ج: ۲ ص: ۳۸۰)۔

(۴) وشرط القضاء والکفارات ان یبیت ویعین کذا فی النقایة۔ (عالمگیری ج: ۱ ص ۱۹۶، کتاب الصوم، الباب الأوّل فی تعریفه وتقسیمه وسببه ووقته وشرطه، طبع رشیدیه، وأیضًا فی الشامیة ج: ۲ ص ۳۸۵، کتاب الصوم)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

۲:...اگر صبح ہوگئی تو نفلی روزے کی (اسی طرح رمضان مبارک کے ادائی روزے) کی نیت تو نصف النہار شرعی سے پہلے کرنا صحیح ہے۔[۱] مگر قضا روزے کی نیت صحیح نہیں، اسی طرح نذر کے روزے کی نیت بھی صبحِ صادق کے بعد صحیح نہیں، کیونکہ قضا اور نذر کے روزے کی نیت صبحِ صادق سے پہلے کر لینا شرط ہے۔[۲]

۳:...اگر رات کو روزے کی نیت کر کے سوئے تو اگر صبحِ صادق ہونے سے پہلے آنکھ کھل گئی تو نیت بدلنے کا اختیار ہے،[۳] خواہ روزہ رکھے یا نہ رکھے، لیکن اگر رات کو نیت کرنے کے بعد اس وقت آنکھ کھلی جبکہ صبحِ صادق ہو چکی تھی تو اب نیت بدلنے کا اختیار نہیں رہا، کیونکہ رات کی نیت کی وجہ سے روزہ شروع ہو چکا ہے۔ اب نیت بدلنے کے معنی روزہ توڑنے کے ہوں گے، اس صورت میں اگر صبحِ صادق کے بعد کچھ کھایا پیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

پھر اگر یہ رمضان کا روزہ تھا تو قضا اور کفارہ دونوں لازم آئیں گے،[۴] اور اگر نفل کا روزہ تھا تو اس کی قضا لازم آئے گی۔[۵]

---

(۱) فیصح أداء صوم رمضان والنذر المعین والنفل بنیة من اللیل إلی الضحوة الکبریٰ (درمختار) وفی الشامیة: قوله إلی الضحوة الکبریٰ المراد بها نصف النهار الشرعی ...إلخ۔ (شامی ج:۲ ص:۳۷۷، کتاب الصوم)۔

(۲) والشرط للباقی من الصیام قران النیة للفجر ولو حکمًا وهو تبییت النیة للضرورة وتعیینها (درمختار) وفی الشامیة: (قوله: والشرط للباقی من الصیام) أی من أنواعه أی الباقی منها بعد الثلاثة المتقدمة فی المتن وهو قضاء رمضان والنذر المطلق ...إلخ۔ (شامی ج:۲ ص:۳۸۰، کتاب الصوم)۔

(۳) ولو نویٰ من اللیل ثم رجع عن نیته قبل طلوع الفجر صح رجوعه فی الصیامات کلها ...إلخ۔ (هندیة ج:۱ ص:۱۹۵، کتاب الصوم، الباب الأوّل فی تعریفه وتقسیمه)۔

(۴) وفی التنویر: وإن جامع فی رمضان أداء ..... عمدًا فظن فطره به فأکل عمدًا قضی وکفر۔ (درمختار مع الشامی ج:۲ ص:۴۰۹-۴۱۱، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسده، وأیضًا فی العالمگیریة ج:۱ ص:۱۹۵)۔

(۵) قوله لما مر أی من ان الکفارة إنما وجبت لهتک حرمة شهر رمضان فلا تجب بإفساد قضائه ولا بإفساد صوم غیره۔ (شامی ج:۲ ص:۴۰۹، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسده، مطلب فی جواز الإفطار بالتحری)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

سحری اور اِفطار

سحری کھانا مستحب ہے، اگر نہ کھائی تب بھی روزہ ہو جائے گا

سوال:... سوال یہ ہے کہ کیا روزہ رکھنے کے لئے سحری کھانا ضروری ہے؟ اگر کوئی سحری نہ کھائے تو کیا اس کا روزہ نہیں ہوگا؟ روزے کی نیت بھی بتلا دیجئے جس کو پڑھ کر روزہ رکھتے ہیں۔

جواب:... روزے کے لئے سحری کھانا مستحب اور باعثِ برکت ہے، اور اس سے روزے میں قوت رہتی ہے۔[1] اور سحری کھا کر یہ دُعا پڑھنی چاہئے: "وبصوم غد نويت من شهر رمضان"[2] لیکن اگر کسی کو یہ دُعا یاد نہ ہو، تب بھی روزے کی دِل سے نیت کر لینا کافی ہے۔[3]

اگر آپ نے صبحِ صادق سے لے کر غروب تک کچھ نہیں کھایا پیا اور گیارہ بجے (یعنی شرعی نصف النہار) سے پہلے روزے کی نیت کر لی تو آپ کا روزہ صحیح ہے، قضا کی ضرورت نہیں۔[4]

سحری میں دیر اور اِفطاری میں جلدی کرنی چاہئے

سوال:... ہمارے ہاں بعض لوگ سحری میں بہت جلدی کرتے ہیں، اور اِفطاری کے وقت دیر سے اِفطار کرتے ہیں، کیا ان کا یہ عمل صحیح ہے؟

جواب:... سورج غروب ہونے کے بعد روزہ اِفطار کرنے میں تأخیر نہیں کرنی چاہئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: "میری اُمت خیر پر رہے گی، جب تک سحری کھانے میں تأخیر اور (سورج غروب ہونے کے بعد) روزہ اِفطار کرنے میں جلدی

---

(۱) التسحر مستحب ...إلخ. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۲۰۰)، وعن أنس رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: تسحروا فإن فی السحور برکة. (ابن ماجة ص: ۱۲۱، باب ما جاء فی السحور، طبع نور محمد).

(۲) قوله أن يتلفظ بها فيقول نويت أصوم غدًا ..... من فرض رمضان ...إلخ. (شامی ج: ۲ ص: ۳۸۰، کتاب الصوم، والهندية، کتاب الصوم ج: ۱ ص: ۲۰۰، الباب الثالث فيما يكره للصائم وما لا يكره، طبع رشيديه).

(۳) قوله والشرط فيها ..... يكفيه ان يعلم بقلبه أن يصوم ...إلخ. (شامی ج: ۲ ص: ۳۸۰، کتاب الصوم، والهندية ج: ۱ ص: ۱۹۵، کتاب الصوم، الباب الأوّل فی تعريفه وتقسيمه وسببه ووقته وشرطه).

(۴) فيصح أداء صوم رمضان والنفل بنية من الليل إلى الضحوة الكبرىٰ (درمختار) وفی الشامية قوله إلى الضحوة الكبرىٰ المراد بها نصف النهار الشرعی ...إلخ. (شامی ج: ۲ ص: ۳۷۷، کتاب الصوم، والهندية ج: ۱ ص: ۱۹۶).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کرتے رہیں گے'' (مسندِ احمد ج:۵ ص:۱۷۲)۔[۱]

ایک اور حدیث میں ہے کہ: ''لوگ ہمیشہ خیر پر رہیں گے جب تک کہ روزہ اِفطار کرنے میں جلدی کریں گے'' (صحیح بخاری ومسلم، مشکوٰۃ ص:۱۷۵)۔[۲]

ایک اور حدیث میں ہے کہ: ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: مجھے اپنے بندوں میں سے وہ لوگ زیادہ محبوب ہیں جو اِفطار میں جلدی کرتے ہیں'' (ترمذی، مشکوٰۃ ص:۱۷۵)۔[۳]

ایک اور حدیث میں ہے کہ: ''دین ہمیشہ غالب رہے گا، جب تک کہ لوگ اِفطار میں جلدی کریں گے، کیونکہ یہود ونصاریٰ تأخیر کرتے ہیں'' (ابوداؤد، ابنِ ماجہ، مشکوٰۃ ص:۱۷۵)۔[۴]

مگر یہ ضروری ہے کہ سورج کے غروب ہوجانے کا یقین ہوجائے تب روزہ کھولنا چاہئے۔[۵]

صبحِ صادق کے بعد کھاپی لیا تو روزہ نہیں ہوگا

سوال:... روزہ کتنے وقت کے لئے ہوتا ہے؟ کیا صبحِ صادق کے بعد کھاسکتے ہیں؟

جواب:... روزہ صبحِ صادق سے لے کر سورج غروب ہونے تک ہوتا ہے، پس صبحِ صادق سے پہلے پہلے کھانے پینے کی اجازت ہے، اگر صبحِ صادق کے بعد کچھ کھایا پیا تو روزہ نہیں ہوگا۔[۶]

سحری کے وقت نہ اُٹھ سکے تو کیا کرے؟

سوال:... اگر کوئی سحری کے لئے نہ اُٹھ سکے تو اس کو کیا کرنا چاہئے؟

جواب:... بغیر کچھ کھائے پیئے روزے کی نیت کرلے۔[۷]

---

(۱) عن أبی ذر رضی اللہ عنہ أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ..... لا تزال أمتی بخیر ما أخّروا السحور وعجّلوا الفطر۔ (مسند احمد بن حنبل ج:۵ ص:۱۷۲ طبع بیروت)۔

(۲) وعن سهل رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لا یزال الناس بخیر ما عجّلوا الفطر۔ متفق علیہ. (مشکوٰۃ، کتاب الصوم ج:۱ ص:۱۷۵، بابّ الفصل الثانی، طبع قدیمی)۔

(۳) وعنہ (أی أبی هریرة) قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: قال اللہ تعالیٰ: أحب عبادی إلیّ أعجلهم فطرًا۔ رواہ الترمذی. (مشکوٰۃ، کتاب الصوم ج:۱ ص:۱۷۵، طبع قدیمی)۔

(۴) عن أبی هریرة رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لا یزال الدّین ظاهرًا ما عجّل الناس الفطر، لأن الیهود والنصاریٰ یؤخرون۔ رواہ أبوداؤد وابن ماجة. (مشکوٰۃ، کتاب الصوم ج:۱ ص:۱۷۵)۔

(۵) ولا یفطر ما لم یغلب علیٰ ظنه غروب الشمس وإن أذّن المؤذّن بحر عن البزازیة۔ (رد المحتار، کتاب الصوم ج:۲ ص:۴۲۰)۔

(۶) فهو عبارة عن ترک الأکل والشرب والجماع من الصبح إلیٰ غروب الشمس ...إلخ۔ (هندیة ج:۱ ص:۱۹۴، کتاب الصوم، الباب الأوّل فی تعریفه ...إلخ، والشامی ج:۲ ص:۳۷۱، کتاب الصوم)۔

(۷) ولو نویٰ قبل أن تغیب الشمس أن یکون صائمًا غدًا ثم نام ..... لم یجز وإن نویٰ بعد غروب الشمس جاز کذا فی الخلاصة۔ (هندیة ج:۱ ص:۱۹۵، کتاب الصوم، الباب الأوّل، وأیضًا فی الشامی ج:۲ ص:۳۷۷، کتاب الصوم)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

سونے سے پہلے روزے کی نیت کی اور صبحِ صادق کے بعد آنکھ کھلی تو روزہ شروع ہوگیا، اب اس کو توڑنے کا اختیار نہیں

سوال:... ایک شخص نے روزے کی نیت کی اور سوگیا، مگر سحری کے وقت نہ اُٹھ سکا، تو کیا صبح کو اپنی مرضی سے فیصلہ کرسکتا ہے کہ روزہ رکھے یا نہ رکھے؟

جواب:... جب اس نے رات کو سونے سے پہلے روزے کی نیت کرلی تھی تو صبحِ صادق کے بعد اس کا روزہ (سونے کی حالت میں) شروع ہوگیا، اور روزہ شروع ہونے کے بعد اس کو یہ فیصلہ کرنے کا اختیار نہیں رہتا کہ وہ روزہ رکھے یا نہ رکھے؟ کیونکہ روزہ رکھنے کا فیصلہ تو وہ کرچکا ہے، اور اس کے اسی فیصلے پر روزہ شروع بھی ہوچکا ہے، اب روزہ شروع کرنے کے بعد اس کو توڑنے کا اختیار نہیں،[1] اگر رمضان کا روزہ توڑ دے گا تو اس پر قضا اور کفارہ دونوں لازم آئیں گے۔[2]

رات کو روزے کی نیت کرنے والا سحری نہ کھاسکا تو بھی روزہ ہوجائے گا

سوال:... کوئی شخص اگر رات ہی کو روزے کی نیت کرکے سوجائے، کیونکہ اس کو اندیشہ ہے کہ سحری کے وقت اس کی آنکھ نہیں کھلے گی تو کیا اس کا روزہ ہوجائے گا؟

جواب:... ہوجائے گا۔[3]

سوال:... اور اگر اتفاق سے اس کی آنکھ کھل جائے تو کیا وہ نئے سرے سے سحری کھا کے نیت کرسکتا ہے؟

جواب:... کرسکتا ہے۔[4]

کیا نفل روزہ رکھنے والے اَذان تک سحری کھاسکتے ہیں؟

سوال:... نفل روزہ جب رکھتے ہیں تو فجر کی اَذان کے وقت (یعنی جب فجر کی نماز ہوتی ہے) روزہ بند کردیتے ہیں، جبکہ روزہ اَذان سے دس یا پندرہ منٹ پہلے بند کردینا چاہئے، جو مسلمان بھائی اَذان کے وقت روزہ بند کرتے ہیں تو کیا ان کا روزہ

---

(۱) وقت النية فالأفضل في الصيامات كلها أن ينوي وقت طلوع الفجر إن أمكنه ذالك أو من الليل لأن النية عند طلوع الفجر تقارن أوّل جزء من العبادة حقيقة ومن الليل تقارنه تقديرًا وإن نوى بعد طلوع الفجر فإن كان الصوم دينا لا يجوز بالإجماع وإن كان عينًا وهو صوم رمضان وصوم التطوع خارج رمضان والنذور المعين يجوز۔ (بدائع الصنائع ج:۲ ص:۸۵، كتاب الصوم، فصل وأما شرائطها فنوعان، طبع ايچ ايم سعيد)۔

(۲) إذا أكل متعمدًا ما يتغذى به أو يتداوى به يلزمه الكفارة وهذا إذا كان مما يؤكل للغذاء أو للدواء فاما إذا لم يقصد لهما فلا كفارة وعليه القضاء كذا في خزانة المفتين۔ فالصائم إذا أكل الخبز أو الأطعمة أو الأشربة ..... عليه القضاء والكفارة عندنا هكذا في فتاوىٰ قاضيخان۔ (عالمگيري ج:۱ ص:۲۰۵، الباب الرابع فيما يفسد وما لا يفسد)۔

(۳) فيصبح صوم رمضان ..... بنية من الليل إلى الضحوة الكبرىٰ ...إلخ۔ (درمختار مع الشامي ج:۲ ص:۳۷۷)۔

(۴) ایضاً۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

ہوگا یا نہیں؟

جواب:...اگر صبحِ صادق ہوجانے کے بعد کھایا پیا تو روزہ نہ ہوگا، خواہ اَذان ہوچکی ہو یا نہ ہوئی ہو، اور اَذانیں عموماً صبحِ صادق کے بعد ہوتی ہیں، اس لئے اَذان کے وقت کھانے پینے والوں کا روزہ نہیں ہوگا، عموماً مسجدوں میں اوقات کے نقشے لگے ہوتے ہیں، ابتدائے فجر کا وقت دیکھ کر اس سے چار پانچ منٹ پہلے سحری کھانا بند کردیا جائے۔ (۱)

اَذان کے وقت سحری کھانا پینا

سوال:...اگر کوئی آدمی صبح کی اَذان کے وقت بیدار ہو تو وہ روزہ کس طرح رکھے؟

جواب:...اگر اَذان صبحِ صادق کے بعد ہوئی ہو (جیسا کہ عموماً صبحِ صادق کے بعد ہی ہوا کرتی ہے) تو اس شخص کو کھانا پینا نہیں چاہئے، ورنہ اس کا روزہ نہیں ہوگا، بغیر کچھ کھائے پیئے روزے کی نیت کرے۔ (۲) ہاں! اگر اَذان وقت سے پہلے ہوئی ہو تو دُوسری بات ہے۔

سحری کا وقت سائرن پر ختم ہوتا ہے یا اَذان پر

سوال:...رمضان المبارک میں سحری کا آخری وقت کب تک ہوتا ہے؟ یعنی سائرن تک ہوتا ہے یا اَذان تک؟ ہمارے یہاں بہت سے لوگ آنکھ دیر سے کھلنے کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے اَذان تک سحری کرتے رہتے ہیں، کیا ان کا یہ طرزِ عمل صحیح ہے؟

جواب:...سحری ختم ہونے کا وقت متعین ہے، سائرن، اَذان اس کے لئے ایک علامت ہے، آپ گھڑی دیکھ لیں، اگر سائرن وقت پر بجا ہے تو وقت ختم ہوگیا، اب کچھ کھا پی نہیں سکتے۔ (۳)

سائرن بجتے وقت پانی پینا

سوال:...ہمارے یہاں عموماً لوگ سائرن بجنے سے کچھ وقت پہلے سحری کھا کر فارغ ہوجاتے ہیں اور سائرن بجنے کا انتظار کرتے رہتے ہیں، جیسے ہی سائرن بجتا ہے ایک ایک گلاس پانی پی کر روزہ بند کرلیتے ہیں، کیا ایسا کرنا صحیح ہے؟ میرا مطلب یہ ہے کہ کہیں سائرن بجنے کا مطلب یہ تو نہیں ہوتا کہ سحری کا وقت ختم ہوچکا ہے؟

جواب:...سائرن ایک منٹ پہلے شروع ہوتا ہے، اس لئے اس دوران پانی پیا جاسکتا ہے، بہرحال احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ

---

(۱) ولو تسحر على ظن ان الفجر لم يطلع فإذا هو طالع ..... فعليه القضاء ولا كفارة عليه ...الخ. (البدائع الصنائع، كتاب الصوم ج:۲ ص:۱۰۰، طبع ايچ ايم سعيد، وأيضًا في الهندية، كتاب الصوم ج:۱ ص:۱۹۴ طبع رشيديه).

(۲) ايضاً۔

(۳) وان أراد أن يتسحر بصوت الطبل السحرى فإن كثر ذلك الصوت من كل جانب وفى جميع أطراف البلدة فلا بأس به وان كان يسمع صوتًا واحدًا فإن علم عدالته يعتمد عليه وان لم يعرف حاله يحتاط ولا يأكل ...الخ. (هندية، كتاب الصوم، الباب الأوّل ج:۱ ص:۱۹۵، طبع رشيديه).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

سائرن بجنے سے پہلے پانی پی لیا جائے۔[1]

سحری کا وقت ختم ہونے کے دس منٹ بعد کھانے پینے سے روزہ نہیں ہوگا

سوال:... کراچی میں سحری کا آخری وقت تقریباً سوا چار بجے ہے، لیکن اگر ہم کسی وقت دس منٹ بعد (چار بج کر پچیس منٹ تک) سحری کرتے رہیں، تو کیا اس سے روزہ مکروہ ہوجاتا ہے یا نہیں؟

جواب:... نقشوں میں صبح صادق کا جو وقت لکھا ہوتا ہے، اس سے دو چار منٹ پہلے کھانا پینا بند کردینا چاہئے، ایک دو منٹ آگے پیچھے ہوجائے تو روزہ ہوجائے گا، لیکن دس منٹ بعد کھانے کی صورت میں روزہ نہیں ہوگا۔[2]

روزہ کھولنے کے لئے نیت شرط نہیں

سوال:... میں نے یکم رمضان کو (پہلا) روزہ رکھا تھا، اور کیونکہ سحری میں، میں نے صرف اور صرف دو گلاس پانی پیا تھا، جس کی وجہ سے مجھے روزہ بہت لگ رہا تھا، اِفطار کے وقت میں نے جلدی میں بغیر نیت کے کھجور منہ میں رکھی لی، لیکن اسے دانتوں سے چبایا نہیں تھا کہ اچانک مجھے یاد آگیا کہ میں نے نیت نہیں کی ہے، اس لئے میں نے کھجور کو منہ میں رکھے ہی رکھے نیت کی اور روزہ اِفطار کیا، تو آیا میرا روزہ اس صورت میں ہوگیا یا مکروہ ہوگیا؟

جواب:... روزہ کھولنے کے لئے نیت شرط نہیں، غالباً ''اِفطار کی نیت'' سے آپ کی مراد وہ دُعا ہے جو روزہ کھولتے وقت پڑھی جاتی ہے، اِفطار کے وقت کی دُعا مستحب ہے، شرط نہیں، اگر دُعا نہ کی اور روزہ کھول دیا تو روزہ بغیر کراہت کے صحیح ہے، البتہ اِفطار کے وقت دُعا قبول ہوتی ہے، اس لئے دُعا کا ضرور اہتمام کرنا چاہئے، بلکہ اِفطار سے چند منٹ پہلے خوب توجہ کے ساتھ دُعائیں کرنی چاہئیں۔[3]

روزہ دار کی سحری و اِفطار میں اسی جگہ کے وقت کا اعتبار ہوگا جہاں وہ ہے

سوال:... میرے بھائی جان عرب امارات سے روزہ رکھ کر آئے، اور یہاں کراچی کے وقت کے مطابق روزہ اِفطار کیا، حالانکہ وہ علاقہ کراچی سے ایک گھنٹہ پیچھے ہے، کیا اس طرح انہوں نے ایک گھنٹہ پہلے روزہ اِفطار کرلیا؟ روزہ کا اِفطار صحیح ہوا کہ غلط؟ اگر غلط ہوا تو کیا روزہ کی قضا ہوگی؟

جواب:... اُصول یہ ہے کہ روزہ رکھنے اور اِفطار کرنے میں اس جگہ کا اعتبار ہے جہاں آدمی روزہ رکھتے اور اِفطار کرتے

---

(۱) إذا شک فی الفجر فالأفضل أن یدع الأکل ولو أکل فصومه تام ما لم یتیقن أنه أکل بعد الفجر فیقضی حینئذ کذا فی فتح القدیر۔ (هندیة، کتاب الصوم، الباب الأوّل ج:۱ ص:۱۹۴، طبع رشیدیه کوئٹه)۔

(۲) تسحر علی ظن أن الفجر لم یطلع وهو طالع ..... قضاه ولا کفارة علیه ...إلخ۔ (هندیة، کتاب الصوم، الباب الأوّل ج:۱ ص:۱۹۴، طبع رشیدیه)۔

(۳) ومن السنة أن یقول عند الإفطار: اللّٰهم لک صمت وبک آمنت وعلیک توکلت وعلی رزقک أفطرت ...إلخ۔ (هندیة ج:۱ ص:۲۰۰، کتاب الصوم، الباب الثالث فیما یکره للصائم وما لا یکره، طبع رشیدیه)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

وقت موجود ہو، پس جو شخص عرب ممالک سے روزہ رکھ کر کراچی آئے اس کو کراچی کے وقت کے مطابق اِفطار کرنا ہوگا، اور جو شخص پاکستان سے روزہ رکھ کر مثلاً: سعودی عرب گیا ہو، اس کو وہاں کے غروب کے بعد روزہ اِفطار کرنا ہوگا، اس کے لئے کراچی کے غروب کا اعتبار نہیں۔ (۱)

ریڈیو کی اَذان پر روزہ اِفطار کرنا دُرست ہے

سوال:... ہمارے گھروں کے قریب کوئی مسجد نہیں ہے، جس کی وجہ سے ہم لوگ اَذان آسانی سے نہیں سن سکتے، تو کیا رمضان شریف میں ہم لوگ اِفطاری ریڈیو کی اَذان سن کر کرلیں؟ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ریڈیو والے اعلان کرتے ہیں: ''کراچی اور اس کے مضافات میں اِفطاری کا وقت ہوا چاہتا ہے'' ٹائم بھی بتاتے ہیں، اور اس کے بعد فوراً اَذان شروع ہو جاتی ہے، گزشتہ رمضان میں بھی ہم لوگ جونہی شام کو ریڈیو پر اللہ اکبر سنتے تھے تو روزہ اِفطار کر لیتے تھے، آپ مہربانی فرما کر کتاب وسنت کی روشنی میں ہمیں بتائیں کہ آیا ہماری اِفطاری صحیح ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب:... ریڈیو پر صحیح وقت پر اطلاع اور اَذان دی جاتی ہے، اس لئے اِفطار کرنا صحیح ہے۔ (۲)

مسجد میں سائرن بجانا نیز اس سے روزہ اِفطار کرنا

سوال:... رمضان کے مہینے میں روزانہ اِفطار کے ساتھ اَذان سے پہلے مسجد والے سائرن بجاتے ہیں، کیا سائرن بجانا مسجد میں صحیح ہے؟ روزہ سائرن سے کھولنا چاہئے یا کہ اَذان سے؟

جواب:... بہتر تو یہ ہے کہ اَذان کہی جائے، اور سائرن بجانا ہو تو مسجد سے باہر بجایا جائے۔

کیا روزہ نماز پڑھ کر اِفطار کیا جاتا ہے؟

سوال:... میرا مسئلہ یہ ہے کہ میرے والد اِنڈیا ہتھیارہ شریف سے مرید ہیں، اور سارے تہوار صحیح گزر جاتے ہیں، لیکن رمضان کے مہینے میں بڑی مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے، وہ اس لئے کہ والد صاحب کہتے ہیں کہ رمضان میں نماز پڑھ کر اِفطار کیا کرو۔ وہ قرآن بھی کھول کر پڑھواتے ہیں، مجھے ان کی باتوں پر یقین نہیں آتا، آخر ساری دُنیا میں اتنے بڑے بڑے مولانا معلم گزرے ہیں، خانۂ کعبہ میں بھی لوگ اَذان کے فوراً بعد اِفطار کرتے ہیں۔ مولانا صاحب! کیا میرے والد صاحب کا یہ طریقہ صحیح ہے؟ اگر صحیح ہے تو پوری دُنیا کے لوگ اس طرح کیوں نہیں کرتے؟

---

(۱) قال الشامي قبيل فصل في العوارض (تنبيه) قال في الفيض: ومن كان على مكان مرتفع كمنارة اسكندرية لا يفطر ما لم تغرب الشمس عنده ولأهل البلدة الفطر إن غربت عندهم قبله ...إلخ۔ (شامي ج:۲ ص:۴۲۰)۔

(۲) وإن أراد أن يتسحر بصوت الطبل السحري فإن كثر ذالك الصوت من كل جانب وفي جميع أطراف البلدة فلا بأس به وإن كان يسمع صوتًا واحدًا فإن علم عدالته يعتمد عليه وإن لم يعرف حاله احتاط ولا يأكل۔ (هندية ج:۱ ص:۱۹۵، كتاب الصوم، الباب الأوّل)۔ ولا يفطر ما لم يغلب على ظنه غروب الشمس وإن أذن المؤذن، بحر عن البزازية۔ (ردالمحتار، كتاب الصوم ج:۲ ص:۴۲۰، طبع سعيد)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... آپ کے والد صاحب کو غلط مسئلہ بتایا گیا، شریعت کا حکم یہ ہے کہ غروب کے فوراً بعد روزہ اِفطار کرلیا جائے۔ (۱)

ہوائی جہاز میں اِفطار کس وقت کے لحاظ سے کیا جائے؟

سوال:... طیارے میں روزہ اِفطار کرنے کا کیا حکم ہے؟ جبکہ طیارہ ۳۵ ہزار فٹ کی بلندی پر محوِ پرواز ہو اور زمین کے اعتبار سے غروبِ آفتاب کا وقت ہوگیا ہو، مگر بلندیٔ پرواز کی وجہ سے سورج موجود سامنے دِکھائی دے رہا ہو، تو ایسے میں زمین کا غروب معتبر ہوگا یا طیارے کا؟

جواب:... روزہ دار کو جب آفتاب نظر آرہا ہے تو اِفطار کرنے کی اجازت نہیں ہے، طیارے کا اعلان بھی مہمل اور غلط ہے، روزہ دار جہاں موجود ہو وہاں کا غروب معتبر ہے، پس اگر وہ دس ہزار فٹ کی بلندی پر ہو اور اس بلندی سے غروبِ آفتاب دِکھائی دے تو روزہ اِفطار کرلینا چاہئے، جس جگہ کی بلندی پر جہاز پرواز کررہا ہے وہاں کی زمین پر غروبِ آفتاب ہورہا ہو تو جہاز کے مسافر روزہ اِفطار نہیں کریں گے۔

ہوائی جہاز کے عملے کے لئے سحری واِفطاری کے اَحکام

سوال:... ہوائی جہاز کے عملے کے لئے ماہِ رمضان کے روزوں سے متعلق چند سوالات ہیں جن کی وضاحت مطلوب ہے۔ جس طرح ایک مضبوط عمارت کے لئے مضبوط بنیاد ضروری ہے اسی طرح ایمان کے لئے صحیح عقائد اور ان پر عمل ضروری ہے۔ اس ضمن میں علمائے راسخ ہی صحیح نمائندگی کرسکتے ہیں، آپ سے گزارش ہے کہ ان سوالات کے تفصیلی جوابات شریعت اور حنفی علمِ فقہ کی روشنی میں عنایت فرما کر مشکور کریں۔

ہوائی جہاز کے عملے کی مختلف قسم کی ڈیوٹی ہوتی ہے، ایک قسم کی ڈیوٹی کی نوعیت اس طرح کی ہے کہ وہ گھر پر ہی Standby Duty رہتا ہے، اور اسی صورت میں ڈیوٹی پر چلا جاتا ہے، جبکہ دُوسرا عملہ جو ڈیوٹی پر جارہا تھا Operating Crew عین وقت پر بیمار ہوجائے یا اور کسی وجہ سے اپنی ڈیوٹی پر جانے سے قاصر ہے، ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے اور زیادہ تر اس قسم کی ڈیوٹی والا Standby Duty گھر ہی پر رہتا ہے، اس شکل میں اگر عملہ روزہ رکھنا چاہے تو وہ دیر سے دیر کب تک روزہ کی نیت کرسکتا ہے؟

جواب:... رمضان کے روزے کی نیت نصف النہار شرعی سے پہلے کرلی جائے تو روزہ صحیح ہے، ورنہ صحیح نہیں۔ ابتدائے صبحِ صادق سے غروب تک کا وقت، اگر برابر دو حصوں میں تقسیم کردیا جائے تو اس کا عین وسط یعنی درمیانی حصہ ''نصف النہار شرعی'' کہلاتا ہے، اور یہ زوال سے قریباً پون گھنٹہ پہلے شروع ہوتا ہے۔ اگر روزہ رکھنا ہو تو روزہ کی نیت اس سے پہلے کرلینا ضروری ہے، اگر عین

---

(۱) وتعجيل الإفطار أفضل فيستحب أن يفطر قبل الصلاة. (عالمگيری ج: ۱ ص: ۲۰۰). عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: قال الله تعالىٰ: أحب عبادی إلیّ أعجلهم فطرًا. (مشكوة ج: ۱ ص: ۱۷۵، كتاب الصوم، بابٌ، الفصل الثانی، طبع قديمی كتب خانه كراچی).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

نصف النہار شرعی کے وقت نیت کی یا اس کے بعد نیت کی تو روزہ نہیں ہوگا۔ (۱)

سوال:... نیت کرنے کے بعد اگر فلائیٹ پر جانا پڑے اور عملے نے روزہ توڑ دیا تو اس کا کیا کفارہ ادا کرنا ہوگا؟

جواب:... کفارہ صرف اس صورت میں لازم آتا ہے جبکہ روزہ کی نیت رات میں یعنی صبحِ صادق سے پہلے کی ہو، اگر صبحِ صادق کے بعد اور نصف النہار شرعی سے پہلے روزے کی نیت کی تھی اور پھر روزہ توڑ دیا تو کفارہ لازم نہیں ہوگا (درمختار، شامی)۔ (۲)

سوال:... دو قسم کی فلائٹ ہوتی ہیں، ایک چھوٹی فلائٹ ہوتی ہے مثلاً کراچی سے لاہور یا اسلام آباد وغیرہ، اور واپسی کراچی، صبح جا کر دوپہر تک واپسی یا دوپہر جا کر رات میں واپسی۔ اور دُوسری فلائٹ لمبے دوران کی ہوتی ہے جو ملک سے باہر جاتی ہے، اس صورت میں عملے کو روزہ رکھنا مستحب ہے یا نہ رکھنا؟ زیادہ تر عملہ چھوٹی فلائٹ پر روزہ رکھنا چاہتا ہے۔

جواب:... سفر کے دوران روزہ رکھنے سے اگر کوئی مشقت نہ ہو تو مسافر کے لئے روزہ رکھنا افضل ہے، اور اگر اپنی ذات کو یا اپنے رفقاء کو مشقت لاحق ہونے کا اندیشہ ہو تو روزہ نہ رکھنا افضل ہے۔ (۳)

سوال:... ہوائی جہاز کا عملہ دو قسم کے مسافروں میں آتا ہے، دونوں قسم کا عملہ ڈیوٹی پر شمار ہوتا ہے، ایک قسم کا وہ عملہ ہے جس پر جہاز یا مسافروں کی ذمہ داری نہیں ہوتی، وہ سفر اس لئے کر رہا ہے کہ اسے آدھے راستے یا دو تہائی راستے پر اُتر کر ایک دو دن آرام کے بعد پھر جہاز آگے کی منزل کی طرف لے جانا ہے۔ دُوسری قسم کا عملہ وہ ہوتا ہے جس پر جہاز اور مسافروں کی ساری ذمہ داری ہوتی ہے، ان دو قسم کے عملے پر روزے کے کیا اَحکام ہیں؟

جواب:... جس عملے پر جہاز اور اس کے مسافروں کی ذمہ داری ہے، اگر ان کو یہ اندیشہ ہو کہ روزہ رکھنے کی صورت میں ان سے اپنی ذمہ داری کے نبھانے میں خلل آئے گا تو ان کو روزہ نہیں رکھنا چاہئے، بلکہ دُوسرے وقت قضا رکھنی چاہئے، خصوصاً اگر روزہ کی

---

(۱) فيصح أداء صوم رمضان والنذر المعين والنفل بنية من الليل، فلا تصح قبل الغروب ولا عنده إلى الضحوة الكبرىٰ لا بعدها ولا عندها إعتبارًا لأكثر اليوم (قوله إلى الضحوة الكبرىٰ) المراد بها نصف النهار الشرعي، والنهار الشرعي من استطارة الضوء في أفق المشرق إلى غروب الشمس والغاية غير داخلة في المغيا كما أشار إليه المصنف بقوله لا عندها ..إلخ. (رد المحتار مع الدر المختار ج:۲ ص:۳۷۷ كتاب الصوم، طبع ايچ ايم سعيد كراچی).

(۲) أو لم ينو في رمضان كله صومًا ولا فطرًا مع الإمساك لشبهة خلاف زفر أو أصبح غير ناو للصوم فأكل عمدًا، ولو بعد النية قبل الزوال لشبهة خلاف الشافعي، وفي الشامية: (قوله لشبهة قول زفر) ..... وأما عندنا فلا بد من النية لأن الواجب الإمساك بجهة العبادة، ولا عبادة بدون النية ..... ويلزمه القضاء دون الكفارة ..... (قوله قبل الزوال) هذا عند أبي حنيفة ..... ثم المراد بالزوال نصف النهار الشرعي وهو الضحوة الكبرىٰ (قوله لشبهة خلاف الشافعي) فإن الصوم لا يصح عنده بنية النهار كما لا يصح بمطلق النية، وهذا تعليل لوجوب القضاء دون الكفارة إذا أكل بعد النية. (رد المحتار مع الدر المختار ج:۲ ص:۴۰۳، كتاب الصوم، مطلب في حكم الإستمناء بالكف).

(۳) فمن كان منكم مريضًا أو على سفر فعدة من أيام أُخَر ..... وأن تصوموا خير لكم إن كنتم تعلمون. (البقرة: ۱۸۴). وللمسافر الذي انشاء السفر قبل طلوع الفجر ..... الفطر لقوله تعالىٰ فمن كان منكم مريضًا أو على سفر فعدة من أيام أُخَر ولما رويناه وصومه أي المسافر أحب إن لم يضر لقوله تعالىٰ: وأن تصوموا خير لكم وهذا إذا لم تكن عامة رفقته مفطرين ولا مشتركين في النفقة، فإن كانوا مشتركين أو مفطرين فالأفضل فطره أي المسافر، موافقة للجماعة كما في الجوهرة. (مراقي الفلاح على هامش الطحطاوي ص:۳۷۴، ۳۷۵، كتاب الصوم، فصل في العوارض، طبع ميرمحمد).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

وجہ سے جہاز اور اس کے مسافروں کی سلامتی کو خطرہ لاحق ہو تو ان کے لئے روزہ رکھنا ممنوع ہوگا۔ مثلاً: جہاز کے کپتان نے روزہ رکھا ہو اور اس کی وجہ سے جہاز کو کنٹرول کرنا مشکل ہو جائے۔ (۱)

سوال:... سفر دو قسم کے ہوتے ہیں، ایک سفر مغرب سے مشرق کی طرف، جس میں دن بہت چھوٹا ہے، جبکہ دُوسرے سفر میں جو مشرق سے مغرب کی طرف ہے اس میں دن بہت لمبا ہو جاتا ہے، سورج تقریباً جہاز کے ساتھ ساتھ رہتا ہے اور روزہ بیس بائیس گھنٹے کا ہو جاتا ہے، اس صورت میں اکثر دیکھا گیا ہے کہ لوگ روزہ گھنٹوں کے حساب سے کھول لیتے ہیں، مثلاً پاکستان کے حساب سے روزہ رکھا تھا اور پاکستان میں جب روزہ کھلا اسی حساب سے انہوں نے بھی روزہ کھول لیا۔ اس صورت میں بعض مرتبہ سورج بالکل اُوپر ہوتا ہے اور جس مقام سے جہاز گزر رہا ہوتا ہے وہاں ظہر کا وقت ہی ہوتا ہے، کیا اس طرح سے روزہ کھول لینا صحیح ہے؟

جواب:... گھنٹوں کے حساب سے روزہ کھولنے کی جو صورت آپ نے لکھی ہے یہ صحیح نہیں ہے۔ اِفطار کے وقت روزہ دار جہاں موجود ہو وہاں کا غروب معتبر ہے، جو لوگ پاکستان سے روزہ رکھ کر چلیں ان کو پاکستان کے غروب کے مطابق روزہ کھولنے کی اجازت نہیں، جن لوگوں نے ایسا کیا ہے ان کے وہ روزے ٹوٹ گئے اور ان کے ذمہ ان کی قضا لازم ہے۔

سوال:... اُوپر کے استواء (Higher Latitudes) میں جہاں سورج ۲۰-۲۲ گھنٹے تک رہتا ہے یا اور اُوپر جانے سے چھ ماہ تک سورج غروب نہیں ہوتا اور اگلے چھ ماہ جہاں اندھیرا رہتا ہے وہاں کے لئے کیا اَحکامات ہیں نماز اور روزے کے بارے میں؟ اکثر لوگ ان جگہوں پر مدینہ منوّرہ یا مکہ معظّمہ کے اوقات کا اعتبار کرتے ہوئے نماز اور روزہ اختیار کرتے ہیں، کیا اس طرح کرنا دُرست ہے؟

جواب:... مدینہ منوّرہ یا مکہ معظّمہ کے اوقات کا اعتبار کرنا تو بالکل غلط ہے۔ جن مقامات پر طلوع وغروب تو ہوتا ہے لیکن دن بہت لمبا اور رات بہت چھوٹی ہوتی ہے ان کو اپنے ملک کے صبحِ صادق سے غروبِ آفتاب تک روزہ رکھنا لازم ہے۔ (۲) البتہ ان میں جو لوگ ضعف کی وجہ سے اتنے طویل روزے کو برداشت نہیں کر سکتے وہ معتدل موسم میں قضا رکھ سکتے ہیں۔ (۳) ان علاقوں میں نماز کے اوقات بھی معمول کے مطابق ہوں گے۔ اور جن علاقوں میں طلوع وغروب ہی نہیں ہوتا، وہاں دو صورتیں ہو سکتی ہیں، ایک یہ کہ وہ چوبیس گھنٹے میں گھڑی کے حساب سے نماز کے اوقات کا تعین کر لیا کریں اور اسی کے مطابق روزوں میں سحر اور اِفطار کا تعین کر لیا

---

(۱) وللمسافر الذی انشاء السفر قبل طلوع الفجر ..... الفطر لقوله تعالیٰ: فمن کان منکم مریضًا أو علیٰ سفر فعدة من أیام أُخَر، ولما رویناه، وصومه أی المسافر أحب إن لم یضره، وفی حاشیة الطحاوی: (فعدة من أیام أُخَر) أی فأفطر فعلیه عدة الأیام التی أفطرها من أیام أُخر۔ (ولما رویناه) أی من قوله صلی الله علیه وسلم إن الله وضع عن المسافرین الصوم، (إن لم یضره) أی أراد بالضرر، الضرر الذی لیس فیه خوف الهلاک، لأن ما فیه خوف الهلاک بسبب الصوم فالإفطار فی مثله واجب لَا أنه أفضل، بحر۔ (حاشیة الطحطاوی مع مراقی الفلاح ص: ۳۷۴)۔

(۲) کتاب الصوم ..... هو لغة إمساک عن المفطرات الآتیة حقیقة أو حکمًا ..... فی وقت مخصوص وهو الیوم ...إلخ۔ (قوله وهو الیوم) أی الیوم الشرعی من طلوع الفجر إلی الغروب۔ (رد المحتار علی الدر المختار ج: ۲ ص: ۳۷۱ کتاب الصوم)۔

(۳) المریض إذا خاف علیٰ نفسه التلف أو ذهاب عضو یفطر بالإجماع وإن خاف زیادة العلة وامتداده فکذالک عندنا وعلیه القضاء إذا أفطر، کذا فی المحیط۔ (هندیة ج: ۱ ص: ۲۰۷، الباب الخامس فی الأعذار التی تبیح الإفطار)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کریں۔[1] دُوسری صورت یہ ہے کہ وہاں سے قریب تر شہر جس میں طلوع وغروب معمول کے مطابق ہوتا ہے، اس کے اوقات نماز اور اوقاتِ سحر واِفطار پر عمل کیا کریں۔[2]

سوال:... بعض حضرات درمیانی استواء (Mid Letitudes) میں بھی اپنی نمازیں اور روزہ مدینہ منوّرہ کی نمازوں اور روزہ کے اوقات کے ساتھ ادا کرتے ہیں، یہ کہاں تک دُرست ہے؟

جواب:... اُوپر معلوم ہو چکا ہے کہ ہر شہر کے لئے اس کے طلوع وغروب کا اعتبار ہے، نماز کے اوقات میں بھی اور روزہ کے لئے بھی۔ مدینہ منوّرہ کے اوقات پر نماز روزہ کرنا بالکل غلط ہے اور یہ نمازیں اور روزے ادا نہیں ہوئے۔

سوال:... کراچی سے لاہور/اسلام آباد جاتے ہوئے گو کہ لاہور/اسلام آباد میں سورج غروب ہو چکا ہوتا ہے اور روزہ کھولا جارہا ہوتا ہے، مگر جہاز میں اُونچائی کی وجہ سے سورج نظر آتا رہتا ہے، اس صورت میں روزہ زمین کے وقت کے مطابق کھولا جائے یا کہ سورج جب تک جہاز سے غروب ہوتا ہوا نہ دیکھا جائے تب تک ملتوی کیا جائے؟

جواب:... پرواز کے دوران جہاز سے طلوع وغروب کے نظر آنے کا اعتبار ہے، پس اگر زمین پر سورج غروب ہو چکا ہو مگر جہاز کے اُفق سے غروب نہ ہوا ہو تو جہاز والوں کو روزہ کھولنے یا مغرب کی نماز پڑھنے کی اجازت نہ ہوگی، بلکہ جب جہاز کے اُفق سے غروب ہوگا تب اجازت ہوگی۔[3]

سوال:... دُوسری صورت میں جب عین روزہ کھلتے ہی اگر سفر شروع ہو تو جہاز کے کچھ اُونچائی پر جانے کے بعد پھر سے سورج نظر آنے لگتا ہے اور مسافروں میں بے چینی پیدا ہو جاتی ہے کہ روزہ گڑبڑ ہو گیا یا مکروہ ہو گیا، اس کے متعلق کیا اَحکام ہیں؟

جواب:... اگر زمین پر روزہ کھل جانے کے بعد پرواز شروع ہوئی اور بلندی پر جا کر سورج نظر آنے لگا تو روزہ مکمل ہو گیا۔ روزہ مکمل ہونے کے بعد سورج نظر آنے کا کوئی اعتبار نہیں۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ کوئی شخص تیس روزے پورے کر کے اور عید کی نماز پڑھ کر پاکستان آیا تو دیکھا کہ یہاں رمضان ختم نہیں ہوا، اس کے ذمہ یہاں آ کر روزہ رکھنا فرض نہیں ہوگا۔

سوال:... اگر عملے نے سفر کے دوران یہ محسوس کیا کہ روزہ رکھنے سے ڈیوٹی میں خلل پڑ رہا ہے اور روزہ توڑ دیا تو اس کا کیا کفارہ ادا کرنا ہوگا؟

جواب:... اگر روزے سے صحت متأثر ہو رہی ہو اور ڈیوٹی میں خلل آنے اور جہاز کے یا مسافروں کے متأثر ہونے کا اندیشہ ہو تو روزہ توڑ دیا جائے، اس کی صرف قضا لازم ہوگی، کفارہ لازم نہیں ہوگا، واللہ اعلم!

---

(۱) عن النواس ابن سمعان قال. ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم الدجال ذات غداة ..... قال: أربعون يومًا، يوم كسنة، ويوم كشهر، ويم كجمعة، وسائر أيامه كأيامكم، قلنا. يا رسول الله! فذالك اليوم الذى كسنة أتكفينا فيه صلوٰة يوم؟ قال: لَا، اقدروا له قدره. (مسلم ج:۲ ص:۴۰۰، ۴۰۱، باب ذكر الدجال).

(۲) فإن قلنا يوجوب الصوم يلزم القول بالتقدير، وهل يقدر ليلهم بأقرب البلاد إليهم كما قاله الشافعية هنا أيضًا، أم يقدر لهم بما يسع الأكل والشرب، أم يجب عليهم القضاء فقط دون الأداء؟ كل محتمل، فليتأمل. (شامى ج:۱ ص:۳۶۶ طبع ايچ ايم سعيد).

(۳) والمراد بالغروب زمان غيبوبة جرم الشمس بحيث تظهر الظلمة حسا فى جهة المشرق قال صلى الله عليه وسلم إذا أقبل الليل من ههنا فقد أفطر الصائم. أى إذا وجدت الظلمة حسًا فى جهة المشرق فقد ظهر وقت الفطر أو صار مفطرًا فى الحكم لأن الليل ليس ظرفًا للصوم. (شامى ج:۲ ص:۳۷۱، كتاب الصوم، طبع ايچ ايم سعيد).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کن وجوہات سے روزہ توڑ دینا جائز ہے؟ کن سے نہیں؟

بیماری بڑھ جانے یا اپنی یا بچے کی ہلاکت کا خدشہ ہو تو روزہ توڑنا جائز ہے

سوال:... مسئلہ یہ معلوم کرنا ہے کہ ایک شخص کو قے آجاتی ہے، اب اس کا روزہ رہا کہ نہیں؟ یا اگر کوئی مرد یا عورت روزہ رکھنے میں بیماری بڑھ جانے یا جان کا خطرہ محسوس کرے تو کیا وہ روزہ توڑ سکتا ہے؟

جواب:... اگر آپ سے آپ قے آگئی تو روزہ نہیں گیا، خواہ تھوڑی ہو یا زیادہ، اور اگر خود اپنے اختیار سے قے کی اور منہ بھر کر ہوئی تو روزہ ٹوٹ گیا، ورنہ نہیں۔ (۱)

اگر روزہ دار اچانک بیمار ہو جائے اور اندیشہ ہو کہ روزہ نہ توڑا تو جان کا خطرہ ہے، یا بیماری کے بڑھ جانے کا خطرہ ہے، ایسی حالت میں روزہ توڑنا جائز ہے۔

اسی طرح اگر حاملہ عورت کی جان کو یا بچے کی جان کو خطرہ لاحق ہو جائے تو روزہ توڑ دینا درست ہے۔ (۲)

بیماری کی وجہ سے اگر روزے نہ رکھ سکے تو قضا کرے

سوال:... میں شروع سے ہی رمضان شریف کے روزے رکھتی تھی، لیکن آج سے پانچ سال قبل یرقان ہو گیا، جس کی وجہ سے میں آٹھ نو ماہ تک بستر پر رہی، ویسے میں تقریباً بارہ سال سے معدہ میں خرابی اور گیس کی مریض ہوں، لیکن یرقان ہونے کے بعد مجھے پیاس اتنی لگتی ہے کہ روزہ رکھنا محال ہو گیا ہے، جس کی وجہ سے میں بہت پریشان ہوں، پچھلے سال میں نے رمضان کا پہلا روزہ رکھا، لیکن صبح نو بجے ہی پیاس کی وجہ سے بدحال ہو گئی، اس وجہ سے مجھے روزہ توڑنا پڑا، آپ براہِ مہربانی مجھے یہ بتائیں کہ روزہ توڑنے کا کفارہ کیا ہے؟ اور جو روزے نہیں رکھے گئے ان کا کفارہ کیا ہے؟

جواب:... آپ نے رمضان کا جو روزہ توڑا وہ عذر کی وجہ سے توڑا، اس لئے اس کا کفارہ آپ کے ذمہ نہیں، بلکہ صرف قضا

---

(۱) إذا قاء أو استقاء ملء الفم أو دونه عاد بنفسه أو عاد أو خرج فلا فطر على الأصح إلا في الإعادة والإستقاء بشرط ملء الفم ...إلخ. (هندية ج:۱ ص:۲۰۴، كتاب الصوم، الباب الرابع، وفي الشامية ج:۲ ص:۴۱۴، مطلب في الكفارة).

(۲) ومنها المرض: المريض إذا خاف على نفسه التلف أو ذهاب عضو يفطر بالإجماع ...إلخ. ومنها حبل المرأة وارضاعها الحامل والمرضع إذا خافتا على أنفسهما أو ولدهما أفطرتا وقضاء ولا كفارة عليهما كذا في الخلاصة. (هندية، كتاب الصوم، الباب الخامس في الأعذار التي تبيح الإفطار ج:۱ ص:۲۰۷، والشامي ج:۲ ص:۴۲۲، كتاب الصوم).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

لازم ہے، اور جو روزے آپ بیماری کی وجہ سے نہیں رکھ سکیں ان کی جگہ بھی قضا روزے رکھ لیں۔[1] آئندہ بھی اگر آپ رمضان مبارک میں بیماری کی وجہ سے روزے نہیں رکھ سکتیں تو سردیوں کے موسم میں قضا رکھ لیا کریں۔[2] اور اگر چھوٹے دنوں میں بھی روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رہی تو اس کے سوا چارہ نہیں کہ ان روزوں کا فدیہ ادا کردیں، ایک دن کے روزے کا فدیہ صدقۂ فطر کے برابر ہے۔[3]

روزہ بیماری کی وجہ سے مجبوراً توڑ دیا تو صرف قضا ہے کفارہ نہیں

سوال:... میں نے پچھلے رمضانوں میں ایک روزہ بحالت مجبوری توڑ دیا تھا، وجہ معدے میں تکلیف تھی، یہ درد تقریباً سحری کے بعد سوا چھ بجے اُٹھا، جو بڑھتے بڑھتے ناقابلِ برداشت ہوگیا۔ (اس قسم کا درد اکثر میرے معدے میں اُٹھتا رہتا ہے جو ایک دوا کھانے پر ٹھیک ہوتا ہے)۔ بالآخر جب درد کی شدت میں کوئی کمی نہیں ہوئی تو مجبوراً سوا سات کے قریب میں نے روزہ توڑ دیا اور وہ دوا لے لی، اس کے بعد پورے دِن میں کچھ نہیں کھایا پیا۔ بہرحال اب یہ بتایئے کہ اس طرح روزہ توڑنے کا مجھ پر گناہ ہے؟ میں نے ایک جگہ روزہ توڑنے کا کفارہ دو ماہ کے مسلسل روزے پڑھا ہے، کیا واقعی یہ دُرست ہے؟ مگر میں نے روزہ بہت مجبوری میں توڑا تھا، اپنی مرضی سے نہیں، کیا کفارے کی کوئی اور صورت نہیں ہوسکتی؟

جواب:... ایسی مجبوری سے جو روزہ توڑا جائے اس پر صرف قضا لازم ہوتی ہے، کفارہ نہیں۔[4]

بیہوشی کی کیفیت میں کسی نے پانی پلا دِیا تو کفارہ نہیں صرف قضا ہے

سوال:... آج سے دو تین سال قبل رمضان میں میری طبیعت اچانک خراب ہوگئی، نیم بے ہوشی کی سی کیفیت تھی، مگر مجھے یاد ہے کہ امی نے مجھے پانی پلایا تو میں نے دو تین گھونٹ پی لیا تھا، جبکہ میں روزے کی حالت میں تھی۔ یہ واقعہ نمازِ فجر وغیرہ سے فارغ ہوکر سونے اور پھر صبح تقریباً آٹھ بجے اُٹھنے کا ہے۔ اب مجھے معلوم یہ کرنا ہے کہ آیا ایسی صورت میں مجھے کفارہ دینا ہوگا یا قضا روزہ رکھوں؟ جبکہ میری حالت ایسی نہیں تھی کہ خدانخواستہ جان پر بن گئی ہو، البتہ طبیعت میں گھبراہٹ بہت تھی، سو اسی لئے پانی منہ سے لگالیا تھا، آپ مجھے بتایئے کہ آیا ایسی صورت میں روزہ ٹوٹ جانے پر قضا لازم ہے یا کفارہ؟

جواب:... تمہاری امی نے یہ سمجھ کر پانی پلایا ہوگا کہ تمہاری طبیعت زیادہ خراب نہ ہوجائے، اس لئے تمہارے ذمے صرف قضا واجب ہے، کفارہ واجب نہیں۔[5]

---

(۱) المریض إذا خاف علی نفسه التلف أو ذهاب عضو یفطر بالإجماع وإن خاف زیادة العلة وامتداده فکذلک عندنا وعلیه القضاء ...إلخ۔ (هندیة ج:۱ ص:۲۰۷، کتاب الصوم، الباب الخامس فی الأعذار التی تبیح الإفطار).

(۲) ولو لم یقدر لشدة الزمان کالحر فله أن یفطر وینتظر الشتاء فیقضی کذا فی فتح القدیر۔ (هندیة ج:۱ ص:۲۰۹).

(۳) فالشیخ الفانی الذی لا یقدر علی الصیام یفطر ویطعم لکل یوم مسکینًا کما یطعم فی الکفارة۔ (هندیة، کتاب الصوم، الباب الخامس فی الأعذار التی تبیح الإفطار ج.۱ ص:۲۰۷، أیضًا: ردالمحتار ج.۲ ص.۴۲۲- ۴۲۴، فصل فی العوارض).

(۴) ایضاً حاشیہ نمبر ا ملاحظہ فرمائیں۔

(۵) ایضاً حاشیہ نمبر ا ملاحظہ فرمائیں۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کن وجوہات سے روزہ نہ رکھنا جائز ہے؟

کن وجوہات سے روزہ نہ رکھنا جائز ہے؟

سوال:... کون سے عذرات کی بنا پر روزہ نہ رکھنا جائز ہے؟

جواب ۱:... رمضان شریف کے روزے ہر عاقل بالغ مسلمان پر فرض ہیں، اور بغیر کسی صحیح عذر کے روزہ نہ رکھنا حرام ہے۔ (۱)

۲:... اگر نابالغ لڑکا، لڑکی روزہ رکھنے کی طاقت رکھتے ہوں تو ماں باپ پر لازم ہے کہ ان کو بھی روزہ رکھوائیں۔ (۲)

۳:... جو بیمار روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہو، اور روزہ رکھنے سے اس کی بیماری بڑھنے کا اندیشہ نہ ہو، اس پر بھی روزہ رکھنا لازم ہے۔ (۳)

۴:... اگر بیماری ایسی ہو کہ اس کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتا یا روزہ رکھنے سے بیماری بڑھ جانے کا خطرہ ہو تو اسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے، مگر جب تندرست ہو جائے تو بعد میں ان روزوں کی قضا اس کے ذمہ فرض ہے۔ (۴)

۵:... جو شخص اتنا ضعیف العمر ہو کہ روزے کی طاقت نہیں رکھتا، یا ایسا بیمار ہو کہ نہ روزہ رکھ سکتا ہے اور نہ صحت کی اُمید ہے، تو وہ روزے کا فدیہ دے دیا کرے، یعنی ہر روزے کے بدلے میں صدقۂ فطر کی مقدار غلہ یا اس کی قیمت کسی مسکین کو دے دیا کرے، یا صبح وشام ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا کرے۔ (۵)

۶:... اگر کوئی شخص سفر میں ہو، اور روزہ رکھنے میں مشقت لاحق ہونے کا اندیشہ ہو تو وہ بھی قضا کر سکتا ہے، دُوسرے وقت میں

---

(۱) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ .. الآية سورة البقرة. وأيضًا شرط وجوبه (أى الصوم) الإسلام والعقل والبلوغ ...إلخ. (هندية ج:۱ ص:۱۹۵، كتاب الصوم، الباب الأوّل فى تعريفه).

(۲) ويؤمر الصبى بالصوم إذا أطاقه ...إلخ. (درمختار مع الشامى ج:۲ ص:۴۰۹، كتاب الصوم، طبع سعيد).

(۳) وأطلق الخوف ابن الملك فى شرح المجمع وأراد الوهم حيث قال لو خاف من المرض لَا يفطر ...إلخ. (البحر الرائق، فصل فى العوارض ص:۳۰۳ طبع بيروت).

(۴) المريض إذا خاف على نفسه أو ذهاب عضو يفطر بالإجماع وإن خاف زيادة العلة وامتداده فكذلك عندنا وعليه القضاء إذا أفطر كذا فى المحيط. (هندية ج:۱ ص:۲۰۷، كتاب الصوم، الباب الخامس فى الأعذار التى تبيح الإفطار).

(۵) قال فى التنوير: وللشيخ الفانى العاجز عن الصوم الفطر ويفدى. وفى الشامية: المريض إذا تحقق اليأس من الصحة فعليه الفدية لكل يوم من المرض ...إلخ. (شامى ج:۲ ص:۴۲۷، أيضًا: عالمگيرى ج:۱ ص:۱۹۱، كتاب الصوم).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

اس کو روزہ رکھنا لازم ہوگا، اور اگر سفر میں کوئی مشقت نہیں تو روزہ رکھ لینا بہتر ہے، اگرچہ روزہ نہ رکھنے اور بعد میں قضا کرنے کی بھی اس کو اِجازت ہے۔(۱)

۷:... عورت کو حیض ونفاس کی حالت میں روزہ رکھنا جائز نہیں، مگر رمضان شریف کے بعد اتنے دنوں کی قضا اس پر لازم ہے۔(۲)

۸:... بعض لوگ بغیر عذر کے روزہ نہیں رکھتے اور بیماری یا سفر کی وجہ سے روزہ چھوڑ دیتے ہیں اور پھر بعد میں قضا بھی نہیں کرتے، خاص طور پر عورتوں کے جو روزے ماہواری کے ایام میں رہ جاتے ہیں وہ ان کی قضا رکھنے میں سستی کرتی ہیں، یہ بہت بڑا گناہ ہے۔(۳)

کام کی وجہ سے روزہ چھوڑنے کی اجازت نہیں

سوال:... ہم گلف میں رہنے والے پاکستانی باشندے رمضان المبارک کے روزے صرف اس وجہ سے پورے نہیں رکھ سکتے کہ یہاں رمضان کے دوران شدید ترین گرمی ہوتی ہے، اور کام بھی محنت کا ہوتا ہے کہ عام حالت میں دو گھنٹے کے کام میں دس بارہ گلاس پانی پی لیا جاتا ہے، اگر ہم روزے نہ رکھیں تو کیا حکم ہے؟

جواب:... کام کی وجہ سے روزے چھوڑنے کا حکم نہیں،(۴) البتہ مالکوں کو حکم دیا گیا ہے کہ رمضان میں مزدوروں اور کارکنوں کا کام ہلکا کردیں۔(۵) آپ لوگ جس کمپنی میں ملازم ہیں، اس سے اس کا مطالبہ کرنا چاہئے۔

سخت کام کی وجہ سے روزہ چھوڑنا

سوال:... ہمارے چند مسلمان بھائی ابوظہبی، متحدہ عرب امارات میں صحرا کے اندر تیل نکالنے والی کمپنی میں کام کرتے ہیں، اور کمپنی کا کام چوبیس گھنٹے چلتا رہتا ہے۔ لوہا، مشینوں اور تپتی ریت کی گرمی کی وجہ سے روزہ دار کی زبان منہ سے باہر نکل آتی ہے اور گلا

---

(۱) (قوله وللمسافر وصومه أحب إن لم يضره) اى جاز للمسافر الفطر لأن السفر لَا يخلو عن المشقة فجعل نفسه عذرا بخلاف المرض فانه قد يخف بالصوم ...إلخ. (البحر الرائق ج:۲ ص:۳۰۴، كتاب الصوم، فصل فى العوارض، طبع بيروت، وأيضًا الشامى ج:۲ ص:۴۲۱، فصل فى العوارض، هندية ج:۱ ص:۲۰۶، كتاب الصوم، الباب الخامس).

(۲) ويمنع صلاة مطلقًا ولو سجدة شكر وصومًا وجماعًا وتقضيه لزومًا دونها للحرج (قوله يمنع) اى الحيض وكذا النفاس ..... (قوله وتقضيه) اى الصوم على التراخى فى الأصح. (رد المحتار مع الدر المختار، باب الحيض والنفاس والإستحاضة ج:۱ ص:۲۹۰، ۲۹۱). فتقضى الحائض والنفساء الصوم دون الصلاة لحديث عائشة رضى الله عنه كان يصيبنا ذلك فنؤمر بقضاء الصوم ولَا نؤمر بقضاء الصلاة وعليه الإجماع. (مراقى الفلاح على هامش الطحطاوى ص:۷۹).

(۳) فالإثم إذا أفسد بغير عذر لأنه أبطل عمله من غير عذر وابطال العمل من غير عذر حرام لقوله تعالىٰ. ولَا تبطلوا أعمالكم ...إلخ. (البدائع الصنائع ج:۲ ص:۹۴، فصل: وأما حكم فساد الصوم).

(۴) المحترف المحتاج إلى نفقته علم انه لو اشتغل بحرفته يلحقه ضرو مبيح للفطر يحرم عليه الفطر قبل أن يمرض كذا فى القنية. (هندية ج:۲ ص:۲۰۸، كتاب الصوم، الباب الخامس فى الأعذار التى تبيح الإفطار).

(۵) عن سلمان الفارسى رضى الله عنه ..... ومن خفف عن مملوكه فيه غفر الله له وأعتقه من النار. (مشكوة المصابيح ص:۱۷۴، كتاب الصوم، الفصل الثالث).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

خشک ہوجاتا ہے، اور بات تک کرنا مشکل ہوجاتا ہے۔ اور کمپنی کے مالکان مسلمان اور غیر مسلم ہیں، اور کام کرنے والے بھی اکثر غیر مسلم ہیں. جو کہ رمضان المبارک کے بابرکت مہینے کی رعایت ملازمین کو نہیں دیتے، یعنی کام کے اوقات کو کم نہیں کرتے، تو اس حالت میں شریعتِ مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

جواب:... کام کی وجہ سے روزہ چھوڑنے کی تو اجازت نہیں، اس لئے روزہ تو رکھ لیا جائے، لیکن جب روزے میں حالت مخدوش ہوجائے تو روزہ توڑ دے، اس صورت میں قضا واجب ہوگی، کفارہ لازم نہیں آئے گا۔

فتاویٰ عالمگیریہ (ج:۱ ص:۲۰۸) میں ہے:

"المحترف المحتاج الی نفقته علم انه لو اشتغل بحرفته یلحقه ضرر مبیح للفطر یحرم علیه الفطر قبل ان یمرض، کذا فی القنیة."

امتحان کی وجہ سے روزے چھوڑنا اور دُوسرے سے رکھوانا

سوال:... اگر کوئی شخص طالبِ علم ہو اور وہ رمضان کی وجہ سے امتحان کی تیاری نہ کرسکتا ہو تو اس کے والدین، بہن بھائی اور دوست اسے ہدایت کریں کہ وہ روزہ نہ رکھے اور اس کے عوض تیس کے بجائے چالیس روزے کسی دُوسرے سے رکھوا دیئے جائیں گے تو کیا ایسے طالبِ علم کو روزے چھوڑ دینے چاہئیں؟ کیا جو روزے اس کا عزیز اس کو رکھ دے گا، وہ دربارِ خداوندی میں قبول ہوجائیں گے؟ اس بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب:... امتحان کے عذر کی وجہ سے روزہ چھوڑنا جائز نہیں۔[1] اور ایک شخص کی جگہ دُوسرے کا روزہ رکھنا دُرست نہیں، نماز اور روزہ دونوں خالص بدنی عبادتیں ہیں، ان میں دُوسرے کی نیابت جائز نہیں۔ جس طرح ایک شخص کے کھانا کھانے سے دُوسرے کا پیٹ نہیں بھرتا، اسی طرح ایک شخص کے نماز پڑھنے یا روزہ رکھنے سے دُوسرے کے ذمہ کا فرض ادا نہیں ہوتا۔[2]

امتحان اور کمزوری کی وجہ سے روزہ قضا کرنا گناہ ہے

سوال:... پچھلے دنوں میں نے انٹر سائنس کا امتحان دیا، اور ان دنوں میں نے بہت محنت کی، اس کے فوراً بعد رمضان شروع ہوگیا، اب چند دنوں بعد پریکٹیکل ٹیسٹ شروع ہونے والے ہیں، لیکن میری تیاری نہیں ہورہی، کیونکہ روزہ رکھنے کے بعد مجھ پر ذہنی غنودگی چھائی رہتی ہے اور ہر وقت سخت نیند آتی ہے، کچھ پڑھنا چاہوں بھی تو نیند کی وجہ سے ممکن نہیں ہوتا۔ اصل میں اب مجھ میں اتنی قوت اور توانائی نہیں ہے کہ میں روزے کے ساتھ ساتھ ذہنی طور پر کچھ پڑھ سکوں، کیا اس حالت میں، میں روزہ رکھ سکتی ہوں؟ اگر روزہ

---

(۱) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۳ ملاحظہ ہو۔

(۲) وإن صام أو صلّى عنه ولي لا لحديث النسائي لا يصوم أحد عن أحد ولا يصلي أحد عن أحد ولكن يطعم عنه وليه. (درمختار) وفي الشامي وقال مالك: لم أسمع عن أحد من الصحابة ولا من التابعين بالمدينة أن أحدًا منهم أمر أحدًا يصوم عن أحد وهذا مما يؤيد النسخ وأنه الأمر الذي استقر الشرع عليه وتمامه في الفتح وشرح النقاية للقاري. (رد المحتار مع الدر المختار، فصل في العوارض ج:۲ ص:۴۲۵).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

رکھتی ہوں تو پڑھائی نہیں ہوسکتی ہے، کیونکہ کمزوری بہت ہوجاتی ہے اور مجھ میں توانائی بہت کم ہے۔

جواب:...کیا پڑھائی، روزے سے بڑھ کر فرض ہے...؟[1]

سوال:...کیا اس حالت میں (کمزوری کی حالت) مجھ پر روزہ فرض ہے؟

جواب:...اگر روزہ رکھنے کی طاقت ہے تو روزہ فرض ہے۔[2]

سوال:...اور اگر میں روزہ نہ رکھوں تو اس کا کفارہ کیا ادا کرنا ہوگا؟

جواب:...قضا کا روزہ بھی رکھنا ہوگا،[3] اور روزہ قضا کرنے کی سزا بھی برداشت کرنی ہوگی۔[4]

کیا اِمتحان کی وجہ سے روزہ چھوڑ سکتے ہیں؟

سوال:...ایک پروفیسر صاحبہ سے سوال کیا گیا کہ ہم بی ایس سی کی طالبات ہیں، اِمتحانات بہت سخت ہوتے ہیں، شدید محنت کرنی پڑتی ہے، کیا ہم دورانِ اِمتحان روزہ چھوڑ سکتی ہیں؟ تو پروفیسر صاحبہ نے جواب دیا: ''لَا یکلف اللہ نفسًا اِلَّا وسعھا'' آپ روزہ چھوڑ سکتی ہیں۔ آپ مسئلے کی وضاحت فرمادیں گے تو بہت سے لوگوں کو مسئلہ معلوم ہوجائے گا، کیا طلباء دورانِ اِمتحان روزہ چھوڑ سکتے ہیں یا کہ نہیں؟

جواب:...یہ مسئلہ بھی غلط ہے، روزۂ رمضان فرض ہے،[5] اور بی ایس سی کا اِمتحان فرض وواجب نہیں کہ اس کے لئے روزۂ رمضان کو چھوڑ دِیا جائے۔ اور پھر پروفیسر صاحبہ نے یہ بھی نہیں بتایا کہ اگر روزے کو چھوڑ دیا جائے تو اس کی جگہ کیا کرنا چاہئے؟ آیا قضا روزے رکھیں، یا فدیہ دِیا کریں، یا بی ایس سی کی برکت سے رمضان کے روزے ان کو ویسے ہی معاف ہوگئے...؟ اور پروفیسر صاحبہ نے آیت کا جو حوالہ دیا ہے وہ بھی بے موقع ہے، روزے میں مشقت تو ضرور ہوتی ہے، لیکن روزہ آدمی کی طاقت سے باہر نہیں، آیت

---

(۱) قال فی الإیضاح: اعلم ان الصوم من أعظم أرکان الدِّین وأوثق قوانین الشرع المتین ...إلخ۔ (شامی، کتاب الصوم ج:۲ ص:۳۶۹، طبع سعید)۔

(۲) وشرط وجوبه الأداء الصحة والإقامة۔ (هندیة ج:۱ ص:۱۹۵، کتاب الصوم، الباب الأوّل)۔

(۳) وقضوا لزوما ما قدروا بلا فدیة وبلا ولاء ...إلخ۔ (درمختار مع الشامی ج ۲ ص:۴۲۳)۔ وفی شرح مختصر الطحاوی (ج ۲ ص ۴۶۴) قال أبو جعفر: ومن أصبح فی یوم من شهر رمضان ولم یکن نوی الصوم، ثم أکل أو شرب أو جامع متعمدًا، فإن أبا حنیفة کان یقول: علیه القضاء بلا کفارة۔ أیضًا۔ مراقی الفلاح ص:۲۳۷ طبع نور محمد۔

(۴) عن أبی هریرة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: من أفطر یومًا من رمضان من غیر رخصة ولا مرض لم یقضه صوم الدهر کله وإن صامه۔ رواه الترمذی واللفظ لهٗ۔ (الترغیب والترهیب ج:۲ ص:۱۰۸)۔

(۵) إعلم أن صوم رمضان فریضة، لقوله تعالٰی: کتب علیکم الصیام، وعلٰی فرضیة انعقد الإجماع، ولهٰذا یکفر جاحده (وفی البنایة) لقوله تعالٰی: کتب علیکم الصیام أی فرض علیکم الصوم کما کتب علی الذین من قبلکم یعنی علی الأنبیاء علیهم الصلاة والسلام والأمم من لدن آدم علیه الصلاة والسلام إلٰی عهدکم ...إلخ۔ (البنایة فی شرح الهدایة، کتاب الصوم ج:۴ ص:۲۴۸، طبع حقانیه)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

شریفہ میں تو یہ فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی کو ایسے کام کا حکم نہیں دیتے جو اس کی طاقت سے باہر ہو، یہ تو نہیں فرمایا کہ جس کام میں ذرا سی مشقت ہو وہ بھی معاف ہے۔ ریڈیو اور ٹی وی پر جب اس قسم کے غلط فتوے جاری کئے جائیں گے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ عوام ان مسائل پر اِعتماد نہیں کریں گے۔

سفر یا بیماری میں روزہ چھوڑنا

سوال:... سفر یا بیماری کی حالت میں روزہ چھوڑنا کس حد تک جائز ہے؟ کیونکہ انسان سفر دُنیاوی کاموں کے لئے کرتا ہے، اگر وہ اس کے لئے روزہ چھوڑتا ہے تو گویا اس نے دُنیا کے کام کو دِین کے فرض پر فوقیت دی؟

جواب:... اللہ تعالیٰ نے اِنسان کو کمزور پیدا کیا ہے، اور اس کی کمزوری کی رعایت فرمائی ہے، اس لئے دُنیاوی ضرورت کے لئے اگر سفر کیا جائے تو بھی رُخصت ہے۔ (۱)

نماز اور قرآن نہ پڑھنی والی عورت کا فرض روزے رکھنا کیسا ہے؟

سوال:... میری مشکل یہ ہے کہ میں نے قرآن پاک اور نماز نہیں پڑھی، باقی اُردو کی تعلیم حاصل کی، میں رمضان المبارک میں روزے رکھتی ہوں، جس کی بنا پر اہلِ خانہ خفا ہوتے ہیں کہ یہ جائز نہیں تم نماز اور قرآن نہیں پڑھتی، تمہارے روزے قبول نہیں ہوں گے۔ تو میں پھر بھی روزے رکھتی ہوں، میں یہی کہتی ہوں میں نے دِل سے روزہ رکھا ہے، مگر گھر والے بضد ہیں کہ یہ ثواب نہیں گناہ ہے، آپ بتلائیں کیا کتنا گناہ اور کیا کتنا ثواب ہے؟

جواب:... آپ کا روزے رکھنا تو گناہ نہیں بلکہ ثواب ہے، اور اس کا اَجر آپ کو ضرور ملے گا۔ مگر آپ کو نماز نہیں چھوڑنی چاہئے، نماز کا چھوڑنا بڑا گناہ ہے، اگر آپ کو نماز نہیں آتی تو اس کو سیکھ لینا کچھ مشکل نہیں، اور جب تک نماز کی سورتیں نہ سیکھ لیں نماز میں ''سبحان اللہ، سبحان اللہ'' پڑھتی رہا کریں۔ (۲)

حاملہ عورتیں اپنے بچے کے نقصان کے خوف سے روزہ چھوڑ سکتی ہیں

سوال:... جو عورتیں حاملہ ہیں یعنی اوقات کے لحاظ سے نزدیک یا وسط میں اگر روزہ رکھیں تو کمزوری کا قوی خدشہ ہے، کیونکہ خون کم ہے یا بعض کو کمزوری ہو سکتی ہے، جس سے بچے کو یا بعد ولادت ماں کو کمزوری کا سامنا کرنا ہوگا، اس موقع پر ان عورتوں پر روزہ رکھنا ضروری ہے یا نہیں؟

---

(۱) فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ۔ (البقرۃ: ۱۸۴)۔

(۲) عن عبداللہ بن أبی أوفی رضی اللہ عنہ قال: جاء رجل إلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال: إنّی لَا أستطیع أن آخذ من القرآن شیئًا، فعلّمنی ما یجزئنی! قال: قل: سبحان اللہ والحمد للہ ولَا إلٰہ إلَّا اللہ واللہ أکبر ...إلخ۔ (مشکوۃ ص: ۸۱)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... جو حاملہ روزے کی طاقت نہ رکھتی ہو، بایں وجہ کہ بچے کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو، وہ روزہ نہ رکھے، دُوسرے وقت پر قضا کرلے۔ (۱)

اگر روزہ رکھنے سے دُودھ کم آئے یا بند ہونے کا خوف ہو تو کیا روزہ چھوڑ سکتی ہے؟

سوال:... جو عورتیں بعد ولادت بچے کو دُودھ پلانے والی ہیں، ان میں وہ عورتیں جن کے دُودھ کم آتا ہو، اگر روزہ رکھیں، دُودھ نہ آنے کا یا قلیل ہونے کا گمان ہو جائے ایسی صورت میں روزہ رکھیں یا کیا حکم ہے؟

جواب:... اگر بچہ اُوپر کا دُودھ پی سکتا ہے یا کسی اور عورت کا دُودھ پی سکتا ہے، اس کی ماں کو تو روزہ چھوڑنے کی اجازت نہیں، لیکن اگر بچے کے لئے کوئی اور اِنتظام نہیں ہوسکتا، تو وہ بھی روزہ قضا کرسکتی ہے، دُوسرے وقت رکھ لے۔ (۲)

دُودھ پلانے والی عورت کا روزہ کا قضا کرنا

سوال:... ایک ایسی ماں جس کا بچہ سوائے دُودھ کے کوئی غذا نہ کھا سکتا ہو، اس کے لئے ماہِ رمضان میں روزے رکھنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ کیونکہ ماں کے روزے کی وجہ سے بچے کے لئے دُودھ کی کمی ہو جاتی ہے، اور وہ بھوکا رہتا ہے۔

جواب:... اگر ماں یا اس کا دُودھ پیتا بچہ روزے کا تحمل نہیں کرسکتے تو عورت روزہ چھوڑ سکتی ہے، بعد میں قضا رکھ لے۔ (۳)

سخت بیماری کی وجہ سے فوت شدہ روزوں کی قضا اور فدیہ

سوال:... میرا مسئلہ یہ ہے کہ میری اکثر ناک بند رہتی ہے، اس کا تقریباً دو بار آپریشن بھی ہو چکا ہے، لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا، ڈاکٹری اور حکمت کا علاج بھی کافی کروا چکا ہوں، لیکن ان سے بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا، گرم چیز کھانے سے تقریباً ایک طرف کی ناک کھل جاتی ہے اور سانس پھنس کر آنے لگتا ہے، لیکن لیٹ جانے کی صورت میں وہ بھی بند ہو جاتی ہے، اور سانس پھنس کر آنے لگتا ہے، جس سے نیند نہیں آتی، دوا ڈالنے سے ناک کھل جاتی ہے صرف پانچ گھنٹے کے لئے، واضح رہے کہ دوا ناک میں ڈالتے ہوئے اکثر حلق میں بھی آجاتی ہے، برائے مہربانی اب آپ یہ تحریر کریں کہ روزہ ہونے کی صورت میں کیا میں ناک میں دوا ڈال سکتا ہوں؟ یاد رہے اگر وہ ناک میں نہ ڈالی تو ایک پل بھی سو نہ سکوں گا، برائے مہربانی اس کا وظیفہ بھی تحریر کر دیجئے گا، تاکہ یہ تکلیف دُور ہو جائے، اور میرے دِل سے بے اختیار آپ کے لئے دُعائیں نکلیں۔

(۱، ۲، ۳) أو حامل أو مرضع أمّا كانت أو ظئرًا على الظاهر خافت بغلبة الظن على نفسها أو ولدها ...إلخ۔ (الدر المختار مع الرد ج:۲ ص:۴۲۲، كتاب الصوم، فصل في العوارض)۔ أيضًا: الحامل والمرضع إذا خافتا على أنفسهما أو ولدهما أفطرتا وقضتا ولا كفارة عليهما۔ (فتاوىٰ عالمگيري ج:۱ ص:۲۰۷، أيضًا خلاصة الفتاوىٰ ج:۱ ص:۲۶۵، كتاب الصوم، طبع رشيديه)۔ أيضًا: قال: ومن خاف إن تزاد عينه وجعًا، أو يزداد حمّاه شدة، أفطر وقضى، وذالك لقول الله تعالىٰ: ومن كان مريضًا أو على سفر فعدة من أيّام أخر۔ يقتضي ظاهره إباحة الإفطار لكل مريض، إلّا أنه قد اتفق أهل العلم على أن المرض الذي لا يضر معه الصوم لا يبيح الإفطار، فخصصناه من الظاهر وبقي حكم اللفظ فيما عداه، وأباح النبي صلى الله عليه وسلم الإفطار للحامل والمرضع، لما يخافان على الولد من الضرر فضرر نفسه أولىٰ بإباحة الإفطار من أجله۔ (شرح مختصر الطحاوي ج:۲ ص:۴۴۶، ۴۴۷، كتاب الصيام)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... روزے کی حالت میں ناک میں دوا ڈالنا دُرست نہیں، اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے،[1] اگر آپ اس بیماری کی وجہ سے روزہ پورا نہیں کر سکتے تو آپ کو روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے،[2] اور اگر چھوٹے دنوں میں آپ روزہ رکھ سکتے ہیں تو ان روزوں کی قضا لازم ہے،[3] اور اگر کسی موسم میں بھی روزہ رکھنے کا اِمکان نہیں تو روزوں کا فدیہ لازم ہے،[4] تاہم جن روزوں کا فدیہ ادا کیا گیا، اگر پوری زندگی میں کسی وقت بھی روزہ رکھنے کی طاقت آ گئی تو یہ فدیہ غیر معتبر ہوگا، اور ان روزوں کی قضا لازم ہوگی۔[5]

پیشاب کی بیماری روزے میں رُکاوٹ نہیں

سوال:... میرا مسئلہ یہ ہے کہ میں عرصہ دراز سے پیشاب کی مہلک بیماری میں مبتلا ہوں، اور اس میں چوبیس گھنٹے آدمی کا پاک رہنا بہت ہی مشکل ہے، ایسی حالت میں جبکہ مندرجہ بالا صورتِ حال درپیش ہو تو کیا آدمی روزہ نماز کر سکتا ہے یا نہیں؟ اکثر لوگ یہ کہتے ہیں کہ پاکی ناپاکی سے کچھ نہیں ہوتا، نیت صاف ہونا چاہئے، قبول کرنے والا خداوند کریم ہے، اور یہی وجہ ہے کہ میں نماز وغیرہ بالکل نہیں پڑھتا، کیا آپ مجھے اس سلسلے میں مفید مشورہ دیں گے؟ مہربانی ہوگی۔

جواب:... یہ بیماری روزے میں تو رُکاوٹ نہیں، البتہ اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، مگر چونکہ آپ معذور ہیں، اس لئے ہر نماز کے وقت کے لئے نیا وضو کر لیا کیجئے، جب تک اس نماز کا وقت رہے گا آپ کا وضو اس عذر کی وجہ سے نہیں ٹوٹے گا، جب ایک نماز کا وقت نکل جائے پھر وضو کر لیا کیجئے،[6] نماز روزہ چھوڑ دینا جائز نہیں۔

مرض کے عود کر آنے کے خوف سے روزے کا فدیہ دینے کا حکم

سوال:... مجھے عرصہ پانچ سال سے گردے کے درد کی تکلیف رہتی ہے، پچھلے سال میں نے پاکستان جا کر آپریشن کرایا ہے اور پتھری نکلی ہے، آپریشن کے تقریباً چار ماہ بعد پھر پتھری ہوگئی، یہاں پر (بحرین میں) میں نے ایک قابل ڈاکٹر کے پاس علاج کرانا

---

(۱) وما وصل إلى الجوف أو إلى الدماغ من المخارق الأصلية كالأنف والأذن والدبر بأن إستعط أو احتقن أو أقطر في أذنه فوصل إلى الجوف أو إلى الدماغ فسد صومه ..إلخ. (البدائع الصنائع ج:۲ ص:۹۳، (فصل) وأما ركنه).

(۲) المريض إذا خاف على نفسه التلف أو ذهاب عضو يفطر بالإجماع وإن خاف زيادة العلة وامتداده فكذلك عندنا وعليه القضاء إذا أفطر كذا في المحيط. (هندية ج:۱ ص:۲۰۷، درمختار مع الشامي ج:۲ ص:۴۲۲، فصل في العوارض).

(۳) ولو لم يقدر لشدة الزمان كالحر فله أن يفطر وينتظر الشتاء فيقضي كذا في فتح القدير. (هندية ج:۱ ص:۲۰۹، وفي الشامية ج:۲ ص:۴۲۷، فصل في العوارض).

(۴) المريض إذا تحقق اليأس من الصحة فعليه الفدية لكل يوم من المرض ..إلخ. (شامي ج:۲ ص:۴۲۷).

(۵) ولو قدر على الصيام بعد ما فدى بطل حكم الفداء الذي فداه حتى يجب عليه الصوم هكذا في النهاية. (هندية ج:۱ ص:۲۰۷، والشامية ج:۲ ص:۴۲۷، فصل في العوارض).

(۶) المستحاضة ومن به سلس البول ..... يتوضؤن لوقت كل صلاة ويصلون بذلك الوضوء في الوقت ما شاؤا من الفرائض والنوافل هكذا في البحر الرائق. (هندية ج:۱ ص:۴۱، كتاب الطهارة، ومما يتصل بذالك أحكام المعذور).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

شروع کیا، ڈاکٹر نے مجھے صرف پانی پینے کو کہا، میں دن میں تقریباً چالیس گلاس پانی کے پیتا رہا، اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے پتھری خود بخود پیشاب کے ساتھ نکل گئی۔

ڈاکٹر نے مجھے کہا ہے کہ کئی آدمیوں کے گردے ایک پوڈر سا بناتے ہیں جو کہ پتھر کی شکل اختیار کر لیتے ہیں، اگر تم روزانہ اسی طرح پانی پیتے رہو تو پتھری نہیں ہوگی، اگر پانی کم کرو گے تو دوبارہ پتھری ہو جائے گی، ڈاکٹر مسلمان ہے اور بہت ہی اچھا آدمی ہے، اس نے مجھے منع کیا ہے کہ مجھے معلوم ہے کہ پاکستانی روزہ نہیں چھوڑتے، مگر تم بالکل روزہ نہ رکھنا، کیونکہ اس طرح تم پانی پینا چھوڑ دو گے اور پتھری دوبارہ ہو جائے گی۔ اب میں سخت پریشانی میں ہوں کہ کیا کروں؟

جواب:... اگر اندیشہ ہے کہ روزہ رکھا گیا تو مرض عود کر آئے گا، تو آپ ڈاکٹر کے مشورے پر عمل کر سکتے ہیں[1]، اور جو روزے آپ کے رہ جائیں گے اگر سردیوں کے دنوں میں ان کی قضا ممکن ہو تو سردیوں کے دنوں میں یہ روزے پورے کریں[2]، ورنہ روزوں کا فدیہ ادا کریں[3]۔

---

(۱) ص: ۵۶۷ کا حاشیہ نمبر ۱، ۲، ۳ دیکھیں۔

(۲) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۳ ملاحظہ ہو۔

(۳) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۴ ملاحظہ ہو۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

رمضان میں (عورتوں کے) مخصوص ایام کے مسائل

مجبوری کے ایام میں عورت کو روزہ رکھنا جائز نہیں

سوال:... رمضان میں عورت جتنے دن مجبوری میں ہو، اس حالت میں روزے کھانے چاہئیں یا نہیں؟ اگر کھائیں تو کیا بعد میں ادا کرنے چاہئیں یا نہیں؟

جواب:... مجبوری (حیض ونفاس) کے دنوں میں عورت کو روزہ رکھنا جائز نہیں، بعد میں قضا رکھنا فرض ہے۔ (۱)

دوائی کھا کر ایام روکنے والی عورت کا روزہ رکھنا

سوال:... رمضان شریف میں بعض خواتین دوائیاں وغیرہ کھا کر اپنے ایام کو روک لیتی ہیں، اس طرح رمضان شریف کے پورے روزے رکھ لیتی ہیں، اور فخریہ بتاتی ہیں کہ ہم نے تو رمضان کے پورے روزے رکھے، کیا ایسا کرنا شرعاً جائز ہے؟

جواب:... یہ تو واضح ہے کہ جب تک ایام شروع نہیں ہوں گے، عورت پاک ہی شمار ہوگی، اور اس کو رمضان کے روزے رکھنا صحیح ہوگا۔ رہا یہ کہ روکنا صحیح ہے یا نہیں؟ تو شرعاً روکنے پر کوئی پابندی نہیں، مگر شرط یہ ہے کہ اگر یہ فعل عورت کی صحت کے لئے مضر ہو تو جائز نہیں۔

روزے کے دوران اگر "ایام" شروع ہوجائیں تو روزہ ختم ہوجاتا ہے

سوال:... ماہِ رمضان میں روزہ رکھنے کے بعد اگر دن میں کسی وقت ایام شروع ہوجائیں تو کیا اسی وقت روزہ کھول لینا چاہئے یا نہیں؟

جواب:... ماہواری کے شروع ہوتے ہی روزہ خود ہی ختم ہوجاتا ہے، کھولیں یا نہ کھولیں۔ (۲)

---

(۱) ومنها الحيض والنفاس وإذا حاضت المرأة أو نفست أفطرت. (هندية ج: ۱ ص: ۲۰۷). وتشترط لوجوب الأداء الصحة ..... والطهارة عن الحيض والنفاس. (مجمع البحرين وملتقى النيرين، كتاب الصوم ص: ۲۰۳، طبع مكتبه اسلاميه كوئٹه)، وتقضي الحائض والنفساء الصوم دون الصلاة لحديث عائشة رضي الله عنها، كان يصيبنا ذالك فنؤمر بقضاء الصوم ولا نؤمر بقضاء الصلاة، وعليه الإجماع ... إلخ. (مراقي الفلاح، باب الحيض والنفاس ص: ۷۹، طبع نور محمد كتاب خانه).

(۲) الحيض والنفاس يفسدان الصوم فيوجب القضاء دون الكفارة. (عالمگيرى ج: ۱ ص: ۲۰۹، كتاب الصوم).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

غیر رمضان میں روزوں کی قضا ہے، تراویح کی نہیں

سوال:... ماہِ رمضان میں مجبوری کے تحت جو روزے رہ جاتے ہیں، تو کیا ان کو قضا کرتے وقت نمازِ تراویح بھی پڑھی جاتی ہے کہ نہیں؟

جواب:... تراویح صرف رمضان میں پڑھی جاتی ہے،[1] قضائے رمضان کے روزوں میں تراویح نہیں ہوتی۔[2]

چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا چاہے مسلسل رکھیں، چاہے وقفے وقفے سے

سوال:... جو روزے چھوٹ جاتے ہیں ان کی قضا لازم ہے، آج تک ہم اس سمجھ سے محروم رہے، اب اللہ نے دِل میں ڈالی ہے تو یہ پتا چلا تھا کہ مسلسل روزے رکھنا منع ہے، کیا میں ایک دن چھوڑ کے ایک دن یا ہفتہ میں دو دن روزہ رکھ کر اپنے روزوں کی قضا کرسکتی ہوں؟ کیونکہ زندگی کا تو کوئی بھروسا نہیں، جتنی جلدی ادا ہوجائے بہتر ہے۔

جواب:... جو روزے رہ گئے ہوں ان کی قضا فرض ہے، اگر صحت وقوت اجازت دیتی ہو تو ان کو مسلسل رکھنے میں بھی کوئی حرج نہیں، بلکہ جہاں تک ممکن ہو جلد سے جلد قضا کرلینا بہتر ہے، ورنہ جس طرح سہولت ہو رکھ لئے جائیں۔[3]

تمام عمر میں بھی قضا روزے پورے نہ ہوں تو اپنے مال میں سے فدیہ کی وصیت کرے

سوال:... رمضان المبارک میں ہمارے جو روزے مجبوراً چھوٹ جاتے ہیں وہ میں نے آج تک نہیں رکھے، انشاء اللہ اس بار رکھوں گی، اور پچھلے روزے چھوٹ گئے ہیں اس کے لئے میں خدا سے معافی مانگتی ہوں۔ پوچھنا یہ ہے کہ پچھلے روزے جو چھوٹ گئے ہیں ان کے لئے صرف توبہ کرلینا کافی ہے یا کفارہ ادا کرنا ہوگا؟ یا پھر وہ روزے رکھنا ہوں گے؟ مجھے تو یہ بھی یاد نہیں کہ کتنے ہوں گے؟

جواب:... اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے، آپ نے ایک ایسا مسئلہ پوچھا ہے جس کی ضرورت تمام مسلم خواتین کو ہے، اور جس میں عموماً ہماری بہنیں کوتاہی اور غفلت سے کام لیتی ہیں۔ عورتوں کے جو روزے ''خاص عذر'' کی وجہ سے رہ جاتے ہیں، ان کی قضا واجب ہے، اور سستی وکوتاہی کی وجہ سے اگر قضا نہیں کئے تب بھی وہ مرتے دَم تک ان کے ذمے رہیں گے، توبہ واِستغفار سے روزوں میں تاخیر کرنے کا گناہ تو معاف ہوجائے گا، لیکن روزے معاف نہیں ہوں گے، وہ ذمے رہیں گے، ان کا ادا کرنا فرض ہے، البتہ اس

---

(۱) فصلاة التراويح في ليالي رمضان ...إلخ. (البدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۲۸۸، (فصل) وأما بيان أن السنة).

(۲) (فصل) وأما بيان أدائها إذا فاتت عن وقتها هل تقضى أم لا ..... والصحيح انها لا تقضى لأنها ليست بأكد من سنة المغرب والعشاء وتلك لا تقضى فكذلك هذه. (البدائع الصنائع ج: ۱ ص: ۲۹۰، (فصل) وأما بيان أدائها).

(۳) تتابع القضاء: اتفق أكثر الفقهاء على أنه يستحب موالاة القضاء أو تتابعه لكن لا يشترط التتابع والفور في قضاء رمضان فإن شاء فرقه وإن شاء تابعه لإطلاق النص القرآني الموجب للقضاء ...إلخ. (الفقه الإسلامي وأدلته ج: ۲ ص: ۶۸۰، وكذا في فتح القدير ج: ۲ ص: ۸۱).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

تأخیر اور کوتاہی کی وجہ سے کوئی کفارہ لازم نہیں ہوگا۔[1] جب سے آپ پر نماز روزہ فرض ہوا ہے، اس وقت سے لے کر جتنے رمضانوں کے روزے رہ گئے ہوں ان کا حساب لگا لیجئے اور پھر ان کو قضا کرنا شروع کیجئے، ضروری نہیں کہ لگاتار ہی قضا کئے جائیں، بلکہ جب بھی موقع ملے قضا کرتی رہیں، اور نیت یوں کیا کریں کہ سب سے پہلے رمضان کا جو پہلا روزہ میرے ذمہ ہے اس کی قضا کرتی ہوں۔ اور اگر خدانخواستہ پوری عمر میں بھی پورے نہ ہوں تو وصیت کرنا فرض ہے کہ میرے ذمہ اتنے روزے باقی ہیں، ان کا فدیہ میرے مال سے ادا کردیا جائے۔[2] اور اگر آپ کو یہ یاد نہیں کہ کب سے آپ کے ذمہ روزے فرض ہوئے تھے تو اپنی عمر کے دسویں سال سے روزوں کا حساب لگائیے، اور ہر مہینے جتنے دنوں کے روزے آپ کے رہ جاتے ہیں اتنے دنوں کو لے کر گزشتہ تمام سالوں کا حساب لگا لیجئے۔

اگر ''ایام'' میں کوئی روزے کا پوچھے تو کس طرح ٹالیں؟

سوال:... خاص ایام میں جب میری بہنیں اور میں روزہ نہیں رکھتے تو والد، بھائی یا کوئی اور پوچھتا ہے تو ہم کہہ دیتے ہیں کہ روزہ ہے، ہم باقاعدہ سب کے ساتھ سحری کرتے ہیں، دن میں اگر کچھ کھانا پینا ہو تو چھپ کر کھاتے ہیں یا کبھی نہیں بھی کھاتے، تو کیا ہمیں اس طرح کرنے سے جھوٹ بولنے کا گناہ ملے گا جبکہ ہم ایسا صرف شرم وحیا کی وجہ سے کرتے ہیں؟

جواب:... ایسی باتوں میں شرم وحیا تو اچھی بات ہے، مگر بجائے یہ کہنے کے کہ: ''ہمارا روزہ ہے'' کوئی ایسا فقرہ کہا جائے جو جھوٹ نہ ہو، مثلاً یہ کہہ دیا جائے کہ: ''ہم نے بھی تو سب کے ساتھ سحری کی تھی۔''

عورت کے کفارے کے روزوں کے دوران ''ایام'' کا آنا

سوال:... ایک عورت نے رمضان میں جان بوجھ کر روزہ توڑ دیا، اب کفارہ دینا تھا، کفارے کے روزے شروع کئے تو درمیان میں ایامِ حیض شروع ہوگئے، کیا اسے پھر سے روزے شروع کرنے ہوں گے؟

جواب:... کفارے کے ساٹھ روزے لگاتار رکھنا ضروری ہے، اگر درمیان میں ایک دن کا بھی ناغہ ہوگیا تو گزشتہ تمام روزے کالعدم ہوجائیں گے، اور نئے سرے سے شروع کرکے ساٹھ روزے پورے کرنے ضروری ہوں گے۔ لیکن عورتوں کے ایامِ حیض کی وجہ سے جو جبری ناغہ ہوجاتا ہے وہ معاف ہے، ایامِ حیض میں روزے چھوڑے، اور پاک ہوتے ہی بغیر وقفے کے روزہ شروع کردیا کرے، یہاں تک کہ ساٹھ روزے پورے ہوجائیں۔[3]

---

(۱) والحيض والنفاس يفسدان الصوم فيوجب القضاء دون الكفارة۔ (قاضي خان على هامش الهندية ج ۱ ص: ۲۰۹)۔

(۲) وقضوا لزومًا ما قدروا بلا فدية وبلا ولاء ... إلخ۔ ... ولو ماتوا بعد زوال العذر وجبت الوصية بقدر إدراكهم عدة من أيام أخر ... إلخ۔ (درمختار مع الشامي ج: ۲ ص: ۴۲۳، ۴۲۴، أيضًا مراقي الفلاح، فصل في إسقاط الصلاة والصوم ص ۲۳۷)۔

(۳) قوله ككفارة المظاهر مرتبط بقوله وكفر ... فإن لم يجد صام شهرين متتابعين ... فلو أفطر ولو لعذر استأنف إلا لعذر الحيض۔ (شامي، مطلب في الكفارة ج ۲ ص ۴۱۲)۔ صام شهرين متتابعين ... فإن أفطر ولو بعذر غير الحيض استأنف ويلزمها الوصل بعد طهرها من الحيض حتى لو لم تصل استأنف ذكره السيد۔ (حاشية الطحطاوي، فصل في الكفارة وما يسقطها ص: ۳۶۲)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا مکروہ ہو جاتا ہے؟

بھول کر کھانے والا اور قے کرنے والا اگر قصداً کھا پی لے تو صرف قضا ہوگی

سوال:... فرض کریں زید نے بھول کر کھانا کھا لیا بعد میں یاد آیا کہ وہ تو روزے سے تھا، اب اس نے یہ سمجھ کر کہ روزہ تو رہا نہیں، کچھ اور کھا پی لیا، تو کیا قضا کے ساتھ کفارہ بھی ہوگا؟ اسی طرح اگر کسی نے قے کرنے کے بعد کچھ کھا پی لیا تو کیا حکم ہے؟

جواب:... کسی نے بھولے سے کچھ کھا پی لیا تھا، اور یہ سمجھ کر کہ اس کا روزہ ٹوٹ گیا ہے، قصداً کھا پی لیا تو قضا واجب ہوگی۔ اسی طرح اگر کسی کو قے ہوئی، اور پھر یہ خیال کر کے کہ اس کا روزہ ٹوٹ گیا ہے، کچھ کھا پی لیا، تو اس صورت میں قضا واجب ہوگی، کفارہ واجب نہ ہوگا۔ لیکن اگر اسے یہ مسئلہ معلوم تھا کہ قے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اس کے باوجود کچھ کھا پی لیا تو اس صورت میں اس کے ذمہ قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔[1]

اگر غلطی سے اِفطار کر لیا تو صرف قضا واجب ہے کفارہ نہیں

سوال:... اس مرتبہ رمضان المبارک میں میرے ساتھ ایک حادثہ پیش آیا، وہ یہ کہ میں روزے سے تھا، عصر کی نماز پڑھ کر آیا تو تلاوت کرنے بیٹھ گیا، پانچ بجے تلاوت ختم کی اور اِفطاری کے سلسلے میں کام میں لگ گیا، واضح ہو کہ میں گھر میں اکیلا رہتا ہوں، سالن وغیرہ بنایا، کچھ حسبِ معمول شربت دُودھ وغیرہ بنا کر رکھا، باورچی خانے سے واپس آیا تو گھڑی پر ساڑھے پانچ بجے تھے، اب میرے خیال میں آیا کہ چونکہ روزہ پانچ بج کر پچاس منٹ پر اِفطار ہوتا ہے، چالیس منٹ پر کچھ پکوڑے بنالوں گا۔ خیر اپنے خیال کے مطابق چالیس منٹ پر باورچی خانے میں گیا پکوڑے بنانے لگ گیا، پانچ بج کر پچاس منٹ پر تمام اِفطاری کا سامان رکھ کر میز پر بیٹھ گیا، مگر اَذان سنائی نہ دی، ایئر کنڈیشن بند کیا، کوئی آواز نہ آئی، پھر فون پر وقت معلوم کیا تو ۵:۵۵ ہو چکے تھے، میں نے سمجھا اَذان سنائی نہیں دی، ممکن ہے مائیک خراب ہو، یا کوئی اور عذر ہو، اور روزہ اِفطار کر لیا، پھر مغرب کی نماز پڑھی۔ یہاں کویت اُردو سروس سات بجے شروع ہوتی ہے، روزانہ اِفطاری کے بعد ریڈیو لگاتا تھا، مگر وہ بھی نہ لگا، اسی اثناء میں بی بی سی لگ گیا اور مجھے

---

(۱) أو أكل ..... ناسيًا أو ذرعه القيء فظن أنه أفطر فأكل عمدًا للشبهة ولو علم عدم فطره لزمته الكفارة ...إلخ۔ (درمختار مع الشامي ج:۲ ص:۴۰۱، ۴۰۲)، لو أكل أو شرب أو جامع ناسيًا وظن أن ذلك فطره فأكل متعمدًا لا كفارة عليه وإن علم أن صومه لا تفسد بالنسيان عند أبي حنيفة رحمه الله لا تلزمه وهو الصحيح. ولو ذرعه القيء فظن أنه يفطره فأفطر لا كفارة عليه، وإن علم أن ذلك لا يفطره فعليه الكفارة كذا في البحر الرائق. (فتاوىٰ عالمگيري ج:۱ ص:۲۰۶، كتاب الصوم، الباب الرابع فيما يفسد وما لا يفسد ومما يتصل بذلك مسائل، طبع رشيديه)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

اچانک خیال آیا کہ روزہ تو چھ بج کر پچاس منٹ پر اِفطار ہوتا ہے، بس افسوس اور پشیمانی کے سوا کیا کرسکتا ہوں، پھر کلی کی، چند منٹ باقی تھے، دوبارہ روزہ اِفطار کیا، مغرب کی نماز پڑھی۔

براہ کرم آپ مجھے اس کوتاہی کے متعلق بتائیں کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا ہے تو صرف قضا واجب ہے یا کفارہ؟ اور اگر کفارہ واجب ہے تو کیا میں صحت مند ہوتے ہوئے بھی ساٹھ مسکینوں کو بطورِ کفارہ کھانا کھلا سکتا ہوں؟ مفصل جواب سے نوازیں۔ مولانا صاحب! مجھے سمجھ نہیں آرہی، میں نے کس طرح ۶:۵۰ کے بجائے ۵:۵۰ کو اِفطاری کا وقت سمجھ لیا، اور اپنے خیال کے مطابق لیٹ اِفطار کیا۔

جواب:... آپ کا روزہ تو ٹوٹ گیا، مگر چونکہ غلط فہمی کی بنا پر روزہ توڑ لیا، اس لئے آپ کے ذمہ صرف قضا واجب ہے، کفارہ نہیں۔(۱)

اگر خون حلق میں چلا گیا تو روزہ ٹوٹ گیا

سوال:... اگر کوئی روزے کی حالت میں ہے اور مسوڑھوں سے خون آئے اور حلق کے پار ہوجائے تو ایسی حالت میں روزے پر کوئی اثر خراب تو نہیں پڑے گا؟ خاص کر نیت کی حالت میں۔

جواب:... اگر یقین ہو کہ خون حلق میں چلا گیا، تو روزہ فاسد ہوجائے گا، دوبارہ رکھنا ضروری ہوگا۔(۲)

روزے میں مخصوص جگہ میں دوا رکھنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

سوال:... چند دوائیں ایسی ہیں جو مقامِ مخصوص میں رکھی جاتی ہیں بعد طہر کے، جسے طب کی اصطلاح میں شیاف کہا جاتا ہے، دریافت طلب مسئلہ یہ ہے کہ اس کے استعمال سے روزے پر کیا اثر پڑتا ہے؟ کیا روزہ ہوجاتا ہے؟

جواب:... روزے کی حالت میں یہ عمل دُرست نہیں، اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔(۳)

نہاتے وقت منہ میں پانی چلے جانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

سوال:... کیا نہاتے وقت منہ میں پانی چلے جانے کی وجہ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ خواہ یہ غلطی جان بوجھ کر نہ ہو۔

جواب:... وضو، غسل یا کلی کرتے وقت غلطی سے پانی حلق سے نیچے چلا جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے، مگر اس صورت میں

---

(۱) أو تسحر أو أفطر يظن اليوم أى الوقت الذى أكل فيه ليلا والحال أن الفجر طالع والشمس لم تغرب (درمختار) وفى الشامية. أى يجب عليه القضاء دون الكفارة لأن الجناية قاصرة ...إلخ. (درمختار مع الشامى ج:۲ ص:۴۰۵، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، وأيضًا عالمگيرى ج:۱ ص:۲۰۶، كتاب الصوم، طبع رشيديه).

(۲) أو خرج الدم من بين أسنانه ودخل حلقه يعنى ولم يصل إلى جوفه أما إذا وصل فإن غلب الدم أو تساويا فسد وإلا لا ...إلخ. (درمختار مع الشامى ج:۲ ص:۳۹۴، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده).

(۳) ومن احتقن أو استعط أو أقطر فى أذنه دهنا أفطر ولا كفارة عليه هكذا فى الهداية. (هندية ج:۱ ص:۲۰۴).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

صرف قضا لازم ہے، کفارہ نہیں۔ (۱)

اگر روزے میں بھول کر کھا پی لیا تو روزہ نہیں ٹوٹا

سوال:... اگر روزے میں غلطی سے پانی پی لے یا دُوسری چیزیں کھالے اور اس کو خیال نہیں رہا کہ اس کا روزہ ہے، لیکن بعد میں اس کو یاد آجائے کہ اس کا روزہ ہے تو اس کا کیا کفارہ ادا کرنا ہوگا؟

جواب:... اگر بھول کر کھا پی لے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (۲) ہاں! اگر کھاتے کھاتے یاد آجائے تو یاد آنے کے بعد فوراً چھوڑ دے، لیکن اگر روزہ تو یاد ہو مگر غلطی سے پانی حلق کے نیچے چلا جائے تو روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔ (۳)

روزے میں فرض غسل کرتے ہوئے ناف یا کان میں پانی ڈالنا

سوال:... روزے میں فرض غسل کرتے وقت ناف اور کان کے اندر پانی ڈالنے سے روزہ تو نہیں ٹوٹتا؟

جواب:... ناف میں پانی ڈالنے سے تو کچھ نہیں ہوتا، اگر پانی کان کے اندر چلا گیا اور دِماغ میں پہنچ گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ (۴)

روزے میں غرغرہ کرنا اور ناک میں اُوپر تک پانی چڑھانا ممنوع ہے

سوال:... روزے کی حالت میں غرغرہ اور ناک میں پانی چڑھانا ممنوع ہے، اب پوچھنا یہ ہے کہ وہ بالکل معاف ہے یا کسی وقت کرنا چاہئے؟

جواب:... روزے کی حالت میں غرغرہ کرنا اور ناک میں زور سے پانی ڈالنا ممنوع ہے، اس سے روزے کے ٹوٹ جانے کا اندیشہ قوی ہے، اگر غسل فرض ہو تو کلی کرے، ناک میں پانی بھی ڈالے، مگر روزے کی حالت میں غرغرہ نہ کرے، نہ ناک میں اُوپر تک پانی چڑھائے۔ (۵)

---

(۱) لو أكل مكرها أو مخطئًا عليه القضاء دون الكفارة كذا في فتاوىٰ قاضي خان ..... وإن تمضمض واستنشق فدخل الماء جوفه إن كان ذاكرًا لصومه فسد صومه وعليه القضاء ..... وكذا إذا اغتسل فدخل الماء حلقه كذا في السراج الوهاج. (هندية ج: ۱ ص: ۲۰۲، كتاب الصوم، الباب الرابع فيما يفسد وما لا يفسد).

(۲) إذا أكل الصائم أو شرب أو جامع ناسيًا لم يفطر. (عالمگيري ج: ۱ ص: ۲۰۲، كتاب الصوم، الباب الرابع).

(۳) وإن تمضمض أو استنشق فدخل الماء جوفه إن كان ذاكرًا لصومه فسد صومه وعليه القضاء ...إلخ. (عالمگيري ج: ۱ ص: ۲۰۲، كتاب الصوم، الباب الرابع فيما يفسد وما لا يفسد).

(۴) في الدر المختار: أو دخل الماء في أذنه وإن كان بفعله على المختار. وفي الشرح: اختاره في الهداية والتبيين وصححه في المحيط وفي الولوالجية أنه المختار وفصل في الخانية بأنه إن دخل لا يفسد وإن أدخله يفسد في الصحيح لأنه وصل إلى الجوف بفعله فلا يعتبر فيه صلاح البدن، ومثله في البزازية واستظهره في الفتح والبرهان شرنبلالية ملخصًا. والحاصل الإتفاق على الفطر بصب الدهن وعلى عدمه بدخول الماء واختلف الصحيح في إدخاله نوح. (شامي ج: ۲ ص: ۳۹۶).

(۵) وكذا تكره المبالغة في المضمضة والإستنشاق ...إلخ. (هندية ج: ۱ ص: ۱۹۹، الباب الثالث فيما يكره للصائم...).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

روزے کی حالت میں سگریٹ یا حقہ پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

سوال:... روزہ دار اگر سگریٹ یا حقہ پی لے تو کیا اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا؟

جواب:... روزے کی حالت میں حقہ پینے یا سگریٹ پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اور اگر یہ عمل جان بوجھ کر کیا ہو تو قضا و کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔ (۱)

اگر ایسی چیز نگل لی جائے جو غذا یا دوا نہ ہو تو صرف قضا واجب ہوگی

سوال:... زید روزے سے تھا، اس نے سکہ نگل لیا، اب معلوم یہ کرنا ہے کہ کیا روزہ ٹوٹ گیا؟ کیا صرف قضا واجب ہوگی؟

جواب:... کوئی ایسی چیز نگل لی جس کو بطورِ غذا یا دوا کے نہیں کھایا جاتا تو روزہ نوٹ گیا، اور صرف قضا واجب ہوگی، کفارہ واجب نہیں۔ (۲)

سحری ختم ہونے سے پہلے کوئی چیز منہ میں رکھ کر سو گیا تو روزے کا حکم

سوال:... میں رمضان شریف کے مہینے میں چھالیہ اپنے منہ میں رکھ کر بستر پر لیٹ گیا، خیال یہ تھا کہ میں اس کو اپنے منہ سے نکال کر روزہ رکھوں گا، اچانک آنکھ لگ گئی اور نیند غالب آ گئی، جب سحری کا ٹائم نکل چکا تھا، اس وقت بیداری ہوئی، پھر چھالیہ اپنے منہ سے نکال کر پھینک دی اور کلی کر کے روزہ رکھ لیا، کیا میرا روزہ ہو گیا؟

جواب:... روزہ نہیں ہوا، صرف قضا کریں۔ (۳)

چنے کے دانے کی مقدار دانتوں میں پھنسے ہوئے گوشت کے ریشے نگلنے سے روزہ ٹوٹ گیا

سوال:... میں نے ایک دن سحری گوشت کے ساتھ کی، دانتوں میں کچھ ریشے پھنسے رہ گئے، صبح نو بجے کچھ ریشے میں نے دانتوں سے نکال کر نگل لئے، اب آپ بتائیں کیا میرا روزہ ٹوٹ گیا؟

جواب:... دانتوں میں گوشت کا ریشہ یا کوئی چیز رہ گئی تھی، اور وہ خود بخود اندر چلی گئی، تو اگر چنے کے دانے کے برابر یا اس سے زیادہ ہو تو روزہ جاتا رہا، اور اگر اس سے کم ہو تو روزہ نہیں ٹوٹا۔ (۴) اور اگر باہر سے کوئی چیز منہ میں ڈال کر نگل لی تو خواہ تھوڑی ہو یا

---

(۱) ويفطر بتناول الدخان المعروف ونحوه كالتمباك والنشوق ...إلخ. (الفقه الإسلامي وأدلته ج:۲ ص:۲۶۵، كتاب الصوم، وفي الشامية ج:۲ ص:۳۹۵، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده).

(۲) أو ابتلع ما لا يتغذى به ولا يتداوى به عادة فسد صومه ولزمه القضاء ولا كفارة عليه ...إلخ. (البحر الرائق ج:۲ ص:۲۹۵، وكذا في الهندية ج:۲ ص:۲۰۲، الباب الرابع فيما يفسد الصوم وما لا يفسد، كتاب الصوم).

(۳) إذا بقيت لقمة السحور في فيه فطلع الفجر ..... وإن أخرجها ..... لا كفارة عليه ...إلخ. (هندية ج:۱ ص:۲۰۳، كتاب الصوم، الباب الرابع).

(۴) وإن أكل ما بين أسنانه لم يفسد إن كان قليلا وإن كان كثيرًا يفسد والحمصة وما فوقها كثير وما دونها قليل ...إلخ. (هندية ج:۱ ص:۲۰۲، كتاب الصوم، الباب الرابع).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

زیادہ اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔[1]

روزے کی حالت میں پانی میں بیٹھنا یا تازہ مسواک کرنا

سوال:... کیا روزے کی حالت میں بار بار یا زیادہ دیر تک پانی میں بیٹھے رہنے یا بار بار کلیاں کرنے یا تازہ مسواک مثلاً: نیم، کیکر، پیلو وغیرہ کی کرنے یا منجن کرنے سے روزے کو نقصان کا احتمال تو نہیں؟

جواب:... اِمام ابوحنیفہؒ کے نزدیک مسواک تو مکروہ نہیں[2]، مگر بار بار کلی کرنا، دیر تک پانی میں بیٹھے رہنا مکروہ ہے۔[3]

کسی عورت کو دیکھنے یا بوسہ دینے سے اِنزال ہوجائے تو روزے کا حکم

سوال:... بغیر جماع کے اِنزال ہوجائے تو کیا روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب:... اگر صرف دیکھنے سے اِنزال ہوجائے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا،[4] لیکن لمس، مصافحہ اور تقبیل (بوسہ لینے) سے اِنزال ہوجائے تو روزہ فاسد ہوجائے گا، اور صرف قضا واجب ہوگی، کفارہ لازم نہیں آئے گا۔[5]

روزہ دار اگر استمناء بالید کرے تو کیا کفارہ ہوگا؟

سوال:... رمضان المبارک کے مہینے میں کفارہ صرف جان بوجھ کر جماع کرنے سے ہوگا؟ اور اگر کوئی شخص ہاتھ کے ذریعے روزے کی حالت میں منی نکال دے تو صرف قضا لازم ہوگی یا کفارہ بھی؟

جواب:... کفارہ صرف کھانے پینے سے یا جماع سے لازم آتا ہے،[6] ہاتھ کے استعمال سے اگر روزہ خراب کیا ہو تو صرف قضا لازم ہے۔[7]

---

(۱) وان ابتلع من الخارج یفسد ...الخ. (هندية ج:۱ ص:۲۰۳، كتاب الصوم، وكذا في الشامية ج:۲ ص:۴۱۵).

(۲) ولَا بأس بالسواک الرطب واليابس في الغداة والعشي عندنا ...الخ. (هندية ج:۱ ص:۱۹۹، الباب الثالث).

(۳) وعن أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ أنه يكره للصائم المضمضة والإستنشاق بغير وضوء وكره الإغتسال وصب الماء على الرأس ...الخ. (هندية ج:۱ ص:۱۹۹، الباب الثالث فيما يكره للصائم، كتاب الصوم).

(۴) واذا نظر إلى امرأة بشهوة في وجهها أو فرجها كرر النظر أولَا لا يفطر إذا انزل كذا في فتح القدير. (هندية ج:۱ ص:۲۰۴، الباب الرابع فيما يفسد وما لَا يفسد).

(۵) واذا قبّل امرأته وانزل فسد صومه من غير كفارة كذا في المحيط ..... والمس المباشرة والمصافحة والمعانقة كالقبلة كذا في البحر الرائق. (هندية ج:۱ ص:۲۰۴، الباب الرابع فيما يفسد وما لَا يفسد، كتاب الصوم).

(۶) من جامع عمدًا في أحد السبيلين فعليه القضاء والكفارة ..... إذا أكل متعمدًا ما يتغذىٰ به أو يتداوىٰ به يلزمه الكفارة ...الخ. (هندية ج:۱ ص:۲۰۵، أيضًا: فتاوىٰ شامي ج:۲ ص:۳۹۴، باب ما يفسد الصوم وما لَا يفسده).

(۷) الصائم إذا عالج ذكره حتى امنى فعليه القضاء وهو المختار وبه قال عامة المشائخ كذا في البحر الرائق. (هندية ج:۱ ص:۲۰۵، الباب الرابع فيما يفسد وما لَا يفسد، كتاب الصوم).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا؟

انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا

سوال:... گزشتہ رمضان میں کانچ سے میرا ہاتھ زخمی ہوگیا تھا، زخم گہرا تھا، لہٰذا ڈاکٹر نے ٹانکے لگانے کے لئے مجھے ایک انجکشن بھی لگایا، اور کوئی چیز بھی سنگھائی، پانی پینے کے لئے ڈاکٹر نے اصرار کیا، مگر میں نے روزے کی وجہ سے پانی نہیں پیا، وہاں سے فراغت کے بعد میں ایک مولوی صاحب کے پاس گیا، جن سے ذکر کیا کہ مجھے انجکشن دیا گیا اور پھر ٹانکے لگائے گئے، تو انہوں نے کہا کہ تمہارا روزہ ٹوٹ گیا ہے، خود ہی میرے لئے دُودھ اور ڈبل روٹی لائے اور کہا کہ کھاؤ، اور میں نے کھالیا، تو کیا اب اس روزے کے بدلے ایک روزے کی قضا ہوگی؟ اور میرا یہ عمل ٹھیک ہوا یا نہیں؟

جواب:... انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا،(۱) لیکن آپ نے چونکہ مولوی صاحب کے ''فتوے'' پر عمل کیا ہے، اس لئے آپ کے ذمہ صرف قضا ہے، کفارہ نہیں۔(۲)

روزہ دار نے زبان سے چیز چکھ کر تھوک دی تو روزہ نہیں ٹوٹا

سوال:... اگر کسی نے روزے کی حالت میں کوئی چیز چکھ لی تو اس کے روزے کا کیا حکم ہے؟

جواب:... زبان سے کسی چیز کا ذائقہ چکھ کر تھوک دیا تو روزہ نہیں ٹوٹا، مگر بے ضرورت ایسا کرنا مکروہ ہے۔(۳)

منہ سے نکلا ہوا خون مگر تھوک سے کم، نگل لیا تو روزہ نہیں ٹوٹا

سوال:... ایک دفعہ رمضان کے مہینے میں میرے منہ سے خون نکل آیا اور میں اسے نگل گیا، مجھے کسی نے کہا کہ تمہارا روزہ نہیں رہا، کیا واقعی میرا روزہ نہیں رہا؟

جواب:... اگر خون منہ سے نکل رہا تھا، اس کو تھوک کے ساتھ نگل لیا تو روزہ ٹوٹ گیا، البتہ اگر خون کی مقدار تھوک سے کم ہو

---

(۱) وما يدخل من مسام البدن من الدهن لا يفطر هكذا في شرح المجمع. (هندية ج: ۱ ص: ۲۰۳، كتاب الصوم، الباب الرابع).

(۲) وإذا اكتحل أو دهن نفسه أو شاربه ثم أكل متعمدًا فعليه الكفارة إلّا إذا كان جاهلًا فأفتي له بالفطر فلا تلزمه الكفارة هكذا في فتاوىٰ قاضيخان. (هندية ج: ۱ ص: ۲۰۶، كتاب الصوم).

(۳) وكره ذوق شيء ومضغه بلا عذر كذا في الكنز. (فتاوىٰ هندية ج: ۱ ص: ۱۹۹، كتاب الصوم، الباب الثالث).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

اور حلق میں خون کا ذائقہ محسوس نہ ہو تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (۱)

روزے میں تھوک نگل سکتے ہیں

سوال:... روزے کی حالت میں اکثر اوقات بے حد تھوک آتا ہے، کیا ایسی حالت میں تھوک نگل سکتے ہیں؟ کیونکہ نماز پڑھنے کے دوران ایسی حالت میں بے حد مشکل پیش آتی ہے۔

جواب:... تھوک نگلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، مگر تھوک جمع کر کے نگلنا مکروہ ہے۔ (۲)

بلغم پیٹ میں چلا جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا

سوال:... کسی شخص کو نزلہ ہے اور اس شخص نے روزہ بھی رکھا ہوا ہے، اور لازمی ہے کہ نزلے میں بلغم بھی ضرور آئے گا، اگر اتفاق سے بلغم اس کے پیٹ میں چلا جائے تو کیا اس صورت میں اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا؟

جواب:... نہیں! (۳)

بلا قصد حلق کے اندر مکھی، دُھواں، گرد و غبار چلا گیا تو روزہ نہیں ٹوٹتا

سوال:... اگر کسی کے حلق کے اندر مکھی چلی جائے تو کیا اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا؟

جواب:... اگر حلق کے اندر مکھی چلی گئی یا دُھواں خود بخود چلا گیا، یا گرد و غبار چلا گیا تو روزہ نہیں ٹوٹتا، اور اگر قصداً ایسا کیا تو روزہ جاتا رہا۔ (۴)

ناک اور کان میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

سوال:... آنکھ، ناک اور کان میں دوائی ڈالنے سے روزے پر کیا اثر پڑتا ہے؟ زخم پر دوائی لگانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ خواہ دوائی خشک ہو یا مرہم کی طرح ہو۔

جواب:... آنکھ میں دوائی ڈالنے (۵) یا زخم پر مرہم لگانے یا دوائی لگانے سے روزے میں کوئی فرق نہیں آتا، لیکن ناک اور کان

---

(۱) الدم إذا خرج من الأسنان ودخل حلقه إن كانت الغلبة للبزاق لا يضره وإن كانت الغلبة للدم يفسد صومه ...إلخ. (هندية ج:۱ ص:۲۰۳، كتاب الصوم، الباب الرابع فيما يفسده وما لا يفسد).

(۲) ويكره للصائم أن يجمع ريقه في فمه ثم يبتلعه كذا في الظهيرية. (هندية ج:۱ ص:۱۹۹، كتاب الصوم).

(۳) ولو دخل مخاط أنفه من رأسه ثم استشمه فأدخل حلقه عمدًا لم يفطره لأنه بمنزلة ريقه كذا في محيط السرخسي. (هندية ج:۱ ص:۲۰۳، كتاب الصوم، الباب الرابع).

(۴) أو دخل حلقه غبار أو ذباب أو دخان ولو ذاكرًا استحسانا لعدم إمكان التحرز عنه، ومفاده أنه لو أدخل حلقه الدخان أفطر أيّ دخان كان ...إلخ. (درمختار مع الشامي ج:۲ ص:۳۹۵، كتاب الصوم، وكذا في الهندية ج:۱ ص:۲۰۳).

(۵) ولو أقطر شيئًا من الدواء في عينه لا يفطر صومه عندنا وإن وجد طعمه في حلقه ...إلخ. (هندية ج:۱ ص:۲۰۳).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

میں دوائی ڈالنے سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے،[1] اور اگر زخم پیٹ میں ہو یا سر پر ہو اور اس پر دوائی لگانے سے دماغ یا پیٹ کے اندر دوائی سرایت کر جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔[2]

روزے کی حالت میں کان میں دوائی ڈالنے سے قضا لازم ہے

سوال:... میں نے سحری کا وقت ختم ہونے کے تقریباً آدھے گھنٹے بعد فجر کی نماز سے پہلے مسئلہ معلوم نہ ہونے کے سبب کان میں دوائی ڈلوالی، اس پر قضا لازم آئے گی یا کفارہ بھی؟

جواب:... صرف قضا لازم آئے گی، کفارہ نہیں۔[3]

روزے کی حالت میں آنکھ کھول کر وضو کرنا

سوال:... کیا روزے کی حالت میں آنکھ کھول کر وضو کرنا جائز اور دُرست ہے؟

جواب:... جائز ہے۔

آنکھ میں دوا ڈالنے سے روزہ کیوں نہیں ٹوٹتا؟

سوال:... آپ نے کسی سائل کے جواب میں فرمایا تھا کہ آنکھ میں دوا ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، جبکہ کان میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اس سلسلے میں عرض ہے کہ آنکھ میں دوا ڈالنے سے اس کی بو اور دوا تک حلق میں جاتی ہے، جبکہ کان میں دوا ڈالنے سے حلق اثر انداز نہیں ہوتا، لہٰذا درخواست ہے کہ اس مسئلے پر نظرِ ثانی فرما کر جواب سے سرفراز فرمادیں۔

جواب:... نظرِ ثانی کے بعد بھی وہی مسئلہ ہے، فقہ کی کتابوں میں یہی لکھا ہے، آنکھ میں ڈالی گئی دوا براہِ راست حلق یا دماغ میں نہیں پہنچتی، اس لئے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا،[4] اور کان میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔[5]

روزے میں بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا

سوال:... اگر کوئی روزے میں غلطی سے پانی پی لے یا دُوسری چیزیں کھالے اور اس کو خیال نہیں رہا کہ اس کا روزہ ہے، لیکن بعد میں اس کو یاد آجائے کہ اس کا روزہ ہے، تو بتایئے کہ اس کا کیا کفارہ ادا کرنا ہوگا؟

---

(۱) ومن احتقن أو استعط أو أقطر في أذنه دهنا أفطر ولا كفارة عليه كذا في الهداية. (هندية ج: ۱ ص: ۲۰۴).

(۲) وفي دواء الجائفة والآمّة أكثر المشائخ على أن العبرة للوصول إلى الجوف والدماغ ...إلخ. (هندية ج: ۱ ص: ۲۰۴، كتاب الصوم، الباب الرابع فيما يفسد وما لا يفسد).

(۳) أو أقطر في أذنه أفطر ولا كفارة عليه هكذا في الهداية. (عالمگيري ج: ۱ ص: ۲۰۴، كتاب الصوم، الباب الرابع فيما يفسد وما لا يفسد، طبع مكتبه رشيديه كوئٹه).

(۴) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۵ ملاحظہ فرمائیں۔

(۵) ایضاً حاشیہ نمبر ۱ ملاحظہ ہو۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... اگر بھول کر کھا پی لے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، ہاں! اگر کھاتے کھاتے یاد آجائے تو یاد آنے کے بعد فوراً چھوڑ دے۔[1] لیکن اگر روزہ تو یاد ہو، مگر غلطی سے پانی حلق کے نیچے چلا جائے تو روزہ فاسد ہوجاتا ہے۔[2]

روزہ دار بھول کر ہم بستری کرلے تو روزے کا کیا حکم ہے؟

سوال:... ایک مولانا صاحب کا ایک مضمون ''فضائل ومسائل رمضان المبارک'' شائع ہوا ہے، جس میں اور باتوں کے علاوہ جہاں مولانا نے ان چیزوں کے بارے میں لکھا ہے جس سے روزہ فاسد ہوتا ہے اور نہ مکروہ، وہاں فرمایا ہے کہ بھول کر ہم بستری کرلینے سے روزہ فاسد ہوتا ہے، نہ مکروہ۔ میری ذاتی رائے میں ہم بستری ایک آدمی کی بھول نہیں، اس میں دو افراد کی شرکت ہوتی ہے، اور جہاں بھی ایک سے زائد افراد کی شرکت ہو اور اس قسم کا عمل روزے کی حالت میں کیا جائے تو اس کو گناہ ضرور کہا جاسکتا ہے، بھول نہیں۔ اس بارے میں آپ کی رائے اسلامی قوانین کی رُو سے لوگوں کو مطمئن کرسکے گی، شکریہ۔

جواب:... بھول کے معنی یہ ہیں کہ یہ یاد نہ رہے کہ میرا روزہ ہے، بھول کر ہم بستری اسی صورت میں ہوسکتی ہے کہ دونوں کو یاد نہ رہے، ورنہ ایک دُوسرے کو یاد دِلا سکتا ہے، اور یاد آنے کے بعد ''بھول کر کرنے'' کے کوئی معنی نہیں، اس لئے مسئلہ تو مولانا کا صحیح ہے۔ مگر یہ صورت شاذ ونادر ہی پیش آسکتی ہے، اس لئے آپ کو اس سے تعجب ہو رہا ہے۔[3]

بازو اور رگ والے انجکشن کا حکم

سوال:... جو انجکشن ڈاکٹر حضرات بازو میں لگاتے ہیں، کیا اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ اور یہ کہ بازو والا انجکشن اور رگ والا انجکشن ان دونوں کا ایک ہی حکم ہے یا الگ الگ؟

جواب:... کسی بھی انجکشن لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اور رگ اور بازو دونوں میں انجکشن لگانے کا ایک ہی حکم ہے۔[4]

روزے کے دوران انجکشن لگوانا اور سانس سے دوا چڑھانا

سوال:... میں سانس کے علاج کے لئے ایک دوا استعمال کر رہی ہوں، جو کہ پاؤڈر کی شکل میں ہوتی ہے، اور اسے دن میں چار مرتبہ سانس کے ساتھ چڑھانا ہوتا ہے، اس عمل سے زیادہ تر دوا سانس کے ساتھ پھیپھڑوں میں داخل ہوجاتی ہے، لیکن کچھ مقدار حلق میں چپک جاتی ہے اور ظاہر ہے کہ بعد میں پیٹ میں جاتی ہے، براہِ کرم آپ یہ بتائیے کہ روزے کی حالت میں اس دوا کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟

---

(۱) إذا أكل الصائم أو شرب أو جامع ناسيًا لم يفطر ..... كذا في الهداية۔ (هندية ج:۱ ص:۲۰۲)۔

(۲) وكذا إذا اغتسل فدخل الماء حلقه (فسد صومه) كذا في السراج الوهاج۔ (هندية ج:۱ ص:۲۰۲، كتاب الصوم، الباب الرابع فيما يفسد وما لَا يفسد، وكذا في الدر مع الرد ج:۲ ص:۳۹۴، باب ما يفسد الصوم وما لَا يفسده)۔

(۳) ایضاً حاشیہ نمبر۱ ملاحظہ ہو

(۴) وما يدخل من مسام البدن من الدهن لَا يفطر هكذا في شرح المجمع۔ (هندية ج:۱ ص:۲۰۳)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

مزید یہ کہ روزے کی حالت میں اگر سانس کا حملہ ہو تو اس کے لئے انجکشن لیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ (اس انجکشن سے روزہ برقرار رہے گا یا ٹوٹ جائے گا؟)

جواب:... یہ دوا آپ سحری بند ہونے سے پہلے استعمال کرسکتی ہیں، دوائی کھا کر خوب اچھی طرح منہ صاف کرلیا جائے، پھر بھی کچھ حلق کے اندر رہ جائے تو کوئی حرج نہیں۔[1] البتہ حلق کے بیرونی حصے میں لگی ہو تو اسے حلق میں نہ لے جایئے۔ روزہ کی حالت میں اس دوا کا استعمال صحیح نہیں، اس سے روزہ فاسد ہو جائے گا۔[2] انجکشن کی دوا اگر براہِ راست معدہ یا دماغ میں نہ پہنچے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اس لئے سانس کی تکلیف میں آپ انجکشن لے سکتی ہیں۔[3]

روزہ دار کو گلوکوز چڑھانا یا انجکشن لگوانا

سوال:... گلوکوز جو ایک بڑے تھیلے کی شکل میں ہوتا ہے، اس کو ڈاکٹر صاحبان انسان کی رگ میں لگاتے ہیں، کیا اس کے لگانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ خواہ لگوانے والا مریض ہو یا جسم کی طاقت کے لئے لگوائے؟

جواب:... گلوکوز لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، بشرطیکہ یہ گلوکوز کسی عذر کی وجہ سے لگایا جائے، بلا عذر گلوکوز چڑھانا مکروہ ہے۔[4]

سوال:... رگ میں دوسرے قسم کے انجکشن لگائے جاتے ہیں، کیا اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ خواہ طاقت کے لئے لگوائے یا مرض کے لئے۔

جواب:... عذر کی وجہ سے رگ میں بھی انجکشن لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، صرف طاقت کا انجکشن لگوانے سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے، گلوکوز کے انجکشن کا بھی یہی حکم ہے۔[5]

خود سے قے آنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا

سوال:... اگر اُلٹی ہو جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اور ڈکار کے ساتھ پانی یا اُلٹی حلق تک آئے اور پھر واپس جانے پر روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ مجھے کوئی تو کہتا ہے کہ روزہ ہو گیا اور کوئی روزہ پھر رکھنے کا مشورہ دیتا ہے۔

جواب:... قے اگر خود سے آئے تو روزہ نہیں ٹوٹتا، البتہ اگر قے قصداً لوٹا لے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اور بلا قصد لوٹ

---

(۱) (قوله تطعم أدوية) أي لو ذاق دواء فوجد طعمه في حلقه زيلعي وغيره في القهستاني طعم الأدوية وريح العطر إذا وجد في حلقه لم يفطر كذا في المحيط. (شامي ج: ۲ ص: ۳۹۲، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده).

(۲) ولو ابتلع حصاة أو نواة أو حجرا أو مدرا أو قطنا أو حشيشا أو كاغذة فعليه القضاء ولا كفارة عليه كذا في الخلاصة. (هندية ج: ۱ ص: ۲۰۳، كتاب الصوم، الباب الرابع فيما يفسد وما لا يفسد).

(۳) وما دخل من مسام البدن من الدهن لا يفطر. (عالمگيري ج: ۱ ص: ۲۰۳، كتاب الصوم، الباب الرابع).

(۴) ایضاً۔

(۵) ایضاً۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جائے تو بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔[1]

نماز اور روزے میں قے کا آنا

سوال:... نماز یا روزے کے دوران ڈکار آنے سے جس کی وجہ سے غذا کا کچھ حصہ حلق سے اُوپر آکر لوٹ جائے یا قصداً لوٹا دیا جائے، اس سے نماز یا روزے پر اثر پڑے گا؟

جواب:... نماز کا حکم یہ ہے کہ اگر خود لوٹ جائے تو نماز فاسد نہیں ہوگی، اور اگر قصداً لوٹا لے تو امام ابو یوسفؒ کے قول کے مطابق فاسد نہیں ہوگی۔ اور امام محمدؒ کے قول کے مطابق فاسد ہو جائے گی۔ عالمگیری میں قاضی خان کے حوالے سے امام محمدؒ کے قول کو اَحوَط (زیادہ محتاط) لکھا ہے۔[2] یہ حکم اس صورت میں ہے جبکہ قے منہ بھر کر نہ ہو (اور یہی صورت آپ کے سوال میں ذکر کی گئی ہے)، اور اگر منہ بھر کے قے آئی اور نکل گئی تو وضو ٹوٹ جائے گا، دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھے۔[3] اور روزے کا حکم یہ ہے کہ اگر قے بلا قصد لوٹ جائے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، اور اگر قصداً لوٹا لے تو امام محمدؒ کے نزدیک خواہ منہ بھر کر ہو یا نہ ہو، دونوں صورتوں میں روزہ ٹوٹ جائے گا، اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک قصداً لوٹانے کی صورت میں اگر قے منہ بھر کر ہو تو روزہ فاسد ہو جائے گا، ورنہ نہیں۔ ''بحر'' میں اس کو ''اَصح'' (زیادہ صحیح) کہا ہے۔[4]

خون دینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا

سوال:... اگر کسی نے روزے کی حالت میں جان بوجھ کر خون دیا تو اس کا روزہ صحیح رہے گا یا نہیں؟ اگر نہیں تو اس پر قضا لازم ہوگی یا کفارہ؟

جواب:... خون دینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔[5]

---

(۱) إذا قاء أو استقاء ملء الفم أو دونه عاد بنفسه أو أعاد أو خرج فلا فطر على الأصح إلّا فی الإعادة والاستقاء بشرط ملء الفم هكذا فی النهر الفائق. (هندية ج: ۱ ص: ۲۰۳، ۲۰۴، كتاب الصوم، وأيضًا فی الدر مع الرد ج: ۲ ص: ۴۱۴).

(۲) وان قاء ملء الفم وابتلعه وهو يقدر على أن يمجه تفسد صلاته وان لم يكن ملء الفم لا تفسد صلاته فی قول أبی يوسف رحمه الله تعالٰی وتفسد فی قول محمد رحمه الله تعالٰی والأحوط قوله كذا فی فتاوىٰ قاضيخان. (عالمگيری ج: ۱ ص: ۱۰۳، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة).

(۳) وينقضه قئ ملأ فاه بأن يضبط بتكلف من مرة ...الخ. (الدر المختار مع الرد ج: ۱ ص: ۱۳۷، نواقض الوضوء).

(۴) (قوله وان أعاده أو استقاء أو ابتلع حصاة أو حديد قضى فقط) أی أعاد القئ ..... فسد صومه ولزمه القضاء ولا كفارة عليه وأطلق فی الإعادة فشمل ما إذا لم يملأ الفم وهو قول محمد لوجود الصنع وقال أبو يوسف لا يفسد لعدم الخروج شرعا وهو المختار فلا بد من التقييد بملء الفم .... وإن صومه لا يفسد على الأصح. (البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۹۵).

(۵) (قوله وكذا لا تكره حجامة) أی الحجامة التی لا تضعفه عن الصوم ...الخ. (شامی ج: ۲ ص: ۴۱۹، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، والهندية ج: ۱ ص: ۱۹۹، كتاب الصوم، الباب الثالث).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

خون نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا

سوال:... کیا خون نکلنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ میرا روزہ تھا، تقریباً دو بجے میرا ہاتھ کٹ جانے سے کافی خون نکل گیا، کیا میرا روزہ ہوگیا ہے؟

جواب:... خون نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔[1]

روزے میں دانت سے خون نکلنے کا حکم

سوال:... دانت سے کسی وجہ سے خون نکل پڑے تو کیا روزہ اور وضو ٹوٹ جائے گا؟

جواب:... وضو تو خون نکلنے سے ٹوٹ جائے گا،[2] اور روزے میں یہ تفصیل ہے کہ اگر خون حلق سے نیچے چلا جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا، ورنہ نہیں۔[3]

دانتوں سے اگر خون آتا ہو تو کیا پھر بھی روزہ رکھے؟

سوال:... اگر دانتوں سے خون آتا ہو، اس کا علاج بھی اپنی طاقت کے مطابق کیا ہو، اور پھر بھی دانتوں کا خون بند نہیں ہوا، تو کیا اس حالت میں روزہ رکھا جائے یا نہیں؟ خون کی مقدار تھوک میں برابر ہوتی ہے۔

جواب:... خون اگر اندر نہ جائے تو روزہ صحیح ہے۔[4]

دانت نکالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا

سوال:... اگر روزے کی نیت بھول جائے تو کیا روزہ نہیں ہوگا؟ دانت میں تکلیف کے باعث دانت نکالنا پڑا، تو کیا یہ روزہ پھر رکھنا پڑے گا یا ہوگیا؟

جواب:... نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں، جب روزہ رکھنے کا ارادہ کرلیا تو نیت ہوگئی، زبان سے نیت کے الفاظ کہنا کوئی ضروری نہیں۔[5] دانت نکالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، بشرطیکہ خون حلق میں نہ گیا ہو۔[6]

---

(۱) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۵ ملاحظہ فرمائیں۔

(۲) ومنها (أی من نواقض الوضوء) ما يخرج من غير السبيلين ويسيل إلى ما يظهر من الدم ...إلخ. (هندية ج. ۱ ص: ۱۰).

(۳) الدم إذا خرج من الأسنان ودخل حلقه إن كانت الغلبة للبزاق لا يضره وإن كانت الغلبة للدم يفسد صومه ...إلخ. (هندية ج. ۱ ص: ۲۰۳، كتاب الصوم، الباب الرابع فيما يفسد وما لا يفسد).

(۴) ایضاً۔

(۵) النية قصده عازما بقلبه صوم غد ..... وليس النطق باللسان شرطًا. (مراقي الفلاح على هامش الطحطاوي ص: ۳۵۲)، والنية معرفته بقلبه أن يصوم كذا في الخلاصة ومحيط السرخسي. (هندية ج. ۱ ص: ۱۹۵، كتاب الصوم).

(۶) الدم إذا خرج من الأسنان ودخل حلقه إن كانت الغلبة للبزاق لا يضره وإن كانت الغلبة للدم يفسد صومه ...إلخ. (عالمگيري ج. ۱ ص: ۲۰۳، كتاب الصوم، الباب الرابع فيما يفسد وما لا يفسد، طبع رشيديه).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

سرمہ لگانے اور آئینہ دیکھنے سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا

سوال:... رمضان المبارک کے مہینے میں سرمہ لگانے اور شیشہ دیکھنے سے روزہ مکروہ ہوسکتا ہے؟

جواب:... نہیں![1]

روزے کی حالت میں ناخن تراشنا

سوال:... بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ روزے کی حالت میں ناخن تراشنا جائز نہیں ہے، کیونکہ ناخنوں کا بھی روزہ ہوتا ہے، میری ایک سہیلی ہے، وہ روزے کی حالت میں ناخن بالکل نہیں تراشتی۔

جواب:... یہ مسئلہ شرعی نہیں، ان کا خودساختہ ہے، روزے میں ناخن تراشنے میں کوئی کراہت نہیں۔

سر یا پورے جسم پر تیل لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا

سوال:... سر یا پورے جسم پر تیل لگانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟

جواب:... سر پر یا بدن کے کسی اور حصے پر تیل لگانے سے روزے میں کوئی فرق نہیں آتا۔[2]

سوتے میں غسل کی ضرورت پیش آنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا

سوال:... روزے کی حالت میں آنکھوں میں سرمہ ڈالنے، سر میں تیل لگانے اور سوتے میں غسل کی ضرورت پیش آجانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا کہ نہیں؟

جواب:... ان چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔[3]

روزہ دار دن میں غسل کی ضرورت کس طرح پوری کرے؟

سوال:... اگر کسی کو دن کے وقت غسل واجب ہوجائے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا کہ نہیں؟ اگر نہیں ٹوٹتا تو غسل کیسے کیا جائے؟

جواب:... اگر روزے کی حالت میں احتلام ہوجائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا،[4] روزہ دار کو غسل کرتے وقت اس بات کا اہتمام کرنا چاہئے کہ پانی نہ تو حلق سے نیچے اُترے، اور نہ دماغ میں پہنچے، اس لئے اس کو کلی کرتے وقت غرغرہ نہیں کرنا چاہئے، اور ناک

---

(۱) ولا یکرہ کحل ...إلخ۔ (ھندیة ج: ۱ ص: ۱۹۹، کتاب الصوم، الباب الثالث فیما یکرہ للصائم وما لا یکرہ)۔

(۲) وما یدخل من مسام البدن من الدھن لا یفطر ھکذا فی شرح المجمع۔ (ھندیة ج: ۱ ص: ۲۰۳، کتاب الصوم)۔

(۳) الغیبة لا تفسد صومه وکذا الإحتلام ...إلخ۔ (قاضی خان علی ھامش الھندیة ج: ۱ ص: ۲۰۸)۔ نیز دیکھئے حاشیہ نمبر ۱، ۲۔

(۴) وإن نام فاحتلم أو نظر إلی امرأة ..... فانزل ..... لم یفطر لعم المنافی صورة ومعنًی۔ (اللباب فی شرح الکتاب، ما لا یفطر به الصائم ج: ۱ ص: ۱۵۷، طبع قدیمی کتب خانه)۔ (قوله فإن نام فاحتلم) لم یفطر لقوله علیه السلام ثلاث لا یفطرن الصائم القیٔ والحجامة والإحتلام۔ (الجوھرة النیرة، کتاب الصوم ج: ۱ ص: ۱۷۰، طبع حقانیه ملتان)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

میں پانی بھی زور سے نہیں چڑھانا چاہئے۔[1]

روزے کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ استعمال کرنا

سوال:... ٹوتھ پیسٹ سے دانت صاف کرنے سے کیا روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب:... ٹوتھ پیسٹ کا استعمال روزے کی حالت میں مکروہ ہے، تاہم اگر حلق میں نہ جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔[2]

بچے کو پیار کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا

سوال:... ایک بات میں یہ جاننا چاہوں گی کہ روزے کی حالت میں کسی بچے کی پپی (بوسہ) لینے سے کیا روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب:... اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔[3]

روزے میں کھارے پانی سے وضو

سوال:... کیا روزے کی حالت میں سمندر کے پانی سے وضو کر سکتے ہیں؟

جواب:... کر سکتے ہیں، کوئی حرج نہیں۔

روزے میں کڑوے پانی کا اِستعمال

سوال:... میں ایک مسجد کا اِمام ہوں، اور کچی آبادی کورنگی کے علاقے میں واقع ہے، وہاں کڑوا (کھارا) پانی وضو میں استعمال ہوتا ہے، میٹھے پانی کا بندوبست نہیں ہے، تو لوگ پوچھتے ہیں کہ کیا اس کھارے پانی کے منہ میں ڈالنے سے روزہ مکروہ تو نہیں ہوتا ہے؟ اس لئے مجبوری ہے کوئی صورت نہیں، آپ سے عرض یہ ہے کہ اس مسئلے کے جواب کو جمعہ کے دن اخبار میں دے دیں، تاکہ سب لوگوں کو اس مسئلے کا پتا چل جائے، کیونکہ کئی اور نئی آبادیاں بھی اس میں ملوث ہیں۔

جواب:... کھارے پانی کے ساتھ کلی کرنے سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا۔

روزے میں وضو کرتے وقت احتیاط کریں، وہم نہ کریں

سوال:... میں بہت شکی وہمی قسم کی لڑکی ہوں، ہر وقت ایک اذیت اور ذہنی کرب کا شکار رہتی ہوں، نماز پڑھتی ہوں تو دھڑکا لگا رہتا ہے کہ وضو ٹھیک سے کیا تھا یا نہیں؟ کچھ غلطی تو نہیں ہوگئی، تو تقریباً آدھا، آدھا گھنٹہ وضو کرتی رہتی ہوں، اور ایک ایک نماز کو کئی کئی

---

(۱) وكذا (تكره) المبالغة في المضمضة والاستنشاق ...إلخ. (هندية ج:۱ ص:۱۹۹، كتاب الصوم، الباب الثالث).

(۲) أو ذاق شيئًا بفمه وإن كره لم يفطر ...إلخ. (درمختار مع الشامي ج:۲ ص:۴۰۰، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده).

(۳) ولا بأس بالقبلة ...إلخ. (هندية ج:۱ ص:۲۰۱). ولا بأس بالقبلة إذا أمن على نفسه أي من الجماع أو الإنزال. (الجوهرة النيرة ج:۱ ص:۱۷۰، كتاب الصوم، طبع حقانيه ملتان).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

دفعہ پڑھتی تھی، اب بھی سجدۂ سہو بہت ہی کرتی ہوں کہ مبادا کوئی غلطی ہوگئی ہو تو اللہ معاف کردے۔ رمضان المبارک میں نماز کے لئے وضو کرتی ہوں تو کلی کرنے کے بعد دیر تک تھوکتی رہتی ہوں، یہاں تک کہ میرا گلا بالکل خشک اور عجیب سا ہوجاتا ہے، تھوک تھوک کر کراہیت ہونے لگتی ہے، براہِ کرم آپ اس مسئلے کو حل کردیں کہ روزے کے دوران وضو کس طرح سے کیا جائے؟ ناک میں پانی ڈالتے ڈر لگتا ہے کہ حلق تک نہ پہنچ جائے، اور اگر ذرا بھی شک ہوجائے کہ پانی غلطی سے بھی نیچے تک پہنچ گیا ہے تو کیا روزہ جاتا رہا، اسی ڈر کی وجہ سے میں فجر کے لئے وضو سحری ختم ہونے سے پہلے کرتی ہوں۔

جواب:... کلی کرکے پانی گرادینا کافی ہے، بار بار تھوکنا فضول حرکت ہے، اسی طرح ناک کے نرم حصے میں پانی پہنچانے سے پانی دماغ تک نہیں پہنچتا، اس سلسلے میں بھی وہم کرنا فضول ہے۔ آپ کے وہم کا علاج یہ ہے کہ اپنے وہم پر عمل نہ کریں خواہ طبیعت میں کتنا ہی تقاضا ہو، اس طرح رفتہ رفتہ وہم کی بیماری جاتی رہے گی۔

زہریلی چیز کے ڈس لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا

سوال:... اگر کسی شخص کو کوئی زہریلی چیز ڈس لے تو کیا اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ یا مکروہ ہوجاتا ہے؟

جواب:... نہ ٹوٹتا ہے، نہ مکروہ ہوتا ہے۔[1]

مرگی کے دورے سے روزہ نہیں ٹوٹتا

سوال:... اگر مرگی کا مریض روزے سے ہو اور اسے دورہ پڑ جائے تو کیا روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ مرگی کا دورہ چند منٹ رہتا ہے اور مریض پر بے ہوشی طاری رہتی ہے۔

جواب:... اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔[2]

روزہ دار ملازم اگر اپنے افسر کو پانی پلائے تو اس کے روزے کا حکم

سوال:... میں ایک پرائیویٹ فرم میں چپڑاسی ہوں، ہمارے منیجر صاحب روزے نہیں رکھتے، اور رمضان شریف میں مجھ سے پانی اور چائے منگواتے ہیں، جبکہ میرا روزہ ہوتا ہے۔ مولانا صاحب! میں بہت پریشان ہوں، خداوند کریم سے بہت ڈرتا ہوں، ہر وقت یہی دل میں پریشانی رہتی ہے، کیونکہ اب رمضان شریف آرہا ہے، اس لئے میں نے آپ سے پہلے گزارش کروی ہے، کیا میرا روزہ ٹوٹ جاتا ہے کہ نہیں؟ میں گناہگار ہوں یا کہ منیجر صاحب گناہگار ہیں؟ کیونکہ نوکری کا معاملہ ہے یا کہ نوکری چھوڑ دوں؟ کیونکہ مجبوری ہے، بہت ہی پریشان ہوں۔ براہِ کرم یہ میرا مسئلہ حل کریں کہ مجھے کیا کرنا چاہئے؟ میں آپ کا بہت مشکور رہوں گا۔ خداوند کریم سے بہت ڈرتا ہوں کہ قیامت والے دن میرا کیا حشر ہوگا؟ قیامت والے دن مجھ سے پوچھ گچھ ہوگی یا کہ نہیں؟

---

(۱) وما يدخل من مسام البدن من الدهن لا يفطر هكذا في شرح المجمع. (هندية ج: ۱ ص: ۲۰۳، كتاب الصوم).

(۲) قال في الدر وأما البلوغ والإفاقة فليسا من شرط الصحة لصحة صوم الصبي ومن جن أو أغمي عليه بعد النية ... إلخ. (درمختار مع الشامي ج: ۲ ص: ۳۷۱، كتاب الصوم، وأيضًا في الهندية ج: ۱ ص: ۱۹۶، كتاب الصوم).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... آپ کا روزہ تو نہیں ٹوٹے گا، مگر گناہ میں فی الجملہ شرکت آپ کی بھی ہوگی۔[1] آپ کے منیجر صاحب اگر مسلمان ہیں تو ان کو اتنا لحاظ کرنا چاہئے کہ روزہ دار سے پانی نہ منگوائیں۔ بہرحال اگر وہ اپنے طرزِ عمل کو نہیں چھوڑتے تو بہتر ہے کہ آپ وہاں کی نوکری چھوڑ دیں، بشرطیکہ آپ کو کوئی ذریعہ معاش مل سکے، ورنہ نوکری کرتے رہیں اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں کہ پیٹ کی خاطر مجھے اس گناہ میں شریک ہونا پڑ رہا ہے۔

رمضان میں روزہ نہ رکھنے والے افسر کے لئے پانی وغیرہ لانا

سوال:... آج کل دفتروں میں عام طور پر دیکھنے میں آیا ہے کہ زیادہ تر اَفسر روزے نہیں رکھتے، جبکہ چھوٹا عملہ خاص طور پر چپڑاسی سارے مہینے کے روزے رکھتے ہیں، دورانِ ڈیوٹی بغیر روزے دار اَفسر گھنٹی بجا کر چپڑاسی سے پانی منگاتے ہیں، جبکہ اس کا روزہ ہوتا ہے، حالانکہ ان افسروں کو معلوم ہوتا ہے کہ اس چپڑاسی کا روزہ ہے، اور پانی کا کولر یا گھڑا ان کے کمرے میں بھی رکھا ہوتا ہے۔ سگریٹ وغیرہ بھی بازار سے منگاتے ہیں، اگر کام کرنے سے اِنکار کیا جائے تو یہ افسر دھمکیاں دیتے ہیں، ایسے میں بتائیں کہ چپڑاسی کو کیا کرنا چاہئے؟ اور اس افسر کے لئے اللہ کا کیا حکم ہے؟

جواب:... ایسے افسران اس لائق ہیں کہ ان کو عبرت ناک سزا دی جائے (قبر میں تو ان کو ملے گی ہی)۔ اور چپڑاسی بے چارا معذور ہے، اگر زبان سے اِنکار کرنے پر قادر نہیں تو اس فعل کو دِل سے بُرا جانے۔[2]

روزے والی عورت دِن کو کسی کو کھانا پکا کر دے سکتی ہے؟

سوال:... اگر عورت روزے سے ہو اور گھر کے دُوسرے افراد مثلاً: شوہر، جیٹھ اور نند وغیرہ روزہ نہ رکھتے ہوں، تو کیا روزے کی حالت میں عورت گھر کے ان دُوسرے اَفراد یعنی جیٹھ وغیرہ کا کھانا پکا کر دے سکتی ہے جبکہ گھر میں ایک کھانے پکا کر دینے والی ایک کنواری نند ہے؟

جواب:... مسلمانوں کے گھر میں سوائے بیماروں اور معذوروں اور بچوں کے دِن کے وقت کھانا پکا کر کے دینا صحیح نہیں، لیکن اگر گھر کے لوگ بے دِین ہیں اور ان کو اللہ اور اللہ کے رسول سے حیا نہ ہو، تو عورت بے چاری مجبور ہے۔

روزے، نمازیں قضا کرنے والے کے کیا آئندہ کے روزے قضا ہوں گے؟

سوال:... ایک شخص جس کے دس سال کے نماز روزے چھوٹے ہوئے ہیں، اب وہ توبہ کر کے نماز اور روزے باقاعدگی سے ادا کر رہا ہے، اور قضا نماز اور روزے بھی ادا کر رہا ہے، اس کے علاوہ تہجد کی نماز بھی پڑھتا ہے، آیا اس کی نمازیں قبول ہوں گی کہ

---

(۱) وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ۔ (المائدة: ۲)۔ وأیضًا فی الدر المختار ج: ۲ ص: ۴۲۳۔

(۲) عن أبی سعیدِ الخدری رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: من رأی منکم منکرًا فلیغیره بیده فإن لم یستطع فبلسانه، فإن لم یستطع فبقلبه وذٰلک أضعف الإیمان. (مشکوٰة ص: ۴۳۶)، ولو أکل عمدًا شهرة بلا عذر ویقتل۔ (الدر المختار مع الرد ج: ۲ ص: ۴۱۳)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

نہیں؟ اور نفل روزے جو رجب، شعبان کے روزے رکھتے ہیں، وہ قبول ہوں گے کہ نہیں؟ سنا ہے کہ جن کے فرض نماز اور روزے قضا ہوتے ہیں ان کی نفل عبادت قبول نہیں ہوتی، یہ بات صحیح ہے کہ نہیں؟

جواب:..گزشتہ نمازوں اور روزوں کو قضا کرے، آئندہ کے قبول ہوں گے۔

کیا رمضان میں کیے گئے خرچ کا حساب نہیں ہوتا؟

سوال:...میں نے کسی سے یہ کہتے سنا ہے کہ رمضان میں کیے گئے خرچ کا کوئی حساب نہیں ہوگا، اس لئے بھی بہت سے لوگ اس ماہ میں زیادہ نئی چیزوں کا اِستعمال شروع کرتے ہیں تاکہ حساب سے بچ سکیں، کیا یہ بات بھی دُرست ہے؟

جواب:...میں نے یہ نہیں سنا...!

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

قضاروزوں کا بیان

بلوغت کے بعد اگر روزے چھوٹ جائیں تو کیا کیا جائے؟

سوال:... بچپن میں مجھے والدین روزہ رکھنے کی اجازت نہیں دیتے تھے کہ تم پر روزے ابھی فرض نہیں ہیں، میں یہ محسوس کر رہا ہوں کہ میں بالغ تھا، اور میرے خیال کے مطابق میں نے چار پانچ سال کے بعد روزے رکھنے شروع کئے۔

جواب:... بالغ ہونے کے بعد سے جتنے روزے آپ نے نہیں رکھے، ان کی قضا لازم ہے۔[1] اگر بالغ ہونے کا سال ٹھیک سے یاد نہ ہو تو اپنی عمر کے تیرہویں سال سے اپنے آپ کو بالغ سمجھتے ہوئے تیرہویں سال سے روزے قضا کریں۔[2]

کئی سالوں کے قضاروزے کس طرح رکھیں؟

سوال:... اگر کئی سال کے روزوں کی قضا کرنا چاہے تو کس طرح کرے؟

جواب:... اگر یاد نہ ہو کہ کس رمضان کے کتنے روزے قضا ہوئے ہیں تو اس طرح نیت کرے کہ سب سے پہلے رمضان کا پہلا روزہ جو میرے ذمہ ہے اس کی قضا کرتا ہوں۔[3]

قضاروزے ذمہ ہوں تو کیا نفل روزے رکھ سکتا ہے؟

سوال:... میں نے سنا ہے کہ فرض روزوں کی قضا جب تک پوری نہ کریں تب تک نفل روزے رکھنے نہیں چاہئیں، کیا یہ بات دُرست ہے؟ مہربانی فرما کر اس کا جواب دیجئے۔

---

(۱) وقضوا لزومًا ما قدروا بلا فدية وبلا ولاء لأنه على التراخي. (درمختار مع الشامي ج:۲ ص:۴۲۳).

(۲) وأدنى مدته له اثنا عشرة سنة ولها تسع سنين هو المختار كما في أحكام الصغار. (الدر المختار ج:۶ ص:۱۵۴). ثم يحسب سن الميت فيطرح منه اثنا عشر سنة لمدة بلوغه إن كان الميت ذكر، أو تسع سنين إن كانت أنثى، لأن أقل مدة بلوغ الرجل اثنا عشر سنة ومدة بلوغ المرأة تسع سنين. (منحة الخالق على البحر الرائق ج:۲ ص:۹۸).

(۳) إذا وجب عليه قضاء يومين من رمضان واحد ينبغي أن ينوي أوّل يوم وجب عليه قضاؤه من هذا الرمضان وإن لم يعين الأول يجوز وكذا لو كان عليه قضاء يومين من رمضانين هو المختار ولو نوى القضاء لا غير يجوز وإن لم يعين كذا في الخلاصة. (عالمگيري ج:۱ ص:۱۹۶). أيضًا: وإذا كثرت الفوائت يحتاج لتعيين كل صلاة يقضيها لتزاحم الفروض والأوقات ..... فإذا أراد تسهيل الأمر عليه نوى أوّل ظهر ..... وكذا الصوم الذي عليه من رمضانين إذا أراد قضاءه يفعل مثل هذا ... إلخ. (مراقي الفلاح على هامش الطحطاوي، باب قضاء الفوائت ص:۴۴۲).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... دُرست ہے، کیونکہ اس کے حق میں فرض کی قضا زیادہ ضروری اور اہم ہے، تاہم اگر فرض قضا کو چھوڑ کر نفل روزے کی نیت سے روزہ رکھا تو نفل روزہ ہوگا۔ (۱)

کیا قضا روزے مشہور نفل روزوں کے دن رکھ سکتے ہیں؟

سوال:... رمضان شریف میں جو روزے مجبوری کے دنوں میں چھوٹ جاتے ہیں، ان کو ہم شمار کر کے دُوسرے دنوں میں رکھتے ہیں، اگر ان روزوں کو ہم کسی بڑے دن جس دن روزہ افضل ہے یعنی ۱۴ رشعبان، ۷ ررجب وغیرہ کے روزے، اس دن اپنے قضا روزے کی نیت کرلیں تو یہ طریقہ ٹھیک ہے یا پھر وہ روزے الگ رکھیں اور ان چھوٹے ہوئے روزوں کو کسی اور دن شمار کریں؟ مہربانی کر کے اس کا حل بتایئے، کیونکہ میں نے ۲۷ ررجب کو عبادت کی اور روزے کے وقت اپنے قضا روزے کی نیت کرلی تھی۔

جواب:... قضا روزوں کو سال کے جن دنوں میں بھی قضا کرنا چاہیں قضا کر سکتے ہیں، (۲) صرف پانچ دن ایسے ہیں جن میں روزہ رکھنے کی اجازت نہیں، دو دن عیدین کے اور تین دن ایامِ تشریق یعنی ذوالحجہ کی گیارہویں، بارہویں اور تیرہویں تاریخ۔ (۳)

روزے چھوڑ دیئے تو قضا کرے ورنہ مرتے وقت فدیے کی وصیت کرے

سوال:... میری طبیعت کمزور سی ہے، کبھی تو سارے روزے رکھ لیتی ہوں، اور کبھی دس چھوڑ دیتی ہوں، اب تک ستر (۷۰) روزے مجھ پر فرض چھوٹ چکے ہیں، میں نے حساب لگا کر بتایا ہے۔ خدا مجھے ہمت دے کہ ان کو بخوبی ادا کر سکوں، آمین۔ لیکن اگر خدانخواستہ اتنے روزے نہ رکھ سکوں تو اس کے لئے مجھے کیا کرنا چاہئے کہ مجھے کوئی گناہ نہ ہو؟ پچھلے ہفتے ایک بہن کے اس قسم کے سوال کا جواب سنا، مجھے بہت فکر ہوئی کہ واقعی ہم کتنے بے خبر ہیں۔

جواب:... جو روزے ذمہ ہیں، ان کی قضا کرنا چاہئے، (۴) خواہ چھوٹے دنوں میں قضا کر لئے جائیں، لیکن اگر خدانخواستہ قضا نہ ہوسکیں تو مرتے وقت وصیت کر دینی چاہئے کہ ان کا فدیہ ادا کر دیا جائے۔ (۵)

''ایام'' کے روزوں کی قضا ہے، نمازوں کی نہیں

سوال:... ''ایام'' کے دنوں کے روزوں اور نمازوں کی قضا لازم ہے یا نہیں؟

---

(۱) ولا یکرہ صوم التطوع لمن علیہ قضاء رمضان۔ (عالمگیری ج:۱ ص:۲۰۱، کتاب الصوم، الباب الثالث)۔

(۲) وقضوا لزومًا ما قدروا بلا فدیۃ وبلا ولاء لأنہ علی التراخی ولذا جاز التطوع قبلہ ...الخ۔ (الدر المختار مع الرد ج:۲ ص:۴۲۳، کتاب الصوم، فصل فی العوارض المبیحۃ لعدم الصوم)۔

(۳) ویکرہ صوم یوم العیدین وأیام التشریق وان صام فیہا کان صائما عندنا۔ (عالمگیری ج:۱ ص:۲۰۱)۔

(۴) ایضاً حاشیہ نمبر ۲۔

(۵) فإن برئ المریض ..... فإن لم یصم حتّی أدرکہ الموت فعلیہ أن یوصی بالفدیۃ کذا فی البدائع۔ (عالمگیری ج:۱ ص:۲۰۷، کتاب الصوم، الباب الخامس فی الأعذار التی تبیح الإفطار)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... عورت کے ذمہ خاص ایام کی نمازوں کی قضا لازم نہیں، روزوں کی قضا لازم ہے۔[1]

''ایام'' کے روزوں کی صرف قضا ہے، کفارہ نہیں

سوال:... ''ایام'' کے دنوں میں جو روزے ناغہ ہوتے ہیں، کیا ان کی قضا اور کفارہ دونوں ادا کرنا پڑیں گے؟

جواب:... نہیں! بلکہ صرف قضا لازم ہے۔[2]

''نفاس'' سے فراغت کے بعد قضا روزے رکھے

سوال:... میری بیوی نے رمضان سے ایک ہفتہ قبل جڑواں بچوں کو جنم دیا، اس نے چلہ نہانا تھا، ظاہر ہے روزے نہ رکھ سکی، اب بتایئے کہ اگر وہ بعد میں قضا روزے نہ رکھ سکے، سستی کرے یا نہ رکھنا چاہے یا بچوں کو دُودھ پلانے کے چکر میں معذوری کا اظہار کرے تو کیا وہ روزے کا فدیہ دے سکتی ہے؟

جواب:... فدیہ دینے کی اجازت صرف اس شخص کو ہے جو بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو، اور نہ آئندہ پوری زندگی میں یہ توقع ہو کہ وہ روزہ رکھنے پر قادر ہوگا۔[3] آپ کی اہلیہ اس معیار پر پوری نہیں اُترتیں، اس لئے ان پر روزوں کی قضا لازم ہے،[4] خواہ سردیوں کے موسم میں رکھ لیں، فدیہ دینا ان کے لئے جائز نہیں۔

نفل روزہ توڑنے کی قضا ہے، کفارہ نہیں

سوال:... میں نے ۹ محرم الحرام کا روزہ رکھا تھا، لیکن ظہر کے بعد مجھے ''قے'' آنی شروع ہوگئی، اور بہت زیادہ حالت خراب ہونے لگی، اناج وغیرہ کچھ نہیں نکلا، صرف پانی اور تھوک نکلا، ایسی صورت میں والد صاحب نے گلوکوز کا پانی پلوا دیا، اور مجھے بھی بحالتِ مجبوری روزہ کھولنا پڑا، تو اب سوال یہ ہے کہ ایسی صورت میں قضا واجب ہوگی یا کفارہ؟ اور مجھے کوئی گناہ تو نہیں ملے گا؟

---

(۱) الفصل الرابع فی أحکام الحیض والنفاس ..... ومنها أن یسقط عن الحائض والنفساء الصلاة فلا تقضی ..... منها أن یحرم علیهما الصوم فتقضیانه. (عالمگیری ج:۱ ص:۳۸، کتاب الطهارة). أیضًا: وتقضی الحائض والنفساء الصوم دون الصلاة لحدیث عائشة رضی الله عنها کان یصیبنا ذالک فنؤمر بقضاء الصوم، ولَا نؤمر بقضاء الصلاة، وعلیه الإجماع. وفی الحاشیة: (ولَا نؤمر بقضاء الصلاة) للحرج فی قضائها لتکرار الحیض کل شهر غالبًا بخلاف الصوم. (حاشیة الطحطاوی مع مراقی الفلاح ص:۷۹، کتاب الطهارة، طبع نور محمد آرام باغ، أیضًا فی رد المحتار ج:۱ ص:۲۹۰).

(۲) الحیض والنفاس یفسدان الصوم فیوجب القضاء دون الکفارة. (فتاویٰ قاضیخان علی هامش الهندیة، الفصل السادس ج:۱ ص:۲۰۹).

(۳) فالشیخ الفانی الذی لَا یقدر علی الصیام یفطر ویطعم لکل یوم مسکینًا کما یطعم فی الکفارة کذا فی الهدایة. (عالگیری ج:۱ ص:۲۰۷)، أیضًا المریض إذا تحقق الیأس من الصحة فعلیه الفدیة لکل یوم من المرض. (شامی ج:۲ ص:۴۲۷).

(۴) ایضاً حاشیہ نمبر ۳ ملاحظہ ہو۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... صرف قضا واجب ہے، کفارہ نہیں۔ کفارہ صرف رمضان مبارک میں روزہ توڑنے سے لازم آتا ہے۔[1] اور اگر بیماری کی شدت کی وجہ سے روزہ توڑا جائے تو رمضان کے روزے میں بھی کفارہ نہیں، صرف قضا ہے۔[2]

نفلی روزہ اگر عذر کے بغیر توڑ دے تو کیا اس کا گناہ ہے؟

سوال:... کیا نفلی روزے کو کسی عذر کے بغیر توڑ دے تو اس کا گناہ ہوگا یا نہیں؟ اور اس کی قضا ہوگی؟

جواب:... بغیر عذر کے روزہ توڑ دینا گناہ ہے،[3] اور اس کی قضا لازم ہے۔[4]

تندرست آدمی قضا روزوں کا فدیہ نہیں دے سکتا

سوال:... زید کی بیوی نے رمضان شریف کے روزے نہیں رکھے، کیونکہ بیماری اور حاملہ ہونے کے بعد سے، میری معلومات کے مطابق ایسے روزوں کی قضا ہوتی ہے۔ ایک رمضان کے بعد دُوسرے رمضان سے پہلے یہ قضا پوری کی جاتی ہے، جبکہ زید کی بیوی کہتی ہے کہ جب رمضان میں ہی روزے نہیں رکھے گئے تو عام دنوں میں کیسے رکھ سکتے ہیں؟ ان روزوں کے بدلے مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ اس طرح انہوں نے تقریباً ۷۵ روپے ایک غریب عورت کو دے دیئے، کیا یہ جائز ہے؟ کیا یہ روزوں کا بدل ہوسکتا ہے؟ کیا اس کے دینے سے روزوں کی قضا معاف ہوگئی؟ کون سے لوگ روزوں کے بدلے مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہیں؟

جواب:... روزے کا فدیہ صرف وہ شخص دے سکتا ہے جو روزہ رکھنے پر نہ تو فی الحال قادر ہو اور نہ آئندہ توقع ہو۔ مثلاً: کوئی اتنا بوڑھا ہے کہ روزے کا تحمل نہیں کرسکتا، یا ایسا بیمار ہے کہ اس کے شفایاب ہونے کی کوئی توقع نہیں۔[5] زید کی بیوی روزہ رکھ سکتی ہے، محض غفلت اور تساہل کی وجہ سے نہیں رکھتی، اس کا روزے کے بدلے فدیہ دینا صحیح نہیں، بلکہ روزوں کی قضا لازم ہے،[6] اس نے جو پیسے کسی محتاج کو دیئے یہ خیرات کی مد میں شمار ہوں گے، جتنے روزے اس کے ذمہ ہیں سب کی قضا کرے۔

---

(۱) أو أفسد غير صوم رمضان أداء لِاختصاصها بهتک رمضان ...إلخ. قوله لِاختصاصها) أی الكفارة وفي الشرح: يهتک رمضان أی بخرق حرمة شهر رمضان فلا تجب (أی الكفارة) بإفساد قضائه أو إفساد صوم غيره لأن الْإفطار في رمضان أبلغ في الجناية فلا يلحق به غيره لورودها فيه علٰى خلاف القياس. (شامي ج:۲ ص:۴۰۵، كتاب الصوم).

(۲) المريض إذا خاف علٰى نفسه التلف أو ذهاب عضو يفطر بالْإجماع وإن خاف زيادة العلة وامتداده فكذٰلک عندنا وعليه القضاء إذا أفطر كذا في المحيط. (عالمگيری ج:۱ ص:۲۰۷، كتاب الصوم، الباب الخامس في الأعذار ...إلخ).

(۳) ذكر الرازی عن أصحابنا ان الْإفطار بغير عذر في صوم التطوع لَا يحل هٰكذا في الكافي. (عالمگيری ج:۱ ص:۲۰۸، كتاب الصوم، الباب الخامس في الأعذار التي تبيح الْإفطار، طبع رشيديه).

(۴) إذا نوى الصوم للقضاء بعد طلوع الفجر حتّٰى لَا تصح نيته عن القضاء يصير شارعًا في التطوع فإن أفطر يلزمه القضاء كذا في الذخيرة. (عالمگيری ج:۱ ص:۱۹۷)، ومن دخل في صلوٰة التطوع أو في صوم التطوع ثم أفسده قضاه. (هداية ج:۱ ص:۲۲۳، كتاب الصوم، باب ما يوجب القضاء والكفارة).

(۵) ومتى قدر قضى لأن الْإستمرار العجز شرط الخلفية ...إلخ. قوله ومتى قدر أی الفاني الذی أفطر وفدی. (شامي ج:۲ ص:۴۲۷، فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم، كتاب الصوم).

(۶) وقضوا لزومًا ما قدروا بلا فدية وبلا ولَاءٍ لأنه علی التراخي ...إلخ. (الدر المختار ج:۲ ص:۴۲۳، كتاب الصوم).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

دُوسرے کی طرف سے نماز روزے کی قضا نہیں ہوسکتی

سوال:... کیا بیوی اپنے خاوند کے قضا روزے، یا خاوند اپنی بیوی کے قضا روزے یا والدین اپنی اولاد کے قضا روزے یا اولاد اپنے والدین کے قضا روزے رکھ سکتی ہے؟

جواب:... کوئی شخص دُوسرے کی طرف سے نہ نماز کی قضا کرسکتا ہے، نہ روزے کی۔[1]

غروب سے پہلے اگر غلطی سے روزہ اِفطار کرلیا تو صرف قضا لازم ہے

سوال:... یہ آج سے تقریباً ۲۰ سال پہلے کی بات ہے، جب ہم ایک ایسی جگہ رہتے تھے جہاں بجلی نہیں تھی، اور اَذان کی آواز ہم تک نہیں پہنچ سکتی تھی، رمضان شریف میں ایسا ہوتا تھا کہ محلے کے سب بچے مسجد کے پاس چلے جاتے، اَذان کی آواز آتے ہی شور مچاتے اَذان ہوگئی روزہ کھولو، میری عمر اس وقت دس سال کی تھی جب میں روزے سے تھی، دروازے سے باہر کھڑی ہوئی اَذان کا انتظار کررہی تھی کہ میں نے تین چار بچوں کی آواز سنی: ''روزہ کھولو اَذان ہوگئی'' میں گھر میں آئی، امی سے کہا اَذان ہوگئی۔

امی نے کھجور ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا اتنی جلدی اَذان ہوگئی؟ میں نے کہا ہاں بچے شور مچا رہے ہیں، میں نے اور امی نے روزہ کھول دیا، اس کے تین چار منٹ بعد پھر بچے شور مچاتے ہوئے بھاگے، معلوم کیا تو پتا چلا اَذان اب ہوئی ہے، وہ تو شرارتی بچے تھے جو شور مچا رہے تھے، چونکہ یہ آبادی بالکل نئی تھی، لوگ بھی غریب تھے، نہ لوگوں کے پاس ریڈیو تھے، نہ گھڑیاں تھی، آبادی میں بجلی نہ ہونے کی وجہ سے اَذان کی آواز ہم تک نہیں آتی تھی۔

میں نے جان کر روزہ نہیں کھولا، یہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے، لیکن مجھے اپنی کم عقلی پر افسوس ہوتا ہے کہ کاش میں تھوڑا سا انتظار کرلیتی یا اَذان ہونے کی لوگوں سے تصدیق کرلیتی۔ اس بات کا احساس مجھے دُوسری بار شور سننے پر ہوا کہ یہ میں نے کیا کیا؟ اس بات کا ذکر میں نے اپنی امی سے نہیں کیا، مجھے ڈر تھا کہ وہ مجھے ڈانٹیں گی۔ لیکن میں دِل میں اللہ تعالیٰ سے بہت شرمندہ ہوئی، میں نے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی، یہ سب کرنے کے بعد مجھے لگتا ہے جب تک اس کا کفارہ ادا نہ کیا جائے مجھے سکون نہیں ملے گا، آپ بتایئے کہ کفارہ کس طرح ادا کیا جائے؟ اور روزے کی قضا ہوگی یا نہیں؟ اس گناہ کی سزا میرے لئے ہے یا میری امی کو بھی اس ناکردہ گناہ کی سزا ہے؟

جواب:... اگر غلطی سے غروب سے پہلے روزہ کھول لیا جائے تو قضا واجب ہوتی ہے، کفارہ نہیں۔[2] اگر آپ پر اس وقت روزہ فرض ہوچکا تھا تو آپ وہ روزہ خود بھی قضا کرلیں اور اپنی امی کو بھی رکھوادیں، اور اگر وہ فوت ہوچکی ہوں تو ان کے اس روزے کا

---

(۱) وان صام أو صلّى عنه الولي لَا، لحديث النسائي: لَا يصوم أحد عن أحد ولَا يصلّى أحد عن أحد ولٰكن يطعم عنه وليه. (الرد المختار مع الرد ج: ۲ ص: ۴۲۵، فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم).

(۲) أو تسحر أو أفطر يظن اليوم أي الوقت الذي أكل فيه ليلًا الحال أن الفجر طالع والشمس لم تغرب ..... قضى ..... فقط. (الدر المختار مع الرد ج: ۲ ص: ۴۰۵، باب ما يفسد الصوم وما لَا يفسده).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

فدیہ ادا کردیں،[1] اور فدیہ یہ ہے کسی محتاج کو دو وقت کھانا کھلانا، یا پونے دو کلو گندم کی قیمت نقد دے دیں۔[2]

غلطی سے وقت سے پہلے روزہ کھلوانے والے پر قضا ہے، کفارہ نہیں

سوال:... مسئلہ یہ ہے کہ چودھویں روزے کو ہمارے محلے کی مسجد میں پانچ منٹ پہلے اَذانِ مغرب دی گئی، تفصیل یہ ہے کہ چودھویں روزے کو مسجد سے آدھی اَذان مؤذن کی غلطی سے ہوگئی، جبکہ روزہ کھلنے میں پانچ منٹ باقی تھے، پانچ منٹ پہلے سب لوگ دسترخوان پر بیٹھ جاتے ہیں، جیسے ہی اَذان کی آواز آئی لوگوں نے روزہ کھول لیا، جس میں میں بھی شامل ہوں، آدھی اَذان کے بعد مولانا نے کہا کہ غلطی سے اَذان ہوگئی ہے، آپ لوگ روزہ نہ کھولیں، جس نے کھول لیا ہے وہ رُک جائے، مغرب کی نماز کے بعد مولوی صاحب نے کہا جس نے روزہ کھول لیا ہے وہ عید کے بعد روزہ رکھے گا، یا مسکینوں کو کھانا کھلائے گا، جبکہ لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ یہ غلطی مؤذن سے ہوئی ہے، وہی کفارہ ادا کرے گا، آپ تفصیل سے جواب دیجئے۔

جواب:... جن لوگوں نے وقت سے پہلے روزہ کھول لیا، ان کا یہ روزہ نہیں ہوا، بعد میں اس کی قضا کریں۔ چونکہ یہ سمجھ کر کہ وقت ہو چکا ہے، غلطی سے روزہ اِفطار کیا، اس لئے اس کا کوئی کفارہ یا فدیہ نہیں ہے۔[3]

دمہ کی دوائی روزے کی حالت میں اِستعمال کرنے سے روزہ جاتا ہے، قضا لازم ہے

سوال:... بندے کو سانس کی تکلیف ہے، جس کو عرفِ عام میں دمہ کہتے ہیں، لہٰذا ایک دن روزے کی حالت میں مجھے دمے کا دَورہ پڑا، بہت سخت تکلیف ہو رہی تھی، لہٰذا میں نے اس وقت اس مرض کا علاج جس کو اِستعمال کرنے سے فوراً آرام آجاتا ہے، استعمال کیا، اس دوا کا نام ''وینٹولین انہیلر'' ہے جس میں آکسیجن گیس بھرا ہوا ہوتا ہے اس گیس کو منہ کے ذریعے اِستعمال کیا جاتا ہے، لہٰذا اس کے اِستعمال سے روزہ ٹوٹ گیا یا نہیں؟ اور روزہ ٹوٹنے کی صورت میں قضا واجب ہے یا کفارہ؟ اور کفارہ کی صورت میں کفارہ کی رقم کسی ایک مسکین کو دینا جائز ہے یا نہیں؟ اور رقم کی کتنی مقدار ہوگی؟

جواب:... اس دوا کا حلق پر پمپ کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، آپ پر قضا واجب ہے، کفارہ نہیں۔[4]

---

(۱) وإن لم يوص وتبرع وليه به جاز إن شاء الله. وفي الشامية: وإن لم يوص لا يجب على الورثة الإطعام لأنها عبادة ..... وإن فعلوا ذلك جاز ويكون له ثواب ..... لأن الوصي إنما تصدق عن الميت لا عن نفسه فيكون الثواب للميت. (رد المحتار مع الدر المختار ج: ۲ ص: ۴۲۵، فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم).

(۲) يعطى لكل صلاة نصف صاع من بر كالفطرة وكذا حكم الوتر والصوم (قوله نصف صاع من بر) أي أو من دقيق أو سويق أو صاع تمر أو زبيب أو شعير أو قيمته وهي أفضل عندنا لإسراعها بسد حاجة الفقير. (رد المحتار مع الدر المختار، مطلب في اسقاط الصلاة عن الميت ج: ۲ ص: ۷۲، ۷۳).

(۳) إذا شهد اثنان أن الشمس غابت وشهدان آخران أنها لم تغب فأفطر ثم ظهر أنها لم تغب فعليه القضاء دون الكفارة كذا في فتاوىٰ قاضيخان. (عالمگيري ج: ۱ ص: ۱۹۵، كتاب الصوم، الباب الأوّل في تعريفه).

(۴) ومن أوجر أو احتقن أو استعط أو أقطر في أذنيه أفطر لوجود صب الماء أو اللبن أو الدواء في الفم ..... أوجر مكرها أو نائما أفطر ولا كفارة عليه. (الجوهرة النيرة ج: ۱ ص: ۱۴۵).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

بچپن کے توڑے ہوئے روزے کی قضا نہیں، نیز جب تک دو ماہ کے روزے رکھنے کی طاقت ہے، فدیہ دینا جائز نہیں

سوال:... میرے پچھلے سالوں کے رمضان کے کچھ روزے رہتے ہیں، جو اس وقت خاص ایام کی وجہ سے نہیں رکھے، میرے حساب کے مطابق تمام سالوں کے روزوں کو ملا کر دو مہینے بنتے ہیں، اور دو مہینے کے علاوہ وہ رمضان کے روزے ہیں، جب میں چھوٹی تھی اور روزہ رکھ کر نمک کے غرارے کر لیتی تھی، میرے والد کہتے کہ اس طرح روزہ نہیں ٹوٹتا، تو اَب مجھے معلوم ہوا کہ نمک سے تو روزہ اِفطار کیا جاتا ہے اِسلام میں، تو اَب اگر میں ان چار مہینوں کے روزے کو رکھنے کے بجائے اگر فدیہ دے دوں تو کیا یہ اسلام میں جائز ہے؟ اور مجھے دوبارہ تو نہیں رکھنے پڑیں گے؟ کیونکہ زندگی کا کچھ نہیں معلوم، اور ابھی میں روزہ نہیں رکھ سکتی، کیونکہ حاملہ ہوں۔ دُوسرے بچے کی پیدائش کے بعد دو سال دُودھ پلانا ہوگا۔ اور تیسری بات میرا پہلے آپریشن ہوا تھا ایک پہلے بچہ ضائع ہوگیا تھا، تو اَب ڈاکٹر کہتے ہیں کہ ہوسکتا ہے کہ اس آپریشن کی وجہ سے اب بھی آپریشن کرنا پڑے، تو اگر آپریشن سے بچہ ہوا تو مکمل صحت یاب ہونے میں اور زخم بھرنے میں بہت عرصہ لگتا ہے، اور ایسے بڑے آپریشن میں خون بہت ضائع ہوتا ہے، پتا نہیں کتنے سال میں طاقت بحال ہو۔ ایسی صورتِ حال میں اگر میں فدیہ دے دوں تو کیا جتنے بھی سال بعد طاقت بحال ہوگی اور میں چار مہینے کے روزے رکھنے کے قابل ہوں گی تو کیا دوبارہ رکھنے پڑیں گے فدیہ دینے کے بعد؟

جواب:... جب تک آپ دو مہینے کے روزے رکھنے کے قابل ہیں، فدیہ دینا جائز نہیں۔ روزے رکھنے ضروری ہیں۔ بچپن میں جو روزے توڑے، ان کی قضا ضروری نہیں۔[1]

---

(۱) مريض خاف بالإجتهاد أو الطبيب زيادة مرضه الكائن أو امتداده أو وجع العين أو جراحة أو صداع أو غيره ..... أفطروا ..... وقضوا ما أفطروا قبل رمضان آخر أو بعده بلا فدية ...إلخ. (جامع الرموز، فصل موجب الإفساد ج: ۲ ص: ۳۶۸، طبع مكتبة الإسلامية، إيران).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

قضاروزوں کا فدیہ

کمزور یا بیمار آدمی روزے کا فدیہ دے سکتا ہے

سوال:... اگر کوئی شخص کمزور یا بیمار ہو اور جو روزہ رکھنے سے نقاہت محسوس کرے تو کیا وہ کسی دُوسرے کو سحری اور اِفطاری کا سامان دے کر روزہ رکھوا سکتا ہے؟ اور کیا اس طرح اس کے سر سے روزے کا کفارہ اُتر جائے گا؟ کوئی گناہ تو نہیں ہوگا؟

جواب:... اگر اتنا بوڑھا یا بیمار ہے کہ نہ روزہ رکھ سکتا ہے، نہ یہ توقع ہے کہ وہ آئندہ رکھ سکے گا، اس کے لئے فدیہ ادا کر دینا جائز ہے،[1] ہر روزے کے فدیے کے لئے کسی مسکین کو دو وقت کا کھانا کھلا دے یا دو سیر غلہ یا اس کی قیمت دیا کرے۔[2] باقی وہ کسی دُوسرے سے اپنے لئے روزہ نہیں رکھوا سکتا۔[3] شریعت میں کمزور شخص کے لئے فدیہ دینے کا حکم ہے۔

نہایت بیمار عورت کے روزوں کا فدیہ دینا جائز ہے

سوال:... میری والدہ محترمہ نے بوجہ بیماری چھ مہینے روزے چھوڑے ہیں، اور اب بھی بیمار ہیں، اور روزے رکھنے کے قابل نہیں، ان کا تین مرتبہ رسولی کا آپریشن ہو چکا ہے، اب ان کو یہ فکر لاحق ہے کہ ان روزوں کو کیسے ادا کیا جائے؟ آپ سے درخواست ہے کہ اس کا حل بتا کر مشکور فرمائیں، نیز روزوں کی ادائیگی کا طریقہ کیا ہے؟ کس چیز سے ادا ہو سکتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے، آمین۔

جواب:... آپ کی والدہ کو چونکہ روزے رکھنے کی طاقت نہیں ہے، اس لئے جتنے روزے ان کے ذمے ہیں ان کا فدیہ ادا کر دیں، ایک روزے کا فدیہ صدقۂ فطر کے برابر ہے، یعنی دو سیر گندم یا اس کی قیمت، اس حساب سے قضا شدہ روزوں کا فدیہ دیں اور

---

(۱) فالشیخ الفانی الذی لَا یقدر علی الصیام یفطر ویطعم لکل یوم مسکینا کما یطعم فی الکفارة کذا فی الهدایة. (عالمگیری ج:۱ ص:۲۰۷، وأیضًا الجوهرة ج:۱ ص:۱۴۷)، المریض إذا تحقق الیأس من الصحة فعلیه الفدیة لکل یوم من المرض. (شامی ج:۲ ص:۴۲۷، وأیضًا الجوهرة النیرة ج:۱ ص:۱۴۷).

(۲) والفدیة لکل یوم مد حنطة کما فی البدائع. (شامی ج:۲ ص:۴۲۳). وجاز دفع القیمة فی زکاة ..... وفطرة ...إلخ. (الدر المختار ج:۲ ص:۲۸۶، وأیضًا الجوهرة النیرة ج:۱ ص:۱۴۷).

(۳) وإن صام أو صلّی عنه الولی لَا، لحدیث النسائی. لَا یصوم أحد عن أحد ولَا یصلّی أحد عن أحد ولٰکن یطعم عنه ولیه. (الدر المختار ج:۲ ص:۴۲۵، فصل فی العوارض المبیحة).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

آئندہ بھی جتنے روزے ان کی زندگی میں آئیں، اسی حساب سے ان کا فدیہ دیتی رہیں۔ (۱)

کوئی اگر قضا کی طاقت بھی نہ رکھے تو کیا کرے؟

سوال:... میری والدہ کے بچپن میں کافی روزے چھوٹ گئے (یعنی جب سے روزے فرض ہوئے ہیں)، ذرا بھی طبیعت خراب ہوتی ان کے گھر کے بڑے افراد ان کو روزہ رکھنے سے منع کر دیتے، اور ان کو ایسا ماحول نہیں ملا جو ان کو معلوم ہوتا کہ فرض روزے رکھنا ضروری ہیں، چاہے وہ قضا ہی کیوں نہ رکھے جائیں۔

اب والدہ کو پوری حقیقت کا علم ہوا ہے اور وہ بڑی پریشان ہیں، کیونکہ اب وہ پچھلے روزوں کی قضا رکھنا چاہتی ہیں، لیکن جونہی روزے رکھنا شروع کرتی ہیں، تین یا چار گھنٹے بعد سر میں اتنا شدید درد شروع ہو جاتا ہے کہ وہ کسی کام کرنے کے قابل نہیں رہتیں، بہت علاج کروایا مگر افاقہ نہیں ہوا۔ اب آپ سے یہ پوچھنا ہے کہ والدہ صاحبہ اپنے قضا روزے کیسے رکھیں یا پھر اس کا فدیہ ادا کریں؟ فدیہ اگر دیں تو فدیہ فی روزہ کتنا دیا جائے؟

جواب:... اگر وہ اپنے ضعف اور مرض کی وجہ سے قضا نہیں کر سکتیں، تو فدیہ ادا کر دیں، ہر روزے کے بدلے صدقۂ فطر کی مقدار نقد یا غلہ دے دیا جائے۔ (۲)

اگر کسی کو اُلٹیاں آتی ہوں تو روزوں کا کیا کرے؟

سوال:... حمل کے دوران مجھ کو پورے نو مہینے تک اُلٹیاں ہوتی رہتی ہیں، اور کوشش کے باوجود کسی طرح بھی کم نہیں ہوتیں، اب میں بہت کوشش کرتی ہوں کہ خدا میرے روزے پورے کروائے، اُٹھ کر سحری کھاتی ہوں، اگر نہ کھاؤں تو ہاتھ پیروں میں دَم نہیں رہتا، اور بچوں کے ساتھ کام کاج ضروری ہے۔ مگر صبح ہوتے ہی منہ بھر کر اُلٹی ہو جاتی ہے اور پھر اتنی جان نہیں ہوتی کہ روزہ رکھ سکوں۔ تو اب مولانا صاحب! کیا میں یہ کر سکتی ہوں کہ ایک مسکین کا کھانا روزانہ دے دیا کروں جس سے میرے روزے کا کفارہ پورا ہو جائے؟

جواب:... حمل کی حالت تو عارضی ہے، (۳) اس حالت میں اگر آپ روزے نہیں رکھ سکتیں تو صحت کی حالت میں ان روزوں کی قضا لازم ہے، فدیہ دینے کا حکم اس شخص کے لئے ہے جو نہ فی الحال روزہ رکھ سکتا ہو، اور نہ آئندہ پوری زندگی میں یہ توقع ہو کہ وہ ان

---

(۱) والشيخ الفاني الذي لا يقدر على الصوم يفطر ويطعم لكل يوم مسكينًا نصف صاع من بر ..... الفاني الذي قرب إلى الفناء أو فنيت قوته وكذا العجوز مثله ..... ان الإباحة في التغذية والتعشية والقيمة في ذلك جائز. (الجوهرة النيرة، كتاب الصوم ج: ۱ ص: ۱۴۰، طبع مجتبائي دهلي).

(۲) فإن الشيخ الفاني الذي يعجز عنه في الحال بسبب الهرم ويزاد كل يوم ..... وفي حكمه كل من يعجز عن الصوم في الحال ويئس عنه في الإستقبال أفطر وأطعم تمليكًا أو اباحةً ..... لكل يوم أفطر فيه مسكينًا أي مصرفا من المصارف كما اشرنا إليه، كالفطرة نصف صاع من البر. (جامع رموز الرواية في شرح مختصر الوقاية، فصل موجب الإفساد. ج: ۲ ص: ۳۶۶، ۳۶۷، طبع مكتبة إسلامية إيران، أيضًا الجوهرة ج: ۱ ص: ۱۴۷).

(۳) وقضوا لزومًا ما قدروا بلا فدية وبلا ولاء .. إلخ. (الدر المختار ج: ۲ ص: ۴۲۳)، ويقضي ما أفطر وأطعم ان قدر على الصوم لأنه يشترط لجواز الخلف دوام العجز. (جامع الرموز ج: ۲ ص: ۳۶۷، طبع إيران).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

روزوں کی قضا رکھ سکے گا، آپ چونکہ دُوسرے وقت میں ان روزوں کو قضا کرسکتی ہیں، اس لئے آپ کی طرف سے روزوں کا فدیہ ادا کرنا صحیح نہیں۔ (۱)

روزے کا فدیہ کتنا اور کس کو دیا جائے؟ اور کب دیا جائے؟

سوال:... میں بیمار ہونے کی وجہ سے روزے نہیں رکھ سکتا، اس لئے فدیہ دینا چاہتا ہوں، فدیہ کس حساب سے دیا جاتا ہے؟ یہ آپ بتادیں۔ اگر روزانہ مسکین کو کھانا کھلانا ضروری ہے تو یہ سہولت مجھے میسر نہیں ہے، اس لئے فدیہ کی کل رقم بتادیں تاکہ میں پورے روزوں کی پوری رقم مسکین کو دے سکوں۔ اگر کوئی مستحق نہ مل سکا تو کیا یہ فدیہ کی رقم کسی یتیم خانے یا کسی فلاحی ادارے کو دے سکتے ہیں؟ فدیہ رمضان شریف میں دینا ضروری ہے یا کوئی مجبوری ہو تو رمضان گزر جانے کے بعد بھی دے سکتے ہیں؟

جواب:... ہر روزے کا فدیہ صدقۂ فطر کے برابر ہے، یعنی پونے دو کلو غلہ یا اس کی قیمت۔ (۲) فدیہ کی رقم کسی دینی مدرسہ میں بھی جمع کرادی جائے۔ فدیہ رمضان مبارک میں ادا کرنا بہتر ہے، اگر رمضان میں ادا نہ کیا تو بعد میں بھی دیا جاسکتا ہے۔ (۳)

روزے کا فدیہ اپنی اولاد اور اولاد کی اولاد کو دینا جائز نہیں

سوال:... روزے کا فدیہ اپنی بیٹی، نواسی، پوتا، پوتی، داماد وغیرہ کو دینا چاہئے یا نہیں؟

جواب:... روزے کا فدیہ اپنی اولاد، اور اولاد کی اولاد کو دینا جائز نہیں۔ (۴)

دینی مدرسہ کے غریب طلبہ کے کھانے کے لئے روزے کا فدیہ دیں

سوال:... میری والدہ ماجدہ ضعیف العمر ہیں، وہ انتہائی کمزور ہیں کہ روزے رکھنے کی ان میں طاقت نہیں ہے، وہ آزاد کشمیر راولاکوٹ کے ایک دیہات میں رہائش پذیر ہیں، میں ان کے روزوں کے بدلے میں کفارہ ادا کرنا چاہتا ہوں، ہمارے دیہات میں ایسا کوئی مسکین نہیں ہے کہ جسے روز دو وقت کا کھانا کھلایا جائے، ہمارے مرکز میں ایک مسجد اور اس کے ساتھ دینی مدرسہ ہے، میں اس مدرسہ میں رقم بھیجنا چاہتا ہوں۔ برائے مہربانی تفصیل سے جواب دیجئے کہ میں ساٹھ روزوں کی پاکستان کے حساب سے کل کتنی رقم بھیجوں؟

---

(۱) ومتى قدر قضى لأن الإستمرار العجز شرط الخلفية ...إلخ. (الدر المختار ج:۲ ص:۴۲۷، كتاب الصوم).

(۲) وان عجز عن الصوم أطعم ستين مسكينًا كالفطرة قوله كالفطرة أى نصف صاع من بر أو صاع من تمر أو شعير. (ردالمحتار ج:۲ ص:۴۷۸، وأيضًا فى جامع الرموز ج:۲ ص:۳۶۶، ۳۶۷، والجوهرة ج:۱ ص:۱۴۷).

(۳) ثم إن شاء أعطى الفدية فى أوّل رمضان بمرّة وان شاء أخّرها إلى آخره كذا فى النهر الفائق. (عالمگيرى ج:۱ ص:۲۰۷، كتاب الصوم، الباب الخامس فى الأعذار التى تبيح الإفطار، طبع رشديه).

(۴) ولا إلى من بينهما ولاد ...إلخ. وفى الشرح..... وفرعه وان سفل ..... كأولاد الأولاد وشمل الولاد بالنكاح والسفاح ...إلخ. (شامى ج:۲ ص:۳۴۶، باب المصرف، طبع ايچ ايم سعيد).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... دینی مدرسہ کے غریب طلبہ کو فدیے کی رقم دی جاسکتی ہے۔[1] مدرسہ کی کسی دُوسری مد میں اس رقم کا استعمال جائز نہیں۔[2] ہر روزے کا فدیہ صدقۂ فطر کے برابر ہے۔

ساٹھ روزوں کا فدیہ ساٹھ صدقۂ فطر کے برابر ہوا، جس دن آپ یہ فدیہ ادا کریں، اس دن کی قیمت کے لحاظ سے رقم دے دیں۔[3]

قضا روزوں کا فدیہ ایک ہی مسکین کو ایک ہی وقت میں دینا جائز ہے

سوال:... رمضان المبارک کے چند قضا روزوں کا فدیہ ایک غریب یا مسکین کو بھی ایک ہی دن میں دے سکتے ہیں؟

جواب:... چند روزوں کا فدیہ ایک ہی مسکین کو ایک ہی وقت میں دے دینا جائز ہے، مگر اس میں اختلاف ہے، اس لئے احتیاط تو یہی ہے کہ کئی روزوں کا فدیہ ایک کو نہ دے، لیکن دے دینے کی بھی گنجائش ہے۔[4]

مرحومین کے قضا شدہ روزوں کا فدیہ ادا کرنا اشد ضروری ہے

سوال:... مسلمانوں کی اکثریت بے نمازی اور روزہ خور ہے، جب وہ مرجاتے ہیں تو ان کا سوم، دسواں، چالیسواں، برسی وغیرہ عام طور سے کی جاتی ہے، قرآن خوانی بھی ہوتی ہے، جس میں خوشی بے خوشی لوگ شریک ہوتے ہیں، پڑوس کی مسجد مدرسہ کے طلبہ جلدی سے کلام پاک کی تلاوت نمٹا دیتے ہیں، چنوں پر کلمہ طیبہ کا ورد ہوتا ہے، کھانے کھلائے جاتے ہیں، کچھ خیر خیرات بھی کردی جاتی ہے، لیکن مرحومین نے جو بے شمار نمازیں اور روزے قضا کئے، ان کا کفارہ ادا کرنے کا کہیں تذکرہ نہیں آتا۔ میں نے دیکھا ہے کہ مرحوم

---

(۱) مصرف الزكاة والعشر ..... هو فقير ..... ومسكين ..... وعامل ..... ولو غنيا لا هاشميًا لأنه فرع نفسه لهذا العمل فيحتاج إلى الكفاية والغنى لا يمنع من تناولها عند الحاجة ..... وبهذا التعليل يقوى ما تسب للواقعات من ان طالب العلم يجوز له أخذ الزكاة ولو غنيًا إذا فرغ نفسه لافادة العلم واستفادته لعجزه عن الكسب والحاجة داعية إلى مالابد منه ..... وفي سبيل الله. (الدر المختار) وفي الشامية (قوله أي مصرف الزكاة) وهو مصرف أيضًا لصدقة الفطر والكفارة والنذر وغير ذلك من الصدقات الواجبة ..... (قوله وقيل طلبة العلم) كذا في الظهيرية ..... قد قال في البدائع: في سبيل الله جميع القرب فيدخل فيه كل من سعى في طاعة الله وسبيل الخيرات إذا كان محتاجًا. (رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الزكاة، باب المصرف ج:۲ ص:۳۳۹ تا ۳۴۳، وأيضًا في البحر، كتاب الزكوة، باب المصرف ج:۲ ص:۴۲۴).

(۲) ويشترط أن يكون الصرف تمليكًا لا إباحة كما مر لا يصرف إلى بناء ...إلخ. وفي الشرح: نحو مسجد كبناء القناطر والسقيات واصلاح الطرقات وكرى الأنهار ...إلخ. (شامي ج:۲ ص:۳۴۴، كتاب الزكاة، باب المصرف).

(۳) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۲ ملاحظہ فرمائیں۔

(۴) وللشيخ الفاني العاجز عن الصوم الفطر ويفدي وجوبًا ..... بلا تعدد فقير كالفطرة (قوله وبلا تعدد فقير) أي بخلاف نحو كفارة اليمين للنص فيها على التعدد، فلو أعطى هنا مسكينا صائمًا عن يومين جاز لكن في البحر عن القنية أن عن أبي يوسف فيه روايتين، وعند أبي حنيفة لا يجزيه ...إلخ. (رد المحتار مع الدر المختار ج:۲ ص:۴۲۷)، ويجوز إعطاء فدية صلوت وصيام أيام ونحوها لواحد من الفقراء جملة. (مراقي الفلاح مع الطحطاوي، فصل في إسقاط الصلاة والصوم ص:۲۳۹، طبع مير محمد، وأيضًا في مراقي الفلاح، فصل في الكفارة ص:۳۶۷).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

لاکھوں کی جائیداد چھوڑ گئے اور مرحوم کے ورثاء یعنی بیٹے، بیٹی، بیوی وغیرہ کو اپنے اپنے حصے ملے، لیکن مرحوم باپ کے قضا روزوں اور قضا نمازوں کا بقایا کوئی ادا نہیں کرنا چاہتا۔ میں بہت شوق سے ''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' ۱۹۷۸ء سے پڑھ رہا ہوں، اسی سے معلوم ہوا کہ قضا روزوں کا ''فدیہ'' دینا چاہئے، لیکن آپ نے ایک سوال کے جواب میں یہ بھی لکھ دیا کہ مرنے والا وصیت کر جائے کہ قضا شدہ نماز، روزوں کا فدیہ اس کے وارث ادا کریں۔ اور آپ نے کہیں اس پر زور نہیں دیا کہ نالائق وارث از خود اپنے مرحوم باپ کی قضا نماز، روزوں کا فدیہ ادا کریں، میں نے حال ہی میں ایک کتاب فتاویٰ قادریہ پڑھی ہے، جو ایک فرنگی محلی عالم کی لکھی ہوئی ہے، اس میں تیس چالیس سال پہلے کسی سعادت مند وارث نے اپنے کسی مرحوم کی زندگی کی تمام نمازوں کا فدیہ معلوم کیا تھا، تو عالم صاحب نے دو چار لاکھ روپے فدیہ کی رقم بتائی تھی۔ یہ تو بہت اہم مسئلہ ہوا، اب آپ یہ بتائیے کہ مرحوم کے قضا شدہ روزوں اور نمازوں کا فدیہ ادا کرنے کا کوئی چرچا نہیں ہوتا، تو کیا فوت شدہ نمازیں اور روزے روزِ حشر معاف ہو جائیں گے؟

جواب:... مرحوم کی طرف سے فدیہ کے چند مسائل ذکر کرتا ہوں، تمام مسلمانوں کو ان مسائل کا علم ہونا چاہئے۔

اوّل:... جو شخص ایسی حالت میں مرے کہ اس کے ذمہ روزے ہوں یا نمازیں ہوں، اس پر فرض ہے کہ وصیت کر کے مرے کہ اس کی نمازوں کا اور روزوں کا فدیہ ادا کر دیا جائے، اگر اس نے وصیت نہیں کی تو گناہگار ہوگا۔ (۱)

دوم:... اگر میت نے فدیہ ادا کرنے کی وصیت کی ہو تو میت کے وارثوں پر فرض ہوگا کہ مرحوم کی تجہیز و تکفین اور ادائے قرضہ جات کے بعد اس کی جتنی جائیداد باقی رہی، اس کی تہائی میں سے اس کی وصیت کے مطابق اس کی نمازوں اور روزوں کا فدیہ ادا کریں۔ (۲)

سوم:... اگر مرحوم نے وصیت نہیں کی یا اس نے مال نہیں چھوڑا، لیکن وارث اپنی طرف سے مرحوم کی نماز، روزوں کا فدیہ ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے توقع ہے کہ یہ فدیہ قبول کر لیا جائے گا۔ (۳)

چہارم:... ایک روزے کا فدیہ صدقۂ فطر کے برابر ہے، یعنی تقریباً پونے دو کلو غلہ، پس ایک رمضان کے تیس روزوں کا فدیہ ساڑھے باون کلو ہوا، اور تین رمضانوں کے نوّے روزوں کا فدیہ ۱۵۷.۵ کلو غلہ ہوا، اسی کے مطابق مزید حساب کر لیا جائے۔ (۴)

---

(۱) وللشيخ الفاني العاجز عن الصوم الفطر ويفدي وجوبًا ...إلخ۔ وفي شرحه: لأن عذره ليس بعرضي للزوال حتى يصير إلى القضاء فوجبت الفدية ..... وعند العجز بالموت تجب الوصية بالفدية۔ (شامي ج:۲ ص:۴۲۷)۔

(۲) وفدى لزومًا عنه أي الميت وليه الذي يتصرف في ماله كالفطرة قدرا بعد قدرته عليه أي على قضاء الصوم ..... بوصيته من الثلث ...إلخ۔ (قوله من الثلث) أي ثلث ماله بعد تجهيزه وتكفينه وإيفاء ديون العباد۔ (رد المحتار على الدر المختار ج:۲ ص:۴۲۴، فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم، كتاب الصوم)۔

(۳) وإن لم يوص وتبرع وليه به جاز إن شاء الله ويكون الثواب للولي۔ (الدر المختار مع الرد ج:۲ ص:۴۲۵)۔

(۴) ص:۵۹۹ کا حاشیہ نمبر ۲ ملاحظہ فرمائیں۔ وأيضًا (قوله نصف صاع من بر) أي من دقيقه أو سويقه ..... أو قيمته وهي أفضل عندنا لإسراع سد حاجة الفقير۔ (ردالمحتار، باب قضاء الفوائت ج:۲ ص:۷۳، مراقي الفلاح ص:۳۶۷)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

اسی طرح ہر نماز کا فدیہ بھی صدقۂ فطر کے مطابق ہے، اور وتر سمیت دن رات کی چھ نمازیں ہیں (پانچ فرض اور ایک واجب)،[1] پس ایک دن کی نمازوں کا فدیہ ساڑھے دس کلو ہوا، اور ایک مہینے کی نمازوں کا فدیہ ۳۱۵ کلو ہوا، اور ایک سال کی نمازوں کا فدیہ ۳۷۸۰ کلو ہوا۔ مرحوم کے ذمہ جتنی نمازیں اور جتنے روزے رہتے ہیں، اسی حساب سے ان کا فدیہ ادا کیا جائے۔

پنجم:... جو حکم رمضان کے فرض روزوں کا ہے، وہی نذر (منت) کے واجب روزوں کا بھی ہے،[2] پس اگر کسی نے کچھ روزوں کی منت مانی تھی، پھر ان کو ادا نہیں کر سکا تھا کہ انتقال ہو گیا، تو ہر روزے کا فدیہ مندرجہ بالا شرح کے مطابق ادا کیا جائے۔[3]

ششم:... اگر وارث کے پاس اتنا مال نہیں کہ مرحوم کی جانب سے نمازوں اور روزوں کے سارے فدیے یک مشت ادا کر سکے تو تھوڑا تھوڑا کر کے ادا کرنا بھی جائز ہے۔

تنگ دست مریض روزے کا فدیہ کیسے ادا کرے؟

سوال:... مجھے ذیابیطس کا مرض ہے جس کی وجہ سے میں فرض روزے رمضان کے رکھ نہیں سکتی، میں نے کوشش کی لیکن چکر آنے شروع ہو جاتے ہیں اور میں بہت بیمار ہو جاتی ہوں، میرے گھر کا خرچ بھی مشکل سے پورا ہوتا ہے، لہٰذا میں کفارہ بھی ادا نہیں کر سکتی، مہربانی فرما کر آپ میری رہنمائی فرمائیں۔

جواب:... جیسا روکھا سوکھا خود کھاتی ہیں، ویسا ہی کسی محتاج کو بھی روزانہ دو وقت کھلا دیا کریں۔[4]

اور جو شخص روزہ بھی نہ رکھ سکتا ہو، اور اس کے پاس فدیہ ادا کرنے کے لئے بھی کچھ نہ ہو، وہ صرف اِستغفار کرے اور یہ نیت رکھے کہ جب بھی اس کو گنجائش میسر آئے گی، وہ روزوں کا فدیہ ادا کرے گا۔[5]

---

(۱) وفدية كل صلاة ولو وترا كما في قضاء الفوائت كصوم يوم على المذهب ...إلخ. (الدر المختار مع الرد ج:۲ ص:۴۲۶)، يعطى لكل صلاة نصف صاع من بر كالفطرة وكذا حكم الوتر والصوم. (درمختار، باب قضاء الفوائت ج:۲ ص:۷۲، وكذا في البحر، باب قضاء الفوائت ج:۲ ص:۱۰۶، وكذا في رشيديه ج:۱ ص:۱۲۵).

(۲) الصوم ضربان واجب ونفل والواجب ضربان ما يتعلق بزمان بعينه كصوم رمضان والنذر المعين. (هداية ج:۱ ص:۲۱۱، كتاب الصوم)

(۳) إذا نذر أن يصوم كل خميس يأتي عليه فأفطر خميسًا واحدًا فعليه قضاؤه، كذا في المحيط. ولو أخر القضاء حتّى صار شيخا فانيًا أو كان النذر بصيام الأبد فعجز لذالك أو باشتغاله بالمعيشة لكون صناعة شاقة فله أن يفطر ويطعم لكل يوم مسكينا على ما تقدم. (عالمگيرى ج:۱ ص:۲۰۹، كتاب الصوم، الباب السادس في النذر).

(۴) والشرط إذا أباح الطعام ن يشبعهم ولو بخبز البر من غير أدم. (مراقى الفلاح، فصل في الكفاره ص:۳۶۷، طبع مير محمد).

(۵) كذا لو نذر صوم الأبد فضعف عن الصوم لإشتغاله بالمعيشة له أن يفطر ويطعم لأنه استيقن أن لا يقدر على قضائه فإن لم يقدر على الإطعام لعسرته يستغفر الله ويستقيله ...إلخ. (فتح القدير ج:۲ ص:۸۳)، فإن لم يقدر من تجوز له الفدية على الفدية لعسرته يستغفر الله سبحانه ويستقيله أى يطلب منه العفو عن تقصيره في حقه. (مراقى الفلاح على هامش الطحطاوى، باب ما يفسد الصوم ويوجب القضاء، ص:۳۷۶).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کیا میّت کی طرف سے اُس کا ولی روزہ رکھ سکتا ہے؟

سوال:... کیا میّت کی طرف سے اس کا ولی روزہ رکھ سکتا ہے؟

جواب:... میّت کی طرف سے نماز، روزہ کوئی دُوسرا نہیں کرسکتا،(۱) بلکہ نمازوں اور روزوں کا فدیہ دینا ضروری ہے۔ ایک روزے کا فدیہ صدقۂ فطر کے برابر ہوتا ہے،(۲) اسی طرح ہر نماز کا فدیہ صدقۂ فطر کے برابر ہے، دن میں چھ نمازیں (وتر سمیت) ہوتی ہیں، ایک دن کی نمازوں کے چھ فدیے ہوئے۔(۳)

کیا مرحوم کی طرف سے کفارے کے روزے رکھ سکتے ہیں؟

سوال:... ایک آدمی کے اُوپر روزوں کا کفارہ تھا، کیا اس کی اولاد یہ کفارہ ادا کرسکتی ہے کہ نہیں؟ یا پھر اس کی اولاد روزے رکھ لے تو کفارہ ادا ہوجائے گا؟

جواب:... کسی کی جگہ نماز نہیں پڑھ سکتے، نہ اس کی جگہ روزے رکھ سکتے ہیں،(۴) البتہ اولاد اگر ماں باپ کے نماز، روزوں کا فدیہ ادا کرے تو توقع ہے کہ قبول ہوجائے گا۔(۵)

کیا دُوسرے کی طرف سے روزہ رکھنا جائز ہے؟

سوال:... ریڈیو پاکستان سے دِینی مسائل پر مبنی پروگرام ''آپ نے پوچھا ہے'' نشر ہوتا ہے، اس میں ایک ڈاکٹر صاحب نے سائل کے سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ رمضان کے فرض روزے ایک شخص دُوسرے کی طرف سے رکھ سکتا ہے، جبکہ ہم نے آپ جیسے جید علمائے کرام سے سنا ہے کہ کوئی شخص کسی کی طرف سے نہ تو نماز پڑھ سکتا ہے اور نہ ہی روزہ رکھ سکتا ہے۔ تو کیا کوئی شخص دُوسرے شخص کی طرف سے روزہ رکھ سکتا ہے یا نماز پڑھ سکتا ہے؟

جواب:... بدنی عبادت ...نماز اور روزہ... کسی دُوسرے کی طرف سے ادا نہیں کی جاسکتی۔ جو شخص خود روزہ نہ رکھ سکتا ہو،

---

(۱) عن مالک بلغه ان ابن عمر کان یسأل هل یصوم أحد عن أحد أو یصلی أحد عن أحد؟ فقال: لَا یصوم أحد عن أحد ولَا یصلی أحد عن أحد. (مشکوٰة، کتاب الصوم ص:۱۷۸).

(۲) من مات وعلیه قضاء رمضان فأوصی به أطعم عنه ولیه لکل یوم مسکینا نصف صاع من بر أو صاعا من تمر أو شعیر. (هدایة ج:۱ ص:۲۲۲، باب ما یوجب القضاء والکفارة).

(۳) ولو مات وعلیه صلوات فائتة وأوصی بالکفارة یعطی لکل صلاة نصف صاع من بر کالفطرة وکذا حکم الوتر والصوم. (الدر المختار مع الرد ج:۲ ص:۷۲، باب قضاء الفوائت).

(۴) لَا یصوم عنه الولی ولَا یصلی لقوله علیه السلام: لَا یصوم أحد عن أحد ولَا یصلی أحد عن أحد. (هدایة ج:۱ ص:۲۲۳، باب ما یوجب القضاء والکفارة، وأیضًا مشکوٰة ج:۱ ص:۱۷۸).

(۵) فإن لم یوص وتبرع عنه الورثة جاز. (عالمگیری ج:۱ ص:۲۰۷، کتاب الصوم، طبع رشیدیه).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

شریعت نے اس کے لئے فدیہ کا حکم تجویز کیا ہے۔ آپ نے ریڈیو پاکستان کے جس مسئلے کا ذِکر کیا ہے، وہ غلط ہے۔ (۱)

روزہ رکھنے پر گیس ہونے کی وجہ سے سخت تکلیف ہوجائے تو کیا روزہ چھوڑ سکتا ہے؟

سوال:... عرض یہ ہے کہ میں تقریباً ۴۳ سال عمر کا ہوں، اور بچپن سے آج تک میں نے رمضان شریف کے روزے رکھے ہیں، مگر ایک خاص بات یہاں پر ذِکر کر رہا ہوں کہ رمضان شریف کے مہینے میں کافی تکلیف میں مبتلا ہوجاتا ہوں، چونکہ روزہ رکھنے کی وجہ سے معدہ گیس پکڑ لیتا ہے، جس کی وجہ سے دِماغ پر گیس چڑھ جاتا ہے، دِماغ پھٹ جانے کو آجاتا ہے، سر چکراتا ہے، منہ کا ذائقہ خراب ہوجاتا ہے، مختصر اَلفاظ میں کہ بعض اوقات تو اُلٹی محسوس کرتا ہوں، حالانکہ کاروبار باقاعدگی سے کرتا ہوں، صحت مند ہوں، مگر رمضان شریف میں منہ بند ہونے کی وجہ سے کافی تکلیف ہوجاتی ہے۔

جواب:... اگر روزے کی وجہ سے شدید تکلیف ہوجاتی ہے جسے برداشت کرنا دُشوار ہے، تو آپ روزے کے بدلے صدقۂ فطر کی مقدار کسی محتاج کو دے دیا کریں، آپ کو روزہ نہ رکھنے کی رُخصت ہے، صدقۂ فطر کی قیمت آج کل قریباً آٹھ روپے ہے۔ (۲)

گردوں کی بیماری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکیں تو کیا کریں؟

سوال:... میری والدہ جن کی عمر ۴۵ سال ہے، ماہِ رمضان کے روزے ہمیشہ سے پورے رکھتی ہیں، لیکن گزشتہ تین سالوں سے گردوں کی بیماری کی وجہ سے رمضان کے روزے نہیں رکھ سکیں۔ اِرادہ تھا کہ صحت ٹھیک ہوجانے پر قضا روزے رکھ لیں گی، مگر صحت ٹھیک نہیں ہوسکی، ان روزوں کی قضا یا کفارہ کس طرح ادا کیا جائے؟

جواب:... آپ کی والدہ جس سال کے جتنے روزے نہیں رکھ سکیں، ان کا حساب کرکے ایک روزے کا فدیہ صدقۂ فطر کے مطابق ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ معذوری اور بیماری کی وجہ سے جو روزے نہیں رکھے جاسکتے ان کا فدیہ ادا کردینا چاہئے۔ (۳)

چارپائی پر پڑی رہنے والی کے اس دوران چھوٹے ہوئے روزوں کا کیا ہو جبکہ وہ فوت ہوگئی ہے

سوال:... میری والدہ صاحبہ اس سال اتنی بیمار تھیں کہ تقریباً چھ ماہ چارپائی پر رہی اور پھر اس دُنیا کو الوداع کہہ دیا۔ اسی

---

(۱) من مات وعليه قضاء رمضان فأوصى به أطعم عنه وليه لكل يوم مسكينًا نصف صاع من بر أو صاع من تمر أو شعير ..... ولَا يصوم عنه الولي ولَا يصلي لقوله صلى الله عليه وسلم لَا يصوم أحد عن أحد ولَا يصلي أحد عن أحد. (هداية مع فتح القدير ج:۲ ص:۸۳ تا ۸۵، طبع مصر).

(۲) وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْن. (البقرة:۱۸۴). فصل في العوارض المبيحة لعدم الصوم ..... أو مريض خاف الزيادة لمرضه وصحيح خاف المرض ...إلخ. وفي الشرح: قوله خاف الزيادة أو ابطاء البرء أو فساد عضو بحر أو وجع العين أو جراحة أو صداعًا أو غيره ...إلخ. (الدر المختار مع الرد ج:۲ ص:۴۲۲).

(۳) والشيخ الفاني الذي لَا يقدر على الصيام يفطر ويطعم لكل يوم مسكينا كما يطعم في الكفارات، والأصل فيه قوله تعالٰى وعلى الذين يطيقونه فدية طعام مسكين قيل معناه: لَا يطيقونه. (هداية مع فتح القدير ج:۲ ص:۸۲، كتاب الصوم، طبع دار صادر بيروت).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

دوران رمضان کے روزے ان سے نہیں رکھے گئے، آپ بتائیں کہ میں ان کے روزوں کا کتنا فدیہ دُوں اور کیا اگر میں فدیہ نہ دُوں تو ان پر روزوں کا بوجھ ہوگا کہ نہیں؟ نیز فدیہ کی شرح بھی بتائیں۔

جواب:... آپ اپنی والدہ کی طرف سے ہر روزے کے بدلے دو سیر گندم یا اس کی قیمت کسی محتاج کو دے دیں، اِن شاء اللہ ان کے ذمے کا فرض ادا ہو جائے گا۔ (۱)

اگر روزہ رکھنے سے گردے کی تکلیف ہو جاتی ہو تو کیا چھوڑنا جائز ہے؟

سوال:... مجھے ۱۹۶۸ء سے گردے کے درد کی تکلیف ہے، سخت پریشانی کے بعد مارچ ۱۹۷۱ء میں اس کی وجہ سے آپریشن کرایا، اس کے بعد جب رمضان میں روزے رکھتی تو پیشاب ظہر کے بعد سے بالکل لال رنگ کا آتا اور مجھے بے حد کمزوری لگتی، لیکن بہرحال روزوں کی پابندی کرتی۔ پھر اس کے بعد جانے کس طرح وائیں گردے میں بھی بڑے سائز کی پتھری تھی اور اس نے ایسا کیا کہ گردے کی کارکردگی میں بھی فرق ڈالا، اس کا آپریشن ایمرجنسی میں جون ۱۹۸۰ء میں کرایا، یہ دونوں آپریشن شادی سے پہلے ہوئے اور اس کے بعد بھی کبھی دائیں، کبھی بائیں گردے میں درد ہو جاتا، اور کبھی انفکشن ہو جاتا، بہرحال یہ تکلیف سارا سال وقفے وقفے سے رہتی، پھر میری شادی ہوگئی، اس کے بعد دورانِ حمل مستقل گردے میں تکلیف رہتی، دُوسرے بچے کی پیدائش کے بعد بھی گردے میں مستقل تکلیف رہتی ہے، یا تو درد یا پھر اِنفکشن۔ اب جناب پھر روزوں کی آمد ہے، یہ تمام تر تفصیل بتلانے کا مقصد یہ ہے کہ میں آپ سے یہ معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ میں روزے پابندی سے رکھوں یا نہ رکھوں؟ اب اگر یہ اس تکلیف میں بھی مجھ پر فرض ہیں تو پھر خواہ کچھ بھی ہو، میں بہرحال روزے رکھوں گی، ورنہ اگر کوئی دُوسری صورت ہو تو وہ آپ تفصیل سے بتلا دیں کہ پھر اس کا بدل کیا ہے؟

جواب:... اگر آپ روزے کا تحمل نہیں کر سکتیں یا ڈاکٹر روزے سے منع کرتے ہیں، تو روزے کے بجائے فدیہ ادا کر دیا کیجئے۔ یعنی ہر روزے کے بدلے کسی محتاج کو کھانا کھلا دیا کریں، یا کسی محتاج کو نقد سات روپے روزانہ دے دیا کریں۔ (۲)

روزہ رکھ کر دَوائی کھالی تو کیا کفارہ بھی آئے گا؟

سوال:... میری عمر ۱۷ سال ہے، میرا مسئلہ یہ ہے کہ میرے دِل میں پیدائشی سوراخ ہے، میرا آپریشن نہیں ہوا، کیونکہ اِستخارے میں منع آگیا تھا۔ میں اپنی بیماری کی وجہ سے ایک دوا کھاتی ہوں، جو آکسیجن کے لئے ہے، اور میں اسے چھوڑ نہیں سکتی، جس کی وجہ سے میں روزے نہیں رکھ سکتی۔ ایک مرتبہ میں نے ضد کر کے رکھے تھے تو بیچ میں دوا کھالی۔ یہ دوا گولی ہے، اور دن میں چار مرتبہ کھانا ضروری ہے۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ بارہ سے سترہ سال تک روزہ نہ رکھنے کا کتنا کفارہ ادا کرنا ہے؟ یا اتنے روزے رکھنے پڑیں گے؟

---

(۱) ولو فات صوم رمضان بعذر المرض ..... حتّى مات لَا قضاء عليه لكنه إن أوصى بان يطعم عنه صحت وصيته ..... فإن لم يوص وتبرع عنه الورثة جاز. (عالمگيرى فى الأعذار التى تبيح الإفطار ج: ۱ ص: ۲۰۷)۔

(۲) كل من يعجز عن الصوم فى الحال وينس عنه فى الإستقبال أفطر وأطعم ..... لكل يوم أفطر فيه مسكينا أى مصرفًا من المصارف كما أشرنا إليه، كالفطرة نصف صاع من بر. (جامع الرموز ج: ۲ ص: ۳۶۶، ۳۶۷، وأيضًا فى الجوهرة النيرة ج ۱ ص: ۱۴۷، كتاب الصوم، هداية مع الفتح).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کیا میں روزے نہ رکھنے کی وجہ سے گناہگار ہوں؟ وہ روزے جن کے بیچ میں میں نے دوا کھالی تھی، کیا وہ ٹوٹ گئے؟ اگر وہ ٹوٹ گئے تو ان کا کیا کفارہ ہے؟ ایک مرتبہ میں نے روزے رکھے تھے اور بیچ میں دوا نہیں کھائی تھی تو میں بہت بیمار ہوگئی تھی اور ایک مہینہ اسپتال جا کر آکسیجن لگواتی رہی۔

جواب:... روزہ رکھنے کے دوران دوائی کھانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے،(۱) اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ روزہ قضا بھی کیا جائے، اور ساٹھ روزے متواتر بلا ناغہ رکھے جائیں، اور تم ایک روزہ بھی مشکل سے رکھ سکتی ہو، تو ساٹھ روزے کہاں رکھو گی۔ اس کی جگہ ساٹھ محتاجوں کو کھانا کھلا دو۔(۲) سترہ روپے ایک محتاج کا کھانا بنتا ہے، تم سترہ روپے کو ساٹھ کے ساتھ ضرب دے کر جتنے پیسے بنتے ہیں، وہ کسی دینی ادارے میں جمع کراؤ۔

۲:... تمہارے لئے روزہ رکھنا مشکل ہے، اس لئے رمضان میں اگر کوئی روزہ رکھ سکو تو رکھ لو، باقی روزوں کا فدیہ ادا کرو۔ اور فدیہ وہی ایک روزے کا صدقۂ فطر کے برابر سترہ روپے۔ واللہ اعلم۔

بچے کے چھت سے گرنے کی وجہ سے ماں کی حالت غیر ہوگئی اور اُس کا روزہ تڑوا دیا تو صرف قضا واجب ہے

سوال:... میں نے اپنے لڑکے کے لئے جو کہ اس وقت بارہ سال کا تھا، چھت پر سے پتنگ بازی کے شوق میں گر گیا تھا، اس وقت رمضان کا مہینہ تھا اور میں روزے سے تھی، صبح کا کوئی ساڑھے نو بجے کا ٹائم تھا، بچے کی حالت بگڑی تو گھر والوں نے میرا روزہ کھلوا دیا اور جب میری حالت کچھ بہتر ہوئی تو میں نے منت کے طور پر دس روزے مانے، ان دس روزوں میں سے چھ روزے دو دو کر کے رکھ چکی ہوں، اب سے تین سال پہلے تک، لیکن اب مجھے دمے کی بیماری بھی ہے، بلڈ پریشر بھی ہے، اور اس کے علاوہ اور بھی بیماریاں ہیں، اور دوائیوں کے بغیر چند گھنٹے بھی نہیں رہ سکتی، کیا میرا لڑکا جو اَب جوان ہے، وہ یہ روزے رکھ سکتا ہے؟ یا کفارہ ادا کرنا ہوگا؟ میں رمضان کے فرض روزے بھی نہیں رکھ سکتی، اتنی میری حالت خراب ہے۔

جواب:... جو روزہ آپ کا تڑوا دیا تھا، اگر آپ کی حالت غیر ہوگئی تھی تو اس کی صرف قضا واجب ہے، کفارہ نہیں۔(۳) لیکن

---

(۱) أكل أو شرب غذاء ..... أو دواء ..... عمدًا ..... قضى ..... وكفر ...إلخ. (البحر المختار ج: ۲ ص: ۴۰۹، ۴۱۱، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، طبع سعيد).

(۲) فيعتق أولًا فإن لم يجد صام شهرين متتابعين فإن لم يستطع أطعم ستين مسكينا. (حاشية رد المحتار ج: ۲ ص: ۴۱۲). إذا أكل متعمدًا ما يتغذى به أو يتداوى يلزمه الكفارة. (فتاوىٰ هندية، كتاب الصوم، النوع الثاني ما يوجب القضاء والكفارة ج: ۱ ص: ۲۰۵، طبع رشيديه كوئٹه).

(۳) وفي الظهيرية رضيع مبطون يخاف موته من هذا الدواء وزعم الأطباء ان الظئر إذا شربت دواء كذا يرئ الصغير وتماثل وتحتاج الظئر إلى أن تشرب ذالك نهارًا في رمضان قيل لها ذالك إذا قال الأطباء الحذاق وكذالك الرجل إذا لدغته حيّة فأفطر بشرب الدواء قالوا إن كان ذالك ينفعه فلا بأس به. (البحر الرائق ج: ۲ ص: ۳۰۳، فصل في العوارض).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

اگر آپ کی حالت ٹھیک تھی اور بے ضرورت روزہ توڑ دیا تھا تو آپ پر اس کا کفارہ بھی واجب ہے،[1] اور کفارے کے طور پر دو مہینے کے لگاتار روزے واجب ہیں، اگر ان کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ محتاجوں کو دو وقت کھانا کھلا دیا جائے۔[2]

جن روزوں کی آپ نے منّت مانی تھی، اور اَب روزے رکھنے کی طاقت نہیں رہی، ان کا فدیہ ادا کر دیجئے، ایک روزے کا فدیہ صدقۂ فطر کے برابر ہے، اسی طرح جو روزہ آپ نے توڑا تھا، اگر ابھی تک اس کو قضا نہیں کیا، اس کا بھی فدیہ ادا کر دیجئے۔[3]

بلڈ پریشر اور شوگر کا مریض اگر روزے نہ رکھ سکے تو کیا کرے؟

سوال:... میری عمر اس وقت تقریباً ۷۲ سال سے زیادہ ہے، میں بلڈ پریشر اور شوگر کا مریض ہوں، لیکن رمضان کے روزے برابر رکھتا رہا۔ کبھی زیادہ تکلیف کی وجہ سے روزے قضا ہو جاتے تھے، اس کا فدیہ دیتا رہا۔ لیکن اب بالکل ہی کمزور ہو گیا ہوں، کیا میں قضا روزوں کا فدیہ دے سکتا ہوں؟

جواب:... بظاہر اتنی عمر میں روزے رکھنا مشکل ہے، اس لئے آپ حساب کر کے اپنی زندگی میں جتنے روزے رہ گئے ہیں، ان کا فدیہ ادا کر دیں۔ اور نیت یہ رکھیں کہ اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی تو اِن شاء اللہ یہ روزے رکھوں گا۔[4]

---

(۱) ومن جامع ..... أو أكل أو شرب ما يتغذى به أو يُتداوىٰ به فعليه القضاء والكفارة لكمال الجناية بقضاء شهوة الفرج أو البطن مثل كفارة الظهار ...إلخ۔ (اللباب في شرح الكتاب، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم ج: ۱ ص: ۱۵۷، طبع قديمي كتب خانه)۔

(۲) فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا، فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ...الآية۔ (المجادلة: ۴)۔

(۳) إذا نذر أن يصوم كل خميس يأتي عليه فأفطر خميسًا واحدًا فعليه قضاؤه كذا في المحيط، ولو أخر القضاء حتى صار شيخًا فانيًا أو كان النذر بصيام الأبد فعجز لذلك أو باشتغاله بالمعيشة لكون صناعة شاقة فله أن يفطر ويطعم لكل يوم مسكينًا على ما تقدم ...إلخ۔ (الفتاوى الهندية، كتاب الصوم، الباب السادس في النذر ج: ۱ ص: ۲۰۹)۔

(۴) ويجوز الفطر لشيخ فان وعجوز فانية سمي فانيا لأنه قرب إلى الفناء أو فنيت قوته وعجز عن الأداء وتلزمها الفدية ..... لكل يوم نصف صاع من بر أو قيمته بشرط دوام عجز الفاني والفانية إلى الموت۔ (مراقي الفلاح على هامش الطحطاوي، كتاب الصوم، فصل فيما يكره للصائم ص: ۳۷۶)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

روزہ توڑنے کا کفارہ

روزہ توڑنے والے کے متعلق کفارہ کے مسائل

سوال:... مولانا صاحب! یہ بتایئے کہ قضا روزے کے بدلے میں تو صرف ایک روزہ رکھنے کا حکم ہے، لیکن کفارہ کی صورت میں ساٹھ مسکینوں کو جو کھانا کھلانے کا حکم ہے اس کے بارے میں وضاحت کریں کہ ساٹھ مسکینوں کا اکٹھا کھانا کھلانے کا حکم ہے یا پھر ایک وقت کے کھانے کا حساب لگا کر اتنی ہی رقم ساٹھ مسکینوں میں تقسیم کی جائے یا پھر کھانا کھلانے کا ہی حکم ہے؟ مثلاً پانچ روپے فی کس فی کھانے کے حساب سے ساٹھ مسکینوں میں رقم تقسیم کی جائے؟

جواب:... کفارہ کے مسائل مندرجہ ذیل ہیں:

۱:... جو شخص روزے رکھنے کی طاقت رکھتا ہو، اس کے لئے روزہ توڑنے کا کفارہ دو مہینے کے پے در پے روزے رکھنا ہے، اگر درمیان میں ایک روزہ بھی چھوٹ گیا تو دوبارہ نئے سرے سے شروع کرے۔ (۱)

۲:... اگر چاند کے مہینے کی پہلی تاریخ سے روزے شروع کئے تھے تو چاند کے حساب سے دو مہینے کے روزے رکھے، خواہ یہ مہینے ۲۹،۲۹ کے ہوں یا ۳۰،۳۰ کے، لیکن اگر درمیان مہینے سے شروع کئے تو ساٹھ دن پورے کرنے ضروری ہیں۔ (۲)

۳:... جو شخص روزے رکھنے پر قادر نہ ہو وہ ساٹھ مسکینوں کو دو وقت کا کھانا کھلائے یا ہر مسکین کو صدقۂ فطر کی مقدار کا غلہ یا اس کی قیمت دے دے۔ (۳)

---

(۱) ومن جامع في أحد السبيلين عامدًا فعليه القضاء ..... والكفارة ..... ولو أكل أو شرب ما يتغذى به أو ما يتداوىٰ به فعليه القضاء والكفارة ..... والكفارة مثل كفارة الظهار لما روينا ولحديث الأعرابي رضي الله عنه وفي النهاية: (ثم قال والكفارة مثل كفارة الظهار) ..... وهي عتق رقبة فإن لم يجد فصيام شهرين متتابعين، فإن لم يستطع فإطعام ستين مسكينًا لكل مسكين نصف صاع من بر أو صاع من تمر ...الخ۔ (البناية في شرح الهداية، كتاب الصوم ج:۴ ص:۳۰۰ تا ۳۰۸، طبع حقانية)۔ ككفارة المظاهر مرتبط بقوله وكفر اى مثلها في الترتيب فيعتق أوّلًا فإن لم يجد صام شهرين متتابعين فإن لم يستطع أطعم ستين مسكينًا لحديث الأعرابي المعروف في الكتب الستّة فلو أفطر ولو لعذر إستأنف إلّا لعذر الحيض۔ (شامي ج:۲ ص:۴۱۲، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده)۔

(۲) إذا صام المظاهر شهرين بالأهلة أجزأه وإن كان كل شهر تسعة وعشرين يومًا، وإن صام بغير الأهلة ثم أفطر لتمام تسعة وخمسين يومًا فعليه الإستقبال۔ (عالمگيري ج:۱ ص:۵۱۲، الباب العاشر في الكفارة)۔

(۳) وللشيخ الفاني ..... ومثله ..... المريض إذا تحقق اليأس من الصحة فعليه الفدية لكل يوم من المرض۔ (ج:۲ ص:۴۲۷)۔ كل من يعجز عن الصوم في الحال ويئس عنه في الإستقبال أفطر وأطعم ..... لكل يوم أفطر فيه مسكينا أي مصرفا من المصارف ..... كالفطرة نصف صاع من بر۔ (جامع الرموز ج:۲ ص:۳۶۷)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

۴:...اگر ایک رمضان کے روزے کئی دفعہ توڑے تو ایک ہی کفارہ لازم ہوگا، اور اگر الگ الگ رمضانوں کے روزے توڑے تو ہر روزے کے لئے مستقل کفارہ ادا کرنا ہوگا۔ (۱)

۵:...اگر میاں بیوی نے رمضان کے روزے کے درمیان صحبت کی تو دونوں پر الگ الگ کفارہ لازم ہوگا۔ (۲)

رمضان کا روزہ توڑنے پر کفارہ ہے، مسئلہ معلوم نہ ہونا کوئی عذر نہیں

سوال:...اگر ہمیں کسی مسئلے کا علم نہیں ہو، اور مسئلہ ہم خلافِ شرع کردیں، پھر جب ہمیں اس مسئلے کے خلافِ شرع ہونے کا علم ہوجائے تو کیا مجھے اس مسئلے (جب مجھے مسئلے کے خلافِ شرع ہونے کا علم نہ تھا) کو خلافِ شرع کرنے کا گناہ ہوگا یا نہیں؟ مثال کے طور پر میں نے رمضان کے فرض روزوں میں سے ایک روزہ جان بوجھ کر توڑ دیا اور مجھے صرف اتنا علم ہے کہ روزہ توڑنے کے بعد کسی اور دن یہ روزہ رکھ لوں گا، یا کہ جان بوجھ کر روزہ توڑنے سے قضا روزہ رکھنا ہوگا، تو وہ میں بعد میں رکھ لوں گا، البتہ مجھے یہ علم نہیں ہے کہ جان بوجھ کر روزہ توڑنے سے کفارہ ادا کرنا پڑتا ہے کہ جو کہ ۶۰ روزے رکھنا یا ۶۰ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے، اب جب مجھے جان بوجھ کر روزہ توڑنے کے بعد اس مسئلے کا علم ہوا ہو تو کیا کفارہ دینا پڑے گا یا صرف اللہ سے معافی مانگ لینا کافی ہے؟ اب مجھے اس مسئلے کا علم ہوگیا، لہٰذا اب میں کبھی جان بوجھ کر روزہ نہیں توڑوں گا۔

جواب:...رمضان مبارک کا روزہ جان بوجھ کر توڑ دینے پر کفارہ لازم ہے، اور وہ ہے ساٹھ دن کے لگاتار روزے رکھنا، اور جو شخص روزے رکھنے پر قادر نہ ہو، وہ ساٹھ محتاجوں کو کھانا کھلائے۔ اور کسی شخص کو مسئلہ کا علم نہ ہونا کوئی عذر نہیں، (۳) اس لئے آپ کے ذمے ساٹھ روزے لگاتار رکھنا لازمی ہے خواہ سرویوں میں رکھ لیں۔ (۴)

قصداً رمضان کا روزہ توڑ دیا تو قضا اور کفارہ لازم ہیں

سوال:...مولانا صاحب! اگر کسی نے جان بوجھ کر روزہ توڑ دیا تو اس کا کفارہ کیا ہے؟ کفارہ کس طرح ادا کیا جائے، لگاتار روزے رکھنا ضروری ہیں؟

---

(۱) فإن أفطر في رمضان مرارًا إن كان في يوم واحد كفته كفارة واحدة بالإجماع وإن كان في رمضانين لزمه لكل يوم كفارة بالإجماع وإن لم يكفر للأوّل في الصحيح، وإن كان في رمضان واحد فأفطر في يوم ثم في يوم آخر فإن كفر للأوّل لزمه كفارة للثاني بالإجماع وإن لم يكفر للأوّل كفته كفارة واحدة عندنا. (الجوهرة النيرة، كتاب الصوم ج:۱ ص:۱۴۵، وكذا في ردالمحتار ج:۲ ص:۴۱۳، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده).

(۲) من جامع عمدًا في أحد السبيلين فعليه القضاء والكفارة ولا يشترط الإنزال في الحلين كذا في الهداية وعلى المرأة مثل ما على الرجل إن كانت مطاوعة ...إلخ. (عالمگيري ج:۱ ص:۲۰۵، وكذا في الجوهرة ج:۱ ص:۱۴۴).

(۳) ومن جامع عامدًا في أحد السبيلين أو أكل أو شرب ..... فعليه القضاء والكفارة لأن الجناية متكاملة لقضاء الشهوة ..... والكفارة مثل كفارة الظهار. (الجوهرة النيرة، كتاب الصوم ج:۱ ص:۱۴۳، طبع بمبئي).

(۴) (والكفارة مثل كفارة الظهار) ..... وهي عتق رقبة، فإن لم يجد فصيام شهرين متتابعين فإن لم يجد فإطعام ستين مسكينا، لكل مسكين نصف صاع من بر أو صاع من تمر ...إلخ. (البناية في شرح الهداية ج:۴ ص:۳۰۸، كتاب الصوم، طبع حقانية).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... رمضان شریف کا روزہ توڑنے پر قضا بھی لازم ہے، اور کفارہ بھی۔ رمضان شریف کے روزے توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ لگاتار دو مہینے کے روزے رکھے، درمیان میں وقفہ کرنا دُرست نہیں، اگر کسی وجہ سے درمیان میں ایک دن کا روزہ بھی رہ گیا تو دوبارہ نئے سرے سے شروع کرے، یہاں تک کہ دو مہینے کے روزے بغیر وقفے کے پورے ہوجائیں۔ اور جو بیماری، کمزوری یا بڑھاپے کی وجہ سے روزے رکھنے پر قادر نہ ہو وہ ساٹھ مسکینوں کو دو وقت کا کھانا کھلائے۔ (۱)

قصداً کھانے پینے سے قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے

سوال:... جو آدمی رمضان کے روزے کے دوران قصداً کچھ کھا پی لے، کیا اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ اگر ٹوٹ جاتا ہے تو صرف قضا ہوگی یا کفارہ بھی؟

جواب:... اگر کسی نے رمضان شریف کا روزہ جان بوجھ کر توڑ دیا، مثلاً: قصداً کھانا کھالیا یا پانی پی لیا یا وظیفۂ زوجیت ادا کرلیا تو اس پر قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں۔ (۲)

سرمہ لگانے اور سر کو تیل لگانے والے نے سمجھا کہ روزہ ٹوٹ گیا، پھر کچھ کھالیا تو قضا اور کفارہ دونوں ہوں گے

سوال:... میں روزے سے تھا، اور سر کو تیل لگالیا، کسی نے کہا کہ سر کو تیل لگانے سے روزہ ٹوٹ گیا، میں نے کھانا کھالیا، اب کیا میرے اُوپر صرف قضا ہے یا کفارہ بھی؟

جواب:... اگر روزے میں سرمہ لگایا یا سر میں تیل لگایا اور پھر یہ سمجھ کر کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا ہے، کچھ کھا پی لیا تو اس صورت میں قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوں گے۔ اور اگر روزے میں تیل اور سرمہ لگایا اور کسی نے کہا کہ اس سے تیرا روزہ ٹوٹ گیا ہے، پھر اس نے جان بوجھ کر کھا پی لیا اور روزہ توڑ دیا تو اس پر صرف قضا ہوگی، کفارہ نہیں ہوگا۔ (۳)

دو روزے توڑنے والا شخص کتنا کفارہ دے گا؟

سوال:... مجھ پر دو روزے توڑنے کا کفارہ تھا، جس میں سے میں نے ایک روزے کا کفارہ ادا کردیا ہے، جو ساٹھ مسکینوں کا دو وقت کھانا یا فی کس دو سیر اناج ہے، اب پوچھنا یہ ہے کہ کیا دُوسرے روزے کا کفارہ بھی اسی طرح ادا کرنا ہوگا جبکہ میں نے یہ کفارہ

---

(۱) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۳، ۴ ملاحظہ فرمائیں۔

(۲) من جامع عمدًا في أحد السبيلين فعليه القضاء والكفارة ..... إذا أكل متعمدًا ما يتغذى به أو يتداوى به يلزمه الكفارة ...إلخ. (عالمگیری ج:۱ ص:۲۰۵)، وأيضًا ومن جامع عامدًا في أحد السبيلين أو أكل أو شرب ..... فعليه القضاء والكفارة لأن الجناية متكاملة لقضاء الشهوة ...إلخ. (الجوهرة النيرة ج:۱ ص:۱۴۳).

(۳) إذا اكتحل أو أدهن نفسه أو شاربه ثم أكل متعمدًا فعليه الكفارة إلّا إذا كان جاهلًا فأفتى له بالفطر فلا تلزمه الكفارة هكذا في فتاوىٰ قاضيخان. (الفتاوى الهندية ج:۱ ص:۲۰۶، وكذلك في فتح القدير مع الهداية ج:۲ ص:۹۲).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

تقریباً تیس سال بعد ادا کیا ہے، اور یہ اناج میں نے آٹے کی صورت میں تقسیم کیا ہے، اور اس کی تقسیم میں کافی دقت پیش آئی کیونکہ بھکاری اور مسکین میں امتیاز بہت مشکل ہوگیا تھا، کیا اناج کے بدلے اس کی قیمت ادا کر سکتے ہیں؟

جواب:... رمضان مبارک کا روزہ توڑ دینے پر جو کفارہ لازم ہے، وہ یہ ہے کہ دو مہینے کے پے در پے روزے رکھے، جو شخص روزے رکھنے کی طاقت رکھتا ہو اس کے لئے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دینا کافی نہیں۔[1] ہاں! جو شخص روزے رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ اگر دونوں روزے ایک ہی رمضان کے توڑے تھے تو دونوں کا کفارہ ادا ہوگیا، اور اگر الگ الگ دو رمضان کے تھے تو دُوسرے کا کفارہ الگ لازم ہے۔[2] مساکین کو تلاش کرنے کی خواہ مخواہ زحمت کی، کسی دینی مدرسہ میں اتنی رقم بھیج دیتے کہ طلبہ کو کھلا دیا جائے۔

روزہ دار نے اگر جماع کرلیا تو اس پر کفارہ لازم ہوگا

سوال:... ایک شخص کی شادی ہوئی اور رمضان آگیا، دن میں میاں بیوی کو تخلیہ نصیب ہوگیا، انہوں نے جماع کرلیا، اور اس طرح تقریباً چار دن جماع کیا، صورتِ مسئولہ میں قضا و کفارہ اکٹھے ہوں گے یا علیحدہ علیحدہ ہو سکتے ہیں؟ اب کیا کفارہ کی صورت میں ان کو ۴×۶۰=۲۴۰ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہوگا اور ایسے ہی روزے کی صورت میں ۲۴۰ روزے رکھنے ہوں گے؟

جواب الف:... قضا روزے تو جب چاہیں رکھیں،[3] مگر کفارہ کے روزے جب شروع کریں تو مسلسل ہوں، اگر درمیان میں وقفہ ہوگیا تو پھر نئے سرے سے شروع کریں، البتہ عورت کو حیض کی وجہ سے جو وقفہ کرنا پڑے وہ معاف ہے۔[4]

ب:... اگر پہلے روزے کا کفارہ نہیں دیا تھا تو سب کے لئے ایک ہی کفارہ کافی ہے، مگر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی اجازت اس صورت میں ہے کہ جبکہ آدمی روزے رکھنے پر قادر نہ ہو۔[5]

روزے کے دوران اگر میاں بیوی نے صحبت کرلی تو کفارہ دونوں پر لازم ہوگا

سوال:... آج سے تقریباً پندرہ سال پہلے ہم میاں بیوی روزے کی حالت میں تھے کہ شیطان سوار ہوگیا، اور ہم نے ہم بستری کرلی، مولانا! اللہ ہمارا گناہ بخشے، ایسا ایک مرتبہ نہیں تین مرتبہ ہوا، دو مرتبہ صبح ۹ بجے سے پہلے ہوا، ہم نے سحری کھا کر نیت کرلی

---

(۱) ولو قدر على الصوم يبطل حكم الفداء لأن شرط الخليفة إستمرار العجز۔ (فتح القدير ج:۲ ص:۸۳)۔

(۲) فإن أفطر في رمضان مرارًا إن كان في يوم واحد كفته كفارة واحدة بالإجماع وإن كان في رمضانين لزمه لكل يوم كفارة بالإجماع وإن لم يكفر للأوّل في الصحيح۔ (الجوهرة النيرة ج:۱ ص:۱۴۵، شامي ج:۲ ص:۴۱۳)۔

(۳) ثم إذا كان مخيّرًا في قضاء رمضان فالمتابعة مستحقة مسارعة إلى إسقاطه عن ذمّته كذا في السّراج الوهّاج۔ (عالمگيري ج:۱ ص:۲۱۵، الباب السابع في الإعتكاف)۔

(۴) فإن لم يجد صام شهرين متتابعين فإن لم يستطع أطعم ستين مسكينًا لحديث الأعرابي المعروف في الكتب الستة فلو أفطر ولو لعذر إستأنف إلّا لعذر الحيض۔ (رد المحتار ج:۲ ص:۴۱۲، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده)۔

(۵) اپنا حاشیہ نمبر ۱، ۲ ملاحظہ فرمائیں۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

تھی، مگر ہم بستری سے پہلے یہ طے کیا کہ آج روزہ نہیں ہے، بلکہ میں نے اپنی بیوی سے یہاں تک کہا کہ اگر اس نیت کے باوجود روزہ ٹوٹنے کا گناہ ہوگا تو میں کفارہ دے دوں گا۔ اور ایک مرتبہ دوپہر کے وقت غالباً ایک بجے ایسا ہوا، وہ جوانی کے دن تھے اور ہمیں تنہائی میسر تھی۔ اب یہ خیال میرے اور میری بیوی کے لئے سوہانِ رُوح بنا ہوا ہے، میں یہ بھی واضح کردوں کہ ہم نے ابھی تک کفارہ نہیں دیا، اب میں گناہگار اور عاجز بندہ آپ سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ اس گناہ کا کفارہ کیا ہے؟ آیا یہ دونوں طرف سے ہوگا یا ایک فریق کی جانب سے؟ اور کتنا؟ اور اگر اس کا کفارہ جیسا میں نے پڑھا ہے مسکینوں وغیرہ کو کھلانا ہے تو مسکینوں کی عدم دستیابی کی صورت میں آیا اتنی رقم یا کھانا کسی یتیم خانے میں بھیجا جاسکتا ہے؟

جواب:... آپ دونوں پر ان روزوں کی قضا بھی لازم ہے اور جان بوجھ کر روزہ توڑنے کی بنا پر کفارہ بھی لازم ہے۔[1] اگر آپ دونوں روزہ رکھنے کی طاقت رکھتے ہیں تو دونوں کے ذمہ ساٹھ دن کے پے در پے روزے رکھنا لازم ہے، اور اگر روزے رکھنے کی طاقت نہیں تو آپ دونوں ساٹھ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائیں۔[2] اگر مسکین میسر نہ ہوں تو کسی مدرسہ یا یتیم خانے میں رقم جمع کرادیں اور ان کو واضح کردیں کہ یہ کفارۂ صوم کی رقم ہے۔

جان بوجھ کر روزہ توڑنے والے پر کفارہ لازم ہوگا

سوال:... اگر جان بوجھ کر (بھوک یا پیاس کی وجہ سے) روزہ توڑا جائے تو اس کا کفارہ کس طرح ادا کیا جائے گا؟

جواب:... اگر کوئی شخص کمزور ہو اور بھوک پیاس کی وجہ سے زندگی کا خطرہ لاحق ہوجائے تو روزہ کھول دینا جائز ہے،[3] اور اگر ایسی حالت نہیں تھی اور روزہ توڑ دیا تو اس کے ذمہ قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں، کفارہ یہ ہے کہ دو مہینے کے روزے پے در پے رکھے، اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دو وقت کا کھانا کھلائے۔[4]

بیماری کی وجہ سے کفارہ کے روزے درمیان سے رہ جائیں تو پورے دوبارہ رکھنے ہوں گے

سوال:... کسی کے ذمہ کفارے کے روزے ہوں، اس نے کفارے کے روزے شروع کیے، درمیان میں بیمار ہوگیا، اب

---

(۱) من جامع عمدًا في أحد السبيلين فعليه القضاء والكفارة ..... وعلى المرأة مثل ما على الرجل إن كانت مطاوعة ...إلخ. (عالمگیری ص: ۲۰۵، النوع الثانی ما یوجب القضاء والکفارة).

(۲) وللشيخ الفاني ..... ومثله ..... المريض إذا تحقق اليأس من الصحة فعليه الفدية لكل يوم من المرض. (شامی ج: ۲ ص: ۴۲۷، فصل فی العوارض المبیحة).

(۳) أو مريض خاف الزيادة لمرضه وصحيح خاف المرض ...إلخ. وفي الشرح: في القهستاني عن الخزانة ما نصه إن الحر الخادم ..... وخاف الهلاك فله الإفطار كحرة أو أمة ...إلخ. (شامی ج: ۲ ص: ۴۲۲، طبع سعید).

(۴) ومن جامع عامدًا في أحد السبيلين، أو أكل أو شرب ..... فعليه القضاء والكفارة لأن الجناية متكاملة لقضاء الشهوة. (الجوهرة النيرة ج: ۱ ص: ۱۴۳). وفي البناية: (ثم قال والكفارة مثل كفارة الظهار) ..... وهي عتق رقبة فإن لم يجد، فصيام شهرين متتابعين، فإن لم يستطع فإطعام ستين مسكينًا، لكل مسكين نصف صاع من بر أو صاع من تمر ...إلخ. (البناية في شرح الهداية، کتاب الصوم ج: ۴ ص: ۳۰۰ تا ۳۰۸ طبع حقانیه).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

پوچھنا یہ ہے کہ کیا پھر سے دو مہینے کے روزے پورے کرنا ہوں گے؟

جواب:... اگر بیماری کی وجہ سے کفارے کے کچھ روزے درمیان میں رہ گئے تو تندرست ہونے کے بعد نئے سرے سے دو مہینے کے روزے پورے کرے، اسی طرح عورت کے نفاس کی وجہ سے کفارے کے کچھ روزے درمیان میں رہ گئے ہوں تو وہ بھی نئے سرے سے ساٹھ روزے پورے کرے۔[1]

عورت روزے کا کفارہ مسلسل روزے کس طرح رکھے؟

سوال:... میں نے ایک روزہ رکھ کر توڑ دیا تھا، جس کا کفارہ مجھ پر مسلسل ساٹھ روزے رکھنا ہے، آپ سے معلوم کرنا ہے کہ میں یہ روزے کس طرح رکھوں؟ کیونکہ بیچ میں روزے ٹوٹنے کا خدشہ ہے؟

جواب:... اگر روزہ رمضان کا توڑا تھا تو ساٹھ روزے مسلسل رکھنا ضروری ہیں، اگر درمیان میں ایک بھی ناغہ ہوگیا تو دوبارہ نئے سرے سے شروع کریں، یہاں تک کہ ساٹھ روزے پورے ہوجائیں، اور ایک روزہ قضا کا بھی رکھیں۔ (ایام درمیان میں آجائیں تو مجبوری ہے) یہ مسئلہ تو رمضان کا روزہ توڑنے کا ہے۔[2] اور اگر عام روزوں میں سے کسی روزے کو توڑ دیا ہو تو ایک روزہ رکھ لینا کافی ہے۔[3]

---

(۱) فإن لم يجد صام شهرين متتابعين ..... فلو أفطر ولو لعذر استأنف إلّا لعذر الحيض ... إلخ۔ (شامی ج: ۲ ص: ۴۱۲، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده)

(۲) وكفر أى مثلها فى الترتيب فيعتق أوّلًا فإن لم يجد صام شهرين متتابعين فإن لم يستطع أطعم ستين مسكينًا لحديث الأعرابى المعروف فى الكتب الستة فلو أفطر ولو لعذر استأنف إلّا لعذر الحيض۔ (شامی ج: ۲ ص: ۴۱۲، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده)۔

(۳) أو أفسد صوم غير أداء رمضان بجماع أو غيره لعدم هتك حرمة الشهر ... إلخ۔ (مراقی الفلاح مع حاشية الطحطاوی ص: ۳۷۰، كتاب الصوم، طبع مير محمد كتب خانه)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

نفل، نذر اور منّت کے روزے

نفل روزے کی نیت رات سے کی لیکن عذر کی وجہ سے نہ رکھ سکا تو کوئی حرج نہیں

سوال:... نفلی روزے کے لئے اگر رات کو نیت کرلی کہ میں کل روزہ رکھوں گا، لیکن سحری کے لئے آنکھ نہیں کھل سکی یا آنکھ تو کھلی لیکن طبیعت خراب ہوگئی، تو وہ روزہ بعد میں رکھنا پڑے گا یا نہیں؟ مطلب یہ ہے کہ اگر چھوڑ دیں تو کوئی حرج تو نہیں ہے؟

جواب:... اگر رات کو یہ نیت کر کے سویا کہ صبح نفلی روزہ رکھنا ہے تو صبحِ صادق سے پہلے اس کو نیت تبدیل کرنے کا اختیار ہے، پس اگر صبحِ صادق سے پہلے آنکھ کھل گئی اور روزہ نہ رکھنے کا ارادہ کرلیا تو اس کے ذمہ کچھ نہیں،(۱) لیکن اگر رات کو روزے کی نیت کر کے سویا، پھر صبحِ صادق کے بعد آنکھ کھلی تو اب اس کا روزہ شروع ہوگیا،(۲) اگر اس کو توڑ دے گا تو قضا لازم آئے گی۔(۳)

منّت کے روزے کی شرعاً کیا حیثیت ہے؟

سوال:... منّت کے مانے ہوئے روزے اگر نہ رکھیں تو کوئی حرج تو نہیں ہے؟ یا جب وہ کام ہوجائے تو روزہ رکھنا چاہئے؟ یا جب بھی رکھیں؟

جواب:... منّت کے روزے واجب ہوتے ہیں، ان کا ادا کرنا لازم ہے،(۴) اور ان کو ادا نہ کرنا گناہ ہے، اگر معین دنوں کے روزوں کی منّت مانی تھی تب تو ان معین دنوں کے روزے رکھنا واجب ہے، تأخیر کرنے پر گناہگار ہوگا، اس کو تأخیر پر اِستغفار کرنا چاہئے، مگر تأخیر کرنے سے وہ روزے معاف نہیں ہوں گے بلکہ اتنے روزے دُوسرے دنوں میں رکھنا واجب ہے۔ اور اگر دن معین

---

(۱) ولو نوى من الليل ثم رجع عن نيته قبل طلوع الفجر صح رجوعه في الصيامات كلها كذا في السراج الوهاج. (عالمگيري ج:۱ ص:۱۹۵، كتاب الصوم، الباب الأوّل في تعريفه).

(۲) ولو قال نويت أن أصوم غدًا إن شاء الله تعالى صحت نيته هو الصحيح كذا في الظهيرية. (عالمگيري ج:۱ ص:۱۹۵). ولا تبطل بالمشيئة بل بالرجوع عنها بأن يعزم ليلًا على الفطر ونية الصائم الفطر لغو. (الدر المختار مع الرد ج:۲ ص:۳۹۰، كتاب الصوم).

(۳) أو أفسد غير صوم رمضان ..... قضى ..... فقط ... إلخ. (الدر المختار مع الرد ج:۲ ص:۴۰۴).

(۴) وواجب وهو نوعان: معين كالنذر المعين وغير معين كالنذر المطلق ... إلخ. (الدر المختار مع الرد ج:۲ ص:۴۷۳، كتاب الصوم).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

نہیں کیے تھے، مطلقاً یوں کہا تھا کہ اتنے دن کے روزے رکھوں گا، تو جب بھی ادا کرلے ادا ہوجائیں گے، لیکن جتنی جلد ادا کرلے بہتر ہے۔ (۱)

نفل روزہ توڑنے سے صرف قضا واجب ہوگی کفارہ نہیں

سوال:... اگر کسی نے نفل روزہ توڑ دیا تو کیا کفارہ بھی لازم ہوگا؟

جواب:... کفارہ صرف رمضان شریف کا ادائی روزہ توڑنے پر واجب ہوتا ہے، کوئی اور روزہ توڑ دیا تو صرف قضا واجب ہوگی، کفارہ لازم نہیں۔ (۲)

اگر کوئی منّت کے روزے نہیں رکھ سکتا تو کیا کرے؟

سوال:... اگر کسی نے منّت کے روزے مانے ہوں کہ فلاں کام ہوجائے تو روزے رکھوں گا، پھر وہ کام ہوجائے، مگر وہ ضعیف العمری کے سبب یا شدید گرمی کی وجہ سے روزے نہ رکھ سکے تو کیا اس کے عوض مسکینوں کو کھانا کھلایا جاسکتا ہے؟

جواب:... اگر گرمی کی وجہ سے نہیں رکھ سکتا تو سردیوں میں رکھ لے، اس کے لئے تو روزے رکھنا ہی لازم ہے، (۳) اور بڑھاپا اگر ایسا ہے کہ سردیوں میں بھی روزے نہیں رکھ سکتا، تو ہر روزے کے بدلے کسی محتاج کو صدقۂ فطر کی مقدار غلہ یا اس کی قیمت دے دے۔ (۴)

کیا مجبوری کی وجہ سے منّت کے روزے چھوڑ سکتے ہیں؟

سوال:... میں نے کسی کام کے لئے منّت مانی تھی کہ اگر میرا فلاں کام ہوگیا تو میں چھ روزے رکھوں گی، اب میں وہ روزے نہیں رکھ سکتی، کیونکہ میں ایک ملازمت پیشہ لڑکی ہوں اور بہت محنت کا کام کرتی ہوں، لہٰذا آپ مجھے بتائیں کہ اس کا کفارہ کیا ہوگا؟

جواب:... اگر آدمی بڑھاپے اور کمزوری کی وجہ سے لاچار ہوجائے اور روزہ رکھنے کی طاقت نہ رہے، تب روزے کا فدیہ

---

(۱) وفی الشرح: قوله متتابعًا أفاد لزوم التتابع إن صرّح به وكذا إذا نواه اما إذا لم يذكره ولم ينوه إن شاء تابع وإن شاء فرّق وهٰذا في المطلق أما صوم شهر بعينه أو أيام بعينها فيلزمه التتابع. (شامي ج: ۲ ص: ۴۳۵، فصل في العوارض المبيحة).

(۲) أو أفسد غير صوم رمضان ..... قضى فقط. (الدر المختار ج: ۲ ص: ۴۰۴). وأيضًا: أو أفسد صوم غير أداء رمضان بجماع أو غيره لعدم هتك حرمة الشهر. (مراقي الفلاح على هامش الطحطاوي ص: ۳۷۰، كتاب الصوم).

(۳) إذا نذر شيئًا من القربات لزمه الوفاء به لقوله تعالىٰ: وليوفوا نذورهم، وقوله صلى الله عليه وسلم: من نذر أن يطيع الله فليطعه ...إلخ. (مراقي الفلاح على هامش الطحطاوي، باب ما يلزم الوفاء به ص: ۳۷۸). ولو لم يقدر لشدة الزمان كالحر فله أن يفطر وينتظر الشتاء فيقضي كذا في فتح القدير. (فتاوىٰ هندية، الباب السادس في النذر ج: ۱ ص: ۲۰۹).

(۴) ولو أخر القضاء حتى صار شيخًا فانيًا أو كان النذر بصيام الأبد فعجز لذٰلك أو باشتغاله بالمعيشة لكون ضاعته شاقة فله أن يفطر ويطعم لكل يوم مسكينًا على ما تقدم ...إلخ. (الفتاوى العالمگيرية، الباب السادس في النذر ج: ۱ ص: ۲۰۹، وكذا في الحاشية للطحطاوي على الدر المختار ج: ۱ ص: ۴۲۵، كتاب الصوم، طبع مكتبه رشيديه كوئٹه).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

دے سکتا ہے، آپ کو خدانخواستہ ایسی کوئی لاچاری نہیں، اس لئے آپ کے ذمہ چھ روزے رکھنے ہی واجب ہیں، اتنے دنوں کی چھٹی لے لیجئے، آپ کے لئے فدیہ ادا کردینا کافی نہیں۔[1]

منّت کے روزے دُوسروں سے رکھوانا دُرست نہیں

سوال:... ایک شخص نے منّت مانی کہ اگر میرا فلاں کام ہوا تو میں پندرہ روزے رکھوں گا، جب وہ کام ہوگیا تو وہ شخص روزوں کو اہل خانہ پر تقسیم کرتا ہے، جبکہ منّت کے شروع میں کسی فرد سے بھی اس کا ذکر نہیں کیا کہ اگر کام ہوا تو سب اہل خانہ روزے رکھیں گے، آپ قرآن وحدیث کی روشنی میں یہ بتائیں کہ وہ یہ روزے دُوسروں سے رکھوا سکتا ہے یا صرف اسی کو رکھنے پڑیں گے؟ جبکہ دُوسرے بھی رکھنے کو تیار ہیں۔

جواب:... اسے یہ روزے خود رکھنے ہوں گے،[2] دُوسروں سے نہیں رکھوا سکتا، کیونکہ نماز، روزہ خالص بدنی عبادات ہیں، اور جو وظیفہ کسی بدن کے لئے تجویز کیا جائے اس کا نفع خاص اسی کے کرنے سے ہوگا، دُوسرے کے کرنے سے وہ مخصوص نفع اس بدن کو حاصل نہیں ہوگا۔ اس لئے خالص بدنی عبادات (مثلاً: نماز اور روزہ) میں نیابت جائز نہیں، یعنی ایک کی جگہ دُوسرا آدمی ان کو ادا نہیں کرسکتا۔[3] ہاں! جب کوئی آدمی ان بدنی عبادات سے عاجز ہوجائے تو ان کے بدل کے طور پر شریعت نے فدیہ تجویز فرمایا، یعنی ہر نماز اور ہر روزے کے بدلے صدقۂ فطر کی مقدار کسی محتاج کو غلہ دے دیا جائے، (واضح رہے کہ نماز سے عاجز ہونا صرف موت کی صورت میں ہوسکتا ہے، اور روزے سے عاجز ہونا بڑھاپے کی وجہ سے بھی ہوسکتا ہے، اور کسی ایسی بیماری کی وجہ سے بھی جس سے شفا کی اُمید نہ رہے)۔[4]

روزہ رکھنے کی منّت مان کر پوری نہ کی تو گناہگار ہوگی

سوال:... میری ایک بہن ہے، جس کی شادی کو بہت عرصہ گزرنے سے بھی اس کو کوئی بھی اولاد نہیں ہوئی تھی، اس لئے اس نے منّت مانی تھی کہ میں ٹھیک بھی ہوجاؤں اور مجھے اولاد بھی ہو، تو میں ہر جمعہ مبارک کا روزہ رکھوں گی۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے وہ ٹھیک بھی ہوگئی اور اس کو اولاد بھی ہوگئی ہے۔ اب میری بہن کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں، گھر میں کام کاج بہت ہونے کی وجہ سے

---

(۱) ص:۶۰۸ کا حاشیہ نمبر ۱، ۲ ملاحظہ فرمائیں۔

(۲) إذا نذر شيئًا من القربات لزمه الوفاء به لقوله تعالىٰ: وليوفوا نذورهم، ولقوله صلى الله عليه وسلم: من نذر أن يطيع الله فليطعه. (مراقي الفلاح، باب ما يلزمه الوفاء به ص:۳۷۸).

(۳) وإن صام أو صلّى عنه الولي لا، لحديث النسائي لا يصوم أحد عن أحد ولا يصلّي أحد عن أحد ولكن يطعم عنه وليه. (الدر المختار مع الرد ج:۲ ص:۴۲۵، فصل في العوارض المبيحة).

(۴) وللشيخ الفاني العاجز عن الصوم الفطر ويفدي وجوبًا، (قوله وللشيخ الفاني) وهو الذي كل يوم في نقص إلى أن يموت ..... وإنما أبيح له الفطر لأجل الحرج وعذره ليس بعرض الزوال حتى يصار إلى القضاء فوجبت الفدية لكل يوم نصف صاع من بر ..... كصدقة الفطر، بحر، وأفاد القهستاني عن الكرماني أن المريض إذا تحقق اليأس من الصحة فعليه الفدية لكل يوم من المرض. (حاشية الطحطاوي على الدر المختار ج:۱ ص:۴۶۵، طبع رشيديه كوئته).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جمعہ کا روزہ بھی نہیں رکھ سکتی، اس لئے آپ سے گزارش ہے کہ اس مانی ہوئی منت کا کوئی آسان کفارہ بتادیں تو میری بہن ادا کر کے اس گناہ سے بچ سکے۔ میری بہن کی مالی حالت بھی کمزور ہے۔

جواب:... ایسی منت آدمی کو ماننی ہی نہیں چاہئے جس کو بعد میں نبھا نہ سکے۔ گھر کا کام کاج تو عذر نہیں جس کی وجہ سے روزہ نہ رکھا جائے۔ اس لئے اس کے ذمے روزے رکھنا لازم ہے، البتہ اگر ایسی کمزور ہو جائے کہ روزہ رکھنے کی طاقت نہ رہے تو جس طرح معذور آدمی رمضان کے روزے کا فدیہ دیا کرتا ہے، وہ بھی فدیہ دے دیا کرے، اگر طاقت کے باوجود اس نے جمعہ کے روزے نہیں رکھے تو ان کی قضا اس کے ذمے واجب ہے، اور نہ رکھنے کی وجہ سے جو گناہ ہوا، اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے معافی بھی مانگے۔ (۱)

جمعہ کے دن کو روزے کے لئے مخصوص کرنا

سوال:... ایک صاحب نے ہمارے بھائی صاحب کو بتایا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کو نفلی روزہ نہیں رکھتے تھے اور منع فرماتے ہیں، میں نے بحث کیا کہ عاشورا یا پندرہویں شعبان یا اَیامِ بیض قمری مہینے کی ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ تاریخ کو یا عرفہ کے روزہ رکھتے ہیں تو کیا جمعہ آجائے تو روزہ نہیں رکھنا چاہئے؟

جواب:... یہ صحیح ہے کہ جمعہ کے دن کو روزے کے لئے مخصوص کرنے کی ممانعت آئی ہے۔ (۲) اس لئے فقہاء نے روزے کے لئے جمعہ کے دن کو مخصوص کرنا مکروہ لکھا ہے۔ تاہم اگر کسی کے لئے دُوسرے دنوں میں مشغولی کی وجہ سے روزہ رکھنا مشکل ہو تو شش عید کے روزے جمعہ کو بھی رکھ سکتا ہے۔

کیا جمعۃ المبارک کا روزہ صرف رمضان میں رکھنا جائز ہے؟

سوال:... بعض لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ جمعۃ المبارک میں روزے صرف رمضان میں رکھنا جائز ہے، اور عام حالات میں جمعۃ المبارک میں نفل روزہ رکھنا جائز نہیں ہے، کیونکہ جمعۃ المبارک عید کا دِن ہے، اور عید کے دن روزہ رکھنا حرام ہے، یہ بات دُرست ہے یا غلط؟

---

(۱) إذا نذر أن يصوم كل خميس يأتي عليه فأفطر خميسًا واحدًا فعليه قضاؤه كذا في المحيط ولو أخر القضاء حتى صار شيخًا فانيًا أو كان النذر بصيام الأبد فعجز لذلك أو باشتغاله بالمعيشة لكون صناعته شاقة فله أن يفطر ويطعم لكل يوم مسكينًا. (عالمگيری ج: ۱ ص: ۲۰۹)، ومتى قدر قضى لأن استمرار العجز شرط الخلفية (قوله ومتى قدر) أي الفاني ومن في حكمه على الصوم (قوله لأن استمرار العجز) اي إلى الموت ...إلخ. (حاشية الطحطاوي على الدر المختار ج ۱ ص: ۴۶۵، طبع رشيديه كوئٹه).

(۲) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لَا يصم أحدكم يوم الجمعة إلّا أن يصوم قبله بيوم أو بعده. (سنن أبي داؤد ج: ۱ ص: ۳۲۹)، عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لَا تختصوا ليلة الجمعة بقيام من بين الليالي ولَا تختصوا يوم الجمعة بصيام من بين الأيام إلّا أن يكون في صوم يصومه أحدكم. رواه مسلم. (مشكوة ص: ۱۷۹).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... جمعہ کا روزہ بلا کراہت جائز ہے۔[1] جمعہ کے دن کے عید کے دن ہونے کے یہ معنی نہیں کہ اس پر عید کے تمام اَحکام بھی لاگو ہوگئے۔

کیا اکیلے جمعہ کے دن کا روزہ رکھنا دُرست ہے؟

سوال:... میرا ایک دوست جو مذہب میں خاصی معلومات رکھتا ہے، اس نے ایک مسئلے کے بارے میں بتایا تھا کہ اگر جمعہ کے دن ہم نفل روزہ رکھنا چاہیں تو ساتھ میں ایک دن آگے یا پھر پیچھے یعنی جمعرات یا ہفتہ کو رکھنا ضروری ہے، کیا یہ بات صحیح ہے؟

جواب:... حدیث میں جمعہ کے دن کو روزہ کے لئے مخصوص کرنے کی ممانعت آئی ہے،[2] اس لئے صرف جمعہ کا روزہ نہیں رکھنا چاہئے، البتہ اگر رکھ لے تو آگے پیچھے دن ملانا ضروری نہیں ہے۔

خاص کر کے جمعہ کو روزہ رکھنا موجبِ فضیلت نہیں

سوال:... نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیلا جمعہ کا روزہ منع فرمایا، مگر مجھے دُوسرے دنوں میں فرصت ہی نہیں ملتی، کیونکہ دُوسرے دنوں میں اللہ کے کام کے لئے جانا ہوتا ہے تو روزہ سے کمزوری ہوتی ہے، تو میں جمعہ کا اکیلا روزہ رکھ سکتی ہوں؟

جواب:... جمعہ کا تنہا روزہ مکروہ ہے، لیکن اگر آپ کو دُوسرے دن رکھنے کی گنجائش نہیں تو کوئی حرج نہیں، روزہ رکھ لیا کریں۔ مگر خاص اس دن روزہ رکھنے کو موجبِ فضیلت نہ سمجھا جائے۔[3]

کیا جمعۃ الوداع کے روزے کا دُوسرے روزوں سے زیادہ ثواب ملتا ہے؟

سوال:... رمضان المبارک کے آخری جمعہ کو روزہ رکھنے کا زیادہ ثواب ہوتا ہے یا باقی دنوں کے روزوں کی طرح ثواب ملتا ہے؟ کیونکہ اس دن روزہ رکھنے کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے، اس دن خصوصیت کے ساتھ بچوں کو بھی روزہ رکھوایا جاتا ہے، اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب:... رمضان المبارک کے آخری جمعہ کے روزے کی کوئی خصوصی فضیلت مجھے معلوم نہیں، شاید اس میں یہ غلط نظریہ کارفرما ہے کہ آخری جمعہ کا روزہ ساری عمر کے روزوں کے قائم مقام ہوجاتا ہے، مگر یہ محض جاہلانہ تصوّر ہے۔[4]

---

(۱) وصوم يوم الجمعة بانفراده مستحب عند العامة كالإثنين والخميس. (البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۷۸).

(۲) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا يصوم أحدكم يوم الجمعة إلا ان يصوم قبله أو يصوم بعده. (ترمذي ج: ۱ ص: ۹۳، طبع دهلي). ومنها: تخصيص ليلة الجمعة دون غيرها وقد ورد النهي عن تخصيص يوم الجمعة بصيام وليلة بقيام. (حلبي كبير ص: ۴۳۳، تتمات من النوافل).

(۳) ايضاً، نيز وأيضا وفي الخانية ولا بأس بصوم يوم الجمعة عند أبي حنيفة ومحمد لما روى عن ابن عباس أنه كان يصومه ولا يفطره. وظاهر الإستشهاد بالأثر أن المراد بلا بأس الإستحباب ...الخ. (شامي ج: ۲ ص: ۳۷۵).

(۴) ولا ينبغي ان يتكلف لإلتزام ما لم يكن في الصدر الأوّل، كل هذا التكليف لإقامة أمر مكروه. (غنية المتملي شرح منية المصلي ص: ۴۳۳، طبع سهيل اكيڈمي لاهور). وهو ..... فرض وهو نوعان: معين كصوم رمضان أداء وغير معين كصومه قضاء. (الدر المختار مع الرد ج: ۲ ص: ۳۸۳، طبع ايچ ايم سعيد).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کیا جمعۃ الوداع کا روزہ رکھنے سے پچھلے روزے معاف ہوجاتے ہیں؟

سوال:... بعض لوگ کہتے ہیں کہ جمعۃ الوداع کا روزہ رکھنے سے پہلے تمام روزے معاف ہوجاتے ہیں، کیا یہ صحیح ہے؟

جواب:... بالکل غلط اور جھوٹ ہے! پورے رمضان کے روزے رکھنے سے بھی پچھلے روزے معاف نہیں ہوتے، بلکہ ان کی قضا واجب ہے۔[1] شیطان نے اس قسم کے خیالات لوگوں کے دِلوں میں اس لئے پیدا کئے ہیں تاکہ وہ فرائض بجالانے میں کوتاہی کریں، ان لوگوں کو اتنا تو سوچنا چاہئے کہ اگر صرف جمعۃ الوداع کا ایک روزہ رکھ لینے سے ساری عمر کے روزے معاف ہوتے جائیں، تو ہر سال رمضان کے روزوں کی فرضیت تو... نعوذ باللہ... ایک فضول بات ہوئی۔

جمعۃ الوداع کے روزے کا حکم بھی دُوسرے روزوں کی طرح ہے

سوال:... اگر کوئی شخص جمعۃ الوداع کا روزہ رکھے اور بہت سخت بیمار ہوجائے اور اس کے لئے روزہ توڑ دینا ضروری ہو تو وہ کیا کرے؟ کیا روزہ توڑ دے؟ اور اگر روزہ توڑ دے تو اس کے کفارہ کے لئے کیا کرنا ہوگا؟ اور اگر کوئی شخص صرف گرمی کی وجہ سے جان بوجھ کر روزہ توڑ دے تو اس کا کفارہ دُوسرے روزوں سے زیادہ ہوگا یا ان کے برابر؟ صحیح صورتِ حال سے آگاہ کیجئے۔

جواب:... اس حالت میں جبکہ روزہ توڑنا ضروری ہوجائے تو روزہ افطار کرلے اور بعد میں اس کی قضا کرے، اور اس کا کوئی کفارہ نہیں ہے، صرف قضا واجب ہوگی۔[2]

اگر کوئی شخص جان بوجھ کر رمضان مبارک کا روزہ توڑ دے تو اس پر قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں۔[3] کفارہ یہ ہے کہ لگاتار ۶۰ مہینے کے روزے رکھے۔[4] جمعۃ الوداع کے روزے کا حکم وہی ہے جو دُوسرے دنوں کے روزے کا ہے۔

رجب، شعبان، رمضان کے روزے رکھنے کا عہد کرنا

سوال:... رجب، شعبان اور رمضان تین مہینے کے روزے رکھ رہی ہوں، تو مجھے کسی سے معلوم ہوا کہ یہ روزے حرام ہیں، مگر روزے رکھ تو رہی ہوں لیکن دِل میں خوف ہے، اور عہد کیا تھا کہ تین مہینے رکھوں گی، اور سنا ہے کہ ہمارے پیارے نبی بھی تین مہینے

---

(۱) المریض إذا خاف علی نفسه التلف أو ذهاب عضو یفطر بالإجماع وإن خاف زیادة العلة وامتداده فکذلک عندنا وعلیه القضاء إذا أفطر کذا فی المحیط۔ (عالمگیری ج:۱ ص:۲۰۷، الباب الثانی فی الأعذار التی تبیح الإفطار)۔

(۲) وفی الظهیریة رضیع مبطون یخاف موته من هذا الدواء وزعم الأطباء ان الظئر إذا شربت دواء کذا یری الصغیر وتماثل وتحتاج الظئر إلی أن تشرب ذالک نهارًا فی رمضان قیل لها ذالک إذا قال الأطباء الحذاق وکذالک الرجل إذا لدغته حیّة فأفطر بشرب الدواء قالوا إن کان ذالک ینفعه فلا بأس به۔ (البحر الرائق ج:۲ ص:۳۰۳، فصل فی العوارض)۔

(۳) ومن جامع عامدًا فی أحد السبیلین أو أکل أو شرب ..... فعلیه القضاء والکفارة لأن الجنایة متکاملة ...إلخ۔ (الجوهرة النیرة ج:۱ ص:۱۴۳، کتاب الصوم، طبع بمبئی)۔

(۴) (والکفارة مثل کفارة الظهار) ..... وهی عتق رقبة، فإن لم یجد فصیام شهرین متتابعین، فإن لم یجد فإطعام ستین مسکینا، لکل مسکین نصف صاع من بر أو صاع من تمر ...إلخ۔ (البنایة فی شرح الهدایة ج:۴ ص:۳۰۸، طبع حقانیة)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کے روزے رکھتے تھے، اللہ نے مجھے اتنی قوت دی ہے کہ میں تین مہینے کے روزے رکھ سکتی ہوں، روزے رکھنے کی خاص وجہ ایک تو یہ ہے کہ مجھے ہر حالت میں تہجد کی عادت ڈالنی ہے، اگر میں تین مہینے کے روزے رکھوں گی تو نمازِ تہجد کی عادت بھی ہو جائے گی، اور اس طرح پھر ہمیشہ تہجد کی نماز کے لئے آنکھ کھل جائے گی، اگر یہ روزے رکھ سکتے ہیں تو کتنے گھنٹے پہلے روزہ بند کر دینا چاہئے؟ ہم ویسے آدھے گھنٹے پہلے بند کر دیتے ہیں۔

جواب:... اگر آپ نے رجب، شعبان کے روزوں کی نذر مان لی ہے (جیسا کہ آپ کے الفاظ ''عہد کیا تھا'' سے معلوم ہوتا ہے) تو آپ کے ذمے ان دو مہینے کے لگاتار روزے رکھنا واجب ہے۔[1] رجب اور شعبان کے روزوں کی فضیلت میں کوئی صحیح حدیث وارِد نہیں ہوئی۔[2] شعبان کی پندرہویں تاریخ کے روزے کی فضیلت آئی ہے،[3] مگر وہ روایت بھی کمزور ہے۔ اور جس مضمون کا آپ نے حوالہ دیا ہے، اس میں درج شدہ اکثر روایات موضوع یا نہایت ضعیف ہیں۔ رجب اور شعبان کے روزوں سے خصوصی فضیلت کا اِعتقاد نہ رکھا جائے تو روزہ رکھنے کی اِجازت ہے۔ البتہ ایک حدیث میں ہے کہ نصف شعبان کے بعد روزہ نہ رکھا جائے۔[4] (مشکوٰۃ) اس حدیث کی بنا پر بعض اہلِ علم نے نصف شعبان کے بعد روزے کو مطلقاً ممنوع قرار دِیا ہے، اور بعض نے اس ممانعت کو شفقت پر محمول فرمایا ہے، تاکہ رمضان مبارک کے لئے قوت بحال رہے۔[5]

رجب وشعبان کے روزوں کی شرعی حیثیت

سوال:... میں آپ کے کالم ''آپ کے مسائل'' ہر جمعہ کو مطالعہ کرتا ہوں، جمعہ یعنی ۸ رفروری کو ایک مسئلہ آیا تھا ''روزے کی فضیلت'' یہ اس طرح سے شروع کیا گیا: ''رجب، شعبان اور رمضان تین مہینے کے روزے رکھ رہی ہوں تو کسی سے معلوم ہوا کہ یہ روزے حرام ہیں'' نہ تو آپ نے یہ وضاحت کی ہے کہ محترمہ نے رمضان المبارک کو بھی ساتھ ہی لکھ کر غلطی کی ہے، کیونکہ حرام کا لفظ تو بہت بڑا گناہ ہے، اس مہینے کے لئے جس کی اس کی فضیلت اور زینت تو ہے ہی روزے۔ بہرحال ہوسکتا ہے غلطی سے ایسا تحریر ہو گیا ہو، میرا اصل مسئلہ اور ہے، آپ نے جواب میں تحریر فرمایا کہ رجب اور شعبان کے روزے میں کوئی حدیث وارِد نہیں ہے، اور ان کی خصوصی

---

(۱) إذا قال لله علیّ صوم شهر لزمه ثلاثون یومًا وتعیین الشهر إلیه. (عالمگیری ج:۱ ص:۲۰۹، الباب السادس فی النذر).

(۲) تفصیل کے لئے دیکھئے: اللآلئ المصنوعة فی الأحادیث الموضوعة. ج:۲ ص:۱۱۴ تا ۱۱۷ طبع دار الفکر بیروت. أیضًا: تنزیه الشریعة المرفوعة ج:۲ ص:۱۵۱ طبع دار الکتب العلمیة بیروت.

(۳) عن علی رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: إن کانت لیلة النصف من شعبان فقوموا لیلها وصوموا یومها .. إلخ. (مشکوة ص:۱۱۵، ابن ماجة ص:۱۰۰، باب ما جاء فی صلوٰة التسبیح، طبع میر محمد کتب خانه).

(۴،۵) عن أبی هریرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: إذا انتصف شعبان فلا تصوموا. (مشکوٰة ج:۱ ص:۱۷۴)، وفی المرقاة شرح المشکوٰة: (فلا تصوموا) أی بلا انضمام شیء من النصف الأوّل ..... وفی روایة: فلا یصام ..... والنهی للتنزیه رحمة علی الأمّة ان یضعفوا عن حق القیام بصیام رمضان علی وجه النشاط ...إلخ. (مرقاة شرح مشکوٰة ج:۲ ص:۵۰۵، طبع بمبئی).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

فضیلت کا اِعتقاد نہ رکھا جائے تو روزے رکھنے کی اجازت ہے۔ ۱۸ر جنوری جمعہ کے جنگ میں آپ کے کالم کے ساتھ جناب اقبال احمد اختری قادری صاحب کا بھی مضمون تھا، جس میں انہوں نے مختلف احادیث کے حوالے سے رجب المرجب کی فضیلت بیان کی، خاص طور پر روزے رکھنے کی، آپ وضاحت سے جواب تحریر فرمائیں کہ ہمارے جیسے لوگ جو صرف علماء کے مضامین پڑھ کر اِستفادہ حاصل کرتے ہیں، آپ لوگوں کے مختلف جوابات سے ذہنی اُلجھن کا شکار ہوں گے، میں روزے رکھ رہا تھا ترک کر دیئے ہیں، آپ اگلے جمعے کو جواب تحریر فرمائیں کہ کیا ٹھیک ہے اور کیا غلط ہے؟

جواب:... رمضان مبارک کے روزے تو ہر مسلمان جانتا ہے کہ فرض ہیں، سائلہ کا مقصد رمضان سے پہلے رجب اور شعبان کے روزوں کے بارے میں پوچھنا تھا۔

۲:... آپ نے جو سوال اُٹھایا ہے، اگر آپ نے غور سے پڑھا ہوتا تو اس کا جواب میرے ذِکر کردہ مسئلے میں پہلے سے آچکا ہے، چنانچہ میں نے لکھا تھا:

''جس مضمون کا آپ نے حوالہ دیا ہے، اس میں درج شدہ اکثر رِوایات نہایت ضعیف ہیں۔'' یہ فقرہ راقم الحروف نے ان روایات کی مفصل جانچ پڑتال کے بعد لکھا تھا۔ آپ کی یہ بات بہت صحیح ہے کہ اہلِ علم کے مختلف جوابات پڑھ کر ذہنی اُلجھن ہوتی ہے، اس اُلجھن کا حل یہ ہے کہ آپ کو جس عالم کی تحقیق پر اِعتماد ہو، اس کے مطابق عمل کیا جائے۔ فضائل کے باب میں لوگوں نے ترغیب وترہیب کی غرض سے بہت سی روایات وضع کی ہیں، ان میں سے بہت سی چیزیں بعض بزرگوں کی کتابوں میں بھی نقل ہوگئی ہیں، اہلِ علم کا فرض ہے کہ کسی چیز کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرنے میں اِحتیاط سے کام لیں، اگر کوئی روایت من گھڑت ہو، یا نہایت کمزور ہو، اس کو ذِکر نہ کیا جائے، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کسی ایسی بات کو منسوب کرنا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ فرمائی ہو، نہایت سنگین گناہ ہے۔ (۱)

رمضان کے روزوں کی قضا ۹، ۱۰ محرم کے نفلی روزے کے ساتھ رکھنا

سوال:... کیا رمضان کے روزے کی قضا ۹، ۱۰ محرم کے نفلی روزوں کے ساتھ ایک ہی نیت سے کی جاسکتی ہے؟

جواب:... رمضان کی قضا کی نیت کیا کریں، دو نیتوں کو جمع کرنا صحیح نہیں۔ (۲)

---

(۱) عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم. بلغوا عنّی ولو آیة، وحدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج، ومن کذب علیّ متعمدًا فلیتبوأ مقعدہ من النار. رواہ البخاری. (مشکوٰة ص: ۳۲، کتاب العلم، الفصل الأوّل).

(۲) ومتی نوی شیئین مختلفین متساویین فی الوکادة والفریضة ولا رجحان لأحدھما علی الآخر بطلا ومتی ترجح أحدھما علی الآخر ثبت الراجح کذا فی محیط السرخسی. وإذا نوی قضاء بعض رمضان والتطوع یقع عن رمضان فی قول أبی یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ وھو روایة عن أبی حنیفة رحمہ اللہ تعالیٰ کذا فی الذخیرة. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۹۶، ۱۹۷).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر وحی کے عاشورا کا روزہ کیوں رکھا؟ نیز کیا آپ کو حضرت موسیٰ کا واقعہ معلوم نہیں تھا؟

سوال:... محترم چونکہ میں بھی مطالعے کا بے حد شوق رکھتی ہوں، میرے ذہن میں چند سوالات پیدا ہوئے ہیں، جن کے جوابات میں آپ سے چاہتی ہوں۔

پہلا سوال یہ ہے کہ قرآن مجید میں خدا فرماتا ہے کہ میرا نبی میری وحی کے بغیر زبان نہیں کھولتا، اب آپ بتایئے کہ رسالہ ''یومِ عاشورا تاریخ کے آئینے میں'' شائع کردہ صدیقی ٹرسٹ کراچی کے صفحہ نمبر ۲ اور ۳ پر یہ بات درج ہے کہ: ''حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینے تشریف لائے تو یہود عاشورا کا روزہ رکھتے تھے، حضور نے ان سے پوچھا کہ: تم لوگ روزہ کیوں رکھتے ہو؟ تو انہوں نے کہا کہ: ہمارے لئے بڑی خوشی کا دِن ہے، حضرت موسیٰ اور ان کی قوم کو نجات ملی اور فرعون غرق ہوا تھا، تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے شکریہ کا روزہ رکھا تھا، اس لئے ہم لوگ بھی روزہ رکھتے ہیں۔ تو یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ تب تو ہم تمہاری نسبت حضرت موسیٰ سے زیادہ قرب کے مستحق ہیں۔ لہٰذا حضور نے روزہ رکھنا شروع کر دیا اور دُوسروں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔'' میں آپ سے پوچھتی ہوں کہ کیا حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جن کے لئے دُنیا بنی تھی حضرت موسیٰ کے واقعے سے (خدا معاف کرے) بے خبر تھے کہ یہود نے انہیں باخبر کیا اور دُوسرے یہ کہ کیا حضور پر اس وقت وحی نازل ہوئی تھی کہ تم بھی روزہ رکھو اور دُوسروں کو بھی حکم دو۔ جب حضور بغیر وحی کے بات نہیں کیا کرتے تھے، قرآن گواہ ہے تو پھر حضور نے ایسا کیوں کیا؟ آپ بتائیں بلکہ ثبوت دیں کہ وحی آئی تھی اور اگر نہیں نازل ہوئی تھی تو آپ نے یہ واقعہ کہاں سے نقل کیا؟ یا تو قرآن سے جواب دیں یا پھر حدیث قدسی سے، آپ کی بہت مہربانی ہوگی۔

جواب:... اس میں دو اِشکال ذِکر کئے گئے ہیں، ایک یہ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعے کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے کیوں علم نہیں تھا؟ میں نہیں سمجھتا کہ یہ کیا اِشکال ہوا؟ قرآن کریم میں ہے: ''آپ نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور اِیمان کیا ہے؟''[1] اگر کتاب و اِیمان کی تفصیلات قبل اَز وحی معلوم نہ ہونا کوئی عیب نہیں، تو ایک تاریخی واقعے کا قبل اَز اِطلاع معلوم نہ ہونا کیوں عیب ٹھہرا؟ اور اگر یہ عیب ہے تو وہ عیب کیوں نہیں؟

دُوسرا اِشکال یہ ہے کہ بغیر وحی کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کیسے شروع کر دیا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ قرآنِ کریم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گزشتہ انبیائے کرام علیہم السلام کے اُمورِ خیر کی اِقتدا کا حکم دِیا گیا ہے،[2] تاوقتیکہ وحیٔ اِلٰہی سے اس کی ممانعت نہ کر دی جائے، اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی موافقت میں صوم یومِ عاشورا کو اِختیار کرنا اس آیتِ کریمہ کے ماتحت تھا اور اس کے لئے کسی جدید وحی کی نہ ضرورت تھی، نہ اس کا ثبوت پیش کرنے کی حاجت۔ اور اگر یہ اَمر اللہ تعالیٰ کے یہاں پسندیدہ نہ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے منع فرما دیا جاتا، واللہ اعلم!

---

(۱) وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا۔ (الشوریٰ: ۵۲)۔

(۲) اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ۔ (الأنعام: ۹۰)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

اِعتکاف کے مسائل

اِعتکاف کے مختلف مسائل

سوال:... اِعتکاف کیوں کرتے ہیں؟ اور اس کا کیا طریقہ ہے؟

جواب:... رمضان المبارک کے آخری دس دن مسجد میں اِعتکاف کرنا بہت ہی بڑی عبادت ہے، اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اِعتکاف فرمایا کرتے تھے (بخاری و مسلم)۔[1]

اس لئے اللہ تعالیٰ توفیق دے تو ہر مسلمان کو اس سنت کی برکتوں سے فائدہ اُٹھانا چاہئے، مسجدیں اللہ تعالیٰ کا گھر ہیں، اور کریم آقا کے دروازے پر سوالی بن کر بیٹھ جانا بہت ہی بڑی سعادت ہے۔ یہاں اِعتکاف کے چند مسائل لکھے جاتے ہیں، مزید مسائل حضراتِ علمائے کرام سے دریافت کر لئے جائیں۔

۱:... رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اِعتکاف سنتِ کفایہ ہے، اگر محلے کے کچھ لوگ اس سنت کو ادا کریں تو مسجد کا حق جو اہلِ محلّہ پر لازم ہے، ادا ہو جائے گا۔ اور اگر مسجد خالی رہی اور کوئی شخص بھی اِعتکاف میں نہ بیٹھا تو سب محلے والے لائقِ عتاب ہوں گے اور مسجد کے اِعتکاف سے رہنے کا وبال پورے محلے پر پڑے گا۔[2]

۲:... جس مسجد میں پنج وقتہ نماز باجماعت ہوتی ہو، اس میں اِعتکاف کے لئے بیٹھنا چاہئے، اور اگر مسجد ایسی ہو جس میں پنج وقتہ نماز باجماعت نہ ہوتی ہو اس میں نماز باجماعت کا انتظام کرنا اہلِ محلّہ پر لازم ہے۔[3]

---

(۱) عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يعتكف العشر الأواخر من رمضان حتّى توفّاه الله ثم اعتكف أزواجه من بعده. متفق عليه. (مشكوة ج: ۱ ص: ۱۸۳، باب الإعتكاف، الفصل الأوّل، طبع قديمي).

(۲) وسنّة مؤكدة في العشر الأخير من رمضان أي سنة كفاية كما في البرهان وغيره ...إلخ. وفي الشرح: نظيرها إقامة التراويح بالجماعة فإذا قام بها البعض سقط الطلب عن الباقين ...إلخ. (شامي ج. ۲ ص: ۴۴۲، باب الإعتكاف، وأيضًا في الفتاوى الهندية، كتاب الصوم، الباب السابع في الإعتكاف ج: ۱ ص: ۲۱۱، طبع رشيديه كوئته).

(۳) هو ..... لبث ..... ذكر ولو مميزا في مسجد جماعة هو ما له إمام ومؤذّن أديت فيه الخمس أولًا وعن الإمام إشتراط أداء الخمس فيه وصححه بعضهم ...إلخ. (قوله في مسجد جماعة) إنما شرط لقول حذيفة لا إعتكاف إلّا في مسجد جماعة ...إلخ. ..... وينبغي ان لا يصح مسجد الحياض ومسجد قوارع الطريق وينبغي ان يصح في مصلى العيد والجنازة ...إلخ. (حاشية الطحطاوي مع الدر المختار، باب الإعتكاف ج: ۱ ص: ۴۷۲، ۴۷۳، وأيضًا هداية مع فتح القدير ج: ۲ ص: ۱۰۹، باب الإعتكاف، وأيضًا في العالمگيري ج: ۱ ص: ۲۱۱، كتاب الصوم، الباب السابع في الإعتكاف).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

۳:... عورت اپنے گھر میں ایک جگہ نماز کے لئے مقرر کر کے وہاں اِعتکاف کرے، اس کو مسجد میں اِعتکاف بیٹھنے کا ثواب ملے گا۔ (۱)

۴:... اِعتکاف میں قرآن مجید کی تلاوت، دُرود شریف، ذکر و تسبیح، دینی علم سیکھنا اور سکھانا اور انبیائے کرام علیہم السلام، صحابہ کرامؓ اور بزرگانِ دین کے حالات پڑھنا سننا اپنا معمول رکھے، بے ضرورت بات کرنے سے احتراز کرے۔ (۲)

۵:... اِعتکاف میں بے ضرورت اِعتکاف کی جگہ سے نکلنا جائز نہیں، ورنہ اِعتکاف باقی نہیں رہے گا، (۳) (واضح رہے کہ اِعتکاف کی جگہ سے مراد وہ پوری مسجد ہے جس میں اِعتکاف کیا جائے، خاص وہ جگہ مراد نہیں جو مسجد میں اِعتکاف کے لئے مخصوص کر لی جاتی ہے)۔

۶:... پیشاب، پاخانہ اور غسلِ جنابت کے لئے باہر جانا جائز ہے، اسی طرح اگر گھر سے کھانا لانے والا کوئی نہ ہو تو کھانا کھانے کے لئے گھر جانا بھی جائز ہے۔ (۴)

۷:... جس مسجد میں معتکف ہے اگر وہاں جمعہ کی نماز نہ ہوتی ہو تو نمازِ جمعہ کے لئے جامع مسجد میں جانا بھی دُرست ہے، مگر ایسے وقت جائے کہ وہاں جا کر تحیۃ المسجد اور سنت پڑھ سکے، اور نمازِ جمعہ سے فارغ ہو کر فوراً اپنے اِعتکاف والی مسجد میں واپس آ جائے۔ (۵)

۸:... اگر بھولے سے اپنی اِعتکاف کی مسجد سے نکل گیا تب بھی اِعتکاف ٹوٹ گیا۔ (۶)

۹:... اِعتکاف میں بے ضرورت دُنیاوی کام میں مشغول ہونا مکروہِ تحریمی ہے، مثلاً: بے ضرورت خرید و فروخت کرنا۔ ہاں اگر

---

(۱) والمرأة تعتكف في مسجد بيتها إذا اعتكفت في مسجد بيتها فتلك البقعة في حقها كمسجد الجماعة في حق الرجل لا تخرج منه إلا لحاجة الإنسان كذا في شرح المبسوط للإمام السرخسي. (عالمگيري ج: ۱ ص: ۲۱۱، كتاب الصوم، الباب السابع في الإعتكاف، وأيضًا حاشية الطحطاوي على الدر المختار ج: ۱ ص: ۴۷۳، باب الإعتكاف).

(۲) ويلازم التلاوة والحديث والعلم وتدريسه وسير النبي صلى الله عليه وسلم والأنبياء عليهم السلام وأخبار الصالحين وكتابة أمور الدين كذا في فتح القدير. (عالمگيري ج: ۱ ص: ۲۱۲، أيضًا فتح القدير ج: ۲ ص: ۱۱۲).

(۳) فلو خرج ولو ناسيًا ساعة ..... بلا عذر فسد ... إلخ. (الدر المختار مع الرد ج: ۲ ص: ۴۴۷). وأيضًا: ولو خرج من المسجد ساعة بغير عذر فسد إعتكافه عند أبي حنيفة لوجود المنافي. (هداية مع فتح القدير ج: ۲ ص: ۱۱۰).

(۴) وحرم عليه أي على المعتكف ..... الخروج إلا لحاجة الإنسان طبيعية كبول وغائط وغسل لو احتلم ولا يمكنه الإغتسال في المسجد. (الدر المختار مع الرد ج: ۲ ص: ۴۴۵، باب الإعتكاف، وأيضًا حاشية طحطاوي على الدر المختار ج: ۱ ص: ۴۷۴، باب الإعتكاف، طبع رشيديه).

(۵) ويخرج للجمعة حين تزول الشمس ..... يخرج في وقت يمكنه أن يأتي الجامع فيصلي أربع ركعات قبل الأذان عند المنبر وبعد الجمعة يمكث بقدر ما يصلي أربع ركعات أو ستا على حسب إختلافهم في سنة الجمعة كذا في الكافي. (عالمگيري ج: ۱ ص: ۲۱۲، وأيضًا فتح القدير ج: ۲ ص: ۱۱۰، حاشية الطحطاوي على الدر ج: ۱ ص: ۴۷۵).

(۶) حاشیہ نمبر ۳ ملاحظہ فرمائیں۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کوئی غریب آدمی ہے کہ گھر میں کھانے کو کچھ نہیں، وہ اِعتکاف میں بھی خرید وفروخت کرسکتا ہے، مگر خرید وفروخت کا سامان مسجد میں لانا جائز نہیں۔ (۱)

۱۰:... حالتِ اِعتکاف میں بالکل چپ بیٹھنا دُرست نہیں، ہاں! اگر ذکر وتلاوت وغیرہ کرتے کرتے تھک جائے تو آرام کی نیت سے چپ بیٹھنا صحیح ہے۔ (۲)

بعض لوگ اِعتکاف کی حالت میں بالکل ہی کلام نہیں کرتے، بلکہ سر منہ لپیٹ لیتے ہیں، اور اس چپ رہنے کو عبادت سمجھتے ہیں، یہ غلط ہے، اچھی باتیں کرنے کی اجازت ہے، ہاں! بُری باتیں زبان سے نہ نکالے۔ اسی طرح فضول اور بے ضرورت باتیں نہ کرے، بلکہ ذکر وعبادت اور تلاوت وتسبیح میں اپنا وقت گزارے، خلاصہ یہ کہ محض چپ رہنا کوئی عبادت نہیں۔

۱۱:... رمضان المبارک کے دس دن اِعتکاف پورا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ بیسویں تاریخ کو سورج غروب ہونے سے پہلے مسجد میں اِعتکاف کی نیت سے داخل ہوجائے، کیونکہ بیسویں تاریخ کا سورج غروب ہوتے ہی آخری عشرہ شروع ہوجاتا ہے، پس اگر سورج غروب ہونے کے بعد چند لمحے بھی اِعتکاف کی نیت کے بغیر گزر گئے تو اِعتکاف مسنون نہ ہوگا۔ (۳)

۱۲:... اِعتکاف کے لئے روزہ شرط ہے، پس اگر خدانخواستہ کسی کا روزہ ٹوٹ گیا تو اِعتکافِ مسنون بھی جاتا رہا۔ (۴)

۱۳:... معتکف کو کسی کی بیمار پُرسی کی نیت سے مسجد سے نکلنا دُرست نہیں، (۵) ہاں! اگر اپنی طبعی ضرورت کے لئے باہر گیا تھا، اور چلتے چلتے بیمار پُرسی بھی کرلی تو صحیح ہے، مگر وہاں ٹھہرے نہیں۔ (۶)

۱۴:... رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اِعتکاف تو مسنون ہے، ویسے مستحب یہ ہے کہ جب بھی آدمی مسجد میں جائے، تو

---

(۱) وخص المعتكف ..... عقد إحتاج إليه لنفسه أو عياله فلو لتجارة كره كبيع ..... فلو خرج لأجلها فسد لعدم الضرورة وكره أي تحريمًا ..... إحضار مبيع فيه كما كره فيه مبايعة غير المعتكف ...إلخ. (الدر المختار مع الرد ج:۲ ص:۴۴۸، ۴۴۹، باب الإعتكاف، وأيضًا حاشية طحطاوى على الدر ج:۱ ص:۴۷۶، طبع رشيديه).

(۲) قال ولا يتكلم إلا بخير ويكره له الصمت لأن صوم الصمت ليس بقربة فى شريعتنا لكنه يتجانب ما يكون مأثمًا (قوله ويكره له الصمت) أى الصمت بالكلية تعبدًا فإنه ليس فى شريعتنا ...إلخ. (فتح القدير مع الهداية ج:۲ ص:۱۱۲، وأيضًا فتاوىٰ شامى ج:۲ ص:۴۴۹، باب الإعتكاف).

(۳) واعلم أن الليالى تابعة للأيام أى كل ليلة تتبع اليوم الذى بعدها ..... فعلى هذا إذا ذكر المثنى أو المجموع يدخل المسجد قبل الغروب، ويخرج بعد الغروب من آخر يوم. (شامى ج:۲ ص:۴۵۲، باب الإعتكاف).

(۴) (وأما شروطه) ..... ومنها الصوم وهو شرط الواجب منه رواية واحدة. (فتاوىٰ عالمگيرى، الباب السابع فى الإعتكاف ج:۱ ص:۲۱۱، طبع رشيديه كوئٹه).

(۵) عنها أى عائشة قالت: السنة على المعتكف ان لا يعود مريضًا. (مشكوة ج:۱ ص:۱۸۳)، وأيضًا ولا يخرج لعيادة المريض كذا فى البحر الرائق. (عالمگيرى، باب الإعتكاف وأما مفسداته ج:۱ ص:۲۱۲).

(۶) لو خرج لحاجة الإنسان ثم ذهب لعيادة المريض أو لصلاة الجنازة من غير أن يكون لذلك قصد فإنه جائز ...إلخ. (البحر الرائق ج:۲ ص:۳۲۶، باب الإعتكاف، طبع بيروت).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جتنی دیر مسجد میں رہنا ہو اِعتکاف کی نیت کرلے۔[1]

۱۵:... اِعتکاف کی نیت دِل میں کرلینا کافی ہے، اگر زبان سے بھی کہہ لے تو بہتر ہے۔[2]

اِعتکاف کی تین قسمیں ہیں اور اس کی نیت کے الفاظ زبانی کہنا ضروری نہیں

سوال:... اب ماہِ رمضان کا مہینہ ہے، میں نے اِعتکاف میں بیٹھنا ہے، آخری دس دن، پوچھنا یہ ہے کہ ۱: اِعتکاف کی نیت کیسے کرنی چاہئے؟ ۲: اِعتکاف کتنی قسموں کا ہوتا ہے؟ ۳: اگر اِعتکاف کی نیت کرکے مسجد میں چلا جائے اور اگر پاخانہ کی حاجت ہو تو حاجت سے فارغ ہوکر دوبارہ نیت کرنی چاہئے یا نہیں؟

جواب:... اِعتکاف کی نیت یہی ہے کہ اِعتکاف کے ارادے سے آدمی مسجد میں داخل ہوجائے، اگر زبان سے بھی کہہ لے کہ مثلاً: میں دس دن کے اِعتکاف کی نیت کرتا ہوں، تو بہتر ہے۔

۲:... رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اِعتکاف سنت ہے، باقی دنوں کا اِعتکاف نفل ہے، اور اگر کچھ دنوں کے اِعتکاف کی منت مان لی ہو تو ان دنوں کا اِعتکاف واجب ہوجاتا ہے، پس اِعتکاف کی تین قسمیں ہیں: واجب، سنت اور نفل۔[3]

۳:... اگر رمضان المبارک کے آخری دس دن کا اِعتکاف کیا ہو تو ایک بار کی نیت کافی ہے، اپنی ضروری حاجات سے فارغ ہوکر جب مسجد میں آئے تو دوبارہ نیت کرنا ضروری نہیں۔

آخری عشرے کے علاوہ اِعتکاف مستحب ہے

سوال:... ماہِ مبارک میں اِعتکاف کے لئے آخری عشرہ مختص ہے، کیا ۱۰ رمضان سے بھی اِعتکاف ہوسکتا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غالباً ۱۰ھ میں ۱۰ رمضان سے اِعتکاف فرمایا تھا۔

جواب:... رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اِعتکاف سنتِ مؤکدہ علی الکفایہ ہے،[4] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

(۱) وسنة مؤكدة في العشر الأخير من رمضان ..... وأقله نفلا ساعة من ليل أو نهار عند محمد وهو ظاهر الرواية. (الدر المختار مع الرد ج:۲ ص:۴۴۲، ۴۴۳، باب الإعتكاف، طبع سعيد).

(۲) والنية معرفته بقلبه أن يصوم ..... والسنة أن يتلفظ بها كذا في النهر الفائق. (عالمگيری ج:۱ ص:۱۹۵).

(۳) وينقسم إلى واجب وهو المنذور تنجيزًا أو تعليقًا وإلى سنة مؤكدة وهو في العشر الأخير من رمضان وإلى مستحب وهو ما سواهما هكذا في فتح القدير. (عالمگيری ج:۱ ص:۲۱۱، كتاب الصوم، الباب السابع في الإعتكاف).

(۴) وسنة مؤكدة في العشر الأخير من رمضان أي سنة كفاية كما في البرهان وغيره لإقترانها بعدم الإنكار على من لم يفعله من الصحابة، (قوله أي سنة كفاية) إذا قام بها البعض ولو فرد أسقطت عن الباقين ولم يتركه صلى الله عليه وسلم إلا لعذر. (حاشية الطحطاوی مع الدر المختار، باب الإعتكاف ج:۱ ص:۴۷۳، وأيضًا في الشامية ج:۲ ص:۴۴۲، والهندية ج:۱ ص:۲۱۱، كتاب الصوم، الباب السابع في الإعتكاف، طبع رشيديه).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

اس کے فضائل بیان فرمائے ہیں[1]۔ تاہم اگر کوئی شخص پورے رمضان المبارک کا اِعتکاف کرے یہ اِعتکاف مستحب ہے[2]، بلکہ غیر رمضان میں بھی روزے کے ساتھ نفلی اِعتکاف ہوسکتا ہے[3]۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ۹ھ میں آخری عشرے کا اِعتکاف نہیں کر پائے تھے، اس لئے ۱۰ھ میں بیس دن کا اِعتکاف کیا تھا[4]۔

اِعتکاف ہر مسلمان بیٹھ سکتا ہے

سوال:... اِعتکاف کے واسطے ہر شخص مسجد میں بیٹھ سکتا ہے یا صرف بزرگ؟

جواب:... اِعتکاف میں ہر مسلمان بیٹھ سکتا ہے[5]، لیکن نیک اور عبادت گزار لوگ اِعتکاف کریں تو اِعتکاف کا حق زیادہ ادا کریں گے۔

کس عمر کے لوگوں کو اِعتکاف کرنا چاہئے؟

سوال:... عام تأثر یہ ہے کہ اِعتکاف میں صرف بوڑھے اور عمر رسیدہ افراد کو ہی بیٹھنا چاہئے، اس خیال میں کہاں تک صداقت ہے؟

جواب:... اِعتکاف میں جوان اور بوڑھے سب بیٹھ سکتے ہیں، چونکہ بوڑھوں کو عبادت کی زیادہ ضرورت محسوس ہوتی ہے، اس لئے سن رسیدہ بزرگ زیادہ اہتمام کرتے ہیں، اور کرنا چاہئے[6]۔

معتکف کو تقریر کے لئے دُوسری مسجد میں جانا

سوال:... کیا معتکف اپنی مسجد میں سے دُوسری مسجد تقریر کرنے کے لئے جاسکتا ہے جبکہ وہ اپنی دلیل میں کہتا ہے کہ یہ تقریر

---

(۱) وعنه ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فى المعتكف هو يعتكف الذنوب ويجزى له من الحسنات كعامل الحسنات كلها. رواه ابن ماجة. (مشكوة، باب الإعتكاف ج:۱ ص.۱۸۳، الفصل الأوّل، طبع قديمى).

(۲) الحق ان يقال: الإعتكاف ينقسم إلى واجب ..... والى مستحب وهو ما سواهما ...إلخ. (فتح القدير، باب الإعتكاف ج:۲ ص:۱۰۶، وأيضًا فى الهندية، باب الإعتكاف ج:۱ ص.۲۱۱)، وأيضًا ومستحب فى غيره من الأزمنة (قوله فى غيره) أى غير المذكور من الواجب والمسنون. (حاشية طحطاوى مع الدر المختار ج.۱ ص:۴۷۳).

(۳) قال رحمه الله: الإعتكاف مستحب يعنى فى سائر الزمان ..... وهو اللبث فى المسجد ..... مع الصوم ونية الإعتكاف ..... وأما الصوم فشرط ..... والصوم شرط لصحة الواجب رواية واحدة ولصحة التطوع فيما روى الحسن عن أبى حنيفة لقوله عليه السلام لَا إعتكاف إلّا بصوم فعلى هذه الرواية لَا يكون أقل من يوم. (الجوهرة النيرة، باب الإعتكاف ج:۱ ص:۱۴۹، ۱۵۰).

(۴) عن أنس رضى الله عنه قال: كان النبى صلى الله عليه وسلم يعتكف فى العشر الأواخر من رمضان فلم يعتكف عامًا فلمّا كان العام المقبل إعتكف عشرين. رواه الترمذى. (مشكوة ص:۱۸۳، باب الإعتكاف، الفصل الأوّل، طبع قديمى).

(۵) وشرعًا اللبث فى المسجد مع نيته فالركن هو اللبث والكون فى المسجد والنية ..... ومنها الإسلام والعقل ..... وأما البلوغ فليس بشرط حتى يصح إعتكاف الصبى العاقل ...إلخ. (البحر الرائق ج:۲ ص:۳۲۲).

(۶) أيضًا.

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کرنا اِعتکاف سے افضل ہے؟

جواب:... اگر اپنی مسجد کو چھوڑ کر دُوسری مسجد میں جائے گا تو اِعتکاف ختم ہو جائے گا۔ (۱)

مجبوراً معتکف عورت اگر نویں دِن اُٹھ جائے تو اس کی قضا کیسے کرے؟

سوال:... میری والدہ آج سے چار پانچ سال پہلے اپنے گھر میں اِعتکاف میں بیٹھی تھیں، مجبوری کے تحت ۹ر دِن اُٹھنا پڑا، اس کی قضا کیسے کریں؟

جواب:... قضا کی ضرورت نہیں، اگر کرنا چاہیں تو روزے کے ساتھ ایک دن رات کا اِعتکاف کرلیں۔ (۲)

دورانِ اِعتکاف عورتوں کے مخصوص ایام شروع ہو جائیں تو اِعتکاف ختم ہو جائے گا

سوال:... اگر دورانِ اِعتکاف خواتین کے مخصوص ایام شروع ہو جائیں تو اس صورت میں انہیں کیا کرنا چاہئے؟

جواب:... اِعتکاف ختم ہو جائے گا، باہر نکل آئیں۔ (۳)

شادی شدہ اور غیر شادی شدہ دونوں اِعتکاف بیٹھ سکتی ہیں

سوال:... کیا شادی شدہ عورت اِعتکاف میں بیٹھ سکتی ہے؟

جواب:... شادی شدہ عورت اپنے شوہر کی اِجازت کے ساتھ اِعتکاف میں بیٹھ سکتی ہے۔ (۴)

سوال:... کیا غیر شادی شدہ لڑکی اِعتکاف میں بیٹھ سکتی ہے؟

جواب:... غیر شادی شدہ لڑکی اپنے والدین کی اِجازت کے ساتھ اِعتکاف میں بیٹھ سکتی ہے۔

سوال:... مندرجہ بالا دونوں خواتین کے اِعتکاف میں بیٹھنے کے طریقے کیا ہیں؟

---

(۱) فلو خرج ساعةً بلا عذر فسد. (الدر المختار مع الرد المحتار ج:۲ ص:۴۴۷)، وأيضًا: ولا يخرج المعتكف من المسجد إلّا لحاجة لّازمة شرعية كالجمعة أو لحاجة طبيعية كالبول والغائط ..... ولا يعود مريضًا ولا يشهد جنازة فلو خرج المعتكف عن المسجد بغير عذر ساعة بطل إعتكافه في قول أبي حنيفة. (فتاوىٰ قاضي خان علىٰ هامش الهندية، باب الإعتكاف ج:۱ ص:۲۲۱، ۲۲۲). وأما مفسداته: فمنها الخروج من المسجد، فلا يخرج المعتكف من معتكفه ليلًا ونهارًا إلّا بعذر وان خرج من غير عذر ساعة فسد إعتكافه. (فتاوىٰ عالمگيري، باب الإعتكاف ج:۱ ص:۲۱۲).

(۲) واذا فسد الإعتكاف الواجب وجب قضاؤه فإن كان إعتكاف شهر بعينه إذا أفطر يومًا يقضي ذٰلك اليوم. (فتاوىٰ عالمگيري ج:۱ ص:۲۱۳، الباب السابع في الإعتكاف، طبع رشيديه).

(۳) وأما شروطه ...إلخ. منها الإسلام والعقل والطهارة من الجنابة والحيض والنفاس. (عالمگيري ج:۱ ص:۲۱۱).

(۴) فيصح من المرأة والعبد بإذن المولى والزوج إن كان لها زوج. (عالمگيري ج:۱ ص:۲۱۱، طبع رشيديه).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:...ایک ہی طریقہ ہے کہ اپنے مکان کا کوئی حصہ اپنے اِعتکاف کے لئے تجویز کرلیں، اور بغیر ضرورت کے وہاں سے نہ جایا کریں۔[1]

سوال:...کیا یہ مندرجہ بالا دونوں خواتین اپنے گھر میں ہی اِعتکاف بیٹھ سکتی ہیں؟

جواب:...عورتیں گھر ہی میں اِعتکاف میں بیٹھیں گی۔[2]

کیا مرد گھر میں اِعتکاف بیٹھ سکتے ہیں؟

سوال:...کیا مرد حضرات مسجد کے بجائے اپنے گھر میں اِعتکاف میں بیٹھ سکتے ہیں؟

جواب:...مردوں کے لئے گھر میں اِعتکاف جائز نہیں۔[3]

عورتوں کا اِعتکاف بھی جائز ہے

سوال:...میں صدقِ دِل سے یہ چاہتی ہوں کہ اس رمضان میں اِعتکاف بیٹھوں، برائے مہربانی عورتوں کے اِعتکاف کی شرائط اور طریقے سے آگاہ کریں۔

جواب:...عورت بھی اِعتکاف کرسکتی ہے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ گھر میں جس جگہ نماز پڑھتی ہے اس جگہ کو یا کوئی اور جگہ مناسب ہو تو اس کو مخصوص کرکے وہیں دس دن سنت اِعتکاف کی نیت کرکے عبادت میں مصروف ہوجائے، سوائے حاجاتِ شرعیہ کے اس جگہ سے نہ اُٹھے۔[4] اگر اِعتکاف کے دوران عورت کے خاص ایام شروع ہوجائیں تو اِعتکاف ختم ہوجائے گا، کیونکہ اِعتکاف میں روزہ شرط ہے۔[5]

---

(۱) والمرأة تعتكف في مسجد بيتها إذا اعتكفت في مسجد بيتها فتلك البقعة في حقها كمسجد الجماعة في حق الرجل لَا تخرج منه إلّا لحاجة الإنسان۔ (عالمگیری ج:۱ ص:۲۱۱، الباب السابع في الإعتكاف).

(۲) ولو لم يكن في بيتها مسجد تجعل موضعا منه مسجدًا فتعتكف فيه۔ (عالمگیری ج:۱ ص:۲۱۱).

(۳) وأما شروطه ..... منها مسجد الجماعة فيصح في كل مسجد له أذان وإقامة هو الصحيح كذا في الخلاصة. (عالمگیری ج:۱ ص:۲۱۱)، ومقتضاه أنه يندب للرجل أيضًا ..... أما الفريضة والإعتكاف فهو في المسجد كما لَا يخفٰى۔ (رد المحتار، كتاب الصوم، باب الإعتكاف ج:۲ ص:۴۴۱).

(۴) والمرأة تعتكف في مسجد بيتها إذا إعتكفت في مسجد بيتها فتلك البقعة في حقها كمسجد الجماعة في حق الرجل لَا تخرج منه إلّا لحاجة الإنسان كذا في شرح المبسوط للإمام السرخسي۔ (فتاوىٰ عالمگیری ج:۱ ص:۲۱۱، الباب السابع في الإعتكاف، وأيضًا حاشية الطحطاوي على الدر المختار ج:۱ ص:۴۷۳).

(۵) وإذا فسد الإعتكاف الواجب وجب قضاءه ..... سواء أفسده بصنعه ..... أو بغير صنعه كالحيض ...إلخ. (عالمگیری ج:۱ ص:۲۱۳، الباب السابع في الإعتكاف).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جس مسجد میں جمعہ نہ ہوتا ہو وہاں بھی اِعتکاف جائز ہے

سوال:... جس مسجد میں جمعہ ادا نہ کیا جاتا ہو، وہاں اِعتکاف ہوسکتا ہے یا نہیں؟

جواب:... جامع مسجد میں اِعتکاف کرنا بہتر ہے تاکہ جمعہ کے لئے مسجد چھوڑ کر جانا نہ پڑے،(۱) اور اگر دُوسری مسجد میں اِعتکاف کرے تو جامع مسجد اتنی دیر پہلے جائے کہ خطبہ سے پہلے تحیۃ المسجد اور سنتیں پڑھ سکے، اور جمعہ سے فارغ ہوکر فوراً اپنی اِعتکاف والی مسجد میں آجائے، جامع مسجد میں زیادہ دیر نہ ٹھہرے، لیکن اگر وہاں زیادہ دیر ٹھہر گیا تب بھی اِعتکاف فاسد نہیں ہوگا۔(۲)

قرآن شریف مکمل نہ کرنے والا بھی اِعتکاف کرسکتا ہے

سوال:... ایک شخص جس نے قرآن شریف مکمل نہیں کیا، یعنی چند پارے پڑھ کر چھوڑ دیئے مجبوری کے تحت، کیا وہ شخص اِعتکاف میں بیٹھ سکتا ہے؟

جواب:... ضرور بیٹھ سکتا ہے، اس کو قرآن مجید بھی ضرور مکمل کرنا چاہئے، اِعتکاف میں اس کا بھی موقع ملے گا۔

ایک مسجد میں جتنے لوگ چاہیں اِعتکاف کرسکتے ہیں

سوال:... کیا ایک مسجد میں صرف ایک اِعتکاف ہوسکتا ہے یا ایک سے زائد بھی؟

جواب:... ایک مسجد میں جتنے لوگ چاہیں اِعتکاف بیٹھیں، اگر سارے محلے والے بھی بیٹھنا چاہیں تو بیٹھ سکتے ہیں۔

معتکف پوری مسجد میں جہاں چاہے سو یا بیٹھ سکتا ہے

سوال:... حالتِ اِعتکاف میں جس مخصوص کونے میں پردہ لگا کر بیٹھا جاتا ہے، کیا دن کو یا رات کو وہاں سے نکل کر مسجد کے کسی پنکھے کے نیچے سوسکتا ہے یا نہیں؟ معتکف کسے کہتے ہیں، اس مخصوص کونے کو جس میں بیٹھا جاتا ہے یا پوری مسجد کو معتکف کہا جاتا ہے؟ اور بعض علماء سے سنا ہے کہ دورانِ اِعتکاف بلاضرورت گرمی دُور کرنے کے لئے غسل کرنا بھی دُرست نہیں، کیا یہ صحیح ہے؟ اور اگر بحالتِ ضرورت مسجد سے نکل کر جائے اور کسی شخص سے باتوں میں لگ جائے، تو کیا ایسی حالت میں اِعتکاف ٹوٹے گا یا نہیں؟

جواب:... مسجد کی خاص جگہ جو اِعتکاف کے لئے تجویز کی گئی ہو اس میں مقید رہنا کوئی ضروری نہیں، بلکہ پوری مسجد میں

---

(۱) والإعتكاف في المسجد الحرام أفضل ..... ثم المسجد الجامع. (فتاویٰ قاضی خان علیٰ هامش الهندية، فصل في الإعتكاف ج: ۱ ص: ۲۲۱، وأيضًا رد المحتار ج: ۲ ص: ۴۱۱، باب الإعتكاف، طبع ايچ ايم سعيد).

(۲) ولا يخرج المعتكف من المسجد إلا لحاجة لابد منها شرعية كالجمعة ..... ويأتي الجمعة حين تزول الشمس فيصلي قبلها أربعًا وبعدها أربعًا أو ستًا ولا يمكث أكثر من ذلك أما بعدها أربعًا أو ستًا لأن الآثار قد اختلفت بالسنة بعد الجمعة فكان هذا مبلغ سنتها وقال ابو الحسن الكرخي رحمه الله تعالىٰ ويأتي الجمعة في مقدار ما يصلي ..... وركعتان تحية المسجد وعن محمد رحمه الله تعالىٰ إذا كان منزله بعيدًا من الجامع ..... وإن قام في المسجد الجامع يومًا وليلةً لا تفسد إعتكافه ويكره ذلك. (فتاویٰ قاضی خان علی الهندية ج: ۱ ص: ۲۲۱، ۱۲۲، طبع رشيديه).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جہاں چاہے دن کو یا رات کو بیٹھ سکتا ہے اور سو سکتا ہے۔ ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے غسل کی نیت سے مسجد سے نکلنا جائز نہیں۔[1] البتہ اس کی گنجائش ہے کہ کبھی استنجا وغیرہ کے تقاضے سے باہر جائے تو وضو کے بجائے دو چار لوٹے پانی کے بدن پر ڈال لے۔ معتکف کو ضروری تقاضوں کے علاوہ مسجد سے باہر نہیں ٹھہرنا چاہئے،[2] بغیر ضرورت کے اگر گھڑی بھر بھی باہر رہا تو اِمام صاحبؒ کے نزدیک اِعتکاف ٹوٹ جائے گا، اور صاحبینؒ کے نزدیک نہیں ٹوٹتا، حضرت اِمام صاحبؒ کے قول میں احتیاط ہے، اور صاحبینؒ کے قول میں وسعت اور گنجائش ہے۔[3]

اِعتکاف میں چادریں لگانا ضروری نہیں

سوال:... کیا اِعتکاف میں بیٹھنے کے لئے جو چاروں طرف چادریں لگا کر ایک حجرہ بنایا جاتا ہے، ضروری ہے یا اس کے بغیر بھی اِعتکاف ہو جاتا ہے؟

جواب:... چادریں معتکف کی تنہائی و یکسوئی اور آرام وغیرہ کے لئے لگائی جاتی ہیں، ورنہ اِعتکاف ان کے بغیر بھی ہو جاتا ہے۔[4]

اِعتکاف کے دوران گفتگو کرنا

سوال:... اِعتکاف کے دوران گفتگو کی جاسکتی ہے یا نہیں؟ اگر کی جاسکتی ہے تو گفتگو کی نوعیت بتائیں؟

---

(۱) باب الْإعتكاف ..... فهو اللبث فى المسجد مع نية الْإعتكاف كذا فى النهاية. (الفتاوى الهندية ج:۱ ص:۲۱۱، طبع رشيديه، وأيضًا اللباب فى شرح الكتاب، باب الْإعتكاف ج:۱ ص:۱۲۲، طبع قديمى كتب خانه).

(۲) (وحرم عليه) أى على المعتكف إعتكافًا واجبًا ..... الخروج إلّا لحاجة الْإنسان كبول وغائط وغسل لو احتلم ولَا يمكنه الْإغتسال فى المسجد كذا فى النهر. (قوله إلّا لحاجة الْإنسان) ولَا يمكث بعد فراغه من الطهور ..... وليس كالمكث بعد ما لو خرج لها ثم ذهب لعيادة المريض أو صلاة جنازة من غير أن يكون حرج لذلك قصدًا فإنه جائز كما فى البحر عن البدائع. (الدر المختار مع الرد المختار ج:۲ ص:۴۴۵، باب الْإعتكاف، وأيضًا فى الحاشية الطحطاوى على الدر المختار، باب الْإعتكاف ج:۱ ص:۴۷۴، ۴۷۵، طبع رشيديه كوئٹه).

(۳) فإن خرج ساعة بلا عذر فسد لوجود المنافى أطلقه فشمل القليل والكثير وهذا عند أبى حنيفة وقالَا لَا يفسد إلّا بأكثر من نصف يوم وهو الْإستحسان لأن فى القليل ضرورة كذا فى الهداية. (البحر الرائق ج:۲ ص:۳۲۶، باب الْإعتكاف، وأيضًا فى الحاشية الطحطاوى على الدر، باب الْإعتكاف، طبع رشيديه).

(۴) عن عائشة قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أراد أن يعتكف أى إذا نوىٰ من أوّل الليل أن يعتكف وبات فى المسجد صلى الفجر ثم دخل فى معتكفه ..... وتأولوا الحديث بأنه صلى الله عليه وسلم دخل المعتكف وانقطع وتخلى بنفسه فإنه كان فى المسجد يتخلى عن الناس فى موضع يستتربه عن أعين الناس كما ورد أنه اتخذ فى المسجد حجرة من حصير. (مرقاة المفاتيح ج:۲ ص:۵۷۰، باب الْإعتكاف، الفصل الثانى).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... اِعتکاف میں دِینی گفتگو کی جاسکتی ہے اور بقدرِ ضرورت دُنیوی بھی۔ (۱)

اِعتکاف کے دوران مُطالعہ کرنا

سوال:... دورانِ اِعتکاف تلاوتِ کلامِ پاک کے علاوہ سیرت اور فقہ سے متعلق کتب کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے؟

جواب:... تمام دینی علوم کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔ (۲)

اِعتکاف کے دوران قوالی سننا اور ٹیلیویژن دیکھنا اور دفتری کام کرنا

سوال:... مسئلہ یہ ہے کہ ہم لوگوں کی مسجد جو کہ مہران شوگر ملز لنڈ والہ یار ضلع حیدرآباد کی کالونی میں واقع ہے، اس مسجد میں ہر سال رمضان شریف میں ہماری مل کے ریذیڈنٹ ڈائریکٹر صاحب (جو کہ ظاہری طور پر انتہائی دین دار آدمی ہیں) اِعتکاف میں بیٹھتے ہیں۔ لیکن ان کے اعتکاف کا طریقہ یہ ہے کہ وہ جس گوشے میں بیٹھتے ہیں وہاں گاؤ تکیہ اور قالین کے ساتھ ٹیلیفون بھی لگوالیتے ہیں، جو کہ اِعتکاف مکمل ہونے تک وہیں رہتا ہے، اور موصوف سارا دن اِعتکاف کے دوران اسی ٹیلیفون کے ذریعہ تمام کاروبار اور مل کے معاملات کو کنٹرول کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ تمام دفتری کاروائیاں، فائلیں وغیرہ مسجد میں منگوا کر ان پر نوٹ وغیرہ لکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ موصوف ٹیپ ریکارڈ لگوا کر مسجد میں ہی قوالیوں کے کیسٹ سنتے ہیں، جبکہ قوالیوں میں ساز بھی شامل ہوتے ہیں۔ کیا مسجد میں اس کی اجازت ہے کہ قوالی سنی جائے؟ اس کے علاوہ موصوف مسجد میں ٹیلیویژن سیٹ بھی رکھوا کر ٹیلی کاسٹ ہونے والے تمام دینی پروگرام بڑے ذوق وشوق سے دیکھتے ہیں۔ اور موصوف کے ساتھ ان کے نوکر وغیرہ بھی خدمت کے لئے موجود رہتے ہیں۔ ہماری کالونی کے متعدد نمازی، موصوف کی ان حرکتوں کی وجہ سے مسجد میں نماز پڑھنے نہیں آتے، کیا ان نمازیوں کا یہ فعل صحیح ہے؟

جواب:... اِعتکاف کی اصل رُوح یہ ہے کہ اتنے دنوں کو خاص انقطاع الی اللہ میں گزاریں اور حتی الوسع تمام دُنیوی مشاغل بند کردیئے جائیں۔ تاہم جن کاموں کے بغیر چارہ نہ ہو ان کا کرنا جائز ہے، لیکن مسجد کو اتنے دنوں کے لئے دفتر میں تبدیل کردینا بے جا بات ہے، (۳) اور مسجد میں گانے بجانے کے آلات بجانا یا ٹیلیویژن دیکھنا حرام ہے، جو نیکی برباد گناہ لازم کے مصداق ہے۔ آپ کے ڈائریکٹر صاحب کو چاہئے کہ اگر اِعتکاف کریں تو شاہانہ نہیں فقیرانہ کریں، اور محرّمات سے احتراز کریں، ورنہ اِعتکاف ان کے لئے کوئی

---

(۱) لَا يتكلم إلَّا بخير ..... واما التكلم بغير خير فإنه يكره لغير المعتكف فما ظنّك للمعتكف اهـ. وظاهره ان المراد بالخير هنا ما لَا إثم فيه فيشمل المباح ...إلخ. (البحر الرائق ج: ۲ ص: ۳۲۷، باب الْإعتكاف). ولَا باس أن يتحدث بما لَا إثم فيه كذا فى شرح الطحاوى. (فتاوىٰ عالمگيرى ج: ۱ ص: ۲۱۲، الباب السابع فى الْإعتكاف).

(۲) التلاوة والحديث والعلم وتدريسه وسير النبى صلى الله عليه وسلم والأنبياء عليهم السلام وأخبار الصالحين وكتابة أمور الدين كذا فى فتح القدير. (عالمگيرى ج: ۱ ص: ۲۱۲، الباب السابع فى الْإعتكاف).

(۳) (وأما محاسنه فظاهرة) فإن فيه تسليم المعتكف كلية إلَى عبادة الله تعالىٰ فى طلب الزلفى وتبعيد النفس من شغل الدنيا التى هى مانعة عما يستوجب العبد من القربى واستغراق المعتكف أوقاته فى الصلاة أما حقيقة أو حكمًا لأن المقصد الأصلى من شرعية انتظار الصلاة بالجماعات وتشبيه المعتكف نفسه بمن لَا يعصون الله ما أمرهم ويفعلون ما يؤمرون وبالذين يسبحون الليل والنهار وهم لَا يسأمون. (فتاوىٰ عالمگيرى ج: ۱ ص: ۲۱۲، الباب السابع فى الْإعتكاف).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

فرض نہیں، خدا کے گھر کو معاف رکھیں، اس کے تقدس کو پامال نہ کریں۔

معتکف کا مسجد کے کنارے پر بیٹھ کر محض سستی دُور کرنے کے لئے غسل کرنا

سوال:... کیا حالتِ اِعتکاف میں معتکف (مسجد کے کنارے پر بیٹھ کر) حالتِ پاکی میں صرف سستی اور جسم کے بوجھل پن کو دُور کرنے کے لئے غسل کرسکتا ہے؟ اور کیا اس سے اِعتکاف سنت ٹوٹ جاتا ہے جبکہ یہ غسل مسجد کے حدود کے اندر ہو؟ اور کیا اس سے مسجد کی بے ادبی تو نہیں ہوتی؟

جواب:... غسل اور وضو سے مسجد کو ملوّث کرنا جائز نہیں، اگر صحن پختہ ہے اور وہاں سے پانی باہر نکل جاتا ہے تو گنجائش ہے کہ کونے میں بیٹھ کر نہالے، اور پھر جگہ کو صاف کردے۔[1]

معتکف کے لئے غسل کا حکم

سوال:... ہمارے محلے کی مسجد میں دو آدمی اِعتکاف میں بیٹھے تھے، زیادہ گرمی ہونے کی وجہ سے وہ مسجد کے غسل خانے میں غسل کرتے تھے، ایک صاحب نے یہ فرمایا کہ اس طرح غسل کرنے سے اِعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔

جواب:... ٹھنڈک کے لئے غسل کی نیت سے جانا معتکف کے لئے جائز نہیں، البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ جب پیشاب کا تقاضا ہو تو پیشاب سے فارغ ہوکر غسل خانے میں دو چار لوٹے بدن پر ڈال لیا کریں، جتنی دیر میں وضو ہوتا ہے اس سے بھی کم وقت میں بدن پر پانی ڈال کر آجایا کریں، الغرض غسل کی نیت سے مسجد سے باہر جانا جائز نہیں، طبعی ضرورت کے لئے جائیں تو بدن پر پانی ڈال سکتے ہیں، اور کپڑے بھی مسجد میں اُتار کر جائے تاکہ غسل خانے میں کپڑے اُتارنے کی مقدار بھی ٹھہرنا نہ پڑے۔[2]

کیا اِعتکاف میں غسل کرسکتے ہیں؟

سوال:... اِعتکاف میں غسل کے بارے میں کیا اَحکامات ہیں؟ برائے مہربانی مکمل معلومات ثبوت کے ساتھ وضاحت کریں، کتابوں کے حوالے بھی ضرور دیجئے گا۔

۲:... بیت الخلا اور وضو خانہ مسجد کی حدود میں آتا ہے یا نہیں؟ اور ہمیں کس حد تک اِحتیاط کرنی چاہئے؟ تفصیل کے ساتھ بیان فرمایئے گا۔

جواب:... اِعتکاف میں واجب غسل کیا جاسکتا ہے، ٹھنڈک کے لئے یا سنت غسل کے لئے مسجد سے باہر نکلنا جائز نہیں۔

---

(۱) فلو أمكنه من غير أن يتلوث المسجد فلا بأس به بدائع أى بأن كان فيه بركة ماء أو موضع معد للطهارة أو اغتسل فى إناء بحيث لا يصيب المسجد الماء المستعمل، قال فى البدائع: فإن كان بحيث يتلوث بالماء المستعمل يمنع منه، لأن تنظيف المسجد واجب. (شامى ج. ۲ ص. ۴۴۵، باب الإعتكاف، طبع ايچ ايم سعيد).

(۲) ص:۶۳۱ کا حاشیہ نمبر ۲ ملاحظہ فرمائیں۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

۲:... بیت الخلا اور وضوخانہ مسجد کی حدود میں شامل نہیں، ان جگہوں پر صرف حاجت کے لئے یا وضو کے لئے جانا جائز ہے۔[1]

دورانِ اِعتکاف علماء کی غیبت کرنا

سوال:... اس ماہ رمضان میں روزہ اور اِعتکاف کی حالت میں ایک گناہِ کبیرہ سرزد ہوگیا ہے، دراصل باتوں باتوں میں کھانے پینے کا ذِکر آیا تو میرے منہ سے نکلا کہ یہ بڑے بڑے مولوی حضرات کچھ زیادہ ہی کھاتے ہیں، اور ان کے بڑے بڑے پیٹ ہوتے ہیں۔ یہ تو تھی تمام بات، اس میں کسی کا نام شامل نہیں تھا کہ خاص طور پر آپ کا نام زبان پر آگیا کہ آپ بھی انہی میں شامل ہیں۔ اس وقت سے لے کر آج تک دِل بے چین ہے کہ آپ سے معافی مانگ لوں، آپ سے معافی کا خواستگار ہوں، اور جن دُوسرے علمائے کرام کے لئے الفاظ اِستعمال کئے ان کی طرف سے اللہ تعالیٰ سے معافی کا طلب گار ہوں۔

جواب:... یہ ناکارہ اتنا گنہگار ہے کہ آپ نے جو باتیں ذکر فرمائی ہیں، ان سے شرم آتی ہے، اور شاید آپ کو معلوم نہیں کہ میں تو اپنے عذر کی وجہ سے ایک چپاتی بھی نہیں کھا سکتا ہوں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ مجھے بھی معاف فرمائے اور آپ کو بھی معاف فرمائے۔ آپ اِطمینان رکھئے کہ میری وجہ سے اِن شاء اللہ آپ پر کوئی مؤاخذہ نہیں ہوگا۔ لیکن یہ بات بتانا ضروری ہے کہ آپ نے علماء کی غیبت کرکے، اپنا اِعتکاف خراب کرلیا۔ مسجد میں اِعتکاف اور علماء کی غیبت...! اِنا للہ وإنا إلیہ راجعون! اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اور تمام نمازیوں کو اور تمام معتکفین کو معاف فرمائے، والسلام۔

کیا مسجد کے مخصوص کردہ کونے میں اِعتکاف بیٹھنے والا دُوسری جگہ بیٹھ یا لیٹ سکتا ہے؟

سوال:... میں اپنے گاؤں کی مسجد میں اِعتکاف کرنا چاہتا ہوں، اگر میں اِعتکاف کے لئے مسجد میں کوئی کونہ مخصوص کرلوں تو صرف اس کونے میں بیٹھنا ضروری ہے؟ یا بوقت ضرورت کسی اور حصے میں بیٹھ یا لیٹ سکتا ہوں؟ نیز بغیر حاجتِ ضروریہ کے غسل کی نیت سے مسجد سے باہر جاؤں تو کیا اِعتکاف فاسد ہوجائے گا؟

جواب:... مسجد کی خاص جگہ جو اِعتکاف کے لئے تجویز کی گئی ہو، اس میں مقید رہنا کوئی ضروری نہیں، بلکہ پوری مسجد میں جہاں چاہے دِن کو یا رات کو بیٹھ سکتا ہے اور سوسکتا ہے۔ ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے غسل کی نیت سے مسجد سے نکلنا جائز نہیں، البتہ اس کی گنجائش ہے کہ کبھی اِستنجا وغیرہ کے تقاضے سے باہر آئے تو وضو کے بجائے دو چار لوٹے پانی کے بدن پر ڈال لے۔ معتکف کو ضروری تقاضوں کے علاوہ مسجد سے باہر نہیں ٹھہرنا چاہئے۔[2]

---

(۱) ولَا یمکنه الإغتسال فی المسجد ..... فلو أمکنه من غیر أن یتلوث المسجد فلا بأس به. (حاشیة رد المحتار ج: ۲ ص: ۴۴۵). وإن خرج من غیر عذر ساعة فسد إعتکافه فی قول أبی حنیفة. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۲۱۲).

(۲) (وحرم علیه) أی علی المعتکف إعتکافًا واجبًا ..... الخروج إلّا لحاجة الإنسان کبول وغائط وغسل لو احتلم ولَا یمکنه الإغتسال فی المسجد کذا فی النهر. (قوله إلّا لحاجة الإنسان) ولَا یمکث بعد فراغه من الطهور ..... ولیس کالمکث بعد ما لو خرج لها ثم ذهب لعیادة المریض أو صلاة جنازة من غیر أن یکون خرج لذلک قصدًا فإنه جائز کما فی البحر عن البدائع. (الدر المختار مع الرد المحتار ج: ۲ ص: ۴۴۵، وأیضًا فی الحاشیة الطحطاوی علی الدر، باب الإعتکاف ج: ۱ ص: ۴۷۴، ۴۷۵، طبع رشیدیه کوئٹه).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

اِعتکافِ مسنون میں مسجد کے اندر حجامت بنانا

سوال:... اِعتکافِ مسنون میں مسجد کے اندر حجامت کرائی جاسکتی ہے؟ نیز زیرِ ناف بال مونڈنا (استنجا خانے میں جاکر) جائز ہے یا نہیں؟

جواب:... غیر ضروری بالوں کی صفائی اِعتکاف سے پہلے کرلینی چاہئے، بہرحال خط بنانا جائز ہے، کپڑا بچالیا جائے تاکہ مسجد گندی نہ ہو۔(۱)

بلا عذر اِعتکاف توڑنے والا عظیم دولت سے محروم ہے مگر قضا نہیں

سوال:... اگر کوئی شخص رمضان کے عشرۂ اخیرہ کے اِعتکاف میں بیٹھتا ہے، مگر بلا کسی عذر کے یا عذر کی وجہ سے اُٹھ جائے تو قضا لازم ہے یا نہیں؟

جواب:... رمضان مبارک کے عشرۂ اخیرہ کا اِعتکاف شروع کرکے درمیان میں چھوڑ دیا تو اس کی قضا میں تین قول ہیں:

اوّل:... کہ یہ رمضان مبارک کے آخری عشرے کا اِعتکاف سنت ہے، اگر کوئی شخص اس کو توڑ دے تو اس کی قضا نہیں، یہی کیا کم ہے کہ وہ اس عظیم دولت سے محروم رہا؟ عام کتابوں میں اسی کو اختیار کیا گیا ہے۔

دوم:... یہ کہ نفل عبادت شروع کرنے سے لازم ہوجاتی ہے، اور چونکہ ہر دن کا اعتکاف ایک مستقل عبادت ہے، اس لئے جس دن کا اِعتکاف توڑا صرف اسی ایک دن کی قضا لازم ہے، بہت سے اکابر نے اس کو اختیار فرمایا ہے۔

سوم:... یہ کہ اس نے عشرۂ اخیرہ کے اِعتکاف کا التزام کیا تھا، چونکہ اس کو پورا نہیں کیا، اس لئے ان تمام دنوں کی قضا لازم ہے، یہ شیخ ابنِ ہمامؒ کی رائے ہے۔(۲)

---

(۱) سئل أبو حنيفة رحمه الله تعالىٰ عن المعتكف إذا احتاج إلى الفصد أو الحجامة هل يخرج فقال: لَا۔ (عالمگیری ج:۵ ص:۳۲۰، الباب الخامس فی آداب المسجد والقبلة والمصحف وما کتب فیه شیء من القرآن ... إلخ)۔

(۲) ثم رأيت المحقق ابن الهمام قال: ومقتضى النظر لو شرع في المسنون أعني العشر الأواخر بنيته ثم أفسده أن يجب قضاؤه تخريجًا علىٰ قول أبي يوسف في الشروع في نفل الصلاة تناويا أربعًا لَا علىٰ قولهما اهـ. أي يلزمه قضاء العشر كله لو أفسد بعضه كما يلزمه قضاء أربع لو شرع في نفل ثم أفسد الشفع الأوّل عند أبي يوسف، لكن صحح في الخلاصة أنه لَا يقضي لَا ركعتين كقولهما نعم اختار في شرح المنية قضاء الأربع إتفاقًا في الراتبة كالأربع قبل الظهر والجمعة وهو إختيار الفضلي، وصححه في النصاب وتقدم تمامه في النوافل وظاهر الرواية خلافه. وعلىٰ كل فيظهر من بحث ابن الهمام لزوم الإعتكاف المسنون بالشروع وان لزوم قضاء جميعه أو باقيه فخرج علىٰ قول أبي يوسف أما علىٰ قول غيره فيقضي اليوم الذي أفسده لإستقلال كل يوم بنفسه وانما قلنا أي باقيه بناء علىٰ أن الشروع ملزم كالنذر وهو لو نذر العشر يلزمه كلمه متتابعًا، ولو أفسد بعضه قضى باقيه علىٰ ما مر في نذر صوم شهر معين. والحاصل أن الوجه يقتضي لزوم كل يوم شرع فيه عندهما بناء علىٰ لزوم صومه بخلاف الباقي لأن كل يوم بمنزلة شفع من النافلة الرباعية وان كان المسنون هو إعتكاف العشر بتمامه تأمل. (فتاویٰ شامی، باب الإعتكاف ج:۲ ص:۴۴۴، طبع ایچ ایم سعید)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

اِعتکاف کی منّت پوری نہ کرسکے تو کیا کرنا ہوگا؟

سوال:... میں نے ایک منّت مانی تھی کہ اگر میری مراد پوری ہوگئی تو میں اِعتکاف میں بیٹھوں گا، مگر میں اس طرح نہ کرسکا، تو مجھے بتایئے کہ میں اس کے بدلے میں کیا کروں کہ میری یہ منّت پوری ہوجائے؟ باقی دو روزے نہ رکھنے کے لئے بتایئے کہ کتنے فقیروں کو کھانا کھلانا ہوگا؟

جواب:... آپ نے جتنے دن کے اِعتکاف کی منّت مانی تھی، اتنے دن اِعتکاف میں بیٹھنا آپ پر واجب ہے،(۱) اور اِعتکاف روزے کے بغیر نہیں ہوتا، اس لئے ساتھ روزے رکھنا بھی واجب ہے۔(۲) جب تک آپ یہ واجب ادا نہیں کریں گے، آپ کے ذمہ رہے گا۔ اور اگر اسی طرح بغیر کئے مرگئے تو قدرت کے باوجود واجب روزوں کے ادا نہ کرنے کی سزا بھگتنا ہوگی، اور آپ کے ذمہ روزوں کا فدیہ ادا کرنے کی وصیت بھی لازم ہوگی۔(۳)

۲:... جتنے دن کے روزوں کی منّت مانی تھی اتنے دن کا روزہ رکھنا ضروری ہے، اس کا فدیہ ادا نہیں کیا جاسکتا۔ البتہ اگر آپ اتنے بوڑھے ہوگئے ہوں کہ روزہ نہیں رکھا جاسکتا یا ایسے دائمی مریض ہوں کہ شفا کی اُمید ختم ہوچکی ہے، تو آپ ہر روزے کے عوض کسی محتاج کو دو وقت کھانا کھلا دیجئے یا صدقۂ فطر کی مقدار غلہ یا نقد روپے دے دیجئے۔(۴)

---

(۱) ومن أوجب على نفسه إعتكاف أيام بأن قال بلسانه عشرة أيام مثلًا لزمه إعتكافها بلياليها وكانت متتابعة ...إلخ. (فتح القدير ج:۲ ص:۱۱۴، باب الإعتكاف، طبع بيروت).

(۲) والصوم من شرطه عندنا ..... ولنا قوله عليه الصلاة والسلام لَا إعتكاف إلّا بالصوم. (فتح القدير ج:۲ ص:۱۰۷، باب الإعتكاف).

(۳) لأن نحو المرض والسفر في عرضة الزوال فيجب القضاء وعند العجز بالموت تجب الوصية بالفدية. (شامي ج:۲ ص:۴۲۷، باب ما يفسد الصوم وما لَا يفسده، طبع سعيد، فتح القدير ج:۲ ص:۱۱۵، طبع بيروت).

(۴) المريض إذا تحقق اليأس من الصحة فعليه الفدية لكل يوم من المرض. (شامي ج:۲ ص:۴۲۷).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

روزے کے متفرق مسائل

رمضان میں رات کو جماع کی اجازت کی آیت کا نزول

سوال:... ہمارے آفس میں ایک صاحب نے کہا کہ جب روزے فرض ہوئے تھے تو ساتھ ہی یہ شرط تھی کہ پورے رمضان شریف یعنی پورے مہینے رمضان کے میاں بیوی ہم بستری نہیں کر سکتے، مگر بعد میں کچھ لوگوں نے اس حکم کی خلاف ورزی کی، جس کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی اور پھر عشاء کی نماز کے بعد سے لے کر سحری تک اجازت دی گئی۔ ان صاحب کا کہنا ہے کہ یہ غلطی حضرت عمر فاروقؓ سے سرزد ہوئی تھی، اور اس پر وحی اُتری، کیا واقعی حضرت عمرؓ سے غلطی ہوئی تھی؟

جواب:... پورے رمضان میں میاں بیوی کے اختلاط پر پابندی کا حکم تو کبھی نہیں ہوا، البتہ یہ حکم تھا کہ سونے سے پہلے پہلے کھانا پینا اور صحبت کرنا جائز ہے، سو جانے سے روزہ شروع ہو جائے گا، اور اگلے دن اِفطار تک روزے کی پابندی لازم ہوگی، آپ کا اشارہ غالباً اسی کی طرف ہے۔[1]

آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جس واقعے کا حوالہ دیا ہے وہ صحیح ہے، اور صحیح بخاری شریف[2] میں ہے کہ اس نوعیت کا واقعہ متعدد حضرات کو پیش آیا تھا، لیکن اس واقعے سے سیدنا عمر یا دُوسرے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر کوئی اعتراض نہیں ہوتا، بلکہ ان

---

(۱) احل لكم ليلة الصيام الرفث إلى نسائكم ...إلخ۔ هذه رخصة من الله تعالى للمسلمين، ورفع لما كان عليه الأمر في ابتداء الإسلام، فإنه كان إذا أفطر أحدهم إنما يحل له الأكل والشرب والجماع إلى صلاة العشاء أو ينام قبل ذلك فمتى نام أو صلى العشاء حرم عليه الطعام والشراب والجماع إلى الليلة القابلة فوجدوا في ذلك مشقة كبيرة ..... فنزلت هذه الآية۔ (تفسير ابن كثير ج: ۱ ص: ۴۴۹، سورة البقرة: ۱۸۷)، وفيه أيضًا عن عبدالرحمٰن بن أبي ليلى قال: قام عمر بن الخطاب رضي الله عنه فقال: يا رسول الله إني أردت أهلي البارحة على ما يريد الرجل أهله، فقالت: إنها قد نامت، فظننتها تعتل، فواقعتها، فنزل في عمر: أحل لكم ليلة الصيام الرفث إلى نسائكم ...إلخ۔ (تفسير ابن كثير ج: ۱ ص: ۴۵۱، طبع رشيديه كوئٹه، تفسير قرطبي ج: ۱ ص: ۳۱۴)۔

(۲) عن البراء قال: كان أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم إذا كان الرجل صائمًا فحضر الإفطار فنام قبل أن يفطر لم يأكل ليلته ولا يومه حتى يمسي وإن قيس بن صرمة الأنصاري كان صائمًا فلما حضر الإفطار أتى امرأته فقال لها: أعندك طعام؟ قالت: لا ولكن انطلق واطلب لك، وكان يومه يعمل فغلبته عينه فجاءت امرأته فلما رأته قالت: خيبة لك، فلما انتصف النهار غشي عليه فذكر ذالك للنبي صلى الله عليه وسلم فنزلت هذه الآية: أحلّ لكم ليلة الصيام الرفث إلى نسآئكم، ففرحوا بها فرحًا شديدًا، ونزلت: وكلوا واشربوا حتى يتبين لكم الخيط الأبيض من الخيط الأسود من الفجر۔ (بخاري ج: ۱ ص: ۲۵۶، باب قول الله: أحلّ لكم ليلة الصيام الرفث ..... الآية إلخ، طبع نور محمد كراچي)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

حضرات کی ایک عظیم فضیلت اور بزرگی ثابت ہوتی ہے، اس لئے کہ ان حضرات کو اللہ تعالیٰ نے قوتِ قدسیہ عطا فرمائی تھی، اور وہ بتوفیقِ الٰہی ضبطِ نفس سے کام بھی لے سکتے تھے، لیکن آپ ذرا سوچئے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایسا کوئی واقعہ نہ پیش آتا اور قانون یہی رہتا کہ عشاء کی نماز کے بعد سے کھانا پینا اور بیوی کے پاس جانا ممنوع ہے، تو بعد کی اُمت کو کس قدر تنگی لاحق ہوتی؟ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت وعنایت تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دور میں ایسے واقعات پیش آئے کہ ان کی وجہ سے پوری اُمت کے لئے آسانی پیدا ہوگئی، اس لئے یہ حضرات لائقِ ملامت نہیں، بلکہ پوری اُمت کے محسن ہیں۔

جس آیت کا آپ نے حوالہ دیا ہے وہ سورۂ بقرہ کی آیت ۱۸۷ ہے، اس میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:[1]

''تم لوگوں کے لئے روزہ کی رات میں اپنی بیبیوں سے ملنا حلال کردیا گیا، وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو، اللہ کو علم ہے کہ تم اپنی ذات سے خیانت کرتے تھے سو اللہ نے تم پر عنایت فرمادی، اور تم کو تمہاری غلطی معاف کردی.....''

قرآنِ کریم کے اصل الفاظ آپ قرآن مجید میں پڑھ لیں، آپ کو صرف اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرامؓ کی اس غلطی کو ''اپنی ذات سے خیانت'' کے ساتھ تعبیر کرکے فوراً ان کی توبہ قبول کرنے، ان کی غلطی معاف کرنے اور ان پر نظرِ عنایت فرمانے کا اعلان بھی ساتھ ہی فرمادیا ہے، کیا اس کے بعد ان کی یہ غلطی لائقِ ملامت ہے؟ نہیں...! بلکہ یہ ان کی مقبولیت اور بزرگی کا قطعی پروانہ ہے۔ اُمید ہے کہ یہ مختصر سا اشارہ کافی ہوگا، ورنہ اس مسئلے پر ایک مستقل مقالہ لکھنے کی گنجائش ہے، جس کے لئے افسوس ہے کہ فرصت متحمل نہیں۔

روزے والا لغویات چھوڑ دے

سوال:... یوں تو رمضان المبارک میں مسلمانوں کی ایک بڑی اکثریت روزے رکھتی ہے، لیکن کچھ لوگ روزہ رکھنے کے بعد غلط حرکتیں کرتے ہیں، مثلاً: کسی نے روزہ رکھا اور دوپہر کو گیارہ بجے سے دو بجے یا سہ پہر کو تین بجے سے چھ بجے تک کے لئے کسی سینما ہاؤس میں فلم دیکھنے چلا گیا، کسی نے روزہ رکھا اور سارا دن سوتا رہا، اور کوئی روزہ رکھنے کے بعد سارا دن تاش، کیرم یا کوئی اور کھیل کھیلتا رہا، یا پھر سارا دن کوئی جاسوسی یا رُومانوی ناول پڑھتا رہتا ہے، اور ان تمام باتوں کی وجہ سے ہر شخص بغیر کسی شرم اور خوف خداوندی کے یہ بتاتا ہے کہ بھئی کیا کریں؟ آخر ٹائم بھی تو پاس کرنا ہوتا ہے، تین گھنٹے فلم دیکھنے، سارا دن سونے یا تاش وغیرہ کھیلنے سے ٹائم گزر جاتا ہے، اور روزے کا پتا ہی نہیں چلتا۔

محترم! روزہ رکھنے کے بعد روزے کی وجہ سے گناہ کرنے سے بہتر کیا یہ نہ ہوگا کہ روزہ رکھا ہی نہ جائے؟

جواب:... آپ کا یہ نظریہ تو صحیح نہیں کہ: ''روزہ رکھ کر گناہ کرنے سے بہتر کیا یہ نہ ہوگا کہ روزہ رکھا ہی نہ جائے'' یہ بات

---

(۱) احل لکم لیلة الصیام الرفث الیٰ نسائکم ھن لباس لکم وانتم لباس لھن، علم اللہ انکم کنتم تختانون انفسکم فتاب علیکم وعفا عنکم ...الخ۔ (البقرة:۱۸۷)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

حکمتِ شرعیہ کے خلاف ہے۔ شریعت، روزہ رکھنے والوں سے یہ مطالبہ ضرور کرتی ہے کہ وہ اپنے روزے کی حفاظت کریں، اور جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنا کھانا پینا تک چھوڑ دیا ہے تو بے لذّت گناہوں سے بھی احتراز کریں، اور اپنے روزے کے ثواب کو ضائع نہ کریں، مگر شریعت یہ نہیں کہے گی کہ جو لوگ گناہوں کے مرتکب ہوتے ہیں وہ روزہ ہی نہ رکھا کریں۔ آپ نے جن اُمور کا تذکرہ کیا ہے یہ روزے کی رُوح کے منافی ہیں، روزہ دار کو قطعی ان سے پرہیز کرنا چاہئے۔ البتہ واقعہ یہ ہے کہ رمضان مبارک کے معمولات اور روزے کے آداب کی پابندی کے ساتھ اگر ماہِ مبارک گزار دیا جائے تو آدمی کی زندگی میں انقلاب آسکتا ہے، جس کی طرف قرآنِ کریم نے "لعلکم تتقون" کے چھوٹے سے الفاظ میں اشارہ فرمایا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے دار کو پرہیز کی بہت ہی تاکید فرمائی ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ: "بہت سے رات میں قیام کرنے والے ایسے ہیں جن کو رتجگے کے سوا کچھ نہیں ملتا، اور بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جن کو بھوک پیاس کے سوا کچھ نہیں ملتا۔"(۱) ایک اور حدیث میں ہے کہ: "جو شخص جھوٹ بولنے اور غلط کام کرنے سے باز نہیں آتا، اللہ تعالیٰ کو اس کا کھانا پینا چھڑانے کی کوئی ضرورت نہیں۔"(۲) اکابرِ اُمت نے روزے کے بہت سے آداب ارشاد فرمائے ہیں، جن کا خلاصہ میرے حضرت شیخ مولانا محمد زکریا کاندھلوی ثم مدنی (نوّر اللہ مرقدہٗ وطاب ثراہ) کے رسالہ "فضائلِ رمضان" میں دیکھا جاسکتا ہے، رمضان مبارک میں یہ رسالہ اور اس کا تتمہ "اکابر کا رمضان" ضرور زیرِ مطالعہ رہنا چاہئے۔

نوٹ:... آپ نے لغویات کے ضمن میں سو رہنے کا بھی ذکر فرمایا ہے، لیکن روزے کی حالت میں سوتے رہنا مکروہ نہیں، اس لئے آپ کے سوال میں یہ الفاظ لائقِ اصلاح ہیں۔

روزہ دار کا روزہ رکھ کر ٹیلیویژن دیکھنا

سوال:... رمضان المبارک میں اِفطار کے قریب جو لوگ ٹیلیویژن پر مختلف پروگرام دیکھتے ہیں، مثلاً: انگریزی فلم، موسیقی کے پروگرام وغیرہ، تو کیا اس سے روزے میں کوئی فرق نہیں آتا؟ جبکہ ہمارے ہاں اناؤنسرز خواتین ہوتی ہیں، اور ہر پروگرام میں بھی عورتیں ضرور ہوتی ہیں۔ اس ضمن میں ایک بات یہ کہ جو مولانا صاحب اِفطار کے قریب تقریر (ٹیلیویژن پر) فرماتے ہیں، اور مسلمان بہو بیٹیاں جب انہیں دیکھتی ہیں تو کیا روزہ برقرار رہے گا؟ اور یہ کسی طرح قابلِ گرفت نہیں ہوگا؟

جواب:... روزہ رکھ کر گناہ کے کام کرنا، روزے کے ثواب اور اس کے فوائد کو باطل کردیتا ہے۔(۳) ٹیلیویژن کی اصلاح تو عام لوگوں کے بس کی نہیں، جن مسلمانوں کے دِل میں خدا کا خوف ہے وہ خود ہی اس گناہ سے بچیں۔

---

(۱) عن أبی هريرة رضی الله عنه قال. قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: كم من صائم ليس له من صيامه إلّا الظما، وكم من قائم ليس له من قيامه إلّا السهر۔ (مشكوٰة ص:۱۷۷، باب تنزيه الصوم، الفصل الثانی)۔

(۲) عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: من لم يدع قول الزور والعمل به فليس لله حاجة فی أن يدع طعامه وشرابه۔ رواه البخاری۔ (مشكوٰة ص:۱۷۶، باب تنزيه الصوم، الفصل الأوّل)۔

(۳) قال الطيبی: كل صوم لَا يكون خالصًا لله تعالٰی ولَا مجتنبا عن قول الزور والكذب والبهتان والغيبة ونحوهما من المناهی يحصل له الجوع والعطش ولَا يحصل له الثواب ۔ إلخ۔ (شرح الطيبی علٰی مشكوٰة المصابيح ج:۴ ص:۱۶۴)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

کیا بچوں کو روزہ رکھنا ضروری ہے؟

سوال:... اکثر والدین بارہ سال سے کم عمر کے بچوں کو روزہ رکھنے سے منع کرتے ہیں، کیونکہ اگر وہ روزہ رکھتے ہیں تو بھوک اور پیاس خاص طور پر برداشت نہیں کر سکتے. جبکہ بچے شوقیہ روزہ رکھنے پر اصرار کرتے ہیں، نیز روزہ کس عمر میں فرض ہو جاتا ہے؟

جواب:... نماز اور روزہ دونوں بالغ پر فرض ہیں۔[1] اگر بلوغ کی کوئی علامت ظاہر نہ ہو تو پندرہ سال پورے ہونے پر آدمی بالغ سمجھا جاتا ہے۔[2] نابالغ بچہ اگر روزے کی برداشت رکھتا ہو تو اس سے روزہ رکھوانا چاہئے، اور اگر برداشت نہ رکھتا ہو تو منع کرنا درست ہے۔[3]

عصر اور مغرب کے درمیان ''روزہ'' رکھنا کیسا ہے؟

سوال:... میری ایک سہیلی جو کسی کے کہنے کے مطابق عصر اور مغرب کے درمیانی وقفے کے دوران مختصر روزہ رکھتی ہیں، جس کی انہوں نے وجہ یہ بتائی کہ بعد مرنے کے فرشتے مردے کو کوئی ایسی شے کھلائیں گے جو مردے کے لئے باعثِ عذاب ہوگی، جو شخص اس دوران روزہ رکھتا ہوگا وہ کھانے سے انکار کر دے گا، کیا یہ مختصر روزہ شریعت کے مطابق جائز ہے؟

جواب:... شرعی روزہ تو صبحِ صادق سے مغرب تک کا ہوتا ہے۔[4] عصر و مغرب کے درمیان روزہ رکھنا شریعت سے ثابت نہیں، اور جو وجہ بتائی ہے وہ بھی من گھڑت ہے، ایسا عقیدہ رکھنا گناہ ہے۔[5]

عصر تا مغرب روزے کی شرعی حیثیت

سوال:... بعض خواتین وحضرات عصر تا مغرب روزہ رکھتے ہیں، اور اس دوران کھانے پینے کی چیزوں سے اِجتناب کرتے ہیں، اس فعل کی شرعی حیثیت سے مطلع فرمائیں کہ اس کی حقیقت کیا ہے؟

---

(۱) اما شروطه فثلاثة أنواع: شرط وجوبه الإسلام والعقل والبلوغ. (فتاویٰ عالمگیری، کتاب الصوم ج: ۱ ص: ۱۹۵).

(۲) فإن لم يوجد فيهما شيء فحتى يتم لكل منهما خمس عشرة سنة به يفتى ...إلخ. (درمختار مع الشامی ج: ۶ ص: ۴۲۱، کتاب الحجر، فصل بلوغ الغلام بالإحتلام، طبع سعید).

(۳) ويؤمر الصبي بالصوم إذا أطاقه (درمختار) وفي الشامية: قوله إذا اطاقه ..... قلت يختلف ذلك باختلاف الجسم واختلاف الوقت صيفا وشتاء والظاهر أنه يؤمر بقدر الإطاقة إذا لم يطق جميع الشهر. (ردالمحتار على الدر المختار ج: ۲ ص: ۴۰۹).

(۴) هو ..... إمساك عن المفطرات ..... في وقت مخصوص وهو اليوم (درمختار) وفي الشامية: قوله وهو اليوم أي اليوم الشرعي من طلوع الفجر إلى الغروب ...إلخ. (ردالمحتار على الدر المختار ج: ۲ ص: ۳۷۱، کتاب الصوم).

(۵) عن عائشة رضي الله عنها قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو رد. متفق عليه. (مشكوة، باب الإعتصام بالكتاب والسنة ج: ۱ ص: ۲۷)، وعن جابر رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: أما بعد ..... وشر الأمور محدثاتها وكل بدعة ضلالة. (مشكوة، كتاب الإيمان، باب الإعتصام بالكتاب والسنة ج: ۱ ص: ۲۷، طبع قديمی).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... عصر سے مغرب تک روزے کی کوئی شرعی حیثیت نہیں، شرعاً یہ روزہ نہیں۔[1]

عصر اور مغرب کے درمیان روزہ اور دس محرّم کا روزہ رکھنا کیسا ہے؟

سوال:... ایک مرتبہ ایک صاحبہ نے فرمایا کہ میں نے روزہ رکھا ہے، ہم نے تفصیل پوچھی تو انہوں نے کہا کہ روزہ عصر کی اَذان سے لے کر مغرب کی اَذان تک کا، جب ہم نے ایسے روزے رکھنے کے وجود کا انکار کیا تو ہم کو انہوں نے زبردست ڈانٹا اور کہا کہ تم پڑھے لکھے جنگلی ہو، تمہیں یہ بھی نہیں معلوم تھا۔

جواب:... شریعتِ محمدیہ میں تو کوئی روزہ عصر سے مغرب تک نہیں ہوتا۔[2] ان صاحبہ کی کوئی اپنی شریعت ہے تو میں اس سے بے خبر ہوں۔

سوال:... پھر انہوں نے مزید بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ دسویں محرّم کا روزہ رکھنا جائز نہیں، کیونکہ شمر کی ماں نے منّت مانی تھی کہ شمر، حضرت اِمام حسینؓ کو شہید کرے گا تو میں دسویں محرّم کا روزہ رکھوں گی، اور اس نے دسویں محرّم کو روزہ رکھا تھا۔

جواب:... عاشورا محرّم کی دسویں تاریخ کا نام ہے، انبیائے گزشتہ ہی کے زمانے سے یہ دن متبرک چلا آتا ہے، ابتدائے اسلام میں اس دن کا روزہ فرض تھا، بعد میں اس کی جگہ رمضان کے روزے فرض ہوئے، اور عاشورا کا روزہ مستحب رہا۔[3] بہرحال اس دن کے روزے اور دُوسرے اعمال کو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت سے کوئی تعلق نہیں، اور اس خاتون نے شمر کی والدہ کی جو کہانی سنائی، وہ بالکل من گھڑت ہے۔

پانچ دن روزہ رکھنا حرام ہے

سوال:... ہمارے حلقے میں آج کل بہت چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں کہ روزے پانچ دن حرام ہیں (سال میں)؟: عیدالفطر کے پہلے دن، ۲: عیدالفطر کے دُوسرے دن، ۳: عیدالاضحیٰ کے دن، ۴: عیدالاضحیٰ کے تیسرے دن۔ حالانکہ جہاں مجھے معلوم ہوا ہے کہ عید کے دُوسرے دن (عیدالفطر) روزہ جائز ہے، اصل بات واضح کیجئے۔

جواب:... عیدالفطر کے دُوسرے دن روزہ جائز ہے، اور عیدالاضحیٰ اور اس کے بعد تین دن (ایامِ تشریق) کا روزہ جائز

---

(۱) عن عائشة رضی الله عنها قالت: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: من أحدث فی أمرنا هذا ما لیس منه فهو رد. (مشکوٰة ج: ۱ ص: ۲۷، باب الإعتصام بالکتاب والسُّنّة، الفصل الأوّل).

(۲) ایضاً۔

(۳) عن عائشة رضی الله عنها قالت: کان یوم عاشوراء تصومه قریش فی الجاهلیة وکان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصومه فی الجاهلیة فلما قدم المدینة صامه وأمر بصیامه فلما فرض رمضان ترک یوم عاشوراء فمن شاء صامه ومن شاء ترکه. (صحیح بخاری، باب صیام یوم عاشوراء ج: ۱ ص: ۲۶۸ طبع قدیمی، مختصر سنن أبی داوٗد ج: ۳ ص: ۳۲۲ طبع المکتبة الأثریة).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

نہیں۔ گویا پانچ دن کا روزہ جائز نہیں: عید الفطر، عید الاضحیٰ، اس کے بعد تین دن ایامِ تشریق۔ (۱)

کیا امیر و غریب اور عزیز کو اِفطار کروانے کا ثواب برابر ہے؟

سوال:... امیر، غریب، عزیز ان تینوں میں سب سے زیادہ فضیلت (ثواب) اِفطار کرانے کی کس میں ہے؟

جواب:... اِفطار کرانے کا ثواب تو یکساں ہے، (۲) غریب کی خدمت اور عزیز کے ساتھ حسنِ سلوک کا ثواب الگ ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ کھولنے کا معمول

سوال:... رمضان المبارک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کس چیز سے روزہ کھولتے تھے؟

جواب:... عموماً کھجور یا پانی سے۔ (۳)

تمباکو کا کام کرنے والے کے روزے کا حکم

سوال:... میں ایک بیڑی کا کاریگر ہوں، بیڑی کے کام میں تمباکو بھی چلتا ہے، چند لوگوں نے مجھ سے فرمایا کہ آپ روزے میں یہ کام کرتے ہیں چونکہ تمباکو نشہ آور چیز ہے، لہٰذا آپ کا روزہ مکروہ ہو جاتا ہے، کیا یہ صحیح ہے؟

جواب:... تمباکو کا کام کرنے سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا، جب تک تمباکو کا غبار حلق کے نیچے نہ جائے۔ (۴)

روزہ دار کا مسجد میں سونا

سوال:... کیا روزہ دار کا فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد مسجد میں سونا جائز ہے؟

جواب:... غیر معتکف کا مسجد میں سونا مکروہ ہے، جو حضرات مسجد میں جائیں وہ اِعتکاف کی نیت کر لیا کریں، اس کے بعد ان کے سونے کی گنجائش ہے۔ (۵)

---

(۱) عن أبی سعیدٍ الخدری رضی اللہ عنہ قال: نهٰی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صوم یوم الفطر والنحر. متفق علیہ. وعن نبشة الهذلی رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: أیام التشریق أیام أکل وشرب وذکر اللہ. رواہ مسلم. (مشکوٰة، باب صیام التطوع ج: ۱ ص: ۱۷۹). والمکروہ تحریمًا کالعیدین (درمختار) قولہ کالعیدین ای وأیام التشریق نهر. (درمختار مع الشامی ج: ۲ ص: ۳۷۵، کتاب الصوم).

(۲) عن زید بن خالد رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من فطر صائمًا أو جهّز غازیًا فله مثل أجرہ. (مشکوٰة ج: ۱ ص: ۱۷۵، باب الفصل الثانی).

(۳) عن أنس رضی اللہ عنہ قال: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفطر قبل أن یصلی علٰی رطبات فإن لم رطبات فتمیرات فإن لم تکن تمیرات حسا حسوات من ماء. رواہ الترمذی وأبوداؤد. (مشکوٰة ج: ۱ ص: ۱۷۵).

(۴) ولو دخل حلقه غبار الطاحونة أو طعم الأدویة أو غبار الهرس وأشباههم أو الدخان أو ما سطع من غبار التراب بالریح أو بجوافر الأواب وأشباہ ذٰلک لم یفطرہ. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۲۰۳، الباب الرابع فیما یفسد وما لا یفسد).

(۵) یکرہ النوم والأکل فی المسجد لغیر المعتکف وإذا أراد ذٰلک ینبغی أن ینوی الإعتکاف فیدخل ...إلخ. (شامی ج: ۲ ص: ۴۴۸، باب الإعتکاف، طبع سعید).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

روزے کی حالت میں بار بار غسل کرنا

سوال:... کیا روزے کی حالت میں دن میں کئی بار گھر میں نہانا اور اس کے علاوہ نہر میں نہائے، لیکن باقی دُوسری بُرائیوں سے بچا رہے، تو کیا روزے کا ثواب پورا حاصل ہوگا؟

جواب:... روزے میں نہانے کا کوئی حرج نہیں، لیکن ایسا انداز اختیار کرنا جس سے گھبراہٹ اور پریشانی کا اظہار ہو، حضرت اِمامؒ کے نزدیک مکروہ ہے۔ (۱)

ناپاک آدمی نے اگر سحری کی تو کیا روزہ ہوجائے گا؟

سوال:... اگر کسی پر رات کے دوران غسل واجب ہوجائے تو اس جنابت کی حالت میں سحری کرسکتا ہے یا نہیں؟

جواب:... حالتِ جنابت میں سحری کی تو روزہ ہوجائے گا، اور اس میں کوئی تردّد نہیں، لیکن آدمی جتنی جلدی ہوسکے پاکی حاصل کرلے۔ (۲)

ناپاکی کی حالت میں روزہ رکھنا

سوال:... میں بیمار ہوں جس کی وجہ سے میں مہینے میں تین چار بار ناپاک رہتا ہوں، اب آپ سے گزارش ہے کہ کیا میں ناپاکی کی حالت میں روزہ رکھ سکتا ہوں جبکہ میں نے ایک نماز کی کتاب میں پڑھا تھا کہ اگر ناپاکی بیماری کی وجہ سے ہو تو وضو سے دُور ہوجاتی ہے؟ آپ یہ ارشاد فرمائیں کہ میں کیا وضو کرکے روزہ رکھ سکتا ہوں؟ ویسے تو میں روز غسل کرتا ہوں، لیکن روزہ رکھتے وقت اور فجر کی نماز سے پہلے تو غسل نہیں کرسکتا، اُمید ہے آپ تسلی بخش جواب دیں گے۔

جواب:... ناپاکی کی حالت میں ہاتھ منہ دھوکر روزہ رکھنا جائز ہے، غسل بعد میں کرلیا جائے، کوئی حرج نہیں۔ (۳)

سوال:... اگر کسی پر رات کو غسل واجب ہوگیا لیکن نہ اس نے صبح غسل کیا اور نہ دن بھر کیا، اور اِفطاری بھی اسی حالت میں کی، تو ایسے شخص کے روزے کے لئے کیا حکم ہے؟

---

(۱) وكذا لا تكره ..... إغتسال للتبرد .. إلخ۔ (درمختار) وفي الشامية (تحت قوله وبه يفتى) وكرهها أبو حنيفة لما فيها من إظهار الظجر في العبادة .. إلخ۔ (شامي ج: ۲ ص: ۴۱۹، كتاب الصوم، وأيضًا في فتاوىٰ قاضي خان علىٰ هامش الهندية ج: ۱ ص: ۲۰۵، الباب الرابع فيما يفسد وما لا يفسد، كتاب الصوم)۔

(۲) ومن أصبح جنبا أو احتلم في النهار لم يضره كذا في محيط السرخسي۔ (هندية ج: ۱ ص: ۲۰۰، كتاب الصوم)۔

(۳) ولا بأس للجنب أن ينام ..... وإن أراد أن يأكل أو يشرب فينبغي أن يتمضمض ويغسل يديه .. إلخ۔ (هندية، كتاب الطهارة ج: ۱ ص: ۱۶، طبع رشيديه)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:... روزے کا فرض تو ادا ہو جائے گا،[1] لیکن آدمی ناپاکی کی بنا پر گناہگار ہوگا، غسل میں اتنی تأخیر کرنا کہ نماز فوت ہو جائے سخت گناہ ہے۔[2]

شش عید کے روزے رکھنے سے رمضان کے قضا روزے ادا نہ ہوں گے

سوال:... کیا شوال کے چھ روزے دُوسرے دن سے رکھنے چاہئیں؟ یعنی پہلا (شش عید کا) روزہ ہر حال میں شوال کی دو تاریخ کو رکھا جائے، باقی روزے پورے مہینے میں کسی دن رکھے جاسکتے ہیں؟ اس کی بھی وضاحت کریں کہ یہ روزے رکھنے سے رمضان کے چھوٹے ہوئے روزے ادا ہو جاتے ہیں؟

جواب:... یہ مسئلہ جو عوام میں مشہور ہے کہ ''شش عید کے لئے عید کے دُوسرے دن روزہ رکھنا ضروری ہے'' بالکل غلط ہے، عید کے دُوسرے دن روزہ رکھنا کوئی ضروری نہیں، بلکہ عید کے مہینے میں، جب بھی چھ روزے رکھ لئے جائیں، خواہ لگاتار رکھے جائیں یا متفرق طور پر، پورا ثواب مل جائے گا، بلکہ بعض اہلِ علم نے تو عید کے دُوسرے دن روزہ رکھنے کو مکروہ کہا ہے، مگر صحیح یہ ہے کہ مکروہ نہیں، دُوسرے دن سے بھی شروع کرسکتے ہیں۔[3] شوال کے چھ روزے رکھنے سے رمضان کے قضا روزے ادا نہیں ہوں گے، بلکہ وہ الگ رکھنے ہوں گے، کیونکہ یہ نفلی روزے ہیں۔ اور رمضان کے فرض روزے، جب تک رمضان کے قضا روزوں کی نیت نہیں کرے گا، وہ ادا نہیں ہوں گے۔[4]

عورت اپنے قضا روزے شوال میں رکھ سکتی ہے، لیکن شوال کے روزوں کا ثواب نہیں ملے گا

سوال:... ماہِ رمضان میں ہمارے جو روزے قضا ہو جاتے ہیں، انہیں شوال کے چھ روزوں میں ہی رکھ سکتے ہیں؟ یا شوال کے علیحدہ رکھنے ہوں گے اور قضا روزے بعد میں؟

جواب:... عورتوں کے جو روزے قضا ہو جاتے ہیں، ان کو شوال میں بھی رکھ سکتی ہیں، لیکن شوال کے چھ روزے رکھنے کی جو

---

(۱) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۳، ۴ ملاحظہ فرمائیں۔

(۲) وعن علی قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: لا تدخل الملائکة بیتًا فیه صورة ولا کلب، ولا جنب۔ رواه أبو داؤد والنسائی۔ (مشکوة ج:۱ ص:۵۰، کتاب الطهارة، باب مخالطة الجنب، الفصل الثانی)۔ وفی المرقاة: (ولا جنب) أی الذی اعتاد ترک الغسل تهاونًا حتی یمر علیه وقت صلاة فإنه مستخف بالشرع، لا أیّ جنب کان۔ (مرقاة المفاتیح شرح مشکوة المصابیح ج:۱ ص:۳۳۵، طبع بمبئی هند)۔

(۳) وعن أبی یوسف کراهته متتابعًا لا متفرقا لکن عامة المتأخرین لم یروا به بأسا هٰکذا فی البحر الرائق والأصح أنه لا بأس به کذا فی محیط السرخسی۔ (عالمگیری ج:۱ ص:۲۰۱، کتاب الصوم، کذا فی الشامی ج:۲ ص:۴۳۵)۔

(۴) وفی التنویر والشرط للباقی تشبیت النیة وتعیینها (درمختار) وفی الشامیة: والشرط للباقی من الصیام ..... وهو قضاء رمضان والنذر المطلق ... إلخ۔ (شامی ج:۲ ص:۳۸۰، کتاب الصوم)۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

فضیلت ہے، وہ اس صورت میں حاصل ہوگی جبکہ فرض روزوں کے علاوہ شوال کے چھ نفلی روزے رکھیں۔ (۱)

چھ ماہ رات اور چھ ماہ دن والے علاقے میں روزہ کس طرح رکھیں؟

سوال:... دُنیا میں ایک جگہ ایسی ہے جہاں چھ ماہ رات ہوتی ہے اور چھ ماہ دن ہوتا ہے، تو وہاں مسلمان رمضان کے پورے روزے کیسے رکھیں گے؟

جواب:... وہ اپنے قریب ترین ملک جہاں دن رات کا نظام معمول کے مطابق ہو، اس کے طلوع وغروب کے اعتبار سے روزہ رکھیں گے۔ (۲)

سحری کھانے کے بعد سونے میں حرج نہیں، بشرطیکہ جماعت نہ چھوٹے

سوال:... سحری کھانے کے بعد سو جانا مکروہ ہے یا کہ نہیں؟ میں نے سنا ہے کہ سحری کے بعد سونا مکروہ ہے۔

جواب:... سحری آخری وقت میں کھانا مستحب ہے، (۳) اور سحری کے بعد سو جانے میں اگر فجر کی جماعت فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو مکروہ ہے، ورنہ نہیں۔

لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ سحری و اِفطاری کی اطلاع دینا دُرست ہے

سوال:... ہمارے شہر میں عموماً رمضان کے مہینے میں سحری کے وقت مسجدوں میں لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ سحری کا اعلان کیا جاتا ہے، اور اس سلسلے میں کبھی تلاوتِ قرآن بھی کی جاتی ہے کہ لوگ صحیح وقت پر سحری کا انتظام کرسکیں، شرعاً اس کا جواز ہے؟

جواب:... سحری اور اِفطار کے اوقات کی اطلاع دینے میں کوئی مضائقہ نہیں، لیکن لاؤڈ اسپیکر پر اِعلانات کا اتنا شور کہ لوگوں کا سکون غارت ہوجائے اور اس وقت کوئی شخص اطمینان سے نماز بھی نہ پڑھ سکے، ناجائز ہے۔ (۴)

مؤذّن روزہ کھول کر اَذان دے

سوال:... مؤذّن کو روزہ کھول کر اَذان دینا چاہئے یا اَذان کے بعد روزہ کھولنا چاہئے؟

---

(۱) وإذا نوى قضاء بعض رمضان والتطوع يقع عن رمضان في قول أبي يوسف رحمه الله تعالىٰ وهو رواية عن أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ كذا في الذخيرة. (عالمگيري ج: ۱ ص: ۱۹۷، كتاب الصوم، الباب الأوّل في تعريفه وتقسيمه ...إلخ).

(۲) قال الرملي في شرح المنهاج: ويجر ذلك فيما لو مكثت الشمس عند قوم مدة ...إلخ. قال في إمداد الفتاح قلت. وكذلك يقدر لجميع الآجال كالصوم والزكوة والحج والعدة وآجال البيع والسلم والإجارة. وينظر ابتداء اليوم فيقدر كل فصل من الفصول الأربعة بحسب ما يكون كل يوم من الزيادة والنقص كذا في كتاب الأئمة الشافعية ونحن نقول بمثله إذا ضل التقدير مقول به اجماعا في الصلوات. (شامي، قبيل مطلب في طلوع الشمس من مغربها ج: ۱ ص: ۳۶۵).

(۳) ثم تأخير السحور مستحب كذا في النهاية. (هندية ج: ۱ ص: ۲۰۰، كتاب الصوم، الباب الثالث).

(۴) لا يقرأ جهرًا عندا المشتغلين بالأعمال ...إلخ. (عالمگيري ج: ۵ ص: ۳۱۶، طبع رشيديه).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

جواب:...روزہ کھول کر اَذان دے۔[1]

عرب ممالک سے آنے پر تیس سے زائد روزے رکھنا

سوال:...اگر ایک شخص جو کہ عرب ممالک میں کام کرتا ہو اور رمضان کے روزے عرب ممالک کے حساب سے رکھتا ہو، یعنی کہ پاکستان سے ایک دو روز قبل ہی روزے شروع ہو جاتے ہیں، لہٰذا یہ شخص رمضان کے آخر میں چھٹیاں گزارنے پاکستان آتا ہے اس شخص کی عید ہم سے دو روز قبل ہوگی، تو یہ شخص عید کی نماز کے سلسلے میں کیا کرے؟ آیا یہ پاکستانی وقت کے مطابق عید منائے اور دو دن انتظار کرے کیونکہ عید پاکستان میں دو دن بعد ہے؟

جواب:...یہ شخص عید تو پاکستان کے مطابق ہی کرے گا، اور جب تک پاکستان میں رمضان ہے یہ شخص روزے بھی رکھے، اس کے تیس سے زائد روزے نفل شمار ہوں گے۔[2]

کیا پاکستان والے بھی سعودی عرب کے حساب سے روزے رکھیں؟

سوال:...سعودی عرب اور پاکستان کے درمیان ہمیشہ سے ایک روزے کا فرق رہا ہے، ہمارے یہاں ایک عالم کا کہنا ہے کہ جس نے سعودی عرب کے ساتھ روزہ نہیں رکھا، اس پر کفارہ واجب ہوگیا۔ جبکہ دُوسرے علماء کا کہنا ہے کہ چونکہ ہم پاکستانی ہیں، ہماری رُوئیتِ ہلال کمیٹی ہوتی ہے، لہٰذا اس کے اِعلان کے مطابق ہمیں روزہ رکھنا چاہئے۔ اس حالت میں ہم سعودی عرب کے لحاظ سے روزے رکھیں یا پاکستان کے لحاظ سے؟

جواب:...ہمارے ذمے ہمارے حساب سے روزے لازم ہوتے ہیں، اُن مولوی صاحب کے ذمے سعودی عرب کے حساب سے لازم ہوتے ہوں گے، کیا وہ مولوی صاحب نمازیں بھی سعودی عرب کے لحاظ سے پڑھتے ہیں...؟[3]

سعودی عرب میں روزہ شروع کرے اور عید کراچی میں منائے تو کیا زائد روزے رکھے؟

سوال:...زید کا دفتر ظہران سعودی عرب میں ہے، اور مستقل رہائش کراچی میں ہے، وہ روزہ سعودی عرب میں شروع کرتے ہیں اور عید کراچی میں مناتے ہیں، اس حساب سے کبھی ۳۱، کبھی ۳۲ روزے ہو جاتے ہیں، کیا وہ کراچی میں ۳۰ روزوں کے بعد اِفطار کر سکتے ہیں جبکہ چاند ایک یا دو دِن بعد دکھائی دیتا ہے؟ یا انہیں اس وقت تک روزے رکھنے چاہئیں جب تک چاند نہ دِکھائی

---

(۱) هو لغة إمساك عن المفطرات ..... في وقت مخصوص وهو اليوم (درمختار) وفي الشامية: قوله وهو اليوم أي اليوم الشرعي من طلوع الفجر إلى الغروب ..... والمراد بالغروب زمان غيبوبة جرم الشمس ...إلخ. (ردالمحتار على الدر المختار ج:۲ ص:۳۷۱، كتاب الصوم، طبع ايچ ايم سعيد).

(۲ و ۳) (تنبيه) لو صام رأى هلال رمضان وأكمل العدة لم يفطر إلّا مع الإمام لقوله عليه الصلاة والسلام: صومكم يوم تصومون، وفطركم يوم تفطرون. رواه الترمذي. والناس لم يفطروا في مثل هذا اليوم فوجب أن لّا يفطر. (ردالمحتار على الدر المختار، مبحث في صوم يوم الشك ج:۲ ص:۳۸۴، طبع سعيد).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

دے؟ قرآن وحدیث کے حوالے سے وضاحت فرمائیں۔

جواب:... چونکہ کراچی میں رمضان ہوتا ہے، اس لئے اُن کو روزہ تو رکھنا چاہئے، البتہ ان کے زائد روزے نفل ہوجائیں گے۔[1]

اِختتامِ رمضان پر جس ملک میں پہنچے وہاں کی پیروی کرے

سوال:...ہم بحری جہاز میں ملازم ہیں، گزشتہ رمضان ہمارا جدہ میں شروع ہوا تھا، مختلف ممالک میں جانے کے بعد تیسویں روزے کو ہم انڈیا کے شہر ''وزاگاپٹم'' پہنچے، وہاں ۲۹ واں روزہ تھا، ہمارے ساتھیوں میں سے ایک دو نے اگلے دن روزہ رکھا اور اکثر ساتھیوں نے اگلے دن جہاز میں عید کی نماز پڑھی، جبکہ اسی شہر میں اس دن تیسواں روزہ تھا، یہ بتایئے کہ ہم میں سے کس کا موقف صحیح تھا؟ ہمیں اس دن روزہ رکھنا چاہئے تھا کہ عید کی نماز پڑھنی چاہئے تھی؟

جواب:... یہ صورت ان بے شمار لوگوں کو پیش آتی ہے جو پاکستان یا سعودی عرب وغیرہ ممالک میں رمضان شروع کرکے عید سے پہلے پاکستان یا ہندوستان میں آجاتے ہیں، ان کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ پاکستان یا ہندوستان پہنچ کر یہاں کے رمضان کی گنتی پوری کریں اور اکتیسواں روزہ بھی رکھیں، یہ زائد روزہ ان کے حق میں نفل ہوگا، لیکن پاکستان اور ہندوستان کے تیسویں روزے کے دن ان کے لئے عید منانا جائز نہیں۔

ایک صورت اس کے برعکس یہ پیش آتی ہے کہ بعض لوگ پاکستان یا ہندوستان میں رمضان شروع ہونے کے بعد سعودی عرب یا دُوسرے ممالک میں چلے جاتے ہیں، ان کا اٹھائیسواں روزہ ہوتا ہے کہ وہاں عید ہوجاتی ہے، ان کو چاہئے کہ سعودی عرب کے مطلع کے مطابق عید کریں اور ان کا جو روزہ رہ گیا ہے اس کی قضا کریں۔[2]

عید الفطر کی خوشیاں کیوں مناتے ہیں؟

سوال:...رمضان کے ختم ہوتے ہی عید کیوں مناتے ہیں؟

جواب:...رمضان المبارک ایک بہت بڑی نعمت ہے، اور ایک نعمت نہیں، بلکہ بہت سی نعمتوں کا مجموعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اس مہینے میں اپنے مالک کو راضی کرنے کے لئے دن رات عبادت کرتے ہیں، دن کو روزہ رکھتے ہیں، رات کو قیام کرتے ہیں اور ذکر و تسبیح، کلمہ اور دُرود شریف کا ورد کرتے ہیں، اس لئے روزہ دار کو روزہ پورا کرنے کی بہت ہی خوشی ہوتی ہے۔ حدیث میں فرمایا

---

(۱) (تنبیہ) لو صام رائی هلال رمضان وأكمل العدة لم يفطر إلّا مع الإمام لقوله عليه الصلاة والسلام: صومكم يوم تصومون، وفطركم يوم تفطرون. رواه الترمذی. والناس لم يفطروا في مثل هذا اليوم فوجب أن لا يفطر. (فتاویٰ شامی، مبحث في صوم يوم الشك ج: ۲ ص: ۳۸۴).

(۲) ایضاً۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

گیا ہے کہ روزہ دار کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں، ایک خوشی جو اسے اِفطار کے وقت ہوتی ہے، اور دُوسری خوشی جو اسے اپنے رَبّ سے ملاقات کے وقت ہوگی۔ (۱)

یہی وجہ ہے کہ جب رمضان شریف ختم ہوا تو اس سے اگلے دن کا کام عید الفطر ہوا، ہر دن تو ایک ایک روزہ کا اِفطار ہوتا تھا، اور اس کی خوشی ہوتی تھی، مگر عید الفطر کو پورے مہینے کا اِفطار ہوگیا اور پورے مہینے کے اِفطار ہی کی اکٹھی خوشی ہوئی۔

دُوسری قومیں اپنے تہوار کھیل کود میں یا فضول باتوں میں گزار دیتی ہیں، مگر اہلِ اسلام پر تو حق تعالیٰ شانہ کا خاص انعام ہے کہ ان کی خوشی کے دن کو بھی عبادت کا دن بنایا، چنانچہ رمضان شریف کے بخیر وخوبی اور بشوق عبادت گزارنے کی خوشی منانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے تین عبادتیں مقرر فرمائیں: ایک نمازِ عید، دُوسرے صدقۂ فطر اور تیسرے حجِ بیت اللہ (حج اگرچہ ذوالحجہ میں ادا ہوتا ہے، مگر رمضان المبارک ختم ہوتے ہی یکم شوال سے موسمِ حج شروع ہوجاتا ہے)۔

روزہ ٹوٹ جائے تب بھی سارا دن روزہ داروں کی طرح رہے

سوال:... ایک آدمی کا روزہ ٹوٹ گیا، کیا اب وہ کھا پی سکتا ہے؟

جواب:... اگر رمضان شریف میں کسی کا روزہ ٹوٹ جائے تب بھی اس کو دن میں کچھ کھانا پینا جائز نہیں، سارا دن روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے۔ (۲)

بیمار کی تراویح، روزہ

سوال:... اگر کوئی شخص بوجہ بیماری رمضان المبارک کے روزے نہ رکھ سکے تو وہ کیا کرے؟ نیز یہ بھی فرمایئے کہ ایسے شخص کی تراویح کا کیا بنے گا؟ وہ تراویح پڑھے گا یا نہیں؟

جواب:... جو شخص بیماری کی وجہ سے روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا، اسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے، تندرست ہونے کے بعد روزوں کی قضا رکھ لے۔ (۳) اور اگر بیماری ایسی ہو کہ اس سے اچھا ہونے کی اُمید نہیں، تو ہر روزے کے بدلے صدقۂ فطر کی مقدار

---

(۱) وعنه (أی أبی هريرة رضی الله عنه) ..... للصائم فرحتان فرحة عند فطره وفرحة عند لقاء ربه ...إلخ. (مشكوة ص: ۱۷۳، كتاب الصوم، الفصل الأوّل).

(۲) وكذا كل من وجب عليه الصوم لوجود سبب الوجوب والأهلية ثم تعذر عليه المضی بأن افطر متعمدًا ..... فإنه يجب عليه الإمساك. (شامی، مطلب فی جواز الإفطار بالتحری ج: ۲ ص: ۴۰۸).

(۳) "فمن كان منكم مريضًا أو علىٰ سفر فعدة من أيام أُخر" (البقرة: ۱۸۴). (ومنها المرض) المريض إذا خاف علىٰ نفسه التلف أو ذهاب عضو يفطر بالإجماع وإن خاف زيادة العلة وامتداده فكذٰلك عندنا وعليه القضاء إذا أفطر كذا فی المحيط. (فتاویٰ عالمگیری، ج: ۱ ص: ۲۰۷، الباب الخامس فی الأعذار التی تبيح الإفطار).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

فدیہ دے دیا کرے۔[1] اور تراویح پڑھنے کی طاقت رکھتا ہو تو اسے تراویح ضرور پڑھنی چاہئے، تراویح مستقل عبادت ہے، یہ نہیں کہ جو روزہ رکھے وہی تراویح پڑھے۔

کیا غیر مسلم کو روزہ رکھنا جائز ہے؟

سوال:... میں ابوظہبی میں جس کیمپ میں رہ رہا ہوں، ہمارے ساتھ ہندو بھی رہتے ہیں، ایک ہندو ہمارا دوست ہے، پچھلے ماہِ رمضان میں اس نے بھی ہمارے ساتھ ایک روزہ رکھا، اور ہمارے ساتھ ہی بیٹھ کر اِفطار کیا، وہ اسلام کی باتوں میں دلچسپی لیتا ہے، اس نے اپنے خاندان والوں کے ڈر سے اسلام قبول نہیں کیا، کیا اس کا اس طرح روزہ رکھنا اور اِفطاری کرنا ہمارے ساتھ جائز ہے؟

جواب:... روزہ کے صحیح ہونے کے لئے اسلام شرط ہے،[2] غیر مسلم کا روزہ اس کے مسلمان نہ ہونے کی بنا پر قبول تو نہیں ہوگا، لیکن اگر اس طرح اس کا امکان ہے کہ وہ مسلمان ہوجائے گا تو پھر آپ کے ساتھ بیٹھ کر اِفطاری کرنے کی اجازت ہے، اس کو اسلام کی ترغیب دیجئے۔

رمضان المبارک کی ہر گھڑی مختلف عبادات کریں

سوال:... جمعۃ الوداع کے دن ہم لوگ کون سی عبادات کریں جو کہ زیادہ ثواب کا باعث ہوں؟

جواب:... جمعۃ الوداع کے لئے کوئی خصوصی عبادت شریعت نے مقرر نہیں کی، رمضان المبارک کی ہر رات اور ہر دن ایک سے ایک اعلیٰ ہے، خصوصاً جمعہ کا دن اور جمعہ کی راتیں، اور علی الخصوص رمضان کے آخری عشرے کی راتیں، اور ان میں بھی طاق راتیں۔ ان میں تلاوت، ذکر، نوافل، اِستغفار، دُرود شریف کی جس قدر ممکن ہو کثرت کرنی چاہئے، خصوصاً یہ کلمات کثرت سے پڑھنے چاہئیں:

"لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، نَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ، نَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ"

ٹیلیویژن پر شبینہ موجبِ لعنت ہے

سوال:... رمضان المبارک میں غلط سلط اور کبھی کبھی بڑی رفتار کے ساتھ غلطیوں سے پُر شبینہ پڑھا گیا، اور ساتھ ہی بار بار فخریہ طور پر کہا گیا کہ پورے پاکستان میں قرآنِ عظیم کی تلاوت کی صدائیں گونج رہی ہیں، کیا یہ شبینہ خدا کے قہر کو نہیں للکار رہا ہے؟ کیا مسجدوں کو فلم خانوں میں تبدیل نہیں کیا گیا؟ آپ یقین کریں جب شبینہ کی فلم بنا کر ٹیلیویژن پر دکھائی گئی، اس وقت پیچھے نماز پڑھنے والوں کی توجہ اپنی فلم اُتروانے پر تھی، خدا ہم سب پر رحم کرے، اتنی مصیبتیں، پریشانیاں، آفتیں نازل ہو رہی ہیں، لیکن ہم گناہوں کے کام کو ثواب سمجھ کر کر رہے ہیں۔ مسجدوں میں اتنی روشنی کی گئی کہ بار بار اس کی بتیوں کی فلمیں نظر آئیں، کئی بار تو پیچھے سے ٹوکنے پر بھی

---

(۱) "وعلی الذین یطیقونه فدیة طعام مسکین" (البقرة:۱۸۴). ومنها کبر السن فالشیخ الفانی الذی لا یقدر علی الصیام فیفطر ویطعم لکل یوم مسکینًا کما یطعم فی الکفارة کذا فی الهدایة. (عالمگیری ج:۱ ص:۲۰۷، الباب الخامس).

(۲) شرط وجوبه الإسلام والعقل والبلوغ ...الخ. (عالمگیری ج:۱ ص:۱۹۵، کتاب الصوم، فی تعریفه ...الخ).

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor

حافظ صاحب نہیں رُکے، غلط پڑھتے چلے گئے، اس مبارک اور متبرک مہینے میں، جس میں ثواب نفلوں کا فرضوں کے برابر ہو جاتا ہے، ایسی رات ملی جس کی عبادت ہزار مہینوں سے بھی زیادہ ہے، اتنا ثواب دیا گیا، لیکن اس اُمت میں یہ نظر آتا ہے کہ گیارہ ماہ کے گناہ، بلکہ اس سے بھی زیادہ اس ماہ میں کرتے ہیں۔ کیونکہ رمضان المبارک میں ثواب دُگنا ہو جاتا ہے، اگر کوئی گناہ والا کام کرے تو اس کا گناہ بھی دُگنا ہو جاتا ہے۔ ان باتوں کو سوچ کر کبھی کبھی میرے دِل میں یہ خیال آتا ہے، اور میں بہت خدا سے معافی مانگتا ہوں کہ ایسی بات دِل میں نہ آئے، لیکن ہر دفعہ دِل سے نکلتا ہے کہ ٹیلیویژن پر ایسی ایسی باتیں شروع ہوگئی ہیں جو پہلے نہ تھیں، اب ان کو ثواب سمجھ کر کیا جارہا ہے، اس سے بہتر ہے کہ رمضان شریف ہی نہ آئیں، میں ایک دفعہ پھر خدا کے حضور معافی کا طالب ہوں کہ ایسی بات کہی۔ کیا ایسا سوچنا بُرا ہے؟

جواب:... آج کل اکثر شبینے بہت سی قباحتوں کے ساتھ ملوث ہیں، ان کی تفصیل حکیم الاُمت تھانویؒ کی کتاب ''اصلاح الرسوم'' میں دیکھ لی جائے۔ اور شبینہ کا جو نقشہ آپ نے کھینچا ہے وہ تو سراسر ریاکاری ہے، اور پھر ٹیلیویژن پر ان کی نمائش کرنا تو موجب لعنت ہے، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عقل و ایمان نصیب فرمائے۔

PDF compression, OCR, web optimization using a watermarked evaluation copy of CVISION PDFCompressor